مترجم
جامع ترمذی
مع
شمائل ترمذی

محدثِ جلیل امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ ھ)

مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی

علامہ غلام رسول سعیدی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

مسلمانوں کے دین کا سرمایہ اور ان کی شریعت کی متاعِ کل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونۂ حیات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و احوال اور آپ کے شب و روز کے معمولات ہی ان کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہیں۔ صحابۂ کرام نے حضور کی کتابِ زندگی کے ایک ایک ورق کو حفظ کیا۔ خلوت و جلوت، سفر و حضر اور نجی حالات سے لے کر عام سیاسی معاملات تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ مگر اس کو حضرات صحابہ نے محفوظ کر لیا۔ وہ حضور کی احادیث کا تذکار کرتے اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک انہیں محفوظ رکھتے۔ ان کے بعد تابعین اور ان کے اتباع نے حفظ اور کتابت کے اس عمل کو جاری رکھا یہاں تک کہ دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور ابواب و کتب کی ترتیب سے حدیث کی کتابیں مدون ہوئیں۔ یوں ہمارے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع سیرت اور دین کی مکمل تصویر پہنچنے کا اہتمام ہوا۔

اکابر علماءِ ملت اور اساتیدِ شریعت نے علمِ حدیث کی تحصیل کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ انہوں نے بارہا صرف ایک حدیث کی خاطر سینکڑوں میل کا سفر کیا۔ طلبِ حدیث میں کوئی چیز ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ وہ اپنے شاگردوں سے بھی احادیث روایت کر لیتے تھے۔ انہوں نے احادیث کو اپنے سینوں میں اور پھر نوشتوں میں محفوظ کیا۔ ناقلینِ حدیث کو پرکھنے کے لیے علمِ رجال ایجاد کیا اور اس میدان میں حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے، مگر محدثین کے ان عظیم کارناموں کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم کو یہ معلوم ہو کہ علمِ حدیث کی دین میں کیا اہمیت ہے اور اگر اُمت کے پاس آج احادیث کا یہ سرمایہ نہ ہوتا تو دین کی کیا شکل و صورت ہوتی۔

ضرورتِ حدیث

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں۔ جن کی تعبیر و تشریح بغیر احادیثِ نبویہ کے ممکن نہیں ہے۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے لیے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے۔ احادیثِ رسول ہمیں قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، تیمم، حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغتِ عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شرع میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیثِ رسول موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔

حجیت حدیث

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

۱۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

۲۔ ما آتاکم الرسول فخذوہ و ما نہاکم عنہ فانتہوا۔
رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

۳۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔
آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔

۴۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
تمہارے اعمال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت اور آپ کے افعال کی اتباع قیامت تک کے مسلمانوں پر واجب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے افعال کا کس ذریعہ سے علم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے۔ پس جب تک حضور کی زندگی ہمارے سامنے نہ ہو ہم اپنی زندگی کو حضور کے اسوہ میں کیسے ڈھال سکیں گے۔ اور چونکہ ہمیں اسوۂ رسول پر اطلاع صرف احادیث سے ہی ممکن ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جس طرح صحابہ کے لیے بنفس نفیس حضور کی ذات ہدایت تھی اسی طرح ہمارے لیے حضور کی احادیث ہدایت ہیں اور اگر احادیث رسول کو حضور کی دی ہوئی ہدایات اور آپ کے نمونہ کے لیے معتبر کتنے نہ مانا جائے تو اللہ تعالیٰ کی حجت بندوں پر ناتمام رہے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے لیے صرف قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکام کے ساتھ ساتھ رسول کے احکام کی اطاعت اور اس کے افعال کی اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے اور اس کے اقوال اور افعال کو جاننے کے لیے احادیث کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

احادیث شریفہ کو اگر معتبر نہ مانا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضور کی دی ہوئی ہدایات سے ہم محروم ہوں گے بلکہ قرآن کریم کی دی ہوئی ہدایات سے بھی ہم مکمل طور پر مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا لیکن اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی چنانچہ ارشاد فرمایا:

و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم۔
ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن کریم) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کیے گئے ہیں۔

و یعلمہم الکتاب والحکمۃ۔
اور رسول مسلمانوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آیات کے معانی کا بیان اور کتاب و حکمت کی تعلیم صرف صحابہ کے لیے تھی تو ہم اولاً یہ کہیں گے کہ اسلام صرف صحابہ کا نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کا دین ہے اس لیے جس ہدایت کی انہیں ضرورت تھی ہمیں بھی ضرورت ہے۔ ثانیاً صحابہ کرام جب اپنی بلندی مقام اور جناب رسالت مآب سے قرب کے باوجود قرآنی احکام کو سمجھنے کے لیے حضور کے بیان اور آپ کی تعلیم کے محتاج تھے تو بعد کے لوگ تو بدرجہ اولیٰ اس بیان اور

تعلیم کی طرف محتاج ہونگے۔ ثالثاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وآخرین منهم لما یلحقوا بهم۔

وہ ذات جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک بہت بڑا رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور بعد کے لوگوں کو جو ابھی پہلوں کے ساتھ لاحق نہیں ہوئے۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تعلیم دی ہے وہ صحابہ کے لیے بھی ہے بعد کے لوگوں کے لیے بھی، پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کی تعلیم دینا اور آیات کے معانی بیان کرنا جس طرح صحابہ کے لیے تھا اسی طرح قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بھی ہے اور اگر احادیث کو معتبر نہ مانا جائے تو بعد کے لوگوں کے لیے حضورؐ کی تعلیم اور تزکیہ کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا صدق کیسے ظاہر ہوگا۔

آپ ہی سوچیے اگر حضور نہ بتلاتے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ لفظ صلوٰۃ سے یہ ہیئت مخصوصہ مراد ہے مؤذن کی اذان سے لے کر امام کے سلام پھیرنے تک نماز اور جماعت کی تفصیل ہمیں کیونکر معلوم ہوتی اسی طرح حج اور عمرہ کا بیان احرام کہاں سے اور کس دن باندھنا ہے۔ وقوف عرفہ طواف زیارت و وداع ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین قرآن میں کہیں نہیں ملتی، حد یہ ہے کہ قرآن میں یہ بھی مذکور نہیں کہ حج کس دن ادا کیا جائے۔ زکوٰۃ کا صرف لفظ قرآن میں مذکور ہے لیکن عشر اور زکوٰۃ کی کسی تفصیل کا قرآن میں بیان نہیں پھر ان کی شرعی حیثیت کہ ان میں سے فرائض، واجبات اور آداب کی تمیز ہو قرآن میں کہیں نہیں ملتی۔

قرآن کریم کے بیان کردہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین صرف حضور سے ملتی ہے۔ عہد رسالت میں صحابہ کو یہ بیان زبان رسالت سے حاصل ہوا اور بعد کے لوگوں کو یہی بیان احادیث نبویہ سے حاصل ہوگا اور جو شخص ان احادیث کو معتبر نہیں مانتا، اس کے پاس قرآن کریم کے مجمل اور مبہم احکام کی تفصیل اور تعیین کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح معانی قرآن کے مبین اور معلم ہیں اسی طرح آپ بعض احکام کے شارع بھی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آپ کی اس حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

یحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث۔

رسول اللہ پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حلال اور حرام کیا قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہے۔ ان کا ذکر صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے، حضور نے شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام کیا۔ دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا۔ اور ہمارے لیے ان احکام کا علم صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے اور اگر احادیث رسول کو حجت نہ مانا جائے تو حلت و حرمت کے تمام احکام کے لیے شریعت اسلامیہ متشکل نہیں ہوگی۔

قرآن کریم کے نفس مضمون کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی بعض آیات کا نزول کسی خاص واقعہ سے متعلق ہوتا ہے بعض دفعہ کسی خاص سوال کے سبب سے کوئی آیت نازل ہوتی ہے اور بعض مرتبہ مشرکین یا منافقین کی کسی بات کے رد میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے کبھی کسی آیت میں عہد رسالت میں ہونے والے کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کبھی صحابہ کے کسی عمل پر تنبیہ یا اس کی تائید میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ لہٰذا جب تک اس قسم کی تمام آیات کے پس منظر اور اسباب نزول کا علم نہ ہو ان کا کوئی واضح معنی سمجھ میں نہیں آتے اور اگر فہم قرآن کے لیے احادیث طیبہ کو ایک معتبر ماخذ اور حجت نہ مانا جائے تو قرآن مجید کی بعض آیات ایک چیستان اور معمہ بن کر رہ جائیں گی۔

تدوین حدیث

عام طور پر منکرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈھائی سو سال بعد کی گئی ہے اس لیے کتب احادیث قابل اعتبار نہیں ہیں لیکن ان کا یہ قول سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے کیونکہ احادیث رسول کی حفاظت اور کتابت کے سلسلہ میں عہد رسالت سے لے کر اتباع تبع تابعین تک پورے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور ڈھائی سو سال کے اس طویل عرصہ کے کسی وقفہ میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا، امام بخاری[1] اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا۔ یمن کے ایک شخص (ابوشاہ) نے آکر عرض کیا۔ اکتب لی یا رسول اللہ، میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا اکتبوا لابی فلان اس شخص کے لیے یہ خطبہ لکھ دو۔[3]

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو احادیث لکھنے کی عام اجازت تھی۔ انہی سے روایت ہے[2]:

عن عبد اللہ بن عمرو قال کنت اکتب کل شیئ اسمعه من رسول اللہ صلی اللہ علیه ارید حفظه فنھتنی قریش وقالوا اتکتب کل شیئ تسمعه ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضا فامسکت عن الکتابۃ فذکرت ذالک الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاومأ باصبعه الی فیه فقال اکتب فوالذی نفسی بیدہ ما یخرج منه الا حق[4]

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حفاظت کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن کر ہر بات لکھ لیتا تھا۔ قریش نے مجھے منع کیا اور کہا تم حضور سے سُن کر ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ حضور بھی ایک بشر ہیں آپ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی ناراض، یہ سُن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ جب حضور سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا لکھا کرو، قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔

---

[1] امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ
[2] امام سلیمان بن اشعث ابوداؤد المتوفی ۲۷۵ھ
[3] صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲
[4] سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۵۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احادیث لکھنے کا تذکرہ کیا ہے فرماتے ہیں:

مامن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا عنہ منی الاما کان من عبداللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب[1]

صحابہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس حضور کی احادیث محفوظ نہ تھیں سوا عبداللہ بن عمرو کے کیوں کہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

ابوداؤد اور بخاری کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو احادیث قلمبند کیا کرتے تھے رہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہوگیا تھا۔ اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے۔ تاہم ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں۔ چنانچہ عمرو بن امیہ بیان کرتے ہیں:

تحدث عند ابی ھریرۃ بحدیث فاخذ بیدی الی بیتہ فارانا کتبا من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھذا ھو مکتوب عندی[2]

حضرت ابوہریرہ کے سامنے ایک حدیث پر گفتگو ہوئی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور ہمیں احادیث کی کتابیں دکھائیں اور کہا دیکھو وہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس ان کی تمام مرویات لکھی ہوئی محفوظ تھیں، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ ابتداً زمانۂ رسالت میں احادیث نہیں لکھتے تھے حضور کے وصال کے بعد انہوں نے احادیث کو لکھ لیا یا اسی زمانہ میں وہ کسی اور شخص سے ان احادیث کو لکھواتے رہے ہوں گے۔ اور حضرت انس نے تو احادیث لکھ کر حضور کو سنانے کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا۔ چنانچہ قتادہ روایت کرتے ہیں:

کان یملی الحدیث حتی اذا اکثر علیہ الناس جاء بمجال من کتب فالقاھا ثم قال ھذہ احادیث سمعتھا وکتبتھا عن رسول اللہ وعرضتھا علیہ۔

حضرت انس احادیث لکھوایا کرتے تھے اور جب لوگ زیادہ تعداد میں آتے تو وہ اپنا صحیفہ لے کر آتے اور اس کو ان کے آگے رکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث ہیں جن کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھا اور انہیں میں آپ پر پیش کر چکا ہوں۔

(تفسیر العلم ص ۹۶-۹۵)

---

[1] امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۲۱۰

اور ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا اور سلسلہ روایت آگے بڑھایا، چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے بشیر بن نہیک نے آپ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس سے دو ہزار چھ سو ساٹھ (۲۶۶۰) احادیث مروی ہیں ان کی روایات کو دوسرے شاگردوں کے علاوہ کریب نے محفوظ کر لیا تھا[۱] اور حضرت انس جو کہ دو ہزار دو سو چھیاسی احادیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں مسند دارمی میں ہے کہ ان کی مرویات کو ابان نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث کی روایت کرتی ہیں ان کی احادیث کو عروۃ بن الزبیر نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا[۲]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر جو ایک ہزار چھ سو تیس احادیث کی روایت کرتے ہیں، طبقات ابن سعد اور دارمی میں ہے کہ ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا اور حضرت جابر جو ایک ہزار پانچسو چالیس (۱۵۴۰) احادیث کے راوی ہیں۔ ان کی مرویات کو قتادہ بن دعامۃ سدوسی نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا[۳]

مذکورۃ الصدر سطور میں چند مثالیں پیش کی ہیں ورنہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے والے تمام حضرات احادیث کو ضبط تحریر میں لے آتے تھے۔ پہلی صدی ہجری کے آخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سہارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا، احادیث کے یہ صحائف اور نوشتے کسی نقطہ پر مشترک اور کسی جہت سے مجتمع نہ تھے۔ بغیر کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا زمانہ خلافت آیا اور انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ اس کام کے لیے انہوں نے معتمد اور مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جن میں ابو بکر بن محمد بن عمر بن حزم، قاسم بن محمد بن ابی بکر اور ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

عمر بن عبد العزیز نے مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا اور ابن شہاب زہری نے ان احادیث کو ترتیب دیا تہذیب سے منظم اور منضبط کیا۔[۴] احادیث کو جمع اور منظم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنے کی ابتداء بھی ابن شہاب زہری نے کی ہے[۵]۔ اسی وجہ سے ان کو علم اسناد کا واضع کہا جاتا ہے۔

احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابن شہاب زہری نے شروع کیا تھا، اس کام کو ان کے مایہ ناز تلامذہ برابر آگے بڑھاتے رہے، یہاں تک کہ دوسری صدی کے اخیر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس اصبحی نے احادیث کو باب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث، موطا کے نام سے پیش کر دیا۔

---

۱ محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۲

۲ علامہ جلال الدین الخوارزمی — الکفایۃ ص ۲۲۹

۳ محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۴۲

۴ حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ — تدریب الراوی ص ۴۳

۵ تقدمۃ المعرفۃ الکتاب الجرح والتعدیل ص ۲۰

حضرت عبداللہ بن عمر بھی احادیث کو لکھ کر صحائف میں محفوظ رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ روایت ہے:

یروی ان عبداللہ بن عمر کان اذا خرج الی السوق نظر فی کتبہ وقد اکد الراوی ان کتبہ ھذہ کانت فی الحدیث۔

روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کبھی بازار جاتے تو اپنی کتابوں کو دیکھ لیتے تھے راوی تاکید اً کہتے ہیں کہ ان کی وہ کتابیں احادیث پر مشتمل تھیں۔

(الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع ص ۱۰۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں آپ کی نظر سے مستقل حوالے گذر چکے ہیں کہ یہ حضرات عہد رسالت میں احادیث کو صحائف میں لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے اب ہم آپ کے مطالعہ میں ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار کے زمانہ اقدس میں بالعموم صحابہ کرام احادیث لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں:

کان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناس من اصحابہ وانا معھم وانا اصغر القوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار فلما خرج القوم قلت کیف تحدثون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سمعتم ما قال وانتم تنھمکون فی الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحکوا وقالوا یا ابن اخینا ان کل ما سمعنا منہ عندنا فی کتاب[۱]

میں دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر تھا اور میں ان سب سے عمر میں کم تھا۔ حضور نے فرمایا جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، جب لوگ باہر نکلے تو میں نے ان سے کہا کہ حضور نے حدیث کے معاملہ میں کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور آپ لوگ بھی بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ ہنسنے اور کہنے لگے اے بھتیجے ہم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔

ان احادیث سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام عہد رسالت میں شروع ہو چکا تھا اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے افعال اور احوال قلمبند کیا کرتے تھے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتباہ کا احتمال تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دور صحابہ میں تابعین نے صحابہ کی مرویات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا۔ حضرت ابوہریرہ جن سے پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث مروی ہیں انہوں نے بے شمار شاگرد پیدا کئے

---

[۱] حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد (ج۱ ص ۱۵۱-۲)

موطا امام مالک کے علاوہ امام اعظمؒ نے اپنی مرویات کو کتاب الآثار کے نام سے پیش کیا جس کو ان کے لائق اور قابل صد فخر تلامذہ نے الگ الگ روایت کیا ہے ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن دوسرے مستند بزرگ مصنفین نے فنِ حدیث میں کتابیں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں ، سنن ابو الولید (۱۵۱ھ) جامع سفیان ثوری (۱۶۱ھ) مصنف ابن سلمۃ (۱۶۷ھ) مصنف ابی سفیان (۱۹۷ھ) جامع سفیان بن عیینہ (۱۹۸ھ) اور تیسری صدی کے جن مصنفین نے حدیث کی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے بعض حضرات کی کتابیں یہ ہیں۔ کتاب الام الشافعی (۲۰۴ھ) مسند احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) الجامع الصحیح للبخاری (۲۵۶ھ) الجامع للمسلم (۲۶۱ھ) سنن ابو داؤد (۲۷۵ھ) الجامع للترمذی (۲۷۹ھ) سنن ابن ماجہ (۲۷۳ھ)۔

مضبوط اور مستحکم حوالہ جات کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے عہد رسالت سے لے کر صحاح ستہ کے مصنفین تک تدوین حدیث کا ایک مربوط جائزہ پیش کر دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ رسالت سے لے کر اتباع تبع تابعین تک ہر دور میں احادیث کو قلمبند کیا جاتا رہا اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک ہر طرح سے حدیث کی حفاظت کی جاتی رہی نیز ہر دور میں لوگوں نے اپنے زمانہ کے مخصوص تقاضوں اور تصنیف و تالیف کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث کی تدوین کی۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنفین صحاح ستہ نے پچھلے لوگوں کی خوبیوں کو نئے اضافوں کے ساتھ ضم کر کے ایک جامع اسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا۔

حدیث کی ضرورت، حجیت اور تدوین پر بحث کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی تعریف[1] اس کی اقسام وغیرہ پر بھی گفتگو کر لی جائے۔

تعریف حدیث

علم حدیث کی دو قسمیں ہیں ، علم حدیث روایۃً اور علم حدیث درایۃً حدیث از روئے روایت اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ، افعال ، احوال[1] اور اوصاف کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع خود حضور کی ذات مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث از روئے درایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی عنہ کے حالات بحیثیت رد اور قبول معلوم ہوں۔ اس علم کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔

اقسام حدیث

حدیث کی تعریف کے بعد اس کی بعض ضروری اقسام کی تعریف پیش کی جاتی ہے۔

مرفوع : جس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔
موقوف : جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔
مقطوع : جس حدیث میں تابعین کے اقوال ، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

---

[1] حضور کی تقریرات بھی احوال میں شامل ہیں۔ سعیدی غفرلہ

متصل : جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔
معلق : جس حدیث کی سند کے شروع سے رواۃ کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔
مرسل : جس حدیث کی سند کے اخیر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے۔
معضل : درمیان سند سے دو متوالی راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔
منقطع بمعنی اخص : دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔
مضطرب : سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔
مدرج : متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملا دے۔
شاذ : جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل محفوظ ہے)۔
منکر : زیادہ ضعیف راوی جس روایت میں کم ضعیف کی مخالفت کرے۔ (اس کا مقابل معروف ہے)۔
معلل : جس حدیث میں علت خفیہ قادحہ ہو مثلاً حدیث مرسل کو موصولاً روایت کیا جائے۔
صحیح لذاتہ : جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، تام الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور غیر معلل ہو۔
صحیح لغیرہ : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔
حسن لذاتہ : جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔
حسن لغیرہ : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔
ضعیف : جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو۔ اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری نہ ہو۔
متروک : جس حدیث کی سند میں کوئی راوی متہم بالکذب ہو۔
موضوع : جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔
غریب : جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی شیخ سے روایت میں منفرد ہو۔
عزیز : جس حدیث کے دو راوی ہوں پھر سلسلہ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہوں۔
مشہور : جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو۔ (یعنی سلسلہ سند میں کسی بھی شیخ سے کم از کم تین سے

کم راوی نہ ہوں، اور یہ زیادتی حدِ تواتر سے کم ہو۔[1]

متواتر : جو حدیث ہر دور میں اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان روایات کا توافق علی الکذب عادۃً محال ہو۔

اقسامِ کُتُبِ حدیث

کتبِ حدیث کی انواع اور اقسام کافی زیادہ ہیں یہاں پر بعض ضروری اقسام کو بیان کیا جا رہا ہے۔

صحیح : جس کتاب کے مصنف نے صرف احادیثِ صحیحہ کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ۔

جامع : جس کتاب میں آٹھ عنوانوں کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب جیسے بخاری اور ترمذی وغیرہ۔

سنن : جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابوداؤد و نسائی۔

مسند : جس کتاب میں ترتیبِ صحابہ سے احادیث لائی جائیں۔ جیسے مسند احمد بن حنبل۔

معجم : جس کتاب میں ترتیبِ شیوخ سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔

مستخرج : جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لیے ان احادیث کو مصنفِ کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے جیسے مستخرج لابی نعیم علی البخاری۔

مستدرک : جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے رہ گئی ہوں جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین۔

رسالہ : جس کتاب میں جامع کے آٹھ عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں جیسے امام احمد کی کتاب الزہد آداب میں اور ابن جریر طبری کی کتاب تفسیر میں۔

جز : جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث ہوں جیسے امام بخاری کی جزء القراۃ خلف الامام۔

اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نووی۔

امالی : جس کتاب میں شیخ کے املاء کرائے ہوئے فوائدِ حدیث ہوں جیسے امالی امام محمد۔

اطراف : جس کتاب میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ پر دلالت کرے۔ اور پھر اس حدیث کے تمام طرق اور اسانید بیان کر دیئے جائیں یا بعض کتبِ مخصوصہ کی اسانید بیان کی جائیں۔ جیسے اطراف الکتب الخمسۃ لابی العباس اور اطراف المزی۔

طبقاتِ کُتُبِ حدیث

شاہ ولی اللہ نے کتبِ حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے چار طبقے بیان کیے ہیں جن کو ہم تلخیص کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

---

[1] غریب، عزیز اور مشہور ان میں سے ہر قسم کو خبرِ واحد کہا جاتا ہے۔

۱۔ پہلا طبقہ ان کتابوں کا ہے جن کی صحت، شہرت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور موطا امام مالک۔

۲۔ دوسرا طبقہ ان کتابوں کا ہے۔ جو صحت، شہرت اور مقبولیت میں پہلے طبقہ کے قریب ہے۔ اس طبقہ کی اکثر کتابوں میں اکثر احادیث صحیح اور حسن ہیں۔ بعض ضعیف روایات بھی آگئی ہیں لیکن ان کا ضعف بیان کر دیا گیا ہے جیسے جامع ترمذی، سنن ابوداؤد اور سنن نسائی۔

۳۔ اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری اور مسلم پر مقدم، ان کے معاصر یا ان کے مقارب تھے۔ حدیث میں ان کی فنی مہارت تو مسلم تھی لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے طبقہ کی بنسبت ضعیف روایات زیادہ بلکہ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو متہم بالوضع ہیں جیسے مسند شافعی، سنن ابن ماجہ، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی اور تصانیف طبرانی۔

۴۔ چوتھے طبقہ میں ان متاخرین علماء کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا قرون اولیٰ میں ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے دو ہی مطلب ہیں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں مل سکی اور یا انہوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا۔ جیسے دیلمی، ابونعیم اور ابن عساکر وغیرہ کی تصانیف۔

مراتب ارباب حدیث

سطور ذیل میں مراتب ارباب حدیث کا بیان کیا جاتا ہے۔

طالب : حدیث کا متعلم۔

شیخ : حدیث کے معلم کو محدث یا شیخ کہتے ہیں۔

حافظ : جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متناً و سنداً اور اس کے روایت کے احوال جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حجۃ : جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حاکم : جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حدیث ضعیف کے افراد

جب حدیث کی سند میں کوئی طعن یا جرح پائی جائے تو وہ حدیث باعتبار سند کے مطعون اور مجروح ہو جاتی ہے۔ سطور سابقہ میں اس کی چند اقسام بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً مضطرب، منقطع، معلول، منکر، متروک، مبہم وغیرہم طعن کی یہ تمام اقسام حدیث ضعیف میں داخل ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق ہوتا ہے اور حدیث متروک یعنی جس کا راوی متہم بالکذب ہو باقی اقسام کی بنسبت زیادہ شدید ضعف کی حامل ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث کی سند میں متعدد وجوہ طعن ہوں مثلاً وہ حدیث معلول بھی ہو منکر بھی اور متروک بھی لیکن متعدد وجوہ طعن جمع ہونے کے باوجود بھی وہ حدیث ضعیف ہی رہے گی البتہ جس قدر وجوہ طعن زیادہ ہوں گے اس کا ضعف بڑھتا جائے گا۔ بتلانا یہ مقصود ہے کہ سند میں طعن اور جرح کی زیادتی اس کے وضع اور بطلان کو متلزم نہیں

ہوتی حدیث کو صرف اس وقت موضوع قرار دیا جائے گا۔ جب اس کی سند میں کوئی وضاع راوی آجائے۔

غیر صحیح کی تحقیق

بعض دفعہ محدثین حضرات کسی سند کے بارے میں لکھتے ہیں لا یصح یعنی یہ سند صحیح نہیں ہے اس جملہ سے بعض ناواقف لوگ یہ مغالطہ کھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے حالانکہ اصطلاح محدثین میں صحیح، غلط یا باطل کا مقابل نہیں ہوتا بلکہ صحیح کے مقابلہ میں صحیح لغیرہ حسن لذاتہ حسن لغیرہ اور ضعیف یہ سب شامل ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے یہ صحیح لذاتہ نہیں ہے اور ایسی صورت میں یہ صحیح لغیرہ حسن لذاتہ یا حسن لغیرہ ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صحت کی نفی تو ضعف کو بھی مستلزم نہیں چہ جائیکہ صحت کی نفی سے وضع یا بطلان کا حکم لازم آئے اس بحث کی نفیس تحقیق اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے رسالہ **منیر العین میں بیان فرمائی ہے۔**

متن اور سند میں احکام کا فرق

راوی کی مجروحیت اور وجوہ طعن کا تعلق سند سے ہوتا ہے۔ متن حدیث کا حکم دوسرے قرائن کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک وضاع راوی بیان کرے۔ بس اس سند کے اعتبار سے تو اس حدیث کو موضوع کہا جائیگا لیکن فی نفسہٖ وہ حدیث موضوع نہیں کہلائے گی البتہ جب کسی حدیث کی سند میں کوئی وضاع راوی ہو اور اس حدیث کا متن کسی طریقہ سے ثابت نہ ہو تو وہ حدیث مطلقاً موضوع کہلائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علامہ شمس الدین ذہبی میزان الاعتدال میں بیان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے عن ابراهيم بن موسىٰ المروزي عن مالك عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حدیث طلب العلم فریضۃ کو موضوع فرمایا علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے موضوع ہے ورنہ نفس حدیث دیگر طرق ضعیفہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح تمہید میں حافظ ابن البر نے حدیث الصلوٰة بسواك خير من سبعين صلوٰة کو باطل کہا ہے لیکن علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ حکم بھی اس خاص سند کے اعتبار سے ہے۔

اسی طرح حدیث ضعیف میں بھی ضعف کا حکم باعتبار سند کے ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک ضعیف راوی بیان کرے پس سند کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کہلائے گی۔ لیکن متن حدیث کا یہ حکم نہیں ہوگا علامہ نووی فرماتے ہیں:

ان روايات الراوي الضعيف يكون فيه الصحيح والضعيف والباطل فيكتبونها ثم يميز اهل الحفظ والاتقان بعض ذالك من بعض وذالك سهل عليهم معروف عندهم وبهذا احتج السفيان الثوري حين

ضعیف راوی کی روایات میں صحیح، ضعیف اور باطل ہر قسم کی احادیث ہوتی ہیں۔ محدثین ان تمام روایات کو لکھ لیتے ہیں پھر اہل علم ان کو تمیز دیتے ہیں اور یہ ان کے لیے آسان ہے۔ اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب ان سے کلبی کی روایات

نہی عن الروایۃ عن الکلبی فقیل لہ انت تروی عنہ فقال انا اعرف صدقہ من کذبہ[1]۔

قبول کرنے پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے کہا میں اس کے صدق اور کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔

حدیث موضوع کا حکم

حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی حدیث موضوع کو بغیر بیان وضع کے بیان کرنا جائز ہے ۔ ایک حدیث متعدد ضعیف اسناد سے بیان کی جائے تو وہ قوی ہو جاتی ہے لیکن اگر ایک حدیث متعدد موضوع اسانید سے بیان کی جائے تو وہ پھر بھی موضوع رہتی ہے کیونکہ شر کے ساتھ شر مل جائے تو وہ پھر بھی شر ہی رہتا ہے ۔

احادیث سے ثابت ہونیوالے امور کی تفصیل

احادیث سے جو مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق حلت اور حرمت کے ساتھ ہو وہ چار قسم کے ہیں (۱) عقائد قطعیہ جیسے توحید و رسالت اور مبدأ و معاد (۲) عقائد ظنیہ جیسے انبیاء کی ملائکہ پر فضیلت اور قبر کے احوال ۔

عقائد قطعیہ : ان کے اثبات کے لیے حدیث متواتر ہونی چاہیئے ۔ عام ازینکہ تواتر لفظی ہو یا معنوی ۔

عقائد ظنیہ : ان کے اثبات کے لیے اخبار آحاد کافی ہیں ۔

احکام : ان کے اثبات کے لیے حدیث صحیح ہونی چاہیئے یا کم ازکم یہ کہ وہ حدیث حسن لغیرہ سے کم نہ ہو ۔

فضائل و مناقب : اس باب میں بالاتفاق احادیث ضعیفہ کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے ۔ چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں :

انہم قد یروون عنہم احادیث الترغیب و الترھیب وفضائل الاعمال والقصص و احادیث الزھد ومکارم الاخلاق ونحو ذالک مما لا یتعلق بالحلال والحرام وسائر الاحکام وھذا الضرب من الحدیث یجوز عند اھل الحدیث وغیرھم التساھل فیہ وروایۃ ماسوی الموضوع منہ والعمل بہ لان اصول ذالک

حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب ، ترہیب ، فضائل اعمال ، قصص زہد اور مکارم اخلاق میں احادیث روایت کرتے ہیں اور حلال و حرام کے احکام میں ان سے اصلاً روایت نہیں کرتے اور اس قسم کی احادیث میں ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا صحیح اور شرع میں ثابت ہے اور احکام سے متعلق حدیث میں جب

---

[1] ابو زکریا یحیٰی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ ھ شرح مسلم للنووی علی مسلم ج ۱ ص ۲۱

صحيحة مقررة في الشرح معروفة عند اهله وعلى كل حال فان الائمة لا يروون عن الضعفاء شيأ يحتجون به على انفراده في الاحكام۔

کوئی ضعیف راوی متفرد ہو تو اس کی روایت سے ہرگز استدلال نہیں کیا جاتا۔

علامہ نووی کی اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ فضائل اور مناقب میں ضعیف روایات کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کے مقتضیٰ پر عمل بھی ہوتا ہے البتہ احکام میں ضعاف کا اعتبار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض صورتوں میں احتیاط کے پیش نظر احکام میں بھی ضعیف روایات کا اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی لکھتے ہیں۔

قال العلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم يجوز ويستحب العمل في الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف ما لم يكن موضوعا واما الاحكام كالحلال والحرام والبيع والنكاح والطلاق وغير ذالك فلا يعمل فيها الا بالحديث الصحيح او الحسن الا ان يكون في احتياط في شيئ كما اذا ورد حديث ضعيف بكراهة بعض البيوع او الانكحة۔ [1]

حضرات محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا مستحب ہے جبکہ وہ موضوع نہ ہو لیکن حلال اور حرام کے احکام مثلاً، بیع، نکاح اور طلاق وغیرہ میں حدیث صحیح یا حسن کے سوا اور کسی پر عمل درست نہیں الّا یہ کہ اس میں احتیاط ہو مثلاً بیع یا نکاح کی کراہت میں کوئی حدیث ضعیف وارد ہو۔

حدیث ضعیف کی تقویت

فضائل اعمال اور باب مناقب میں عموماً احادیث ضعیفہ کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر ان بعض قرائن کا ذکر کر دیا جائے جن کی بنا پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے اور اس کا ضعف جاتا رہتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو وہ حسن لغیرہ ہو جاتی ہے چنانچہ تمام مستند اصول حدیث کی کتابوں میں یہ مسئلہ مرقوم ہے محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام نے بھی فتح القدیر ج۱ ص ۲۲۸ (مطبع مصر) میں اس کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور علامہ شعرانی لکھتے ہیں:

وقد احتج جمهور المحدثين بالحديث الضعيف اذا كثرت طرقه والحقوه بالصحيح تارة وبالحسن اخرى۔ [2]

جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو جمہور محدثین اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو گاہ صحیح کے ساتھ اور گاہ حسن کے ساتھ لاحق کرتے ہیں۔

---

[1] ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ — شرح مسلم للنووی علی مسلم ج۱ ص۲۱

[2] امام عبدالوہاب الشعرانی — میزان الشریعۃ الکبریٰ ج۱ ص۴۹

دوسری صورت یہ ہے کہ جب کسی حدیث ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں:

ان المجتهد اذا استدل بحديث كان تصحيحا له كما في التحرير وغيره۔[۱]

مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جس طرح تحریر میں امام ابن ہمام نے تحقیق فرمائی ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی حدیث ضعیف کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ امام ترمذی حدیث: اذا اتی احدکم الصلوٰۃ والامام علی حال الحدیث کے تحت لکھتے ہیں: هذا حديث غريب لا نعرف احدا اسنده الا ما روى من هذا الوجه والعمل على هذا عند اهل العلم۔ ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

قال النووی اسناده ضعيف فلعله ميريد فكان الترمذي يريد تقوية الحديث بعمل اهل العلم۔[۲]

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات صالحین کے عمل سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ التسبیح جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ عبد اللہ بن المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پا گئی۔ چنانچہ مولانا عبد الحی لکھتے ہیں:

قال البيهقي كان عبد الله بن المبارك يصليها وتداولها الصالحون بعضهم عن بعض وفي ذالك تقوية للحديث المرفوع۔[۳]

علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک صلوٰۃ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام علماء اس کو ایک دوسرے سے نقل کر کے پڑھتے رہے اس وجہ سے اس حدیث مرفوع کو تقویت حاصل ہو گئی۔

اس کے علاوہ تجربہ اور کشف سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری نے اسی بحث میں ابن عربی کے کشف سے ایک حدیث کی تقویت کا واقعہ بیان کیا ہے۔

روایات مختلفہ میں مذاق ائمہ

جب کسی ایک مسئلہ پر متعدد و متعارض روایات وارد ہوں تو اس سلسلہ میں تتبع اور تلاش سے جو ائمہ اربعہ کا مسلک معلوم ہو سکا ہے

---

[۱] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ — رد المحتار ج ۴ ص ۱
[۲] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ ج ۳ ص ۹۸
[۳] مولانا عبد الحی لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ — الآثار المرفوعۃ ص ۲۳

علاوہ یہ ہے کہ امام اعظم ایسی صورت میں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہیں اور حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت پر کسی نہ کسی صورت میں عمل ہو جائے اور جب تطبیق نہ ہو سکے تو اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اسلام اور اصول روایت کے قریب تر ہو۔ امام شافعی ایسی شکل میں قوت سند کے لحاظ سے کسی ایک روایت کو لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ امام مالک تعارض کی صورت میں اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اہل مدینہ کے تعامل کے موافق ہو اور امام احمد متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں۔

مشہور حفاظ سطور ذیل میں ہم چاروں مسلکوں کے مشاہیر حفاظ کے اسماء پیش کر رہے ہیں۔

احناف: حافظ ابو بشر دولابی، حافظ اسحاق بن راہویہ، حافظ ابو جعفر طحاوی، حافظ ابن ابی العوام سعدی، حافظ ابو محمد حارثی، حافظ عبد الباقی، حافظ ابو بکر رازی جصاص، حافظ ابو نصر کلاباذی، حافظ ابو اللیث سمرقندی، حافظ شمس الدین سرخسی، حافظ قطب الدین حلبی، حافظ علاؤ الدین ماردینی، حافظ جمال الدین زیلعی، حافظ علاؤ الدین مغلطائی، حافظ بدر الدین عینی، حافظ قاسم بن قطلوبغا وغیرہم۔

شوافع: حافظ دار قطنی، حافظ بیہقی، حافظ خطابی، حافظ عز الدین ابن سلام، حافظ ابن دقیق العید، حافظ عراقی، حافظ ذہبی، حافظ مزی، حافظ ابن اثیر جزری، سبکی، ہیثمی، ابن حجر وغیرہم۔

مالکیہ: حافظ حسین بن اسماعیل، حافظ زبیلی، حافظ ابن عبد البر، حافظ ابو الولید الباجی، حافظ قاضی ابو بکر ابن العربی، حافظ عبد الحق، حافظ قاضی عیاض، حافظ مازری، حافظ ابن رشد، حافظ ابو القاسم سہیلی وغیرہم۔

حنابلہ: حافظ عبد الغنی المقدسی، حافظ ابو الفرج بن الجوزی، حافظ ابن قدامہ، حافظ ابن رجب وغیرہم۔

WWW.KITABOSUNNAT.COM

امام ترمذی

امام ابوعیسیٰ ترمذی عابد و زاہد، بے مثال حافظہ کے مالک اور یگانہ روزگار محدث تھے ادریسی نے کہا ابوعیسیٰ ترمذی ان ائمہ میں سے ہیں جن کی علم حدیث میں پیروی کی جاتی ہے۔ انہوں نے جامع تواریخ اور علل کی تصنیف کی وہ ایک ثقہ عالم تھے اور ایسا حافظہ رکھتے تھے کہ لوگ حفظ میں ان کی مثال دیا کرتے تھے[۱] امام ترمذی بے حد عبادت گذار اور پرسوز دل کے مالک تھے۔ یوسف بن احمد بغدادی بیان کرتے ہیں کہ کثرت گریہ وزاری کے سبب وہ آخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

امام ترمذی امام بخاری کے شاگرد تھے۔ نصر بن محمد خود امام ترمذی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امام بخاری نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے اس قدر استفادہ نہیں کیا جتنا استفادہ میں نے تم سے کیا ہے اور عمران بن علان نے کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فوت ہونے کے بعد اہل خراسان کے لیے علم و عمل میں امام ترمذی جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا[۲]

ولادت اور سلسلہ نسب

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن الضحاک ابن السکن سلمی ترمذی ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے جو دریائے جیحون کے قریب واقع ہے۔

کنیت ابوعیسیٰ

امام ترمذی کا نام محمد اور کنیت ابوعیسیٰ ہے جامع ترمذی میں انہوں نے اپنے نام کی بجائے کنیت کو اختیار کیا ہے اور جہاں اپنا ذکر کرتے ہیں قال ابوعیسیٰ کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ امام ابن ابی شیبہ نے پوری سند کے ساتھ اپنی مصنف میں روایت کیا ہے کہ ایک شخص کی کنیت ابوعیسیٰ تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا "عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا" اس روایت کے سبب بعض علماء نے ابوعیسیٰ کنیت رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت ابوعیسیٰ سے نہ منع فرمایا ہے نہ اس کو ناپسند کیا ہے بلکہ صرف ایک امر واقعی کا بیان فرمایا ہے کہ واقعہ میں حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں تھا۔ ثانیاً یہ کہ حضور کا یہ فرمان مزاح کے قبیل سے تھا جیسا کہ ایک شخص نے ایک مرتبہ

۱؎ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۸

۲؎ ایضاً ٫ ٫ ٫ ٫ ٫ ٫ ٫ ٫ ٫ ص ۳۸۹

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لیے اونٹ مانگا تو آپ نے فرمایا میں تمہیں اونٹ کے بچے پر سوار کروں گا وہ کہنے لگا حضور اونٹ کا بچہ تو مجھے گرا دے گا آپ نے فرمایا ہر اونٹ کسی نہ کسی اونٹ کا بچہ ہی ہوتا ہے۔

کنیت ابو عیسیٰ کے سلسلہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی کنیت بھی ابو عیسیٰ تھی۔ جب حضرت عمر کو اس کنیت کا علم ہوا تو انہوں نے اس کنیت کو ناپسند فرمایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بتلایا کہ ان کی کنیت حضور نے رکھی تھی تو حضرت عمر نے اس کو حضور کی خصوصیت قرار دیا اور اس کنیت سے بدستور منع کرتے رہے لیکن اس استدلال میں بھی کچھ جان نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی یہ کنیت خود حضور نے رکھی تھی اور حضرت عمر کا اس کو حضور کی خصوصیت قرار دینا اس وقت معتبر ہوتا جب حضور نے اس کنیت سے منع فرمایا ہوتا۔ نیز یہاں اب کا لفظ ابوت کے معنی میں سرے ہی نہیں بلکہ اشتغال اور لزوم کے معنی میں ہے جیسے ابو تراب، ابو ہریرہ اور ابو بکر وغیرہ کنیتوں میں ابھی یہی معنی ہے۔

امام ترمذی کے ہم نام

امام ترمذی کے ایک ہم نام حکیم ترمذی ہیں اور بسا اوقات بعض ناواقف لوگ حکیم ترمذی کی روایات کو امام ترمذی کی روایات خیال کر لیتے ہیں حالانکہ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اکثر ضعیف اور غیر معتبر روایات جمع کردی ہیں اور امام ترمذی کی جامع صحیح میں اکثر صحیح اور معتبر روایات ہیں۔

تحقیق یہ ہے کہ ترمذی نام کے تین مشاہیر اعلام گزرے ہیں۔

۱۔ امام ابو عیسیٰ الترمذی صاحب الجامع الصحیح المتوفی ۲۷۹ھ

۲۔ ابو الحسن احمد بن الحسن بن جنید الترمذی المتوفی ۲۴۴ھ یہ ترمذی کبیر کے نام سے مشہور تھے اور امام بخاری اور امام ترمذی کے استاد تھے[۱]

۳۔ ابو عبداللہ محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی المتوفی ۳۲۰ھ۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ یہ نبوت پر ولایت کی فضیلت کے قائل تھے۔ اس عقیدہ کے سبب ان کو ترمذ سے نکال دیا گیا پھر یہ بلخ چلے گئے۔ جہاں ان کے ہمنوا مل گئے۔[۲] ان کی کتاب نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول بہت مشہور ہے۔ جس میں ۲۸۸ احادیث ذکر کی گئی ہیں حافظ سیوطی نے ان پر زیادتی بھی کی ہے۔[۳]

اساتذہ

امام ترمذی نے حصول علم کی خاطر خراسان، عراق اور حجاز کے متعدد شہروں کا سفر کیا۔ اور اپنے وقت کے بہترین افاضل، علوم حدیث کے ماہرین اور جید اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ان کے اساتذہ میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں، قتیبہ بن سعید، ابو مصعب، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، اسماعیل بن موسیٰ السدی

---

[۱] امام عبداللہ شمس الدین الذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۲

[۲] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 — 〃 〃 ص ۶۴۵

[۳] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ — کشف الظنون ج ۲ ص ۱۹۷۹

سوید بن نصر، علی بن حجر، محمد بن عبد المالک بن ابی شوارب، عبد اللہ بن معاویہ، محمد بن اسماعیل البخاری، مسلم بن الحجاج القشیری۔ امام ابوداؤد[۱]

تلامذہ امام ترمذی کے تلامذہ کی بھی ایک طویل فہرست ہے، اور بے شمار لوگوں نے ان سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان میں سے بعض حضرات کا ذکر کیا ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

ابو حامد احمد بن عبد اللہ بن داؤد مروزی، ہیثم بن کلیب شاشی، محمد بن محبوب ابو العباس محبوبی مروزی، احمد بن یوسف نسفی، ابو الحارث اسد بن حمدویہ، داؤد بن نصر بن سہیل بزدوی، عبد بن محمد بن محمود نسفی، محمد بن محمود نسفی، محمد بن نمیر، محمد بن محمود، محمد بن مکی بن نوح، ابو جعفر محمد بن سفیان بن نضر نسفی، محمد بن منذر ابن سعید ہروی اور امام بخاری[۲]

امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں دو ایسی روایتیں ذکر کی ہیں جن کا امام بخاری نے امام ترمذی سے سماع کیا ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱- حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان نا حفص بن غیاث بن حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قول اللہ عزوجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا قال اللینۃ النخلۃ ولیخزی الفاسقین قال استنزلوھم من حصونھم قال وامروا بقطع النخل فحک فی صدورھم فقال المسلمون قد قطعنا بعضا وترکنا بعضا فلنسئلن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لنا فیما قطعنا من اجر وھل علینا فیما ترکنا من وزر فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا الآیۃ ھذا حدیث حسن غریب وروی بعضھم ھذا الحدیث عن حفص بن غیاث عن حبیب بن ابی عمرۃ عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا قال ابو عیسیٰ سمع منی محمد بن اسماعیل ھذا الحدیث[۳]

۲- حدثنا علی بن المنذر نا ابن فضیل عن سالم بن ابی حفصۃ عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی ھذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وقد سمع محمد بن اسماعیل منی ھذا الحدیث واستغربہ[۴]

---

۱ امام ذہبی متوفی ۷۴۸ھ	تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۴
۲ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۷
۳ ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	الجامع الصحیح ص ۴۷۴
۴ 〃 〃 〃 〃	〃 〃 〃 ۵۳۵

بے مثل حافظہ

امام ترمذی غضب کا حافظہ رکھتے تھے ان کی قوت حفظ سے متعلق ایک واقعہ عام تذکرہ نگاروں نے نقل کیا ہے۔ خود امام ترمذی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ سے ان کی احادیث کے دو جز نقل کیے تھے ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں وہ میرے ہمراہ تھے۔ مجھے اب تک ان اجزاء کی دوبارہ جانچ پڑتال کا موقع نہیں ملا تھا میں نے شیخ سے درخواست کی کہ آپ ان احادیث کی قرأت کریں اور میں سن کر ان کا مقابلہ کرتا جاؤں۔ شیخ نے منظور فرمالیا پھر میں نے ان اجزاء کو اپنے سامان میں تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکے۔ بالآخر میں نے ان اجزاء کی مثل سادہ کاغذ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیے اور شیخ سے قرأت کی درخواست کی۔ شیخ قرأت کرتے رہے اور میں اپنے ذہن میں ان احادیث کو محفوظ کرتا رہا۔ اتفاقاً شیخ کی نظر ان سادہ کاغذوں پر پڑ گئی اور وہ ناراض ہو کر کہنے لگے تم کو شرم نہیں آتی مجھ سے مذاق کرتے ہو پھر میں نے سارا ماجرا سنا کر اپنا عذر پیش کیا اور کہا کہ آپ کی سنائی ہوئی تمام احادیث مجھے محفوظ ہو گئی ہیں۔ شیخ نے کہا سناؤ اور میں نے وہ تمام احادیث من وعن سنا ڈالیں۔ شیخ نے دوبارہ امتحان لینے کے لیے چالیس ایسی احادیث پڑھیں جو صرف ان سے روایت کی جاتی تھیں امام ترمذی نے ان احادیث کو بھی اسی طرح ترتیب وار سنا ڈالا۔ اس پر شیخ نے انہیں تحسین و آفرین کرتے ہوئے بے اختیار کہا ما رایت مثلک میں نے تمہاری مثل آج تک کسی کو نہیں دیکھا[1]

ابن حزم کا انکار

ابو محمد ابن حزم المتوفی ۴۵۶ھ نے الصال میں امام ترمذی کو مجہول قرار دیا ہے کیونکہ غیر مقلدین حضرات کے لیے ابن حزم امام اور پیشوا کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے انہیں اس کے انکار پر تعجب ہوا اور انہوں نے ابن حزم کے قول کی تاویلات اور توجیہات کرنی شروع کر دیں لیکن ہمارے لیے یہ امر چنداں باعث حیرت نہیں ہے کیونکہ ابن حزم نے محلی میں امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام شافعی وغیرہم مجتہدین کرام کے لیے جگہ جگہ کذب اور سفاہت کے الفاظ استعمال کیے ہیں پس جو شخص ان جیسے سلف امت اور ائمہ دین کے لیے کذب اور سفاہت کے الفاظ لا سکتا ہے ایسے زبان دراز شخص کے لیے امام ترمذی کو مجہول کہہ دینا کیا بڑی بات ہوگی۔

تصانیف

درس و تدریس کی بے پناہ مصروفیات اور کثرت مشاغل کے باوجود امام ترمذی سے مندرجہ ذیل تصانیف یادگار ہیں: (۱) جامع ترمذی (۲) کتاب العلل (۳) کتاب التاریخ (۴) کتاب الزہد (۵) کتاب الاسماء والکنیٰ (۶) کتاب الشمائل النبویہ۔

وفات

۱۳ رجب ۲۷۹ھ کو مقام ترمذ میں امام ترمذی کا انتقال ہو گیا اور وہیں آپ کو دفن کر دیا گیا۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ اس سال جن اور مشاہیر محدثین کا وصال ہوا ان کے اسماء یہ ہیں: محدث ابن خلیل بن ثابت ابو جعفر برجلانی، ابراہیم بن عبد اللہ العبسی الکوفی، محدث مکہ ابو یحییٰ عبد اللہ بن احمد بن ابی مسرۃ، المحدث جعفر بن محمد بن شاکر[2]

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۸

[2] شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۵

جامع ترمذی

امام ابو عیسیٰ ترمذی کی جامع صحیح، ترتیب صحاح کے لحاظ سے نسائی اور ابوداؤد کے بعد آتی ہے لیکن اس کو اپنی جودت ترتیب، افادیت اور جامعیت کی وجہ سے جو شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اس کے سبب اس کو عام طور پر بخاری اور مسلم کے بعد شمار کیا جاتا ہے چنانچہ حاجی خلیفہ اس کا ثالث الکتب الستہ کے عنوان سے کشف الظنون میں ذکر کرتے ہیں۔

حافظ ابن اثیر جامع الاصول میں لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کتب صحاح میں سب سے احسن ہے کیونکہ اس کی افادیت سب سے زیادہ اور ترتیب سب سے عمدہ ہے نیز اس میں تکرار سب سے کم ہے، مذاہب ائمہ اور وجوہ استدلال کے ذکر اور انواع حدیث اور احوال رواۃ کے بیان میں یہ کتاب سب سے منفرد ہے۔

شیخ ابو اسماعیل ہروی نے کہا کہ میرے نزدیک ابو عیسیٰ ترمذی کی کتاب بخاری اور مسلم کی کتابوں سے زیادہ مفید ہے انہوں نے اس کا سبب بتلاتے ہوئے کہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے سوا ماہرین علوم حدیث کے اور کوئی شخص استفادہ نہیں کر سکتا۔ بخلاف صحیح ترمذی کے کیونکہ یہ کتاب فقہاء، محدثین اور عام علماء کے لیے یکساں مفید ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو تصنیف کے بعد علماء حجاز پر پیش کیا تو انہوں نے اس کو پسند کیا پھر علماء خراسان پر پیش کیا تو انہوں نے بھی اس کو تحسین کی نظر سے دیکھا امام ترمذی کہتے ہیں جس شخص کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ یوں سمجھے گویا اس کے گھر میں نبی کلام کر رہا ہے[1]

تسمیہ صحیح ترمذی کے نام میں اختلاف ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگ اس کو سنن ترمذی کہتے ہیں لیکن اس کا زیادہ مشہور نام الجامع الصحیح ہی ہے۔ سنن اصطلاح حدیث میں حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس کی ترتیب ابواب فقہ کی طرز پر کی گئی ہو اور چونکہ ترمذی کی ترتیب اسی طور پر ہے اس لیے اس کو سنن کہنا بھی درست ہے۔ رہا الجامع الصحیح کہنے میں ترمذی کے جامع ہونے میں تو کوئی کلام نہیں البتہ صحیح کہنے پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ اس میں حسن اور ضعیف روایات بھی کافی تعداد میں موجود ہیں پھر اس کو صحیح کہنا کیونکر درست ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ اس کو صحیح تغلیباً کہا گیا ہے۔

---

[1] حافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۳۴

اسلوب

امام ترمذی نے اپنی جامع کی ترتیب میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ اس قدر عمدہ اور مفید ہے جس کی وجہ سے اس کتاب کو تمام کتب صحاح میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ سطور ذیل میں ہم جامع ترمذی کی چند خصوصیات مع امثلہ پیش کر رہے ہیں۔

۱- امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد ائمہ مذاہب کے اقوال اور ان کا اختلاف ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے سلمہ بن قیس سے ایک روایت ذکر کی: اذا توضأت فانتثر و اذا استجمرت فاوتر۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں:

واختلف اهل العلم فيمن ترك المضمضة والاستنشاق فقال طائفة منهم اذا تركهما في الوضوء حتى صلى اعاد ورأوا ذالك في الوضوء والجنابة سواء وبه يقول ابن ابي ليلى و عبد الله بن مبارك و احمد و اسحاق وقال احمد الاستنشاق اوكد من المضمضة قال ابو عيسى طائفة من اهل العلم يعيد في الجنابة ولا يعيد في الوضوء وهو قول سفيان الثوري وبعض اهل الكوفة وقالت طائفة لا يعيد في الوضوء ولا في الجنابة لانهما سنة من النبي صلى الله عليه وسلم فلا تجب الاعادة على من تركهما في الوضوء ولا في الجنابة وهو قول مالك وشافعي[۱]

۲- امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں یہ التزام کیا ہے کہ اس کتاب میں صرف ان احادیث کو درج کیا جائے جو کسی نہ کسی امام کا مذہب ہوں البتہ دو حدیثیں ایسی ہیں جن کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ کسی امام کا مذہب نہیں بنے۔ پہلی حدیث یہ ہے: عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر۔[۲] لیکن اس حدیث کو اگر جمع صوری پر محمول کر دیا جائے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں اسی طرح مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور عشاء کو اس کے ابتدائی وقت میں پڑھا۔ تو یہ حدیث ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں رہتی۔ دوسری حدیث یہ ہے: عن معاويه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد في الرابعة فاقتلوه[۳]۔ چوتھی بار شراب پینے پر کسی شخص کو بطور حد قتل کر دینا۔ بے شک کسی امام کا مذہب نہیں ہے لیکن اگر اس قتل کو تعزیر پر محمول کر دیا جائے تو یہ ائمہ مذاہب میں سے کسی کے خلاف نہیں ہے۔ اس تحقیق سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ جامع ترمذی کی تمام احادیث معمول بہا ہیں اور انہوں نے اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی ذکر نہیں کی جو کسی نہ کسی امام کا مذہب نہ ہو۔

---

۱ ابو عیسیٰ الترمذی المتوفیٰ ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۳۰
۲ " " " " " " " " ص ۲۶
۳ " " " " " " " " ص ۲۷

۳ - جب ایک حدیث کئی صحابہ سے مروی ہو تو جس صحابی سے اس حدیث کی روایت مشہور ہو امام ترمذی اس صحابی کی روایت ذکر کرتے ہیں اور باقی صحابہ کی روایات کی طرف وفی الباب عن فلان وعن فلان کہہ کر اشارہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں۔ عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذبک من الخبث و الخبائث ۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں، وفی الباب عن علی و زید بن ارقم و جابر و ابن مسعود۔ پھر اپنی روایت کی وجہ ترجیح ذکر کرتے ہیں۔ قال ابو عیسیٰ حدیث انس اصح شیئ فی ھذا الباب واحسن [1] امام ترمذی کے اس طریقہ سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں اول یہ کہ باب کی غیر مشہور روایات بھی علم میں آجاتی ہیں۔ ثانی یہ کہ بسا اوقات بعض غیر مشہور روایات کی کسی علت کا بھی بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً یہی حدیث جس کو انہوں نے حضرت انس سے روایت کیا ہے اور جس کے بعد فرماتے ہیں کہ وفی الباب عن علی و زید بن ارقم و جابر بن مسعود۔ اس میں زید بن ارقم کے بارے میں لکھتے ہیں وحدیث زید بن ارقم فی اسنادہ اضطراب اور پھر تفصیل سے وجہ اضطراب بیان کر دی ہے ثالث یہ کہ بعض اوقات غیر مشہور روایات کے متن میں کوئی زیادتی یا کمی ہو تو اس کا بھی ذکر کر دیتے ہیں مثلاً وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں۔ عن جابر بن عبد اللہ قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلۃ ببول فرأیتہ قبل ان یقبض بعام یستقبلھا۔[2] پھر لکھتے ہیں، وفی الباب عن ابی قتادہ و عائشہ و عمار۔ اس کے بعد انہوں نے ابو قتادہ کی روایت ذکر کی ہے جس کے متن میں کمی ہے لکھتے ہیں، عن ابی قتادہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبول مستقبل القبلۃ اخبرنا بذالک قتیبۃ قال نا بذالک ابن لھیعۃ، اس کے بعد مشہور روایت کی وجہ ترجیح بیان کرتے ہیں۔ وحدیث جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصح من حدیث ابن لھیعۃ وابن لھیعۃ ضعیف عند اھل الحدیث۔

۴ - امام ترمذی کا عام طریقہ یہ ہے کہ جب کسی صحابی کی روایت ذکر کرنے کے بعد وفی الباب عن فلان کہتے ہیں تو فی الباب کے تحت اس صحابی کا نام ذکر نہیں کرتے جس کی روایت اصالۃً باب کے تحت لاتے ہیں۔ لیکن بعض جگہ انہوں نے اس طریقہ کے خلاف بھی کیا ہے مثلاً وہ روایت کرتے ہیں، عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ شجر یسیر الراکب فی ظلھا مأۃ عام الحدیث [3] اس کے بعد لکھتے ہیں۔ وفی الباب عن ابی سعید لیکن اس جگہ ابو سعید کی روایت سے وہ روایت مراد نہیں ہے جس کا امام ترمذی پہلے ذکر کر چکے ہیں بلکہ ایک اور روایت ہے۔ عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لہ رجل یا رسول اللہ ما طوبیٰ قال شجرۃ مسیرۃ [4] مأۃ الحدیث (یہ روایت موارد الظمآن میں ہے)

[1] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲،۲۲

[2] " " " " — " " ص ۲۹۱

[3] الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ — موارد الظمآن زوائد ابن حبان ص ۶۵۲

[4] ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲،۴

۴۔ امام ترمذی مکمل سند بیان کرنے کے بعد انواع حدیث میں سے اس حدیث کی نوع کا بیان کر دیتے ہیں کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے یا ضعیف ہے مثلاً روایت کرتے ہیں : حدثنا بندار حدثنا ابو احمد نا سفیان عن معمر عن قتادہ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی غسل واحد اس کے بعد لکھتے ہیں ۔ قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث صحیح [۱] حسن کی مثال یہ ہے ۔ حدثنا علی بن حجر نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ عروۃ بن الزبیر عن المغیرہ بن شعبہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین علی ظاھرھما قال ابو عیسیٰ حدیث المغیرہ ۔ حدیث حسن اور ضعیف کی مثال یہ ہے ، حدثنا قتیبۃ قال ثنا رشدین بن سعد عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن عتبۃ بن حمید عن عبادۃ بن نسي عن عبد الرحمان بن غنم عن معاذ بن جبل قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضا مسح وجھہ بطرف ثوبہ قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب واسنادہ ضعیف و رشدین بن سعد و عبد الرحمان بن زیاد بن انعم الافریقی یضعفان فی الحدیث ۔ [۲]

۵۔ اگر کوئی حدیث مضطرب ہو تو تعیین کر دیتے ہیں کہ اضطرات سند میں ہے یا متن میں اور بسا اوقات وجہ اضطراب بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں : حدثنا جعفر بن محمد بن عمران الثعلبی الکوفی نا زید بن حباب عن معاویہ بن صالح عن ربیعہ بن یزید الدمشقی عن ابی ادریس الخولانی و ابی عثمان بن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا فاحسن الوضوء ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ الحدیث ۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں : وھذا حدیث فی اسنادہ اضطراب اور وجہ اضطراب یں لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن صالح وغیرہ نے زید بن حباب کی مخالفت کی ہے اور سند یوں ذکر کی ہے ۔ عن معاویہ بن صالح عن ربیعہ بن یزید عن ابی ادریس عن عقبہ بن عامر عن عمر ؓ اور بعض کا یوں ذکر کیا ہے ۔ عن ابی عثمان عن جبیر بن نفیر عن عمر [۳] ۔ خلاصہ یہ ہے کہ زید بن حباب کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ادریس اور ابو عثمان ان دونوں اور حضرت عمر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے اور عبد اللہ بن صالح وغیرہ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ابو ادریس

۱؎ ابو عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۳۱

۲؎ " " " " " " " " " ۳۴

۳؎ " " " " " " " " "

۴؎ " " " " " " " " "

علمہ یعرفہ من حدیث الثوری عن جعفر عن ابیہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رابت۔ لایعد
ھذا الحدیث محفوظا[1] خلاصہ یہ ہے کہ حدیث شاذ اور غیر محفوظ وہ ہوتی ہے جس میں ثقہ راوی اوثق کی
مخالفت کرے یا ایک ثقہ شخص متعدد ثقہ لوگوں کی مخالفت کرے۔ اس حدیث کی وجہ شذوذ امام ترمذی نے امام
بخاری سے یہ نقل کی ہے کہ اس حدیث کو دوسرے ثقہ راویوں نے سفیان ثوری سے مرسلاً روایت کیا ہے اور صرف
زید بن حباب نے اس کو سفیان سے موصولاً روایت کیا ہے۔

۸ ــــ جو حدیث منکر ہو امام ترمذی اس کی تصریح کر دیتے ہیں اور بسا اوقات وجہ بھی کر دیتے ہیں اس کی مثال
یہ ہے : حدثنا بشر بن معاذ العقدی البصری نا ایوب بن واقد الکوفی عن ھشام بن عروۃ عن
ابیہ عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نزل علی قوم فلا یصوم تطوعا
الا باذنھم۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں : قال ابو عیسی ھذا حدیث منکر لا نعرف احدا
من الثقات روی ھذا الحدیث عن ھشام بن عروۃ۔[2] خلاصہ یہ ہے کہ منکر اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں
غیر ثقہ راوی ثقہ راویوں کی مخالفت کرے اور یہاں ایسا ہی ہے کیونکہ اس سند کے راوی ضعیف ہیں اور ہشام بن
عروہ سے اس حدیث کی روایت میں کوئی ثقہ راوی ان کا ساتھ نہیں دیتا۔

۹ ـ بعض دفعہ امام ترمذی ایک اسناد سے ایک صحیح حدیث ذکر کرتے ہیں اور وہی حدیث بعض دوسری اسانید
سے مدرج ہوتی ہے تو امام ترمذی اس کا بھی ذکر کر دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے : حدثنا قتیبہ نا اللیث عن
ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ ان ابن عباس اخبرہ ان الصعب بن جثامہ اخبرہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ بالابواء او بودان فاھدی لہ حمارا وحشیا فردہ علیہ فلما رای رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الکراھیہ قال انہ لیس بنارد علیک وانا حرم۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں۔ وقد روی
بعض اصحاب الزھری عن الزھری ھذا الحدیث وقال اھدی لہ لحم حمار وحش وھو غیر محفوظ۔[3]
مدرج اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے متن میں راوی اپنے پاس سے کچھ الفاظ داخل کر دے اور اصحاب زہری
کی روایت میں ایسا ہی ہے کیونکہ صحیح حدیث میں فاھدی لہ حمارا وحشیا۔ کے الفاظ ہیں اور اصحاب زہری
نے لحم کا لفظ زیادہ کر کے اھدی لہ لحم حمار وحش روایت کیا گیا ہے۔

۱۰ ـ بعض دفعہ امام ترمذی کثرت طرق کا اظہار کرنے کے لیے حدیث ایک سند کے ساتھ مرفوعاً ذکر کرتے ہیں لیکن
درحقیقت وہ موقوف ہوتی ہے تو امام ترمذی اس کے وقف کی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً وہ روایت کرتے ہیں :

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۱۳۰
[2] " " " " " " ص ۱۳۶
[3] " " " " " " ص ۱۳۵

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شہر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا اس کے بعد لکھتے ہیں، قال ابوعیسیٰ حدیث ابن عمر لا نعرفہ مرفوعا الا من ھذا الوجہ والصحیح عن ابن عمر موقوف قولہ[1]

۱۱ - اگر حدیث بعض طرق کے لحاظ سے غریب اور بعض کے لحاظ سے مشہور ہو تو اس کا بیان کر دیتے ہیں مثلاً روایت کرتے ہیں، عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوضو لکل صلوٰۃ طاھرا وغیر طاھر قال قلت لانس فکیف کنتم تصنعون انتم قال کنا نتوضو وضوءًا احدا - اس حدیث کے بعد لکھتے ہیں قال ابوعیسیٰ حدیث انس حدیث حسن غریب والمشھور عند اھل الحدیث حدیث عمرو بن عامر[2]۔

۱۲ - امام ترمذی عام طور پر حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں - ھذا حدیث حسن صحیح یا ھذا حدیث حسن غریب یا ھذا حدیث حسن صحیح غریب پہلی صورت میں یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ حسن اور صحیح دو مستقل قسمیں ہیں اور اقسام آپس میں متباین ہوتی ہیں تو ایک حدیث حسن اور صحیح کیسے ہو سکتی ہے بعض لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ صحیح اور حسن کے جمع ہونے میں کوئی تردد نہیں اس لیے کہ حدیث کا حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ ہونا عین ممکن ہے[3] لیکن یہ جواب قطعاً باطل اور مردود ہے - کیونکہ صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ حسن لغیرہ اور ضعیف ایک مقسم کے اعتبار سے متعدد اقسام ہیں اور اقسام آپس میں متباین ہوتی ہیں ان میں سے کوئی سی بھی دو قسمیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں اس کی مزید وضاحت اس طرح ہے کہ صحیح لغیرہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راویوں کے ضبط میں کچھ کمی ہو اور تعدد طرق روایت سے اس کمی کو پورا کر لیا جائے اور حسن لذاتہ اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں تعدد طرق روایت سے اس کمی کو پورا نہ کیا جائے اس تقدیر پر ایک روایت کے صحیح لغیرہ اور حسن لذاتہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تعدد طرق ہوں اور نہ ہوں اور یہ اجتماع نقیضین ہونے کی وجہ سے محال ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے دو جواب دیئے ہیں اول یہ کہ اس حدیث کے راویوں کے اوصاف میں ائمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض اقوال کے لحاظ سے وہ حدیث حسن اور بعض کے لحاظ سے صحیح ہے اس صورت میں یہاں حرف عطف او محذوف ہے ثانی یہ کہ یہ حدیث دو سندوں سے مروی اور ایک سند کے لحاظ سے حسن اور دوسری کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس صورت میں یہاں حرف عطف واؤ محذوف ہے۔

---

[1] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۱۲۸

[2] 〃 〃 〃 〃 ص ۳۴

[3] محمد عبدہ الفلاح فیروزپوری و عبدالرحمان مبارکپوری، صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین ص ۱۲۵ و مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۲۱۲

اس سوال کے چند اور جواب بھی منقول ہیں۔ حافظ عماد الدین نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح کے درمیان متوسط ہے اس لیے ان دونوں قسموں کا ذکر کردیا۔ شمس الدین جذری نے کہا اس حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو صحیح کے مشابہ ہو اس لیے اس پر دونوں وصفوں کا اطلاق جائز ہے۔ ابن دقیق العید نے کہا حسن سے مراد راوی کی صفت عدالت ہے اور صحیح سے مراد اس کی صفت ضبط ہے۔ بعض لوگوں نے کہا یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں اور حسن کے بعد صحیح باعتبار تاکید کے لائے ہیں اور بعض نے کہا حسن اسناد کا وصف ہے اور صحیح اس کا حکم ہے۔

امام ترمذی جس حدیث کے بعد ہذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ امام ترمذی کے نزدیک حدیث حسن وہ ہوتی ہے جو طرق متعددہ سے مروی ہو کیونکہ وہ خود کتاب العلل میں لکھتے ہیں: وما قلنا فی کتابنا حدیث حسن فانما اردنا به حسن اسناده عندنا انکل حدیث یروی لایکون راویه متهما بالکذب ویروی من غیر وجه نحو ذالك ولایکون شاذا فهو عندنا حسن[1]۔ اور حدیث غریب صرف ایک طریقہ سے مروی ہوتی ہے پس ایک حدیث حسن اور غریب دو متضاد وصفوں کی حامل کیسے ہو سکتی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس اشکال کے جواب میں فرمایا کہ حدیث حسن میں دو اصطلاحیں ہیں ایک جمہور کی جس میں تعدد طرق کی شرط نہیں ہے اور ایک امام ترمذی کی جس میں تعدد طرق مشروط ہے۔ امام ترمذی جس جگہ هذا حدیث حسن غریب کہتے ہیں وہاں حسن کا لفظ جمہور کی اصطلاح پر ہے لہذا غرابت اس کے منافی نہیں ہے اور جس جگہ فقط هذا حدیث حسن کہتے ہیں وہ ان کی اپنی اصطلاح پر ہے۔

۱۲- بسا اوقات امام ترمذی سند کے بعض راویوں پر جرح کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ہے: حدثنا محمود بن غیلان حدثنا المقری قالا نا یحیی بن ایوب عن زید بن جبیرة عن داؤد بن حصین عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یصلی فی سبع مواطن الحدیث: اس کے بعد ذکر کرتے ہیں، قال ابوعیسی حدیث ابن عمر اسناده لیس بذاك القوی وقد تکلم فی زید بن جبیرة من قبل حفظه[2]۔ اس حدیث میں امام ترمذی نے زید بن جبیرہ کے حافظہ پر جرح کی ہے۔

۱۳- اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی مجہول ہو تو امام ترمذی اس کی تعیین کر دیتے ہیں۔ مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حدثنا هناد نا شریك عن ابی فزارة عن ابی زید عن عبدالله بن مسعود قال سالنی النبی صلی الله علیه وسلم ما فی اداوتك فقلت نبیذ فقال ثمرة طیبة وماء طهور قال فتوضا منه: اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے ابوزید امام ترمذی اس کے بارے میں فرماتے ہیں و ابوزید رجل مجهول عند اهل الحدیث[3]۔

---

[1] ابوعیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۵۵۸

[2] ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ص ۴۴

[3] ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ص ۳۹

۱۵ - اور اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی منکر الحدیث ہو تو اس کی بھی تعیین کر دیتے ہیں - مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں ، حدثنا نصر بن علی و احمد بن عبید اللہ السلمی البصری قالا ثنا ابو قتیبہ ۔ مسلم بن قتیبۃ عن الحسن بن علی الھاشمی عن عبد الرحمان عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاءنی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح - اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں ، وسمعت محمدا یقول الحسن بن علی الھاشمی منکر الحدیث -

۱۶ - عام طور پر جو راوی کنیت یا نسبت کے ساتھ مشہور ہوتے ہیں ان کے اسماء اور کنیٰ ، کی وضاحت خاص اہتمام سے کرتے ہیں مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں ؛ ابو صالح والد سہیل ھو ابو صالح السمان و اسمہ ذکوان[۱] ایک اور جگہ لکھتے ہیں ، و ابو ایوب اسمہ خالد بن زید اور نسبت کی وضاحت میں لکھتے ہیں ، والزھری اسمہ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب الزھری و کنیتہ ابوبکر[۲]

۱۷ - اگر کسی راوی کے اسم میں اختلاف ہو تو اس کا بھی بیان کر دیتے ہیں مثلاً لکھتے ہیں ، ابو الملیح بن اسامۃ اسمہ عامر و یقال زید بن اسامۃ بن عمیر الھذلی - اسی طرح لکھتے ہیں ، ابو ھریرۃ اختلفوا فی اسمہ فقالوا عبد شمس و قالوا عبد اللہ بن عمرو[۳]

۱۸ - اگر ایک وصف کے ساتھ دو راوی مشہور ہوں تو امام ترمذی ان کے اسماء اور مراتب کا فرق بیان کر دیتے ہیں مثلاً وصف صنابحی کے ساتھ دو راوی مشہور ہیں ان کے بارے میں لکھتے ہیں ؛ و الصنابحی الذی روی عن ابی بکر الصدیق لیس لہ سماع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اسمہ عبد الرحمان بن عسیلۃ و یکنی ابا عبد اللہ رحل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الطریق و قد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث و الصنابح بن الاعسر الاحمسی صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ الصنابحی ایضاً و انما حدیثہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی مکاثر بکم الامم فلا تقتتلن بعدی[۴] یعنی ایک صنابحی تابعی ہیں جن کا نام عبد الرحمان ہے اور دوسرے صنابحی صحابی ہیں جن کا نام صنابح ہے یہ دونوں حضور سے روایت کرتے ہیں مگر ایک کی روایت مرسل اور دوسرے کی روایت متصل ہے -

۱۹ - بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کے بارے میں مختلف اساتذہ اور ائمہ حدیث کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں ، حدثنا قتیبۃ و ھناد و ابو کریب و احمد بن منیع و محمود

۱	ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	جامع ترمذی ص ۳۳
۲	〃 〃 〃 〃 〃	〃 〃 ص ۳۶
۳	〃 〃 〃 〃 〃 〃	〃 〃 ص ۲۷
۴	〃 〃 〃 〃 〃 〃	〃 〃 ص ۲۶
۵	〃 〃 〃 〃 〃 〃	〃 〃 ص ۲۶

بن غیلان وابو عمار قالوا نا وکیع عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن عروۃ عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل بعض نسائہ ثم خرج الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ قال قلت من ھی الا انت فضحکت، اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں: سمعت ابابکر العطار البصری یذکر عن علی بن المدینی قال ضعف یحیی بن سعید القطان ھذا الحدیث وقال ھو شبہ لاشی قال وسمعت محمد بن اسماعیل یضعف ھذا الحدیث وقال حبیب بن ابی ثابت لم یسمع من عروۃ قال[1] اس حدیث کے تحت امام ترمذی نے علی بن المدینی اور امام بخاری کی آراء پیش کی ہیں اور بتلایا ہے کہ ان دونوں کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے ان کے علاوہ امام ترمذی، امام ابوزرعہ، امام احمد بن حنبل اور عبدالرحمٰن دارمی کی آراء بھی پیش کرتے ہیں۔

۲۰۔ بعض جگہ امام ترمذی اپنے اساتذہ سے اختلاف بھی کرتے ہیں مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی۔ حدثنا هناد وقتیبہ قالا نا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن ابی عبیدہ عن عبد اللہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ فقال التمس لی ثلثۃ احجار قال فاتیتہ بحجرین وروثۃ فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال انہا رکس۔ اس حدیث کو ابو اسحاق سے اسرائیل نے بھی روایت کیا ہے اور زہیر نے بھی۔ امام بخاری نے زہیر کی روایت کو مناسب خیال کیا ہے اور اسی کی روایت کو اپنی صحیح میں ذکر ہے لیکن امام ترمذی کہتے ہیں: واصح شیٔ فی ھذا عندی حدیث اسرائیل وقیس عن ابی اسحاق عن ابی عبیدہ عن عبد اللہ لان اسرائیل اثبت واحفظ لحدیث ابی اسحاق۔ امام ترمذی کہتے ہیں اسرائیل کی حدیث زہیر سے بہتر ہے کیونکہ زہیر نے آخیر عمر میں ابو اسحاق سے سماع کیا ہے اور اس وقت ابو اسحاق کا ذہن مختل ہو چکا تھا اس کے بعد امام ترمذی امام احمد بن حنبل کے قول سے اس بات پر شہادت لاتے ہیں کہ زہیر کی روایت ابو اسحاق سے ساقط الاعتبار ہے چنانچہ لکھتے ہیں: سمعت احمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول اذا سمعت الحدیث عن زائدہ وزہیر فلا تبال ان لا تسمع من غیرھما الا حدیث ابی اسحاق[2]۔

۲۱۔ امام ترمذی اپنی کتاب میں عنوان قائم کرتے ہوئے بسا اوقات لفظ الباب کے بعد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں اس کے تحت عام طور پر احادیث مرفوعہ ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات لفظ الباب کے بعد عن رسول اللہ نہیں لکھتے لہٰذا وہاں مرفوع روایات کا التزام نہیں کرتے۔

۲۲۔ کسی حدیث میں مرفوع اور موقوف کا اختلاف ہو تو اس کو بیان کر دیتے ہیں مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں، عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل صلاتکم فی بیوتکم الا المکتوبۃ۔

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۴۸

[2] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۴۹

اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں وقد اختلفوا فی روایۃ ھٰذا الحدیث فرواہ موسیٰ بن عقبۃ وابراھیم بن ابی النضر مرفوعا واوقفہ بعضھم[1]

۲۳ - بعض اوقات حدیث میں کوئی مشکل لفظ ہو تو امام ترمذی اس کا آسان لفظ سے معنی بیان کر دیتے ہیں مثلاً ایک حدیث کے الفاظ ہیں حضرت ابوہریرہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہتے ہیں۔ اخبرنی بھا ولا تضنن بھا علی - امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ ومعنی قولہ ولا تضنن بھا علی یقول لا تبخل بھا علی والضنین والبخیل والضنین المتھم[2]۔

۲۴ - بسا اوقات امام ترمذی کسی حدیث کا اختصار کرتے ہیں اور اس کے آخر میں لکھ دیتے وفی الحدیث قصۃ یا وفی الحدیث قصۃ طویلۃ ، اس کی مثال یہ ہے ، عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اھبط منھا وفیہ ساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یصلی فیسأل اللہ فیھا شیئاً الا اعطاہ ایاہ قال ابوھریرۃ فلقیت عبداللہ بن سلام فذکرت لہ ھٰذا الحدیث فقال انا اعلم بتلک الساعۃ فقلت اخبرنی بھا ولا تضنن بھا علی قال ھی بعد العصر الی ان تغرب الشمس فقلت فکیف تکون بعد العصر وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یوافقھا عبد مسلم وھو یصلی وتلک الساعۃ لا یصلی فیھا فقال عبداللہ بن سلام الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ فھو فی الصلوٰۃ قلت بلی قال فھو ذالک - اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں ، وفی الحدیث قصۃ طویلۃ[3] - سنن ابوداؤد میں یہ حدیث مفصل بیان کی گئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے ، عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعۃ وما من دابۃ الا وھی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعۃ الا الجن والانس وفیھا ساعۃ لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی یسأل اللہ عزوجل حاجۃ الا اعطاہ ایاھا قال کعب ذالک فی کل سنۃ یوم فقلت بل فی کل جمعۃ قال فقرأ کعب التوراۃ فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوھریرۃ ثم لقیت عبداللہ بن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب فقال عبداللہ بن سلام قد علمت ایۃ ساعۃ ھی قال ابوھریرۃ فقلت لہ فاخبرنی بھا فقال عبداللہ بن سلام ھی آخر

---

[1] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۱۶
[2] ״ ״ ״ ״ ״ ״ ص ۹۴
[3] ״ ״ ״ ״ ״ ״ ״

ساعة من یوم الجمعة فقلت کیف هی آخر ساعة من یوم الجمعة وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصادفها عبد مسلم وهو یصلی وتلک الساعة لا یصلی فیها فقال عبد الله بن سلام الم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰة فهو فی صلوٰة حتی یصلی قال فقلت بلی قال هو ذاک۔[۱]

۲۵ - اگر دو حدیثوں میں تعارض ہو تو بسا اوقات امام ترمذی اس تعارض کو اٹھانے کے لیے کوئی توجیہ اور تاویل پیش کرتے ہیں مثلاً حضرت عائشہ سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھا کرتے تھے۔ انصاری حضرات کہتے ہیں کہ عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی چلی جاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں اس کے بعد دوسری حدیث انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر، فجر روشن ہونے کے بعد نماز پڑھو کیونکہ اس سے زیادہ اجر ملتا ہے پہلی حدیث کا مفاد یہ ہے کہ فجر کی نماز جلد پڑھنی چاہیئے اور دوسری کا تقاضہ یہ ہے کہ تاخیر سے پڑھنی چاہیئے امام ترمذی ان دو متعارض حدیثوں میں تطبیق دینے کے لیے امام شافعی کی طرف سے دوسری حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: الاسفار ان یتضح الفجر فلا یشک فیہ ولم یروان معنی الاسفار تاخیر الصلوٰة۔[۲] یعنی اسفار کا مطلب یہ ہے کہ جب صبح یقینی طور پر متحقق ہو جائے اور اس کا وجود مشکوک نہ رہے یہ کہ نماز کو مؤخر کر کے پڑھا جائے۔

ہمارے نزدیک یہ توجیہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس توجیہ کے اعتبار سے معنی یہ ہوگا کہ جب فجر مشکوک ہو تو زیادہ اجر ملے گا جس کا لازم ہے کہ اگر مشکوک وقت میں فجر پڑھی گئی تو نفس اجر بھی ملے گا اور یہ بداہۃً باطل ہے ان متعارض روایتوں میں اصل تطبیق یہ ہے کہ پہلی حدیث میں نفس جواز بیان کیا گیا ہے اور دوسری حدیث میں استحباب بتلایا گیا ہے نیز پہلی حدیث میں عمل کا بیان ہے اور دوسری میں قول کا اور چونکہ قول عمل پر راجح ہوتا ہے اس لیے تعارض نہ رہا۔

۲۶ - اور کبھی امام ترمذی رفع تعارض کے لیے دو متعارض حدیثوں میں سے کسی ایک کا منسوخ ہونا بیان کر دیتے ہیں مثلاً انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے ایک روایت ذکر کی کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ دوسری حدیث حضرت جابر سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا گوشت کھانے کے بعد عصر کی نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا۔ اس حدیث کے آخر میں امام ترمذی لکھتے ہیں: وهذا آخر الامرین من رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان هذا الحدیث ناسخ للحدیث الاول مما مست النار۔ یعنی یہ حدیث پہلی حدیث کے لیے ناسخ ہے۔

جامع ترمذی کے علوم | جامع ترمذی میں امام ترمذی نے احادیث کے ذیل میں جو مباحث ذکر کیے ہیں وہ

---

۱ ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابوداؤد ص ۱۴۹

۲ ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۵۰

اپنے اندر متعدد علوم وفنون کو سموئے ہوئے ہیں حافظ ابوبکر بن العربی نے عارضۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ان میں سے چودہ علوم کی نشاندہی کی ہے ہم نے مزید غور وفکر کرکے یہ عدد چوبیس تک پہنچا دیا ہے اس کے باوجود اس عدد کو جامع ترمذی کے علوم کا آخری ہندسہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جامع ترمذی میں مذکور علوم کی فہرس حسب ذیل ہے: (۱) بیان مذاہب فقہاء (۲) متروک العمل روایات کی توضیح (۳) ایک حدیث کی روایات کرنے والے تمام صحابہ کا بیان (۴) متن حدیث میں زیادتی اور کمی کا بیان (۵) حدیث کی تصحیح، تحسین اور تضعیف (۶) حدیث مضطرب (۷) حدیث معلول (۸) حدیث مرسل (۹) متصل اور منقطع (۱۰) شاذ اور محفوظ (۱۱) منکر اور معروف (۱۲) حدیث مدرج (۱۳) اختصار حدیث (۱۴) مرفوع اور موقوف (۱۵) حدیث مشہور اور غریب (۱۶) بیان اسناد (۱۷) اختلاف اسماء (۱۸) اسماء مشترکہ میں امتیاز (۱۹) جرح وتعدیل (۲۰) اسماء کنیت اور نسبت کی وضاحت (۲۱) ائمہ حدیث کی آراء (۲۲) ائمہ حدیث کا اختلاف (۲۳) تطبیق بین الروایات (۲۴) ناسخ اور منسوخ کا بیان۔ اور یہ وہ علوم وفنون ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔

رموز واصطلاحات

امام ترمذی نے اپنی جامع میں بعض خاص اصطلاحات کا استعمال کیا ہے جن کا وہ اکثر ابواب میں ذکر کرتے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم ان اصطلاحات کی وضاحت کر رہے ہیں۔

(۱) **فلان ذاهب الحديث**: اس کا مطلب ہے کہ اس شخص کو حدیث یاد نہیں رہتی۔

(۲) **فلان مقارب الحديث**: ابن السید کی رائے ہے کہ اگر مقارب بالکسر ہو تو یہ الفاظ تعدیل سے ہے۔ اور اگر بالفتح ہو تو الفاظ جرح سے ہے لیکن حافظ سیوطی اور حافظ ذہبی کی تحقیق یہ ہے کہ مقارب الحدیث ہر حال میں الفاظ تعدیل میں سے ہے اور یہ لفظ اگر بالکسر ہو تو اس کا معنی ہے حدیثہ مقارب غیرہ اور بالفتح کی تقدیر پر اس کا معنی ہے ان حدیثہ یقاربہ حدیث غیرہ بہر حال مقارب مشارک کا تقاضہ کرتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کی حدیث دوسرے راوی کی حدیث کے قریب ہے۔

(۳) **شيخ ليس بذاك**: ای لیس بذاک المقام الذی یوثق بہ یعنی اس کی روایت نامقبول ہے۔ اس اصطلاح پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ شیخ الفاظ تعدیل میں سے ہے اور لیس بذاک الفاظ جرح میں سے ہے اور یہ ترکیب تضاد کو مستلزم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جائز ہے کہ ایک شخص عدالت کے لحاظ سے کامل ہو اور حافظہ کے لحاظ سے ناقص ہو پس شیخ کا لفظ اس کے کمال عدالت اور لیس بذاک اس کے نقصان ضبط کی طرف راجع ہو اور طیبی نے یہ بھی کہا ہے کہ شیخ کا لفظ اس ترکیب میں لغوی معنی میں مستعمل ہے یعنی بوڑھا آدمی اور اس لحاظ سے اس ترکیب پر کوئی اشکال نہیں ہے

(۴) **اسناده ليس بذاك**: ذاک کا اشارہ مشتغل بالحدیث کے ذہن کی طرف ہے یعنی اس کے ذہن میں جو قوت اسناد کا تصور ہے وہ یہاں مفقود ہے۔

(۵) **هٰذا حديث جيد**: حافظ ابن صلاح جید اور صحیح کو مساوی قرار دیتے ہیں لیکن بلقینی کہتے ہیں کہ

امام ترمذی جید یا قوی کے ساتھ حدیث کو اس وقت موصوف کرتے ہیں جب حدیث حسن کے درجہ سے ترقی کرنے مگر صحیح تک نہ پہنچ سکے۔ اور یہی بات صحیح ہے۔

(۶) **هذا اصح من ذالك** : اس قسم کے مقامات پر اصح عموماً ارجح کے معنی میں ہوتا ہے۔ یعنی دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور یہ ان میں اصح ہے۔ یا دونوں حسن ہیں اور یہ ان میں زیادہ قوی ہے یا دونوں ضعیف ہیں اور یہ ان میں کم درجہ کی ضعیف ہے۔ اسی طرح جب هذا اصح شئ فی هذا الباب کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس باب کی سب احادیث صحیح ہیں بلکہ بسا اوقات باب کی تمام احادیث ضعیف ہوتی ہیں اور جس حدیث کو امام ترمذی ترجمۃ الباب کے اثبات کے لیے وارد کرتے ہیں وہ ان سب میں کم درجہ ضعیف ہوتی ہے اس لیے کہتے ہیں هذا اصح شئ فی هذا الباب۔

(۷) **هذا حديث غريب** : امام ترمذی نے کتاب العلل میں غرابت حدیث کی تین وجہیں بیان کی ہیں۔ اوّل یہ کہ سند حدیث میں ایک راوی اپنے شیخ سے اس حدیث کی روایت میں منفرد ہوتا ہے۔ اگرچہ دوسرے طرق کے لحاظ سے وہ حدیث مشہور ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے۔ عن حماد بن سلمة عن ابی العشراء عن ابيه قال يا رسول الله اما تكون الزكاة الا في الحلق فقال لو طعنت في فخذها اجزاء عنك[1]۔ حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کوئی شخص ابو العشراء سے اس حدیث کی روایت نہیں کرتا اس وجہ سے یہ حدیث غریب قرار پائی۔ ثانی یہ کہ ایک متن حدیث متعدد طرق سے مروی ہے مگر صرف ایک راوی متن حدیث میں دوسروں کی بنسبت کچھ زیادتی بیان کرتا ہے۔ تب بھی وہ حدیث غریب کہلاتی ہے بشرطیکہ وہ راوی ایسا ہو جس کے حافظہ پر اعتماد ہو ورنہ وہ حدیث مدرج ہوگی۔ اس کی مثال یہ ہے : عن مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر من رمضان على كل حر او عبد ذكر او انثى من المسلمين صاعا من تمر او صاعا من شعير۔ امام مالک کے علاوہ دوسرے طرق سے جو حدیث مروی ہے اس میں من المسلمین کے الفاظ نہیں ہیں یہ زیادتی صرف امام مالک کی روایت میں ہے اس لیے یہ حدیث غریب کہلائی۔ ثالث یہ کہ عام ائمہ حدیث کے نزدیک وہ حدیث کسی خاص سند سے معروف ہو اور اس کے سوا کسی اور طریقہ سے اس حدیث کی روایت کی جائے پھر بھی وہ غریب ہوگی۔ اس کی مثال یہ ہے۔ حدثنا ابو هشام و ابو السائب والحسين بن الاسود قالوا ثنا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكافر ياكل في سبعة امعاء والمؤمن ياكل في معاء واحد۔ اس حدیث کی جو سند محمود بن غیلان اور امام بخاری اور دوسرے ائمہ حدیث کے نزدیک معروف ہے وہ یہ ہے، عن ابي اسامة عن بريد بن عبد الله الخ اور امام ترمذی کی سند چونکہ اس سند معروف کے خلاف ہے لہٰذا اس سند کے ساتھ یہ حدیث غریب ہوگئی۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ جب میں نے امام بخاری کو بتلایا کہ ابو کریب کے علاوہ ابو ہشام، ابو السائب اور حسین بن اسود بھی اس حدیث

[1] یہ اجازت حالت اضطرار کے لیے ہے۔

روایت کرتے ہیں تو وہ حیران رہ گئے اور کہنے لگے میں نہیں جانتا تھا کہ اس حدیث کو ابوکریب کے علاوہ کوئی اور بھی روایت کرتا ہے۔

(۸) **هذا حديث حسن** : جب امام ترمذی کسی حدیث کے ساتھ صرف حسن لکھتے ہیں یعنی صحیح یا غریب کے الفاظ اس کے ساتھ نہیں ہوتے اس وقت ان کی مراد اس حدیث سے وہ حدیث ہوتی ہے جو شاذ ہو اس کے راوی متہم بالکذب نہ ہوں اور طرق متعددہ سے مروی ہو۔

کتاب العلل

(۹) **اهل الرأی** : اس لقب سے عام طور پر امام ترمذی احناف کا ارادہ کرتے ہیں۔ رہا یہ کہ احناف کو اہل الرای کس وجہ سے کہتے ہیں تو امام ترمذی کے ساتھ حسن ظن یہی ہے کہ وہ احناف کو ان کی دقت رائے اور اصابت فکر کی وجہ سے اہل الرای کہتے ہیں۔

(۱۰) **بعض اهل الكوفة** : عام طور پر ان الفاظ سے امام ابوحنیفہ کا اور کہیں کہیں سفیان ثوری کا ارادہ کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے یہ التزام کیا ہے کہ جامع ترمذی میں دنیا بھر کے مجتہدین کا ذکر کیا لیکن ایک جگہ کے سوا اس کتاب میں کسی جگہ بھی امام الائمہ سراج الامۃ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں لیا[1] البتہ کتاب العلل میں جابر جعفی سے متعلق امام ابوحنیفہ کی ایک روایت ذکر کی ہے اور وہ یہ ہے : حدثنا محمود بن غيلان حدثنا ابو يحيى الحمانی قال سمعت اباحنيفة يقول ما رأيت احدا اكذب من جابر الجعفی ولا افضل من عطاء بن ابی رباح ۔ ہم اس طرز عمل پر اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں ۔ يغفر الله لنا وله وسائر المسلمين۔

شرائط

حافظ ابوالفضل بن طاہر حازمی شروط ائمہ میں ذکر کرتے ہیں کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں پہلے چار طبقات کے راویوں سے استیعاب کیا ہے (۱) کامل الضبط والاتقان وکثیر الملازمۃ مع الشیخ (۲) کامل الضبط والاتقان وقلیل الملازمۃ مع الشیخ (۳) ناقص الضبط والاتقان وکثیر الملازمۃ مع الشیخ (۴) ناقص الضبط والاتقان وقلیل الملازمۃ مع الشیخ ۔ ان چار طبقوں کے علاوہ ایک پانچواں طبقہ بھی ہے ناقص الضبط وقلیل الملازمۃ غوائل الجرح جس کو ضعفاء اور مجہولین سے تعبیر کیا جاتا ہے امام ترمذی نے حسب ضرورت اس طبقہ سے بھی روایات کا انتخاب کیا ہے۔

حافظ شمس الدین ذہبی[2] لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کی احادیث کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) وہ احادیث جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہیں۔

(۲) وہ احادیث جو امام نسائی اور امام ابوداؤد کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں۔

(۳) وہ احادیث جن کا ابوداؤد اور نسائی نے اخراج کیا اور ان کی علت ظاہر کر دی۔

(۴) وہ احادیث جن کا خود امام ترمذی نے اخراج کیا اور ان کی علت بیان کر دی[3]

---

[1] باب فی اشعار البدن میں امام ترمذی نے وبقول ابوحنیفہ صرف مثلہ کہہ کر امام اعظم کا مذہب ذکر کیا ہے (جامع ترمذی ص ۵۲)

[2] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ

[3] تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۴

تساہل احادیث پر کوئی حکم لگانے اور ان کی قسم متعین کرنے میں بعض اوقات امام ترمذی سے تساہل بھی واقع ہوا ہے مثلاً امام ترمذی روایت کرتے ہیں ، حدثنا زیاد بن ایوب البغدادی نا ابوعامر البغدادی نا کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجمعۃ ساعۃ لا یسأل اللہ العبد فیہا شیأ الا آتاہ اللہ ایاہ قالوا یا رسول اللہ ایۃ ساعۃ ھی قال حین تقام الصلوٰۃ الی انصراف منہا ۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابوعیسیٰ حدیث عمرو بن عوف حدیث حسن غریب ۔[1]

امام ترمذی نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی کی اس حدیث کو حسن قرار دیا حالانکہ کثیر بن عبداللہ مزنی وہ شخص ہے جس کے بارے میں امام شافعی اور امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ کذاب ہے امام ابوزرعہ اس کو واھی الحدیث اور لیس بالقوی لکھتے ہیں ۔ ابوحاتم لیس بالمتین کہتے ہیں ۔ نسائی اور دار قطنی لکھتے ہیں کہ یہ متروک الحدیث ہے ابراہیم بن منذر نے کہا کہ یہ شخص سخت جھگڑالو تھا ۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اس سے روایت نہیں کرتا تھا ۔ علی بن مدینی ، احمد بن حنبل اور ابونعیم نے اس کو ضعیف قرار دیا ۔ ابن سعد اس کو ضعیف اور قلیل الحدیث کہتے ہیں ۔ ابن سکن نے کہا اس کا جو نسخہ عن ابیہ عن جدہ مروی ہے اس میں نظر ہے حاکم نے کہا اس نسخہ میں ضعاف اور مناکیر ہیں اور ابن حبان نے کہا اس نسخہ میں موضوع روایات ہیں اس شخص کا نام اپنی کتاب میں لینا اور اس سے احادیث کی روایت کرنا جائز نہیں ہے ۔[2]

خیال رہے کہ امام ترمذی نے کثیر بن عبداللہ کی جس روایت کو یہاں حسن قرار دیا ہے وہ عن ابیہ عن جدہ ہی ہے ۔

کثیر بن عبداللہ مزنی کی روایت کو حسن قرار دینا تو ایک تسامح تھا ہی اس سے بڑا تسامح یہ ہے کہ امام ترمذی نے اس کی ایک روایت کو صحیح بھی قرار دیا ہے اور وہ روایت بھی عن ابیہ عن جدہ ہے جس کو ابن حبان موضوعات میں سے اور حاکم ضعاف اور مناکیر میں سے شمار کرتے ہیں ۔ روایت ملاحظہ ہو ۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابوعامر العقدی ثنا کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا حرم حلالا او احل حراما والمسلمون علی شروطہم الا شرطا حرم حلالا او احل حراما ۔ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں ھذا حدیث حسن صحیح ۔[3]

اسی طرح ایک اور حدیث امام ترمذی روایت کرتے ہیں ، حدثنا ابوکریب ومحمد بن عمرو السواق قالا نا یحییٰ بن الیمان عن المنہال بن خلیفۃ عن الحجاج بن ارطاۃ عن عطاء عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبرا لیلا فاسرج لہ سراج فاخذہ من قبل القبلۃ وقال

---

[1] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۹۷

[2] شہاب الدین ابن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۴۲۲

[3] ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲۱۳

رحمك اللّٰه ان كنت لاواهاتلاء للقران وكبر عليه اربعا۔[1]

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے یحییٰ بن یمان اس کو امام احمد بن حنبل ضعیف قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں لیس بحجہ؛ ابن معین لکھتے ہیں کہ یہ شخص اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کونسی حدیث بیان کر رہا ہے احادیث میں اس کو وہم لاحق ہوتے تھے اور یہ ثقہ نہ تھا۔ عبد اللہ بن علی بن مدینی کہتے ہیں کہ اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ یعقوب بن شیبہ کہتے کہتے ہیں کہ یہ شخص کثیر الغلط تھا اور احادیث میں اس سے خطا ہوتی تھی۔ ابو داؤد لکھتے ہیں کہ یہ احادیث مقلوب کر دیا کرتا تھا اور اس سے احادیث میں خطا ہوتی تھی۔ امام نسائی اس کو کہتے ہیں لیس بالقوی اور ابن عدی کہتے ہیں کہ اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں[2] اور اسی شخص کی حدیث کے بارے میں امام ترمذی لکھتے ہیں ہٰذا حدیث حسن؛

اسی طرح بعض دفعہ ایک حدیث منکر ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو شاذ قرار دیتے ہیں خیال رہے کہ منکر وہ حدیث ہے جس میں ضعیف ثقہ کی مخالفت کرے اس کو غیر محفوظ بھی کہتے ہیں۔ بہر حال امام ترمذی نے جس منکر حدیث کو غیر محفوظ کہا ہے اس کی مثال یہ ہے۔ حدثنا محمد بن عبيد المحاربي نا عبد الرحمان بن زيد بن اسلم عن ابيه عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا يفطرن الصائم الحجامة والقيئ والاحتلام۔ اس کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید الخدری غیر محفوظ[3]

اس کی وجہ امام ترمذی نے یہ بیان کی ہے کہ اس سند کا ایک راوی عبد الرحمان بن زید اس حدیث کو ابو سعید خدری سے موصولاً روایت کرتا ہے جبکہ دوسرے ثقہ راوی عبد اللہ بن زید، عبد العزیز بن محمد اور دوسرے ثقات اس کو مرسلاً روایت کرتے ہیں اور ابو سعید خدری کا ذکر نہیں کرتے اور عبد الرحمان بن زید جو ثقہ راویوں کی مخالفت کر رہا ہے خود ضعیف راوی ہے۔ امام ترمذی نے امام احمد بن حنبل اور امام بخاری کی شہادتوں سے اس کا ضعف ثابت کیا ہے لہذا یہ حدیث منکر ہوئی اور امام ترمذی کا اس کو غیر محفوظ کہنا محض تساہل ہے۔

بعض اوقات ایک حدیث متصل ہوتی ہے اور امام ترمذی اس کو منقطع قرار دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے امام ترمذی روایت کرتے ہیں؛ حدثنا هناد نا هيشم عن ابي الزبير عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابي عبيده بن عبد الله بن مسعود قال قال عبد الله ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى العصر ثم اقام فصلى المغرب ثم اقام فصلى العشاء۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی لکھتے ہیں؛

---

[1] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۲۱۳

[2] شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۳۰۷

[3] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۱۲۸

حدیث عبد اللہ لیس باسنادہ باس الا ان ابا عبیدہ لم یسمع من عبد اللہ۔[۱]

امام ترمذی کا کہنا کہ ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن مسعود سے سماع نہیں کیا صحیح نہیں ہے عبد اللہ بن مسعود کی وفات کے وقت ابو عبیدہ کی عمر سات سال تھی[۲]۔ اور جب پانچ سال کی عمر میں سنی ہوئی احادیث کی روایت جائز ہے جیسا کہ محمود بن ربیع نے پانچ سال کی عمر میں حضور سے سنی ہوئی حدیث کی روایت کی ہے[۳]۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے چھ سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی احادیث کی روایت کی ہے[۴] تو یہ کیوں نہیں جائز کہ ابو عبیدہ نے سات سال کی عمر میں اپنے والد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی احادیث کی روایت کی ہو۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ محدثین نے غیر معروف راویوں کا سات سال کی عمر میں سماع تسلیم کیا ہے تو ابو عبیدہ جیسے معروف تابعی کا عبد اللہ بن مسعود جیسے معروف صحابی سے سات سال کی عمر میں سماع کا کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔ کرابیسی نے کتاب المدلسین میں اور حاکم نے مستدرک میں ابو عبیدہ کی عبد اللہ بن مسعود سے روایت کا ذکر کیا ہے اور طبرانی نے معجم اوسط میں سند صحیح کے ساتھ ابو عبیدہ سے عبد اللہ بن مسعود سے سماع کی تصریح کی ہے اور وہ سند یہ ہے "عن زیاد بن سعد عن ابی الزبیر قال حدثنی یونس بن عتاب الکوفی قال سمعت ابا عبیدہ بن عبد اللہ یذکر انہ سمع اباہ یقول کنت مع النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی سفر الحدیث"۔ اور جب سند صحیح کے ساتھ خود ابو عبیدہ کی عبد اللہ بن مسعود سے سماع کی تصریح موجود ہے[۵]۔ تو امام ترمذی کا نفی سماع کا قول کرنا تساہل کے سوا اور کچھ نہیں۔

امام ترمذی کے تساہل کی بحث میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیئے کہ حدیث ضعیف کو حسن یا صحیح کہنے میں انہوں نے ضرور تساہل کیا ہے لیکن اس کے باوجود یہ ایک یقینی امر ہے کہ جامع ترمذی میں انہوں نے کوئی موضوع حدیث شامل نہیں کی محدث ابن جوزی نے جامع ترمذی کی تیئیس احادیث کو موضوع قرار دیا ہے لیکن یہ ابن جوزی کا تشدد ہے اور اس باب میں ان کی عادت مشہور ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے الذب عن السنن میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان میں سے کوئی روایت موضوع نہیں۔

تعداد احادیث شیخ محمد فواد مصری نے جامع ترمذی کی کل احادیث مقصودہ کی تعداد ۵۰۸۳۱ بتلائی ہے اور توابع اور شواہد کو شامل کر کے شیخ ابراہیم مصری نے جملہ احادیث کی تعداد ۵۰۹۳ بتائی ہے۔

---

[۱] ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	جامع ترمذی ص ۵۲
[۲] حافظ بدر الدین العینی المتوفی ۸۵۵ھ	عمدۃ القاری ج ۲ ص ۳۰۲
[۳] امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ	صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰
[۴] شہاب الدین ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۳۴۴
[۵] الشیخ الحافظ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی المتوفی ۸۵۵ھ	عمدۃ القاری ج ۲ ص ۳۰۲

اعلیٰ اسانید

امام ترمذی کی جو حدیث اعلیٰ اسانید پر مشتمل ہے وہ ثلاثی ہے یعنی اس میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف تین واسطے ہیں۔ جامع ترمذی میں صرف ایک ثلاثی ہے اور وہ یہ ہے: حدثنا اسماعیل بن موسیٰ الفزاری ابن ابنۃ اسدی الکوفی نا عمر بن شاکر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان الصابر فیہم علی دینہ کالقابض علی الجمر[1]

ملا علی قاری رحمہ الباری کو اس جگہ ایک تسامح لاحق ہوا ہے اور انہوں نے امام ترمذی کی اس حدیث کو ثنائی قرار دیا ہے[2] یعنی اس حدیث میں امام ترمذی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف دو واسطے ہیں۔ حالانکہ سند حدیث سے ظاہر ہے کہ یہاں امام ترمذی اور حضور صلی علیہ وسلم کے درمیان تین راوی ہیں۔ اسماعیل بن موسیٰ، عمر بن شاکر اور انس بن مالک۔

کتبِ صحاح میں جامع ترمذی کا مقام

صحت احادیث اور قوت سند کے اعتبار سے جامع ترمذی کا مقام نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے اور کتب صحاح میں یہ پانچویں درجہ پر آتی ہے کیونکہ امام ترمذی طبقہ رابعہ سے اصالۃً احادیث روایت کرتے ہیں جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے صرف انتخاب کرتے ہیں۔ نیز امام ترمذی ضعفاء اور مجہولین کے پانچویں طبقہ سے بھی روایت قبول کر لیتے ہیں۔ جبکہ نسائی اور ابوداؤد اس طبقہ سے اصلاً روایت نہیں کرتے اسی سبب سے حافظ جلال الدین سیوطی امام ذہبی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کا مقام سنن نسائی اور ابوداؤد کے بعد ہے کیونکہ امام ترمذی مصلوب اور کلبی کی روایات کا بھی اخراج کر لیتے ہیں[3]

البتہ حسن ترتیب، حدیث اور فقہ کے متعدد علوم کے شمول اور افادیت کے لحاظ سے جامع ترمذی نسائی اور ابوداؤد پر مقدم ہے۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کے بارے میں یہ بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ مجتہد کے لیے کافی ہے اور مقلد کے لیے مغنی ہے اور غالباً اسی وجہ سے حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کو ثالث الکتب الستہ سے تعبیر کیا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی شاید اسی وجہ سے بخاری اور مسلم کے بعد اسی کا ذکر کرتے ہیں۔

شروح

جامع ترمذی کی شروح بھی بکثرت تصنیف کی گئی ہیں لیکن بعض نامکمل رہیں۔ بعض طبع نہ ہو سکیں اور اکثر نایاب ہیں خصوصاً برصغیر میں تو جامع ترمذی کی کوئی معتد بہ اور مشہور شرح دستیاب نہیں

---

[1] امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ — جامع ترمذی ص ۳۲۹

[2] ملا علی القاری الحنفی المتوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۲۳

[3] الحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ — تدریب الراوی ص ۸۶

ہے۔ سطور ذیل میں چند شروح کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ **عارضۃ الاحوذی** : یہ شرح الحافظ ابو بکر محمد بن عبد اللہ الاشبیلی المالکی المتوفی ۵۴۳ھ کی تالیف ہے جو ابن العربی کے نام سے مشہور ہیں۔

۲۔ **المنفتح الشذی** : یہ شرح حافظ ابو الفتح محمد بن محمد الشافعی المتوفی ۷۳۴ھ کی تالیف ہے۔ یہ ایک مبسوط کتاب ہے ترمذی کے دو ثلث سے کم کی شرح دس جلدوں میں کی گئی ہے۔ مصنف اس شرح کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ بعد میں حافظ زین الدین عراقی نے اس کو مکمل کرنا شروع کیا لیکن وہ بھی پوری نہ کر سکے۔

۳۔ **شرح الزوائد علی الصحیحین وابی داؤد** : یہ شرح سراج الدین عمر بن علی ابن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ کی تصنیف ہے۔

۴۔ **العرف الشذی** : یہ سراج الدین عمر ابن رسلان البلقینی المتوفی ۸۰۵ھ کی تالیف ہے اور نامکمل ہے۔

۵۔ **شرح الجامع** : یہ شرح حافظ زین الدین عراقی متوفی ۸۰۶ھ کی تالیف ہے اور ناتمام ہے۔

۶۔ **شرح الترمذی** : یہ شرح حافظ زین الدین عبد الرحمان بن احمد بن نقیب الحنبلی المتوفی ...... کی تالیف ہے۔ یہ شرح بیس جلدوں پر مشتمل تھی مگر ایک فتنہ میں جل کر ضائع ہو گئی۔

۷۔ **شرح الترمذی** : یہ شرح الحافظ زین الدین عبد الرحمان بن احمد بن رجب الحنبلی المتوفی ۷۹۵ھ کی تالیف ہے۔

۸۔ **قوت المغتذی** : یہ شرح الحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے۔

۹۔ **شرح ترمذی** : یہ شرح علامہ محمد طاہر گجراتی صاحب مجمع البحار المتوفی ۹۸۶ھ کی تالیف ہے۔

۱۰۔ **نفع قوت المغتذی** : یہ شرح علامہ سید علی بن سلیمان المالکی المتوفی ۱۲۹۸ھ کی تالیف ہے۔[1]

مختصرات شروح کے علاوہ جامع ترمذی کی مختصرات بھی تصنیف کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ **مختصر الجامع** : یہ نجم الدین سلیمان بن عبد القوی الحنبلی المتوفی ۷۱۰ھ کی تالیف ہے۔

۲۔ **مختصر الجامع** : یہ نجم الدین محمد ابن عقیل الشافعی المتوفی ۷۲۹ھ کی تالیف ہے۔[2]

---

[1] ان شروح میں سے اکثر کا تذکرہ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ نے کشف الظنون ج ۱ ص ۵۵۹ میں کیا ہے۔

[2] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ کشف الظنون ج ۱ ص ۵۵۹

فہرست مضامین جامع ترمذی جلد اوّل

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	ابواب طہارت	
۱	طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔	۷۸
۲	فضیلت وضو	۷۸
۳	وضو نماز کی کنجی ہے۔	۷۹
۴	بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے۔	۸۰
۵	بیت الخلاء سے باہر آتے وقت کیا کہا جائے	۸۱
۶	قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ	۸۱
	رخ ہونے کی ممانعت۔	
۷	قبلہ رخ بیٹھنے کی اجازت۔	۸۲
۸	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت۔	۸۳
۹	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت۔	۸۳
۱۰	قضائے حاجت کے وقت پردہ رکھنا۔	۸۴
۱۱	دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا منع ہے۔	۸۴
۱۲	پتھر سے استنجاء کرنا۔	۸۴
۱۳	دو ڈھیلوں سے استنجاء کرنا۔	۸۵
۱۴	جن اشیاء سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔	۸۶
۱۵	پانی سے استنجاء کرنا۔	۸۷
۱۶	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قضائے حاجت	۸۷
	کے لیے دور تشریف لے جانا۔	
۱۷	غسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے۔	۸۸
۱۸	مسواک کرنا۔	۸۸
۱۹	نیند سے بیداری پر دھوئے بغیر ہاتھ برتن	
	میں نہ ڈالے جائیں۔	۸۹
۲۰	وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا، کلی کرنا اور	۹۰
	ناک میں پانی ڈالنا۔	۹۱
۲۱	ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا	۹۱
۲۲	داڑھی کا خلال کرنا۔	۹۲
۲۳	سر کا مسح پیشانی کی جانب سے کیا جائے۔	۹۳
۲۴	سر کے پچھلے حصہ سے مسح شروع کرنا۔	۹۳
۲۵	سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا۔	۹۴
۲۶	مسح سر کے لیے نیا پانی لینا۔	۹۴
۲۷	کانوں کے باہر اور اندر کا مسح۔	۹۵
۲۸	کان سر کے حکم میں ہیں۔	۹۵
۲۹	انگلیوں کا خلال کرنا۔	۹۵
۳۰	ایڑیوں کے خشک رہنے پر تنبیہ۔	۹۶
۳۱	اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا۔	۹۷
۳۲	اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا۔	۹۷
۳۳	تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھونا۔	۹۸
۳۴	ایک، دو اور تین بار اعضائے وضو کو دھونا۔	۹۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۵	بعض اعضاء کو دو بار اور بعض کو تین بار دھونا۔	۹۸
۳۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو مبارک۔	۹۹
۳۷	وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا۔	۱۰۰
۳۸	کامل وضو کرنا۔	۱۰۰
۳۹	وضو کے بعد کپڑے کا استعمال۔	۱۰۱
۴۰	وضو کے بعد کیا پڑھا جائے۔	۱۰۲
۴۱	وضو کے لیے ایک مد پانی۔	۱۰۲
۴۲	وضو میں اسراف مکروہ ہے۔	۱۰۳
۴۳	ہر نماز کے لیے (نیا) وضو۔	۱۰۳
۴۴	ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا۔	۱۰۴
۴۵	مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا	۱۰۵
۴۶	عورت کے وضو سے بچا ہوا پانی مکروہ ہے	۱۰۵
۴۷	اس کی رخصت۔	۱۰۶
۴۸	پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔	۱۰۶
۴۹	عنوان بالا کا ایک اور باب۔	۱۰۷
۵۰	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ممنوع ہے۔	۱۰۷
۵۱	دریا کا پانی پاک ہے۔	۱۰۷
۵۲	پیشاب سے بچنے کی تنبیہ۔	۱۰۸
۵۳	شیر خوار بچے کے پیشاب کا حکم۔	۱۰۸
۵۴	حلال جانوروں کا پیشاب۔	۱۰۹
۵۵	ہوا کے خارج ہونے سے وضو۔	۱۱۰
۵۶	نیند سے وضو۔	۱۱۰
۵۷	آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو۔	۱۱۱
۵۸	آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا۔	۱۱۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۵۹	اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو۔	۱۱۳
۶۰	شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کا حکم۔	۱۱۳
۶۱	شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا۔	۱۱۴
۶۲	بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	۱۱۵
۶۳	نیند سے وضو۔	۱۱۶
۶۴	قے اور نکسیر سے وضو کرنا۔	۱۱۶
۶۵	دودھ پینے کے بعد کلی کرنا۔	۱۱۷
۶۶	پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔	۱۱۷
۶۷	کتے کا جھوٹا۔	۱۱۸
۶۸	بلی کا جھوٹا۔	۱۱۸
۶۹	موزوں پر مسح۔	۱۱۹
۷۰	مسافر اور مقیم کیلئے موزوں پر مدت مسح	۱۱۹
۷۱	موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا۔	۱۲۰
۷۲	موزوں کے اوپر مسح کرنا۔	۱۲۱
۷۳	جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا۔	۱۲۱
۷۴	جرابوں اور پگڑی پر مسح۔	۱۲۲
۷۵	غسل جنابت۔	۱۲۳
۷۶	کیا عورت غسل کے وقت بالوں کو کھولے	۱۲۳
۷۷	ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔	۱۲۴
۷۸	غسل کے بعد وضو۔	۱۲۴
۷۹	دو شرمگاہوں کے باہم ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔	۱۲۴
۸۰	منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے	۱۲۵
۸۱	اس آدمی کا حکم جو جاگنے پر تری پائے لیکن احتلام یاد نہ ہو۔	۱۲۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸۲	منی اور مذی کے احکام	۱۲۷
۸۳	کپڑے پر مذی لگ جائے تو کیا حکم ہے۔	۱۲۸
۸۴	کپڑے پر منی لگ جائے تو کیا حکم ہے۔	۱۲۸
۸۵	جنبی کا غسل سے پہلے سو جانا۔	۱۲۸
۸۶	جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے	۱۲۹
۸۷	جنبی سے مصافحہ	۱۲۹
۸۸	عورت کا احتلام	۱۳۰
۸۹	غسل کے بعد عورت سے گرمی حاصل کرنا۔	۱۳۰
۹۰	پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی کا تیمم کرنا۔	۱۳۰
۹۱	مستحاضہ کا حکم	۱۳۱
۹۲	مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔	۱۳۲
۹۳	مستحاضہ کا ایک غسل سے دو نمازیں جمع کرنا	۱۳۳
۹۴	مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کرے۔	۱۳۳
۹۵	حائضہ پر نماز کی قضا نہیں۔	۱۳۴
۹۶	جنبی اور حائضہ قرآن پاک نہ پڑھیں۔	۱۳۵
۹۷	حائضہ عورت سے مباشرت۔	۱۳۵
۹۸	جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے اور ان کے جھوٹے کا حکم۔	۱۳۶
۹۹	حائضہ مسجد سے کوئی چیز لے سکتی ہے یا نہیں؟	۱۳۷
۱۰۰	حائضہ سے ہم بستری منع ہے۔	۱۳۷
۱۰۱	حائضہ سے ہم بستری کا کفارہ۔	۱۳۷
۱۰۲	کپڑے سے حیض کا خون دھونا۔	۱۳۷
۱۰۳	نفاس کی مدت کیا ہے	۱۳۸
۱۰۴	ایک ہی غسل سے مرد کا تمام بیویوں کے پاس جانا۔	۱۳۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۵	دوبارہ صحبت کا ارادہ ہو تو وضو کیا جائے	۱۳۹
۱۰۶	قیام نماز کے وقت کسی کو تقاضائے حاجت کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو لے۔	۱۳۹
۱۰۷	راستہ کی گندگی سے وضو کا حکم۔	۱۴۰
۱۰۸	تیمم کا بیان	۱۴۱
۱۰۹	غیر جنبی ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے	۱۴۲
۱۱۰	زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیا حکم ہے	۱۴۲
	ابواب الصلوٰۃ	
۱۱۱	اوقات نماز	۱۴۳
۱۱۲	اوقات نماز۔	۱۴۴
۱۱۳	صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا۔	۱۴۶
۱۱۴	صبح کی نماز سفیدی میں پڑھنا۔	۱۴۶
۱۱۵	ظہر کی نماز جلدی پڑھنا۔	۱۴۷
۱۱۶	سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا	۱۴۷
۱۱۷	عصر کی نماز جلدی پڑھنا۔	۱۴۸
۱۱۸	عصر کی نماز میں تاخیر۔	۱۴۹
۱۱۹	مغرب کی نماز کا وقت	۱۴۹
۱۲۰	عشاء کی نماز کا وقت	۱۵۰
۱۲۱	عشاء کو تاخیر سے پڑھنا	۱۵۰
۱۲۲	عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد گفتگو کی ممانعت۔	۱۵۱
۱۲۳	نماز عشاء کے بعد گفتگو کی اجازت۔	۱۵۱
۱۲۴	اول وقت میں فضیلت	۱۵۲
۱۲۵	نماز عصر کے وقت سے سہو۔	۱۵۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۶	اس وقت نماز جلدی پڑھنا جب امام تاخیر کرے	۱۵۳
۱۲۷	نماز سے سو جانا۔	۱۵۴
۱۲۸	نماز بھولنے والا کیا کرے	۱۵۴
۱۲۹	کئی نمازیں قضا ہو جائیں تو کس سے ابتدا کرے۔	۱۵۵
۱۳۰	صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر ہے۔	۱۵۶
۱۳۱	عصر اور صبح کے وقت کے بعد نماز پڑھنا منع ہے۔	۱۵۷
۱۳۲	عصر کے بعد نماز پڑھنا	۱۵۷
۱۳۳	مغرب سے پہلے نماز۔	۱۵۹
۱۳۴	جس آدمی کو مغرب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے۔	۱۵۹
۱۳۵	دو نمازوں کو جمع کرنا۔	۱۵۹
۱۳۶	اذان کی ابتداء۔	۱۶۰
۱۳۷	اذان میں ترجیع۔	۱۶۱
۱۳۸	کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا	۱۶۲
۱۳۹	اقامت کے کلمات دو دو بار کہنا۔	۱۶۲
۱۴۰	اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	۱۶۳
۱۴۱	اذان دیتے ہوئے کان میں انگلیاں ڈالنا۔	۱۶۳
۱۴۲	صبح کی نماز میں تثویب۔	۱۶۳
۱۴۳	جو آدمی اذان کہے وہی اقامت کہے۔	۱۶۵
۱۴۴	بے وضو اذان دینا مکروہ ہے۔	۱۶۵
۱۴۵	امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔	۱۶۶
۱۴۶	رات کو اذان کہنا۔	۱۶۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۴۷	اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے	۱۶۷
۱۴۸	سفر میں اذان کہنا۔	۱۶۸
۱۴۹	اذان کی فضیلت۔	۱۶۸
۱۵۰	امام ضامن ہے اور موذن امین۔	۱۶۹
۱۵۱	اذان سننے والا کیا کہے۔	۱۷۰
۱۵۲	موذن کے لیے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے۔	۱۷۰
۱۵۳	اذان کے بعد دعا	۱۷۰
۱۵۴	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۱۷۱
۱۵۵	اذان و اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی۔	۱۷۱
۱۵۶	اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں۔	۱۷۲
۱۵۷	پانچ نمازوں کی فضیلت۔	۱۷۲
۱۵۸	جماعت کی فضیلت	۱۷۲
۱۵۹	جو اذان سن کر جواب نہ دے۔	۱۷۳
۱۶۰	تنہا نماز پڑھنے والا جماعت پائے تو کیا کرے۔	۱۷۴
۱۶۱	مسجد میں دوسری جماعت کا حکم۔	۱۷۴
۱۶۲	عشاء اور صبح کی جماعت کی فضیلت۔	۱۷۵
۱۶۳	پہلی صف کی فضیلت۔	۱۷۶
۱۶۴	صفیں سیدھی رکھنا	۱۷۶
۱۶۵	امام کے قریب عقلمند اور سمجھدار کھڑے ہوں۔	۱۷۷
۱۶۶	ستونوں کے درمیان صف مکروہ ہے۔	۱۷۷
۱۶۷	صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز۔	۱۷۸
۱۶۸	ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا	۱۷۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۶۹	امام کا دو آدمیوں کے ہمراہ نماز	۱۷۹
۱۷۰	امام کے ساتھ مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو صفیں کس طرح باندھی جائیں۔	۱۸۰
۱۷۱	امامت کا زیادہ مستحق کون ہے۔	۱۸۱
۱۷۲	امام مختصر نماز پڑھائے۔	۱۸۲
۱۷۳	نماز کی تحریم و تحلیل۔	۱۸۲
۱۷۴	تکبیر کے وقت انگلیاں کشادہ رکھنا۔	۱۸۳
۱۷۵	تکبیر اولیٰ کی فضیلت۔	۱۸۴
۱۷۶	نماز شروع کرتے وقت کیا کہا جائے۔	۱۸۴
۱۷۷	بسم اللہ آہستہ پڑھنا۔	۱۸۵
۱۷۸	بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا	۱۸۶
۱۷۹	سورۂ فاتحہ سے قراءت شروع کرنا۔	۱۸۶
۱۸۰	سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی۔	۱۸۷
۱۸۱	آمین کہنا۔	۱۸۸
۱۸۲	آمین کہنے کی فضیلت	۱۸۹
۱۸۳	نماز کے دو سکتے۔	۱۸۹
۱۸۴	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۱۸۹
۱۸۵	رکوع اور سجدہ کی تکبیر۔	۱۹۰
۱۸۶	رکوع کے وقت ہاتھوں کو اٹھانا۔	۱۹۱
۱۸۷	رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔	۱۹۲
۱۸۸	رکوع میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا۔	۱۹۲
۱۸۹	رکوع اور سجدہ کی تسبیحات۔	۱۹۳
۱۹۰	رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت۔	۱۹۴
۱۹۱	رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی نہ رکھنا۔	۱۹۴
۱۹۲	رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھے۔	۱۹۵
۱۹۳	اسی عنوان کا دوسرا باب۔	۱۹۵
۱۹۴	سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں۔	۱۹۶
۱۹۵	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۱۹۶
۱۹۶	پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا۔	۱۹۷
۱۹۷	سجدے میں چہرہ کہاں رکھا جائے۔	۱۹۷
۱۹۸	سات اعضاء پر سجدہ۔	۱۹۸
۱۹۹	سجدے میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا۔	۱۹۸
۲۰۰	سجدے میں اعتدال۔	۱۹۹
۲۰۱	سجدے میں ہاتھوں کا بچھانا اور پاؤں کا کھڑا رکھنا۔	۱۹۹
۲۰۲	رکوع اور سجدے میں اٹھتے وقت کمر سیدھی رکھنا۔	۲۰۰
۲۰۳	رکوع اور سجدے میں امام سے سبقت نہ کرنا۔	۲۰۰
۲۰۴	دو سجدوں کے درمیان اقعاء ممنوع ہے	۲۰۱
۲۰۵	اقعاء کی اجازت۔	۲۰۱
۲۰۶	سجدوں کے درمیان کیا پڑھے۔	۲۰۲
۲۰۷	سجدے میں سہارا لینا۔	۲۰۲
۲۰۸	سجدے سے اٹھنے کا طریقہ۔	۲۰۳
۲۰۹	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۲۰۳
۲۱۰	تشہد کا بیان۔	۲۰۳
۲۱۱	عنوان بالا کا دوسرا باب	۲۰۴
۲۱۲	تشہد آہستہ پڑھنا۔	۲۰۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
٢١٣	تشہد میں کس طرح بیٹھے۔	٢٠٥	٢٣٧	کونسی مسجد افضل ہے۔	٢٢٢
٢١٤	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	٢٠٥	٢٣٨	مسجد کی طرف جانا۔	٢٢٣
٢١٥	تشہد میں اشارہ۔	٢٠٦	٢٣٩	مسجد میں بیٹھ کر انتظار نماز کی فضیلت	٢٢٣
٢١٦	سلام پھیرنا۔	٢٠٦	٢٤٠	چٹائی پر نماز پڑھنا۔	٢٢٤
٢١٧	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	٢٠٦	٢٤١	ٹاٹ پر نماز پڑھنا۔	٢٢٥
٢١٨	سلام کو نہ کھینچنا سنت ہے۔	٢٠٧	٢٤٢	فرش پر نماز پڑھنا۔	٢٢٥
٢١٩	سلام کے بعد کیا پڑھے۔	٢٠٨	٢٤٣	باغ میں نماز پڑھنا۔	٢٢٥
٢٢٠	دائیں اور بائیں طرف پھرنا۔	٢٠٩	٢٤٤	سترہ رکھنا۔	٢٢٦
٢٢١	نماز پڑھنے کا طریقہ۔	٢٠٩	٢٤٥	نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت۔	٢٢٦
٢٢٢	صبح کی نماز میں قراءت	٢١٢			
٢٢٣	ظہر وعصر کی قراءت۔	٢١٢	٢٤٦	نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں توڑتی۔	٢٢٧
٢٢٤	قراءت مغرب۔	٢١٣			
٢٢٥	نماز عشاء کی قراءت۔	٢١٣	٢٤٧	کتے، گدھے اور عورت کے سوا کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔	٢٢٧
٢٢٦	قراءۃ خلف الامام۔	٢١٥			
٢٢٧	جہری نماز میں قراءۃ خلف الامام کی ممانعت	٢١٥	٢٤٨	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا۔	٢٢٨
٢٢٨	مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے	٢١٧	٢٤٩	تبدیلی قبلہ	٢٢٨
٢٢٩	تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں۔	٢١٨	٢٥٠	مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔	٢٢٩
٢٣٠	قبرستان اور حمام کے سوا تمام زمین مسجد ہے۔	٢١٨	٢٥١	بادلوں کے سبب اگر کوئی غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کا حکم۔	٢٣٠
٢٣١	تعمیر مسجد کی فضیلت	٢١٩	٢٥٢	کس مقام پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	٢٣١
٢٣٢	قبر پر مسجد بنانا منع ہے۔	٢٢٠	٢٥٣	بکریوں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم۔	٢٣١
٢٣٣	مسجد میں سونے کا حکم۔	٢٢٠			
٢٣٤	مسجد میں خرید وفروخت، گم شدہ چیز کا اعلان اور شعر گوئی ممنوع ہے۔	٢٢٠	٢٥٤	سواری پر نماز پڑھنا اس کا رخ جدھر بھی ہو۔	٢٣٢
٢٣٥	وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔	٢٢١	٢٥٥	سواری کو سترہ بنانا۔	٢٣٣
٢٣٦	مسجد قباء میں نماز کا ثواب۔	٢٢٢	٢٥٦	جب شام کا کھانا سامنے ہو اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔	٢٣٣

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۵۷	اونگھنے کی حالت میں نماز پڑھنا۔	۲۳۴
۲۵۸	مہمان میزبان کی اجازت بغیر نماز نہ پڑھائے۔	۲۳۴
۲۵۹	امام کا صرف اپنے لیے دعا مانگنا۔	۲۳۵
۲۶۰	مقتدیوں کے ناپسندیدہ امام کا حکم۔	۲۳۵
۲۶۱	امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر ہی پڑھیں۔	۲۳۶
۲۶۲	عنوان بالا کا دوسرا باب۔	۲۳۷
۲۶۳	امام کا دو رکعتوں کے بعد بھول کر کھڑا ہونا۔	۲۳۸
۲۶۴	پہلے قعدہ کا اندازہ۔	۲۳۹
۲۶۵	نماز میں اشارہ کرنا۔	۲۴۰
۲۶۶	مردوں کے لیے تسبیح اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔	۲۴۱
۲۶۷	نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے۔	۲۴۱
۲۶۸	کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔	۲۴۱
۲۶۹	بیٹھ کر نفل پڑھنے کا حکم۔	۲۴۳
۲۷۰	بوجہ عذر مختصر نماز پڑھنا۔	۲۴۳
۲۷۱	بالغہ عورت کی نماز کے لیے دوپٹہ ضروری ہے۔	۲۴۴
۲۷۲	نماز میں سدل مکروہ ہے۔	۲۴۵
۲۷۳	نماز میں کنکریوں کا ادھر ادھر کرنا مکروہ ہے۔	۲۴۵
۲۷۴	نماز میں پھونک مارنا منع ہے۔	۲۴۶
۲۷۵	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا۔	۲۴۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۷۶	نماز میں بالوں کا بندھا ہوا ہونا۔	۲۴۷
۲۷۷	نماز میں خشوع۔	۲۴۸
۲۷۸	نماز میں تشبیک مکروہ ہے۔	۲۴۸
۲۷۹	طویل قیام۔	۲۴۹
۲۸۰	رکوع اور سجدہ کی کثرت۔	۲۴۹
۲۸۱	نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا۔	۲۵۰
۲۸۲	سلام سے پہلے سجدہ سہو۔	۲۵۱
۲۸۳	سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو۔	۲۵۲
۲۸۴	سجدہ سہو میں تشہد۔	۲۵۳
۲۸۵	نماز میں زیادتی اور کمی کا شک۔	۲۵۴
۲۸۶	ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا۔	۲۵۵
۲۸۷	جوتوں سمیت نماز پڑھنا۔	۲۵۶
۲۸۸	صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا۔	۲۵۷
۲۸۹	ترک قنوت۔	۲۵۷
۲۹۰	نماز میں چھینک آنا۔	۲۵۸
۲۹۱	نماز میں کلام کا منسوخ ہونا۔	۲۵۹
۲۹۲	توبہ کے وقت نماز۔	۲۵۹
۲۹۳	بچے کو کتنی عمر میں نماز کا کہا جائے۔	۲۶۰
۲۹۴	تشہد کے بعد بے وضو ہو جانا۔	۲۶۰
۲۹۵	بارش کے سبب خیمہ میں نماز پڑھنا۔	۲۶۱
۲۹۶	نماز کے بعد تسبیحات پڑھنا۔	۲۶۲
۲۹۷	کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا۔	۲۶۳
۲۹۸	نماز میں تکلیف اٹھانا۔	۲۶۳
۲۹۹	قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کی باز پرس ہوگی۔	۲۶۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۰۰	دن اور رات میں بارہ سنتوں کی فضیلت	۲۶۴	۳۲۲	اللہ تعالیٰ ہر رات خاص توجہ فرماتا ہے	۲۷۷
۳۰۱	سنت فجر کی فضیلت	۲۶۵	۳۲۳	رات کی قراءت	۲۷۸
۳۰۲	صبح کی سنتوں میں اختصار قراءت	۲۶۶	۳۲۴	گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت	۲۷۹
۳۰۳	سنت فجر کے بعد گفتگو کرنا	۲۶۶		**ابواب الوتر**	
۳۰۴	صبح صادق کے بعد صرف دو رکعتیں ہیں۔	۲۶۷			
۳۰۵	صبح کی سنتیں پڑھ کر لیٹ جانا۔	۲۶۸	۳۲۵	وتروں کی فضیلت	۲۸۰
۳۰۶	جماعت کھڑی ہو تو دوسری کوئی نماز جائز		۳۲۶	وتر فرض نہیں	۲۸۰
	نہیں۔	۲۶۸	۳۲۷	وتروں سے پہلے سونا مکروہ ہے۔	۲۸۱
۳۰۷	فرضوں کے بعد سنت فجر کی قضاء کا حکم	۲۶۸	۳۲۸	رات کے اول و آخر وتر پڑھنا	۲۸۱
۳۰۸	صبح کی فوت شدہ سنتیں طلوع آفتاب کے		۳۲۹	سات رکعتوں کے ساتھ وتر	۲۸۲
	بعد پڑھنا۔	۲۶۹	۳۳۰	پانچ رکعات کے ساتھ وتر	۲۸۲
۳۰۹	ظہر سے پہلے چار سنتیں۔	۲۷۰	۳۳۱	وتر تین رکعات ہیں۔	۲۸۳
۳۱۰	ظہر کے بعد دو رکعتیں	۲۷۰	۳۳۲	ایک رکعت سے وتر بنانا	۲۸۴
۳۱۱	ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے		۳۳۳	وتروں کی قراءت	۲۸۴
	بعد پڑھے۔	۲۷۱	۳۳۴	وتروں میں قنوت پڑھنا	۲۸۵
۳۱۲	عصر سے پہلے چار سنتیں	۲۷۲	۳۳۵	وتر بھول جانے یا سو جانے کی صورت	
۳۱۳	مغرب کی سنتیں اور ان کی قراءت	۲۷۳		میں کیا کرے۔	۲۸۶
۳۱۴	مغرب کی سنتیں گھر میں پڑھنا	۲۷۳	۳۳۶	صبح سے پہلے وتروں میں جلدی کرنا	۲۸۷
۳۱۵	مغرب کے بعد چھ نفلوں کا ثواب	۲۷۳	۳۳۷	ایک رات میں دو وتر نہیں۔	۲۸۷
۳۱۶	عشاء کے بعد کی دو رکعتیں۔	۲۷۳	۳۳۸	سواری پر وتر پڑھنا	۲۸۸
۳۱۷	رات دن کے نوافل دو دو ہیں۔	۲۷۴	۳۳۹	چاشت کی نماز	۲۸۹
۳۱۸	رات کی نماز کی فضیلت	۲۷۵	۳۴۰	زوال کے وقت نماز	۲۹۱
۳۱۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی		۳۴۱	حاجت کی نماز	۲۹۱
	نماز۔	۲۷۵	۳۴۲	نماز استخارہ	۲۹۲
۳۲۰	رات کو تیرہ رکعات پڑھنا	۲۷۶	۳۴۳	نماز تسبیح	۲۹۳
۳۲۱	نو رکعت پڑھنا	۲۷۶	۳۴۴	بارگاہ رسالت میں درود شریف کیسے بھیجا جائے	۲۹۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۴۵	درود شریف کی فضیلت	۲۹۵
	ابواب الجمعة	
۳۴۶	جمعہ کے دن کی فضیلت	۲۹۷
۳۴۷	جمعہ کے دن ساعت قبولیت	۲۹۷
۳۴۸	جمعہ کے دن غسل کرنا	۲۹۹
۳۴۹	جمعہ کے دن غسل کی فضیلت	۳۰۰
۳۵۰	جمعہ کے دن صرف وضو کرنا	۳۰۱
۳۵۱	نماز جمعہ کے لیے جلدی کرنا	۳۰۲
۳۵۲	بلا عذر ترک جمعہ کا گناہ	۳۰۲
۳۵۳	کتنے فاصلے سے جمعہ کے لیے جائے	۳۰۳
۳۵۴	نماز جمعہ کا وقت	۳۰۴
۳۵۵	منبر پر خطبہ دینا	۳۰۴
۳۵۶	دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۳۰۵
۳۵۷	خطبہ مختصر پڑھنا	۳۰۵
۳۵۸	منبر پر قرآن پڑھنا	۳۰۵
۳۵۹	خطبہ کے وقت امام کی طرف متوجہ ہونا	۳۰۶
۳۶۰	دوران خطبہ آنے والا شخص دو رکعتیں پڑھے۔	۳۰۶
۳۶۱	خطبہ کے دوران کلام منع ہے	۳۰۷
۳۶۲	جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنا مکروہ ہے	۳۰۸
۳۶۳	خطبہ کے دوران احتباء منع ہے	۳۰۸
۳۶۴	منبر پہ ہاتھ اٹھانا منع ہے	۳۰۹
۳۶۵	جمعہ کی اذان	۳۰۹
۳۶۶	امام کا منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا۔	۳۱۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۶۷	نماز جمعہ کی قراءت	۳۱۱
۳۶۸	جمعہ کے دن نماز فجر کی قراءت	۳۱۱
۳۶۹	جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز	۳۱۱
۳۷۰	جمعہ کی ایک رکعت پانے والا کیا کرے۔	۳۱۳
۳۷۱	جمعہ کے دن قیلولہ کرنا	۳۱۳
۳۷۲	جس کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے۔	۳۱۳
۳۷۳	جمعہ کے دن سفر کرنا	۳۱۴
۳۷۴	جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا	۳۱۵
	ابواب العیدین	
۳۷۵	عید کی نماز کے لیے پیدل چلنا	۳۱۵
۳۷۶	عید کی نماز خطبہ سے پہلے	۳۱۶
۳۷۷	عیدین کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہے	۳۱۶
۳۷۸	عیدین کی قراءت	۳۱۶
۳۷۹	تکبیرات عیدین	۳۱۷
۳۸۰	عید کی نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں ہیں	۳۱۸
۳۸۱	نماز عید کے لیے عورتوں کا جانا	۳۱۹
۳۸۲	عیدگاہ کی طرف آتے جاتے راستہ بدلنا۔	۳۲۰
۳۸۳	عید الفطر میں نماز سے پہلے کچھ کھا پی لینا۔	۳۲۰
	ابواب السفر	
۳۸۴	سفر میں قصر نماز	۳۲۱

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۸۵	کتنے دن کے سفر پر قصر کا حکم ہے	۳۲۴
۳۸۶	سفر میں نفل نماز	۳۲۴
۳۸۷	دو نمازیں اکٹھی پڑھنا	۳۲۵
۳۸۸	نماز استسقاء	۳۲۶
۳۸۹	سورج گہن کی نماز	۳۲۷
۳۹۰	نماز کسوف کی قراءت	۳۲۹
۳۹۱	نماز خوف	۳۳۰
۳۹۲	سجدۂ تلاوت	۳۳۲
۳۹۳	عورتوں کا مسجدوں میں جانا	۳۳۲
۳۹۴	مسجدوں میں تھوکنا منع ہے	۳۳۳
۳۹۵	سورۂ انشقاق اور سورۂ العلق میں سجدہ	۳۳۳
۳۹۶	سورۂ نجم میں سجدہ	۳۳۴
۳۹۷	سورۂ نجم کا سجدہ نہ کرنا	۳۳۴
۳۹۸	سورۂ ص میں سجدہ	۳۳۵
۳۹۹	سورۂ حج کا سجدہ	۳۳۶
۴۰۰	سجدۂ تلاوت میں کیا پڑھے	۳۳۶
۴۰۱	رات کا وظیفہ رہ جائے تو دن کو پڑھنا	۳۳۷
۴۰۲	امام سے پہلے سر اٹھانے پر تنبیہ	۳۳۷
۴۰۳	امام کا فرض پڑھنے کے بعد امامت کرانا۔	۳۳۸
۴۰۴	گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت۔	۳۳۸
۴۰۵	صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت	۳۳۹
۴۰۶	نماز میں ادھر ادھر توجہ کرنا	۳۳۹
۴۰۸	امام سجدہ میں ہو تو آنے والا کیا کرے	۳۴۰
۴۰۹	نماز شروع کرتے وقت کھڑے ہو کر امام کی انتظار کروہ ہے۔	۳۴۱
۴۱۰	دعا سے پہلے حمد و ثنا اور درود شریف	۳۴۱
۴۱۱	مسجدوں کو پاک صاف رکھنا	۳۴۲
۴۱۲	رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے	۳۴۲
۴۱۳	دن کے نوافل پڑھنے کا طریقہ	۳۴۳
۴۱۴	عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا	۳۴۴
۴۱۵	نفل نماز میں کس قدر حرکت جائز ہے	۳۴۴
۴۱۶	ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا	۳۴۴
۴۱۷	مسجد میں جانے کی فضیلت اور قدموں کا ثواب	۳۴۵
۴۱۸	مغرب سے پہلے کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے	۳۴۵
۴۱۹	قبول اسلام کے وقت غسل کرنا	۳۴۶
۴۲۰	بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔	۳۴۶
۴۲۱	قیامت کے دن اس امت کا خاص نشان سجدوں اور طہارت کے اثرات ہوں گے۔	۳۴۶
۴۲۲	وضو میں دائیں اعضاء سے ابتدا کرنا	۳۴۷
۴۲۳	وضو میں کتنا پانی کافی ہے	۳۴۷
۴۲۴	دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنا۔	۳۴۷
۴۲۵	جنبی کے لیے وضو کر کے کھانے اور سونے کی اجازت۔	۳۴۸
۴۲۶	فضیلت نماز	۳۴۸
۴۲۷	دخول جنت کے ذرائع	۳۴۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	ابواب الزکوٰۃ	
۴۲۸	زکوٰۃ نہ دینے پر تنبیہ	٣٤٩
۴۲۹	زکوٰۃ کی ادائیگی سے فرض ادا ہوگیا	٣٥٠
۴٣٠	سونے اور چاندی کی زکوٰۃ	٣٥٢
۴٣١	اونٹ اور بکری کی زکوٰۃ	٣٥٢
۴٣٢	گائے کی زکوٰۃ	٣٥٣
۴٣٣	صدقہ میں عمدہ مال لینا منع ہے	٣٥۴
۴٣۴	کھیتی، پھل اور غلہ کی زکوٰۃ	٣٥٦
۴٣٥	گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں۔	٣٥٦
۴٣٦	شہد کی زکوٰۃ	٣٥٦
۴٣٧	مال مستفاد پر ایک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔	٣٥٧
۴٣٨	مسلمانوں پر جزیہ نہیں	٣٥٧
۴٣٩	زیورات کی زکوٰۃ	٣٥٨
۴۴٠	سبزیوں کی زکوٰۃ	٣٥٩
۴۴١	نہری زمین کی زکوٰۃ	٣٦٠
۴۴٢	مال یتیم کی زکوٰۃ	٣٦٠
۴۴٣	چوپائے کا زخم معاف ہے اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔	٣٦١
۴۴۴	تخمینہ لگانا	٣٦٢
۴۴٥	ایماندار عامل کی فضیلت	٣٦٣
۴۴٦	صدقہ لینے میں حد سے تجاوز کرنا	٣٦٣
۴۴٧	زکوٰۃ لینے والے کو خوش رکھنا	٣٦۴
۴۴٨	زکوٰۃ امراء سے لے کر فقراء کو دی جائے	٣٦۴
۴۴٩	کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے	٣٦۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴٥٠	کس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں	٣٦٥
۴٥١	قرض دار وغیرہ کو زکوٰۃ لینا جائز ہے	٣٦٦
۴٥٢	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت اور آپ کے غلاموں کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔	٣٦٧
۴٥٣	رشتہ داروں کو صدقہ دینا	٣٦٨
۴٥۴	مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے	٣٦٨
۴٥٥	صدقہ کی فضیلت	٣٦٩
۴٥٦	سائل کا حق	٣٧١
۴٥٧	مؤلفین قلوب کو صدقہ دینا	٣٧١
۴٥٨	صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث بن سکتا ہے۔	٣٧٢
۴٥٩	صدقہ واپس لینا مکروہ ہے	٣٧٣
۴٦٠	میت کی طرف سے صدقہ دینا	٣٧٣
۴٦١	بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا	٣٧٣
۴٦٢	صدقۂ فطر	٣٧٣
۴٦٣	صدقۂ فطر نماز سے پہلے دینا	٣٧٦
۴٦۴	زکوٰۃ جلدی ادا کرنا	٣٧٦
۴٦٥	سوال کرنے کی ممانعت	٣٧٧
	ابواب الصوم	
۴٦٦	ماہ رمضان کی فضیلت	٣٧٨
۴٦٧	رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت۔	٣٧٩
۴٦٨	شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔	٣٨٠

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۶۹	رمضان کے لیے شعبان سے چاند کا خیال رکھنا	۳۸۰
۴۷۰	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور عید کرنا	۳۸۱
۴۷۱	مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے	۳۸۱
۴۷۲	گواہی پر روزہ رکھنا	۳۸۲
۴۷۳	عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے	۳۸۳
۴۷۴	ہر شہر کے لیے علیحدہ چاند دیکھنا ضروری ہے	۳۸۳
۴۷۵	کس چیز سے روزہ افطار کرنا اچھا ہے	۳۸۴
۴۷۶	عید الفطر افطار کی اور عید الاضحیٰ قربانی کی عید ہے۔	۳۸۵
۴۷۷	روزہ کھولنے کا وقت	۳۸۵
۴۷۸	افطار میں جلدی کرنا	۳۸۶
۴۷۹	سحری دیر سے کھانا	۳۸۷
۴۸۰	صبح صادق تک وقت سحر	۳۸۸
۴۸۱	روزہ دار کا غیبت کرنا سخت گناہ ہے	۳۸۸
۴۸۲	سحری کھانے کی فضیلت	۳۸۸
۴۸۳	سفر میں روزہ نہ رکھنا	۳۸۹
۴۸۴	سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت	۳۹۰
۴۸۵	مجاہد کے لیے افطار کی اجازت	۳۹۱
۴۸۶	حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو افطار کی اجازت۔	۳۹۱
۴۸۷	مردے کی طرف سے روزہ رکھنا	۳۹۲
۴۸۸	روزوں کا کفارہ	۳۹۳
۴۸۹	حالت روزہ میں قے کا حکم	۳۹۳
۴۹۰	جان بوجھ کر قے کرنا	۳۹۴
۴۹۱	روزہ دار کا بھول کر کھا پی لینا	۳۹۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۹۲	جان بوجھ کر روزہ توڑنا	۳۹۵
۴۹۳	رمضان کے روزے کا کفارہ	۳۹۶
۴۹۴	روزہ دار کے لیے مسواک کا حکم	۳۹۷
۴۹۵	روزہ دار کا سرمہ لگانا	۳۹۷
۴۹۶	حالت روزہ میں بوسہ لینا	۳۹۸
۴۹۷	حالت روزہ میں مباشرت	۳۹۸
۴۹۸	رات کو نیت کرنا ضروری ہے	۳۹۹
۴۹۹	نفل روزہ توڑ دینا	۳۹۹
۵۰۰	نفل روزے کی قضا واجب ہے	۴۰۱
۵۰۱	شعبان و رمضان کا اتصال	۴۰۲
۵۰۲	تعظیم رمضان کے شعبان کے دوسرے نصف میں روزہ رکھنا	۴۰۳
۵۰۳	شعبان کی پندرہویں رات	۴۰۳
۵۰۴	محرم کے روزے	۴۰۴
۵۰۵	جمعہ کا روزہ	۴۰۵
۵۰۶	صرف جمعہ کا روزہ مکروہ ہے	۴۰۵
۵۰۷	ہفتے کے دن کا روزہ	۴۰۵
۵۰۸	سوموار اور جمعرات کا روزہ	۴۰۶
۵۰۹	بدھ اور جمعرات کا روزہ	۴۰۷
۵۱۰	عرفہ کا روزہ	۴۰۷
۵۱۱	میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے	۴۰۷
۵۱۲	عاشورہ کے روزہ کی ترغیب	۴۰۸
۵۱۳	یوم عاشورہ کا روزہ چھوڑنے کی اجازت۔	۴۰۹
۵۱۴	عاشورہ کون سا دن ہے	۴۰۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۵۱۵	ذی الحجہ کے دس روزے	۴۱۰
۵۱۶	ذی الحجہ کے پہلے دس روزوں کی فضیلت	۴۱۰
۵۱۷	شوال کے چھ روزے	۴۱۱
۵۱۸	ہر مہینے سے تین روزے	۴۱۲
۵۱۹	روزہ کی فضیلت	۴۱۳
۵۲۰	ہمیشہ روزہ رکھنا	۴۱۴
۵۲۱	متواتر روزے رکھنا	۴۱۵
۵۲۲	عیدین کا روزہ رکھنے کی ممانعت	۴۱۶
۵۲۳	ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت	۴۱۷
۵۲۴	روزہ دار کے لیے سینگی کا حکم	۴۱۷
۵۲۵	سینگی لگوانے کی اجازت	۴۱۹
۵۲۶	دن رات روزہ رکھنا۔	۴۱۹
۵۲۷	جنبی کا روزہ رکھنا	۴۲۰
۵۲۸	روزہ دار کا دعوت قبول کرنا	۴۲۰
۵۲۹	خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے روزے کا حکم۔	۴۲۱
۵۳۰	قضائے رمضان میں تاخیر	۴۲۱
۵۳۱	غیر روزہ داروں میں روزہ دار کی فضیلت۔	۴۲۲
۵۳۲	حائضہ پر روزوں کی قضا ہے نماز کی نہیں۔	۴۲۲
۵۳۳	روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ نہ کرے۔	۴۲۳
۵۳۴	میزبان کی اجازت سے (نفل) روزہ رکھا جائے۔	۴۲۳
۵۳۵	اعتکاف	۴۲۳
۵۳۶	شب قدر	۴۲۵
۵۳۷	آخری عشرہ میں زیادہ عبادت	۴۲۶
۵۳۸	سردیوں کا روزہ	۴۲۷
۵۳۹	کھانا کھا کر سفر میں جانے کا بیان	۴۲۸
۵۴۰	روزہ دار کا تحفہ	۴۲۸
۵۴۱	عید الفطر اور عید الضحیٰ	۴۲۹
۵۴۲	اعتکاف بیٹھنے کے بعد باہر آنا	۴۲۹
۵۴۳	معتکف کا کسی ضرورت کے لیے باہر آنا	۴۳۰
۵۴۴	نماز تراویح	۴۳۱
۵۴۵	روزہ افطار کرنے کی فضیلت	۴۳۲
۵۴۶	تراویح کی ترغیب اور فضیلت	۴۳۲
	الواب الحج	
۵۴۷	مکہ مکرمہ کی حرمت	۴۳۳
۵۴۸	حج اور عمرہ کا ثواب	۴۳۴
۵۴۹	حج نہ کرنے کا گناہ	۴۳۵
۵۵۰	سامان سفر اور سواری سے حج کی فرضیت	۴۳۵
۵۵۱	حج کتنی بار فرض ہے	۴۳۵
۵۵۲	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک	۴۳۶
۵۵۳	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے۔	۴۳۷
۵۵۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا۔	۴۳۷
۵۵۵	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا۔	۴۳۸
۵۵۶	حج افراد	۴۳۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۵۵۷	حج و عمرہ جمع کرنا	۴۳۹
۵۵۸	تمتع	۴۳۹
۵۵۹	تلبیہ (لبیک) کہنا	۴۴۱
۵۶۰	تلبیہ اور قربانی کی فضیلت	۴۴۲
۵۶۱	تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا	۴۴۳
۵۶۲	احرام باندھتے وقت غسل کرنا	۴۴۳
۵۶۳	غیر ملکی کے لیے مقامات احرام	۴۴۴
۵۶۴	محرم کے لیے کونسا لباس جائز نہیں	۴۴۵
۵۶۵	تہبند اور جبّہ نہ ہو تو پاجامہ اور موزے پہننا۔	۴۴۵
۵۶۶	احرام کے وقت قمیص اور جبہ اتار دینا	۴۴۶
۵۶۷	محرم کے لیے جانوروں کا قتل	۴۴۶
۵۶۸	محرم کے لیے سینگی کا حکم	۴۴۷
۵۶۹	محرم کو نکاح کی ممانعت	۴۴۷
۵۷۰	محرم کو نکاح کی اجازت	۴۴۹
۵۷۱	محرم کے لیے شکار کھانے کا حکم	۴۵۰
۵۷۲	محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی ممانعت	۴۵۱
۵۷۳	محرم کے لیے دریائی شکار کا حکم	۴۵۱
۵۷۴	بجو کا شکار	۴۵۲
۵۷۵	دخول مکہ کے لیے غسل	۴۵۲
۵۷۶	مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور نکلنا	۴۵۳
۵۷۷	مکہ مکرمہ میں رات کو جانا	۴۵۳
۵۷۸	بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا	۴۵۳
۵۷۹	طواف کا طریقہ	۴۵۴
۵۸۰	حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرنا	۴۵۴
۵۸۱	حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دینا	۴۵۵
۵۸۲	حالت اضطباع میں طواف کرنا	۴۵۵
۵۸۳	حجر اسود کو بوسہ دینا	۴۵۶
۵۸۴	صفا سے سعی شروع کرنا	۴۵۶
۵۸۵	صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا	۴۵۷
۵۸۶	سوار ہو کر طواف کرنا	۴۵۸
۵۸۷	طواف کی فضیلت	۴۵۸
۵۸۸	طواف کرنے والے کا صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنا۔	۴۵۹
۵۸۹	نماز طواف کی قراءت	۴۵۹
۵۹۰	ننگے ہو کر طواف کرنے کی ممانعت	۴۶۰
۵۹۱	خانہ کعبہ میں داخل ہونا	۴۶۱
۵۹۲	خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا	۴۶۱
۵۹۳	تعمیر کعبہ	۴۶۱
۵۹۴	حطیم میں نماز پڑھنا	۴۶۲
۵۹۵	حجر اسود اور مقام ابراہیم کی فضیلت	۴۶۲
۵۹۶	منیٰ کی طرف جانا اور وہاں ٹھہرنا	۴۶۳
۵۹۷	منیٰ پہلے پہنچنے والوں کی جگہ ہے	۴۶۳
۵۹۸	منیٰ میں نماز قصر ادا کرنا	۴۶۴
۵۹۹	عرفات میں ٹھہرنا اور دعا کرنا	۴۶۵
۶۰۰	تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے	۴۶۶
۶۰۱	عرفات سے واپسی	۴۶۷
۶۰۲	مزدلفہ میں عشا اور مغرب کو اکٹھا پڑھنا	۴۶۸
۶۰۳	امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پا لیا۔	۴۶۹
۶۰۳	مزدلفہ سے کمزوروں کو پہلے بھیجنا	۴۷۰
۶۰۵	مزدلفہ سے واپسی طلوع آفتاب سے پہلے	۴۷۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
٦٠٦	چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماری جائیں	۴۷۲	٦٢٨	بچے کا حج	۴۸۴
٦٠٧	زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا	۴۷۳	٦٢٩	بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج۔	۴۸۵
٦٠٨	سوار ہو کر کنکریاں مارنا	۴۷۳	٦٣٠	عنوان بالا کا دوسرا باب	۴۸٦
٦٠٩	کنکریاں مارنے کا طریقہ	۴۷۴	٦٣١	عمرہ واجب ہے یا نہیں؟	۴۸٦
٦١٠	کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو ہٹانا مکروہ ہے۔	۴۷۵	٦٣٢	عنوان بالا کا دوسرا باب	۴۸۷
٦١١	اونٹ اور گائے میں شرکت	۴۷۵	٦٣٣	عمرہ کی فضیلت	۴۸۸
٦١٢	اونٹ پر نشان لگانا	۴۷٦	٦٣۴	تنعیم سے عمرہ کرنا	۴۸۸
٦١٣	ہدی کا جانور خریدنا	۴۷۷	٦٣۵	جعرانہ سے عمرہ	۴۸۸
٦١۴	مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا	۴۷۸	٦٣٦	ماہ رجب میں عمرہ کرنا	۴۸۹
٦١۵	بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا	۴۷۸	٦٣۷	ذی قعدہ میں عمرہ	۴۸۹
٦١٦	ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے	۴۷۸	٦٣۸	رمضان میں عمرہ	۴۹٠
٦١۷	ہدی پر سوار ہونا	۴۷۸	٦٣۹	احرام باندھنے کے بعد معذور ہو جانا	۴۹٠
٦١۸	سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کیے جائیں۔	۴۷۹	٦۴٠	حج میں شرط لگانا	۴۹١
٦١۹	بال منڈوانا اور کتروانا	۴۷۹	٦۴١	شرط نہ کرنا	۴۹٢
٦٢٠	عورتوں کے بال منڈوانا منع ہے	۴۸٠	٦۴٢	طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا	۴۹٣
٦٢١	ذبح سے پہلے سر منڈوانے اور کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرنے کا حکم۔	۴۸٠	٦۴٣	حائضہ حج کے کونسے امور ادا کرے	۴۹٣
٦٢٢	احرام کھولتے پر طواف سے پہلے خوشبو لگانا۔	۴۸١	٦۴۴	طواف وداع	۴۹٣
٦٢٣	حج میں تلبیہ ختم کرنے کا وقت	۴۸٢	٦۴۵	قارن صرف ایک طواف کرے	۴۹۴
٦٢۴	عمرہ میں تلبیہ کب ختم کیا جائے	۴۸٢	٦۴٦	طواف وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کرنا۔	۴۹۵
٦٢۵	رات کو طواف زیارت کرنا	۴۸٢	٦۴۷	حج اور عمرہ سے واپسی پر کیا کہے	۴۹۵
٦٢٦	وادی ابطح میں اترنا	۴۸٣	٦۴۸	احرام کی حالت میں مرنے کا بیان	۴۹۵
٦٢۷	وادی ابطح میں اترنے کی وجہ	۴۸٣	٦۴۹	محرم کی دکھتی آنکھوں کا صبر سے علاج	۴۹٦
			٦۵٠	حالت احرام میں سر منڈانے پر فدیہ	۴۹٦

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۵۱	پتھر ا چھوٹے کنکریاں مارنے کا بیان	۴۹۷
۶۵۲	حج اکبر	۴۹۸
۶۵۳	رکنین کو ہاتھ لگانے اور طواف کرنے کی فضیلت	۴۹۹
۶۵۴	طواف میں کلام کرنا کیسا ہے	۴۹۹
۶۵۵	حجر اسود	۵۰۰
۶۵۶	زمزم کا پانی لے جانا	۵۰۰
۶۵۷	حج کے موقعہ پر مقامات نماز	۵۰۰
	ابواب الجنائز	
۶۵۸	بیمار کے لیے ثواب	۵۰۱
۶۵۹	بیمار پرسی	۵۰۲
۶۶۰	موت کی تمنا سے ممانعت	۵۰۳
۶۶۱	بیمار کے لیے پناہ مانگنا	۵۰۴
۶۶۲	وصیت کی ترغیب	۵۰۵
۶۶۳	تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت	۵۰۵
۶۶۴	موت کے وقت بیمار کو تلقین اور اس کے لیے دعا	۵۰۶
۶۶۵	موت کے وقت جان کنی کی سختی	۵۰۷
۶۶۶	موت کے وقت امید اور خوف	۵۰۷
۶۶۷	تشہیر موت	۵۰۷
۶۶۸	صدمہ کے شروع میں صبر کرنا	۵۱۰
۶۶۹	میت کو بوسہ دینا	۵۱۰
۶۷۰	غسل میت	۵۱۰
۶۷۱	میت کو خوشبو لگانا	۵۱۲
۶۷۲	میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا	۵۱۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۷۳	اچھا کفن	۵۱۳
۶۷۴	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک	۵۱۴
۶۷۵	اہل میت کے لیے کھانا پکانا	۵۱۵
۶۷۶	مصیبت کے وقت رخسار پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے۔	۵۱۵
۶۷۷	ممانعت نوحہ	۵۱۵
۶۷۸	میت پر رونے کی ممانعت	۵۱۶
۶۷۹	میت پر رونے کی اجازت	۵۱۷
۶۸۰	جنازہ کے آگے آگے جانا	۵۱۸
۶۸۱	جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی ممانعت	۵۲۰
۶۸۲	جنازہ کے پیچھے چلنا	۵۲۱
۶۸۳	جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی اجازت	۵۲۱
۶۸۴	جنازہ جلدی لے جانا	۵۲۲
۶۸۵	احد کے شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	۵۲۲
۶۸۶	جنازہ میں حاضر ہونا	۵۲۳
۶۸۷	مرنے جانے کی یاد	۵۲۴
۶۸۸	جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا	۵۲۴
۶۸۹	مصیبت پر صبر کی فضیلت	۵۲۴
۶۹۰	تکبیرات جنازہ	۵۲۵
۶۹۱	جنازہ میں کیا پڑھا جائے	۵۲۶
۶۹۲	نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا	۵۲۷
۶۹۳	نماز جنازہ اور میت کے لیے شفاعت کا طریقہ	۵۲۸
۶۹۴	طلوع وغروب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا	۵۲۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۹۵	بچوں پر نماز جنازہ پڑھنا	۵۳۰	۷۱۹	شہداء کون ہیں؟	۵۴۵
۶۹۶	پیدا ہونے کے بعد بچہ نہ روئے تو اس کی نماز نہیں۔	۵۳۰	۷۲۰	طاعون سے بھاگنا منع ہے	۵۴۶
۶۹۷	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	۵۳۱	۷۲۱	اللہ کی ملاقات چاہنا	۵۴۶
۶۹۸	نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو	۵۳۱	۷۲۲	خودکشی کرنے والے کا حکم	۵۴۷
۶۹۹	شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا	۵۳۲	۷۲۳	قرض دار کی نماز جنازہ	۵۴۸
۷۰۰	قبر پر نماز جنازہ	۵۳۳	۷۲۴	عذاب قبر	۵۴۹
۷۰۱	نجاشی کی نماز جنازہ	۵۳۳	۷۲۵	مصیبت زدہ کو تسلی دینا	۵۵۰
۷۰۲	نماز جنازہ کی فضیلت	۵۳۴	۷۲۶	جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت	۵۵۰
۷۰۳	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۳۵	۷۲۷	جنازہ جلدی لے جانا	۵۵۱
۷۰۴	جنازہ کے لیے کھڑا ہونا	۵۳۵	۷۲۸	فضیلت تعزیت	۵۵۱
۷۰۵	جنازہ کے لیے نہ اٹھنا	۵۳۶	۷۲۹	نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا	۵۵۱
۷۰۶	لحد کی فضیلت	۵۳۷	۷۳۰	قرض کی ادائیگی تک مومن کی جان معلق رہتی ہے۔	۵۵۲
۷۰۷	میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کہا جائے	۵۳۷			
۷۰۸	قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا	۵۳۸		**الواب النکاح**	
۷۰۹	قبر برابر کرنا	۵۳۹	۷۳۱	ترک نکاح کی ممانعت	۵۵۳
۷۱۰	قبروں کو روندنا اور ان پر بیٹھنا منع ہے	۵۳۹	۷۳۲	نکاح کے لیے دیندار کا انتخاب	۵۵۴
۷۱۱	قبروں کو پختہ کرنا اور ان پر لکھنا	۵۴۰	۷۳۳	تین صفات پر نکاح	۵۵۵
۷۱۲	قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا کہے۔	۵۴۰	۷۳۴	منگیتر کو دیکھنا	۵۵۵
۷۱۳	زیارت قبور	۵۴۱	۷۳۵	اعلان نکاح	۵۵۶
۷۱۴	عورت کے لیے زیارت قبور کی ممانعت	۵۴۱	۷۳۶	نکاح کرنے والے کو کیا الفاظ کہے جائیں۔	۵۵۷
۷۱۵	مردوں کے لیے زیارت قبور	۵۴۲	۷۳۷	بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے	۵۵۷
۷۱۶	رات کو دفن کرنا	۵۴۲	۷۳۸	نکاح کے لیے اچھے اوقات	۵۵۸
۷۱۷	میت کے لیے اچھے کلمات کا استعمال	۵۴۳	۷۳۹	ولیمہ	۵۵۸
۷۱۸	جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کا ثواب	۵۴۴	۷۴۰	دعوت قبول کرنا	۵۵۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
٧٤١	بن بلائے دعوت ولیمہ میں جانا	٥٥٩
٧٤٢	کنواری لڑکیوں سے نکاح	٥٦٠
٧٤٣	ولی کے بغیر نکاح	٥٦٠
٧٤٤	گواہوں کے بغیر نکاح	٥٦٣
٧٤٥	خطبۂ نکاح	٥٦٣
٧٤٦	کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت طلبی	٥٦٦
٧٤٧	کنواری بالغ لڑکی کا زبردستی نکاح کرنا	٥٦٧
٧٤٨	دو ولی نکاح کر کے دیں تو کیا حکم ہے	٥٦٨
٧٤٩	مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح	٥٦٨
٧٥٠	عورتوں کا مہر	٥٦٩
٧٥١	آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا	٥٧١
٧٥٢	آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کی فضیلت	٥٧١
٧٥٣	جو مرد صحبت سے پہلے طلاق دے دی تو اس کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے۔	٥٧٢
٧٥٤	حلالہ کرنے والا اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے	٥٧٣
٧٥٥	حلالہ میں صحبت شرط ہے	٥٧٣
٧٥٦	نکاح متعہ	٥٣٥
٧٥٧	نکاح شغار کی ممانعت	٥٧٥
٧٥٨	پھوپھی اور خالہ کے ساتھ کسی عورت کو جمع نہ کیا جائے۔	٥٧٦
٧٥٩	عقد نکاح کے وقت شرائط	٥٧٧
٧٦٠	اسلام لاتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے۔	٥٧٨
٧٦١	اسلام کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے	٥٧٩

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
٧٦٢	حاملہ لونڈی کا خریدنا	٥٧٩
٧٦٣	شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں۔	٥٨٠
٧٦٤	اجرت زنا کی ممانعت	٥٨٠
٧٦٥	کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے	٥٨٠
٧٦٦	عزل	٥٨٢
٧٦٧	کراہیت عزل	٥٨٣
٧٦٨	کنواری اور بیوہ کے لیے باری مقرر کرنا۔	٥٨٣
٧٦٩	سوکنوں کے درمیان باری مقرر کرنا	٥٨٤
٧٧٠	مشرک میاں بیوی سے ایک مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے۔	٥٨٥
٧٧١	عورت کا مہر مقرر نہ ہوا اور شوہر مر جائے تو اس کا حکم۔	٥٨٦

ابواب الرضاع

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
٧٧٢	نسب اور رضاعت سے حرمت برابر ہے	٥٨٧
٧٧٣	رضاعت سے مرد کا تعلق	٥٨٨
٧٧٤	ایک یا دو گھونٹ دودھ چوسنے سے حرمت نہیں	٥٨٨
٧٧٥	رضاعت میں ایک عورت کی گواہی	٥٩٠
٧٧٦	دو سال سے کم عمر میں رضاعت سے حرمت ثابت ہے	٥٩١
٧٧٧	حق رضاعت کی ادائیگی	٥٩١
٧٧٨	شوہر والی لونڈی آزاد کی جائے تو کیا حکم ہے۔	٥٩٢
٧٧٩	لڑکا صاحب فراش کے لیے ہے۔	٥٩٣

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۷۸۰	کسی عورت کو دیکھے اور وہ بھلی معلوم ہو۔	۵۹۳
۷۸۱	خاوند کے حقوق	۵۹۳
۷۸۲	بیوی کے حقوق	۵۹۵
۷۸۳	عورت سے غیر فطری حرکت کرنا منع ہے	۵۹۶
۷۸۴	عورتوں کو زینت کے ساتھ باہر جانا منع ہے	۵۹۷
۷۸۵	غیرت	۵۹۷
۷۸۶	عورت کو اکیلے سفر کرنا منع ہے	۵۹۸
۷۸۷	خاوند کی عدم موجودگی میں کسی عورت کے پاس جانے کی ممانعت	۵۹۹
۷۸۸	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۹۹
۷۸۹	عورت کا پردہ	۶۰۰
۷۹۰	خاوند کو پریشان کرنا منع ہے	۶۰۰

ابواب الطلاق واللعان

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۷۹۱	سنت طلاق	۶۰۰
۷۹۲	طلاق بائن	۶۰۱
۷۹۳	بیوی کو "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ" کے الفاظ کہنا۔	۶۰۲
۷۹۴	بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۶۰۳
۷۹۵	تین طلاق والی کے لیے گھر اور نفقہ	۶۰۴
۷۹۶	نکاح سے پہلے طلاق نہیں	۶۰۵
۷۹۷	لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں	۶۰۶
۷۹۸	دل میں طلاق کا خیال لانا	۶۰۶
۷۹۹	طلاق میں سنجیدگی اور مذاق	۶۰۷
۸۰۰	خلع کرنا	۶۰۷
۸۰۱	خلع حاصل کرنے والی عورتیں	۶۰۸
۸۰۲	عورتوں سے حسن سلوک	۶۰۹
۸۰۳	باپ کے کہنے پر طلاق دینا	۶۰۹
۸۰۴	ایک عورت دوسری کو طلاق نہ دلوائے	۶۰۹
۸۰۵	دیوانہ اور بے سمجھ کی طلاق کا حکم	۶۱۰
۸۰۶	حاملہ عورت کی عدت	۶۱۱
۸۰۷	بیوہ کی عدت	۶۱۲
۸۰۸	ظہار والے کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کرنا۔	۶۱۳
۸۰۹	کفارۂ ظہار	۶۱۳
۸۱۰	عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا	۶۱۳
۸۱۱	لعان کرنا	۶۱۷
۸۱۲	بیوہ عورت عدت کہاں گزارے	۶۱۷

ابواب البیوع

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸۱۳	مشتبہ اشیاء کا ترک	۶۱۸
۸۱۴	سود کھانا	۶۱۸
۸۱۵	جھوٹ اور فریب کاری کی مذمت	۶۱۹
۸۱۶	تاجروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا "تجار" کا خطاب دینا۔	۶۱۹
۸۱۷	سودے پر جھوٹی قسم کھانا	۶۲۰
۸۱۸	صبح سویرے تجارت کے لیے نکلنا	۶۲۱
۸۱۹	ایک مقرر وقت کے وعدہ پر خریداری	۶۲۱
۸۲۰	شرائط نامہ لکھنا	۶۲۳
۸۲۱	ناپ تول	۶۲۳
۸۲۲	نیلام کرنا	۶۲۳
۸۲۳	مدبر غلام کا بیچنا	۶۲۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸۲۴	تجارتی قافلہ کے شہر میں پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنا منع ہے	۶۲۵
۸۲۵	شہری، دیہاتیوں کا سودا نہ بیچیں	۶۲۵
۸۲۶	محاقلہ و مزابنہ کی ممانعت	۶۲۶
۸۲۷	کھجوریں پکنے سے پہلے بیچنا	۶۲۷
۸۲۸	حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت	۶۲۷
۸۲۹	دھوکہ کی بیع ناجائز ہے	۶۲۸
۸۳۰	ایک سودے میں دو سودے	۶۲۹
۸۳۱	جو چیز پاس نہ ہو اس کا بیچنا	۶۲۹
۸۳۲	حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے	۶۳۱
۸۳۳	جانور کے بدلے جانور ادھار بیچنا	۶۳۲
۸۳۴	دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنا	۶۳۲
۸۳۵	گیہوں کے بدلے گیہوں کا بیچنا	۶۳۳
۸۳۶	بیع صرف	۶۳۴
۸۳۷	پیوند کاری کے بعد کھجوروں اور مالدار	
	غلام کی خریداری	۶۳۶
۸۳۸	بائع اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے	۶۳۶
۸۳۹	جس آدمی کو بیع میں دھوکہ دیا جائے	۶۳۸
۸۴۰	دوہے بغیر جانور بیچنا	۶۳۹
۸۴۱	جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنا	۶۴۰
۸۴۲	رہن سے نفع اٹھانا	۶۴۰
۸۴۳	سونے اور نگینے والا ہار خریدنا	۶۴۰
۸۴۴	شرط ولاء کی ممانعت	۶۴۱
۸۴۵	تجارت میں نفع	۶۴۲
۸۴۶	مکاتب کے پاس ادائیگی کے لیے مال ہو تو کیا حکم ہے۔	۶۴۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸۴۷	کوئی شخص مفلس مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے۔	۶۴۴
۸۴۸	مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کے لیے نہ دے۔	۶۴۴
۸۴۹	ادائیگی امانت	۶۴۵
۸۵۰	مستعار چیز قابل واپسی ہے	۶۴۵
۸۵۱	ذخیرہ اندوزی	۶۴۶
۸۵۲	دودھ دوہے بغیر جانور بیچنا	۶۴۷
۸۵۳	مال مشہور کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھانا	۶۴۷
۸۵۴	بائع اور مشتری کا اختلاف	۶۴۸
۸۵۵	ضرورت سے زائد پانی بیچنا	۶۴۸
۸۵۶	جفتی کرانے کی اجرت لینا	۶۴۹
۸۵۷	کتے کی قیمت	۶۴۹
۸۵۸	سینگی لگانے والے کی کمائی	۶۵۰
۸۵۹	سینگی لگانے کی اجرت لینے کی اجازت	۶۵۰
۸۶۰	**کتے اور بلی کی قیمت لینا**	۶۵۱
۸۶۱	گانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت منع ہے	۶۵۲
۸۶۲	غلام بیچتے وقت دو بھائیوں یا ماں بیٹے میں تفریق کرنا۔	۶۵۲
۸۶۳	غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا۔	۶۵۳
۸۶۴	مسافر کا راستے کے باغ سے پھل کھانا	۶۵۴
۸۶۵	خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت	۶۵۵
۸۶۶	قبضہ سے پہلے غلہ بیچنا	۶۵۵
۸۶۷	اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا	۶۵۵
۸۶۸	شراب بیچنے کی ممانعت	۶۵۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸۶۹	مالک کی اجازت بغیر دودھ دوہنا	۶۵۷
۸۷۰	مردار کی کھال اور بتوں کا بیچنا	۶۵۷
۸۷۱	ہبہ واپس لینے کی ممانعت	۶۵۸
۸۷۲	عرایا اور اس کی اجازت	۶۵۸
۸۷۳	دلالی میں قیمت زیادہ لگانا	۶۶۰
۸۷۴	وزن میں زیادہ دینا	۶۶۱
۸۷۵	تنگ دست کو مہلت دینا اور اس سے نرمی برتنا۔	۶۶۱
۸۷۶	مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا	۶۶۲
۸۷۷	منابذہ اور ملامسہ	۶۶۲
۸۷۸	غلہ اور پھل میں بیع سلم	۶۶۳
۸۷۹	مشترک زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم۔	۶۶۳
۸۸۰	مخابرت اور معاومت	۶۶۴
۸۸۱	بیع میں دھوکہ دینا	۶۶۵
۸۸۲	اونٹ اور دیگر جانور قرض لینا	۶۶۵
۸۸۳	قرض کا تقاضا کیسے ہو۔	۶۶۶
۸۸۴	مسجد میں خرید و فروخت کا حکم	۶۶۷

ابواب الاحکام

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸۸۵	قاضی کی فضیلت	۶۶۷
۸۸۶	قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی	۶۶۹
۸۸۷	قاضی کیسے فیصلہ کرے	۶۶۹
۸۸۸	عادل حاکم کی فضیلت	۶۷۰
۸۸۹	قاضی کو فریقین کی بات سننے سے پہلے فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔	۶۷۰
۸۹۰	رعایا کی خبر گیری	۶۷۰
۸۹۱	قاضی حالت غصہ میں فیصلہ نہ دے	۶۷۱
۸۹۲	حاکموں کا تحائف قبول کرنا	۶۷۱
۸۹۳	فیصلہ سے متعلق رشوت دینے اور لینے والا	۶۷۲
۸۹۴	تحفہ اور دعوت قبول کرنا	۶۷۳
۸۹۵	اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا جائز نہیں۔	۶۷۳
۸۹۶	مدعی کے ذمہ گواہ اور مدعیٰ علیہ پر قسم	۶۷۴
۸۹۷	گواہ کے ساتھ قسم بھی لینا	۶۷۵
۸۹۸	مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا	۶۷۶
۸۹۹	عمر بھر کے لیے کوئی چیز ہبہ کرنا	۶۷۷
۹۰۰	رقبیٰ کا حکم	۶۷۸
۹۰۱	لوگوں کے درمیان صلح کرانا	۶۷۸
۹۰۲	پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا	۶۷۹
۹۰۳	پکی قسم	۶۷۹
۹۰۴	اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا چوڑا بنایا جائے	۶۸۰
۹۰۵	ماں باپ کی جدائی کی صورت میں لڑکے کو اختیار دیا جائے۔	۶۸۰
۹۰۶	باپ بیٹے کے مال سے خرچ کر سکتا ہے	۶۸۱
۹۰۷	کسی شخص کی کوئی چیز توڑ دی جائے تو کیا حکم ہے۔	۶۸۱
۹۰۸	مرد اور عورت کی حد بلوغ	۶۸۲
۹۰۹	سوتیلی ماں سے نکاح کا حکم	۶۸۳
۹۱۰	ایک شخص کی زمین پست جگہ ہو تو پانی کا حکم	۶۸۳
۹۱۱	تنگدست کا مرتے وقت غلام آزاد کرنا	۶۸۴
۹۱۲	رشتہ دار کا غلامی میں آجانا۔	۶۸۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۹۱۳	کسی کی زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کرنا	۶۸۵	۹۳۶	معاہد کو قتل کرنا	۷۰۳
۹۱۴	اولاد کو عطیہ دیتے وقت مساوات قائم رکھنا	۶۸۶	۹۳۷	مقتول کے ولی کو اختیار کرنا	۷۰۴
۹۱۵	حق شفعہ	۶۸۷	۹۳۸	مثلہ کی ممانعت	۷۰۵
۹۱۶	غائب کے لیے حق شفعہ	۶۸۷	۹۳۹	جنین کی دیت	۷۰۵
۹۱۷	حدود اور حصے مقرر ہونے پر حق شفعہ باقی نہیں رہتا۔	۶۸۸	۹۴۰	کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے	۷۰۶
			۹۴۱	غلام کو قتل کرنا	۷۰۷
۹۱۸	شریک کے لیے حق شفعہ	۶۸۹	۹۴۲	خاوند کی دیت سے عورت کا حصہ	۷۰۷
۹۱۹	گری پڑی چیز اور گم شدہ جانور کا حکم	۶۸۹	۹۴۳	قصاص	۷۰۸
۹۲۰	احکام وقف	۶۹۲	۹۴۴	تہمت میں قید کرنا	۷۰۸
۹۲۱	چوپایہ کا زخمی کرنا معاف ہے	۶۹۳	۹۴۵	اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے	۷۰۸
۹۲۲	بنجر زمین کا آباد کرنا	۶۹۴	۹۴۶	قسامت	۷۱۰
۹۲۳	جاگیر بخشنا	۶۹۴			
۹۲۴	درخت لگانے کی فضیلت	۶۹۵		**ابواب الحدود**	
۹۲۵	کھیتی باڑی کرنا	۶۹۵	۹۴۷	جس پر حد واجب نہیں	۷۱۱
	ابواب الدیات		۹۴۸	حدود کا ساقط کرنا	۷۱۱
			۹۴۹	مسلمان کی پردہ پوشی	۷۱۲
۹۲۶	دیت میں کتنے اونٹ ہیں	۶۹۷	۹۵۰	حد میں تلقین کرنا	۷۱۳
۹۲۷	عورت کی صورت میں دیت	۶۹۸	۹۵۱	معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے	۷۱۳
۹۲۸	ایسے زخم کی دیت جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے	۶۹۸			
۹۲۹	انگلیوں کی دیت	۶۹۹	۹۵۲	حدود میں سفارش کرنا	۷۱۵
۹۳۰	دیت معاف کرنا	۶۹۹	۹۵۳	تحقیق رجم	۷۱۵
۹۳۱	کسی کا سر پتھر سے کچلنے والے کی سزا	۷۰۰	۹۵۴	شادی شدہ (زانی) کو سنگسار کرنا	۷۱۶
۹۳۲	قتل مرتد	۷۰۰	۹۵۵	عنوان بالا کا دوسرا باب	۷۱۸
۹۳۳	خون کا فیصلہ	۷۰۱	۹۵۶	اہل کتاب کو سنگسار کرنا	۷۱۹
۹۳۴	باپ بیٹے کو قتل کرے تو کیا حکم ہے	۷۰۱	۹۵۷	جلاوطن کرنا	۷۱۹
۹۳۵	تین باتوں کے علاوہ مسلمان کا قتل جائز نہیں۔	۷۰۲	۹۵۸	حدود کفارہ گناہ ہیں	۷۲۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۹۵۹	لونڈیوں پر حد قائم کرنا	۷۲۱
۹۶۰	نشہ والے کی حد	۷۲۱
۹۶۱	شرابی کی سزا تین مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل۔	۷۲۲
۹۶۲	کس قدر چوری پر ہاتھ کاٹا جائے	۷۲۳
۹۶۳	چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکایا جائے	۷۲۴
۹۶۴	خائن، اچکے اور لٹیرے کا حکم	۷۲۴
۹۶۵	درخت پر پھل اور گابھے کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں۔	۷۲۵
۹۶۶	جہاد کے موقعہ پر ہاتھ نہ کاٹے جائیں	۷۲۵
۹۶۷	بیوی کی لونڈی سے صحبت کرنا	۷۲۶
۹۶۸	جس عورت سے زبردستی زنا کیا جائے اس کا حکم	۷۲۶
۹۶۹	چوپائے سے بدفعلی کرنے کی سزا	۷۲۸
۹۷۰	لواطت کی سزا	۷۲۸
۹۷۱	مرتد کی سزا	۷۲۹
۹۷۲	مسلمان پر ہتھیار اٹھانا	۷۳۰
۹۷۳	جادوگر کی سزا	۷۳۰
۹۷۴	خائن کی سزا	۷۳۱
۹۷۵	کسی کو ہیجڑا کہنے کی سزا	۷۳۱
۹۷۶	تعزیر	۷۳۲
	ابواب الصید	
۹۷۷	کتے کے شکار کردہ جانور کو کھانے کے احکامات	۷۳۳
۹۷۸	مجوسی کے کتے کا شکار کردہ جانور	۷۳۴
۹۷۹	باز کا شکار کیا ہوا جانور	۷۳۴
۹۸۰	تیر لگے ہوئے شکار کا غائب ہو جانا	۷۳۴
۹۸۱	تیر لگے ہوئے شکار کا پانی میں گرنا	۷۳۵
۹۸۲	بے پر کے تیر کا شکار	۷۳۶
۹۸۳	سفید پتھر سے ذبح کرنا	۷۳۶
۹۸۴	نشانہ قائم کر کے مارے ہوئے جانور کا حکم	۷۳۷
۹۸۵	جانور کے پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا	۷۳۸
۹۸۶	کچلی والا درندہ اور پنجوں والا پرندہ کھانا منع ہے	۷۳۸
۹۸۷	زندہ جانوروں سے گوشت کاٹنا	۷۳۹
۹۸۸	حلق اور لبہ میں ذبح کرنا	۷۳۹
۹۸۹	گرگٹ کو مارنا	۷۴۰
۹۹۰	سانپ کو مارنا	۷۴۱
۹۹۱	کتوں کو ہلاک کرنا	۷۴۲
۹۹۲	کتا رکھنے والے کی نیکیوں میں کمی	۷۴۳
۹۹۳	بانس وغیرہ سے ذبح کرنا	۷۴۳
۹۹۴	بدکے ہوئے جانور کو مارنا	۷۴۴
	ابواب الاضاحی	
۹۹۵	قربانی کی فضیلت	۷۴۴
۹۹۶	دو مینڈھوں کی قربانی	۷۴۵
۹۹۷	کس جانور کی قربانی مستحب ہے	۷۴۶
۹۹۸	کس جانور کی قربانی ناجائز ہے	۷۴۶
۹۹۹	کس جانور کی قربانی مکروہ ہے	۷۴۶
۱۰۰۰	چھ مہینے کی بھیڑ کی قربانی	۷۴۷
۱۰۰۱	قربانی میں شریک ہونا	۷۴۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۰۲	ایک بکری تمام گھر والوں کی طرف سے کافی ہے	٧٤٩
۱۰۰۳	قربانی سنت ہے	٧٥٠
۱۰۰۴	نماز عید کے بعد ذبح کرنا	٧٥١
۱۰۰۵	قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا مکروہ ہے۔	٧٥٢
۱۰۰٦	تین دن کے بعد گوشت کھانے کی اجازت	٧٥٢
۱۰۰٧	فرع اور عتیرہ	٧٥٣
۱۰۰۸	عقیقہ	٧٥٣
۱۰۰۹	بچے کے کان میں اذان دینا	٧٥٤
۱۰۱۰	بہترین قربانی اور کفن	٧٥٥
۱۰۱۱	قربانی واجب ہے	٧٥٥
۱۰۱۲	ایک بکری سے عقیقہ	٧٥٥
۱۰۱۳	تکبیر کہہ کر ذبح کرنا	٧٥٦
۱۰۱۴	عقیقہ کب کیا جائے	٧٥٦
	ابواب النذور والایمان	
۱۰۱۵	گناہ میں نذر نہیں	٧٥٨
۱۰۱٦	جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر کا حکم	٧٥٩
۱۰۱٧	نذر غیر معین کا کفارہ	٧٦۰
۱۰۱۸	قسم کے خلاف بہتر چیز دیکھنے پر کیا کرے	٧٦۰
۱۰۱۹	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا	٧٦۰
۱۰۲۰	قسم میں استثناء کرنا	٧٦۱
۱۰۲۱	غیر اللہ کی قسم کھانا	٧٦۲
۱۰۲۲	پیادہ چلنے کی قسم کھانا اور اس کی طاقت نہ رکھنا	٧٦۳
۱۰۲۳	نذر کی کراہیت	٧٦۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۲۴	نذر کا پورا کرنا	٧٦۴
۱۰۲۵	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے قسم کھاتے تھے	٧٦٥
۱۰۲٦	غلام آزاد کرنے کا ثواب	٧٦٥
۱۰۲٧	غلام کو طمانچہ مارنے کا کفارہ	٧٦٦
۱۰۲۸	مشقت میں ڈالنے والی نذر کا حکم	٧٦٧
۱۰۲۹	میت کی طرف سے نذر پوری کرنا	٧٦٧
۱۰۳۰	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	٧٦۸
	ابواب السیر	
۱۰۳۱	لڑائی سے پہلے دعوت اسلام	٧٦۸
۱۰۳۲	جس بستی میں مسجد ہو وہاں کسی کو قتل نہ کیا جائے	٧٦۹
۱۰۳۳	شبخون مارنا اور لوٹ مار کرنا	٧٧۰
۱۰۳۴	آگ لگانا اور توڑ پھوڑ کرنا	٧٧۰
۱۰۳٥	مال غنیمت	٧٧۱
۱۰۳٦	گھوڑ سوار کا حصہ	٧٧۱
۱۰۳٧	چھوٹے لشکر	٧٧۲
۱۰۳۸	مال غنیمت میں سے کس کس کو حصہ دیا جائے گا	٧٧۳
۱۰۳۹	کیا غلام کو حصہ دیا جائے گا	٧٧۳
۱۰۴۰	کیا ذمی کو حصہ دیا جائے	٧٧۴
۱۰۴۱	مشرکین کے برتن استعمال کرنا	٧٧٥
۱۰۴۲	فوجیوں کو انعام دینا	٧٧٦
۱۰۴۳	مقتول کا سامان قاتل کے لیے ہے	٧٧٧
۱۰۴۴	تقسیم سے پہلے مال غنیمت فروخت کرنا	٧٧٧
۱۰۴٥	حاملہ قیدی عورتوں سے صحبت نا جائز ہے	٧٧۸
۱۰۴٦	مشرکین کے کھانے	٧٧۸
۱۰۴٧	قیدیوں کو الگ الگ کرنا	٧٧۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۴۸	قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا	۷۷۹	۱۰۷۴	فتح مکہ کے دن اعلان مکہ	۷۹۴
۱۰۴۹	عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا	۷۸۰	۱۰۷۵	لڑائی کے مستحب اوقات	۷۹۵
۱۰۵۰	کفار کو نہ جلانا	۷۸۱	۱۰۷۶	بدفالی	۷۹۶
۱۰۵۱	مال غنیمت میں خیانت	۷۸۲	۱۰۷۷	جہاد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت	۷۹۶
۱۰۵۲	عورتوں کی جنگ میں شرکت	۷۸۲		**ابواب فضائل الجہاد**	
۱۰۵۳	مشرکین کے تحائف قبول کرنا	۷۸۳			
۱۰۵۴	سجدۂ شکر	۷۸۳	۱۰۷۸	جہاد کی فضیلت	۷۹۸
۱۰۵۵	عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا	۷۸۴	۱۰۷۹	مجاہد کی موت	۷۹۹
۱۰۵۶	عہد شکنی	۷۸۴	۱۰۸۰	جہاد میں روزہ رکھنا	۷۹۹
۱۰۵۷	قیامت کے دن عہد شکن کا جھنڈا الگ ہوگا	۷۸۵	۱۰۸۱	جہاد میں مال خرچ کرنا	۸۰۰
۱۰۵۸	ثالث کے حکم پر راضی ہونا	۷۸۶	۱۰۸۲	جہاد میں خدمتگاری کی فضیلت	۸۰۰
۱۰۵۹	قسم کا پورا کرنا	۷۸۶	۱۰۸۳	مجاہد کو سامان جنگ دینا	۸۰۱
۱۰۶۰	مجوس سے جزیہ لینا	۷۸۷	۱۰۸۴	اللہ کی راہ میں قدموں کا غبار آلود ہونا	۸۰۲
۱۰۶۱	ذمیوں کے مال سے کس قدر لینا جائز ہے	۷۸۷	۱۰۸۵	جہاد میں پیچھے والی گھر والوں کی خبرگیری	۸۰۲
۱۰۶۲	ہجرت	۷۸۸	۱۰۸۶	اللہ کے راستے میں بھیجا جانا	۸۰۲
۱۰۶۳	بیعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۸۸	۱۰۸۷	جہاد کے لیے گھوڑا رکھنا	۸۰۳
۱۰۶۴	بیعت توڑنا	۷۸۹	۱۰۸۸	اللہ کے راستے میں تیر اندازی	۸۰۴
۱۰۶۵	غلام کی بیعت	۷۸۹	۱۰۸۹	اسلامی سرحدوں کی حفاظت	۸۰۴
۱۰۶۶	عورتوں کی بیعت	۷۹۰	۱۰۹۰	شہید کا ثواب	۸۰۵
۱۰۶۷	اصحاب بدر کی تعداد	۷۹۰	۱۰۹۱	اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت	۸۰۶
۱۰۶۸	خمس (پانچواں حصہ)	۷۹۰	۱۰۹۲	سمندر کے راستے جہاد کرنا	۸۰۷
۱۰۶۹	تقسیم سے پہلے مال غنیمت لینا	۷۹۱	۱۰۹۳	ریاکاری اور طلب دنیا کے لیے لڑنا	۸۰۷
۱۰۷۰	اہل کتاب کو سلام کرنا	۷۹۱	۱۰۹۴	صبح و شام جہاد میں جانے کی فضیلت	۸۰۸
۱۰۷۱	مشرکین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا	۷۹۲	۱۰۹۵	کون لوگ بہتر ہیں	۸۰۹
۱۰۷۲	جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کا اخراج	۷۹۳	۱۰۹۶	شہادت کی دعا مانگنا	۸۱۰
۱۰۷۳	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ	۷۹۳	۱۰۹۷	مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد	۸۱۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۹۸	اللہ کی راہ میں زخمی ہونا	۸۱۱
۱۰۹۹	کونسا عمل افضل ہے	۸۱۱
۱۱۰۰	بہترین انسان	۸۱۲
۱۱۰۱	شہید کا اعزاز	۸۱۲
	ابواب الجہاد	
۱۱۰۲	معذور افراد کا جہاد میں شریک نہ ہونا	۸۱۵
۱۱۰۳	والدین کو چھوڑ کر جہاد کے لیے جانا	۸۱۶
۱۱۰۴	ایک شخص کو لشکر پر امیر مقرر کرنا	۸۱۶
۱۱۰۵	اکیلے کا تنہا سفر کرنا ناپسندیدہ ہے	۸۱۶
۱۱۰۶	جنگ کے موقع پر جھوٹ اور دھوکہ دہی	۸۱۷
۱۱۰۷	غزوات نبوی کی تعداد	۸۱۷
۱۱۰۸	لشکر کی صف بندی اور تیاری	۸۱۸
۱۱۰۹	لڑائی کے وقت دعا	۸۱۸
۱۱۱۰	چھوٹے جھنڈے	۸۱۸
۱۱۱۱	بڑے جھنڈے	۸۱۹
۱۱۱۲	خصوصی نشان	۸۱۹
۱۱۱۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک	۸۲۰
۱۱۱۴	جنگ کے موقع پر روزہ افطار کرنا	۸۲۰
۱۱۱۵	خطرے کے وقت نکلنا	۸۲۰
۱۱۱۶	لڑائی کے وقت ثابت قدمی	۸۲۱
۱۱۱۷	اسلحہ اور لباس کا جوڑا	۸۲۲
۱۱۱۸	زرہ پہننا	۸۲۲
۱۱۱۹	خود پہننا	۸۲۳
۱۱۲۰	گھوڑوں کی فضیلت	۸۲۳
۱۱۲۱	پسندیدہ گھوڑے	۸۲۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۲۲	ناپسندیدہ گھوڑے	۸۲۴
۱۱۲۳	گھوڑ دوڑ کرانا	۸۲۴
۱۱۲۴	گدھوں سے گھوڑیوں پر جفتی کرانا	۸۲۵
۱۱۲۵	مسلمان فقراء کے وسیلے سے طلب فتح	۸۲۵
۱۱۲۶	گھوڑے کے گلے میں گھنٹی لٹکانا	۸۲۶
۱۱۲۷	فوج کا سپہ سالار	۸۲۶
۱۱۲۸	حاکم وقت کی ذمہ داری	۸۲۷
۱۱۲۹	حاکم کی اطاعت	۸۲۷
۱۱۳۰	خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں	۸۲۸
۱۱۳۱	چوپایوں کو آپس میں لڑانا اور چہرے پر نشان لگانا	۸۲۸
۱۱۳۲	حد بلوغ	۸۲۹
۱۱۳۳	مقروض شہید	۸۲۹
۱۱۳۴	شہداء کو دفن کرنا	۸۳۰
۱۱۳۵	مشورہ کرنا	۸۳۱
۱۱۳۶	کافر قیدی کی لاش کی قیمت لینا صحیح نہیں	۸۳۱
۱۱۳۷	جنگ سے بھاگنا	۸۳۲
۱۱۳۸	سفر سے واپس آنے والوں کا استقبال	۸۳۲
۱۱۳۹	مال فئ	۸۳۳
	ابواب اللباس	
۱۱۴۰	مردوں کے لیے سونا اور ریشم حرام ہے	۸۳۳
۱۱۴۱	جنگ کے موقع پر ریشمی لباس کی اجازت	۸۳۴
۱۱۴۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک	۸۳۴
۱۱۴۳	مرد کو سرخ کپڑا پہننے کی ممانعت	۸۳۴
۱۱۴۴	مردوں کے لیے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی ممانعت	۸۳۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۴۵	پوستین پہننا	۸۳۵
۱۱۴۶	دباغت شدہ چمڑے کا حکم	۸۳۵
۱۱۴۷	تہبند کو گھسیٹنا	۸۳۷
۱۱۴۸	عورتوں کو دامن لٹکانے کی اجازت	۸۳۷
۱۱۴۹	اونی کپڑا پہننا	۸۳۸
۱۱۵۰	سیاہ عمامہ	۸۳۸
۱۱۵۱	سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے	۸۳۹
۱۱۵۲	چاندی کی انگوٹھی پہننا	۸۴۰
۱۱۵۳	انگوٹھی کا مستحب نگینہ	۸۴۰
۱۱۵۴	دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا	۸۴۰
۱۱۵۵	انگوٹھی کا نقش	۸۴۱
۱۱۵۶	تصویر کی ممانعت	۸۴۲
۱۱۵۷	تصویر بنانے والوں کی سزا	۸۴۲
۱۱۵۸	خضاب لگانا	۸۴۳
۱۱۵۹	بال رکھنا اور گیسو بڑھانا	۸۴۳
۱۱۶۰	روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت	۸۴۴
۱۱۶۱	سرمہ لگانا کپڑا کس طرح لپیٹنا منع ہے۔	۸۴۴
۱۱۶۲	مصنوعی بال لگوانا	۸۴۵
۱۱۶۳	ریشمی زین پوش کی ممانعت	۸۴۶
۱۱۶۴	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک	۸۴۶
۱۱۶۵	کرتہ پہننا	۸۴۶
۱۱۶۶	نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے	۸۴۸
۱۱۶۷	جبہ پہننا	۸۴۸
۱۱۶۸	دانتوں پر سونا چڑھوانا	۸۴۹
۱۱۶۹	درندوں کی کھال استعمال کرنا	۸۴۹
۱۱۷۰	نعلین مبارک	۸۵۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۷۱	ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے	۸۵۰
۱۱۷۲	ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت	۸۵۱
۱۱۷۳	پہلے کس پاؤں میں جوتا پہنے	۸۵۱
۱۱۷۴	کپڑے میں پیوند لگانا	۸۵۲
۱۱۷۵	گیسو مبارک	۸۵۲
۱۱۷۶	صحابہ کرام کی ٹوپیاں	۸۵۳
۱۱۷۷	تہبند کہاں تک لٹکایا جائے	۸۵۳
۱۱۷۸	ٹوپی پر عمامہ باندھنا	۸۵۴
۱۱۷۹	لوہے اور پیتل کی انگوٹھی	۸۵۴
۱۱۸۰	ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت	۸۵۴
۱۱۸۱	یمنی چادر	۸۵۵
	ابواب الاطعمہ	
۱۱۸۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کس چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے۔	۸۵۵
۱۱۸۳	خرگوش کھانا۔	۸۵۵
۱۱۸۴	گوہ کھانا کیسا ہے	۸۵۶
۱۱۸۵	بجو کا کھانا	۸۵۶
۱۱۸۶	گھوڑے کا گوشت کھانا	۸۵۷
۱۱۸۷	گھریلو گدھوں کے گوشت کا حکم	۸۵۸
۱۱۸۸	کفار کے برتنوں میں کھانا	۸۵۹
۱۱۸۹	گھی میں چوہا مر جائے تو اس کا حکم	۸۶۰
۱۱۹۰	بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت	۸۶۱
۱۱۹۱	انگلیاں چاٹنا	۸۶۱
۱۱۹۲	لقمہ گر پڑے تو کیا کیا جائے	۸۶۱
۱۱۹۳	کھانے کے درمیان سے کھانا مکروہ ہے	۸۶۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۱۹۴	لسن اور پیاز کا کھانا	۸۶۲
۱۱۹۵	پکا ہوا لسن کھانے کی اجازت	۸۶۳
۱۱۹۶	سوتے وقت برتن ڈھانکنا نیز چراغ اور آگ کو بجھا دینا	۸۶۴
۱۱۹۷	دو کھجوروں کو ملا کر کھانا	۸۶۵
۱۱۹۸	کھجور کا استحباب	۸۶۵
۱۱۹۹	کھانا کھانے کے بعد شکر ادا کرنا	۸۶۵
۱۲۰۰	مجذوم کے ساتھ کھانا کھانا	۸۶۶
۱۲۰۱	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	۸۶۶
۱۲۰۲	ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہے	۸۶۷
۱۲۰۳	ٹڈی کھانا	۸۶۸
۱۲۰۴	نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت	۸۶۸
۱۲۰۵	مرغ کھانا	۸۶۹
۱۲۰۶	سرخاب کا گوشت کھانا	۸۷۰
۱۲۰۷	بھنا ہوا گوشت کھانا	۸۷۰
۱۲۰۸	ٹیک لگا کر کھانا	۸۷۰
۱۲۰۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا	۸۷۱
۱۲۱۰	شوربہ زیادہ رکھنا	۸۷۱
۱۲۱۱	ثرید کی فضیلت	۸۷۲
۱۲۱۲	گوشت دانتوں سے نوچنا	۸۷۲
۱۲۱۳	چھری سے کاٹ کر گوشت کھانے کی اجازت	۸۷۳
۱۲۱۴	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین گوشت	۸۷۳
۱۲۱۵	سرکہ	۸۷۴
۱۲۱۶	تربوز کو کھجور کے ساتھ کھانا	۸۷۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۱۷	ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا	۸۷۵
۱۲۱۸	اونٹوں کے پیشاب کا حکم	۸۷۵
۱۲۱۹	کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا	۸۷۶
۱۲۲۰	کھانے سے پہلے وضو کرنا	۸۷۶
۱۲۲۱	کدو کھانا	۸۷۷
۱۲۲۲	زیتون کھانا	۸۷۷
۱۲۲۳	غلام کے ساتھ کھانا	۸۷۸
۱۲۲۴	کھانا کھلانے کی فضیلت	۸۷۸
۱۲۲۵	رات کے کھانے کی فضیلت	۸۷۹
۱۲۲۶	کھانے پر بسم اللہ پڑھنا	۸۷۹
۱۲۲۷	چکنے ہاتھ دھونے بغیر سونا مکروہ ہے	۸۸۱

ابواب الاشربۃ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۲۸	شرابی کا حکم	۸۸۲
۱۲۲۹	ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۸۸۳
۱۲۳۰	جس کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے	۸۸۳
۱۲۳۱	سبز گھڑے کی نبیذ	۸۸۴
۱۲۳۲	کدو کے خول، چوبی برتن اور سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے کی ممانعت	۸۸۵
۱۲۳۳	برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت	۸۸۵
۱۲۳۴	مشکیزے میں نبیذ بنانا	۸۸۶
۱۲۳۵	جن غلوں سے شراب بنائی جاتی ہے	۸۸۶
۱۲۳۶	پکی کچی کھجور ملانا	۸۸۷
۱۲۳۷	سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینا	۸۸۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۳۸	کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت	۸۸۸
۱۲۳۹	کھڑے ہو کر پینے کی اجازت	۸۸۹
۱۲۴۰	برتن میں سانس لینا	۸۸۹
۱۲۴۱	دو دو بار سانس لے کر پینا	۸۹۰
۱۲۴۲	پانی میں پھونکنا منع ہے	۸۹۱
۱۲۴۳	برتن میں سانس لینا مکروہ ہے	۸۹۱
۱۲۴۴	مشکیزہ (وغیرہ) از منہ لگا کے پانی پینا	۸۹۱
۱۲۴۵	مندرجہ بالا مسئلہ میں اجازت	۸۹۲
۱۲۴۶	پینے میں دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں	۸۹۲
۱۲۴۷	پلانے والا آخر میں پیئے	۸۹۳
۱۲۴۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پانی	۸۹۳
	ابواب البر والصلۃ	
۱۲۴۹	ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا	۸۹۴
۱۲۵۰	افضل اعمال	۸۹۴
۱۲۵۱	ماں باپ کی رضامندی کی فضیلت	۸۹۵
۱۲۵۲	ماں باپ کی نافرمانی	۸۹۵
۱۲۵۳	باپ کے دوستوں کی عزت کرنا	۸۹۶
۱۲۵۴	خالہ کے ساتھ نیکی	۸۹۶
۱۲۵۵	ماں باپ کی دعا	۸۹۷
۱۲۵۶	حقوق والدین	۸۹۸
۱۲۵۷	قطع رحمی صلہ رحمی	۸۹۸
۱۲۵۸	اولاد کی محبت	۸۹۹
۱۲۵۹	اولاد پر شفقت	۸۹۹
۱۲۶۰	لڑکیوں پر خرچ کرنا	۹۰۰
۱۲۶۱	یتیم پر رحم کرنا	۹۰۱

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۶۲	بچوں پر رحم کرنا	۹۰۱
۱۲۶۳	لوگوں پر رحم کرنا	۹۰۳
۱۲۶۴	خیر خواہی	۹۰۴
۱۲۶۵	مسلمان کی مسلمان پر شفقت	۹۰۴
۱۲۶۶	مسلمان کی پردہ پوشی	۹۰۵
۱۲۶۷	مسلمان سے مصیبت دور کرنا	۹۰۷
۱۲۶۸	ترک ملاقات کی ممانعت	۹۰۶
۱۲۶۹	مسلمان بھائی کی غمخواری	۹۰۶
۱۲۷۰	غیبت	۹۰۷
۱۲۷۱	حسد	۹۰۷
۱۲۷۲	باہمی دشمنی	۹۰۸
۱۲۷۳	باہم صلح کرانا	۹۰۸
۱۲۷۴	خیانت اور دھوکہ	۹۰۹
۱۲۷۵	پڑوسی کے حقوق	۹۰۹
۱۲۷۶	خادم سے اچھا سلوک کرنا	۹۱۰
۱۲۷۷	خادم کو مارنا اور گالی دینا	۹۱۱
۱۲۷۸	خادم کا ادب	۹۱۱
۱۲۷۹	خادم کو معاف کر دینا	۹۱۲
۱۲۸۰	اولاد کو ادب سکھانا	۹۱۳
۱۲۸۱	ہدیہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا	۹۱۳
۱۲۸۲	محسن کا شکریہ ادا کرنا	۹۱۳
۱۲۸۳	نیکی کے کام	۹۱۴
۱۲۸۴	عاریت دینا	۹۱۴
۱۲۸۵	راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا	۹۱۵
۱۲۸۶	مجالس امانت کے ساتھ ہیں	۹۱۵
۱۲۸۷	سخاوت	۹۱۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۲۸۸	بخل	۹۱۶	۱۳۱۴	مظلوم کی دعا	۹۳۱
۱۲۸۹	اہل وعیال پر خرچ کرنا	۹۱۷	۱۳۱۵	اخلاق نبوی	۹۳۲
۱۲۹۰	مہمان نوازی	۹۱۷	۱۳۱۶	حسن وفا	۹۳۲
۱۲۹۱	بیوہ اور یتیم کی خبر گیری	۹۱۸	۱۳۱۷	بلند اخلاق	۹۳۳
۱۲۹۲	خندہ پیشانی اور خوش روئی	۹۱۹	۱۳۱۸	لعن طعن کرنا	۹۳۳
۱۲۹۳	سچ اور جھوٹ	۹۱۹	۱۳۱۹	زیادہ غصہ	۹۳۴
۱۲۹۴	بے حیائی	۹۲۰	۱۳۲۰	بڑوں کی تعظیم	۹۳۴
۱۲۹۵	لعنت بھیجنا	۹۲۰	۱۳۲۱	دو باہم ناراض آدمی	۹۳۴
۱۲۹۶	نسب کی تعلیم	۹۲۱	۱۳۲۲	صبر	۹۳۵
۱۲۹۷	اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرنا	۹۲۱	۱۳۲۳	دو منہ والا	۹۳۵
۱۲۹۸	گالی دینا	۹۲۲	۱۳۲۴	چغل خور	۹۳۶
۱۲۹۹	اچھی بات کہنا	۹۲۲	۱۳۲۵	کم گوئی	۹۳۶
۱۳۰۰	نیک غلام کی فضیلت	۹۲۳	۱۳۲۶	بعض بیان جادو ہوتا ہے	۹۳۶
۱۳۰۱	لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا	۹۲۳	۱۳۲۷	تواضع	۹۳۷
۱۳۰۲	بدگمانی	۹۲۳	۱۳۲۸	ظلم	۹۳۷
۱۳۰۳	**مزاح**	۹۲۴	۱۳۲۹	**نعمت پر عیب جوئی نہ کرنا**	۹۳۷
۱۳۰۴	جھگڑا	۹۲۵	۱۳۳۰	مومن کی تعظیم	۹۳۸
۱۳۰۵	خاطر مدارات	۹۲۶	۱۳۳۱	تجربات	۹۳۸
۱۳۰۶	دوستی اور دشمنی میں میانہ روی	۹۲۶	۱۳۳۲	جو چیز نہیں دی گئی اس کا ظاہر کرنے والا	۹۳۸
۱۳۰۷	غرور و تکبر	۹۲۷	۱۳۳۳	نیکی کے ساتھ تعریف کرنا	۹۳۹
۱۳۰۸	خوش اخلاقی	۹۲۸		**ابواب الطب**	
۱۳۰۹	احسان کرنا اور معاف کرنا	۹۲۹			
۱۳۱۰	بھائیوں سے ملاقات	۹۲۹	۱۳۳۴	پرہیز کرنا	۹۳۹
۱۳۱۱	حیاء	۹۳۰	۱۳۳۵	علاج کی ترغیب	۹۴۱
۱۳۱۲	توقف اور عجلت	۹۳۰	۱۳۳۶	مریض کو کیا کھلایا جائے	۹۴۱
۱۳۱۳	نرمی	۹۳۱	۱۳۳۷	بیمار کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو	۹۴۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۳۳۸	سکرنجی	۹۴۳
۱۳۳۹	اونٹوں کا پیشاب پینا	۹۴۳
۱۳۴۰	زہر یا کسی اور چیز سے خودکشی کرنا	۹۴۳
۱۳۴۱	نشہ آور چیزوں سے علاج کی ممانعت	۹۴۴
۱۳۴۲	سعوط وغیرہ	۹۴۴
۱۳۴۳	داغ لگانے کی ممانعت	۹۴۵
۱۳۴۴	داغ لگانے کی اجازت	۹۴۵
۱۳۴۵	سینگی لگوانا	۹۴۵
۱۳۴۶	مہندی کے ساتھ علاج کرنا	۹۴۶
۱۳۴۷	تعویذ اور جھاڑ پھونک کی ممانعت	۹۴۷
۱۳۴۸	تعویذ اور دم وغیرہ کی اجازت	۹۴۷
۱۳۴۹	معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا	۹۴۸
۱۳۵۰	نظر بد سے جھاڑ پھونک	۹۴۸
۱۳۵۱	نظر حق ہے	۹۴۹
۱۳۵۲	تعویذ پر اجرت لینا	۹۵۰
۱۳۵۳	جھاڑ پھونک اور دوا کرنا	۹۵۱
۱۳۵۴	کھمبی اور عجوہ (عمدہ کھجور)	۹۵۱
۱۳۵۵	کاہن کی اجرت	۹۵۳
۱۳۵۶	گلے میں تعویذ لٹکانا	۹۵۳
۱۳۵۷	بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا	۹۵۳
۱۳۵۸	ایام رضاعت میں جماع کرنا	۹۵۴
۱۳۵۹	عرق النسا کا علاج	۹۵۵
۱۳۶۰	درد کا علاج	۹۵۵
۱۳۶۱	سنا سے علاج	۹۵۶
۱۳۶۲	شہد	۹۵۶
۱۳۶۳	بیمار پرسی	۹۵۶
۱۳۶۴	بخار کا علاج	۹۵۷
۱۳۶۵	راکھ سے زخم کا علاج کرنا	۹۵۷
	ابواب الفرائض	
۱۳۶۶	جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کے لیے ہے	۹۵۸
۱۳۶۷	علم فرائض کا حصول	۹۵۸
۱۳۶۸	بیٹیوں کی وراثت	۹۵۹
۱۳۶۹	حقیقی بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت	۹۵۹
۱۳۷۰	حقیقی بھائیوں کی وراثت	۹۶۰
۱۳۷۱	بیٹوں کی بیٹیوں کے ساتھ وراثت	۹۶۰
۱۳۷۲	بہنوں کی میراث	۹۶۱
۱۳۷۳	عصبہ کی میراث	۹۶۱
۱۳۷۴	دادا کی میراث	۹۶۲
۱۳۷۵	دادی کی میراث	۹۶۲
۱۳۷۶	دادی کی میراث بیٹے کے ساتھ	۹۶۳
۱۳۷۷	ماموں کی میراث	۹۶۳
۱۳۷۸	لاوارث کا ترکہ	۹۶۳
۱۳۷۹	آزاد کردہ غلام کو میراث دینا	۹۶۳
	مسلمان اور کافر کے درمیان میراث نہیں۔	۹۶۵
۱۳۸۰	قاتل کی میراث باطل ہے	۹۶۶
۱۳۸۱	شوہر کی دیت سے بیوی کی میراث	۹۶۶
۱۳۸۲	میراث وارثوں کے لیے اور دیت عصبہ کے ذمہ	۹۶۶
۱۳۸۳	جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو	۹۶۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۳۸۴	ولاء کا کون وارث ہوگا	۹۶۸		**ابواب الولاء والھبة**	
	ابواب الوصایا		۱۳۹۲	ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے	۹۷۳
۱۳۸۵	تہائی مال کی وصیت	۹۶۸	۱۳۹۳	ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت۔	۹۷۳
۱۳۸۶	وصیت کی ترغیب	۹۷۰	۱۳۹۴	کسی غیر کو اپنا باپ یا ولی بنانا	۹۷۴
۱۳۸۷	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں فرمائی	۹۷۰	۱۳۹۵	باپ کا اولاد سے انکار کرنا	۹۷۵
۱۳۸۸	وارث کے لیے وصیت نہیں	۹۷۰	۱۳۹۶	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا	۹۷۵
۱۳۸۹	قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے	۹۷۱	۱۳۹۷	قیافہ جاننے والے لوگ	۹۷۶
۱۳۹۰	موت کے وقت صدقہ کرنا یا غلام آزاد کرنا۔	۹۷۲	۱۳۹۸	ہبہ واپس لینے کی برائی	۹۷۶
۱۳۹۱	حق ولاء کس کے لیے ہے	۹۷۲			

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب طہارت

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ح قَالَ وَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ قَالَ هَنَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبُو الْمَلِيْحِ بْنُ اُسَامَةَ اسْمُهٗ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ۔

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور نماز، طہارت کے بغیر اور صدقہ، مال خیانت سے قبول نہیں ہوتا۔ ہناد نے اپنی حدیث میں "بغیر طہور" کی جگہ "الا بطہور" کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا" اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح اور احسن ہے اور اس باب میں ابو الملیح بواسطہ ان کے والد، ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو ملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

٢- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ

فضیلت وضو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، جب مسلمان بندہ یا (فرمایا) مومن بندہ وضو کرتا ہے تو منہ دھوتے وقت پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی شکل دیکھ (فرمایا) اس کے منہ سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کا ارتکاب اس نے آنکھوں سے کیا اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں جو انہوں

هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ هُوَ صَدُوْقٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالْحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ.

کہتے ہیں، میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا آپ نے فرمایا ''امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث کو قابل حجت سمجھتے تھے، محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں وہ مقارب الحدیث تھے اس باب میں حضرت جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے

۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَجَابِرٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَحَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فِيْ اِسْنَادِهٖ اضْطِرَابٌ رَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَقَالَ سَعِيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ قَتَادَةُ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيْعًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات پڑھتے ''اللھم انی اعوذبک'' اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، شعبہ فرماتے ہیں عبدالعزیز بن صہیب کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں ''اعوذ باللہ من الخبث والخبیث'' اے اللہ! میں ایذا رساں اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا ''الخبث والخبائث'' کے الفاظ ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، زید بن ارقم، جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اصح اور احسن ہے زید بن ارقم کی روایت کردہ حدیث کی سند میں اضطراب ہے ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے بواسطہ قتادہ روایت کی، سعید کی روایت میں قاسم بن عوف شیبانی کا واسطہ بھی ہے، ہشام نے بواسطہ قتادہ، شعبہ نے بواسطہ قتادہ و نضر بن انس، معمر نے بواسطہ قتادہ، نضر بن انس اور انس حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی، امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہو سکتا ہے قتادہ نے دونوں نضر بن انس اور قاسم بن عوف سے روایت کی ہو۔

٥ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس طرح استعاذہ فرماتے ''اے اللہ! میں ضرر رساں اشیاء اور ناپاکیوں سے

قتلها أو نحو هذا وإذا غسل يديه خرجت من يديه كل خطيئة بطشتها يداه مع الماء أو مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو حديث مالك عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة وأبو صالح والد سهيل هو أبو صالح السمان واسمه ذكوان وأبو هريرة اختلفوا في اسمه فقالوا عبد شمس وقالوا عبد الله بن عمرو وهكذا قال محمد بن إسمعيل وهذا أصح وفي الباب عن عثمان وثوبان والصنابحي وعمرو بن عبسة وسلمان وعبد الله بن عمرو والصنابحي هذا الذي روى عن النبي صلى الله عليه وسلم في فضل الطهور هو عبد الله الصنابحي والصنابحي الذي روى عن أبي بكر الصديق ليس له سماع من النبي صلى الله عليه وسلم واسمه عبد الرحمن بن عسيلة ويكنى أبا عبد الله رحل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقبض النبي صلى الله عليه وسلم وهو في الطريق وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أحاديث والصنابح بن الأعسر الأحمسي صاحب النبي صلى الله عليه وسلم يقال له الصنابحي أيضا وإنما حديثه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إني مكاثر بكم الأمم فلا تقتتلن بعدي.

سے نکل جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ تمام (صغیرہ) گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے مالک نے سہیل کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، سہیل کے والد ابوصالح، ابوصالح سمان ہیں، جن کا نام ذکوان ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبد شمس کہا اور بعض نے عبداللہ بن عمرو محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے اسی طرح فرمایا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں عثمان، ثوبان، صنابحی، عمرو بن عبسہ، سلمان اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، صنابحی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا سماع ثابت نہیں۔ ان کا نام عبدالرحمن بن عسیلہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کیلئے سفر کیا لیکن راستے ہی میں تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے، ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث مروی ہیں۔ صنابح بن اعسر احمسی کو بھی صنابحی کہا جاتا ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل تھا ان کی روایت کردہ حدیث یہ ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "میں تمہاری کثرت کے سبب دوسری امتوں پر فخر کروں گا لہذا میرے بعد باہم قتال نہ کرنا۔"

باب ما جاء أن مفتاح الصلوة الطهور

٣ حدثنا هناد وقتيبة ومحمود بن غيلان قالوا نا وكيع عن سفيان وثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن نا سفيان عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن محمد بن الحنفية عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم قال أبو عيسى

وضو نماز کی کنجی ہے

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو نماز کی کنجی ہے (دنیاوی امور کو نماز میں حرام کرنے والی چیز "تکبیر" اور حلال کرنے والا کام "سلام پھیرنا" ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں" اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح اور احسن ہے، عبداللہ ابن محمد بن عقیل سچ کہنے والے ہیں البتہ بعض اہل علم نے ان کے حفظ میں کلام کیا ہے، حضرت امام ترمذی

قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تجھ سے پناہ چاہتا ہوں " یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ نَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ. قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ وَأَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسٰى اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيُّ وَلَا نَعْرِفُ فِي هٰذَا الْبَابِ إِلَّا حَدِيثَ عَائِشَةَ۔

بیت الخلاء سے باہر آتے وقت کیا کہا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر آتے وقت فرمایا کرتے تھے "اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے ہم اسے صرف اسرائیل بواسطہ یوسف بن ابی بردہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو بردہ بن ابو موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری تھا اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہی معروف ہے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمَعْقِلِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ وَيُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ أَبِي مَعْقِلٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَأَبُو أَيُّوبَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ وَالزُّهْرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَكُنْيَتُهُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ

قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی ممانعت

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضائے حاجت یا پیشاب کے لئے جاؤ تو قبلہ رخ نہ بیٹھو اور نہ ہی ادھر پیٹھ کرو۔ بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف پھر جاؤ (اہل مدینہ کے لئے یہ حکم ہے دوسروں کے لئے شمال یا جنوب کی طرف رخ کرنا ہوگا) (مترجم) ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ہم ملک شام میں گئے تو ہم نے قبلہ رُخ بنے ہوئے بیت الخلاء دیکھے ہم ادھر سے منہ پھیر لیتے اور طلب مغفرت کرتے اس باب میں عبداللہ بن حارث اور معقل بن ابی ہیثم (جنہیں معقل بن معقل بھی کہا جاتا ہے) ابو امامہ، ابو ہریرہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو ایوب کی حدیث اس باب میں احسن اور اصح ہے ان کا نام خالد بن زید تھا زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری اور کنیت ابو بکر ہے۔ ابو الولید مکی، ابو عبداللہ شافعی کا قول

الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بِبَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا إِنَّمَا هٰذَا فِي الْفَيَافِيْ فَأَمَّا فِي الْكُنُفِ الْمَبْنِيَّةِ لَهُ رُخْصَةٌ فِي أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَهٰكَذَا قَالَ إِسْحٰقُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَأَمَّا اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فَلَا يَسْتَقْبِلُهَا كَأَنَّهُ لَمْ يَرَ فِي الصَّحْرَاءِ وَلَا فِي الْكُنُفِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ

نقل کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک "قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلے کی طرف رخ اور پیٹھ نہ کرو" سے مراد جنگلوں میں ممانعت ہے آبادیوں کے پاخانوں میں قبلہ رخ ہونے کی اجازت ہے۔ اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں حضور سے قضائے حاجت یا پیشاب کے لئے قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی اجازت ہے قبلہ رخ ہونے کی اجازت نہ جنگلوں میں ہے اور نہ آبادی میں۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا أَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَعَائِشَةَ وَعَمَّارٍ قَالَ أَبُو عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ قَالَ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَابْنُ لَهِيْعَةَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ۔

۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيْتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

قبلہ رخ بیٹھنے کی اجازت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ بیٹھ کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا پھر میں نے آپ کو وصال شریف سے ایک سال قبل قبلہ کی طرف منہ کئے پیشاب کرتے دیکھا، اس باب میں حضرت ابو قتادہ، عائشہ اور عمار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت جابر کی حدیث حسن غریب ہے اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابو زبیر، جابر اور ابو قتادہ کے واسطے سے روایت کیا ابو قتادہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رخ بیٹھے پیشاب کرتے دیکھا اور قتیبہ نے ابن لہیعہ کے واسطے سے اس کی خبر دی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت، ابن لہیعہ کی روایت سے اصح ہے ابن لہیعہ، محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اسے ضعیف کہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ میں شام کی طرف منہ اور کعبہ کی طرف پیٹھ کئے دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف: قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں [illegible]

[illegible]

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

حدثنا علي بن حجر انا شريك عن المقدام بن شريح عن أبيه عن عائشة قالت من حدثكم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يبول قائما فلا تصدقوه ما كان يبول إلا قاعدا وفي الباب عن عمر وبريدة قال أبو عيسى حديث عائشة أحسن شيء في هذا الباب وأصح وحديث عمر إنما روي من حديث عبد الكريم بن أبي المخارق عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال رآني النبي صلى الله عليه وسلم أبول قائما فقال يا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد وإنما رفع هذا الحديث عبد الكريم بن أبي المخارق وهو ضعيف عند أهل الحديث ضعفه أيوب السختياني وتكلم فيه وروى عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال عمر ما بلت قائما منذ أسلمت وهذا أصح من حديث عبد الكريم وحديث بريدة في هذا غير محفوظ ومعنى النهي عن البول قائما على التأديب لا على التحريم وقد روي عن عبد الله بن مسعود قال إن من الجفاء أن تبول وأنت قائم.

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو شخص تم سے کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا کرتے تھے اس کی تصدیق مت کرو آپ ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر و بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث احسن اور اصح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث عبدالکریم ابن ابو المخارق، نافع اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا "اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو" اس کے بعد میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا عبدالکریم بن ابو المخارق نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ایوب سختیانی نے اسے ضعیف قرار دیا اور اس کے بارے میں کلام کیا۔ عبیداللہ بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم نے فرمایا اسلام لانے کے بعد میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا یہ حدیث عبدالکریم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے بریدہ کی روایت غیر محفوظ ہے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت تادیباً ہے حرام نہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ظلم ہے

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

حدثنا هناد نا وكيع عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى سباطة قوم فبال عليها قائما فأتيته بوضوء فذهبت لأتأخر عنه فدعاني حتى كنت عند عقبيه فتوضأ ومسح على خفيه قال أبو عيسى وهكذا روى منصور وعبيدة الضبي عن أبي وائل عن حذيفة مثل رواية الأعمش وروى حماد بن أبي سليمان وعاصم بن بهدلة عن أبي وائل عن المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے ایک ڈھیر پر تشریف لائے اور اس پر کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا، پھر میں آپ کے وضو کے لئے پانی لایا جب پیچھے ہٹنے لگا تو آپ نے بلایا، یہاں تک کہ آپ کے پیچھے آگیا۔ آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا امام ترمذی فرماتے ہیں اعمش کی روایت کی طرح منصور اور عبیدہ ضبی نے ابو وائل اور حذیفہ کے واسطہ سے روایت بیان کی حماد بن سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے بواسطہ ابو وائل، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ابو وائل کی روایت حذیفہ کی روایت

الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بِبَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا إِنَّمَا هٰذَا فِي الْفَيَافِي فَأَمَّا فِي الْكُنُفِ الْمَبْنِيَّةِ لَهُ رُخْصَةٌ فِي أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَهٰكَذَا قَالَ إِسْحٰقُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَأَمَّا اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فَلَا يَسْتَقْبِلُهَا كَأَنَّهُ لَمْ يَرَ فِي الصَّحْرَاءِ وَلَا فِي الْكَنِيفِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَعَائِشَةَ وَعَمَّارٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ جَابِرٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ قَالَ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَابْنُ لَهِيعَةَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ.

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

نقل کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک "قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلے کی طرف رخ اور پیٹھ نہ کرو" سے مراد جنگلوں میں ممانعت ہے آبادیوں کے پاخانوں میں قبلہ رخ ہونے کی اجازت ہے، اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں حضور سے قضائے حاجت یا پیشاب کے لئے قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی اجازت ہے قبلہ رخ ہونے کی اجازت نہ جنگلوں میں ہے اور نہ آبادی میں۔

قبلہ رخ بیٹھنے کی اجازت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ بیٹھ کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا پھر میں نے آپ کو وصال شریف سے ایک سال قبل قبلہ کی طرف منہ کئے پیشاب کرتے دیکھا، اس باب میں حضرت ابو قتادہ، عائشہ اور عمار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت جابر کی حدیث حسن غریب ہے اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابو زبیر، جابر اور ابو قتادہ کے واسطے سے روایت کیا ابو قتادہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رخ بیٹھے پیشاب کرتے دیکھا اور قتیبہ نے ابن لہیعہ کے واسطے سے اس کی خبر دی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت، ابن لہیعہ کی روایت سے اصح ہے ابن لہیعہ، محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اسے ضعیف کہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ میں شام کی طرف منہ اور کعبہ کی طرف پیٹھ کئے دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف: قضائے حاجت اور پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے کے بارے میں [illegible]
[illegible] (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۱۹۰)

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ فَقَالَ سَلْمَانُ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَخَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَلْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا أَنَّ الِاسْتِنْجَاءَ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَنْجِ بِالْمَاءِ إِذَا أَنْقَى أَثَرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

بَابٌ ١٣ فِي الِاسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ الْتَمِسْ لِي ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ إِنَّهَا رِكْسٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰكَذَا رَوَى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَعَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَوَى زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَوَى زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهٰذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ قَالَ أَبُو عِيسَى سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيُّ الرِّوَايَاتِ فِي هٰذَا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ أَصَحُّ فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَكَأَنَّهُ رَأَى حَدِيثَ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

کہا گیا تمہارے نبی نے تمہیں ہر بات سکھائی حتیٰ کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا۔ آپ نے فرمایا "ہاں" ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہو کر بیٹھنے سے منع فرمایا، دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے، تین پتھروں سے کم اور گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، خزیمہ بن ثابت، جابر اور خلاد بن سائب بواسطہ سائب سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت سلمان کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے کہ صرف پتھر سے بھی استنجاء جائز ہے اگرچہ پانی استعمال نہ کرے جبکہ پاخانہ اور پیشاب کا اثر زائل ہو جائے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد، اسحق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

دو ڈھیلوں سے استنجاء

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے تو آپ نے مجھے فرمایا "میرے لئے تین ڈھیلے تلاش کرو" فرماتے ہیں میں دو پتھر اور لید کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر خدمت ہوا، آپ نے ڈھیلے لے لئے اور لید کو پھینک دیا فرمایا "یہ ناپاک ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں، قیس بن ربیع نے اس حدیث کو اسی طرح اسرائیل کی حدیث کے ہم معنی بواسطہ ابواسحق اور ابوعبیدہ حضرت عبداللہ سے روایت کیا۔ معمر نے بواسطہ عمار بن رزیق، ابواسحق اور علقمہ، حضرت عبداللہ سے روایت کیا۔ زہیر نے بواسطہ ابواسحق عبدالرحمن بن اسود اور اسود بن یزید، حضرت عبداللہ سے روایت کیا۔ زکریا بن ابی زائدہ نے ابواسحق، اور عبدالرحمن بن یزید کے واسطے سے حضرت عبداللہ سے روایت کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی روایت میں اضطراب ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے پوچھا ابواسحق کی ان روایات میں سے کونسی روایت صحیح ہے؟ انہوں نے کوئی فیصلہ نہ فرمایا، پھر میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے پوچھا انہوں نے

[illegible]

بن الأسود عن أبيه عن عبد الله أشبه ووضعه في كتابه الجامع وأصح شيء في هذا عندي حديث إسرائيل وقيس عن أبي إسحق عن أبي عبيدة عن عبد الله لأن إسرائيل أثبت وأحفظ لحديث أبي إسحق من هؤلاء وتابعه على ذلك قيس بن الربيع وسمعت أبا موسى محمد بن المثنى يقول سمعت عبد الرحمن بن مهدي يقول ما فاتني الذي فاتني من حديث سفيان الثوري عن أبي إسحق إلا لما اتكلت به على إسرائيل لأنه كان يأتي به أتم قال أبو عيسى وزهير في أبي إسحق ليس بذاك لأن سماعه منه بأخرة سمعت أحمد بن الحسن يقول سمعت أحمد بن حنبل يقول إذا سمعت الحديث عن زائدة وزهير فلا تبالي أن لا تسمعه من غيرهما إلا حديث أبي إسحق وأبو إسحق اسمه عمرو بن عبد الله السبيعي الهمداني وأبو عبيدة بن عبد الله بن مسعود لم يسمع من أبيه ولا يعرف اسمه حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو بن مرة قال سألت أبا عبيدة بن عبد الله هل تذكر من عبد الله شيئا قال لا.

باب ١٣ كراهية ما يستنجى به

١٦. حدثنا هناد نا حفص بن غياث عن داود بن أبي هند عن الشعبي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فإنه زاد إخوانكم من الجن وفي الباب عن أبي هريرة وسلمان وجابر وابن عمر قال أبو عيسى وقد روى هذا الحديث إسمعيل بن إبراهيم وغيره عن داود بن أبي هند عن الشعبي عن علقمة عن عبد الله أنه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم

بھی کچھ نہ بتایا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے زہیر کی روایت کو پسند کیا کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب "الجامع" (بخاری شریف) میں اسے نقل کیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں (میرے نزدیک اسرائیل اور قیس کی روایت اصح ہے کیونکہ دوسرے راویوں کی بہ نسبت اسرائیل ابواسحٰق کی حدیثوں کو زیادہ قائم اور یاد رکھنے والا ہے قیس بن ربیع نے اس کی متابعت کی۔ میں نے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے سنا انہوں نے فرمایا سفیان ثوری کے واسطے ابواسحٰق کی جو احادیث مجھ سے چھوٹ گئیں ان میں میں نے اسرائیل پہ بھروسہ کیا کیونکہ وہ انہیں مکمل لاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں "ابواسحٰق کی روایات میں زہیر اس درجہ پر نہیں ہے کیونکہ ابواسحٰق سے اس کا سماع آخری عمر میں ہوا۔ میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم زائدہ اور زہیر سے احادیث سنو تو کسی دوسرے سے سننے کی ضرورت نہیں، البتہ ابواسحٰق کی روایات دوسروں سے بھی سنو ابواسحٰق کا نام عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابوعبیدہ کا نام معلوم نہیں اور نہ ہی انہیں اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ہے عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کیا آپکو اپنے باپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کچھ یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا "نہیں"

جن اشیاء سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لید سے استنجاء کرو اور نہ ہی ہڈی سے کیونکہ یہ (ہڈی) تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، سلمان، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو اسماعیل بن ابراہیم وغیرہ نے داؤد بن ہند، شعبی اور علقمہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں لیلۃ الجن کے موقع پر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آگے طویل حدیث ہے

نَحْوَهُ الْحَدِيثُ بِطُولِهِ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهُ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَكَاَنَّ رِوَايَةَ اِسْمٰعِيْلَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ۔

شعبی کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لید سے استنجاء کرو اور نہ ہی ہڈی سے کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے" اسماعیل کی روایت، حفص بن غیاث کی روایت سے اصح ہے، علماء کا اس حدیث پر عمل ہے اور اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجاء کرنا

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَا نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ تَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَاِنْ كَانَ الْاِسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ عِنْدَهُمْ فَاِنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَرَاَوْهُ اَفْضَلَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، (اے مسلمان عورتو!) اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجاء کرنے کا کہو مجھے ان سے کہتے ہوئے شرم آتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجاء فرمایا کرتے تھے، اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ وہ پانی سے استنجاء کو پسند کرتے ہیں اگرچہ ان کے نزدیک صرف ڈھیلوں سے بھی استنجاء جائز ہے وہ پانی سے استنجاء کرنا پسند کرتے ہیں اور اسے افضل جانتے ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قضائے حاجت کے لیے دور تشریف لے جانا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَاَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَجَابِرٍ وَيَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ نے قضائے حاجت کی ضرورت محسوس فرمائی تو دور تشریف لے گئے اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابی قراد، ابوقتادہ، جابر، یحییٰ بن عبید اللہ بواسطہ ان کے والد ابوموسیٰ، ابن عباس اور بلال بن حارث رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کے لئے ایسے ہی نرم جگہ کی تلاش فرماتے جیسے پڑاؤ کے لئے

أَنَّهُ كَانَ يَرْتَادُ لِبَوْلِهِ مَكَانًا كَمَا يَرْتَادُ مَنْزِلًا وَأَبُو سَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ.

نرم و خوشگوار مکان تلاش فرماتے، ابو سلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

١٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى قَالَا أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحَمِّهِ وَقَالَ إِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَيُقَالُ لَهُ الْأَشْعَثُ الْأَعْمَى وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبَوْلَ فِي الْمُغْتَسَلِ وَقَالُوا عَامَّةُ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ ابْنُ سِيرِينَ وَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يُقَالُ إِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ فَقَالَ رَبُّنَا اللهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ وُسِّعَ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ إِذَا جَرَى فِيهِ الْمَاءُ قَالَ أَبُو عِيسَى ثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ عَنْ حِبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ.

غسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا، اور فرمایا کہ عام شبہات اس سے پیدا ہوتے ہیں اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو مرفوعاً صرف اشعث بن عبداللہ کی حدیث سے پہچانتے ہیں، انہیں اشعث اعمیٰ کہا جاتا ہے، علماء کے ایک طبقہ نے غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ کہا اور کہا کہ اس سے شبہات پیدا ہوتے ہیں، اور بعض علماء جیسے ابن سیرین وغیرہ نے اس کی اجازت دی ہے حضرت ابن سیرین سے کہا گیا کہ عام وسواس اس سے پیدا ہوتے ہیں تو انہوں نے فرمایا، ہمارا رب اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ابن مبارک فرماتے ہیں اگر غسل خانہ میں پانی جاری ہو تو اس میں پیشاب کی گنجائش ہے۔ ابو عیسیٰ فرماتے ہیں یہ بات ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے بواسطہ حبان، عبداللہ بن مبارک سے بیان کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ

٢٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسواک کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا امام ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث کو محمد بن اسحٰق نے بواسطہ محمد بن ابراہیم اور ابو سلمہ، زید بن خالد سے روایت کیا، ابو سلمہ کی دونوں روایتیں (حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد سے) میرے نزدیک صحیح ہیں کیونکہ کئی طرق سے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

كلاهما عندي صحيح لانه قد روي من غير وجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث وحديث أبي هريرة إنما صح لأنه قد روي من غير وجه وأما محمد فزعم أن حديث أبي سلمة عن زيد بن خالد أصح وفي الباب عن أبي بكر الصديق وعلي وعائشة وابن عباس وحذيفة وزيد بن خالد وأنس وعبد الله بن عمرو وأم حبيبة وابن عمر وأبي أمامة وأبي أيوب وتمام بن عباس وعبد الله بن حنظلة وأم سلمة وواثلة وأبي موسى

۲۳ حدثنا هناد انا عبدة عن محمد بن إسحق عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن زيد بن خالد الجهني قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلوة ولأخرت صلوة العشاء إلى ثلث الليل قال فكان زيد بن خالد يشهد الصلوات في المسجد وسواكه على أذنه موضع القلم من أذن الكاتب لا يقوم إلى الصلوة إلا استن ثم رده إلى موضعه قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب ما جاء إذا استيقظ أحدكم من منامه فلا يغمس يده في الإناء حتى يغسلها

۲۴ حدثنا أبو الوليد أحمد بن بكار الدمشقي من ولد بسر بن أرطاة صاحب النبي صلى الله عليه وسلم قال انا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن الزهري عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا استيقظ أحدكم من الليل فلا يدخل يده في الإناء حتى يفرغ عليها مرتين أو ثلاثا فإنه لا يدري أين باتت يده وفي الباب عن ابن عمر وجابر وعائشة قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال الشافعي وأحب لكل من استيقظ من النوم

سے مروی ہے، اس لئے اسے صحیح قرار دیا گیا۔ امام بخاری کے خیال میں زید بن خالد سے ابو سلمہ کی روایت اصح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی، عائشہ، ابن عباس، حذیفہ، زید بن خالد، انس، عبداللہ بن عمرو، ام حبیبہ، ابن عمر، ابو امامہ، ابو ایوب، تمام بن عباس، عبداللہ بن حنظلہ، ام سلمہ، واثلہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت زید بن جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "اگر میں اپنی امت پر بھاری نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز کو رات کی ایک تہائی تک دیر سے پڑھتا۔ ابو سلمہ کہتے ہیں (اس کے بعد) حضرت زید بن خالد مسجد میں نماز پڑھنے آتے تو مسواک ان کے کان پر اس جگہ رکھی ہوتی، جہاں کاتب قلم رکھتے ہیں۔ آپ ہر نماز کے لئے مسواک کرتے پھر اسے وہاں ہی رکھ دیتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیند سے بیداری پر دھوئے بغیر ہاتھ برتن میں نہ ڈالا جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو کر برتن میں ہاتھ نہ ڈالے، جب تک کہ دو یا تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں جو شخص بھی نیند سے بیدار ہو چاہے قیلولہ ہو یا دوسری کوئی

كَائِنَةً كَانَتْ أَوْ غَيْرَهَا أَنْ لَّا يُدْخِلَ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا فَإِنْ أَدْخَلَ يَدَهٗ قَبْلَ أَنْ يَّغْسِلَهَا كَرِهْتُ ذٰلِكَ لَهٗ وَلَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْمَاءَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهٖ نَجَاسَةٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ قَبْلَ أَنْ يَّغْسِلَهَا فَأَعْجَبُ إِلَيَّ أَنْ يُّهْرِيْقَ الْمَاءَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ قَبْلَ أَنْ يَّغْسِلَهَا فَأَعْجَبُ إِلَيَّ أَنْ يُّهْرِيْقَ الْمَاءَ وَقَالَ إِسْحٰقُ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا۔

نیند) دھونے سے پہلے ہاتھ وضو کے برتن میں نہ ڈالے اگر دھونے سے پہلے ڈالے گا تو یہ مکروہ ہے لیکن پانی خراب نہیں ہوگا بشرطیکہ اس کے ہاتھوں پر نجاست نہ ہو۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اگر رات کو سو کر اٹھا بعد دھوئے بغیر ہاتھ پانی میں ڈال دیے تو اس پانی کا گرا دینا مناسب ہے اسحٰق فرماتے ہیں رات ہو یا دن، جب بیدار ہو دھونے سے پہلے ہاتھ برتن میں نہ ڈالے۔

بَابٌ ٢٠ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

٢٣ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِيْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ أَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى قَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْلَمُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثًا لَهٗ إِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَقَالَ إِسْحٰقُ إِنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَامِدًا أَعَادَ الْوُضُوْءَ وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ مُتَأَوِّلًا أَجْزَأَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ أَبِيْهَا وَأَبُوْهَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَأَبُوْ ثِفَالٍ الْمُرِّيُّ اسْمُهٗ ثُمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حُوَيْطِبٍ مِنْهُمْ مَّنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ فَنَسَبَهٗ إِلٰى جَدِّهٖ۔

وضو کے وقت "بسم اللہ" پڑھنا

رباح بن عبدالرحمن بن سفیان بن حویطب، بواسطہ اپنی دادی ان کے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جس نے "بسم اللہ" نہ پڑھی اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، سہل بن سعد اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں امام احمد کا قول ہے کہ اس باب میں مجھے کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جس کی سند جید ہو۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں، جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑنے سے وضو لوٹایا جائے بھول کر یا چھوڑنے سے وضو جائز ہے، محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں اس باب میں رباح بن عبدالرحمن کی حدیث احسن ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، رباح بن عبدالرحمن کی وہ روایت مراد ہے جو انہوں نے اپنی دادی کے واسطے ان کے والد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کی ہے ابوثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین ہے رباح بن عبدالرحمن سے مراد ابوبکر بن حویطب ہے بعض رواۃ نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے انکی نسبت دادا کی طرف کی اور کہا عن ابوبکر بن حویطب

بَابُ ۲۱ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

٢٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَجَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَلَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْمَنْ تَرَكَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ إِذَا تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوْءِ حَتّٰى صَلّٰى أَعَادَ وَرَأَوْا ذٰلِكَ فِي الْوُضُوْءِ وَالْجَنَابَةِ سَوَاءً وَبِهِ يَقُوْلُ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ أَحْمَدُ الْاِسْتِنْشَاقُ أَوْكَدُ مِنَ الْمَضْمَضَةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُعِيْدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ أَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ لِأَنَّهُمَا سُنَّةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَلَا تَجِبُ الْإِعَادَةُ عَلٰى مَنْ تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوْءِ وَ** لَا فِي الْجَنَابَةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرنے وقت ناک جھاڑو اور استنجاء کے لئے طاق ڈھیلے استعمال کرو اس باب میں حضرت عثمان، لقیط بن صبرہ، ابن عباس، مقدام بن معدیکرب، وائل بن حجر، اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سلمہ بن قیس کی حدیث صحیح ہے کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک وضو میں ان دونوں کو چھوڑنے سے نماز کا اعادہ ہے، اور وضو اور جنابت دونوں میں ان کا حکم یکساں بیان کرتے ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن مبارک، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے امام احمد فرماتے ہیں کلی کرنے سے ناک میں پانی ڈالنے کی زیادہ تاکید ہے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء کے نزدیک جنابت میں لوٹائے وضو میں نہ لوٹائے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ حضرت امام ابوحنیفہ اور انکے متبعین کا یہی مسلک ہے۔ ایک جماعت کے نزدیک نہ وضو میں لوٹائے اور نہ ہی غسل جنابت میں کیونکہ **یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ سنتیں ہیں لہذا ان کو وضو میں چھوڑنے سے یا** غسل جنابت میں اعادہ لازم نہیں یہ قول امام مالک اور امام شافعی کا ہے۔

بَابُ ۲۲ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ

٢٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى وَلَمْ يَذْكُرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا آپ نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث حسن غریب ہے۔ مالک، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے اسے عمرو بن یحییٰ سے روایت کیا اور یہ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا، یہ قول

مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ يُجْزِئُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَفْرُقُهُمَا أَحَبُّ إِلَيْنَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ جَمَعَهُمَا فِي كَفٍّ وَاحِدٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ فَرَّقَهُمَا فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا ۔

حضرت خالد بن عبداللہ کا ہے اور خالد محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں بعض علماء فرماتے ہیں ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے بعض علماء کہتے ہیں دونوں کے لئے جداجدا پانی لے یہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے امام شافعی فرماتے ہیں اگر ایک ہی چلو دونوں کے لئے استعمال کرے تو یہ جائز ہے اگر جداجدا کرے تو یہ ہمارے نزدیک محبوب ترین ہے ۔

بَابُ ۲۳ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

داڑھی کا خلال کرنا

۲۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ ۔

حضرت حسان بن بلال فرماتے ہیں میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور پھر داڑھی کا خلال کیا کسی نے پوچھا یا حسان کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ داڑھی کا خلال کرتے ہیں ؟ حضرت عمار نے فرمایا کونسی چیز میرے لئے مانع ہے جبکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی کا خلال کرتے دیکھا ہے ۔

۳۰ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْ عَبْدُ الْكَرِيمِ مِنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ حَدِيثَ التَّخْلِيلِ ۔

حضرت قتادہ نے بواسطہ حسان بن بلال حضرت عمار سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے ۔ اس باب میں حضرت عائشہ ، ام سلمہ ، انس ، ابن ابی اوفیٰ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی نے اسحٰق بن منصور اور احمد بن حنبل کے واسطے سے ابن عیینہ کا قول بیان کیا کہ عبدالکریم نے حسان بن بلال سے " حدیث تخلیل " نہیں سنی ۔

۳۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ وَقَالَ بِهٰذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا تَخْلِيلَ اللِّحْيَةِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ سَهَا عَنِ التَّخْلِيلِ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ إِسْحَاقُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی مبارک کا خلال کیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں عامر بن شقیق اور ابو وائل کے واسطے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت اصح ہے ، اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے کہ داڑھی کا خلال کیا جائے ، امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے ، امام احمد فرماتے ہیں خلال کرنا بھول جائے تو بھی وضو جائز ہے امام اسحٰق کا قول ہے اگر بھول کر چھوڑ دیا جائز ہے جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو لوٹائے ۔

إسحق إن تركه ناسيا أو متأولا أجزأه وإن تركه عامدا أعاد.

باب ٢٣ ما جاء في مسح الرأس أنه يبدأ بمقدم الرأس إلى مؤخره

٢٩- حدثنا إسحق بن موسى الأنصاري نا معن نا مالك بن أنس عن عمرو بن يحيى عن أبيه عن عبد الله بن زيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح رأسه بيديه فأقبل بهما وأدبر بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما إلى قفاه ثم ردهما حتى رجع إلى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه وفي الباب عن معاوية والمقدام بن معدي كرب وعائشة قال أبو عيسى حديث عبد الله بن زيد أصح شيء في هذا الباب وأحسن وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحق.

باب ٢٤ ما جاء أنه يبدأ بمؤخر الرأس

٣٠- حدثنا قتيبة نا بشر بن المفضل عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الربيع بنت معوذ بن عفراء أن النبي صلى الله عليه وسلم مسح برأسه مرتين بدأ بمؤخر رأسه ثم بمقدمه وبأذنيه كلتيهما ظهورهما وبطونهما قال أبو عيسى هذا حديث حسن وحديث عبد الله بن زيد أصح من هذا وأجود وقد ذهب بعض أهل الكوفة إلى هذا الحديث منهم وكيع بن الجراح.

باب ٢٥ ما جاء أن مسح الرأس مرة

٣١- حدثنا قتيبة نا بكر بن مضر عن ابن عجلان عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الربيع بنت

(ف) امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک داڑھی کا خلال سنت ہے۔ (مترجم)

سر کا مسح پیشانی کی جانب سے کیا جائے

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے سر کا مسح فرمایا ان کو آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے کی طرف لائے، پیشانی کی طرف سے شروع کیا پھر ان کو پیچھے کی طرف لے گئے پھر لوٹا کر اس مقام پہ لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر پاؤں مبارک دھوئے اس باب میں حضرت معاویہ، مقدام بن معدیکرب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں عبداللہ بن زید کی حدیث اصح اور احسن ہے، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔

سر کے پچھلے حصہ سے مسح شروع کرنا

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کا دو مرتبہ مسح فرمایا ایک مرتبہ پچھلے حصہ سے شروع کیا اور ایک مرتبہ اگلے حصے سے نیز دونوں کانوں کا اندر اور باہر سے مسح فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، لیکن عبداللہ بن زید کی حدیث اس سے اصح اور اجود ہے، بعض اہل کوفہ جن میں وکیع بن جراح بھی ہیں اس حدیث پر عمل کیا۔

سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتی

معوذ بن عفراء انها رأت النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ قالت مسح رأسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر وصدغيه واذنيه مرة واحدة وفي الباب عن علي وجد طلحة بن مصرف بن عمرو قال ابو عيسى حديث الربيع حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه مسح برأسه مرة والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم وبه يقول جعفر بن محمد وسفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق رأوا مسح الرأس مرة واحدة حدثنا محمد بن منصور قال سمعت سفيان بن عيينة يقول سألت جعفر بن محمد عن مسح الرأس أيجزئ مرة فقال اي والله -

باب ما جاء انه يأخذ لرأسه ماء جديدا

۳۲۔ حدثنا علي بن خشرم نا عبد الله بن وهب نا عمرو بن الحارث عن حبان بن واسع عن ابيه عن عبد الله بن زيد انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم توضأ وانه مسح رأسه بماء غير فضل يديه قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى ابن لهيعة هذا الحديث عن حبان بن واسع عن ابيه عن عبد الله بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ وانه مسح رأسه بماء غبر من فضل يديه ورواية عمرو بن الحارث عن حبان اصح لانه قد روي من غير وجه هذا الحديث عن عبد الله بن زيد وغيره ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ لرأسه ماء جديدا والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم رأوا ان يأخذ لرأسه ماء جديدا۔

ہیں آپ نے وضو فرمایا سر کا آگے پیچھے مسح کیا اور دونوں کنپٹیوں اور کانوں کا ایک ایک مرتبہ مسح فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ربیع کی حدیث حسن صحیح ہے کئی طرق کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دفعہ سر کا مسح فرمایا اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل تھا، جعفر بن محمد، سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، امام اسحٰق (اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) نے ایک ہی مرتبہ مسح کا قول کیا ہے، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے جعفر بن محمد سے سر کے مسح کے بارے میں پوچھا کہ آیا ایک مرتبہ کفایت کرتا ہے، ؟ آپ نے فرمایا "ہاں! اللہ کی قسم"

مسح سر کے لیے نیا پانی لینا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور ہاتھ کے نہ بچے ہوئے (یعنی نئے) پانی سے سر کا مسح فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن لہیعہ نے اس حدیث کو حبان بن واسع کو بواسطہ انکے والد، عبداللہ بن زید سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اس پانی سے سر کا مسح کیا جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ عمرو بن حارث کی بواسطہ حبان روایت اصح ہے کیونکہ انہوں نے عبداللہ بن زید کے علاوہ اور کئی طرق سے اسے بیان کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سر کے لئے نیا پانی لیا، اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ سر کے لئے نیا پانی لیا جائے۔

باب ٢٨ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

٣٣ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مَسْحَ الْاُذُنَيْنِ ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا۔

کانوں کے باہر اور اندر کا مسح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح فرمایا۔ اس باب میں حضرت ربیع سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے، اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

٣٤ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ اُمَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَائِمِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَا اَقْبَلَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ فَمِنَ الْوَجْهِ وَمَا اَدْبَرَ فَمِنَ الرَّأْسِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاَخْتَارُ اَنْ يَّمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا مَعَ وَجْهِهٖ وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ رَأْسِهٖ۔

کان سر کے حکم میں ہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ تین مرتبہ منہ دھویا، تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، سر کا مسح فرمایا اور فرمایا "کان سر کے حکم میں ہیں"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حماد نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابوامامہ کا اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل یہی ہے کہ کان سر کے حکم میں ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، امام احمد امام اسحٰق کا بھی یہ مسلک ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ مترجم) بعض علماء کہتے ہیں کانوں کا اگلا حصہ چہرہ ہے اور پچھلا حصہ سر کے حکم میں ہے امام اسحٰق کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ کانوں کے اگلے حصے کا مسح چہرے کے ساتھ کیا جائے اور پچھلے حصے کا مسح سر کے ساتھ کیا جائے۔

باب ٣٠ فِيْ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

٣٥ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ

انگلیوں کا خلال کرنا

حضرت عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو کرتے وقت انگلیوں کا خلال کیا کرو"۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، مستورد اور

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُخَلِّلُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ فِي الْوُضُوءِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ إِسْحَقُ وَيُخَلِّلُ أَصَابِعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَأَبُو هَاشِمٍ اسْمُهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ۔

٣٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

٣٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ۔

بَابُ مَا جَاءَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

٣٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُعَيْقِيبٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَشُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ

ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث حسن صحیح ہے" بعض علماء کا اس بات پر عمل ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے، امام اسحٰق فرماتے ہیں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ ابوہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو کرتے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث حسن غریب ہے۔"

حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور چھنگلی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال فرمایا" امام ترمذی فرماتے ہیں "یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

ایڑیوں کے خشک رہنے پر تنبیہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایڑیوں کے لئے دوزخ سے ہلاکت ہے" (خشک رہ جانے پر تنبیہ فرمائی گئی) اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن حارث، معیقیب، خالد بن ولید، شرحبیل بن حسنہ، عمرو بن عاص اور یزید بن سفیان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کیلئے جہنم

النَّارِ وَفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا خُفَّانِ أَوْ جَوْرَبَانِ۔

سے پاک ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب پاؤں پر موزے اور جرابیں نہ ہوں تو ان پر مسح جائز نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَهَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالُوْا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِيْ رَافِعٍ وَابْنِ الْفَاكِهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَرَوٰى رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَلَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوَى ابْنُ عَجْلَانَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ اس باب میں حضرت عمر، جابر، بریدہ، ابو رافع اور ابن فاکہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت ابن عباس کی حدیث اس باب میں اصح اور احسن ہے۔ رشدین بن سعد وغیرہ نے اس حدیث کو ضحاک بن شرحبیل، زید بن اسلم اور اسلم کے واسطے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا، یہ روایت کچھ نہیں، صحیح وہ ہے جسے ابن عجلان، ہشام بن سعد، سفیان ثوری، اور عبد العزیز بن محمد نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطاء بن یسار، حضرت ابن عباس رضی اللہ سے روایت کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

٤٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا۔

اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس کو ابن ثوبان بواسطہ عبداللہ بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں، اور یہ سند حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا

٤١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَالرُّبَيِّعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي رَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاوِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِئُ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ أَفْضَلُ وَأَفْضَلُهُ ثَلٰثٌ وَلَيْسَ بَعْدَهُ شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا آمَنُ إِذَا زَادَ فِي الْوُضُوْءِ عَلَى الثَّلٰثِ أَنْ يَأْثَمَ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا يَزِيدُ عَلَى الثَّلٰثِ إِلَّا رَجُلٌ مُبْتَلًى۔

تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھونا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ اس باب میں حضرت عثمان، ربیع، ابن عمر، عائشہ، ابوامامہ ابورافع، عبداللہ بن عمرو، معاویہ، ابوہریرہ، جابر عبداللہ بن زید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث احسن اور اصح ہے۔ عام علماء کے نزدیک یہی معمول ہے کہ ایک مرتبہ دھونا کافی ہے دو مرتبہ بہتر ہے اور تین تین مرتبہ زیادہ اچھا ہے اس سے زائد کی فضیلت نہیں ابن مبارک فرماتے ہیں جو اس سے زیادہ مرتبہ دھوئے اس کو گناہ سے امن نہیں۔ امام احمد اور امام اسحٰق فرماتے ہیں ایسا صرف مجنوں ہی کر سکتا ہے۔

بَابُ ٣٥ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا

٤٢۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ نَا شَرِيكٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَرَوٰى وَكِيعٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ ثَابِتٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا عَنْ ثَابِتٍ نَحْوَ رِوَايَةِ وَكِيعٍ وَشَرِيكٌ كَثِيرُ الْغَلَطِ وَثَابِتُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ هُوَ أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ۔

ایک دو اور تین بار اعضائے وضو کو دھونا

ثابت بن ابی صفیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابوجعفر سے پوچھا کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے تم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ایک بار کبھی دو دو اور کبھی تین تین بار اعضائے وضو کو دھویا انہوں نے فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوجعفر سے پوچھا کیا تم سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یہی حدیث ہناد اور قتیبہ نے وکیع اور ثابت کے واسطے سے بیان کی اور یہ حدیث، شریک کی حدیث سے اصح ہے کیونکہ یہ حضرت ثابت سے کئی طرق سے وکیع کی روایت کے ہم معنی مروی ہے شریک کثیر الغلط ہے اور ثابت بن ابی صفیہ سے مراد ابوحمزہ ثمالی ہے

بَابُ ٣٦ فِيمَنْ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوْئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلٰثًا

بعض اعضاء کو دو بار اور بعض کو تین بار دھونا

۴۳۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن عبد اللہ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فغسل وجہہ ثلاثا وغسل یدیہ مرتین مرتین ومسح براسہ وغسل رجلیہ قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح وقد ذکر فی غیر حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ بعض وضوئہ مرۃ وبعضہ ثلاثا وقد رخص بعض اہل العلم فی ذلک لم یروا باسا ان یتوضأ الرجل بعض وضوئہ ثلاثا وبعضہ مرتین او مرۃ۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو چہرہ اقدس کو تین مرتبہ دھویا، ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا سر کا مسح کیا اور پاؤں مبارک دھوئے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے دوسری روایات میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اعضاء کو ایک مرتبہ اور بعض کو تین مرتبہ دھویا بعض علماء نے اس میں رخصت دی ہے اور وہ بعض اعضاء کو ایک بار اور بعض کو تین بار دھونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

ف: ایک بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے لیکن تمام اعضاء کو تین تین بار دھونا سنت ہے (مترجم)

باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو مبارک

۴۴۔ حدثنا قتیبۃ وہناد قالا نا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن ابی حیۃ قال رایت علیا توضأ فغسل کفیہ حتی انقاہما ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجہہ ثلاثا وذراعیہ ثلاثا ومسح براسہ مرۃ ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طہورہ فشربہ وہو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف کان طہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن عبد اللہ بن زید وابن عباس و عبد اللہ بن عمرو وعائشۃ والربیع وعبد اللہ بن انیس۔

ابوحیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا پہلے دونوں ہاتھوں کو دھویا، یہاں تک کہ وہ پاک ہو گئے پھر تین مرتبہ کلی کی تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ منہ اور تین ہی دفعہ بازوؤں کو دھویا ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور قدموں کو ٹخنوں سمیت دھویا پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے اس باب میں حضرت عثمان، عبد اللہ بن زید، ابن عباس، عبد اللہ بن عمرو، عائشہ، ربیع اور عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۴۵۔ حدثنا قتیبۃ وہناد قالا نا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن عبد خیر ذکر عن علی مثل حدیث ابی حیۃ الا ان عبد خیر قال کان اذا فرغ من طہورہ اخذ من فضل طہورہ بکفہ فشربہ قال ابو عیسی حدیث علی رواہ ابو اسحق الہمدانی عن ابی حیۃ وعبد خیر والحارث عن علی وقد رواہ زائدۃ بن قدامۃ وغیر واحد عن خالد بن علقمۃ عن عبد خیر عن علی حدیث الوضوء بطولہ وہذا حدیث حسن صحیح وروی شعبۃ ہذا الحدیث عن خالد بن علقمۃ فاخطأ فی

قتیبہ اور ہناد نے ابو الاحوص اور ابو اسحٰق اور عبد خیر کے واسطے ابوحیہ کی حدیث کی مثل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی البتہ عبد خیر نے یہ بھی کہا کہ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو بچا ہوا پانی چلو میں لے کر نوش فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں ابو اسحٰق ہمدانی نے ابوحیہ کے واسطے سے اور عبد خیر اور حارث کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا زائدہ بن قدامہ اور کئی دوسرے راویوں نے خالد بن علقمہ اور عبد خیر کے واسطے سے حدیث وضو طویل بیان کی یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کیا اور ان کے نام اور ولدیت

اسمه واسم أبيه فقال مالك بن عرفطة عن عبد خير عن علي، قال وروي عن أبي عوانة عن خالد بن علقمة عن عبد خير عن علي، وروي عنه عن مالك بن عرفطة مثل رواية شعبة، والصحيح خالد بن علقمة.

یہ خطا کی ہے کہ بجائے خالد بن علقمہ کے مالک بن عرفطہ کہا ابو عوانہ سے بھی روایت بواسطہ خالد بن علقمہ اور عبد خیر منقول ہے لیکن اس میں بھی روایت شعبہ کی طرح، مالک بن عرفطہ کہا گیا ہے جبکہ صحیح نام خالد بن علقمہ ہے۔

بَابُ ۳۸ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۵۰ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ السَّلِيْمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَوِ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ وَاضْطَرَبُوْا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ.

وضو کے بعد ازار پہ پانی چھڑکنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پاس حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب وضو فرمائیں، ازار پر پانی چھڑک لیا کریں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا کہ حسن بن علی ہاشمی (راوی) منکر حدیث ہے، اس باب میں حکم بن سفیان، ابن عباس، زید بن حارثہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، ابن سفیان کے نام میں راویوں کا اختلاف ہے بعض نے سفیان بن حکم کہا اور بعض نے حکم بن سفیان۔

بَابُ ۳۹ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ.

۵۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيْثِهِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبِيْدَةَ وَيُقَالُ

کامل وضو کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جن کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں مٹاتا اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ جانا اور ایک کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنا یہ جہاد ہے۔

عبدالعزیز بن محمد نے حضرت علاء بن عبدالرحمٰن سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، قتیبہ نے اپنی حدیث میں کہا یہ جہاد ہے تین مرتبہ کہا۔ اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمرو، ابن عباس عبیدہ (عبیدہ بن عمرو بھی کہا گیا ہے) عائشہ، عبدالرحمٰن بن عائش

عُبَيْدَةَ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ الْجُهَنِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے مراد ابن یعقوب جہنی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔

بَابُ الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد کپڑے کا استعمال

۵۳۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا جس کے ساتھ وضو کے بعد اعضائے وضو پونچھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَرِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْأَفْرِيقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَأَبُو مُعَاذٍ يَقُولُونَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَمَنْ كَرِهَهُ إِنَّمَا كَرِهَهُ مِنْ قِبَلِ أَنَّهُ قِيلَ إِنَّ الْوُضُوءَ يُوزَنُ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِّي وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا أَكْرَهُ الْمِنْدِيلَ بَعْدَ الْوُضُوءِ لِأَنَّ الْوُضُوءَ يُوزَنُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ وضو فرماتے، کپڑے کے کنارے سے (اعضاء کو) خشک فرماتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند ضعیف ہے اور رشدین ابن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی (دونوں) حدیث میں ضعیف ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث قوی نہیں اور اس باب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات ثابت نہیں ابو معاذ سے مراد سلیمان بن ارقم ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین نے وضو کے بعد کپڑے سے خشک کرنے کی رخصت دی ہے البتہ مکروہ کہنے والوں کے نزدیک علت کراہت یہ ہے کہ کہا جاتا ہے وضو کا وزن کیا جائے گا۔ اور یہ بات حضرت سعید بن مسیب اور امام زہری سے مروی ہے۔ امام زہری کہتے ہیں میں اس لئے وضو کے بعد کپڑے کا استعمال مکروہ جانتا ہوں کہ وضو کا وزن کیا جائے گا۔

بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۵۵۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ قَدْ خُوْلِفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ لَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَبِيْرُ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ أَبُوْ إِدْرِيْسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا۔

وضو کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر کلمۂ شہادت پڑھا اور یہ دعا مانگی "اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاک ہونے والوں میں سے بنا دے" اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ اس باب میں حضرت انس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو زید بن حباب کی وجہ سے قبول نہیں کیا گیا کیونکہ عبداللہ بن صالح نے یہی حدیث روایت کی اور اس میں ابو ادریس اور حضرت عمر کے درمیان چار واسطے ہیں اسی طرح ابو عثمان اور حضرت عمر کے درمیان ایک واسطہ ہے جبکہ زید بن حباب کی روایت میں یہ دونوں (ابو ادریس خولانی اور ابو عثمان) براہ راست حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں اس طرح اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ زیادہ تفصیل ثابت نہیں ہے امام محمد بن اسمٰعیل بخاری فرماتے ہیں کہ ابو ادریس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَفِيْنَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ رَيْحَانَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَطَرٍ وَهٰكَذَا رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ وَالْغُسْلَ بِالصَّاعِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَيْسَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ

وضو کے لیے ایک مُد پانی

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد (ڈیڑھ سیر) پانی سے وضو اور ایک صاع (چار سیر) پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سفینہ حسن صحیح ہے ابو ریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے بعض علماء کی رائے یہی ہے کہ وضو ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے ہونا چاہیے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق فرماتے ہیں اس حدیث

عَلَى التَّوْقِيتِ إِنَّمَا لَا يَجُوزُ أَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا أَقَلُّ مِنْهُ وَهُوَ قَدْرُ مَا يَكْفِي.

کا مطلب مقدار کا متعین کرنا نہیں کہ اس سے زیادہ یا کم سے کام نہ چلے بلکہ مطلب یہ ہے کہ بقدر کفایت ہو یہی امام ابو حنیفہ، شافعی اور احمد کا مسلک ہے۔

بَابُ ۳۲ كَرَاهِيَةِ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَخَارِجَةُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ.

وضو میں اسراف مکروہ ہے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وضو کا ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے لہٰذا پانی کے وسوسے سے بچو" اس باب حضرت عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ابی بن کعب کی حدیث غریب ہے محدثین کے نزدیک اس کی سند قوی نہیں کیونکہ ہم اس کی سند میں خارجہ کے سوا کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ کئی طریقوں سے یہ حدیث حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر روایت کی گئی اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز ثابت نہیں۔ اور خارجہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں ابن مبارک نے اسے ضعیف کہا ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ أَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوءًا وَاحِدًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْمَشْهُورُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَى الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اسْتِحْبَابًا لَا عَلَى الْوُجُوبِ.

ہر نماز کے لیے (نیا) وضو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم (وضو ہونے نہ ہونے دونوں صورتوں میں) ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے۔ حمید کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا تم کس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے محدثین کے نزدیک حضرت انس سے عمرو بن عامر کی روایت مشہور ہے بعض علماء ہر نماز کے لئے وضو کو مستحب جانتے ہیں واجب قرار نہیں دیتے۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے، عمرو بن عامر انصاری نے حضرت انس سے پوچھا آپ لوگ

مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ فَأَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۵۹۔ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ حَدِيْثٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْأَفْرِيْقِيُّ عَنْ أَبِيْ غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْأَفْرِيْقِيِّ وَهُوَ إِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ذُكِرَ لِهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَقَالَ هٰذَا إِسْنَادٌ مَشْرِقِيٌّ

کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم جب تک بے وضو نہ ہو جائیں، ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو ہوتے ہوئے بار دیگر وضو کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھتا ہے۔ افریقی نے بواسطہ ابو غطیف حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی حسین بن حریث مروزی نے بواسطہ محمد بن یزید واسطی افریقی سے روایت کی اور یہ سند ضعیف ہے علی، یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کرتے ہیں کہ ہشام بن عروہ کے پاس یہ حدیث بیان کی گئی تو انہوں نے کہا یہ سند مشرقی ہے یعنی اہل مدینہ نے روایت نہیں کی بلکہ اہل کوفہ و بصرہ کی روایت ہے۔

بَابُ ۴۵ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ

ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزَادَ فِيْهِ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے فتح مکہ کے سال آپ نے تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کیں اور موزوں پر مسح فرمایا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے وہ عمل فرمایا جو اس سے پہلے نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو علی بن قادم نے سفیان ثوری سے روایت کیا اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں "آپ نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا" سفیان ثوری نے اس حدیث کو محارب بن دثار اور سلیمان بن بریدہ کے واسطہ سے بھی روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے۔ وکیع نے سفیان، محارب، سلیمان بن بریدہ اور بریدہ کے واسطے سے اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے سفیان محارب بن دثار اور سلیمان بن بریدہ کے واسطے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی یہ حدیث، وکیع کی روایت سے اصح ہے علماء کا اس پر عمل ہے کہ تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھی

الْعِلْمِ اِنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوٰتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِسْتِحْبَابًا وَّاِرَادَةَ الْفَضْلِ وَيُرْوٰى عَنِ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّهٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ وَّفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ۔

ہو سکتی ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے بعض نے کہا ہر نماز کے لئے وضو مستحب ہے افریقی سے بواسطہ ابن غطیف اور ابن عمر مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طہارت کے باوجود وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے سبب دس نیکیاں تحریر فرماتا ہے یہ سند ضعیف ہے اور اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے ادا فرمائی۔

بَابٌ فِيْ وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَّاُمِّ هَانِئٍ وَّاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ۔

مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا آپ فرماتی ہیں "میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے عام فقہاء کا یہی قول ہے کہ مرد اور عورت کے ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں اس باب میں حضرت علی، عائشہ، انس، ام ہانی، ام حبیبہ، ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ

۶۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ حَاجِبٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَكَرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ الْوُضُوْءَ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ كَرِهَا فَضْلَ طَهُوْرِهَا وَلَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ سُؤْرِهَا بَاْسًا۔

عورت کے وضو سے بچا ہوا پانی مکروہ ہے

قبیلہ بنی غفار سے ایک شخص راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے منع فرمایا اس باب میں عبداللہ بن سرجس سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں بعض فقہاء نے عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کو مکروہ کہا ہے البتہ جھوٹے میں کوئی حرج نہیں، یہ قول امام احمد اور امام اسحٰق کا ہے۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُّحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ

حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے عورت کے بچے ہوئے پانی یا (فرمایا) اس کے جھوٹے (راوی کو شک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو حَاجِبٍ اسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

٦٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

بَابُ ٤٩ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

٦٦۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ جَوَّدَ أَبُو أُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَرْوِ أَحَدٌ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ أَحْسَنَ مِمَّا رَوَى أَبُو أُسَامَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ۔

ہے) سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوحاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے، محمد بن بشار نے اپنی روایت بھی بغیر شک کے کہا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کی ممانعت فرمائی۔

اس میں رخصت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے ایک بڑے برتن میں غسل کیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کا ارادہ فرمایا انہوں نے عرض کیا حضور! میں حالت جنابت سے تھی آپ نے فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک، اور امام شافعی کا یہی قول ہے۔

پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا ہم بضاعہ کے کنویں سے وضو کر لیا کریں یہ وہ کنواں تھا جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، ابواسامہ نے اس حدیث میں عمدگی پیدا کی۔ بیر بضاعہ کے باب میں حدیث ابوسعید کو ابواسامہ سے اچھا کسی نے روایت نہیں کیا۔ یہ حدیث حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے اور اس باب میں حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ آخَرُ

۶۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْقُلَّةُ هِيَ الْجِرَارُ وَالْقُلَّةُ الَّتِي يُسْتَقٰى فِيْهَا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالُوْا إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ رِيْحُهُ أَوْ طَعْمُهُ وَقَالُوْا يَكُوْنُ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ قِرَبٍ۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میدانوں اور جنگلوں کے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے اور چارپائے گزرتے ہیں آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کو پہنچ جائے تو ناپاک نہیں ہوتا۔ محمد ابن اسحٰق کہتے ہیں قلہ مٹکے کو کہا جاتا ہے اور چرس کو بھی کہتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں امام شافعی امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مسلک ہے کہ جب پانی دو مٹکوں کو پہنچ جائے تو جب تک بو یا ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوتا اور دو مٹکے تقریباً پانچ مشکوں کے برابر ہوتا ہے۔

ف: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک جس پانی یا دس دس کا پانی جنگ کرنی وہ اتنا بڑا ناپاک نہیں ہوتا اس سے کم پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ [illegible]

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

۶۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ممنوع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، کہ پھر اسی سے وضو کرے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ فِي مَاءِ الْبَحْرِ أَنَّهُ طَهُوْرٌ

۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ أَبِيْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ

دریا کا پانی پاک ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "یا رسول اللہ! ہم دریا اور سمندر میں سفر کرتے ہیں ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے، اگر ہم اس سے وضو کریں پیاسے رہ جاتے ہیں تو کیا ہم دریا کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے" اس باب میں حضرت جابر اور فراسی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت

الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالْفِرَاسِيِّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِمَاءِ الْبَحْرِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ بِمَاءِ الْبَحْرِ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو هُوَ نَارٌ۔

باب٥٣ التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ

٦٦ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا أَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِيْ بَكْرَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى مَنْصُوْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ طَاؤُسٍ وَرِوَايَةُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْأَعْمَشُ أَحْفَظُ لِإِسْنَادِ إِبْرَاهِيْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ۔

باب٥٤ مَا جَاءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ

٦٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَ

ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر فقہا صحابہ جن میں سے حضرت ابوبکر، عمر فاروق اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی ہیں کا مسلک یہی ہے کہ دریا کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں، بعض صحابہ کرام کے نزدیک دریا اور سمندر کے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے ان صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بھی ہیں موخر الذکر فرماتے ہیں، وہ آگ ہے (یعنی نقصان دہ ہے)

پیشاب سے بچنے کی تنبیہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے تشریف لیجا رہے تھے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی بڑے جرم کی وجہ سے نہیں ایک پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا اس باب میں حضرت زید بن ثابت، ابوبکرہ ابوہریرہ، ابوموسیٰ اور عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے منصور نے اسے حضرت مجاہد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انکی روایت میں طاؤس کا ذکر نہیں، اعمش کی روایت اصح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، میں نے محمد بن ابان سے سنا انہوں نے وکیع کا قول نقل کیا کہ اعمش ابراہیم کی اسناد کے لئے منصور سے احفظ ہیں۔

ف اللہ تعالیٰ [illegible] (مترجم)

شیر خوار بچے کے پیشاب کا حکم

ام قیس بنت محصن فرماتی ہیں، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی میرے ساتھ میرا شیرخوار بچہ بھی تھا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس جگہ پر چھینٹے مارے (یعنی معمولی دھو دیا) اس باب میں حضرت علی، عائشہ، زینب، لبابہ بنت حارث

زَيْنَبَ وَلُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ أُمُّ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبِي السَّمْحِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي لَيْلَى وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالُوا يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا حُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَأُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرٰى أَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتّٰى مَاتُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتّٰى مَاتُوا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ نَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرُّعَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ غَيْرَ هٰذَا الشَّيْخِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهِ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ۔

(فضل بن عباس کی والدہ) ابو السمح، عبداللہ بن عمرو، ابولیلیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کئی صحابہ، تابعین، اور ان کے بعد کے فقہاء مثلاً امام احمد اور امام اسحٰق وغیرہما کا بھی یہی قول ہے کہ شیر خوار بچے کا پیشاب صرف دھو دیا جائے اور بچی کا اچھی طرح دھویا جائے اور جب وہ کھانا کھانے لگ جائیں تو پھر دونوں کا پیشاب اچھی طرح دھویا جائے۔

حلال جانوروں کا پیشاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں آئے انہیں یہاں کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اونٹوں کو ہانک کر لے گئے اور اسلام سے مرتد ہو کر بھاگ گئے۔ جب انہیں پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیے اور آنکھوں میں سلائیاں پھروا کر ریگستان میں ڈلوا دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں دیکھتا تھا کہ ان میں سے ایک زمین کو اپنے منہ سے کھود رہا ہے یہاں تک کہ وہ سب مر گئے۔ حماد نے بعض اوقات "کھودنے" کی بجائے "کاٹنے" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب پینے میں کوئی حرج نہیں۔

[illegible]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائی تھیں کہ انہوں نے حضور کے چرواہوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے یزید بن زریع سے یحییٰ بن غیلان کے علاوہ کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں حضور کا ان کے ساتھ یہ سلوک قرآن کے حکم "والجروح قصاص" (زخموں میں بدلہ ہے) کا یہی مطلب ہے محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضور کا یہ عمل آیات حدود کے نزول سے پہلے کا ہے۔

[illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ أَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ أَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ يَسْمَعُ صَوْتًا أَوْ يَجِدُ رِيْحًا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ اسْتِيْقَانًا يَقْدِرُ أَنْ يَحْلِفَ عَلَيْهِ وَقَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قُبُلِ الْمَرْأَةِ الرِّيْحُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحٰقَ۔

ہوا کے خارج ہونے سے وضوء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وضو صرف آواز اور ہوا سے ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو اور اپنے سرینوں کے درمیان ہوا پائے تو جب تک آواز نہ سنے یا بُو نہ آئے، مسجد سے باہر نہ نکلے،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بے وضو ہو، تو جب تک وضو نہ کرلے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی. امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عبداللہ بن زید، علی بن طلق، عائشہ، ابن عباس اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا یہی قول ہے کہ جب تک آواز یا بدبو نہ آئے وضو واجب نہیں ہوتا، ابن مبارک کہتے ہیں شک سے وضو واجب نہیں ہوتا جب تک کسی کو وضو ٹوٹنے کا اتنا یقین نہ ہو جس پر قسم اٹھا سکے ابن مبارک کا یہی قول ہے کہ جب عورت کے آگے سے ہوا نکلے تو وضو واجب ہوگا امام شافعی اور اسحاق کا بھی یہی

[illegible]

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى وَهَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِيْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نیند سے وضوء

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حالت سجدہ میں سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے (یا لمبی سانس تھا) پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، میں

وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاَبُوْ خَالِدٍ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ عَمَّنْ نَامَ قَاعِدًا مُعْتَمِدًا فَقَالَ لَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَقَدْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَبَا الْعَالِيَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ فَرَاٰى اَكْثَرُهُمْ اَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِذَا نَامَ قَاعِدًا اَوْ قَائِمًا حَتّٰى يَنَامَ مُضْطَجِعًا وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا نَامَ حَتّٰى غُلِبَ عَلٰى عَقْلِهٖ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ نَامَ قَاعِدًا فَرَاٰى رُؤْيَا اَوْ زَالَتْ مَقْعَدَتُهٗ لِوَسَنِ النَّوْمِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ.

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۵. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَتَوَضَّاُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّاُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ

نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ تو سو گئے تھے آپ نے فرمایا وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے کیونکہ اس صورت میں جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ابوخالد کا نام یزید بن عبدالرحمن ہے اس باب میں حضرت عائشہ، ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام بیٹھے بیٹھے سو جاتے پھر اٹھ کر وضو کئے بغیر نماز پڑھتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے صالح بن عبداللہ کہتے ہیں، میں نے ابن مبارک سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو تکیہ لگا کر سوتا ہے انہوں نے فرمایا اس پر وضو نہیں۔ سعید بن عروبہ نے بواسطہ قتادہ حضرت ابن عباس کی حدیث روایت کی ہے لیکن اس میں نہ تو ابو العالیہ کا ذکر ہے اور نہ اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے نیند سے بیداری پر وضو کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اکثر کے نزدیک بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سونے والے پر وضو واجب نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے، سفیان ثوری ابن مبارک اور امام احمد کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں جب اتنا سوئے کہ عقل مغلوب ہو جائے، وضو واجب ہو جائے گا، امام اسحق کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں اگر کوئی بیٹھا ہوا سو گیا پھر خواب دیکھا یا اونگھ کی وجہ سے سرین اپنی جگہ سے ہٹ گئے تو اس پر وضو واجب ہے۔

آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو (ہاتھ دھونا اور کلی کرنا) ہے، اگرچہ پنیر کا ٹکڑا ہی ہو، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کیا ہم (گرم) تیل یا گرم پانی استعمال کرنے پر بھی وضو کریں حضرت ابوہریرہ

أَخِي إِذَا سَمِعْتَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! جب تو حضور کی حدیث سُنے تو اس کے لئے مثال نہ دیا کر۔ اس باب میں ام حبیبہ، ام سلمہ، زید بن ثابت، ابوطلحہ، ابوایوب اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء آگ کی پکی ہوئی چیز کے استعمال پر وضو کا حکم دیتے ہیں جبکہ اکثر صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء کا مذہب، وضو نہ کرنا ہے۔

بَابُ ۵۹ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۸۰. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ فِي هَذَا مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ إِنَّمَا رَوَاهُ حُسَامُ بْنُ مِصَكٍّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعِكْرِمَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأُمِّ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَأُمِّ عَامِرٍ وَسُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا

آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں باہر تشریف لے گئے میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے۔ اس عورت نے آپ کے لئے بکری ذبح کی آپ نے تناول فرمائی پھر وہ کھجوروں کا ایک تھال لے آئی آپ نے وہ بھی تناول فرمائیں پھر ظہر کے لئے وضو فرمایا اور نماز ادا کی نماز کے بعد بکری کا بچا ہوا گوشت دوبارہ تناول فرمایا اور وضو کے بغیر عصر کی نماز ادا فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے لیکن سند کے اعتبار سے وہ روایت صحیح نہیں اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین اور ابن عباس کے واسطے سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا صحیح یہ ہے کہ حضرت ابن عباس براہ راست حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اکثر حفاظ نے اسی طرح روایت کی ہے، ابن سیرین بواسطہ ابن عباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے یہ مروی ہے عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطاء، علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ حضرت ابن عباس، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے یہ اصح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن مسعود، ابورافع، ام حکم، عمرو بن امیہ، ام عامر، سوید بن نعمان اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً سفیان

عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ رَأَوْا تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَهٰذَا اٰخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَاسِخًا لِلْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ حَدِيْثِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ

۷۷. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّؤُوْا مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرَوٰى عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ ذِي الْغُرَّةِ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ فَأَخْطَأَ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَصَحُّ مَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ وَحَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق نے آگ سے پکی ہوئی چیز استعمال کرنے کے بعد وضو نہ کرنے کا قول کیا ہے اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو فعلوں میں سے یہ دوسرا ہے گویا کہ اس حدیث سے پہلی حدیث منسوخ ہے۔

ف : [illegible]

اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا " وضو کرو " بکری کے گوشت کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا " وضو نہ کرو " اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حجاج بن ارطاۃ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبداللہ سے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ، اسید بن حضیر سے روایت کیا ہے لیکن براء بن عازب سے مروی حدیث صحیح ہے امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے (اونٹ کے گوشت سے وضو کا لازم ہونا) عبیدہ ضبی نے یہ حدیث ابواسطہ عبداللہ بن عبداللہ رازی، عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ، ابن الغرہ روایت کی ہے، حماد بن سلمہ نے اسے حجاج بن ارطاۃ سے روایت کیا لیکن اس سے خطا واقع ہوئی وہ یہ کہ اس نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے کہا، جو بواسطہ اپنے والد اسید بن حضیر سے راوی ہیں بلکہ صحیح عبداللہ بن عبداللہ رازی ہے جو بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی حضرت براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں اسحٰق فرماتے ہیں اس باب میں زیادہ صحیح صرف دو حدیثیں ہیں ایک براء بن عازب کی اور دوسری جابر بن سمرہ کی رضی اللہ عنہما۔

شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کا حکم

۸۲۔ حدثنا اسحٰق بن منصور نا یحیی بن سعید القطان عن ہشام بن عروۃ قال اخبرنی ابی عن بسرۃ بنت صفوان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مس ذکرہ فلا یصل حتی یتوضأ وفی الباب عن ام حبیبۃ وابی ایوب وابی ہریرۃ واروی ابنۃ انیس وعائشۃ وجابر وزید بن خالد وعبد اللہ بن عمرو وقال ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح ہکذا روی غیر واحد مثل ہذا عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن بسرۃ وروی ابو اسامۃ وغیر واحد ہذا الحدیث عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن مروان عن بسرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثنا بذلک اسحٰق بن منصور نا ابو اسامۃ بہذا وروی ہذا الحدیث ابو الزناد عن عروۃ عن بسرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا بذلک علی بن حجر حدثنا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ عن عروۃ عن بسرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وہو قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وبہ یقول الاوزاعی والشافعی واحمد واسحٰق قال محمد اصح شیء فی ہذا الباب حدیث بسرۃ وقال ابو زرعۃ حدیث ام حبیبۃ فی ہذا الباب اصح وہو حدیث العلاء بن الحارث عن مکحول عن عنبسۃ بن ابی سفیان عن ام حبیبۃ وقال محمد لم یسمع مکحول عن عنبسۃ بن ابی سفیان وروی مکحول عن رجل عن عنبسۃ غیر ہذا الحدیث وکانہ لم یر ہذا الحدیث صحیحا۔

بسرہ بنت صفوان فرماتی ہیں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے، وضو کئے (ہاتھ دھوئے) بغیر نماز نہ پڑھے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ ابوایوب، ابوہریرہ، اروی ابنۃ انیس، عائشہ، جابر، زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، متعدد راویوں نے اس کی مثل روایت کی ہے ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد، بسرہ سے روایت کی ہے۔ ابواسحٰق منصور نے بواسطہ ابواسامہ اسی طرح روایت کی، ابوزناد نے بواسطہ عروہ، بسرہ سے نقل کی، علی بن حجر نے عبدالرحمٰن بن ابی زناد، ابوزناد اور عروہ کے واسطے سے بسرہ سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، کئی صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں بسرہ کی حدیث اصح ہے۔ ابوزرعہ کا قول ہے کہ ام حبیبہ کی حدیث اصح ہے، اور وہ علاء بن حارث، مکحول، عنبسہ بن ابوسفیان کے واسطے سے ام حبیبہ سے مروی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں، مکحول نے عنبسہ بن ابوسفیان سے سماع نہیں کیا، مکحول نے ایک شخص کے واسطہ سے عنبسہ سے حدیث روایت کی، گویا کہ امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں۔

باب ۶۲ ترک الوضوء من مس الذکر

شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا

۸۳۔ حدثنا ہناد نا ملازم بن عمرو عن عبد اللہ بن بدر عن قیس بن طلق بن علی الحنفی عن ابیہ عن النبی

قیس بن طلق بن علی حنفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (شرمگاہ) انسان

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ
بَضْعَةٌ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَ
قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوُا الْوُضُوءَ مِنْ
مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهَذَا
الْحَدِيثُ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثَ أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ
قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ
فِي مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَأَيُّوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَحَدِيثُ مُلَازِمِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ أَصَحُّ وَأَحْسَنُ.

بَابُ ٦٣ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

٨٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ
مَنِيعٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالُوا نَا وَكِيعٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ
إِلَى الصَّلَوٰةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ
قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هَذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ
أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا
لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ
وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ
وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالتَّابِعِينَ وَإِنَّمَا تَرَكَ أَصْحَابُنَا حَدِيثَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا لِأَنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَهُمْ لِحَالِ
الْإِسْنَادِ قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ
هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ هُوَ شِبْهُ لَا شَيْءَ قَالَ سَمِعْتُ
مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ حَبِيبُ

سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوامامہ
سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں متعدد
صحابہ اور بعض تابعین شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بعد
ضروری نہیں سمجھتے، اہل کوفہ اور ابن مبارک کا یہی مسلک
ہے اس باب میں روایت کردہ احادیث میں سے یہ
حدیث احسن ہے ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے
قیس بن طلق کے واسطے سے ان کے والد سے یہ حدیث
روایت کی۔ بعض محدثین نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ
کے بارے میں کلام کیا ہے، ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن
بدر سے روایت اصح اور احسن ہے۔

بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک کا بوسہ لیا پھر وضو
کئے بغیر نماز کے لئے تشریف لے گئے حضرت عروہ کہتے ہیں
میں نے عرض کیا "وہ آپ ہی ہو سکتی ہیں" اس پر آپ ہنس
پڑیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اسی کے ہم معنی حدیث
کئی صحابہ کرام اور تابعین سے منقول ہے، سفیان ثوری
اور اہل کوفہ کا یہی مذہب ہے کہ بوسہ لینے سے وضو
نہیں ٹوٹتا، مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد
اور اسحٰق کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو واجب ہوتا
ہے کئی صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام ترمذی فرماتے
ہیں ہمارے احباب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی
حدیث پر اس لئے عمل نہیں کیا کہ ان کے نزدیک یہ
حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں فرماتے ہیں
میں نے ابوبکر عطار بصری سے سنا وہ علی بن مدینی
کا قول نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان نے اس
حدیث کو ضعیف کہا ہے محمد بن اسماعیل بخاری کو سنا وہ بھی
اسے ضعیف قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں حبیب بن ابی ثابت

بن أبي ثابت لم يسمع من عروة وقد روي عن إبراهيم التيمي عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قبلها ولم يتوضأ وهذا لا يصح أيضا ولا نعرف لإبراهيم التيمي سماعا من عائشة وليس يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء.

باب ٦٣ الوضوء من القيء والرعاف

٨١. حدثنا أبو عبيدة بن أبي السفر وإسحاق بن منصور قال أبو عبيدة ثنا وقال إسحاق أنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثني أبي عن حسين المعلم عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني عبد الرحمن ابن عمرو **الأوزاعي عن يعيش بن الوليد المخزومي عن أبيه عن** معدان بن أبي طلحة عن أبي الدرداء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فتوضأ فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فذكرت ذلك له فقال صدق أنا صببت له وضوءه. وقال إسحاق بن منصور معدان بن طلحة قال أبو عيسى وابن أبي طلحة أصح قال أبو عيسى وقد رأى غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم من التابعين الوضوء من القيء والرعاف وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك وأحمد وإسحاق وقال بعض أهل العلم ليس في القيء والرعاف وضوء وهو قول مالك والشافعي وقد جود حسين المعلم هذا الحديث وحديث حسين أصح شيء في هذا الباب وروى معمر هذا الحديث عن يحيى بن أبي كثير فأخطأ فيه فقال عن يعيش بن الوليد عن خالد بن معدان عن أبي الدرداء ولم يذكر فيه الأوزاعي وقال عن خالد بن معدان وإنما هو معدان بن أبي طلحة.

باب الوضوء بالنبيذ

کو حضرت عروہ سے سماع نہیں۔ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور وضو نہیں فرمایا" یہ حدیث بھی صحیح نہیں نہ تو ابراہیم تیمی کے لئے ام المومنین سے سماع ثابت ہے اور نہ ہی اس باب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث مروی ہے۔

قے اور نکسیر سے وضو کرنا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قے آئی پھر آپ نے وضو فرمایا (اس کے بعد) میں نے دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان کی ملاقات کے دوران یہ بات بتائی انہوں نے فرمایا **ابوالدرداء نے سچ کہا میں نے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم** کے وضو کے لئے پانی ڈالا۔ اسحٰق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا، امام ترمذی فرماتے ہیں میرے نزدیک ابن ابی طلحہ زیادہ صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں کئی صحابہ کرام اور تابعین عظام نے قے اور نکسیر سے وضو واجب ہونے کا قول کیا ہے سفیان ثوری ابن مبارک، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی نظریہ ہے بعض علماء کے نزدیک قے اور نکسیر میں وضو نہیں، امام مالک اور امام شافعی کا یہی مسلک ہے حسین معلم نے اس حدیث میں عمدگی پیدا کی اور حسین کی حدیث اس باب میں اصح ہے معمر نے یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہوئے خطا کی اور کہا یعیش بن ولید بواسطہ خالد بن معدان، ابوالدرداء سے راوی ہیں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا نیز خالد بن معدان کہا حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں،

نبیذ سے وضو

٨٨- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي إِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيْذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَإِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ زَيْدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ لَا نَعْرِفُ لَهٗ رِوَايَةً غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالنَّبِيْذِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ إِسْحٰقُ إِنِ ابْتُلِيَ رَجُلٌ بِهٰذَا فَتَوَضَّأَ بِالنَّبِيْذِ وَتَيَمَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَقَوْلُ مَنْ يَقُوْلُ لَا يُتَوَضَّأُ بِالنَّبِيْذِ أَقْرَبُ إِلَى الْكِتَابِ وَأَشْبَهُ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا "تیرے توشہ دان میں کیا ہے؟" میں نے عرض کیا "نبیذ ہے" آپ نے فرمایا "پاکیزہ کھجور اور پاک پانی ہے" حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں پھر آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابوزید ابو عبداللہ کے واسطے سے ہی حضور سے مروی ہے محدثین کے نزدیک ابوزید مجہول ہے اس حدیث کے علاوہ اس کی کوئی روایت معروف نہیں بعض علماء جیسے سفیان وغیرہ کے نزدیک نبیذ سے وضو جائز ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں نبیذ سے وضو نہ کیا جائے امام شافعی امام احمد اور امام اسحاق کا یہی قول ہے امام اسحاق فرماتے ہیں اگر کسی کے پاس نبیذ ہی ہو تو اس سے وضو اور تیمم دونوں کرنا مجھے پسند ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں نبیذ سے وضو نہ کرنے والوں کا قول کتاب اللہ کے زیادہ قریب اور مشابہ ہے کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے "اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا ارادہ کرو (تیمم کرو)۔"

بَابُ ٦٦ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

٨٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهٗ دَسَمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمُ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا اس میں چکناہٹ ہے۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعد اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء نے کہا کہ دودھ پینے کے بعد کلی ضروری ہے۔ ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے جبکہ بعض علماء کے نزدیک لازمی نہیں۔

بَابٌ ٦٧ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ

پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

٩٠- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا أَبُوْ أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَإِنَّمَا يُكْرَهُ هٰذَا عِنْدَنَا إِذَا كَانَ عَلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ ذٰلِكَ وَهٰذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَفِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا آپ پیشاب فرما رہے تھے اس لئے آپ نے جواب نہ دیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ اسی وقت مکروہ ہے جب پیشاب کر رہا ہو یا پاخانہ پھر بعض علماء نے اس حدیث کی یہی تفسیر بیان کی ہے اس باب میں روایت کی گئی احادیث میں یہ حدیث احسن ہے نیز اس باب

الباب عن المهاجر بن قنفذ وعبد الله بن حنظلة وعلقمة بن الشفواء وجابر والبراء.

باب ماجاء في سؤر الكلب

٨٥. حدثنا سوار بن عبد الله العنبري نا المعتمر بن سليمان قال سمعت أيوب عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يغسل **الإناء إذا ولغ فيه الكلب سبع مرات أولاهن أو أخراهن** بالتراب وإذا ولغت فيه الهرة غسل مرة قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول الشافعي وأحمد و إسحق وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا ولم يذكر فيه وإذا ولغت فيه الهرة غسل مرة وفي الباب عن عبد الله بن مغفل.

باب ماجاء في سؤر الهرة

٨٦. حدثنا إسحق بن موسى الأنصاري نا معن نا مالك بن أنس عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن حميدة ابنة عبيد بن رفاعة عن كبشة ابنة كعب بن مالك وكانت عند ابن أبي قتادة أن أبا قتادة دخل عليها قالت فسكبت له وضوءا قالت فجاءت هرة تشرب فأصغى لها الإناء حتى شربت قالت كبشة فرآني أنظر إليه فقال أتعجبين يا ابنة أخي فقلت نعم فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنها ليست بنجس إنما هي من الطوافين عليكم أو الطوافات وفي الباب عن عائشة وأبي هريرة قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول أكثر العلماء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل الشافعي وأحمد وإسحق لم يروا بسؤر الهرة بأسا وهذا أحسن شيء في هذا الباب وقد جود مالك هذا الحديث عن إسحق بن

میں مہاجر بن قنفذ، عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن شفواء، جابر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

کتے کا جھوٹا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جس برتن کو کتے نے منہ لگایا اس کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی اور آخری مرتبہ مٹی سے دھویا جائے **اور بلی کا جھوٹا برتن ایک مرتبہ دھویا جائے۔** امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحق کا یہی قول ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی گئی ہے، لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں "بلی کا جھوٹا برتن ایک مرتبہ دھویا جائے"۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

بلی کا جھوٹا

کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ابوقتادہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے ان کے وضو کے لئے برتن میں پانی ڈالا ایک بلی نے آکر پینا شروع کر دیا آپ نے اس کی طرف برتن کو ٹیڑھا کیا یہاں تک کہ اس نے پی لیا۔ ابوقتادہ نے میری طرف دیکھا جبکہ میں بھی ادھر تعجب سے دیکھ رہی تھی، آپ نے فرمایا اے بھتیجی! کیا تجھے تعجب ہوا؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ناپاک نہیں ہے کیونکہ گھروں میں آنے جانے والوں میں سے ہے (لہٰذا اس سے بچاؤ مشکل ہے) اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً امام شافعی، احمد، اسحق اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے کہ وہ بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے (یعنی نجس نہیں مکروہ ہے) اس باب میں یہ حدیث احسن ہے مالک نے اسے اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے عمدہ طریقہ پر روایت کیا

عبد الله بن ابي طلحة ولم يأت به احد اتم من مالك.

باب المسح على الخفين

٨٠. حدثنا هناد حدثنا وكيع عن الاعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث قال بال جرير بن عبد الله ثم توضأ ومسح على خفيه فقيل له اتفعل هذا قال وما يمنعني وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله قال وكان يعجبهم حديث جرير لان اسلامه كان بعد نزول المائدة وفي الباب عن عمر وعلي وحذيفة والمغيرة وبلال وسعد وابي ايوب وسلمان وبريدة وعمرو بن امية وانس وسهل بن سعد ويعلى بن مرة وعبادة بن الصامت واسامة بن شريك وابي امامة وجابر واسامة بن زيد قال ابو عيسى حديث جرير حسن صحيح ويروى عن شهر بن حوشب قال رأيت جرير بن عبد الله توضأ ومسح على خفيه فقلت له في ذلك فقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على خفيه فقلت له أقبل المائدة أو بعد المائدة فقال ما اسلمت الا بعد المائدة حدثنا بذلك قتيبة حدثنا خالد بن زياد الترمذي عن مقاتل بن حيان عن شهر بن حوشب عن جرير وقال وروى بقية عن ابراهيم بن ادهم عن مقاتل بن حيان عن شهر بن حوشب عن جرير وهذا حديث مفسر لان بعض من انكر المسح على الخفين تأول ان مسح النبي صلى الله عليه وسلم على الخفين كان قبل نزول المائدة وذكر جرير في حديثه انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين بعد نزول المائدة.

باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم

٨١. حدثنا قتيبة حدثنا ابو عوانة عن سعيد بن مسروق عن ابراهيم التيمي عن عمرو بن ميمون عن ابي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سئل

کسی راوی نے اس حدیث کو مالک سے زیادہ مکمل بیان نہیں کیا۔

موزوں پر مسح

ہمام بن حارث سے روایت ہے، جریر بن عبداللہ نے پیشاب کیا پھر وضو کر کے موزوں پر مسح کیا آپ سے پوچھا گیا کیا آپ یہ کام (یعنی مسح) کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے راوی کہتے ہیں کہ حدیث جریر سب کو پسند تھی کیونکہ وہ سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد مسلمان ہوئے اس باب میں حضرت عمر، علی، حذیفہ، مغیرہ، بلال، سعد، ابو ایوب، سلمان، بریدہ، عمرو بن امیہ، انس، سہل بن سعد، یعلی بن مرہ، عبادہ بن صامت، اسامہ بن شریک، ابو امامہ، جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں جریر کی حدیث حسن صحیح ہے شہر بن حوشب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا، میں نے اس سلسلے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا شہر بن حوشب کہتے ہیں کیا یہ واقعہ نزول مائدہ سے پہلے کا ہے یا بعد کا؟ انہوں نے فرمایا "میں نزول مائدہ کے بعد اسلام لایا ہوں۔" امام ترمذی فرماتے ہیں ہم سے قتیبہ نے متعدد واسطوں سے حضرت جریر کی حدیث بیان کی اور یہ حدیث وضاحت ہے اس کی کہ بعض منکرین مسح تاویل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نزول مائدہ سے قبل موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے اور اس حدیث میں حضرت جریر کا بیان ہے کہ انہوں نے نزول مائدہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔

مسافر اور مقیم کے لیے موزوں پر مدت مسح

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے

عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثٌ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَرِيرٍ۔

لئے ایک دن رات کی مدت ہے ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس باب میں حضرت علی، ابوبکرہ، ابوہریرہ، صفوان بن عسال عوف بن مالک، ابن عمر اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں،

۸۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَلَا يَصِحُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ حَدِيثَ الْمَسْحِ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ كُنَّا فِي حُجْرَةِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ وَمَعَنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ فَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالُوا يَمْسَحُ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ لَمْ يُوَقِّتُوا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالتَّوْقِيتُ أَصَحُّ۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ہم سفر میں ہوتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین دن رات تک موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے، جنابت میں اتارنے کا حکم ہوتا لیکن پیشاب پاخانے اور نیند سے نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حکم بن عتیبہ اور حماد نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور ابوعبداللہ جدلی حضرت خزیمہ بن ثابت سے روایت کیا اور یہ صحیح نہیں، علی بن مدینی نے یحییٰ کے واسطے سے شعبہ کا قول نقل کیا کہ ابراہیم نخعی نے ابوعبداللہ جدلی سے حدیث مسح کا سماع نہیں کیا۔ زائدہ، منصور سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابراہیم تیمی کے حجرہ میں تھے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی تھے، پس ابراہیم تیمی نے ہم سب عمرو بن میمون، ابوعبداللہ جدلی اور خزیمہ بن ثابت کے واسطے سے حدیث مسح بیان کی امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں صفوان بن عسال کی حدیث احسن ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء مثل سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی مسلک ہے کہ مقیم ایک دن رات اور مسافر تین دن رات مسح کرے بعض علماء کہتے ہیں موزوں پر مسح کے بارے میں وقت کی تعیین نہیں ہے، یہ قول مالک بن انس کا ہے، لیکن "وقت کا تعین" اصح ہے۔

بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ

موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا

۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح فرمایا

الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَإِسْحٰقُ وَهٰذَا حَدِيثٌ مَعْلُولٌ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ غَيْرُ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ لِأَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ رَوٰى هٰذَا عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَجَاءٍ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمُغِيرَةَ.

امام ترمذی فرماتے ہیں متعدد صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام مالک، شافعی اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ یہ حدیث معلول ہے اور ثور بن یزید سے صرف ولید بن مسلم نے مسند بیان کی۔ (باقی رواۃ نے مرسل بیان کیا اور مغیرہ کا ذکر نہیں کیا) میں نے ابو زرعہ اور محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو ان دونوں نے کہا یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن مبارک نے اسے بواسطہ ثور رجاء سے بیان کیا اور کہا کہ حضرت مغیرہ کے کاتب سے یہ حدیث مرسل بیان کی گئی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

۹۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا غَيْرَهُ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ مَالِكٌ يُشِيرُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ.

موزوں کے اوپر مسح کرنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے صرف اوپر والے حصہ پر مسح کرتے دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت مغیرہ کی حدیث حسن ہے اور وہ عبد الرحمٰن بن ابی الزناد کی روایت ہے جو ابو الزناد اور عروہ کے واسطے سے حضرت مغیرہ سے بیان کی گئی موزوں کے صرف ظاہر پر مسح کرنا کسی نے حضرت مغیرہ سے عروہ کے سوا ذکر نہیں کیا۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد کا بھی یہی قول ہے امام بخاری فرماتے ہیں امام مالک، عبد الرحمٰن بن ابی الزناد کے ضعف کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

۹۹ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالُوا يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ نَعْلَيْنِ إِذَا كَانَا ثَخِينَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسٰى.

جرابوں اور جوتوں پر مسح

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور جوتوں اور موزوں پر مسح کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے متعدد علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں جرابوں پر مسح جائز ہے اگرچہ نعل نہ ہوں لیکن دبیز ہوں۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

۹۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَعِمَامَتِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَذَكَرَ بَعْضُهُمُ الْمَسْحَ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُهُمُ النَّاصِيَةَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَسَلْمَانَ وَثَوْبَانَ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَسٌ وَبِهِ يَقُولُ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالُوا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَقُولُ إِنْ مَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ يُجْزِئُهُ لِلْأَثَرِ.

۹۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِي وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ أَمِسَّ الشَّعْرَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ لَا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ إِلَّا أَنْ يَمْسَحَ بِرَأْسِهِ مَعَ الْعِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

۹۵. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ

جرابوں اور پگڑی پر مسح

حسن بن مغیرہ اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور پگڑی کا پر مسح فرمایا۔ بکر کہتے ہیں میں نے حسن بن مغیرہ سے یہ حدیث بلا واسطہ سنی۔ محمد بن بشار نے بھی یہ حدیث روایت کی اور کہا کہ آپ نے پیشانی اور پگڑی مبارک پر مسح فرمایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے بعض نے پیشانی اور عمامہ کا ذکر کیا جبکہ بعض نے پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے احمد بن حسن سے امام احمد بن حنبل کا قول سنا وہ فرماتے ہیں میری آنکھوں نے سعید بن قطان کی مثل کسی کو نہیں دیکھا اس باب میں حضرت عمرو بن امیہ، سلمان، ثوبان اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ جیسے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے امام اوزاعی، احمد اور اسحٰق کہتے ہیں پگڑی پر مسح کیا جائیگا جارود بن معاذ کہتے ہیں میں نے وکیع بن جراح سے سنا انہوں نے کہا کہ اس حدیث کی بنا پر پگڑی کا پر مسح جائز ہے۔

ف: امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک پگڑی پر مسح ناجائز ہے یہ حدیث آیت مسح کے نزول سے پہلے کی ہے (مترجم)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پوتے ابو عبیدہ بن محمد سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے پگڑی پر مسح کے بارے میں پوچھا تو جواب دیا بالوں کو بھی ہاتھ لگاتا ہے متعدد صحابہ اور تابعین نے فرمایا، پگڑی کا پر مسح کرتے وقت سر کا بھی مسح کیا جائے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک اور امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

٩٦. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ أَوِ الْأَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

٩٧. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِنِ انْغَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَاءِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَجْزَأَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

بَابُ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

٩٨. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ

علیہ وسلم نے موزوں اور چادر (پگڑی) پر مسح فرمایا۔

غسل جنابت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت فرمایا بائیں ہاتھ سے برتن کو دائیں ہاتھ کی طرف جھکا کر دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور استنجاء فرمایا پھر ہاتھ کو دیوار یا زمین پر رگڑا، پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا چہرہ اور بازو دھوئے اور تین مرتبہ سر پر پانی ڈالا پھر تمام جسم پر پانی بہا کر اس جگہ سے علیحدہ ہو کے اور پاؤں دھوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ام سلمہ، جابر، ابوسعید، جبیر بن مطعم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھوتے پھر استنجاء کرتے اور نماز کے وضو جیسا وضو فرماتے پھر بالوں کو پانی پہنچاتے اور تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غسل جنابت میں اہل علم کا اختیار یہی طریقہ ہے کہ نماز کے وضو جیسا وضو کرے پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالے پھر تمام جسم پر ایک مرتبہ پانی بہائے پھر پاؤں دھوئے اس پر علماء کا عمل ہے نیز ان کا یہ قول بھی ہے کہ اگر کوئی جنبی پانی میں غوطہ لگائے اور وضو نہ کرے تو بھی جائز ہے امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مسلک ہے۔

کیا عورت غسل کے وقت بالوں کو کھولے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ أَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ تَنْقُضْ شَعْرَهَا إِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُهَا بَعْدَ أَنْ تُفِيْضَ الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِهَا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سر کی چوٹی کو سختی سے باندھتی ہوں کیا میں غسل جنابت کیلئے کھولا کروں آپ نے فرمایا کھولنے کی ضرورت نہیں البتہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیا کرو پھر ایک مرتبہ پورے جسم پر پانی بہاؤ تو پاک ہو جاؤ گی۔ یا فرمایا اس وقت تو بیشک پاک ہو گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب عورت غسل جنابت کرے اور بالوں کو کھولے بغیر سر پر پانی ڈالے تو جائز ہے۔

ف: البتہ کھلے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں بشرطیکہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے لیکن مرد کیلئے ہر حال میں کھولنے ضروری ہیں (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً

ہر بال کے نیچے جنابت ہے

۹۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ نَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِيْهٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ وَيُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ وَيُقَالُ ابْنُ وَجْبَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہٰذا بالوں کو دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔ اس باب میں حضرت علی اور انس رضی اللہ عنہما سے حارث بن وجیہ کی حدیث غریب ہے ہم صرف اسی کے واسطے سے جانتے ہیں اور وہ بزرگ ہے اور غیر معتمد علیہ ہیں ان سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے لیکن اس حدیث میں وہ مالک بن دینار سے روایت کرنے میں تنہا ہیں ان کو حارث بن وجیہ بھی کہتے ہیں اور ابن وجبہ بھی۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل کے بعد وضو

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ أَنْ لَا يَتَوَضَّأَ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر صحابہ و تابعین کا یہی قول ہے، کہ غسل کے بعد وضو کرنا (ضروری) نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

دو شرمگاہوں کے باہم ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے میں اور رسول اللہ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

۱۰۲ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَالْفُقَهَاءُ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ قَالُوا إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ.

صلے اللہ علیہ وسلم ہم بستر ہوتے پھر ہم دونوں غسل کرتے اس باب میں حضرت ابوہریرہ ، عبداللہ بن عمرو ، اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں غسل واجب ہو جاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے ، یہ حدیث حضرت عائشہ سے کئی طرف سے مروی ہے کہ جب دو شرمگاہیں باہم مل جائیں غسل واجب ہو جاتا ہے اکثر صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور عائشہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں تابعین اور بعد کے فقہاء مثلاً سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے کہ دو شرمگاہوں کے باہم ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے ۔

ف : حنفیہ کے نزدیک محض شرمگاہوں کے ملنے سے وضو واجب ہو جاتا ہے یہاں مراد دخول ہے جس سے غسل واجب ہوگا ہے انزال ہو یا نہ ہو (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

۱۰۳ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذَلِكَ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّهُ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلَا.

منی نکلنے سے غسل واجب ہے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، ابتدائے اسلام میں منی نکلنے سے غسل واجب نہ ہونے کی رخصت تھی پھر یہ منسوخ ہو گئی احمد بن منیع نے زہری سے اس سند کے ساتھ اس کی مثل روایت ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ، ابتدائے اسلام میں منی سے غسل واجب ہوتا تھا پھر منسوخ ہو گیا ، اسی طرح کئی صحابہ کرام نے روایت کیا جن میں ابی بن کعب اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بھی ہیں ۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مرد جب عورت سے جماع کرے دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا اگرچہ انزال نہ ہو ۔

۱۰۴۔ حدثنا علي بن حجر نا شريك عن أبي الجحاف عن عكرمة عن ابن عباس قال إنما الماء من الماء في الاحتلام قال أبو عيسى سمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول لم نجد هذا الحديث إلا عند شريك وفي الباب عن عثمان بن عفان وعلي بن أبي طالب والزبير وطلحة وأبي أيوب وأبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الماء من الماء وأبو الجحاف اسمه داود بن أبي عوف ويروى عن سفيان الثوري قال نا أبو الجحاف وكان مرضيا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے احتلام میں منی کے نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے جارود سے وکیع کا قول سنا کہ ہمیں یہ حدیث صرف شریک سے ملی، اس باب میں حضرت عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، زبیر، طلحہ ابوایوب اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی (غسل) پانی (منی) سے ہے ابوجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے، سفیان ثوری کہتے ہیں، ہم سے ابوجحاف نے بیان کیا اور وہ پسندیدہ شخص ہے۔

باب فيمن يستيقظ ويرى بللا ولا يذكر احتلاما

اس آدمی کا حکم جو جاگنے پر تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو

۱۰۵۔ حدثنا أحمد بن منيع نا حماد بن خالد الخياط عن عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما قال يغتسل وعن الرجل يرى أنه قد احتلم ولم يجد بللا قال لا غسل عليه قالت أم سلمة يا رسول الله هل على المرأة ترى ذلك غسل قال نعم إن النساء شقائق الرجال قال أبو عيسى إنما روى هذا الحديث عبد الله بن عمر عن عبيد الله بن عمر حديث عائشة في الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما وعبد الله ضعفه يحيى بن سعيد من قبل حفظه في الحديث وهو قول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين إذا استيقظ الرجل فرأى بلة أنه يغتسل وهو قول سفيان وأحمد وقال بعض أهل العلم من التابعين إنما يجب عليه الغسل إذا كانت البلة بلة نطفة وهو قول الشافعي وإسحق وإذا رأى احتلاما ولم ير بلة فلا غسل عليه عند عامة أهل العلم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جسے احتلام یاد نہ ہو اور وہ تری پائے آپ نے فرمایا "غسل کرے" اس کے بارے میں پوچھا گیا جسے احتلام تو یاد ہے لیکن اس نے اپنے جسم یا کپڑے پر تری نہیں پائی آپ نے فرمایا اس پر غسل نہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا یہ بات دیکھنے سے عورت پر بھی غسل ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" عورتیں مردوں ہی کی طرح ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن عمر نے عبیداللہ بن عمر سے حدیث عائشہ روایت کی کہ جو تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو یحییٰ بن سعید نے عبداللہ کو حفظ حدیث کے سلسلے میں ضعیف قرار دیا۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے کہ جب آدمی نیند سے بیدار ہو اور تری پائے تو غسل کرے سفیان ثوری اور امام احمد کا بھی یہی خیال ہے بعض تابعی علماء نے فرمایا کہ غسل اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب منی کی تری ہو امام شافعی اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے احتلام یاد ہو لیکن تری نہ پائے تو عام علماء کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا (احناف کا بھی یہی مسلک ہے)

باب ما جاء في المني والمذي

١٠٦۔ حدثنا محمد بن عمرو السواق البلخي نا هشيم عن يزيد بن أبي زياد ح ونا محمود بن غيلان نا حسين الجعفي عن زائدة عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن علي قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن المذي فقال من المذي الوضوء ومن المني الغسل وفي الباب عن المقداد بن الأسود وأبي بن كعب قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه من المذي الوضوء ومن المني الغسل وهو قول عامة أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحق۔

منی اور مذی کے احکام

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت مقداد بن اسود اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت علی سے یہ روایت کئی طرق سے مروی ہے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل ہے متعدد صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ بھی اسی مسلک پر کاربند ہیں۔

باب في المذي يصيب الثوب

١٠٧۔ حدثنا هناد نا عبدة عن محمد بن إسحق عن **سعيد بن عبيد هو ابن السباق عن أبيه عن سهل** بن حنيف قال كنت ألقى من المذي شدة وعناء فكنت أكثر منه الغسل فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم وسألته عنه فقال إنما يجزئك من ذلك الوضوء فقلت يا رسول الله كيف بما يصيب ثوبي منه قال يكفيك أن تأخذ كفا من ماء فتنضح به ثوبك حيث ترى أنه أصاب منه قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح ولا نعرف مثل هذا إلا من حديث محمد بن إسحق في المذي مثل هذا وقد اختلف أهل العلم في المذي يصيب الثوب فقال بعضهم لا يجزئ إلا الغسل وهو قول الشافعي وإسحق وقال بعضهم يجزئه النضح وقال أحمد أرجو أن

کپڑے پر مذی لگ جائے تو کیا حکم ہے

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مذی کے باعث شدت اور مشقت برداشت کیا کرتا اور اکثر غسل کرتا چنانچہ ایک دفعہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرکے اس کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا اس سے صرف وضو کافی ہے میں نے عرض کیا حضور! اگر کپڑے کو مذی لگ جائے تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا "جہاں مذی لگی ہو ایک چلو پانی اس پر چھڑک دو کافی ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ صرف محمد بن اسحٰق سے معروف ہے جس کپڑے کو مذی لگ جائے اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں، دھونا ضروری ہے، امام شافعی اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے بعض کے نزدیک صرف پانی

يجزئه النضح بالماء.

باب في المني يصيب الثوب

۱۰۸۔ حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن همام بن الحارث قال ضاف عائشة ضيف فأمرت له بملحفة صفراء فنام فيها فاحتلم فاستحيى أن يرسل إليها وبها أثر الاحتلام فغمسها في الماء ثم أرسل بها فقالت عائشة لم أفسد علينا ثوبنا إنما كان يكفيه أن يفركه بأصابعه وربما فركته من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم بأصابعي قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من الفقهاء مثل سفيان وأحمد وإسحق قالوا في المني يصيب الثوب يجزئه الفرك وإن لم يغسله وهكذا روي عن منصور عن إبراهيم عن همام بن الحارث عن عائشة مثل رواية الأعمش وروى أبو معشر هذا الحديث عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة وحديث الأعمش أصح.

۱۰۹۔ حدثنا أحمد بن منيع نا أبو معاوية عن عمرو بن ميمون بن مهران عن سليمان بن يسار عن عائشة أنها غسلت منيا من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وحديث عائشة أنها غسلت منيا من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بمخالف لحديث الفرك لأنه وإن كان الفرك يجزئ فقد يستحب للرجل أن لا يرى على ثوبه أثره قال ابن عباس المني بمنزلة المخاط فأمطه عنك ولو بإذخرة.

باب في الجنب ينام قبل أن يغتسل

۱۱۰۔ حدثنا هناد نا أبو بكر بن عياش عن الأعمش عن أبي إسحاق عن الأسود عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه

کا چھڑک دینا کافی ہے امام احمد فرماتے ہیں میرے خیال میں صرف پانی چھڑک دینا ہی کافی ہے۔

کپڑے پر منی لگ جائے تو کیا حکم ہے

ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک شخص مہمان ہوا۔ آپ نے اس کے لئے لحاف کا حکم دیا جس میں وہ سو گیا رات کو اسے احتلام ہو گیا چنانچہ اس نے اثر احتلام کے ساتھ واپس بھیجنے میں شرم محسوس کرتے ہوئے اسے پانی میں ڈبو کر بھیج دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کیا صرف انگلیوں سے کھرچنا ہی کافی تھا میں نے کئی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے اثر احتلام کو انگلیوں سے رگڑا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی فقہا کا یہی قول ہے جیسے سفیان ثوری، احمد اور اسحق یہ کہتے ہیں کپڑے پر منی لگ جائے تو صرف کھرچنا کافی ہے دھونا ضروری نہیں منصور ابراہیم اور ہمام بن الحارث کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح اعمش کی روایت کی مثل روایت کرتا ہے۔ ابو معشر نے بھی یہ حدیث ابراہیم اور اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ اعمش کی روایت اصح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو دھویا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ پہلی حدیث کے مخالف نہیں اگرچہ کھرچنا اور رگڑنا جائز ہے تاہم مستحب یہ ہے کہ کپڑے پر نشان نہ دکھائی دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں منی ناک کی رینٹھ کی طرح ہے۔ اسے اپنے کپڑے سے مٹا دے اگرچہ اذخر (گھاس) کے ساتھ ہی ہو۔

جنبی کا غسل سے پہلے سو جانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) حالت جنب میں آرام فرماتے، اور

وسلم ينام وهو جنب ولا يمس ماء.

۱۱۱ - حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن أبي إسحاق نحوه قال أبو عيسى وهذا قول سعيد بن المسيب وغيره وقد روى غير واحد عن الأسود عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يتوضأ قبل أن ينام وهذا أصح من حديث أبي إسحاق عن الأسود وقد روى عن أبي إسحاق هذا الحديث شعبة والثوري وغير واحد ويرون أن هذا غلط من أبي إسحاق.

پانی کو نہ چھوتے۔
ہناد نے بواسطہ وکیع اور سفیان ابواسحٰق سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ قول سعید بن مسیب وغیرہ کا ہے کئی راویوں نے اسود کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے بعد سونے کا ارادہ فرمانے سے قبل غسل فرماتے اسود سے ابواسحٰق کی روایت کی بہ نسبت یہ حدیث اصح ہے ابواسحٰق سے شعبہ اور سفیان ثوری نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے لیکن انکے نزدیک ابواسحٰق سے روایت میں غلطی واقع ہوئی ہے۔

باب في الوضوء للجنب إذا أراد أن ينام

۱۱۲ - حدثنا محمد بن المثنى نا يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن عمر أنه سأل النبي صلى الله عليه وسلم أينام أحدنا وهو جنب قال نعم إذا توضأ وفي الباب عن عمار وعائشة وجابر وأبي سعيد وأم سلمة قال أبو عيسى حديث عمر أحسن شيء في هذا الباب وأصح وهو قول غير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك و **الشافعي وأحمد وإسحاق قالوا إذا أراد الجنب أن ينام توضأ قبل أن ينام.**

جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "کیا ہم میں سے کوئی حالت جنب میں سو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا "ہاں جب کہ وضو کرلے" اس باب میں حضرت عمار، عائشہ، جابر، ابوسعید اور ام سلمیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عمر کی حدیث احسن واصح ہے۔ متعدد صحابہ، تابعین، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی احمد اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے کہ جنبی جب سونے کا ارادہ **کرے وضو کرلے۔ (یہ مستحب ہے فرض نہیں)۔** مترجم

باب ما جاء في مصافحة الجنب

۱۱۳ - حدثنا إسحاق بن منصور نا يحيى بن سعيد القطان نا حميد الطويل عن بكر بن عبد الله المزني عن أبي رافع عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم لقيه وهو جنب قال فانخنست فاغتسلت ثم جئت فقال أين كنت أو أين ذهبت قلت إني كنت جنبا قال إن المؤمن لا ينجس وفي الباب عن حذيفة قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وقد رخص غير واحد من أهل العلم في مصافحة الجنب ولم يروا بعرق الجنب والحائض بأسا.

جنبی سے مصافحہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے اور وہ (ابوہریرہ) جنبی تھے۔ فرماتے ہیں میں علیحدہ ہٹ گیا اور غسل کرکے حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہاں تھے یا فرمایا کہاں گئے تھے؟ میں نے عرض کیا "میں جنبی تھا" آپ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی علماء نے جنبی سے مصافحہ میں رخصت دی ہے اور جنبی اور حائضہ کے پسینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

بابٌ ٩٠ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

١١٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَعْنِي غُسْلًا إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَاءَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَأَنْزَلَتْ إِنَّ عَلَيْهَا الْغُسْلَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ وَخَوْلَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ۔

عورت کا احتلام

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ام سلیم بنت ملحان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا "یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتا کیا عورت پر بھی غسل ہے جب وہ خواب میں وہ چیز دیکھے جیسے مرد دیکھتے ہیں (یعنی احتلام) آپ نے فرمایا "ہاں" جب عورت، پانی (منی) دیکھے غسل کرے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا اے ام سلیم تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عام فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ عورت کو خواب میں احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی بھی اس کے قائل ہیں۔ اس باب میں حضرت ام سلیم خولہ، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔

بابٌ ٩١ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

١١٥۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدْفَأَ بِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَلَمْ أَغْتَسِلْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا اغْتَسَلَ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَسْتَدْفِئَ بِامْرَأَتِهِ وَيَنَامَ مَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

غسل کے بعد عورت سے گرمی حاصل کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بارہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرماکر میرے پاس تشریف لاتے اور حرارت حاصل کرتے میں انہیں اپنے ساتھ چمٹا لیتی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند میں کوئی خرابی نہیں اور متعدد صحابہ کرام و تابعین کا یہی قول ہے کہ جب مرد غسل کرلے تو عورت کے غسل کرنے سے پہلے اس سے گرمی حاصل کرنے اور اس کے ساتھ سونے میں کوئی حرج نہیں، سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مذہب ہے۔

بابٌ ٩٢ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

١١٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ

پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی کا تیمم کرنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لئے پاکیزگی ہے اگرچہ دس سال تک

أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَلَمْ يُسَمِّهِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْجُنُبَ وَالْحَائِضَ إِذَا لَمْ يَجِدَا الْمَاءَ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى التَّيَمُّمَ لِلْجُنُبِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَيُرْوَى عَنْهُ أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ يَتَيَمَّمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

پانی نہ پائے جب پانی مل جائے تو جسم پر اسے استعمال کرے کیونکہ یہ بہتر ہے محمود نے اپنی روایت میں کہا وہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اسی طرح کئی راویوں نے بواسطہ خالد حذاء، ابوقلابہ اور عمرو بن بجدان حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ایوب نے ابوقلابہ اور بنی عامر کے ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابوذر سے اس حدیث کو روایت کیا۔ اس شخص کا نام نہیں لیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور عام فقہاء کا یہی قول ہے کہ جنبی اور حائضہ پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرکے نماز پڑھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جنبی کے لئے تیمم جائز نہیں سمجھتے اگرچہ پانی نہ ملتا ہو۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے اس قول سے رجوع کرلیا اور فرمایا کہ پانی نہ ملے تو تیمم کرلے۔ سفیان ثوری، امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی مذہب ہے۔

بَابُ ۹۲ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي

قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ إِذَا جَاوَزَتْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

مستحاضہ کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فاطمہ بنت ابی حبیش نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں اس لئے پاک نہیں رہتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں جب حیض آئے نماز چھوڑ دو، جب ختم ہو جائے خون دھو لو اور نماز ادا کرو۔ ابومعاویہ اپنی روایت میں کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر نماز کے لئے وضو کرو یہاں تک کہ وہ وقت آجائے" اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے متعدد صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک، ابن مبارک اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب مستحاضہ کے ایام حیض ختم ہو جائیں وہ غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے۔

باب ما جاء أن المستحاضة تتوضأ لكل صلاة

۱۱۸۔ حدثنا قتيبة نا شريك عن أبي اليقظان عن عدي بن ثابت عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في المستحاضة تدع الصلاة أيام أقرائها التي كانت تحيض فيها ثم تغتسل وتتوضأ عند كل صلاة وتصوم وتصلي.

۱۱۹۔ حدثنا علي بن حجر نا شريك نحوه بمعناه قال أبو عيسى هذا حديث قد تفرد به شريك عن أبي اليقظان وسألت محمدا عن هذا الحديث فقلت عدي بن ثابت عن أبيه عن جده، جد عدي ما اسمه فلم يعرف محمد اسمه وذكرت لمحمد قول يحيى بن معين أن اسمه دينار فلم يعبأ به. وقال أحمد وإسحق في المستحاضة إن اغتسلت لكل صلاة هو أحوط لها وإن توضأت لكل صلاة أجزأها وإن جمعت بين الصلاتين بغسل واحد أجزأها

مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے

عدی بن ثابت بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایام حیض میں نماز ترک کر دے، پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے، روزے رکھے، اور نماز پڑھے،

علی بن حجر نے بواسطہ شریک اسی کے ہم معنی روایت بیان کی امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث میں شریک بواسطہ ابو یقظان متفرد ہے اور میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ بحدیث عدی بن ثابت نے بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کی انکے دادا کا نام کیا تھا امام بخاری کو انکا نام معلوم نہ تھا میں نے یحییٰ ابن معین کا قول ذکر کیا کہ انکا نام دینار تھا مگر امام بخاری نے اسکو بھی قابل اعتبار نہ سمجھا امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں مستحاضہ عورت کیلئے ہر نماز کے وقت غسل کرنے میں زیادہ احتیاط ہے اور ہر نماز کے لئے وضو جائز ہے اگر ایک ہی غسل سے دو نمازیں پڑھے تو بھی جائز ہے۔

باب في المستحاضة أنها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد

۱۲۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر العقدي نا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن إبراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه عمران بن طلحة عن أمه حمنة ابنة جحش قالت كنت أستحاض حيضة كثيرة شديدة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم أستفتيه وأخبره فوجدته في بيت أختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله إني أستحاض حيضة كثيرة شديدة فما تأمرني فيها قد منعتني الصيام والصلاة قال أنعت لك الكرسف فإنه يذهب الدم قالت هو أكثر من ذلك قال فتلجمي قالت هو أكثر من ذلك قال فاتخذي ثوبا قالت هو أكثر من ذلك إنما أثج ثجا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سآمرك بأمرين أيهما صنعت أجزأ عنك فإن قويت عليهما فأنت

مستحاضہ کا ایک غسل سے دو نمازیں جمع کرنا

حمنہ بنت جحش کہتی ہیں مجھے بہت زیادہ حیض آتا تھا، میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھنے حاضر ہوئی آپ اس وقت میری ہمشیرہ زینب بنت جحش کے گھر تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بہت زیادہ حیض آتا ہے جس نے نماز اور روزے سے روک رکھا ہے لہٰذا آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہیں کرسف (روئی) رکھنے کا طریقہ بتاتا ہوں یہ خون کو روک دیتی ہے عرض کیا وہ اس سے زیادہ ہے آپ نے فرمایا لگام کی طرح کپڑا باندھ لے عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے آپ نے فرمایا لگام کے نیچے ایک کپڑا رکھ لو انہوں نے عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو خون میں بہہ جاتی ہوں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں جو کر لو گی جائز ہے اگر دونوں کر سکو تو تم بہتر جانتی ہو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کی لات سے ایک ٹھوکر ہے پس علم الٰہی میں اپنے آپ کو چھ یا سات دن حائضہ سمجھ

عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي
سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا
رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ
لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي
فَإِنَّ ذَلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذَلِكِ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَ
كَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَى
أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حَتَّى تَطْهُرِينَ
وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ
الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي
وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّينَ وَكَذَلِكِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ
قَوِيتِ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشَرِيكٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ
طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ يَقُولُ
عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ وَالصَّحِيحُ عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا قَالَ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ
فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا كَانَتْ تَعْرِفُ حَيْضَهَا بِإِقْبَالِ الدَّمِ وَ
إِدْبَارِهِ وَإِقْبَالُهُ أَنْ يَكُونَ أَسْوَدَ وَإِدْبَارُهُ أَنْ يَتَغَيَّرَ إِلَى
الصُّفْرَةِ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلَى حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ وَ
إِنْ كَانَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ لَهَا أَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ قَبْلَ أَنْ تُسْتَحَاضَ
فَإِنَّهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ
صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَإِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا أَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ
وَلَمْ تَعْرِفِ الْحَيْضَ بِإِقْبَالِ الدَّمِ وَإِدْبَارِهِ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلَى حَدِيثِ
حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ
فِي أَوَّلِ مَا رَأَتْ فَدَامَتْ عَلَى ذَلِكَ فَإِنَّهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ مَا بَيْنَهَا
وَبَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَإِذَا طَهُرَتْ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا أَوْ قَبْلَ
ذَلِكَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ حَيْضٍ فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ

غسل کر لو اگر تم کو حیض سے پاک ہو گئی ہو تو تئیس یا چوبیس راتیں نماز پڑھو
اور روزہ رکھو یہ تمہیں کافی ہے اور ان عورتوں کیطرح کرو جنکو وقت پر
حیض آتا ہے اور مقررہ وقت پر پاک ہو جاتی ہیں اگر تم ظہر کو موخر اور عصر
کو جلدی سے پڑھ سکو تو غسل کر کے دونوں نمازیں پاک ہو کر پڑھو،
مغرب کی نماز دیر سے اور عشاء کی جلدی پڑھو غسل کر کے دونوں نمازیں
جمع کرو صبح کی نماز الگ غسل کر کے ادا کرو اسی طرح نماز پڑھتی رہو اور روزہ
رکھو اگر رکھ سکو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ طریقہ مجھے زیادہ پسند
ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے عبیداللہ بن عمرو رقی
ابن جریج اور شریک نے عبداللہ بن محمد عقیل، ابراہیم بن محمد بن طلحہ
اور ان کے چچا عمران کے واسطے سے عمران کی ماں حمنہ سے
روایت کیا ہے، البتہ جریج نے عمر بن طلحہ کہا، جب کہ صحیح نام
عمران بن طلحہ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے امام
بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے
فرمایا: یہ حدیث حسن ہے امام احمد بن حنبل نے بھی اسی طرح اس کو
حسن صحیح قرار دیا۔ امام احمد اور امام اسحٰق فرماتے ہیں جب مستحاضہ عورت
اپنے حیض کو خون کے آنے جانے سے پہچانتی ہو آتے وقت سیاہ رنگ کا
ہو اور جاتے وقت زرد ہو تو اس حالت میں فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث
پر عمل ہوگا اور اگر مستحاضہ کے لئے ایام حیض متعین ہوں تو وہ ایام حیض میں
نمازیں ترک کر دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے نیا وضو کر کے نماز
پڑھے اور اگر خون مسلسل آئے اور ایام حیض مقرر نہ ہوں اور خون کے
آنے جانے سے بھی حیض کا تعین نہ ہو سکے اس وقت حمنہ بنت
جحش کی حدیث پر عمل ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں جب مستحاضہ نے
پہلی مرتبہ خون دیکھا اور وہ بند نہ ہوا بلکہ مسلسل جاری رہا تو پندرہ
دن کی نمازیں چھوڑ دے اگر پندرہ دن یا کم میں بند ہو جائے تو یہ
حیض اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو چودہ دن کی نماز قضا کرے
اور اقل حیض کی کم از کم مدت یعنی ایک دن کی نماز چھوڑے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ
مدت میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک کم از کم
تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں۔ سفیان ثوری

يَوْمًا ثُمَّ تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَقَلَّ مَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَهُوَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ أَقَلِّ الْحَيْضِ وَأَكْثَرِهٖ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلٰثٌ وَأَكْثَرُهٗ عَشَرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَأْخُذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ أَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَأَكْثَرُهٗ خَمْسَةَ عَشَرَ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَأَبِيْ عُبَيْدٍ.

اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہؒ وغیرہ) کا یہی مسلک ہے ابن مبارک بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ ان سے اس کے خلاف بھی روایت ہے۔ بعض علماء جن میں عطا ابن ابی رباح بھی ہیں، کہتے ہیں حیض کی کم از کم مدت ایک دن رات ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ (دن رات) ہے۔ امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق اور ابوعبیدؒ کا یہی مذہب ہے۔

۹۵ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّيْ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيْبَةَ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلٰكِنَّهٗ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھتے ہوئے عرض کیا "میں مستحاضہ ہوں پاک نہیں رہتی کیا نماز چھوڑ دوں" آپ نے فرمایا "نہیں" یہ ایک رگ (کا خون) ہے غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ آپ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں، قتیبہ، لیث کے واسطے سے کہتے ہیں ابن شہاب نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے لئے وضو کا حکم فرمایا بلکہ وہ از خود ایسا کرتی تھیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بواسطہ زہری (عمرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے فتویٰ پوچھا۔ بعض علماء کہتے ہیں مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے۔ اوزاعی نے زہری، عروہ اور عمرہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔

۹۶ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَقْضِيْ إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا أَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيْضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ

حائضہ پر نماز کی قضا نہیں

حضرت معاذہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا "کیا ہم ایام حیض کی نمازیں قضا کیا کریں؟" ام المومنین نے پوچھا "کیا تو خارجیہ ہے؟ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو اسے ایام حیض کی نمازیں قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی طریقوں سے مروی

وهو أن الحائض لا تقضي الصلاة وهو قول عامة الفقهاء لا اختلاف بينهم في أن الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة.

ہے کہ حائضہ نماز قضا نہ کرے عام فقہاء کا یہی مذہب ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حائضہ پر روزوں کی قضا ہے نماز کی نہیں۔

باب ما جاء في الجنب والحائض أنهما لا يقرآن القرآن

جنبی اور حائضہ قرآن پاک نہ پڑھیں

١٢٣۔ حدثنا علي بن حجر والحسن بن عرفة قالا حدثنا إسماعيل بن عياش عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن وفي الباب عن علي قال أبو عيسى حديث ابن عمر لا نعرفه إلا من حديث إسماعيل بن عياش عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقرأ الجنب ولا الحائض وهو قول أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق قالوا لا تقرأ الحائض ولا الجنب من القرآن شيئا إلا طرف الآية والحرف ونحو ذلك ورخصوا للجنب والحائض في التسبيح والتهليل قال وسمعت محمد بن إسماعيل يقول إن إسماعيل بن عياش يروي عن أهل الحجاز وأهل العراق أحاديث مناكير كأنه ضعف روايته عنهم فيما ينفرد به وقال إنما حديث إسماعيل بن عياش أصلح من بقية ولبقية أحاديث مناكير عن الثقات قال أبو عيسى حدثني بذلك أحمد بن الحسن قال سمعت أحمد بن حنبل بذلك.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا حائضہ اور جنبی قرآن پاک سے کچھ نہ پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم ابن عمر کی حدیث کو اسماعیل بن عیاش، موسیٰ بن عقبہ اور نافع کے واسطے سے پہچانتے ہیں جس میں حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں۔ اکثر صحابہ، تابعین اور بعد کے فقہاء سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھیں البتہ آیت کا ایک ٹکڑا یا حرف (جو قرأت نہیں کہلاتا) پڑھ سکتے ہیں۔ تسبیح و تہلیل کے پڑھنے میں حائضہ اور جنبی کے لئے رخصت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا کہ اسماعیل بن عیاش اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے گویا کہ ان (اہل حجاز و عراق) سے اسماعیل بن عیاش کی ان روایات کو جن میں منفرد ہے امام بخاری ضعیف قرار دیتے ہیں امام بخاری مزید کہتے ہیں البتہ اہل شام سے اسماعیل بن عیاش کی روایات معتبر ہیں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اسماعیل بن عیاش بقیہ سے بہتر ہیں بقیہ ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل کا یہ قول مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا۔

باب ما جاء في مباشرة الحائض

حائضہ عورت سے مباشرت

١٢٤۔ حدثنا بندار حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا حضت يأمرني أن أتزر ثم يباشرني وفي الباب عن أم سلمة وميمونة قال أبو عيسى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب میں حائضہ ہوتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چادر باندھنے کا فرماتے اور پھر مجھ سے بوس و کنار فرماتے اس باب میں ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ کی حدیث

حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

حسن صحیح ہے اکثر صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔

ف: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے بشرطیکہ اپنے فرج کو خیال ہو (مترجم)

٩٩ بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا

جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے اور ان کے جھوٹے کا حکم

١٢٥ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكِلْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِمُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ بَأْسًا وَاخْتَلَفُوا فِي فَضْلِ وَضُوئِهَا فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ فَضْلَ طَهُورِهَا.

عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا" اس کے ساتھ کھا سکتے ہو" اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن سعد کی حدیث حسن غریب ہے عام علماء کا یہی قول ہے کہ وہ حائضہ کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے البتہ اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی میں اختلاف ہے بعض نے رخصت دی اور بعض نے اسے مکروہ کہا۔

١٠٠ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

حائضہ مسجد سے کوئی چیز لے سکتی ہے یا نہیں

١٢٦ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمُ اخْتِلَافًا فِي ذَلِكَ بِأَنْ لَا بَأْسَ أَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد سے چٹائی پکڑانے کا فرمایا، میں نے عرض کیا" میں حائضہ ہوں" آپ نے فرمایا " تمہارا حیض ہاتھوں میں تو نہیں" اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے عام علماء کا یہی قول ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حائضہ مسجد سے کوئی چیز پکڑا سکتی (جبکہ خود مسجد سے باہر ہو)۔

١٠١ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ الْحَائِضِ

حائضہ سے ہمبستری منع ہے

١٢٧ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حائضہ سے ہم بستری کی یا عورت سے بدفعلی کی یا کاہن کے پاس گیا اس نے شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّغْلِيظِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَلَوْ كَانَ إِتْيَانُ الْحَائِضِ كُفْرًا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِالْكَفَّارَةِ وَضَعَّفَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَأَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

کا انکار کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف حکیم اثرم بواسطہ ابو تمیمہ ہجیمی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب تنبیہ کرنا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک مروی ہے کہ جو کوئی حائضہ سے ہم بستر ہو وہ ایک دینار صدقہ دے۔ اگر یہ کفر ہوتا تو کفارہ کا حکم نہ دیا جاتا۔ امام بخاری نے اسے سند کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابو تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجالد ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي ذَلِكَ

حائضہ سے ہمبستری کا کفارہ

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی حائضہ عورت سے ہم بستر ہو وہ ایک دینار صدقہ کرے۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْكَفَّارَةِ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَمَرْفُوعًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ بَعْضِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حیض کا خون سرخ ہو تو (جماع کرنے پر) ایک دینار اور اگر زرد ہو تو نصف دینار کفارہ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حائضہ عورتوں سے جماع کرنے کے کفارہ کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح مروی ہے بعض علماء کا یہی قول ہے امام احمد اور امام اسحاق بھی یہی کہتے ہیں ابن مبارک فرماتے ہیں وہ شخص بخشش طلب کرے اور اس پر کفارہ نہیں۔ بعض تابعین جن میں سعید بن جبیر اور ابراہیم بھی ہیں سے بھی ابن مبارک کے قول کی مثل مروی ہے۔

۱۰۳
بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے سے حیض کا خون دھونا

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيهِ وَصَلِّي فِيهِ وَفِي

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض لگے کپڑے کے بارے میں حکم پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھرچو پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہاؤ اور اس میں نماز پڑھو اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایات مذکور ہیں۔

الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَسْمَآءَ فِيْ غَسْلِ الدَّمِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الدَّمِ يَكُوْنُ عَلَى الثَّوْبِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهُ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا كَانَ الدَّمُ مِقْدَارَ الدِّرْهَمِ فَلَمْ يَغْسِلْهُ وَصَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الدَّمُ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَلَمْ يُوْجِبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغَسْلُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَشَدَّدَ فِيْ ذٰلِكَ

امام ترمذی فرماتے ہیں خون دھونے کے سلسلے میں حضرت اسماء کی حدیث حسن صحیح ہے خون حیض والے کپڑے کو دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض تابعین کا قول ہے کہ اگر ایک درہم کے برابر خون ہے اور دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ لی تو اعادہ ہوگا بعض کہتے ہیں جب درہم سے زیادہ ہو تو لوٹائی جائے گی۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے بعض تابعین اور دیگر علماء فرماتے ہیں اعادہ واجب نہیں اگرچہ ایک درہم سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو امام احمد اور اسحٰق کا یہ قول ہے۔ امام شافعی نے اس مسئلہ میں شدت اختیار کرتے ہوئے فرمایا ایک درہم سے کم ہو تو بھی دھونا واجب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَآءُ

نفاس کی مدت کیا ہے

۱۳۱ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُوْ بَدْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْ سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَآءُ تَجْلِسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِيْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُ اَبِيْ سَهْلٍ كَثِيْرُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثِقَةٌ وَاَبُوْ سَهْلٍ ثِقَةٌ وَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَهْلٍ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى اَنَّ النُّفَسَآءَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ فَاِنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں نفاس والی عورتیں (جن کے ہاں بچہ پیدا ہوا) چالیس دن انتظار کرتی تھیں اور ہم اپنے چہروں پر چھائیوں کے لئے ورس (ایک خوشبودار گھاس) استعمال کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف ابوسہیل بواسطہ مسہ ازدیہ پہچانتے ہیں ابوسہیل کا نام کثیر بن زیاد ہے محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں علی بن عبدالاعلی اور ابوسہیل دونوں ثقہ ہیں امام بخاری اس حدیث کو صرف ابوسہیل کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔ صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نفاس والی عورتیں چالیس دن تک نماز چھوڑ دیں ہاں اس سے پہلے طہارت حاصل ہو جائے تو غسل کرکے نماز پڑھنا شروع کر دیں۔ اگر چالیس دن کے بعد بھی خون نظر آئے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز نہ چھوڑیں، اکثر فقہاء کا یہی قول ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس صورت میں پچاس دن، اور

أَنَّهُ قَالَ إِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ خَمْسِينَ يَوْمًا إِذَا لَمْ تَطْهُرْ وَيُرْوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيِّ سِتِّينَ يَوْمًا.

عطاء بن ابی رباح سے ساٹھ دن کا قول منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

ایک ہی غسل سے مرد کا تمام بیویوں کے پاس جانا

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ أَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ فَقَالَ عَنْ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُو عُرْوَةَ هُوَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَأَبُو الْخَطَّابِ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے۔ اس باب میں ابو رافع سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس کی روایت صحیح ہے متعدد علماء جن میں حضرت حسن بصری بھی ہیں کا یہی مذہب ہے کہ وضو کے بغیر دوبارہ جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ محمد بن یوسف نے اسے سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ابو عروہ نے بواسطہ ابو خطاب، حضرت انس سے روایت کیا۔ ابو عروہ سے مراد معمر بن راشد اور ابو الخطاب سے مراد قتادہ بن دعامہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ

دوبارہ صحبت کا ارادہ ہو تو وضو کیا جائے

۱۳۳۔ هَنَّادٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ قَبْلَ أَنْ يَعُودَ وَأَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهُ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی سے ایک مرتبہ جماع کے بعد دوبارہ جماع کا ارادہ کرے اسے وضو کر لینا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ابو سعید خدری کی حدیث حسن صحیح ہے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے اور متعدد علماء اسی کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جماع کے بعد دوبارہ ارادہ ہو تو وضو کر لینا چاہیے، ابو المتوکل کا نام علی بن داؤد اور ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

قیام نماز کے وقت کسی کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو لے

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ وَكَانَ إِمَامَ الْقَوْمِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ وَرَوٰى وُهَيْبٌ وَغَيْرُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالَا لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَالَا إِنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ وَبِهِ غَائِطٌ أَوْ بَوْلٌ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ ذٰلِكَ عَنِ الصَّلٰوةِ۔

۲۵ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطِئِ

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ وَرَوٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَهُوَ وَهْمٌ وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ هٰذَا الصَّحِيحُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

حضرت عروہ فرماتے ہیں نماز کھڑی ہوئی تو عبداللہ بن ارقم نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر اس کو آگے کر دیا جبکہ حضرت عبداللہ بن ارقم قوم کے امام تھے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حضور نے فرمایا جب نماز کھڑی ہونے لگے اور تم میں سے کسی کو قضائے حاجت درپیش ہو تو پہلے فارغ ہو لے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، ثوبان اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن ارقم کی حدیث حسن صحیح ہے مالک بن انس یحیی بن سعید قطان اور کئی دوسرے حفاظ نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور زید بن ارقم سے اسی طرح روایت کی ہے وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ اور عروہ ان ایک دوسرے شخص کے حوالے سے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کئی صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام احمد اور امام اسحق فرماتے ہیں اگر پاخانہ اور پیشاب کی حاجت ہو تو نماز کے لئے نہ کھڑا ہو اور اگر دوران نماز ان میں سے کچھ محسوس ہو تو نماز نہ توڑے جب تک کہ نماز میں خلل نہ واقع ہو۔ بعض علماء کہتے ہیں، جب تک نماز میں خلل واقع نہ ہو، پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے باوجود نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

راستہ کی گندگی سے وضو کا حکم

حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد کہتی ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا میرے دامن لمبے ہیں اور میں ناپاک جگہ پر چلتی ہوں (لہٰذا اس کا حکم بتائیں) ام المومنین نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بعد والی جگہ اس کو پاک کر دیتی ہے عبداللہ بن مبارک نے یہ حدیث بواسطہ مالک بن انس، محمد بن عمارہ، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد سے روایت کی اور یہ وہم ہے کیونکہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے آپ فرماتے ہیں ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور گندے راستوں میں سے گزرنے پر

كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نتوضأ من الموطئ. قال أبو عيسى وهو قول غير واحد من أهل العلم قالوا إذا وطئ الرجل على المكان القذر أنه لا يجب عليه غسل القدم إلا أن يكون رطبا فيغسل ما أصابه.

باب ما جاء في التيمم

١٣٦ - حدثنا أبو حفص عمرو بن علي الفلاس نا يزيد بن زريع نا سعيد عن قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن بن أبزى عن أبيه عن عمار بن ياسر أن النبي صلى الله عليه وسلم أمره بالتيمم للوجه والكفين وفي الباب عن عائشة وابن عباس قال أبو عيسى حديث عمار حديث حسن صحيح وقد روي عن عمار من غير وجه وهو قول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم علي وعمار وابن عباس وغير واحد من التابعين منهم الشعبي وعطاء ومكحول قالوا التيمم ضربة للوجه والكفين وبه يقول أحمد وإسحق وقال بعض أهل العلم منهم ابن عمر وجابر وإبراهيم والحسن التيمم ضربة للوجه وضربة لليدين إلى المرفقين وبه يقول سفيان الثوري ومالك وابن المبارك والشافعي وقد روي هذا الحديث عن عمار في التيمم أنه قال الوجه والكفين من غير وجه وقد روي عن عمار أنه قال تيممنا مع النبي صلى الله عليه وسلم إلى المناكب والآباط فضعف بعض أهل العلم حديث عمار عن النبي صلى الله عليه وسلم في التيمم للوجه والكفين لما روي عنه حديث المناكب والآباط قال إسحق بن إبراهيم حديث عمار في التيمم للوجه والكفين هو حديث صحيح وحديث عمار تيممنا مع النبي صلى الله عليه وسلم إلى المناكب والآباط ليس بمخالف لحديث الوجه والكفين لأن عمارا لم

وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: کئی علماء کا یہی قول ہے فرماتے ہیں جب کوئی شخص گندے راستے سے گزرے تو قدموں کا دھونا واجب نہیں، ہاں اگر گندگی تر ہو تو نجاست کی جگہ دھو ڈالے۔

تیمم کا بیان

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں کے تیمم کا حکم فرمایا اس باب میں حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں آمام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمار کی حدیث حسن صحیح ہے حضرت عمار سے متعدد طرق کے ساتھ مروی ہے متعدد صحابہ کرام جن میں حضرت علی، عمار، ابن عباس بھی ہیں کئی تابعین جن میں شعبی، عطاء اور مکحول بھی ہیں کہتے ہیں تیمم چہرے اور ہاتھوں کے لئے صرف ایک بار ہاتھوں کو زمین پر مارنا ہے امام احمد اور امام اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء جن میں جابر، ابن عمر، ابراہیم اور حسن ہیں، کہتے ہیں تیمم دو ضربیں ہیں ایک چہرے کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لئے سفیان ثوری، مالک، ابن مبارک اور امام شافعی (اور امام اعظم) کا یہی مسلک ہے۔ حضرت عمار کے الفاظ "ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کے لئے" متعدد طرق سے مروی ہیں، اور حضرت عمار سے یہ بھی روایت ہے آپ نے فرمایا ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مونڈھوں اور بغلوں تک تیمم کیا۔ بعض علماء نے حضرت عمار کی "چہرے اور ہاتھوں کے لئے ایک ضرب" والی حدیث کو "کاندھوں اور بغلوں تک" والی حدیث کے سبب ضعیف قرار دیا۔ اسحٰق بن ابراہیم کہتے ہیں حضرت عمار کی پہلی حدیث صحیح ہے اور دوسری حدیث جس میں بغلوں اور مونڈھوں کا ذکر ہے وہ اس پہلی حدیث کے خلاف نہیں کیونکہ حضرت عمار نے یہ نہیں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بلکہ انہوں نے اپنا عمل بتایا۔ اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے

يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ إِنَّمَا قَالَ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ مَا أَفْتَى بِهِ عَمَّارٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيَمُّمِ أَنَّهُ قَالَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ فَفِي هٰذَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى مَا عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ حِينَ ذَكَرَ الْوُضُوءَ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَقَالَ فِي التَّيَمُّمِ فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ وَقَالَ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ إِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ يَعْنِي التَّيَمُّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

چہرے اور ہاتھوں کا حکم دیا۔ اس کی دلیل حضرت عمار کا وہ فتوٰے ہے جو آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تیمم کے بارے میں دیا۔ آپ نے فرمایا "چہرہ اور ہاتھ" اس میں اس بات پر دلیل موجود ہے کہ آپ نے وہاں تک بتایا جہاں تک حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ" اور تیمم کے بارے میں فرمایا "چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو" اور فرمایا چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹو ہاتھوں کے کاٹنے میں کلائیوں تک کاٹنا سنت ہے۔ لہٰذا تیمم میں اسی طرح حکم ہے، کہ ہتھیلیوں کا مسح کیا جائے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابٌ

۱۳۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ قَالُوا يَقْرَأُ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

غیر جنبی ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حالت جنابت کے سوا ہر حالت میں قرآن پاک پڑھاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین یہی کہتے ہیں کہ آدمی بے وضو بھی (زبانی) قرآن پاک پڑھ سکتا ہے۔ لیکن قرآن پاک میں (دیکھ کر) وضو کے بغیر نہیں پڑھ سکتا۔ سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد، امام اسحٰق (اور امام اعظم ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ

۱۳۹ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ

زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیا حکم ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک اعرابی مسجد نبوی میں

قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلَّى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى يُونُسُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

داخل ہوا نبی کریم رؤف رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم تشریف فرما تھے اعرابی نے نماز پڑھی اور پھر فراغت کے بعد اس طرح دعا مانگی اے اللہ مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو تنگ خیال کیا تھوڑی ہی دیر میں اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اس کی طرف دوڑے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس پر ایک ڈول پانی کا ڈالو" پھر فرمایا "تمہیں آسانی کے لئے بھیجا گیا تنگی اور سختی کے لئے نہیں" حضرت سعید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں سفیان نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، انس بن مالک سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عباس اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے امام احمد و اسحٰق کا بھی یہی قول ہے اور یونس نے اس حدیث کو بواسطہ زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

أَبْوَابُ الصَّلٰوةِ (۲)

نماز کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۱۱۲ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اوقاتِ نماز

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأُولٰى مِنْهُمَا حِينَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جبرئیل امین نے دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میری امامت کی۔ پہلی مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سایہ جوتے کے تسمے کے برابر ہو گیا عصر اسوقت پڑھی جب ہر شے کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر مغرب کی نماز اسوقت پڑھی جب سورج غروب ہوا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا پھر عشاء کی نماز شفق کے

صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ.

۱۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّنِي جِبْرِيلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي الْمَوَاقِيتِ قَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي الْمَوَاقِيتِ حَدِيثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غائب ہونے پر پڑھی صبح کی نماز طلوع فجر کے وقت ادا کی جس وقت روزہ دار پر کھانا حرام ہو جاتا ہے دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جاتا ہے اور یہ وہ وقت ہے جس میں پہلی مرتبہ عصر کی نماز ادا کی تھی پھر ہر شے کا سایہ دو مثل ہونے پر نماز عصر پڑھی، مغرب پہلے وقت پر ادا کی عشاء کی نماز رات کا ایک تہائی گزرنے پر پڑھی، پھر صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب زمین روشن ہو گئی، اس کے بعد حضرت جبریل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ سے پہلے انبیاء کا وقت نماز یہی ہے اور ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، بریدہ، ابوموسیٰ، ابومسعود، ابوسعید، جابر، عمرو بن حزم، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے میری امامت کی" پھر حضرت ابن عباس کی روایت کی طرح تفصیل بیان کی۔ البتہ اس میں یہ نہیں کہ "کل جس وقت نماز عصر ادا کی تھی" اوقات کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث عطاء بن ابی رباح عمرو بن دینار، ابوزبیر نے بھی وہب بن کیسان کی مثل روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت ابن عباس کی حدیث حسن ہے۔ امام بخاری کے نزدیک حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اوقات کے بارے میں اصح ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

اوقات نماز (۲)

۱۳۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَآخِرَ وَقْتِهَا حِينَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا ایک وقت آغاز ہے اور ایک وقت انتہا۔ ظہر کا ابتدائی وقت سورج کا زوال ہے اور آخری وقت جب وقت عصر داخل ہو جائے عصر کا ابتدائی وقت جب یہ وقت

يدخل وقت العصر وإن أول وقت العصر حين يدخل وقتها وإن آخر وقتها حين تصفر الشمس وإن أول وقت المغرب حين تغرب الشمس وإن آخر وقتها حين يغيب الشفق وإن أول وقت العشاء الآخرة حين يغيب الأفق وإن آخر وقتها حين ينتصف الليل وإن أول وقت الفجر حين يطلع الفجر وإن آخر وقتها حين تطلع الشمس وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وقال أبو عيسى سمعت محمدا يقول حديث الأعمش عن مجاهد في المواقيت أصح من حديث محمد بن فضيل عن الأعمش وحديث محمد بن فضيل خطأ أخطأ فيه محمد بن فضيل.

١٣٣- حدثنا هناد نا أبو أسامة عن أبي إسحق الفزاري عن الأعمش عن مجاهد قال كان يقال إن للصلوة أولا وآخرا فذكر نحو حديث محمد بن فضيل عن الأعمش نحوه بمعناه.

١٣٤- حدثنا أحمد بن منيع والحسن بن الصباح البزار وأحمد بن محمد بن موسى المعنى واحد قالوا نا إسحق بن يوسف الأزرق عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن أبيه قال أتى النبي **صلى الله عليه وسلم رجل فسأله عن مواقيت الصلوة** فقال أقم معنا إن شاء الله فأمر بلالا فأقام حين طلع الفجر ثم أمره فأقام حين زالت الشمس فصلى الظهر ثم أمره فأقام فصلى العصر والشمس بيضاء مرتفعة ثم أمره بالمغرب حين وقع حاجب الشمس ثم أمره بالعشاء فأقام حين غاب الشفق ثم أمره من الغد فنور بالفجر ثم أمره بالظهر فأبرد وأنعم أن يبرد ثم أمره بالعصر فأقام والشمس آخر وقتها فوق ما كانت ثم أمره فأخر المغرب إلى قبيل أن يغيب الشفق ثم أمره بالعشاء فأقام حين ذهب ثلث الليل ثم قال أين السائل عن مواقيت الصلوة فقال الرجل أنا فقال مواقيت

(عصر کا) داخل ہو جائے اور آخری وقت جب سورج کا رنگ پیلا پڑ جائے مغرب کا پہلا وقت غروب آفتاب ہے اور آخری وقت شفق کا غائب ہونا عشاء کا وقت شفق کے غائب ہوتے شروع ہوتا ہے اور نصف رات کو آخری وقت ہے صبح کا پہلا وقت طلوع فجر ہے اور انتہائی وقت طلوع آفتاب ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں اوقات نماز کے بارے میں مجاہد سے اعمش کی روایت، اعمش سے محمد بن فضیل کی روایت سے اصح ہے اس روایت میں محمد بن فضیل سے غلطی واقع ہوئی۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں، کہا جاتا تھا کہ نماز کا ابتدائی اور آخری وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد محمد بن فضیل کی اعمش سے منقول روایت کے ہم معنی ذکر کیا ہے۔

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں، ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا ہمارے پاس ٹھہرو اللہ نے چاہا تو معلوم ہو جائیگا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ **کو حکم فرمایا انہوں نے طلوع فجر کے وقت اقامت کہی پھر حکم دیا** تو زوال شمس کے وقت ظہر کی اقامت کہی اور نماز ظہر ادا کی پھر عصر کے لئے اس وقت اقامت کہی اور نماز پڑھی جب سورج ابھی سفید اور بلند تھا مغرب کے لئے غروب آفتاب کے وقت حکم دیا عشاء کے لئے شفق کے غائب ہونے کا وقت بتایا پھر دوسری صبح کا حکم فرمایا۔ اور صبح کو روشن کر کے پڑھا ظہر کے لئے حکم فرمایا اور اسے خوب ٹھنڈا کیا۔ پھر عصر کی اقامت کا حکم دیا اور ابھی سورج اپنے آخری کناروں پر تھا کہ آپ نے نماز عصر ادا فرمائی مغرب کے لئے شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے حکم فرمایا پھر عشاء کا حکم دیا اور تہائی رات کے گزرنے پر یہ نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا حضور! میں حاضر ہوں۔ آپ نے

الصَّلوٰةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ اَيْضًا۔

فرمایا ان دونوں کی نمازوں کے درمیان کا وقت نماز کا وقت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ شعبہ نے بھی اسے علقمہ بن مرثد کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِى التَّغْلِيْسِ بِالْفَجْرِ

١٣٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح قَالَ وَنَا الْاَنْصَارِىُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّى الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ وَقَالَ الْاَنْصَارِىُّ فَيَمُرُّ النِّسَاءُ مُتَلَفِّفَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٍ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَقَيْلَةَ ابْنَةِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَسْتَحِبُّوْنَ التَّغْلِيْسَ بِصَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھاتے اور عورتیں واپس لوٹ جاتیں انصاری (راوی) کہتے ہیں عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوتیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ کرام، جن میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں، اور تابعین نے یہی قول اختیار کیا ہے، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق کا یہی مسلک ہے کہ وہ صبح کی نماز اندھیرے میں پسند کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِى الْاِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

١٣٦۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ وَجَابِرٍ وَبِلَالٍ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِىُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَاٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ الْاِسْفَارَ بِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَقَالَ الشَّافِعِىُّ

صبح کی نماز سفیدی میں پڑھنا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا صبح کو سفید کیا کرو کیونکہ اس میں ثواب زیادہ ہے اس باب میں حضرت ابوبرزہ، جابر اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے اور محمد بن عجلان نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین نے صبح کو سفید کر کے پڑھنے کو اختیار کیا۔ سفیان ثوری (اور امام اعظم رحمہ اللہ) کا یہی قول ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ اسفار کے معنی زیادہ روشنی کے نہیں، بلکہ یہ کہ صبح کے طلوع ہونے میں شک باقی نہ

وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَعْنَى الْاِسْفَارِ اَنْ يَّضِحَ الْفَجْرُ فَلَا يُشَكُّ فِيْهِ وَلَمْ يَرَوْا اَنَّ مَعْنَى الْاِسْفَارِ تَاْخِيْرُ الصَّلٰوةِ ـ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّلَا مِنْ عُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَبَّابٍ وَّاَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّاَنَسٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِّنْ اَجْلِ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ يَحْيٰى وَرَوٰى لَهٗ سُفْيَانُ وَزَائِدَةُ وَلَمْ يَرَ يَحْيٰى بِحَدِيْثِهِ بَاْسًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَدْ رُوِيَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ.

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ـ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ

رہے، ان حضرات کے نزدیک اس کا مطلب نماز میں تاخیر نہیں۔

ظہر کی نماز جلدی پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق و عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر ظہر کی نماز زیادہ جلدی پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ، خباب، ابوبرزہ، ابن مسعود، زید بن ثابت، انس اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور صحابہ کرام اور بعد والوں کے نزدیک یہ مختار ہے۔ علی بن مدینی نے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا کہ شعبہ نے حکیم بن جبیر کے روایت میں ان کی اس حدیث کے باعث کلام کیا جو انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس بقدر ضرورت موجود ہے الخ" یحییٰ کہتے ہیں سفیان اور زائدہ نے ان سے روایت کی ہے اور یحییٰ بن معین نے انکی روایت میں کوئی حرج نہیں کہا امام بخاری فرماتے ہیں بواسطہ حکیم بن جبیر اور سعید بن جبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تعجیل ظہر کے بارے میں حدیث مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے زوال کے وقت ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی حرارت سے ہے اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوذر، ابن عمر، مغیرہ، قاسم بن صفوان اپنے والد سے

عن أبي سعيد وأبي ذر وابن عمر والمغيرة والقاسم بن صفوان عن أبيه وأبي موسى وابن عباس وأنس وروي عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا ولا يصح قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وقد اختار قوم من أهل العلم تأخير صلاة الظهر في شدة الحر وهو قول ابن المبارك وأحمد وإسحاق وقال الشافعي إنما الإبراد بصلاة الظهر إذا كان مسجدا ينتاب أهله من البعد فأما المصلي وحده والذي يصلي في مسجد قومه فالذي أحب له أن لا يؤخر الصلاة في شدة الحر قال أبو عيسى ومعنى من ذهب إلى تأخير الظهر في شدة الحر هو أولى وأشبه بالاتباع وأما ما ذهب إليه الشافعي أن الرخصة لمن ينتاب من البعد والمشقة على الناس فإن في حديث أبي ذر ما يدل على خلاف ما قال الشافعي قال أبو ذر كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فأذن بلال بصلاة الظهر فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا بلال أبرد ثم أبرد فلو كان الأمر على ما ذهب إليه الشافعي لم يكن للإبراد في ذلك الوقت معنى لاجتماعهم في السفر فكانوا لا يحتاجون أن ينتابوا من البعد.

ابوموسیٰ، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے لیکن وہ صحیح نہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کی ایک جماعت نے گرمیوں میں تاخیر ظہر کو پسند کیا ہے ابن مبارک، احمد اور اسحٰق (نیز امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) کا یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ظہر کی نماز کو وہاں ٹھنڈا کیا جائے جہاں مسجد میں لوگ دور دور سے آتے ہوں، لیکن اکیلا نمازی اور محلے کی مسجد میں گرمیوں میں ٹھنڈا نہ کرنا زیادہ محبوب ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جن لوگوں نے گرمیوں میں تاخیر ظہر کا قول کیا ہے انکا قول اتباع سنت کے زیادہ لائق ہے اور امام شافعی کی بیان کردہ رخصت دور سے آنے والوں کے لئے ہے اور اسلئے کہ لوگوں کو دقت نہ ہو، حضرت ابوذر کی حدیث اس کے خلاف ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضرت بلال نے نماز ظہر کی اذان کہی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال ٹھنڈا کرو، پھر ٹھنڈا کرو۔ اگر امام شافعی کی دلیل صحیح ہو تو اس وقت ٹھنڈا کرنے کا کیا مطلب؟ کیونکہ سفر میں وہ مجتمع تھے۔ دور سے آنے کی احتیاج نہیں تھی۔

١٥٠ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود قال أنبأنا شعبة عن مهاجر أبي الحسن عن زيد بن وهب عن أبي ذر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في سفر ومعه بلال فأراد أن يقيم فقال أبرد ثم أراد أن يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبرد في الظهر قال حتى رأينا فيء التلول ثم أقام فصلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن شدة الحر من فيح جهنم فأبردوا عن الصلاة قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے حضرت بلال ہمراہ تھے انہوں نے اقامت کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا "ظہر کو ٹھنڈا کرو" حضرت ابوذر فرماتے ہیں یہاں تک (ٹھنڈا کیا) کہ ہم نے ٹیلوں کے سایہ کو دیکھا پھر حضرت بلال نے تکبیر کہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور فرمایا، گرمی کی شدت جہنم کی حرارت سے ہے پس نماز کو ٹھنڈا کیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء في تعجيل العصر

عصر کی نماز جلدی پڑھنا

١٥١ - حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عروة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِيْ أَرْوَى وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَيُرْوَى عَنْ رَافِعٍ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَأْخِيْرِ الْعَصْرِ وَلَا يَصِحُّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةُ وَأَنَسٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ تَعْجِيْلَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَكَرِهُوْا تَأْخِيْرَهَا وَبِهِ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

سے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب دھوپ آپ (حضرت عائشہ) کے حجرہ میں آگئی تھی اور سایہ حجرہ سے باہر نہ گیا تھا۔ اس باب میں حضرت انس، ابو اروی، جابر اور رافع بن خدیج سے بھی روایات مروی ہیں، رافع بن خدیج سے ایک روایت تاخیر عصر کے بارے میں بھی ہے اور وہ صحیح نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام نے اسے اختیار کیا ان میں سے حضرت عمر، عبداللہ بن مسعود، عائشہ، انس رضی اللہ عنہم ہیں اور کئی تابعین نے عصر کو جلدی پڑھنا پسند کیا اور تاخیر کو مکروہ کہا عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی مسلک ہے۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں حاضر ہوئے حضرت انس اسی وقت نماز ظہر پڑھ کر واپس آئے تھے آپ کا گھر بھی مسجد کے پڑوس میں تھا انہوں نے فرمایا اٹھو اور عصر کی نماز ادا کرو۔ علاء ابن عبدالرحمٰن کہتے ہیں ہم نے اٹھ کر نماز ادا کی۔ واپسی پر آپ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب شیطان کے سینگوں کے درمیان ہوتا ہے تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۹ مَا جَاءَ فِيْ تَأْخِيْرِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

عصر کی نماز میں تاخیر

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ نَحْوَهُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تم سے زیادہ جلدی پڑھتے تھے اور تم عصر کی نماز میں ان سے زیادہ جلدی کرتے ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابن جریج نے بھی بواسطہ ابن ابی ملیکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۲۰ مَا جَاءَ فِيْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز کا وقت

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو کر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَنَسٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَأَبِي أَيُّوْبَ وَأُمِّ حَبِيْبَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَحَدِيْثُ الْعَبَّاسِ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا وَهُوَ أَصَحُّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ اخْتَارُوْا تَعْجِيْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَكَرِهُوْا تَأْخِيْرَهَا حَتّٰى قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ إِلَّا وَقْتٌ وَاحِدٌ وَذَهَبُوْا إِلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ صَلّٰى بِهِ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

پردوں کے پیچھے چھپ جاتا۔ اس باب میں حضرت جابر، زید بن خالد، انس، رافع بن خدیج، ابو ایوب، ام حبیبہ، اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث موقوفاً آپ سے مروی ہے اور وہ اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سلمہ بن اکوع کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین نے تعجیل مغرب کو پسند کیا اور تاخیر کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ بعض علماء نے مغرب کے لئے صرف ایک ہی وقت کا قول کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا، جہاں حضرت جبریل علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے ابن مبارک اور امام شافعی کا ایک قول میں، مسلک یہی ہے۔

بَابُ ١٢٣ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

عشاء کی نماز کا وقت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں اس نماز کے وقت کو تم سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت پڑھتے جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہوتا ہے۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ هُشَيْمٌ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيْثُ أَبِي عَوَانَةَ أَصَحُّ عِنْدَنَا لِأَنَّ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ رَوٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ.

ابو بکر محمد بن ابان نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، ابو عوانہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ہشیم نے بواسطہ ابی بشیر اور حبیب بن سالم حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کی لیکن اس سند میں بشیر بن ثابت کا ذکر نہیں۔ ابو عوانہ کی حدیث ہمارے نزدیک اصح ہے کیونکہ یزید بن ہارون نے بواسطہ شعبہ اور ابو بشر، ابو عوانہ کی روایت کے ہم مثل حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ ١٢٤ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۵۷۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

عشاء کو تاخیر سے پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں عشاء

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ رَأَوْا تَأْخِيرَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

کی نماز تہائی رات یا نصف رات تک دیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، جابر بن عبداللہ، ابوبرزہ، ابن عباس، ابوسعید خدری، زید بن خالد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین نے تاخیر کو اچھا سمجھا ہے، امام احمد اور امام اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۲ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد گفتگو کی ممانعت

۱۵۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا عَوْفٌ قَالَ أَحْمَدُ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ الْمُهَلَّبِيُّ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي بَرْزَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ النَّوْمَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَرَخَّصَ فِي ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَكْثَرُ الْأَحَادِيثِ عَلَى الْكَرَاهِيَةِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي النَّوْمِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فِي رَمَضَانَ.

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں گفتگو کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن مسعود اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ابوبرزہ کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر علماء نے نماز عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ کہا اور بعض نے رخصت دی ہے عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں اکثر احادیث میں کراہت کا ذکر ہے اور بعض نے رمضان میں نماز عشاء سے پہلے سونے کی رخصت دی ہے۔

۱۲۳ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

نماز عشاء کے بعد گفتگو کی اجازت

۱۵۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا مَعَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں گفتگو فرمایا کرتے اور میں ان کے ہمراہ ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے حسن بن عبیداللہ نے بھی اس حدیث کو

رجل من جعفي يقال له قيس او ابن قيس عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث في قصة طويلة وقد اختلف اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم في السمر بعد العشاء الآخرة فكره قوم منهم السمر بعد العشاء ورخص بعضهم اذا كان في معنى العلم وما لا بد منه من الحوائج واكثر الحديث على الرخصة وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا سمر الا لمصل او مسافر.

۲۵ باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل

۱۶۰ - حدثنا ابو عمار الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عبد الله بن عمر العمري عن القاسم بن غنام عن عمته ام فروة وكانت ممن بايع النبي صلى الله عليه وسلم قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل قال الصلوة لاول وقتها.

۱۶۱ - حدثنا احمد بن منيع نا يعقوب بن الوليد المدني عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوقت الاول من الصلوة رضوان الله والوقت الآخر عفو الله وفي الباب عن علي وابن عمر وعائشة وابن مسعود.

۱۶۲ - حدثنا قتيبة نا عبد الله بن وهب عن سعيد بن عبد الله الجهني عن محمد بن عمر بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا علي ثلث لا تؤخرها الصلوة اذا آنت والجنازة اذا حضرت والايم اذا وجدت لها كفوا قال ابو عيسى حديث ام فروة لا يروى الا من حديث عبد الله بن عمر العمري وليس هو بالقوي عند اهل الحديث واضطربوا في هذا الحديث.

۱۶۳ - حدثنا قتيبة نا مروان بن معاوية الفزاري

بواسطہ ابراہیم، علقمہ، قیس جعفی (یا ابن قیس) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل واقعہ میں روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء کا نماز عشاء کے بعد گفتگو (کے جواز و عدم جواز) میں اختلاف ہے ایک جماعت نے اسے مکروہ سمجھا اور بعض نے مشروط اجازت دی یعنی علم یا ضروری حاجات کے بارے میں گفتگو ہو سکتی ہے اکثر احادیث میں رخصت کا بیان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ عشاء کے بعد گفتگو صرف منتظر نماز یا مسافر کے لئے جائز ہے۔

اول وقت میں فضیلت

حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو اول وقت میں ادا کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا اول وقت میں نماز ادا کرنا اللہ تعالےٰ کی رضا (کا سبب ہے) آخر وقت (میں) معافی (کا ذریعہ ہے) اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، عائشہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں "مجھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرو۔ (۱) نماز کا جب وقت ہو جائے، (۲) جنازہ جب حاضر ہو۔ (۳) بیوہ کیلئے جب رشتہ مل جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ام فروہ کی یہ حدیث صرف عبداللہ بن عمر عمری کے واسطہ سے مروی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔

ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن مسعود

عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الْمَسْعُودِيُّ وَشُعْبَةُ وَالشَّيْبَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

رضی اللہ عنہ سے عرض کیا "کونسا عمل افضل ہے؟" آپ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا حضور نے فرمایا "اپنے وقت پر نماز ادا کرنا" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ اور کیا چیز؟" آپ نے فرمایا "ماں باپ کے ساتھ نیکی" میں نے عرض کیا "اور کیا؟" فرمایا! "اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے مسعودی، شعبہ، شیبانی اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث ولید بن عیزار سے روایت کی ہے۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى فَضْلِ أَوَّلِ الْوَقْتِ عَلٰى آخِرِهِ اخْتِيَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَكُونُوا يَخْتَارُونَ إِلَّا مَا هُوَ أَفْضَلُ وَلَمْ يَكُونُوا يَدَعُونَ الْفَضْلَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر دو مرتبہ بھی نماز آخر وقت میں نہیں پڑھی" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں نماز کا اول وقت افضل ہے اور آخر وقت کی بہ نسبت اول وقت کی فضیلت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا عمل دلیل ہے کیونکہ آپ ہمیشہ افضل عمل ہی کو اختیار فرماتے اور فضیلت کو ترک نہ فرماتے۔ آپ اول وقت میں نماز پڑھتے تھے، ابو ولید مکی نے امام شافعی سے اسی طرح بیان کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَنَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نماز عصر کے وقت سہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے نماز عصر رہ گئی گویا کہ اس کی اولاد اور مال ہلاک ہو گئے اس باب میں حضرت بریدہ اور نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے زہری نے بھی اسے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

اس وقت نماز جلدی پڑھنا جب امام تاخیر کرے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابوذر! میرے بعد کچھ امراء ہوں گے جو

الصامت عن أبي ذر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر أمراء يكونون بعدي يميتون الصلاة فصل الصلاة لوقتها فإن صليت لوقتها كانت لك نافلة وإلا كنت قد أحرزت صلاتك وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وعبادة بن الصامت قال أبو عيسى حديث أبي ذر حديث حسن وهو قول غير واحد من أهل العلم يستحبون أن يصلي الرجل الصلاة لميقاتها إذا أخرها الإمام ثم يصلي مع الإمام والصلاة الأولى هي المكتوبة عند أكثر أهل العلم وأبو عمران الجوني اسمه عبد الملك بن حبيب.

باب ۱۳۸ ما جاء في النوم عن الصلاة

۱۷۷ - حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن ثابت البناني عن عبد الله بن رباح الأنصاري عن أبي قتادة قال ذكروا للنبي صلى الله عليه وسلم نومهم عن الصلاة فقال إنه ليس في النوم تفريط إنما التفريط في اليقظة فإذا نسي أحدكم صلاة أو نام عنها فليصلها إذا ذكرها وفي الباب عن ابن مسعود وأبي مريم وعمران بن حصين وجبير بن مطعم وأبي جحيفة وعمرو بن أمية الضمري وذي خبير وهو ابن أخي النجاشي قال أبو عيسى حديث أبي قتادة حديث حسن صحيح وقد اختلف أهل العلم في الرجل ينام عن الصلاة أو ينساها فيستيقظ أو يذكر وهو في غير وقت صلاة عند طلوع الشمس أو عند غروبها فقال بعضهم يصليها إذا استيقظ أو ذكر وإن كان عند طلوع الشمس أو عند غروبها وهو قول أحمد وإسحاق والشافعي ومالك وقال بعضهم لا يصلي حتى تطلع الشمس أو تغرب.

باب ۱۳۹ ما جاء في الرجل ينسى الصلاة

نماز کو (مختار وقت سے) مؤخر کر کے پڑھیں گے لہٰذا تم وقت پر نماز ادا کرنا پس اگر تو نے وقت پر امام کے ساتھ نماز ادا کر لی تو یہ نفل ہو جائیں گے ورنہ تو نے (کم از کم) اپنی نماز کو محفوظ کر لیا اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جب امام نماز میں تاخیر کرے تو وقت پر نماز پڑھ لی جائے، پھر امام کے ساتھ نماز ادا کی جائے پہلی نماز فرض شمار ہوگی۔ ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

نماز سے سو جانے کا حکم

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ کرام نے بارگاہِ رسالت میں نماز سے سو جانے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا نیند میں سو جانے میں نہیں بلکہ جاگنے میں ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کی نماز (کا پڑھنا) بھول جائے، یا وہ نماز سے سو جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے اس باب میں حضرت ابن مسعود ابومریم، عمران بن حصین، جبیر بن مطعم، ابوجحیفہ، عمرو بن امیہ ضمری اور ذی خبیر (نجاشی کا بھتیجا) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو بیدار ہونے یا یاد آنے کے وقت نماز کا وقت نہ ہو مثلاً طلوعِ شمس یا غروبِ آفتاب کا وقت ہو تو بعض کے نزدیک اسی وقت ادا کرے، امام احمد، اسحٰق، شافعی اور مالک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور بعض علماء نے فرمایا سورج کے نکل آنے یا غروب ہو جانے کے بعد پڑھے۔

نماز بھولنے والا کیا کرے

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَاةَ يُصَلِّيهَا مَتَى ذَكَرَهَا فِي وَقْتٍ أَوْ فِي غَيْرِ وَقْتٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ نَامَ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى هٰذَا وَأَمَّا أَصْحَابُنَا فَذَهَبُوا إِلَى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی نماز پڑھنا بھول جائے، یاد آتے ہی ادا کرے۔ اس باب میں حضرت سمرہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب کوئی نماز بھول جائے تو یاد آتے ہی وقت ہو یا نہ ہو پڑھے امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے حضرت ابو بکرہ سے مروی ہے کہ وہ نماز عصر سے سو گئے غروب آفتاب کے وقت بیدار ہوئے اور نماز ادا نہ کی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا امام ترمذی فرماتے ہیں اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے جبکہ ہمارے اصحاب (شافعی مسلک رکھنے والوں) نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول کو اختیار کیا ہے۔

۱۳۰ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الصَّلَوَاتُ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

کئی نمازیں قضا ہو جائیں تو کس سے ابتدا کرے

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْفَوَائِتِ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَضَاهَا وَإِنْ لَمْ يُقِمْ أَجْزَأَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

حضرت ابو عبیدہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں انہوں نے فرمایا مشرکوں نے جنگ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے مصروف رکھا (یعنی خندق کھودنے کے باعث چار نمازیں وقت پر نہ پڑھی جا سکیں) یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اذان اور اقامت کہی آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر اقامت کہی آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی آپ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی پھر اقامت کہی آپ نے عشاء کی نماز پڑھی اس باب میں حضرت ابو سعید و جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات آئی ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود کی روایت کی سند میں کوئی خرابی نہیں البتہ ابو عبیدہ نے حضرت عبد اللہ سے سماع نہیں کیا بعض علماء نے فوت شدہ نمازوں میں اسی کو اختیار کیا ہے کہ ہر قضا نماز کے لیے اقامت کہی جائے اور اگر اقامت نہ کہی تو بھی کافی ہے امام شافعی کا یہی قول ہے۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ خندق والے دن (غزوۂ احزاب میں) کفار کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا "یا رسول اللہ! میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی اور سورج ڈوب رہا ہے" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے بھی نہیں پڑھی فرماتے ہیں پھر ہم وادیٔ

عليه وسلم والله إن صليتها قال فنزلنا بطحان فتوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وتوضأنا فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب هذا حديث حسن صحيح.

باب ۱۳۱ ما جاء في الصلوة الوسطى انها العصر

۱۸۱۔ حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في صلوة الوسطى صلوة العصر.

۱۸۲۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود الطيالسي وأبو النضر عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبيد عن مرة الهمداني عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الوسطى صلوة العصر قال أبو عيسى هذا حديث صحيح وفي الباب عن علي وعائشة وحفصة وأبي هريرة وأبي هاشم بن عتبة قال أبو عيسى قال محمد قال علي بن عبد الله حديث الحسن عن سمرة حديث حسن وقد سمع منه وقال أبو عيسى حديث سمرة في صلوة الوسطى حديث حسن وهو قول أكثر العلماء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وقال زيد بن ثابت وعائشة صلوة الوسطى صلوة الظهر وقال ابن عباس وابن عمر صلوة الوسطى صلوة الصبح.

۱۸۳۔ حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى نا قريش بن أنس عن حبيب بن الشهيد قال قال لي محمد بن سيرين سل الحسن ممن سمع حديث العقيقة فسألته فقال سمعته من سمرة بن جندب قال أبو عيسى وأخبرني محمد بن إسمعيل عن علي بن عبد الله عن قريش بن أنس بهذا الحديث قال محمد قال علي وسماع الحسن من سمرة صحيح واحتج بهذا الحديث.

بطحان میں اترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے وضو کیا، پھر حضور صلے اللہ علیہ نے غروب آفتاب کے بعد نماز عصر ادا کی اور پھر مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صلوٰۃ وسطیٰ، نماز عصر ہے

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں وسطیٰ نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی، عائشہ، حفصہ، ابوہریرہ اور ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن اسماعیل بخاری نے علی بن عبداللہ کا قول نقل کیا کہ حضرت سمرہ سے حسن کی روایت حسن ہے اور انہیں سماع حاصل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں صلوۃ وسطیٰ کے بارے سمرہ کی حدیث حسن ہے اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی قول ہے حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں صلوۃ وسطیٰ سے مراد ظہر کی نماز ہے جبکہ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے نزدیک اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔

حبیب بن شہید کہتے ہیں مجھے محمد بن سیرین نے کہا کہ حضرت حسن سے پوچھو انہوں نے حدیث عقیقہ کس سے سنی (فرماتے ہیں) میں نے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا میں نے سمرہ بن جندب سے سنی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے امام بخاری نے علی بن عبداللہ اور قریش بن انس کے واسطے سے خبر دی ہے امام بخاری، علی کا قول نقل کرتے ہیں کہ حدیث سمرہ صحیح ہے اور اسی سے انہوں نے استدلال بھی کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

١٤٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَيَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَأَمَّا الصَّلَوَاتُ الْفَوَائِتُ فَلَا بَأْسَ أَنْ تُقْضٰى بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ أَبِي الْعَالِيَةِ إِلَّا ثَلٰثَةَ أَشْيَاءَ حَدِيْثُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ الْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ.

عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے کئی صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی ہیں رضی اللہ عنہم اور وہ میرے نزدیک محبوب ترین ہیں سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن مسعود، ابو سعید، عقبہ بن عامر، ابو ہریرہ، ابن عمر، سمرہ بن جندب، سلمہ بن اکوع، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمرو، معاذ بن عفراء، صنابحی (صنابحی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں)، عائشہ، کعب بن مرہ، ابو امامہ، عمرو بن عبسہ، یعلی بن امیہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس کی حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک نماز (نوافل) پڑھنا منع ہے البتہ قضاء نمازیں ان دونوں وقت میں پڑھ سکتا ہے، علی بن مدینی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے شعبہ کے واسطے سے کہا ہے کہ قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف تین حدیثیں سنی ہیں ایک حدیث عمر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ دوسری حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں، تیسری حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی "قاضی تین ہیں"۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد نماز پڑھنا

١٨٥. حدثنا قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال إنما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الركعتين بعد العصر لأنه أتاه مال فشغله عن الركعتين بعد الظهر فصلاهما بعد العصر ثم لم يعد لهما وفي الباب عن عائشة وأم سلمة وميمونة وأبي موسى قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن وقد روى غير واحد عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه صلى بعد العصر ركعتين وهذا خلاف ما روي عنه أنه نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس وحديث ابن عباس أصح حيث قال لم يعد لهما وقد روي عن زيد بن ثابت نحو حديث ابن عباس وقد روي عن عائشة في هذا الباب روايات روي عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم ما دخل عليها بعد العصر إلا صلى ركعتين وروي عنها عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس والذي اجتمع عليه أكثر أهل العلم على كراهية الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس إلا ما استثني من ذلك مثل الصلوة بمكة بعد العصر حتى تغرب الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس بعد الطواف فقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم رخصة في ذلك وقد قال به قوم من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحاق وقد كره قوم من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم الصلوة بمكة أيضا بعد العصر وبعد الصبح وبه يقول سفيان الثوري ومالك بن أنس وبعض أهل الكوفة.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں کیونکہ آپ کے پاس مال آیا اور آپ (اس کی تقسیم کے باعث) ظہر کے دو سنتیں نہ پڑھ سکے لہٰذا انہیں عصر کے بعد پڑھا پھر (دوبارہ) کبھی آپ نے ان کو اس وقت نہیں پڑھا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ام سلمہ، میمونہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے اور کئی راویوں سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، اور یہ اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور حضرت ابن عباس کی حدیث اصح ہے کہ آپ نے فرمایا حضور نے پھر کبھی ایسا نہیں کیا۔ حضرت زید بن ثابت سے حدیث ابن عباس کے ہم معنی روایت منقول ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس باب میں کئی روایات منقول ہیں۔ آپ فرماتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے دو رکعتیں ادا فرماتے حضرت عائشہ سے بواسطہ ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا، جب تک کہ سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے، اکثر علماء کا اجماع ہے کہ ان دونوں وقتوں میں نماز (نفل) پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ مکہ مکرمہ میں طواف کے بعد کی اجازت مستثنیٰ ہے کیونکہ اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہے بعض صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء یہی فرماتے ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے جبکہ بعض صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء کے نزدیک مکہ مکرمہ میں بھی ان دو اوقات میں نماز مکروہ ہے سفیان ثوری، مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۱۷۶ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمُ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ إِنْ صَلَّاهُمَا فَحَسَنٌ وَهٰذَا عِنْدَهُمَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ۔

مغرب سے پہلے نماز

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانوں (اقامت و اذان) کے درمیان نماز (کی اجازت) ہے جو چاہے پڑھے اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن صحیح ہے مغرب کی نماز سے پہلے (اذان کے بعد) نماز پڑھنے میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک نہیں پڑھنی چاہیئے جبکہ کئی صحابہ کرام سے روایت ہے کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں "پڑھے تو اچھا ہے" اور یہ ان کے نزدیک مستحب ہے۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِيْمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۱۷۷ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهِ يَقُوْلُ أَصْحَابُنَا وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَهُمْ لِصَاحِبِ الْعُذْرِ مِثْلُ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ يَنْسَاهَا فَيَسْتَيْقِظُ وَيَذْكُرُ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

جس آدمی کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلوع آفتاب سے قبل صبح کی ایک رکعت پالے اس نے صبح پالی اور جس کو غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت مل جائے اس نے عصر کو پالیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے، ہمارے اصحاب، امام شافعی احمد اور اسحٰق یہی کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک حدیث کا حکم اصحاب عذر کے لئے ہے مثلاً کوئی شخص سو گیا یا بھول گیا اور طلوع و غروب کے وقت بیدار ہوا یا اسے نماز یاد آگئی۔

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

۱۷۸ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ

دو نمازوں کو جمع کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم

ابن أبي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر قال فقيل لابن عباس ما أراد بذلك قال أراد أن لا يحرج أمته وفي الباب عن أبي هريرة قال أبو عيسى حديث ابن عباس قد روي عنه من غير وجه رواه جابر بن زيد وسعيد بن جبير وعبد الله بن شقيق العقيلي وقد روي عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا.

۱۸۹ - حدثنا أبو سلمة يحيى بن خلف البصري نا المعتمر ابن سليمان عن أبيه عن حنش عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من جمع بين الصلاتين من غير عذر فقد أتى بابا من أبواب الكبائر قال أبو عيسى وحنش هذا هو أبو علي الرحبي وهو حسين بن قيس وهو ضعيف عند أهل الحديث ضعفه أحمد وغيره والعمل على هذا عند أهل العلم أن لا يجمع بين الصلاتين إلا في السفر أو بعرفة ورخص بعض أهل العلم من التابعين في الجمع بين الصلاتين للمريض وبه يقول أحمد وإسحاق وقال بعض أهل العلم يجمع بين الصلاتين في المطر وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحاق ولم ير الشافعي للمريض أن يجمع بين الصلاتين.

باب ما جاء في بدء الأذان

۱۹۰ - حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي نا أبي نا محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم التيمي عن محمد بن عبد الله بن زيد عن أبيه قال لما أصبحنا أتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته بالرؤيا فقال إن هذه الرؤيا حق فقم مع بلال فإنه أندى وأمد صوتا منك فألق عليه ما قيل لك وليناد بذلك قال فلما سمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلاة خرج إلى

صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف میں دو نمازوں ظہر اور عصر نیز مغرب اور عشاء کو جمع کیا حالانکہ نہ تو حالت خوف تھی اور نہ ہی بارش۔ سعید بن جبیر فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا اس سے حضور کا کیا ارادہ تھا؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تنگی سے بچانے کا ارادہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس آپ سے کئی (۱) طریقوں سے مروی ہے جابر بن زید، سعید بن جبیر اور عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اسے روایت کیا ہے اس کے علاوہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بلا عذر دو نمازوں کو جمع کیا وہ کبیرہ گناہ کے ایک دروازہ سے داخل ہوا امام ترمذی فرماتے ہیں حنش بن قیس (ابو علی رحبی) علماء حدیث کے نزدیک ضعیف ہے امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا۔ اہل علم کا اس بات پر عمل ہے کہ دو نمازیں یا تو سفر میں جمع کی جا سکتی ہیں یا میدان عرفات میں۔ بعض تابعین نے مریض کو دو نمازیں جمع کرنے کی رخصت دی ہے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک بارش کی وجہ سے بھی دو نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی مسلک ہے البتہ امام شافعی کے نزدیک بیمار کو اس بات کی اجازت نہیں۔

(۱) [illegible]

اذان کی ابتداء

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بوقت صبح بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور میں نے اپنا خواب بیان کیا آپ نے فرمایا یہ سچا خواب ہے تم حضرت بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ ان کی آواز تم سے بلند ہے ان کو وہ کلمات بتاتے جاؤ جو آپ کو (خواب میں) بتائے گئے اور وہ ان کلمات کے ساتھ لوگوں کو نماز کی طرف بلائیں، راوی فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کی اذان سنی تو سیدھے حضور صلی اللہ

[illegible]

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ فَذَلِكَ أَثْبَتُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَتَمَّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَطْوَلَ وَذَكَرَ فِيهِ قِصَّةَ الْأَذَانِ مَثْنَى وَالْإِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهِ وَيُقَالُ ابْنُ عَبْدِ رَبٍّ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَصِحُّ إِلَّا الْحَدِيثَ الْوَاحِدَ فِي الْأَذَانِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ لَهُ أَحَادِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ.

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَجَدِّي جَمِيعًا عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْعَدَهُ وَأَلْقَى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ مِثْلَ أَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْأَذَانَ بِالتَّرْجِيعِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي مَحْذُورَةَ فِي الْأَذَانِ

علیہ وسلم کی طرف چل پڑے (جلدی کی وجہ سے) آپ اپنی چادر کو گھسیٹے جا رہے تھے اور کہہ رہے تھے یا رسول اللہ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے راوی کہتے ہیں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے یہ زیادہ مضبوط ہو گئی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحٰق کے واسطے سے یہی حدیث اکمل اور طویل ذکر کی ہے اور اس میں اذان کا واقعہ ذکر کیا ہے اور اس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور تکبیر کے ایک ایک مرتبہ کا بھی ذکر ہے عبداللہ بن زید سے ابن عبد ربہ مراد ہیں انکو عبد رب بھی کہا جاتا ہے ان سے حدیث اذان کے علاوہ کوئی دوسری صحیح حدیث ہم نہیں جانتے عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی (عباد بن تمیم کے چچا) سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب لوگ مدینہ طیبہ میں آئے تو باہم جمع ہو کر اوقات نماز کا اندازہ لگایا کرتے تھے ان کو بلانے کا کوئی انتظام نہ تھا ایک دن انہوں نے باہم مشورہ کیا بعض نے کہا عیسائیوں کی طرح ناقوس بنا لیں (ایک شئی ہے ایک پھل کی شکل کی) بعض نے کہا یہودیوں کی طرح کا ایک سینگ رکھ لیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم کوئی آدمی مقرر نہیں کر لیتے جو نماز کے لئے پکارا کرے راوی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال اٹھو اور لوگوں کو نماز کے لئے پکارو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابن عمر کی حدیث کی بہ نسبت حسن صحیح غریب ہے۔

اذان میں ترجیع

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹھایا اور اذان کا ایک ایک حرف سکھایا۔ ابراہیم کہتے ہیں ہماری اذان کی طرح۔ بشر کہتے ہیں میں نے کہا مجھے بھی بتائیں پس انہوں نے ترجیع کے ساتھ اذان بیان کی۔ امام ترمذی کہتے ہیں اذان کے بارے میں ابو محذورہ کی حدیث صحیح ہے اور کئی طرق سے آپ سے مروی ہے مکہ مکرمہ میں اسی پر عمل ہے اور یہی امام شافعی کا مسلک ہے۔

حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

ف: ترجیع کے معنی کلمات شہادت کو پہلے پست آواز اور پھر بلند آواز سے کہنا ہے علماء احناف فرماتے ہیں کہ اذان میں ترجیع نہیں حضرت عبداللہ بن زید آہستہ آہستہ کلمات بولتے جاتے تھے اور حضرت بلال بلند آواز سے اذان کہتے اس لئے یہ صرف اس وقت محض تعلیم کے لئے تھا (مترجم)

۱۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَفَّانُ نَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَحْذُورَةَ اسْمُهُ سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا فِي الْأَذَانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُ كَانَ يُفْرِدُ الْإِقَامَةَ.

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں، اذان انیس کلمات اور تکبیر سترہ کلمات سکھائی، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابومحذورہ کا نام سمرہ بن معیر ہے، بعض علماء نے اس پر عمل کیا ہے، ابومحذورہ سے ہی روایت ہے کہ وہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا

۱۸۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم دیا گیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے اور امام مالک، امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنَى مَثْنَى

اقامت کے کلمات دو دو بار کہنا

۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ تھی (یعنی کلمات دو دو مرتبہ) امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث کو اعمش نے بواسطہ عمرو بن مرہ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حالت خواب میں اذان دیکھی اور یہی حدیث اس دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے شعبہ نے بواسطہ عمرو بن مرہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ صحابہ کرام

مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ ثَنَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاَذَانُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ.

سے روایت کی یہ حدیث اس حدیث کی نسبت صحیح ہے جس میں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے براہ راست عبداللہ بن زید سے روایت کی ہے کیونکہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع حاصل نہیں بعض علماء فرماتے ہیں اذان اور اقامت دونوں کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے متبعین رحمہم اللہ) کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ (١٣١) مَا جَاءَ فِي التَّرَسُّلِ فِي الْاَذَانِ

اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

١٩٦۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ نَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ وَهُوَ صَاحِبُ السِّقَاءِ نَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي اَذَانِكَ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ.

١٩٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُنْعِمِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَهُوَ اِسْنَادٌ مَجْهُوْلٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے بلال! جب تم اذان کہو تو کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہو اور اقامت کہتے ہوئے جلدی جلدی کہو اور اذان و اقامت کے درمیان اتنا وقفہ کرو کہ کھانا کھانے والا کھانے سے، پانی پینے والا پینے سے اور قضائے حاجت کر جانے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور مجھے دیکھے بغیر نماز کے لئے کھڑے نہ ہو۔

عبد بن حمید نے بواسطہ یونس بن محمد، عبدالمنعم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو ہم صرف اسی سند یعنی عبدالمنعم کی سند ہی سے پہچانتے ہیں اور وہ مجہول اسناد ہے۔

بَابُ (١٣٢) مَا جَاءَ فِي اِدْخَالِ الْاِصْبَعِ الْاُذُنَ عِنْدَ الْاَذَانِ.

اذان دیتے ہوئے کانوں میں انگلیاں ڈالنا

١٩٨۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِيْ اُذُنَيْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَاءَ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَاءِ فَصَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَاَنِّيْ

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے راوی ہیں وہ کہتے ہیں میں نے حضرت بلال کو دیکھا وہ اذان کہہ رہے تھے اور اپنے چہرے کو دائیں بائیں پھیرتے تھے آپ نے کانوں میں انگلیاں ڈالی ہوئی تھیں اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے بنے ہوئے ایک سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر آپ کے پاس سے نکلے اور اسے بطحاء میدان میں گاڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر منہ کر کے نماز پڑھی سامنے سے کتے اور گدھے گزر رہے تھے آپ

أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُدْخِلَ الْمُؤَذِّنُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فِي الْأَذَانِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْإِقَامَةِ أَيْضًا يُدْخِلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَأَبُو جُحَيْفَةَ اسْمُهُ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ.

سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے گویا کہ میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں حضرت سفیان ثوری کہتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ وہ حلّہ حبری تھا امام ترمذی فرماتے ہیں ابوجحیفہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ موذن اذان کہتے وقت اپنی انگلیاں کانوں میں ڈالے بعض کہتے ہیں اقامت میں بھی اسی طرح کرے، اوزاعی اس کے قائل ہیں ابوجحیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّثْوِيبِ فِي الْفَجْرِ

صبح کی نماز میں تثویب

١٨٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بِلَالٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْرَائِيلَ الْمُلَائِيِّ وَأَبُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنَ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَأَبُو إِسْرَائِيلَ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَلَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ التَّثْوِيبِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّثْوِيبُ أَنْ يَقُولَ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَقَالَ إِسْحَاقُ فِي التَّثْوِيبِ غَيْرَ هَذَا قَالَ هُوَ شَيْءٌ أَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبْطَأَ الْقَوْمَ قَالَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ وَهَذَا الَّذِي قَالَ إِسْحَاقُ هُوَ التَّثْوِيبُ الَّذِي كَرِهَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالَّذِي أَحْدَثُوهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي فَسَّرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ أَنَّ التَّثْوِيبَ أَنْ يَقُولَ الْمُؤَذِّنُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَهُوَ قَوْلٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ لَهُ التَّثْوِيبُ أَيْضًا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرَأَوْهُ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف صبح کی نماز میں تثویب کیا کرو، اس باب میں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بلال کو ہم صرف ابواسرائیل ملائی کی روایت سے جانتے ہیں اور ابواسرائیل کو حکم بن عتیبہ سے سماع حاصل نہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابواسرائیل نے حسن بن عمارہ کے واسطے سے حکم بن عتیبہ سے روایت کی ہے ابواسرائیل کا نام اسماعیل بن ابی اسحٰق ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ تثویب کی تفسیر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں، تثویب صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنے کا نام ہے، ابن مبارک اور احمد کا یہی قول ہے امام اسحٰق تثویب کے بارے میں کچھ اور کہتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ ایک ایسا کام ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے شروع کیا کیونکہ جب موذن اذان دیتا تو لوگ دیر کر جاتے ہیں (تاخیر کرتے) تو پھر موذن اذان و اقامت کے دوران کہتا "قد قامت الصلوٰۃ" "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" (نماز کھڑی ہوگئی، نماز کی طرف آؤ اور بھلائی کی طرف آؤ) امام ترمذی فرماتے یہ تثویب جو امام اسحٰق نے بیان کی اسے علماء نے مکروہ کہا اور یہ بدعت ہے، ابن مبارک اور احمد نے تثویب کی جو تفسیر کی ہے کہ موذن صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہے یہ قول صحیح ہے اسی کو تثویب کہا جاتا ہے اور بعض علماء نے اسے ہی پسند فرمایا اور جائز کیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہا کرتے تھے حضرت مجاہد سے

وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَرُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَسْجِدًا وَقَدْ أُذِّنَ فِيهِ وَنَحْنُ نُرِيدُ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هَذَا الْمُبْتَدِعِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ قَالَ وَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّثْوِيبَ الَّذِي أَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدُ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَيَعْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَذِّنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَذَّنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ زِيَادٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَفْرِيقِيِّ وَالْأَفْرِيقِيُّ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ قَالَ أَحْمَدُ لَا أَكْتُبُ حَدِيثَ الْأَفْرِيقِيِّ قَالَ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُقَوِّي أَمْرَهُ وَيَقُولُ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ.

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ

روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا اذان ہو چکی تھی اور ہم نماز پڑھنا چاہتے تھے مؤذن نے تثویب کہی تو حضرت عبداللہ بن عمر مسجد سے باہر تشریف لے آئے اور فرمایا ہمیں اس بدعتی کے پاس سے لے چلو اور آپ نے نماز نہ پڑھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس تثویب کو حضرت عبداللہ بن عمر نے ناپسند کیا کیونکہ یہ بعد کے لوگوں نے شروع کی تھی۔

ف ۱۔ تثویب کے معنی ہیں [illegible]

جو آدمی اذان دے وہی اقامت کہے

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دیا۔ میں نے اذان کہی پھر جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا تمہارے بھائی صدائی نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے وہی اقامت بھی کہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں زیاد کی اس حدیث کو ہم صرف افریقی کے واسطے سے جانتے ہیں اور افریقی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا۔ امام احمد فرماتے ہیں میں افریقی کی روایت کو نہیں لکھتا امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری کو دیکھا وہ افریقی کی تقویت فرماتے تھے اور کہتے وہ مقارب الحدیث ہے اکثر علماء کا اس مسئلہ پر عمل ہے کہ جو اذان کہے وہ اقامت کہے۔

[illegible]

بے وضو۔ اذان دینا مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صرف باوضو شخص ہی اذان کہے۔

ابن شہاب کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز کے لئے وہی ندا دے جو باوضو ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے حضرت ابوہریرہ کی روایت

[illegible]

وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ وَهْبٍ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالزُّهْرِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْأَذَانِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَكَرِهَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْحَاقُ وَرَخَّصَ فِي ذٰلِكَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ.

جسے ابن وہب نے مرفوعاً بیان نہیں کیا اور ولید بن مسلم کی روایت کی بنسبت اصح ہے زہری کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں ہے بے وضو اذان کہنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مکروہ ہے امام شافعی اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے جبکہ بعض علماء نے رخصت دی ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام احمد کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحَقُّ بِالْإِقَامَةِ

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيمُ حَتَّى إِذَا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ حِينَ يَرَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَدِيثُ سِمَاكٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهٰكَذَا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ الْمُؤَذِّنَ أَمْلَكُ بِالْأَذَانِ وَالْإِمَامُ أَمْلَكُ بِالْإِقَامَةِ.

امام، اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے

سماک بن حرب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن، اقامت میں تاخیر کرتا یہاں تک کہ جب آپ کو آتے ہوئے دیکھتا تو نماز کے لئے اقامت کہتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جابر بن سمرہ کی حدیث حسن ہے۔ اور سماک کی روایت کو ہم صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء کا یہی مسلک ہے کہ مؤذن، اذان کا زیادہ مالک ہے۔ اور امام اقامت کا زیادہ حقدار ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأُنَيْسَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ أَجْزَأَهُ وَلَا يُعِيدُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَذَّنَ بِاللَّيْلِ أَعَادَهُ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

رات کو اذان کہنا

حضرت سالم اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں پس تم ابن ام مکتوم کی اذان سننے تک کھایا پیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، انیسہ، انس، ابوذر اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کا رات کو اذان دینے میں اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں اگر رات کو ہی (صبح کی) اذان دے دی جائے تو جائز ہے لوٹائی نہ جائے۔ امام مالک، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک رات کو دی ہوئی اذان لوٹائی جائے۔ سفیان ثوری کا یہی مسلک ہے حماد بن سلمہ نے

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلاَلاً أَذَّنَ بِلَيْلٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَادِيَ إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ. وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ أَذَّنَ بِلَيْلٍ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يُعِيدَ الأَذَانَ وَهَذَا لاَ يَصِحُّ لأَنَّهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُنْقَطِعٌ وَلَعَلَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ أَرَادَ هَذَا الْحَدِيثَ وَالصَّحِيحُ رِوَايَةُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَوْ كَانَ حَدِيثُ حَمَّادٍ صَحِيحًا لَمْ يَكُنْ لِهَذَا الْحَدِيثِ مَعْنًى إِذْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَإِنَّمَا أَمَرَهُمْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُ فَقَالَ إِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ وَلَوْ أَنَّهُ أَمَرَهُ بِإِعَادَةِ الأَذَانِ حِينَ أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَمْ يَقُلْ إِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَأَخْطَأَ فِيهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.

بواسطہ ایوب و نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلال نے رات کو ہی اذان دی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اذان کہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ بندہ (حضرت بلال) وقتِ اذان سے غافل ہو گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح روایت وہ ہے جسے عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں لہٰذا ابن ام مکتوم کی اذان تک کھایا پیا کرو۔ عبد العزیز بن ابی رواد نے نافع سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے ایک مرتبہ رات کو ہی اذان دے دی تو آپ نے لوٹانے کا حکم دیا۔ اور یہ صحیح نہیں کیونکہ نافع نے حضرت عمر سے بلا واسطہ بیان کیا۔ (حالانکہ درمیان میں واسطہ ہے) شاید حماد بن سلمہ نے ابن عمر کا اثر ہی مراد لیا ہو۔ صحیح روایت وہ ہے جسے عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع کے واسطے سے اور زہری نے بواسطہ سالم حضرت ابن عمر سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اگر حماد کی روایت صحیح ہوتی تو اس حدیث کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلال رات کو ہی اذان دے دیا کرتے ہیں" یعنی ان کی عادت ہی یہ ہے اگر آپ لوٹانے کا حکم فرماتے تو یہ نہ کہتے کہ وہ رات کو ہی اذان دے دیا کرتے ہیں، علی بن مدینی کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ کی روایت غیر محفوظ ہے اور اس میں حماد بن سلمہ سے غلطی واقع ہوئی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الأَذَانِ

اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

١٩٥ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

حضرت ابو الشعثاء سے روایت ہے کہ ایک آدمی عصر کی

بْنِ مُحَارِبٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ لَا يَخْرُجَ أَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ أَنْ يَكُونَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ أَوْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ وَيُرْوٰى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَخْرُجُ مَا لَمْ يَأْخُذِ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَهٰذَا عِنْدَنَا لِمَنْ لَهُ عُذْرٌ فِي الْخُرُوجِ مِنْهُ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَهُوَ وَالِدُ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ وَقَدْ رَوٰى أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ.

اذان کے بعد مسجد سے باہر گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابوہریرہ حسن صحیح حدیث ہے صحابہ کرام اور بعد کے فقہاء کا اسی مسئلے پر عمل ہے کہ کوئی شخص اذان کے بعد بلا عذر باہر نہ جائے، بے وضو ہونا یا کوئی ضروری کام عذر ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں، اقامت سے پہلے پہلے جا سکتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ اس کے لئے ہے جو باہر جانے کے لئے (معقول) عذر رکھتا ہو، ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے، اور وہ اشعث بن ابوالشعثاء کا والد ہے، اشعث نے بھی یہ حدیث اپنے والد ابوالشعثاء سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

سفر میں اذان کہنا

١٩٦۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ لَنَا إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الْأَذَانَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تُجْزِئُ الْإِقَامَةُ إِنَّمَا الْأَذَانُ عَلٰى مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور میرا چچازاد بھائی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم سفر کرو تو اذان کہو، اقامت کہو اور تم میں سے بڑا امام بنے"، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے، انہوں نے سفر میں اذان کو پسند کیا بعض کہتے ہیں اقامت کافی ہے، کیونکہ اذان اس کے لئے ہے جو لوگوں کو جمع کرنا چاہتا ہو۔ پہلا قول اصح ہے اور امام احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ

اذان کی فضیلت

١٩٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا أَبُو تُمَيْلَةَ نَا حَمْزَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو آدمی سات سال ثواب کی نیت سے اذان کہے، اس کے لئے جہنم سے برات لکھ دی

كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَثَوْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو تُمَيْلَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ وَأَبُو حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ وَجَابِرُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ ضَعَّفُوهُ تَرَكَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَوْلَا جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ لَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ بِغَيْرِ حَدِيثٍ وَلَوْلَا حَمَّادٌ لَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ بِغَيْرِ فِقْهٍ

باقی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود، ثوبان، معاویہ، انس، ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عباس کی حدیث غریب ہے ابوتمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح ہے اور ابوحمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے جابر بن یزید جعفی کو علمائے حدیث نے ضعیف کہا اور یحییٰ بن سعید و عبدالرحمٰن نے اسے چھوڑا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے جارود سے سنا وہ وکیع سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں اگر جابر جعفی نہ ہوتا تو اہل کوفہ حدیث کے بغیر ہوتے اور اگر حماد نہ ہوتے تو اہل کوفہ بغیر فقہ کے ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

١٩٨۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اللَّهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى نَافِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ أَصَحُّ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ أَنَّهُ لَمْ يُثْبِتْ حَدِيثَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا حَدِيثَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا۔

امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے، اے اللہ! اماموں کو راہ نمائی فرما، اور مؤذنوں کی بخشش کر" امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عائشہ، سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ سفیان ثوری، حفص بن غیاث اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ اعمش و ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کہا میں نے ابوصالح کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ نافع بن سلیمان نے یہ حدیث، محمد بن ابوصالح اور ابوصالح کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، میں نے ابوزرعہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوہریرہ سے ابوصالح کی روایت، حضرت عائشہ سے روایت کی نسبت سے اصح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا کہ بواسطہ ابوصالح حضرت عائشہ کی روایت اصح ہے علی ابن مدینی سے مذکور ہے کہ ابوصالح کی روایت نہ تو حضرت ابوہریرہ سے ثابت ہے اور نہ حضرت عائشہ سے (رضی اللہ عنہما)۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

١٩٩۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ وَعَائِشَةَ وَمُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ أَصَحُّ۔

اذان سننے والا کیا کہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان سن کر وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے اس باب میں حضرت ابو رافع، ابوہریرہ، ام حبیبہ، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن ربیعہ، عائشہ، معاذ بن انس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہے، معمر اور کئی دوسرے راویوں نے اسی طرح زہری سے روایت کیا۔ عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے بھی زہری سے یہ حدیث سعید بن مسیب کے واسطے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، مالک کی روایت اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا

٢٠٠۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو زُبَيْدٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ إِنَّ مِنْ آخِرِ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَأْخُذَ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا وَاسْتَحَبُّوا لِلْمُؤَذِّنِ أَنْ يَحْتَسِبَ فِي أَذَانِهِ۔

مؤذن کے لیے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (طائف پر عامل بنا کر بھیجتے وقت) مجھ سے آخری وعدہ یہ لیا کہ میں ایسا مؤذن مقرر کروں جو اذان پر اجرت نہ لے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عثمان کی حدیث حسن ہے علماء کا اس پر عمل ہے اور انہوں نے اذان پر اجرت کو مکروہ کہا اور مؤذن کے لیے ثواب کی نیت سے اذان دینے کو مستحب قرار دیا۔

ف: متاخرین فقہاء نے لوگوں میں سستی دیکھ کر اجرت کی اجازت دی ہے اسی پر فتویٰ ہے لیکن اگر بعد میں مؤذن کو کچھ دیا جائے تو یہ بالاتفاق جائز ہے جبکہ شرط نہیں ہے [illegible]

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ

٢٠١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ

اذان کے بعد دعاء

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک

حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ حِيْنَ يُؤَذِّنُ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حُكَيْمٍ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ۔

ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں میں اللہ تعالٰی کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں" اللہ تعالٰی اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہم اسے لیث بن سعد اور حکیم بن عبداللہ بن قیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ مِّنْهُ اَيْضًا

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا نَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت واجب ہو جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے، "اے اللہ! اس جامع دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں وہ مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا" امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن منکدر کی حدیث کے مقابلے میں حدیث جابر حسن غریب ہے ہمیں نہیں معلوم کہ شعیب بن ابو حمزہ کے علاوہ کسی اور نے اس کو روایت کیا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَنَّ الدُّعَآءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ نَا وَكِيْعٌ وَّعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِيْ اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَآءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا۔

اذان واقامت کے درمیان کی دُعا رد نہیں کی جاتی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن ہے، ابو اسحٰق ہمدانی نے بھی اس کی مثل زید بن مریم کے واسطہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بابٌ۱۵۰ ما جاء كم فرض الله على عباده من الصلوات.

۲۰۴۔ حدثنا محمد بن يحيى نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن انس بن مالك قال فرضت على النبي صلى الله عليه وسلم ليلة أسري به الصلوات خمسين ثم نقصت حتى جعلت خمسا ثم نودي يا محمد انه لا يبدل القول لدي وان لك بهذه الخمس خمسين وفي الباب عن عبادة بن الصامت وطلحة بن عبيد الله وابي قتادة وابي ذر ومالك بن صعصعة وابي سعيد الخدري قال ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح غريب.

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کم کی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں کی بات نہیں بدلتی اور آپکے لئے ان پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت، طلحہ بن عبید اللہ، ابو قتادہ، ابوذر، مالک بن صعصعہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح غریب ہے۔

بابٌ۱۵۱ في فضل الصلوات الخمس

۲۰۵۔ حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة كفارات لما بينهن ما لم تغش الكبائر وفي الباب عن جابر وانس وحنظلة الاسيدي قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح.

پانچ نمازوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک، ان کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں، جب تک کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔ اس باب میں حضرت جابر، انس اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

بابٌ۱۵۲ ما جاء في فضل الجماعة

۲۰۶۔ حدثنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الجماعة تفضل على صلوة الرجل وحده بسبع وعشرين درجة وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وابي بن كعب ومعاذ ابن جبل وابي سعيد وابي هريرة وانس بن مالك قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وهكذا روى نافع عن ابن

جماعت کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز کی فضیلت اکیلے پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ہے اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو سعید، ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نافع نے بھی حضرت

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَعَامَّةُ مَنْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالُوا خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَّا ابْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ قَالَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ۔

۲۰۱ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ابن عمر سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ باجماعت کی فضیلت اکیلے پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ہے۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عام رواۃ نے پچیس درجات کا قول نقل کیا صرف حضرت ابن عمر نے، ستائیس درجات کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جماعت کے ساتھ نماز اکیلے پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ (۳۲) مَا جَاءَ فِيمَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ

جو اذان سن کر جواب نہ دے

۲۰۲ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي أَنْ يَجْمَعُوا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى أَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا عَلَى التَّغْلِيظِ وَالتَّشْدِيدِ وَلَا رُخْصَةَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً فَقَالَ هُوَ فِي النَّارِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ أَنْ لَا يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَتَهَاوُنًا بِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے بعض نوجوانوں کو لکڑیوں کا انبار جمع کرنیکا حکم دوں پھر نماز کا حکم دوں اذان کے بعد اقامت کہی جائے پھر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو نماز کیلئے حاضر نہیں ہوتے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابو الدرداء، ابن عباس، معاذ بن انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور کئی صحابہ سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سن کر اسے قبول نہ کرے (یعنی مسجد میں نہ آئے) اسکی نماز کامل نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں یہ تاکید سختی اور تنبیہ پر مبنی ہے اور کسی کیلئے بلا عذر ترک جماعت کی رخصت نہیں۔ امام مجاہد فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا اور ساری رات نوافل ادا کرتا ہے لیکن جمعہ اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا اسکا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جہنم میں جائیگا۔ مجاہد فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی جمعہ و جماعت سے اعراض کرتے ہوئے ان کے حق کو کم سمجھتے اور ان میں سستی کرتے ہوئے حاضر نہیں ہوتا وہ جہنمی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ.

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ مِحْجَنٍ وَيَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا فِي الْجَمَاعَةِ وَإِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ وَحْدَهُ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ قَالُوا فَإِنَّهُ يُصَلِّيهَا مَعَهُمْ وَيَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ وَالَّتِي صَلَّى وَحْدَهُ هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عِنْدَهُمْ.

تنہا نماز پڑھنے والا جماعت پالے تو کیا کرے

یزید بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ مسجد خیف میں صبح کی نماز پڑھی سلام پھیرنے کے بعد آپ نے مڑ کر دیکھا تو آخر میں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے باجماعت نماز ادا نہیں کی تھی آپ نے فرمایا "انہیں میرے پاس لاؤ" انہیں اس حالت میں لایا گیا کہ (خوف سے) انکے کاندھے کانپ رہے تھے آپ نے فرمایا "ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا" انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ہم اپنی منزل میں نماز پڑھ چکے تھے" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ایسا نہ کیا کرو اگر تم اپنی منزل میں نماز پڑھ لو اور پھر مسجد میں آؤ تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو یہ نفل ہو جائیں گے اس باب میں حضرت محجن اور یزید بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یزید بن اسود کی حدیث حسن صحیح ہے، اور متعدد علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری، امام شافعی، احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں جب کوئی شخص علیحدہ نماز پڑھے پھر جماعت کو پالے تو تمام نمازیں با جماعت لوٹائے (نفل پڑھے) اگر مغرب کی نماز اکیلے پڑھی پھر جماعت کو پایا تو ایک رکعت اور ملا کر شفع کرلے (یہ نماز نفل ہوگی) اور جو علیحدہ پڑھی فرض شمار ہوگی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً.

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلَى هَذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلَّى مَعَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي مُوسَى وَالْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ

مسجد میں دوسری جماعت کا حکم

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت نماز پڑھ چکے تھے، آپ نے فرمایا "تم میں سے کون اس کے ساتھ شریک ہو کر ثواب کی تجارت کرتا ہے ایک آدمی اٹھا اور اس کے ساتھ مل کر نماز ادا کی، اس باب میں ابو امامہ، ابو موسیٰ اور حکم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی

ف: احناف کے نزدیک جن نمازوں [illegible] عصر اور مغرب [illegible] جماعت میں [illegible]

هو قول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم من التابعين قالوا لا بأس أن يصلي القوم جماعة في مسجد قد صلي فيه وبه يقول أحمد وإسحاق وقال آخرون من أهل العلم يصلون فرادى وبه يقول سفيان وابن المبارك ومالك والشافعي يختارون الصلاة فرادى.

فرماتے ہیں ابوعیسیٰ کہ حدیث حسن ہے بہت سے صحابہ کرام اور تابعین اسی کے قائل ہیں کہ کسی مسجد میں دوبارہ جماعت کے قیام میں کوئی حرج نہیں، امام احمد اور اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں بعض دوسرے علماء کے نزدیک اولی جماعت کے بعد آنے والے لوگوں کو اکیلے اکیلے نماز پڑھنی چاہیے سفیان ثوری، ابن مبارک مالک اور امام شافعی نے یہی نظریہ اختیار کیا ہے۔

باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في جماعة

عشاء اور صبح کی جماعت کی فضیلت

۲۱۱۔ حدثنا محمود بن غيلان نا بشر بن السري نا سفيان عن عثمان بن حكيم عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد العشاء في جماعة كان له قيام نصف ليلة ومن صلى العشاء والفجر في جماعة كان له كقيام ليلة وفي الباب عن ابن عمر وأبي هريرة وأنس وعمارة بن أبي رويبة وجندب وأبي بن كعب وأبي موسى وبريدة.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عشاء کی جماعت میں حاضر ہونے والے کے لئے نصف رات قیام کا ثواب اور صبح (عشاء) دونوں کو باجماعت پڑھنے والے کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ، انس، عمارہ بن ابی رویبہ، جندب، ابی بن کعب، ابوموسیٰ اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۲۱۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا يزيد بن هارون نا داود بن أبي هند عن الحسن عن جندب بن سفيان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى الصبح فهو في ذمة الله فلا تخفروا الله في ذمته. قال أبو عيسى حديث عثمان حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن عثمان موقوفا وروي من غير وجه عن عثمان مرفوعا.

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے پس تم اس کو اپنے ذمہ میں عہد شکن۔ ترجمہ: امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عثمان، حسن صحیح ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کے واسطہ سے بھی یہ حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی گئی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۲۱۳۔ حدثنا عباس العنبري نا يحيى بن كثير أبو غسان العنبري عن إسماعيل الكحال عن عبد الله بن أوس الخزاعي عن بريدة الأسلمي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بشر المشائين في الظلم إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة. هذا حديث غريب.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی تاریکیوں میں مساجد کی طرف کثرت سے جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کے حصول کی خوشخبری دو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ ٦٤ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

٢١٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُبَيٍّ وَعَائِشَةَ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٢١٥ - وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

پہلی صف کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مردوں کی سب سے اچھی صف پہلی صف ہے اور سب سے بُری صف آخری ہے، جب کہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بُری صف پہلی صف ہے" اس باب میں حضرت جابر، ابن عباس، ابوسعید، ابی بن کعب، عائشہ، عرباض بن ساریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ مغفرت طلب کرتے اور آپ نے فرمایا "اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر ہے پھر وہ اسے قرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں۔" اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن، مالک اور قتیبہ نے بواسطہ مالک، سمی اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل حدیث روایت کی۔

بَابُ ٦٥ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

٢١٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَأَى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ إِقَامَةُ الصَّفِّ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُوَكِّلُ رِجَالًا بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ وَلَا يُكَبِّرُ حَتَّى يُخْبَرَ

صفیں سیدھی رکھنا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی فرمایا کرتے تھے ایک دن آپ باہر تشریف لائے تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا سینہ آگے کو بڑھا ہوا تھا آپ نے فرمایا تمہیں لازماً اپنی صفیں سیدھی رکھنی ہونگی ورنہ قریب ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو نہ بگاڑ دے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، براء، جابر بن عبداللہ، انس، ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں نعمان بن بشیر کی حدیث حسن صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تکمیل نماز سے صفوں کا سیدھا رکھنا بھی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ ایک شخص کو صفیں سیدھی کرنے کیلئے مقرر فرماتے اور

أَنَّ الصُّفُوفَ قَدِ اسْتَوَتْ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَعَاهَدَانِ ذٰلِكَ وَيَقُولَانِ اسْتَوُوْا وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ تَأَخَّرْ يَا فُلَانُ.

بَابُ مَا جَاءَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى

٢١٧ ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُوْدٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ وَخَالِدٌ الْحَذَّاءُ هُوَ خَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ يُكْنٰى أَبَا الْمُنَازِلِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ إِنَّ خَالِدًا الْحَذَّاءَ مَا حَذَا نَعْلًا قَطُّ إِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُ إِلٰى حَذَّاءٍ فَنُسِبَ إِلَيْهِ وَأَبُوْ مَعْشَرٍ اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

٢١٨ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيْرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اور تب تک تکبیر نہ کہتے جب تک انہیں اطلاع نہ دی جاتی کہ صفیں سیدھی ہو گئی ہیں حضرت علی و عثمان رضی اللہ عنہما اس بات کا بہت خیال رکھتے اور فرمایا کرتے صفیں سیدھی کرو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے اے فلاں آگے ہو جا اے فلاں پیچھے ہو جا۔"

امام کے قریب عقلمند اور سمجھدار کھڑے ہوں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا میرے قریب عقلمند اور سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں آپس میں اختلاف نہ کرو کہیں تمہارے دل نہ مختلف ہو جائیں اور بازاروں میں شور و شغب سے گریز کرو۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب ابو مسعود، ابو سعید، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مسعود کی حدیث حسن غریب ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنے قریب مہاجرین اور انصار کی صفیں پسند فرماتے تھے تاکہ وہ آپ سے احادیث طیبہ کو محفوظ رکھیں۔ خالد حذاء سے مراد خالد بن مہران ہے جس کی کنیت ابو المنازل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا کہ خالد حذاء نے کبھی جوتے نہیں گانٹھے البتہ ایک موچی کے پاس بیٹھتے تھے اس لئے اس نسبت سے مشہور ہوئے ابو معشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

ستونوں کے درمیان صف مکروہ ہے

عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ہم نے ایک حاکم کی اقتداء میں نماز پڑھی لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے ہم نے مجبور ہو کر دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی، جب ہم نماز پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہم عہد رسالت میں اس سے بچا کرتے تھے"۔ اس باب میں حضرت قرہ بن ایاس مزنی سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے، بعض علماء

صحیح وقد كره قوم من أهل العلم أن يصف بين السواري وبه يقول أحمد وإسحاق وقد رخص قوم من أهل العلم في ذلك.

نے ستونوں کے درمیان صف بندی کو مکروہ کہا ہے امام احمد اور اسحٰق بھی اسی بات کے قائل ہیں جب کہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

باب ۱۶۸ ما جاء في الصلوة خلف الصف وحده

صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز

۲۱۹۔ حدثنا هناد نا أبو الأحوص عن حصين عن هلال بن يساف قال أخذ زياد بن أبي الجعد بيدي ونحن بالرقة فقام بي على شيخ يقال له وابصة بن معبد من بني أسد فقال زياد حدثني هذا الشيخ أن رجلا صلى خلف الصف وحده والشيخ يسمع فأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يعيد الصلوة وفي الباب عن علي بن شيبان وابن عباس قال أبو عيسى حديث وابصة حديث حسن وقد كره قوم من أهل العلم أن يصلي الرجل خلف الصف وحده وقالوا يعيد إذا صلى خلف الصف وحده وبه يقول أحمد وإسحق وقد قال قوم من أهل العلم تجزئه إذا صلى خلف الصف وحده وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وقد ذهب قوم من أهل الكوفة إلى حديث وابصة بن معبد أيضا قالوا من صلى خلف الصف وحده يعيد منهم حماد بن أبي سليمان وابن أبي ليلى ووكيع وروى حديث حصين عن هلال بن يساف غير واحد مثل رواية أبي الأحوص عن زياد بن أبي الجعد عن وابصة وفي حديث حصين ما يدل على أن هلالا قد أدرك وابصة فاختلف أهل الحديث في هذا فقال بعضهم حديث عمرو بن مرة عن هلال بن يساف عن عمرو بن راشد عن وابصة أصح وقال بعضهم حديث حصين عن هلال بن يساف عن زياد بن أبي

ہلال بن یساف کہتے ہیں ہم مقام رقہ میں تھے کہ زیاد بن ابی جعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اٹھا کر ایک شیخ وابصہ بن معبد اسدی کے پاس لے گئے۔ اور کہا زیاد نے کہ مجھ سے اس بزرگ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا، اور اس بات کو وہ (بزرگ) سن رہے تھے۔ اس باب میں حضرت علی بن شیبان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں وابصہ کی حدیث حسن ہے اور علماء کی ایک جماعت نے صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز کو ناجائز کہا اور اسے لوٹانے کا حکم دیا۔ امام احمد اور اسحٰق کا بھی یہی مسلک ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ نماز جائز ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی اسی بات کے قائل ہیں۔ اہل کوفہ کی ایک جماعت کا بھی وابصہ بن معبد کی حدیث پر عمل ہے اور وہ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز کو واجب الاعادہ سمجھتے ہیں حماد بن سلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور وکیع بھی ان ہی قائلین میں سے ہیں۔ حدیث حصین کو ہلال بن یساف سے متعدد راویوں نے ابو الاحوص کی بواسطہ زیاد بن ابی جعد وابصہ کی حدیث کی مثل روایت کیا۔ حصین کی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہلال نے وابصہ سے ملاقات کی۔ محدثین کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں عمرو بن مرہ نے بواسطہ ہلال بن یساف اور عمرو بن راشد، وابصہ سے جو حدیث روایت کی وہ

الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ قَالَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ فَإِنَّهُ يُعِيدُ.

اصح ہے، جب کہ بعض کے نزدیک وابصہ بن معبد سے حصین کی روایت بواسطہ ہلال بن یساف اور زیاد بن جعد، اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عمرو بن مرہ کی حدیث کے مقابلے میں یہ روایت میرے نزدیک اصح ہے کیوں کہ یہ ہلال بن یساف کے علاوہ بھی (دوسری اسناد سے) مروی ہے۔ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی، تو اسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے بواسطہ جارود وکیع کا قول سنا کہ اگر کوئی شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے تو اسے لوٹائے۔

بَابُ ۱۴۹ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ

ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالُوا إِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ الْإِمَامِ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کو پیچھے کی طرف سے پکڑ کر مجھے داہنی طرف کر دیا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور بعد کے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب کوئی آدمی (اکیلا) امام کے ساتھ کھڑا ہو تو اسے داہنی طرف کھڑا ہونا چاہئے۔

بَابُ ۱۵۰ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ

امام کی دو آدمیوں کے ہمراہ نماز

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَنَا أَحَدُنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ایک آگے کھڑا ہو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سمرہ غریب ہے اور علماء کا اسی پر عمل

غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً قَامَ رَجُلَانِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ صَلَّى بِعَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَأَقَامَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ وَرَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ

٢٢٢۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِالْمَاءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَهُمَا وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي إِجَازَةِ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَقَالُوا إِنَّ الصَّبِيَّ لَمْ تَكُنْ لَهُ صَلَاةٌ وَكَأَنَّ أَنَسًا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ وَلَيْسَ الْأَمْرُ عَلَى مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهُ مَعَ الْيَتِيمِ خَلْفَهُ فَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْيَتِيمِ صَلَاةً لَمَا أَقَامَ الْيَتِيمَ مَعَهُ وَلَأَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ

ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھائی تو ایک آپ کی دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہوا۔ اور اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

امام کے ساتھ مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو کس طرح صفیں باندھی جائیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد آپ نے فرمایا اٹھو ہم تمہارے ساتھ نماز پڑھیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں اٹھ کر ایک چٹائی لے آیا جو کثرت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے میں اور ایک یتیم (انس کے بھائی) آپ کے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا (دادی) ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں، اور پھر واپس تشریف لے گئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کی دائیں جانب کھڑا ہو اور عورت ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کی رو سے صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز کو جائز کہا وہ کہتے ہیں کہ بچے پر نماز فرض نہیں لہٰذا حضرت انس تنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ بات صحیح نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس یتیم بچے کے ساتھ ملا کر اپنے پیچھے کھڑا کیا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس بچے کی نماز معتبر نہ ہوتی آپ اسے حضرت انس کے ساتھ کھڑا نہ کرتے بلکہ دائیں جانب کھڑا کرتے۔ موسیٰ بن انس نے بھی اپنے والد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی تو آپ نے انکو اپنی دائیں طرف کھڑا کیا۔

باب ما جاء إذا أم أحدكم الناس فليخفف

۲۲۴- حدثنا قتيبة نا المغيرة بن عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أم أحدكم الناس فليخفف فإن فيهم الصغير والكبير والضعيف والمريض فإذا صلى وحده فليصل كيف شاء وفي الباب عن عدي بن حاتم وأنس وجابر بن سمرة ومالك بن عبد الله وأبي واقد وعثمان بن أبي العاص وأبي مسعود وجابر بن عبد الله وابن عباس قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وهو قول أكثر أهل العلم اختاروا أن لا يطيل الإمام الصلوة مخافة المشقة على الضعيف والكبير والمريض وأبو الزناد اسمه عبد الله بن ذكوان والأعرج هو عبد الرحمن بن هرمز المديني يكنى أبا داود.

۲۲۵- حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن قتادة عن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من أخف الناس صلوة في تمام وهذا حديث حسن صحيح.

امام، مختصر نماز پڑھائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی امامت کرائے تو ہلکی پھلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں بچے بھی ہوتے ہیں بوڑھے بھی، کمزور بھی ہوتے ہیں بیمار بھی۔ اور جب اکیلا ہو تو جیسے جی چاہے پڑھے۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم، انس، جابر بن سمرہ، مالک بن عبداللہ، ابوواقد، عثمان بن ابوالعاص، ابومسعود، جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اکثر علماء کا مسلک و مذہب ہے کہ امام کو چاہیے کہ وہ کمزور بوڑھے اور مریض کی تکلیف کے خوف سے لمبی نماز نہ پڑھائے۔ ابوزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے۔ اور اعرج سے مراد عبدالرحمٰن بن ہرمز مدینی ہیں، جن کی کنیت ابوداؤد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ ہلکی مگر مکمل نماز پڑھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء في تحريم الصلوة وتحليلها

۲۲۶- حدثنا سفيان بن وكيع نا محمد بن فضيل عن أبي سفيان طريف السعدي عن أبي نضرة عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم ولا صلوة لمن لم يقرأ بالحمد وسورة في فريضة أو غيرها وفي الباب عن علي وعائشة وحديث علي بن أبي طالب أجود إسنادا

نماز کی تحریم و تحلیل

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز کی کنجی وضو ہے۔ اس کی تحریم تکبیر اولیٰ ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے اس آدمی کی نماز کامل نہیں جس نے سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت نہ پڑھی فرض ہوں یا کوئی دوسری نماز۔ اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سند کے لحاظ سے زیادہ کھری اور ابوسعید کی حدیث کے مقابلے میں اصح ہے

أَنَّهُ إِنَّمَا صَلَّى بِهِمْ لِأَنَّهُ أَرَادَ إِمْتِثَالَ الْأَمْرِ وَكَرِهَ مَنْعَهُمْ.

بَابٌ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

٢٣٣۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيْثِهِ أَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَعَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ أَبِي مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا أَحَقُّ النَّاسِ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ وَقَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَذِنَ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ لِغَيْرِهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالُوْا السُّنَّةُ أَنْ يُصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِذَا أَذِنَ فَأَرْجُوْ أَنَّ الْإِذْنَ فِي الْكُلِّ وَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا إِذَا أَذِنَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ إِنْ يُصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِذَا أَذِنَ فَأَرْجُوْ أَنَّ الْإِذْنَ فِي الْكُلِّ وَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا إِذَا أَذِنَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ.

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ان کے لئے برکت کے طور پر رکعت ادا کی۔

امامت کا زیادہ مستحق کون ہے:

اوس بن ضمعج کہتے ہیں میں نے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک کو سب سے اچھا پڑھنے والا امامت کرائے اگر قرأت میں برابر ہوں تو سنت کا زیادہ علم رکھنے والا ہو اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جس نے ہجرت میں تقدیم حاصل کی اگر ہجرت کرنے میں بھی مساوی ہوں تو جو زیادہ عمر رسیدہ ہو وہ امامت کرائے کسی کی اجازت کے بغیر اس کی مقررہ امامت کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور کسی کے گھر میں اس کی باعزت جگہ پر بلا اجازت بیٹھنا بھی نہیں چاہیے، محمود کہتے ہیں، ابن نمیر نے اپنی روایت میں "اقدمہم سنا" کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، انس بن مالک، مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابومسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں قرآن پاک اچھا پڑھنے والا اور سنت کا زیادہ علم رکھنے والا شخص امامت کا زیادہ مستحق ہے نیز انہوں نے کہا گھر والا امامت کا زیادہ استحقاق رکھتا ہے بعض علماء کہتے ہیں گھر والا اجازت دے تو غیر کے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بعض نے اسے مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گھر والے کا نماز پڑھانا سنت ہے: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی متعینہ امامت میں امام نہ بنے اور نہ ہی کسی کے گھر میں کی باعزت جگہ پر بلا اجازت بیٹھے" تو اس ارشاد سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اجازت مل جائے تو یہ ان تمام باتوں کی اجازت ہوگی اور صاحب خانہ کی اجازت سے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الْوُضُوءِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ أَنَّ تَحْرِيمَ الصَّلٰوةِ التَّكْبِيرُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِي الصَّلٰوةِ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ أَبُو عِيسٰى سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَوِ افْتَتَحَ الرَّجُلُ الصَّلٰوةَ بِسَبْعِينَ اسْمًا مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالٰى وَلَمْ يُكَبِّرْ لَمْ يُجْزِهِ وَإِنْ أَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ أَمَرْتُهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلٰى مَكَانِهِ وَيُسَلِّمَ إِنَّمَا الْأَمْرُ عَلٰى وَجْهِهِ وَأَبُو نَضْرَةَ اسْمُهُ مُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ

بَابٌ فِي نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ الْيَمَانِ وَأَخْطَأَ ابْنُ يَمَانٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا قَالَ أَبُو عِيسٰى قَالَ عَبْدُ اللهِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَمَانٍ وَحَدِيثُ يَحْيَى

ہم اسے اس سے پہلے وضو کے مسائل میں لکھ چکے ہیں صحابہ کرام اور بعد کے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی احمد اور اسحٰق کہتے ہیں کہ تحریم نماز تکبیر ہے اور تکبیر کے بغیر آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے محمد بن ابان سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول سنا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ستر اسماء حسنیٰ کے ساتھ نماز شروع کرے لیکن تکبیر نہ کہے تو جائز نہیں۔ اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو میں اسے حکم دوں گا کہ وضو کر کے اپنی جگہ واپس آئے اور سلام پھیرے بیشک حکم اپنی اپنی جگہ برقرار ہے۔ ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

ف: اللہ اکبر کی جگہ کوئی دوسرا لفظ جو خاص تعظیم الٰہی کا مفہوم دے کہنے سے نماز ہو جائے گی۔ لیکن ایسا کرنا مکروہ تحریمہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری و دیگر کتب فقہ ، مترجم)

تکبیر کے وقت انگلیاں کشادہ رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تکبیر کہتے وقت انگلیاں کشادہ رکھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ کو ابن ابی ذئب اور سعید بن سمعان کے واسطے کئی راویوں نے روایت کیا ہے (اور اس میں یہ الفاظ ہیں) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے وقت اپنے ہاتھوں کو کھول کر اٹھاتے یہ روایت یحیٰی بن یمان کی روایت سے اصح ہے۔ اور اس حدیث میں یحیٰی بن یمان سے خطا واقع ہوئی۔

حضرت سعید بن سمعان کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے، اپنے ہاتھوں کو کھولتے ہوئے اٹھاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، امام بخاری نے فرمایا کہ یحیٰی بن یمان کی حدیث کی بنسبت یہ حدیث میرے نزدیک اصح ہے اور یحیٰی کی

بن یمان خطأ

روایت خطا ہے۔

بَابٌ فِیْ فَضْلِ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَنَسٍ مَوْقُوْفًا لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوٰى سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو وَإِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلُهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوٰى إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ لَمْ يُدْرِكْ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ۔

تکبیر اولیٰ کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رضائے الٰہی کے لئے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اس کے لئے دو نجاتیں لکھی گئیں ایک نجات جہنم سے اور دوسری منافقت سے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس سے موقوفاً روایت کی گئی ہے۔ سلم بن قتیبہ بواسطہ طعمہ بن عمرو کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمارے علم میں نہیں، جس نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہو۔ یہ حدیث، حبیب بن ابوحبیب بجلی نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کی سند یوں ہے ہناد نے بواسطہ وکیع خالد بن طہمان۔ حبیب بن ابوحبیب بجلی، حضرت انس سے موقوفاً روایت کی، اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ اور انس بن مالک کے واسطہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا۔ یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے عمارہ بن غزیہ نے انس بن مالک کو نہیں پایا۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ

نماز شروع کرتے وقت کیا کہا جائے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز کے لئے کھڑا ہوتے تو تکبیر کہہ کر اس طرح پڑھتے "سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک" پھر کہتے "اللہ اکبر کبیرا" پھر پڑھتے "اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ" اس باب میں حضرت علی، عبداللہ ابن مسعود، عائشہ

الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَجُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَشْهَرُ حَدِيْثٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ اَخَذَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَمَّا اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْ اِسْنَادِ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَتَكَلَّمُ فِيْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ۔

٢٣٣۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَارِثَةُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَاَبُو الرِّجَالِ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

جابر، جبیر بن مطعم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں ابو سعید کی حدیث زیادہ مشہور ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کیا لیکن اکثر علماء فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہے۔ کہ سبحانک اللھم الخ پڑھتے تھے (اس کے بعد اللہ اکبر کبیرا نہیں پڑھتے تھے) حضرت فاروق اعظم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔ اکثر تابعین و دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ ابو سعید کی حدیث میں کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید نے علی بن علی کے بارے میں کلام کیا، امام احمد فرماتے ہیں، یہ حدیث صحیح نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت "سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک" پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حارثہ کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے، ابو رجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" آہستہ پڑھنا

٢٣٤۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ نَا سَعِيْدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عَبَايَةَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ اِيَّاكَ وَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے نماز میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اے بیٹے! یہ بدعت ہے بدعت سے بچو نیز فرمایا میں نے صحابہ کرام کو اس سے زیادہ

اَلْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْغَضَ اِلَیْہِ الْحَدَثُ فِی الْاِسْلَامِ یَعْنِیْ مِنْہُ وَقَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْھُمْ یَقُوْلُھَا فَلَا تَقُلْھَا اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مُغَفَّلٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَغَیْرُھُمْ وَمَنْ بَعْدَھُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا یَرَوْنَ اَنْ یَّجْھَرَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالُوْا وَیَقُوْلُھَا فِیْ نَفْسِہٖ۔

کسی بدعت سے بغض رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور یہ بھی کہا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ، حضرت ابوبکر ، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی کو یہ (بسم اللہ جہراً) کہتے ہوئے نہیں سُنا لہٰذا تم بھی جہراً نہ کہو اور جب نماز پڑھو تو صرف الحمد للہ رب العالمین سے (قرأت) شروع کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن ہے اور اکثر اصحاب رسول جن میں خلفاء راشدین بھی ہیں اور تابعین کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری ، ابن مبارک احمد ، اسحٰق (اور امام ابوحنیفہ) " بسم اللہ الرحمٰن الرحیم " کو اونچی آواز سے پڑھنا جائز نہیں قرار دیتے بلکہ فرماتے ہیں آہستہ پڑھنی چاہیے۔

بَابُ مَنْ رَاٰی الْجَھْرَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

" بسم اللہ الرحمٰن الرحیم " بلند آواز سے پڑھنا

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَہٗ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِذَاکَ وَقَدْ قَالَ بِھٰذَا عِدَّۃٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَیْرِ وَمَنْ بَعْدَھُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ رَاَوُا الْجَھْرَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ حَمَّادٍ ھُوَ ابْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ وَاَبُوْ خَالِدٍ ھُوَ اَبُوْ خَالِدٍ الْوَالِبِیُّ وَاسْمُہٗ ھُرْمُزُ وَھُوَ کُوْفِیٌّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم " بسم اللہ الرحمٰن الرحیم " کے ساتھ نماز شروع فرماتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور کچھ صحابہ کرام کا یہی خیال ہے ان میں سے حضرت ابوہریرہ ، ابن عمر ، ابن عباس ، ابن زبیر رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ بعض تابعین بھی بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی مسلک ہے اسمٰعیل بن حماد ، ابوسلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوخالد سے مراد ابوخالد والبی ہیں ، ان کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں۔

بَابُ فِی افْتِتَاحِ الْقِرَاءَۃِ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

سورۂ فاتحہ سے قرأت شروع کرنا

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ مَعْنَاهُ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْدَؤُنَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّورَةِ وَلَيْسَ مَعْنَاهُ أَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَقْرَؤُنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَرٰى أَنْ يَبْدَأَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَأَنْ يَجْهَرَ بِهَا إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے فقہاء کا اسی پر عمل ہے، امام شافعی فرماتے ہیں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ سورۃ فاتحہ سے نماز شروع کرتے اور دوسری سورت سے اسے پہلے پڑھتے یہ مطلب نہیں کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بالکل نہیں پڑھتے تھے، امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ بسم اللہ سے ابتداء کی جائے اور جہری نمازوں میں اسے اونچی آواز سے پڑھا جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کی نماز (کامل) نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی" اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عائشہ، انس، ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن صحیح ہے، اکثر صحابہ کرام کا اسی پر عمل ہے ان میں سے حضرت عمر بن خطاب جابر بن عبداللہ، عمران بن حصین وغیرہم بھی ہیں یہ کہتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی مسلک ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّأْمِينِ

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ ابْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالتَّأْمِينِ وَلَا يُخْفِيهَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ فِي هٰذَا وَأَخْطَأَ شُعْبَةُ فِي مَوَاضِعَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ وَإِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ الْعَنْبَسِ وَيُكْنَى أَبَا السَّكَنِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَإِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَقَالَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ وَإِنَّمَا هُوَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدِيثُ سُفْيَانَ فِي هٰذَا أَصَحُّ قَالَ وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ ابْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ

آمین کہنا

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا اور آواز کو کھینچ کر آمین کہا۔ اس باب میں حضرت علی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں وائل بن حجر کی حدیث حسن ہے اور کئی صحابہ، تابعین اور بعد کے (کچھ) فقہاء کا یہی نظریہ ہے کہ "آمین" بلند آواز سے کہی جائے اور آہستہ نہ کہی جائے، امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے، شعبہ نے اس حدیث کو بواسطہ سلمہ بن کہیل، حجر ابو عنبس اور علقمہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" پڑھ کر آمین آہستہ کہی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، میں نے امام بخاری سے سنا آپ فرماتے تھے، سفیان کی حدیث، شعبہ کی حدیث سے اصح ہے شعبہ نے کئی جگہ غلطی کی حجر ابو عنبس کہا۔ جبکہ وہ حجر بن عنبس ہیں جن کی کنیت ابو السکن ہے، شعبہ نے سند میں علقمہ بن وائل کا ذکر کیا حالانکہ علقمہ نہیں بلکہ حجر بن عنبس نے وائل بن حجر سے روایت کیا، تیسری غلطی یہ کہ انہوں نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آمین کہی حالانکہ وہاں بلند آواز سے پڑھنے کے الفاظ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابو زرعہ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے سفیان کی حدیث اصح ہے اور کہا کہ علاء ابن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے سفیان کی روایت کی مثل روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اس کی سند یہ ہے ابو بکر محمد بن ابان نے بواسطہ عبداللہ نمیر، علاء بن صالح اسدی، سلمہ بن کہیل، حجر بن عنبس، وائل بن حجر سے حدیث سفیان بواسطہ سلمہ بن کہیل کی مثل روایت کی ہے۔

ف :- بلند آواز سے آمین تعلیم کے لئے تھی، اس لئے آہستہ آمین کہنا مستحب ہے۔ (مترجم)

بَابُ ۱۸۳ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّأْمِينِ

۲۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

آمین کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے، اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۸۴ مَا جَاءَ فِي السَّكْتَتَيْنِ

۲۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أُبَيٌّ أَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفَسُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْكُتَ بَعْدَ مَا يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَأَصْحَابُنَا

نماز کے دو سکتے

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کئے، عمران بن حصین نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا ہم نے ایک سکتہ (آپ سے) یاد کیا۔ (فرماتے ہیں) پھر ہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں لکھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ سمرہ کی یاد ٹھیک ہے حضرت سعید فرماتے ہیں ہم نے حضرت قتادہ سے پوچھا کہ یہ دو سکتے کیا ہیں تو آپ نے فرمایا نماز میں داخل ہوتے وقت اور قرات سے فارغ ہوتے وقت پھر فرمایا اور جب "ولا الضالین" پڑھے قتادہ کو پسند تھا کہ جب قرات سے فارغ ہو لیں تو سکتہ کریں یہاں تک کہ سانس واپس آجائے، اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں" سمرہ کی حدیث حسن ہے اور کئی علماء کا یہی قول ہے۔ کہ امام کے لئے نماز کے آغاز اور قرات کے خاتمہ پر کچھ دیر ٹھہرنا مستحب ہے امام احمد، امام اسحٰق، اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۸۵ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں دایاں ہاتھ، بائیں ہاتھ پر رکھنا

٢٣٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ هُلْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذَلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ وَاسْمُ هُلْبٍ يَزِيدُ بْنُ قُنَافَةَ الطَّائِيُّ.

قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے اس باب میں حضرت وائل بن حجر، غطیف بن حارث، ابن عباس، ابن مسعود، اور سہل بن سہل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں "ہلب کی حدیث حسن ہے بعض صحابہ کرام، تابعین اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے، بعض کہتے ہیں ناف کے اوپر رکھے، اور بعض کے نزدیک ناف کے نیچے رکھے۔ ان کے نزدیک دونوں جگہ گنجائش ہے۔ ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدہ کی تکبیر

٢٤٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ وَأَبِي مُوسَى وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما (نماز میں) نیچے جھکتے اور اوپر اٹھتے وقت نیز قیام اور قعود کے وقت تکبیر کہا کرتے تھے، اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس، ابن عمر، ابومالک اشعری، ابوموسے، عمران بن حصین، وائل بن حجر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، عبداللہ بن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے، اور اس پر صحابہ کرام (حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی مرتضیٰ وغیرہم رضی اللہ عنہم) کا عمل ہے تابعین اور عام فقہاء علماء کا بھی یہی مسلک ہے۔

٢٤١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (سجدہ کے لئے) جھکتے ہوئے تکبیر فرمایا کرتے تھے، امام ترمذی

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالُوا يُكَبِّرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَهْوِي لِلرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور بعد کے علماء کا یہی قول ہے، کہ نمازی رکوع و سجود کے لئے جھکتے ہوئے تکبیر کہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

رکوع کے وقت ہاتھوں کا اٹھانا

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَعُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهَذَا يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ وَمِنَ التَّابِعِينَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَغَيْرُهُمْ وَبِهِ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيثُ مَنْ يَرْفَعُ وَذَكَرَ حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ ثَنَا

حضرت سالم اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نماز شروع فرماتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے اسی طرح رکوع کے لئے جاتے اور اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے، ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے امام ترمذی، فرماتے ہیں ہم سے فضل بن صباح البغدادی نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن ابی عمر کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، وائل بن حجر، مالک بن حویرث، انس، ابوہریرہ، ابوحمید، ابواسید سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ، ابوقتادہ، ابوموسیٰ اشعری، جابر اور عمیر لیثی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام مثلاً ابن عمر، جابر بن عبداللہ، ابوہریرہ، انس، ابن عباس، عبداللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ عنہم اسی کے قائل ہیں۔ تابعین میں سے حسن بصری، عطاء، طاؤس، مجاہد، نافع، سالم بن عبداللہ، سعید بن جبیر رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق کا بھی یہی نظریہ ہے عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں رفع یدین والی حدیث ثابت ہے جسے زہری نے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا ابن مسعود کی حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف پہلی مرتبہ رفع یدین کیا، ثابت نہیں۔

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود

وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

٢٣٤- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اٹھائے۔

اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن ہے اور کئی صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں، سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم اور آپ کے متبعین) کا بھی یہی مسلک ہے۔

ف ابتدائے اسلام میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ بھی ہاتھ اٹھائے جاتے تھے لیکن بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دم ہیں نماز میں آرام کیا کرو۔ مزید تحقیق کیلئے ملاحظہ کیجئے سبیل الرشاد مصنفہ حکیم الامت مولانا اشرف علی

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا

٢٣٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوا بِالرُّكَبِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَبَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّهُمْ كَانُوا يُطَبِّقُونَ وَالتَّطْبِيقُ مَنْسُوخٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ الْأَكُفَّ عَلَى الرُّكَبِ.

٢٣٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ بِهٰذَا.

ابو عبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا تمہارے لئے سنت ہے پس گھٹنوں پر ہاتھ رکھا کرو۔ اس باب میں حضرت سعد، انس، ابوحمید، ابو اسید، سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام تابعین اور بعد کے لوگوں کا اسی پر عمل ہے اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود اور آپکے بعض اصحاب کے بارے میں ہے کہ وہ تطبیق کرتے تھے یعنی دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر رانوں کے درمیان چھپا دیتے اہل علم کے نزدیک تطبیق منسوخ ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تطبیق کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت قتیبہ نے بواسطہ ابوعوانہ، ابویعفور اور مصعب بن سعد، بیان کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّهُ يُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ

رکوع میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا

جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ

۲۳۷ ۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُجَافِيَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

عباس بن سہل کہتے ہیں، ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کرنے لگے۔ ابوحمید نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں (پھر انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا) آپ نے رکوع فرمایا، اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ نے ان کو پکڑا ہوا ہے آپ نے ہاتھوں کو کمان کی طرح رکھتے ہوئے پہلوؤں سے جدا رکھا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابوحمید کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا یہی مختار ہے کہ آدمی رکوع اور سجود میں اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدہ کی تسبیحات

۲۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يَنْقُصَ الرَّجُلُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ مِنْ ثَلٰثِ تَسْبِيحَاتٍ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ أَسْتَحِبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يُسَبِّحَ خَمْسَ تَسْبِيحَاتٍ لِكَيْ يُدْرِكَ مَنْ خَلْفَهُ ثَلٰثَ تَسْبِيحَاتٍ وَهٰكَذَا قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب رکوع کرے اور اس میں تین مرتبہ **"سبحان ربی العظیم"** کہے اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ (تین مرتبہ) کم از کم ہے اور جب سجدہ کرے اور سجدے میں تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہے اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ (تعداد) سب سے کم درجہ ہے اس باب میں حضرت حذیفہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود کی سند متصل نہیں ہے عون بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ رکوع اور سجود میں تسبیحات تین مرتبہ سے کم نہ پڑھنے کو مستحب سمجھتے ہیں۔ ابن مبارک کا قول ہے کہ امام کو پانچ تسبیحات پڑھنی چاہئیں تاکہ مقتدی تین تسبیحیں پا سکے۔ اسحاق بن ابراہیم نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهٗ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" کہتے، آیت رحمت پر ٹھہرتے اور دعا مانگتے اور عذاب کی آیت پر ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، حضرت شعبہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

بَابُ (۱۹۱) مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَرِهُوا الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم سے مخلوط اور زرد رنگ کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے نیز رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے، صحابہ کرام اور تابعین فقہاء کا یہی قول ہے، کہ وہ رکوع اور سجدہ میں قرأت کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

بَابُ (۱۹۲) مَا جَاءَ فِيْمَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی نہ رکھنا

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا يَعْنِيْ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَفِي السُّجُوْدِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نماز کافی (جائز) نہیں جس کے رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت علی، ابن شیبان، انس، ابوہریرہ،

وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَرِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَصَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ لِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

اور رفاعہ زرقی سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، ابومسعود کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی رکھے، امام شافعی، احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں! جو آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں رکھے گا اس کی نماز اس حدیث کی رو سے فاسد ہے۔ ابومعمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور ابومسعود انصاری بدری ہیں۔

بَابُ ۱۹۲ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ الرُّكُوعِ

رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھے

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ نَا عَمِّي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ قَالَ يَقُولُ هَذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَقُولُ هَذَا فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُولُهُ فِي صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم، رکوع سے سر اٹھاتے وقت پڑھتے "سمع اللہ لمن حمدہ" الخ، اللہ تعالیٰ نے سنا جس نے اس کی تعریف کی اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے، اس قدر تعریف کہ آسمان و زمین، جو کچھ کہ ان کے درمیان ہے اور جو اس کے بعد تو چاہے۔ اس سے بھر جائیں اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن ابی اوفیٰ، ابوجحیفہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ الفاظ فرض اور دونوں کے لئے ہیں لیکن بعض اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ان میں ہیں) کہتے ہیں یہ کلمات نفل نماز میں پڑھے، فرضوں میں نہ پڑھے۔

بَابُ ۱۹۳ مِنْهُ آخَرُ

اسی عنوان کا دوسرا باب

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ يَقُولَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَقُولُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ. قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْحَاقُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تم "ربنا ولک الحمد" کہو کیونکہ جس کی بات فرشتوں کی بات کے موافق ہو گئی۔ اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام و تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے پیچھے والے "ربنا ولک الحمد" کہیں۔ امام احمد کا بھی یہی قول ہے ابن سیرین وغیرہ کہتے ہیں مقتدی یہ دونوں کلمات کہیں جس طرح امام کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق کا بھی مسلک ہے۔

ف: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک امام صرف "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے اور مقتدی صرف "ربنا لک الحمد" کہیں۔ (المترجم)

بَابُ ١٩٥ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں

٢٥٣- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. زَادَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَلَمْ يَرْوِ شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ شَرِيكٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَرَوَى هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ سجدہ فرماتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اور اٹھتے وقت پہلے ہاتھ اٹھاتے۔ حسن بن علی نے اپنی روایت میں یزید بن ہارون کے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں کہ شریک نے عاصم بن کلیب سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ شریک کے سوا کسی دوسرے نے اس کو روایت نہیں کیا۔ اکثر علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ سجدہ کے لئے جاتے وقت گھٹنے پہلے اور ہاتھ بعد میں رکھے اور اٹھتے وقت اس کے خلاف کرے۔ ہمام نے یہ حدیث عاصم سے مرسل روایت کی اور وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ ١٩٦ آخَرُ مِنْهُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

۲۵۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِي صَلَاتِهِ بَرْكَ الْجَمَلِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے (یعنی ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے) امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ غریب ہے اس حدیث کو ہم ابوالزناد سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، عبداللہ بن سعید مقبری نے بھی بواسطہ سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ عبداللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن قطان وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ ۱۹۷ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا

۲۵۶. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ فَإِنْ سَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ دُونَ أَنْفِهِ فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهُ وَقَالَ غَيْرُهُمْ لَا يُجْزِئُهُ حَتَّى يَسْجُدَ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے وقت ناک اور پیشانی کو زمین پر ٹکا دیتے۔ ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیوں کو کاندھوں کے مقابل رکھتے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، وائل بن حجر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی حمید حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ آدمی اپنی پیشانی اور ناک پر سجدہ کرے اور صرف پیشانی پر سجدہ بعض کے نزدیک کافی ہے، لیکن بعض علماء کے نزدیک جب تک دونوں پر سجدہ نہ کرے کفایت نہیں کرتا۔

بَابُ ۱۹۸ مَا جَاءَ أَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ

سجدے میں چہرہ کہاں رکھا جائے

۲۵۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ

ابواسحٰق کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَكُوْنَ يَدَاهُ قَرِيْبًا مِنْ أُذُنَيْهِ ۔

میں چہرہ کہاں رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا "دونوں ہتھیلیوں کے درمیان" اس باب میں حضرت وائل بن حجر اور ابوحمید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں حدیث براء حسن غریب ہے اور بعض علماء کا یہی مختار ہے کہ ہاتھ۔ کانوں کے قریب ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُوْدِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْعَبَّاسِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ ۔

سات اعضاء پر سجدہ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سُنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے اس کے ساتھ سات اعضاء (یعنی) چہرہ، دونوں ہاتھ، گھٹنے اور پاؤں سجدہ کرتے ہیں اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عباس حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور کپڑوں و بالوں کو (نماز میں) نہ سمیٹنے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَافِي فِي السُّجُوْدِ

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكْبَةٌ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي قَالَ فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَأَرَى بَيَاضَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ وَأَحْمَرَ بْنِ جَزْءٍ وَمَيْمُوْنَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَ

سجدے میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا۔

عبیداللہ اپنے والد عبداللہ بن اقرم خزاعی سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مقام نمرہ کے ایک چٹیل میدان میں تھا وہیں اثناء کچھ سوار گزرے میں نے اچانک دیکھا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن بحینہ، جابر، احمر بن جزء، میمونہ، ابوحمید، ابواسید، ابومسعود، سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ، براء بن عازب،

البراء بن عازب وعدي بن عميرة وعائشة قال ابو عيسى حديث عبد الله بن ارقم حديث حسن لا نعرفه الا من حديث داؤد بن قيس ولا يعرف لعبد الله بن ارقم عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث والعمل عليه عند اهل العلم واحمد بن جزء هذا رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم له حديث واحد وعبد الله بن ارقم الزهري كاتب ابي بكر الصديق وعبد الله بن ارقم الخزاعي انما يروى له هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم.

عدی بن عمیرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے اور ہم اسے داؤد بن قیس کے واسطہ سے ہی پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن اقرم سے اس کے علاوہ کوئی حدیث مروی نہیں۔ اسی مسئلے پر علماء کا عمل ہے۔ احمد بن جزء، ایک صحابی تھے اور ان سے ایک ہی حدیث مروی ہے۔ عبداللہ بن ارقم زہری، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔ عبداللہ بن ارقم خزاعی سے بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

باب ما جاء في الاعتدال في السجود

۲۶۱۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا سجد احدكم فليعتدل ولا يفترش ذراعيه افتراش الكلب قال وفي الباب عن عبد الرحمن ابن شبل والبراء وانس وابي حميد وعائشة قال ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم يختارون الاعتدال في السجود ويكرهون الافتراش كافتراش السبع

۲۶۲۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اعتدلوا في السجود ولا يبسطن احدكم ذراعيه في الصلوة بسط الكلب قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

سجدے میں اعتدال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کرے اور اپنے بازوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن شبل، براء، انس، ابوحمید اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ سجدے میں اعتدال کو پسند کرتے اور درندوں کی طرح ہاتھ بچھانے کو مکروہ جانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں اعتدال اختیار کرو اور تم میں کوئی نماز میں کتے کی طرح بازو نہ بچھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء في وضع اليدين ونصب القدمين في السجود

۲۶۳۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا المعلى بن اسد نا وهيب عن محمد بن عجلان عن محمد بن

سجدے میں ہاتھوں کا بچھانا اور پاؤں کا کھڑا کرنا

عامر بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے (سجدے میں)

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَقَالَ الْمُعَلَّى نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ مُرْسَلٌ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وُهَيْبٍ وَهُوَ الَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ وَاخْتَارُوهُ.

ہاتھوں کو بچھانے اور پاؤں کے کھڑا کرنے کا حکم فرمایا عبداللہ نے بواسطہ معلیٰ، حماد بن مسعدہ، محمد بن عجلان محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد، سے یہی حدیث روایت کی، لیکن اس میں حضرت سعد کا ذکر نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان اور کئی دوسرے راویوں نے اسے بواسطہ محمد بن عجلان اور محمد بن ابراہیم، حضرت عامر بن سعد سے روایت کیا یہ حدیث مرسل ہے، اور وہیب کی روایت کے مقابلہ میں اصح ہے۔ اس مسئلہ پر علماء کا اجماع ہے، اور ان سب نے اسے پسند کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّلْبِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَالرُّكُوعِ

رکوع اور سجدے سے اٹھتے وقت کمر سیدھی رکھنا

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ تقریباً برابر برابر ہوتے تھے، اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، محمد بن بشار نے بواسطہ جعفر اور شعبہ، حکم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث براء حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَادِرَ الْإِمَامَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

رکوع اور سجدہ میں امام سے سبقت نہ کرنا

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ نَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَحْنِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور جب تک سجدے میں نہ چلے جاتے ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ کو ٹیڑھا

رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَابْنِ مَسْعَدَةَ صَاحِبِ الْجُيُوْشِ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بَرَآءٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ أَهْلُ الْعِلْمِ إِنَّ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ إِنَّمَا يَتْبَعُوْنَ الْإِمَامَ فِيْمَا يَصْنَعُ لَا يَرْكَعُوْنَ إِلَّا بَعْدَ رُكُوْعِهٖ وَلَا يَرْفَعُوْنَ إِلَّا بَعْدَ رَفْعِهٖ وَلَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافًا۔

ذکر کتا اس کے بعد ہم سجدہ کرتے۔ اس باب میں حضرت انس، معاویہ، ابن مسعدہ (صاحب الجیوش) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث براء حسن صحیح ہے، علماء کا یہی قول ہے کہ مقتدی امام کی پیروی کریں، امام کے بعد رکوع کریں اور امام کے بعد ہی رکوع سے کھڑے ہوں۔ اس مسئلہ میں علماء متفق ہیں۔

بَابُ ٢٥ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

دو سجدوں کے درمیان اقعاء ممنوع ہے

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَارِثَ الْأَعْوَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ الْإِقْعَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے علی! میں تیرے لئے وہ بات پسند کرتا ہوں جو مجھے اپنے لئے پسند ہے اور وہ بات تیرے لئے بھی ناپسند کرتا ہوں جسے اپنے لئے اچھا نہیں سمجھتا۔ سجدوں کے درمیان اقعاء نہ کیا کرو۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف ابو اسحٰق بواسطہ حارث ہی کی روایت سے معروف ہے۔ بعض علماء نے حارث اعور کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اکثر علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ اقعاء کو مکروہ جانتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ف: اقعاء کے کئی طریقے [illegible] سرین زمین پر رکھ کر [illegible] کھڑا کر [illegible]

[illegible]

بَابُ ٢٦ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

اقعاء کی اجازت

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ بِالْإِقْعَاءِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ مَكَّةَ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت طاؤس کہتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اقعاء (دونوں قدموں پر بیٹھنے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ سنت ہے۔ طاؤس کہتے ہیں ہم نے کہا "یہ تو انسان کے لئے باعث مشقت ہے۔" آپ نے فرمایا "نہیں بلکہ یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے بعض صحابہ کرام کا اس حدیث پر عمل ہے وہ اقعاء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ مکہ مکرمہ کے بعض فقہاء کا بھی یہی مسلک ہے، لیکن اکثر علماء کے نزدیک

يَكْرَهُوْنَ الْاِقْعَاءَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔" اقعاء مکروہ ہے۔

ف: یہاں بھی یہاں اقعاء سے مراد سرینوں پر بیٹھنا نہیں بلکہ پاؤں کھڑے کرکے ان پر بیٹھنا ہے اور یہ حنفی مسلک کے مطابق مکروہ ہے۔ (مترجم)

بَابُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

سجدوں کے درمیان کیا پڑھے

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔"

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ هٰذَا جَائِزًا فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ مُرْسَلًا

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون، زید بن حباب، کامل ابوالعلاء سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے اور وہ اسے فرضوں اور نفلوں (دونوں نمازوں) میں جائز قرار دیتے ہیں بعض محدثین نے اس حدیث کو کامل ابوالعلاء سے مرسلاً روایت کیا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِمَادِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں سہارا لینا

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَكَاَنَّ رِوَايَةَ هٰؤُلَاءِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اللَّيْثِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں شکایت کی کہ انہیں سجدے کے حالت میں کشادہ ہوتے وقت مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ آپ نے فرمایا "اپنے گھٹنوں (پر کہنیاں رکھ کر ان) سے مدد لے لیا کرو۔" امام ترمذی فرماتے ہیں ابوصالح کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ کی حدیث صرف اسی سند سے معروف ہے سفیان بن عیینہ اور دیگر کئی راویوں نے سمی بواسطہ نعمان ابن ابی عیاش سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں، لیث کی روایت کے مقابلے میں ان حضرات کی روایت اصح ہے

بَابُ (۲۰۹) كَيْفَ النُّهُوضُ مِنَ السُّجُودِ

۲۷۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَصْحَابُنَا.

سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ طاق (پہلی اور تیسری) رکعات میں ہوتے تو جب تک اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے، کھڑے نہ ہوتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مالک بن حویرث کی حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا یہی عمل ہے اور ہمارے اصحاب بھی یہی کہتے ہیں۔

بَابُ (۲۱۰) مِنْهُ أَيْضًا

۲۷۲ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا خَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ يَنْهَضَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيْهِ وَخَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ وَصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَأَبُو صَالِحٍ اسْمُهُ نَبْهَانُ مَدَنِيٌّ.

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم (بغیر بیٹھے) اپنے قدموں کے اگلے حصہ پر کھڑے ہوتے، امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے۔ نمازی کا قدموں کے اگلے حصے پر کھڑا ہونا انہیں پسند ہے۔ خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اور اسے خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے۔ صالح مولیٰ توأمہ سے مراد صالح بن ابی صالح ہے اور ابوصالح کا نام نبہان مدنی ہے۔

بَابُ (۲۱۱) مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

۲۷۳ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ

تشہد کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد کی تعلیم دی کہ جب ہم دو رکعتوں کے بعد بیٹھیں تو یہ پڑھیں "التحیات للّٰہ الخ" تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي مُوسٰى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ أَصَحُّ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

بَابُ ١٢ مِنْهُ أَيْضًا

۲۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوٰى أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلٰى حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّشَهُّدِ.

بَابُ ١٣ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُخْفِي التَّشَهُّدَ

۲۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر، ابوموسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن مسعود سے کئی طرق سے مروی ہے اور تشہد کے بارے میں وارد احادیث میں سے یہ ارجح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد، اسحاق اور امام اعظم رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، ہمیں اسی طرح تشہد سکھاتے جس طرح آپ ہمیں قرآن پاک کی تعلیم فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے ہمیں تشہد اس طرح سکھایا «التحیات المبارکات الخ» امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، عبدالرحمن بن حمید رواسی نے بھی اس کو ابوالزبیر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ایمن بن نابل نے بواسطہ ابوالزبیر، جابر سے یہ حدیث روایت کی لیکن وہ غیر محفوظ ہے، امام شافعیؒ کا تشہد میں حضرت ابن عباس کی حدیث پر عمل ہے،

تشہد آہستہ پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور اہل علم کا

غریب والعمل علیہ عند أہل العلم.

اس پر عمل ہے۔

باب ۲۱۴ کیف الجلوس فی التشہد

۲۸۶۔ حدثنا أبو کریب نا عبد اللہ بن إدریس عن عاصم بن کلیب عن أبیہ عن وائل بن حجر قال قدمت المدینۃ فقلت لأنظرن إلی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما جلس یعنی للتشہد افترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری یعنی علی فخذہ الیسری ونصب رجلہ الیمنی قال أبو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند أکثر أہل العلم وہو قول سفیان الثوری وابن المبارک وأہل الکوفۃ.

تشہد میں کس طرح بیٹھے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں آیا اور (دل میں) کہا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا، جب آپ تشہد کے لئے بیٹھے تو آپ نے بایاں پاؤں بچھا کر ران پر بایاں ہاتھ رکھا اور دایاں پاؤں کھڑا کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے متبعین) کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۲۱۵ منہ أیضا

۲۸۷۔ حدثنا بندار نا أبو عامر العقدی نا فلیح بن سلیمان المدنی نا عباس بن سہل الساعدی قال اجتمع أبو حمید وأبو أسید وسہل بن سعد ومحمد بن مسلمۃ فذکروا صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أبو حمید أنا أعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس یعنی للتشہد فافترش رجلہ الیسری وأقبل بصدر الیمنی علی قبلتہ ووضع کفہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وکفہ الیسری علی رکبتہ الیسری وأشار بإصبعہ یعنی السبابۃ قال أبو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح وبہ یقول بعض أہل العلم وہو قول الشافعی وأحمد وإسحق قالوا یقعد فی التشہد الآخر علی ورکہ واحتجوا بحدیث أبی حمید وقالوا یقعد فی التشہد الأول علی رجلہ الیسری وینصب الیمنی.

عنوان بالا کا دوسرا باب

عباس بن سہل ساعدی فرماتے ہیں ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد، اور محمد بن مسلمہ (رضی اللہ عنہم) ایک جگہ جمع ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کرنے لگے۔ ابوحمید نے کہا میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں آپ تشہد کے لئے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھا دیا اور دائیں پاؤں کا اگلا حصہ قبلہ رخ کر لیا، دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، علماء کا یہی قول ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آخری قعدہ میں سرین پر بیٹھے ابوحمید کی حدیث سے انہوں نے استدلال کیا اور کہا پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

بَابُ (٢١٢) مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

٢٧٨. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَوٰةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَنُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ يَخْتَارُونَ الْإِشَارَةَ فِي التَّشَهُّدِ وَهُوَ قَوْلُ أَصْحَابِنَا.

تشہد میں اشارہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد کے لئے) بیٹھتے وقت دایاں ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور انگشت شہادت کو اٹھاکر اشارہ فرماتے جبکہ بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر بچھاکر رکھتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر، نمیر خزاعی ابوہریرہ، ابوحمید اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر، حسن غریب ہے اور ہمیں یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے صرف اسی طریق سے معلوم ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے وہ تشہد میں اشارہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ (٢١٣) مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَوٰةِ

٢٧٩. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَمَّارٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

سلام پھیرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے (دونوں طرف یہ کلمات) فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، ابن عمر، جابر بن سمرہ، براء، عمار، وائل بن حجر، عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اسحاق، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ (٢١٤) مِنْهُ أَيْضًا

عنوان بالا کا دوسرا باب

٢٨٠ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَهْلُ الشَّامِ يَرْوُونَ عَنْهُ مَنَاكِيرَ وَرِوَايَةُ أَهْلِ الْعِرَاقِ أَشْبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَأَنَّ زُهَيْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الَّذِي كَانَ وَقَعَ عِنْدَهُمْ لَيْسَ هُوَ الَّذِي يُرْوَى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ آخَرُ قَلَبُوا اسْمَهُ وَقَدْ قَالَ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَصَحُّ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَانِ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَرَأَى قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً فِي الْمَكْتُوبَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً وَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک ہی سلام سامنے کی طرف پھیرتے پھر تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہو جاتے

اس باب میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ام المومنین کی حدیث کو مرفوعاً ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں زہیر بن محمد سے اہل شام منکر احادیث روایت کرتے ہیں اہل عراق کی روایات اس سے اچھی ہیں۔ امام بخاری نے امام احمد بن حنبل کا قول نقل فرمایا کہ زہیر بن محمد جس سے اہل شام روایات نقل کرتے ہیں وہ نہیں جس سے اہل عراق کی روایات منقول ہیں وہ دوسرا شخص ہے۔ نام میں رد و بدل ہو گیا۔ بعض علماء نے سلام کے بارے اس قول کو اختیار کیا لیکن، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اصح روایات، دو سلاموں کے بارے میں ہیں۔ صحابہ کرام، تابعین اور دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام نے فرض نمازوں میں ایک سلام کو جائز کہا امام شافعی فرماتے ہیں، چاہے ایک طرف سلام پھیرے یا دونوں طرف اسے اختیار ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

سلام کو نہ کھینچنا سنت ہے

٢٨١ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي أَنْ لَا يَمُدَّهُ مَدًّا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ التَّكْبِيرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ جَزْمٌ وَهِقْلٌ يُقَالُ كَانَ كَاتِبَ الْأَوْزَاعِيِّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سلام کا حذف (نہ کھینچنا) سنت ہے۔ علی بن حجر نے ابن مبارک کا قول نقل کیا کہ حذف کا مطلب "زیادہ نہ کھینچنا ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اہل علم نے اسے پسند کیا، ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ تکبیر جزم ہے اور سلام بھی جزم ہے (زیادہ نہ کھینچے جائیں) ہقل اوزاعی کا کاتب تھا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ

سلام کے بعد کیا پڑھے

۲۸۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف یہ دعا پڑھنے کا اندازہ بیٹھتے "اللھم انت السلام الخ"

۲۸۳ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَرُوِيَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

ہناد نے بواسطہ مروان بن معاویہ مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی، اور اس میں "تبارکت یا ذا الجلال والاکرام" کے الفاظ ہیں، اس باب میں حضرت ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ سلام کے بعد پڑھتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه الخ۔ یہ بھی مروی ہے کہ سبحان ربک الخ پڑھتے۔

۲۸۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَمَّارٍ اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز سے پھرنے کا ارادہ فرماتے تین مرتبہ "استغفر اللہ" پڑھ کر اس طرح دعا مانگتے "اللھم انت السلام الخ" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

باب ۲۲۱ مَا جَاءَ فِي الْإِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ .

٢٨٥ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ هُلْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهٗ يَنْصَرِفُ عَلٰى أَيِّ جَانِبَيْهِ شَاءَ إِنْ شَاءَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَإِنْ شَاءَ عَنْ يَسَارِهٖ وَقَدْ صَحَّ الْأَمْرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهٗ قَالَ إِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ أَخَذَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَإِنْ كَانَتْ حَاجَتُهٗ عَنْ يَسَارِهٖ أَخَذَ عَنْ يَسَارِهٖ .

دائیں اور بائیں طرف پھرنا

قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے اور پھر دونوں جانب یعنی دائیں اور بائیں پھر جاتے، اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس، عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ہلب حسن ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ دائیں یا بائیں جس طرف چاہے پھرے، دونوں طریقے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دائیں طرف ضرورت ہے ادھر پھر جائے، اور اگر بائیں طرف حاجت ہو ادھر منہ پھیر لے۔

باب ۲۲۲ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ

٢٨٦ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ إِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَأَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُوْنَ مَنْ أَخَفَّ

نماز پڑھنے کا طریقہ

رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے رفاعہ کہتے ہیں ہم بھی آپکے ہمراہ تھے کہ ایک شخص جو بدوی معلوم ہوتا تھا آیا اس نے ایک خفیف سی نماز پڑھی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا "لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی" وہ شخص چلا گیا (دوبارہ) نماز پڑھی پھر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، آپ نے وعلیک السلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ دو مرتبہ یا تین مرتبہ اسی طرح ہوا کہ وہ حاضر ہو کر سلام عرض کرتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیکر اسے فرماتے جاؤ اور نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی "لوگوں کو یہ بات ناپسند آئی اور گراں معلوم ہوئی کہ جو شخص خفیف نماز پڑھے اس کی نماز ادا ہی نہ ہو۔

صَلَاتَهُ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِي آخِرِ ذٰلِكَ فَأَرِنِي
وَعَلِّمْنِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخْطِئُ فَقَالَ أَجَلْ إِذَا
قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ بِهِ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ أَيْضًا
فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ
ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ
فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ
فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَإِنِ انْتَقَصْتَ
مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ قَالَ وَكَانَ هٰذَا
أَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأُولٰى أَنَّهُ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ
شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا قَالَ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى
حَدِيثُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ
رِفَاعَةَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ
نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ
فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ
فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى
كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ
حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ
إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ
قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى
تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ أَبُو
عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى ابْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا
الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ

آخر کار اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سکھائیے میں انسان ہوں مجھ سے درستگی بھی ہوتی ہے اور غلطی بھی کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "ہاں جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اس طرح وضو کرو جس طرح تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا پھر اذان کہو، اقامت بھی کہو اگر قرآن پاک یاد ہو تو پڑھو ورنہ اللہ تعالیٰ کی حمد، تکبیر اور تسبیح و تہلیل کرو۔ پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں مطمئن ہو جاؤ پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور سجدے میں اعتدال قائم رکھو پھر اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پھر کھڑے ہو جاؤ جب تم نے اس طرح کر لیا تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی تو نماز ناقص ہو گی" راوی فرماتے ہیں صحابہ کرام کو یہ بات پہلی بات کی نسبت زیادہ آسان معلوم ہوئی کہ کچھ کمی رہ جانے سے نماز ناقص رہتی ہے بالکل ضائع نہیں ہوتی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں رفاعہ بن رافع کی حدیث حسن ہے اور رفاعہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا "لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز ادا نہیں کی" وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح دوبارہ نماز ادا کی پھر حاضر ہوا اور سلام پیش کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا "لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی" یہاں تک کہ تین مرتبہ آپ نے اسے لوٹایا پھر اس نے عرض کیا "اللہ کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا لہٰذا مجھے سکھلائیے" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے تکبیر کہہ پھر قرآن پاک سے جو یاد ہو پڑھ پھر اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا پھر نہایت سکون و اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدے سے سر اٹھا پوری نماز میں اسی طرح کر۔"

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن نمیر نے بواسطہ عبید اللہ بن عمر، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ اسْمُهُ كَيْسَانُ وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ يُكْنَى أَبَا سَعِيدٍ

۲۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ إِتْيَانًا قَالَ بَلَى قَالُوا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتَّى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنْقَضِي فِيهَا صَلَاتُهُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اللہ عنہ سے روایت کیا لیکن ابوسعید کا ذکر نہیں کیا۔ بواسطہ عبید اللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید کی روایت اصح ہے۔ سعید مقبری کو حضرت ابوہریرہ سے سماع حاصل ہے اور انہوں نے بواسطہ اپنے والد بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی۔ ابوسعید مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابوسعید ہے۔

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں میں نے سنا کہ ابوحمید ساعدی نے دس صحابہ کرام جن میں ابوقتادہ بن ربعی بھی تھے میں بیٹھ کر کہا "میں تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جاننے والا ہوں۔" انہوں نے کہا (کس طرح؟) نہ تو تم ہم سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ صحبت سے مشرف ہوئے اور نہ ہی ہم سے زیادہ بارگاہ رسالت میں حاضری دیتے رہے۔ ابوحمید ساعدی نے کہا ہاں کیوں نہیں انہوں نے کہا "اچھا بیان کیجئے" ابوحمید ساعدی نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے اور پھر ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے پیٹھ سیدھی رکھتے اور سر کو نہ تو بالکل جھکاتے اور نہ بلند رکھتے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے پھر "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ جسم کی ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی پھر سجدہ کرتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے اور "اللہ اکبر" کہتے ہاتھوں کو بغلوں سے دور رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے پھر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور اس طرح اعتدال سے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ لوٹ جاتی پھر سجدہ کے لئے جھکتے "اللہ اکبر" کہتے پھر بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھتے اور اس اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ قائم ہو جاتا پھر اٹھ کر کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت میں وہی عمل کرتے جو پہلی رکعت میں کیا یہاں تک کہ جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تکبیر فرماتے ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے جیسے کہ شروع نماز میں اٹھاتے تھے یہی عمل دہراتے رہتے یہاں تک کہ آخری رکعت کو پہنچ جاتے تو بایاں پاؤں پیچھے ہٹا لیتے اور سرین کے بل بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور "

صحیح قال ومعنی قولہ إذا قام من السجدتین رفع یدیہ یعنی إذا قام من الرکعتین۔

۲۸۹۔ حدثنا محمد بن بشار والحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا أبو عاصم نا عبد الحمید بن جعفر نا محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت أبا حمید الساعدی فی عشرۃ من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم أبو قتادۃ بن ربعی فذکر نحو حدیث یحیی بن سعید بمعناہ وزاد فیہ أبو عاصم عن عبد الحمید بن جعفر ہذا الحرف قالوا صدقت ہکذا صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

"سجدوں سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے" کا مطلب یہ ہے کہ جب دو رکعتوں کے بعد اٹھ کر کھڑے ہوتے۔

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں میں نے دس صحابہ کرام جن میں ابو قتادہ بن ربعی بھی تھے کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی سے سنا اس کے بعد یحییٰ بن سعید کی روایت کے ہم معنی مذکور ہے البتہ اس میں ابو عاصم نے بواسطہ عبد الحمید بن جعفر یہ الفاظ زائد نقل کئے وہ پھر ان سب نے کہا تو نے سچ کہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یونہی نماز ادا فرمائی۔

باب ۲۱۲ ما جاء فی القراءۃ فی الصبح

۲۹۰۔ حدثنا ہناد نا وکیع عن مسعر وسفیان عن زیاد بن علاقۃ عن عمہ قطبۃ بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر والنخل باسقات فی الرکعۃ الأولی قال وفی الباب عن عمرو بن حریث وجابر بن سمرۃ وعبد اللہ بن السائب وأبی برزۃ وأم سلمۃ قال أبو عیسی حدیث قطبۃ بن مالک حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قرأ فی الصبح بالواقعۃ وروی عنہ أنہ کان یقرأ فی الفجر من ستین آیۃ إلی مائۃ وروی عنہ أنہ قرأ إذا الشمس کورت وروی عن عمر أنہ کتب إلی أبی موسی أن اقرأ فی الصبح بطوال المفصل قال أبو عیسی وعلی ہذا العمل عند أہل العلم وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی۔

صبح کی نماز میں قرارت

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں "والنخل باسقات" پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت عمرو بن حریث، جابر بن سمرہ، عبد اللہ بن سائب، ابو برزہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں قطبہ بن مالک کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے صبح کی نماز میں سورۃ واقعہ پڑھی، روایت ہے کہ آپ فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو تک آیات پڑھا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں "اذا الشمس کورت" کی قرأت بھی منقول ہے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ کو لکھا کہ صبح کی نماز میں طوال مفصل (یعنی حجرات سے سورۃ بروج تک) سے پڑھا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں علماء کا اس پر عمل ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۲۱۳ ما جاء فی القراءۃ فی الظہر والعصر

۲۹۱۔ حدثنا أحمد بن منیع نا یزید بن ہارون نا

ظہر و عصر کی قرارت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْبَرَآءِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلٰى أَبِي مُوسٰى أَنِ اقْرَأْ فِي الظُّهْرِ بِأَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ قِرَاءَةَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ كَنَحْوِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَأُ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ تَعْدِلُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ تُضْعَفُ صَلٰوةُ الظُّهْرِ عَلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الْقِرَاءَةِ أَرْبَعَ مِرَارٍ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نمازوں میں "والسماء ذات البروج" "والسماء والطارق" اور اس قسم کی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت خباب، ابوسعید، ابوقتادہ، زید بن ثابت، اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جابر بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں "تنزیل السجدہ" کی مقدار قرآت فرمائی۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیات اور دوسری رکعت میں پندرہ آیات کا اندازہ قرآت فرماتے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساط مفصل (سورۂ بروج سے لم یکن الذین کے آخر تک) پڑھا کریں۔ بعض علماء کہتے ہیں عصر کی قرآت مغرب کی قرآت کی طرح ہے۔ یعنی قصار مفصل (لم یکن الذین سے لے کر آخر قرآن تک) پڑھی جائے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں "عصر اور مغرب کی نمازیں قرآت کے اعتبار سے برابر ہیں۔ نیز فرمایا کہ ظہر کی قرآت، عصر کی قرآت سے چارگنا زیادہ ہے

بَابُ ۲۲۹ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدِيثُ أُمِّ الْفَضْلِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلٰى أَبِي مُوسٰى أَنِ اقْرَأْ فِي الْمَغْرِبِ

قرآت مغرب

حضرت ابن عباس اپنی والدہ ام الفضل (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک پر (بوجہ بیماری) پٹی باندھے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے اور مغرب کی نماز پڑھائی جس میں سورۂ مرسلات پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے تادم وصال کوئی نماز نہیں پڑھائی۔ اس باب میں حضرت جبیر بن مطعم، ابن عمر، ابوایوب، اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورۂ اعراف پڑھی۔ سورۂ طور بھی مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مغرب کی نماز

بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَرُوِيَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ قَالَ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَذُكِرَ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يُقْرَاَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِالسُّوَرِ الطِّوَالِ نَحْوَ الطُّوْرِ وَالْمُرْسَلَاتِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا اَكْرَهُ ذٰلِكَ بَلْ اَسْتَحِبُّ اَنْ يُقْرَاَ بِهٰذِهِ السُّوَرِ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْعِشَاءِ

۲۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِسُوْرَةِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ بِسُوَرٍ مِنْ اَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوَ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَشْبَاهِهَا وَرُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ قَرَءُوْا بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا وَاَقَلَّ فَكَاَنَّ الْاَمْرَ عِنْدَهُمْ وَاسِعٌ فِي هٰذَا وَاَحْسَنُ شَيْءٍ فِي ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

۲۹۴- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

میں قصار مفصل پڑھا کریں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ نے مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی قراءت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اہل علم کا اسی پر عمل ہے ابن مبارک اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں امام مالک سے جو منقول ہے کہ مغرب کی نماز میں لمبی سورت جیسے سورہ طور اور مرسلات وغیرہ پڑھنی مکروہ ہے تو میں اسے مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ میرے نزدیک مغرب کی نماز میں ان کا پڑھنا مستحب ہے۔

نمازِ عشاء کی قراءت

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں سورۂ "والشمس وضحٰہا" اور اس مقدار کی دیگر سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن ہے علاوہ ازیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں سورہ "والتین" پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی سورتیں مثلاً "سورۂ منافقون" وغیرہ ہیں سے پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے بارے میں اس سے کم اور زیادہ پڑھنے کی روایات ہیں گویا کہ ان کے نزدیک اس امر میں گنجائش ہے۔ اس قراءت کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احسن قول مروی ہے وہ یہ ہے کہ آپ "والشمس وضحٰہا" اور "والتین والزیتون" پڑھا کرتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورہ "والتین" پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِي وَاللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهَذَا أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

قرأۃ خلف الامام

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی اور آپ پر تلاوت بھاری ہو گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو" حضرت عبادہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم (ہم پڑھتے ہیں) آپ نے فرمایا۔ صرف سورۂ فاتحہ پڑھا کرو کیونکہ اس کی نماز کامل) نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرۃ، عائشہ، انس، ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن ہے۔ زہری نے بھی یہ حدیث بواسطہ محمود بن ربیع، حضرت عبادہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز (کامل) نہیں یہ اصح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا قرأۃ خلف الامام کے بارے میں اس حدیث پر عمل ہے مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں کہ قرأت خلف الامام جائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

جہری نماز میں قرأۃ خلف الامام کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہری نماز سے فارغ ہو کر فرمایا "کیا تم میں سے کسی نے اب میرے ساتھ قرأت کی ہے؟" ایک شخص نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ!" آپ نے فرمایا "تب ہی تو میں کہتا ہوں کہ مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے" راوی کہتے ہیں یہ سننے کے بعد صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہری نمازوں میں قرأت سے رک گئے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ أُكَيْمَةَ وَرَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَذَكَرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدْخُلُ عَلَى مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِيْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقَالَ لَهُ حَامِلُ الْحَدِيْثِ إِنِّيْ أَكُوْنُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ وَرَوَى أَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَادِيَ أَنْ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاخْتَارَ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ أَنْ لَا يَقْرَأَ الرَّجُلُ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ وَقَالُوْا يَتَتَبَّعُ سَكَتَاتِ الْإِمَامِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَبِهِ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ وَالنَّاسُ يَقْرَءُوْنَ إِلَّا قَوْمًا مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ وَأَرَى أَنَّ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ صَلَاتُهُ جَائِزَةٌ وَشَدَّدَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَإِنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالُوْا لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحْدَهُ كَانَ أَوْ خَلْفَ الْإِمَامِ وَذَهَبُوْا إِلَى مَا رَوَى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَتَأَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے انہیں عمرو بن اکیمہ بھی کہا جاتا ہے بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا " امام زہری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد لوگ قرأت سے رک گئے " امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے قرأت خلف الامام کے قائلین پر اعتراض ہو سکے کیونکہ حضرت ابوہریرہ نے ہی اس حدیث کو بھی روایت کیا اور اس حدیث کو بھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی وہ نامکمل نماز ہے اس پر حضرت ابوہریرہ کے شاگرد نے کہا " کبھی میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں " آپ نے فرمایا اپنے دل میں پڑھ لیا کرو " ابو عثمان نہدی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اعلان کرنے کا حکم دیا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی محدثین نے پسند کیا ہے کہ جب امام قرأت بالجہر کر رہا ہو اس وقت مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیے بلکہ امام کے سکتوں کا خیال رکھنا چاہیے ، قرأت خلف الامام میں علماء کا اختلاف ہے ۔ اکثر صحابہ کرام تابعین اور بعد کے فقہاء کے نزدیک یہ جائز ہے امام مالک ، ابن مبارک ، شافعی ، احمد بن حنبل ، اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں ، میں امام کے پیچھے قرأت کرتا تھا اور دوسرے لوگ بھی پڑھتے تھے ، البتہ کوفہ کی ایک جماعت نہیں پڑھتی تھی لیکن میرا خیال ہے کہ جو نہ پڑھے اس کی نماز جائز ہے علماء کی ایک جماعت نے سورۂ فاتحہ کے ترک کے بارے میں شدت سے کام لیا اور کہا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں چاہے اکیلا ہو یا امام کے پیچھے انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا اور عبادہ بن صامت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر عمل کیا کہ سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی ۔ امام شافعی اور اسحٰق وغیرہ کا بھی

وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَغَيْرُهُمَا وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ قَالَ اَحْمَدُ فَهٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنَّ هٰذَا اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ وَاخْتَارَ اَحْمَدُ مَعَ هٰذَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاَنْ لَّا يَتْرُكَ الرَّجُلُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَاِنْ كَانَ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

قول ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو اور فاتحہ نہ پڑھے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو دلیل بنایا کہ جس نے ایک رکعت نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ امام کے پیچھے ہو۔ پس اس صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر عمل کیا کہ بغیر فاتحہ نماز نہیں ہوتی (اس وقت جب اکیلا ہو)۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس کے باوجود امام احمد نے قراۃ خلف الامام کو اختیار کیا اور یہ کہ آدمی سورۃ فاتحہ کو نہ چھوڑے اگرچہ امام کے پیچھے ہو۔ ف: امام ترمذی کی اس تمام بحث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ امام اعظم ابوحنیفہ کا موقف قوی ہے کہ جماعت نماز میں مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے اور تنہا نماز میں سورۂ فاتحہ کے پڑھے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی ہے [illegible]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے ایک رکعت بھی سورۃ فاتحہ کے بغیر پڑھی اس نے (گویا) نماز نہیں پڑھی، البتہ امام کے پیچھے ہو تو جائز ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۱۱ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ

مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ قَالَ كَانَ اِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ

حضرت فاطمۃ الکبریٰ یعنی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت صلوٰۃ وسلام کے بعد یہ دعا مانگتے "اے رب میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے" اور باہر تشریف لاتے وقت صلوٰۃ وسلام کے بعد یوں دعا مانگتے "اے رب میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے" علی بن حجر اسماعیل بن ابراہیم کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن حسن سے ملاقات کی تو اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ جب آپ داخل ہوتے الخ اس میں بھی وہی دعا ہے صرف صلوٰۃ وسلام اور استغفار کا ذکر نہیں، اس باب میں ابوحمید، ابواسید

[illegible]

أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ فَاطِمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى إِنَّمَا عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهُرًا.

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

۲۹۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَرَوَى سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا اسْتَحَبُّوا إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ أَنْ لَا يَجْلِسَ حَتَّى يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ عُذْرٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدِيثُ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ خَطَأٌ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ.

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ.

۳۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث فاطمہ حسن ہے اس کی سند متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسین نے فاطمہ کبریٰ کو نہیں پایا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چند ماہ بعد ہی حضرت خاتون جنت کا وصال ہو گیا تھا۔

تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے اسے دو رکعتیں ادا کر لینی چاہئیں۔ اس باب میں حضرت جابر، ابو امامہ، ابوہریرہ، ابوذر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو قتادہ کی حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عجلان اور کئی دوسرے راویوں نے بھی اسے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی مثل روایت کیا ہے سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو بواسطہ عامر بن عبداللہ بن زبیر اور عمرو بن سلیم حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ابو قتادہ کی حدیث صحیح ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے اصحاب کا اس حدیث پر عمل ہے اور وہ مستحب جانتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور کوئی عذر نہ ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کرے، علی بن مدینی کہتے ہیں حدیث سہیل غلط ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، علی بن مدینی کا یہ قول مجھے اسحٰق بن ابراہیم نے بتایا۔

قبرستان اور حمام کے سوا تمام زمین مسجد ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبرستان اور حمام

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالُوا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُورًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ رِوَايَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ وَهٰذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَكَانَ عَامَّةُ رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَكَأَنَّ رِوَايَةَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبَتُ وَأَصَحُّ.

کے سوا تمام روئے زمین مسجد ہے اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، جابر، ابن عباس، حذیفہ، انس، ابوامامہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، یہ سب فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوسعید کی حدیث، عبدالعزیز بن محمد سے دو روایتوں کے ساتھ مروی ہے بعض نے ابوسعید کا ذکر کیا اور بعض نے نہیں کیا۔ اس حدیث (کی سند) میں اضطراب ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ عمرو بن یحییٰ ان کے والد سے مرسل روایت کی۔ حماد بن سلمہ نے بواسطہ عمرو بن یحییٰ اور یحییٰ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ عمرو بن یحییٰ اور یحییٰ مرسل روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ عام روایتیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں، لیکن اس روایت میں حضرت ابوسعید کا ذکر نہیں، گویا کہ سفیان ثوری کی روایت بواسطہ عمرو بن یحییٰ و یحییٰ، زیادہ ثابت اور اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

تعمیر مسجد کی فضیلت

٣٠١ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا بَنَى

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اس کی مثل (مکان) بنائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، علی، عبداللہ بن عمرو، انس، ابن عباس، عائشہ، ام حبیبہ، ابوذر، عمرو بن عبسہ، واثلہ بن اسقع، ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث عثمان حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر

اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا نُوْحُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰی قَیْسٍ عَنْ زِیَادٍ النُّمَیْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا وَمَحْمُوْدُ بْنُ لَبِیْدٍ قَدْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ قَدْ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمَا غُلَامَانِ صَغِیْرَانِ مَدَنِیَّانِ۔

بنائے گا۔

قتیبہ بن سعید نے بواسطہ نوح بن قیس، عبدالرحمٰن (قیس کا غلام) اور زیاد نمیری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی مثل روایت نقل کی۔ محمود بن لبید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور محمود بن ربیع نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی یہ دونوں اس وقت چھوٹے بچے تھے، اور مدینہ طیبہ کے رہنے والے تھے۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اَنْ یَّتَّخِذَ عَلَی الْقَبْرِ مَسْجِدًا۔

قبر پر مسجد بنانا منع ہے

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَۃَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَائِشَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مسجد بنانے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس کی حدیث حسن ہے۔

ف [illegible]

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ فِی النَّوْمِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کا حکم

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَنَامُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ فِی النَّوْمِ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا یَتَّخِذُہٗ مَبِیْتًا وَّمَقِیْلًا وَذَھَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ اِلٰی قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "ہم عہد رسالت میں مسجد میں سویا کرتے تھے اس وقت ہم جوان تھے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے علماء کی ایک جماعت نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ مسجد کو رات اور دن کے سونے کی جگہ ہی نہ بنالے (یعنی عادت نہ بنالے) بعض علماء کا حضرت ابن عباس کے قول پر عمل ہے۔

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْبَیْعِ وَالشِّرَاءِ وَاِنْشَادِ الضَّالَّۃِ وَالشِّعْرِ فِی الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں خرید و فروخت، گم شدہ چیز کا اعلان اور شعر گوئی ممنوع ہے

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرٍو

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

[illegible]

بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ رَأَيْتُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَذَكَرَ غَيْرَهُمَا يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعَ شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُو عِيسَى وَمَنْ تَكَلَّمَ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ إِنَّمَا ضَعَّفَهُ لِأَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيفَةِ جَدِّهِ كَأَنَّهُمْ رَأَوْا أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ مِنْ جَدِّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عِنْدَنَا وَاهٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ رُخْصَةٌ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ رُخْصَةٌ فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ.

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں (برے) اشعار کہنے، خرید و فروخت اور جمعہ کی نماز سے قبل حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت بریدہ، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن عمرو ابن العاص کی حدیث حسن ہے اور عمرو بن شعیب محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں میں نے امام احمد، اسحاق اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو دیکھا کہ وہ عمرو بن شعیب کی حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں امام بخاری نے مزید فرمایا کہ شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمرو سے سنا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جس نے عمرو بن شعیب کی اس حدیث میں کلام کیا۔ اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اپنے دادا کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں گویا کہ ان لوگوں کے نزدیک عمرو بن شعیب نے یہ حدیث اپنے دادا سے نہیں سنی، علی بن عبداللہ کہتے ہیں یحییٰ بن سعید سے مذکور ہے کہ عمرو بن شعیب کی حدیث ہمارے نزدیک ضعیف ہے علماء کی ایک جماعت نے مسجد میں خرید و فروخت کو مکروہ کہا ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض تابعین علماء سے اس بارے میں اجازت کی روایت ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری حدیث میں مساجد میں "(اچھے) شعر کہنے کی اجازت منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

۳۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ امْتَرَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا يَعْنِي مَسْجِدَهُ وَفِي ذٰلِكَ خَيْرٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی خدرہ اور بنی عمرو بن عوف کے دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے بنو خدرہ سے تعلق رکھنے والے نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے دوسرے نے کہا وہ مسجد قبا ہے پھر وہ دونوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ مسئلہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا وہ یہی (یعنی مسجد نبوی ہے) اور اس

كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ وَأَخُوهُ أُنَيْسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى أَثْبَتُ مِنْهُ.

میں بہت سی بھلائیاں ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابو بکر نے علی بن عبداللہ کا قول نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں البتہ اس کا بھائی انیس بن ابی یحییٰ اس سے اثبت ہے۔

باب ۲۳۱ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ

٣٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُسَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ شَيْئًا يَصِحُّ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبُو الْأَبْرَدِ اسْمُهُ زِيَادٌ مَدِينِيٌّ.

مسجد قبا میں نماز کا ثواب

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ (صحابی تھے) روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسجد قبا میں نماز (کا ثواب) عمرہ کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اسید کی حدیث حسن غریب ہے، اور اس حدیث کے سوا اسید بن ظہیر سے کوئی صحیح روایت معروف نہیں۔ اور ہم اس حدیث کو صرف ابو اسامہ بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں، ابو الابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔

باب ۲۳۲ مَا جَاءَ فِي أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ

٣٠٨ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَإِنَّمَا ذَكَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کونسی مسجد افضل ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز (کا ثواب) مسجد حرام کے سوا دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازوں (کے ثواب) کے برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبیداللہ سے روایت نہیں کیا بلکہ بواسطہ زید بن رباح، ابو عبداللہ اغر سے روایت کی ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبداللہ اغر کا نام سلمان ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دیگر کئی طرق سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت علی میمونہ، ابو سعید، جبیر بن مطعم، عبداللہ بن زبیر، ابن عمر اور

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمَيْمُونَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هٰذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مساجد (مسجد حرام مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ) کے سوا کسی (مسجد) کی طرف (کثرت ثواب کی نیت سے) قصد سفر نہ کیا جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[illegible]

بَابُ ۲۳۹ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ

مسجد کی طرف جانا

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰكِنِ ائْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى الْإِسْرَاعَ إِذَا خَافَ فَوْتَ تَكْبِيرَةِ الْأُولٰى حَتّٰى ذُكِرَ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ كَانَ يُهَرْوِلُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ الْإِسْرَاعَ وَاخْتَارَ أَنْ يَمْشِيَ عَلٰى تُؤَدَةٍ وَوَقَارٍ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَا الْعَمَلُ عَلٰى حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ إِسْحٰقُ إِنْ خَافَ فَوْتَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى فَلَا بَأْسَ أَنْ يُسْرِعَ فِي الْمَشْيِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (درمیانی چال) چلتے ہوئے سکون کے ساتھ آؤ جو مل جائے پڑھ لو جو رہ جائے (بعد میں اٹھ کر) پوری کرو"

اس باب میں حضرت ابوقتادہ، ابی بن کعب، ابوسعید، زید بن ثابت، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، مسجد میں جانے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض کے نزدیک اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیزی سے جانا چاہیے یہاں تک کہ بعض سے دوڑ کر آنا بھی منقول ہے بعض نے تیز چلنا مکروہ خیال کیا اور عام انداز اور وقار کے ساتھ چلنے کو پسند کیا امام احمد اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے وہ دونوں فرماتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے، امام اسحٰق فرماتے ہیں اگر تکبیر اولیٰ کے نکل جانے کا خوف ہو تو تیز چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ هٰكَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

زہری نے بواسطہ سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت مرفوعاً نقل کی، عبدالرزاق نے بواسطہ سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح

[illegible]

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ ابْنِ زُرَيْعٍ.

نقل کیا ہے اور یہ یزید بن زریع کی حدیث سے اصح ہے۔

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث مرفوعاً نقل کی۔

بَابُ ۲۳۱ مَا جَاءَ فِي الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ لِانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ

مسجد میں بیٹھ کر انتظار نماز کی فضیلت

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز میں ہی رشمار ہوتا ہے جب تک نماز کی انتظار کرتا رہے اور جب تک کوئی مسجد میں رہے فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت مانگتے رہتے ہیں جب تک اسے حدث نہ ہو۔ "اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔" حضرموت کے ایک شخص نے عرض کیا "اے ابوہریرہ! حدث کیا ہے؟" آپ نے فرمایا "ہوا کا خارج ہونا" اس باب میں حضرت علی، ابوسعید، انس، عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۳۲ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چٹائی پر نماز پڑھنا

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَمَيْمُونَةَ وَأُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ وَلَمْ تَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْخُمْرَةِ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت ام حبیبہ، ابن عمر، ام سلمہ، عائشہ، میمونہ، ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ام کلثوم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا بھی یہی قول ہے امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چٹائی پر نماز پڑھنا ثابت ہے امام ترمذی فرماتے

أَبُو عِيسَى وَالْخُمْرَةُ هُوَ حَصِيرٌ صَغِيرٌ.

ہیں "خمرہ" چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

بَابُ ۲۳۲ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيرِ

۳۱۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَّا أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الصَّلٰوةَ عَلَى الْأَرْضِ اسْتِحْبَابًا.

ٹاٹ پر نماز پڑھنا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹاٹ پر نماز ادا فرمائی۔ اس باب میں حضرت انس اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں! ابو سعید کی حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے البتہ علماء کی ایک جماعت نے زمین پر نماز پڑھنے کو اچھا کہا ہے۔

بَابُ ۲۳۳ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْبُسُطِ

۳۱۶ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى كَانَ يَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَمْ يَرَوْا بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْبِسَاطِ وَالطُّنْفُسَةِ بَأْسًا وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَاسْمُ أَبِي التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

فرش پر نماز پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے گھل مل کر رہتے تھے یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے (مزاحًا) فرماتے، "اے ابو عمیر! تمہارے نغیر (ایک پرندہ) کو کیا ہوا" حضرت انس فرماتے ہیں ہمارے فرش پر پانی چھڑکا گیا اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ وہ فرش اور قالین پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی مسلک ہے ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

بَابُ ۲۳۴ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِيطَانِ

۳۱۷ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيطَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي

باغ میں نماز پڑھنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم باغ میں نماز پڑھنے کو پسند فرماتے تھے ابو داؤد کہتے ہیں۔ "حیطان" کا معنی "بساتین" (باغ) ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث معاذ

الْبَسَاتِيْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ وَالْحَسَنُ ابْنُ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهٗ وَاَبُو الزُّبَيْرِ اِسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسَ وَاَبُو الطُّفَيْلِ اِسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ۔

غریب ہے، اور ہم اسے صرف حسن بن ابی جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابن ابی جعفر کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کہا ہے، ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابوالطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

بَابُ ۲۳۵ مَا جَاءَ فِىْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّىْ

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِىْ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَاَبِىْ جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ طَلْحَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ خَلْفَهٗ۔

سترہ رکھنا

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح (سترہ) رکھے تو چاہیئے کہ وہ نماز پڑھ لے، اور اس کے آگے سے گزرنے والے کی پرواہ نہ کرے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، سہل بن ابی حثمہ، ابن عمر، سبرہ بن معبد، ابوجحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طلحہ حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے اور علماء یہ بھی فرماتے ہیں کہ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے بھی کفایت کرتا ہے۔

بَابُ ۲۳۶ مَا جَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّىْ

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِىَّ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اَبِىْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّىْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّىْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِىْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ

نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت

حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ خالد جہنی نے ایک شخص کو ابوجہیم کے پاس یہ بات پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے آگے گزرنے والے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ ابوجہیم نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ ہو کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس (سال یا مہینے یا دن) انتظار کرتا اور یہ اس کے لئے گزرنے سے بہتر ہوتا۔ ابوالنضر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال، اس باب میں حضرت ابوسعید خدری، ابوہریرہ،

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي جُهَيْمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَأَنْ يَقِفَ أَحَدُكُمْ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ وَهُوَ يُصَلِّي وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ ذَلِكَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ.

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ الْفَضْلِ عَلَى أَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلَاتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ **ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ إِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ.

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يُونُسُ وَمَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ أَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ

ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ابوجہیم کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ تم میں سے کسی ایک کو سو سال کھڑا رہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے نمازی بھائی کے آگے سے گزرے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کو مکروہ جانتے ہیں لیکن اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

نماز کو کوئی گزرنے والی چیز نہیں توڑتی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں ایک گدھی پر فضل بن عباس کے پیچھے تھا۔ ہم منیٰ میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے۔ فرماتے ہیں ہم اتر کر صف میں جا ملے گدھی ان کے سامنے سے گزری پس ان کی نماز نہیں ٹوٹی، اس باب میں حضرت عائشہ، فضل بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام **اور تابعین کا یہی مسلک ہے کہ کسی گزرنے والی چیز سے** نماز نہیں ٹوٹتی۔ سفیان ثوری، امام شافعی (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

کتے، گدھے اور عورت کے سوا کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی

حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی یا درمیانی لکڑی (زین کی لکڑی) کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کو یہ

صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتَنِي كَمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَيْهِ قَالُوا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قَالَ أَحْمَدُ الَّذِي لَا أَشُكُّ فِيهِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَفِي نَفْسِي مِنَ الْحِمَارِ وَالْمَرْأَةِ شَيْءٌ قَالَ إِسْحٰقُ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ إِلَّا الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ.

کتا، عورت اور گدھا توڑ دیتے ہیں عبداللہ بن صامت فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا سیاہ کتے اور سفید کتے میں کیا فرق ہے؟" آپ نے فرمایا اے بھتیجے! آپ نے مجھ سے اسی طرح سوال کیا ہے جس طرح میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، حکم غفاری، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ذر صحیح حسن ہے بعض علماء کا یہی خیال ہے کہ گدھا، عورت اور سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز کے ٹوٹنے میں تو مجھے شک نہیں البتہ گدھے اور عورت کے بارے میں مجھے شک ہے امام اسحٰق فرماتے ہیں نماز صرف سیاہ کتے کے گزرنے سے ہی ٹوٹتی ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۳۲۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَنَسٍ وَعَمْرِو بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَكَيْسَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ هَانِئٍ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي ثَوْبَيْنِ.

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جابر، سلمہ بن اکوع، انس، عمرو بن ابی اسید، ابوسعید، کیسان، ابن عباس، عائشہ، ام ہانی، عمار بن یاسر، طلق بن علی اور عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر بن ابی سلمہ حسن صحیح ہے، اکثر صحابہ کرام، تابعین اور دیگر فقہا کا اسی پر عمل ہے، وہ فرماتے ہیں، ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، بعض علماء فرماتے ہیں، آدمی دو کپڑوں میں نماز پڑھے،

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِي ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

۳۲۳ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ

تبدیلی قبلہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

[illegible]

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُّوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ أَوْسٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کیطرف منہ کر کے نماز پڑھی اور آپ کعبۃ اللہ کیطرف منہ کرنا پسند فرماتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "ہم تمہارے منہ کا پھر پھر کر آسمان کی طرف دیکھنا" یعنی ہم نے آپکے چہرہ اقدس کو بار بار آسمان کیطرف اٹھتے دیکھا پس ہم آپ کو ضرور اس قبلہ کیطرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں لہٰذا آپ اپنا چہرہ اقدس کو مسجد حرام کیطرف پھیر لیں تو آپنے کعبۃ اللہ کیطرف منہ پھیر لیا اور یہی بات آپکو پسند تھی ایک آدمی نے آپکے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر وہ انصار کی ایک قوم کے پاس سے گزرا وہ نماز عصر میں بیت المقدس کیطرف منہ کئے رکوع کر رہے تھے اس صحابی نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کعبہ کیطرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے راوی کہتے ہیں وہ لوگ حالت رکوع ہی میں کعبۃ اللہ کیطرف متوجہ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، عمارہ بن اوس، عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں براء بن عازب کی حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری سے بواسطہ ابو اسحاق بھی مروی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "صبح کی نماز میں رکوع کر رہے تھے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ٢٥ مَا جَاءَ أَنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

٣٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ مَعْشَرٍ نَا أَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

٣٢٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ مَعْشَرٍ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ أَبِيْ مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاسْمُهُ نَجِيْحٌ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

محمد بن ابی معشر سے بھی اسی کی مثل مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ سے یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے بعض علماء نے ابو معشر کے حفظ میں کلام کیا ہے ان کا نام نجیح ہے اور وہ بنی ہاشم کے غلام ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں "میں ان سے کوئی روایت نہیں لیتا۔ اگرچہ کئی لوگوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں" امام بخاری مزید فرماتے ہیں "عبداللہ بن جعفر مخرمی کی روایت بواسطہ عثمان

أَقْوٰى وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ مَعْشَرٍ.

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ وَإِنَّمَا قِيْلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ لِأَنَّهُ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَعَلْتَ الْمَغْرِبَ عَنْ يَمِيْنِكَ وَالْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةٌ إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ هٰذَا لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ التَّيَاسُرَ لِأَهْلِ مَرْوَ.

بَابُ ۲۵۵ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَشْعَثَ السَّمَّانِ وَأَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُو الرَّبِيْعِ السَّمَّانُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا قَالُوْا إِذَا صَلّٰى فِي الْغَيْمِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ

بن محمد اخنسی، سعید مقبری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابو جعفر کی حدیث سے اقوی اور اصح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے عبد اللہ بن جعفر کو مخرمی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے ان میں سے حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی ابن طالب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب تو مغرب کو اپنی دائیں جانب اور مشرق کو اپنی بائیں طرف کرے اور قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو تو ان دونوں کے درمیان قبلہ ہے ابن مبارک فرماتے ہیں یہ بات اہل مشرق کے لئے ہے، ابن مبارک نے بائیں طرف کو اہل مرو کے لئے اختیار کیا ہے۔

ف :۔ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہونا اہل مدینہ کے لئے ہے۔ (مترجم)

بادلوں کے سبب اگر کوئی غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کا حکم

حضرت ربیعہ فرماتے ہیں ہم ایک اندھیری رات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سفر تھے ہمیں جہت قبلہ معلوم نہ ہو سکی تو ہر شخص نے جدھر منہ آیا نماز پڑھ لی۔ صبح کو ہم نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "فاینما تولوا فثم وجہ اللہ" (جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت ہے) امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہم اسے صرف اشعث سمان کی روایت سے جانتے ہیں اور اشعث بن سعید ابو الربیع سمان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے وہ فرماتے ہیں اگر کسی نے ابر میں غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ قبلہ رخ نہیں تھا تو اسکی نماز جائز ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

أَسْتَبَانَ لَنَا بَعْدَ مَا صَلَّى أَنَّهُ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَإِنَّ صَلَاتَهُ جَائِزَةٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

ف: اگر کسی آدمی وہاں مسجد ہو تو اس جگہ پہ مسجد نہ ہو بلکہ اپنے غالب گمان پر منہ کر کے نماز پڑھ لے اگر بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ درست نہیں تھا تو بھی نماز ہو جائے گی لیکن اگر غور و فکر کے بغیر کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور قبلہ درست نہیں تھا تو نماز لوٹانا پڑے گی۔

بَابُ ١٣٩ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلَّى إِلَيْهِ وَفِيهِ

٣٢٨- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ۔

٣٢٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَنَحْوِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِي زَيْدِ بْنِ جَبِيرَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ۔

کس مقام پر نماز پڑھنا مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ کوڑے کرکٹ کی جگہ میں جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ میں قبرستان میں، راستے کے درمیان میں حمام میں، اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور کعبۃ اللہ کی چھت پر۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے ہم معنی روایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ہے اس باب میں حضرت ابو مرثد، جابر اور انس، رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر کی سند قوی نہیں زید بن جبیرہ کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے۔ لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کی مثل بواسطہ عبداللہ بن عمر عمری، نافع، ابن عمر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے حضرت ابن عمر کی حدیث، لیث بن سعد کی حدیث کے مقابلہ میں اشبہ اور اصح ہے، عبداللہ بن عمر عمری کو بعض محدثین یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ ١٤٠ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَعْطَانِ الْإِبِلِ

٣٣٠- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بکریوں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بکریوں کے

وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا في مرابض الغنم ولا تصلوا في أعطان الإبل.

باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

٣٣١- حدثنا أبو كريب نا يحيى بن آدم عن أبي بكر بن عياش عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله أو بنحوه وفي الباب عن جابر بن سمرة والبراء وسبرة بن معبد الجهني وعبد الله بن مغفل وابن عمر وأنس قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وعليه العمل عند أصحابنا وبه يقول أحمد وإسحق وحديث أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث غريب ورواه إسرائيل عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة موقوفا ولم يرفعه واسم أبي حصين عثمان بن عاصم الأسدي.

ابوکریب نے بھی متعدد راویوں کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، براء، سبرہ بن معبد جہنی، عبداللہ بن مغفل، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے، ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں، براسطہ ابوصالح، ابوحصین کی حدیث غریب ہے، اسرائیل نے اسے براسطہ ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

٣٣٢- حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن أبي التياح الضبعي عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في مرابض الغنم قال أبو عيسى هذا حديث صحيح وأبو التياح اسمه يزيد بن حميد.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

باب ما جاء في الصلاة على الدابة حيث ما توجهت به

سواری پر نماز پڑھنا اس کا رخ جدھر بھی ہو

٣٣٣- حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع ويحيى بن آدم قالا نا سفيان عن أبي الزبير عن جابر قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم في حاجة فجئت وهو يصلي على راحلته نحو المشرق والسجود أخفض من الركوع وفي الباب عن أنس وابن عمر وأبي سعيد وعامر بن ربيعة قال أبو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح وروي من غير وجه عن جابر والعمل عليه عند

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا جب میں آیا تو آپ سواری پر مشرق کی طرف منہ کئے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور سجود کے لئے رکوع کی نسبت کچھ زیادہ جھکتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عمر، ابوسعید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور آپ

عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمُ اخْتِلَافًا لَا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرِهَا.

سے کئی طرق سے مروی ہے عام علماء کا اس پر عمل ہے اس میں علماء کا اختلاف نہیں وہ سب سواری پر نفل نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے سواری کا منہ قبلہ کیطرف ہو یا کسی دوسری طرف ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

۳۳۴ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَعِيرِهِ أَوْ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ إِلَى الْبَعِيرِ بَأْسًا أَنْ يَسْتَتِرَ بِهِ.

سواری کو سترہ بنانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا کجاوے کی طرف نماز پڑھی۔ (یعنی اسے سترہ بنایا) اور آپ سواری پر نماز پڑھتے وہ جدھر بھی متوجہ ہوتی ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ، یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کا یہی نظریہ ہے کہ وہ اونٹ کو سترہ بنا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ

۳۳۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ يَقُولَانِ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ وَإِنْ فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ إِذَا كَانَ الطَّعَامُ يَخَافُ فَسَادَهُ وَالَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَشْبَهُ بِالِاتِّبَاعِ وَإِنَّمَا أَرَادُوا أَنْ لَا يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَقَلْبُهُ مَشْغُولٌ بِسَبَبِ شَيْءٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا نَقُومُ

جب شام کا کھانا حاضر ہو اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا حاضر ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عمر، سلمہ بن اکوع، اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس، حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام (حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور ابن عمر رضی اللہ عنہم) کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں پہلے کھانا کھایا جائے اگرچہ نماز باجماعت فوت ہو رہی ہو۔ جارود کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کھانا اس وقت پہلے کھایا جائے جب خراب ہو جانے کا خطرہ ہو" امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام اور دیگر فقہاء کا قول اتباع کے زیادہ لائق ہے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ آدمی ایسی حالت میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو جب اس کا دل کسی اور چیز میں مشغول ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ہمارے دل میں کوئی کھٹکا ہو ہم

إلى الصلاة وفي نفسه شيء۔

۳۳۶ - وروي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدءوا بالعشاء قال وتعشى ابن عمر وهو يسمع قراءة الإمام حدثنا بذلك هناد نا عبدة عن نافع عن ابن عمر۔

نماز کے لئے نہیں کھڑے ہوتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو حضرت ابن عمر نے اس حالت میں کھانا کھایا کہ آپ امام کی قرأت سن رہے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں ہم سے بیان کیا ہناد نے بواسطہ عبدہ عبید اللہ نافع اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہی بیان فرمایا۔

باب ما جاء في الصلاة عند النعاس

۳۳۷ - حدثنا هارون بن إسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان الكلابي عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا نعس أحدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فإن أحدكم إذا صلى وهو ينعس لعله يذهب يستغفر فيسب نفسه وفي الباب عن أنس وأبي هريرة قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح۔

اونگھنے کی حالت میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو چاہیے کہ وہ تھوڑی دیر سو جائے تاکہ اس سے نیند چلی جائے کیونکہ جب کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ آ جائے تو ہو سکتا ہے وہ بخشش مانگنے کی بجائے اپنے آپ کو گالیاں دے رہا ہو۔ اس باب میں حضرت انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء من زار قوما فلا يصل بهم

۳۳۸ - حدثنا هناد ومحمود بن غيلان قالا نا وكيع عن أبان بن يزيد العطار عن بديل بن ميسرة العقيلي عن أبي عطية رجل منهم قال كان مالك بن الحويرث يأتينا في مصلانا يتحدث فحضرت الصلاة يوما فقلنا له تقدم فقال ليتقدم بعضكم حتى أحدثكم لم لا أتقدم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من زار قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل منهم قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا صاحب المنزل أحق بالإمامة من الزائر وقال بعض أهل العلم إذا أذن له فلا بأس أن يصلي به وقال إسحاق بحديث مالك بن الحويرث وشدد في أن لا يصلي أحد بصاحب المنزل وإن

مہمان، میزبان کی اجازت بغیر نماز نہ پڑھائے

ابوعطیہ کہتے ہیں مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آتے اور احادیث بیان فرماتے ایک دن نماز کا وقت ہوا تو ہم نے کہا "آگے ہو جائیے" انہوں نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک آگے ہو جائے پھر میں بتلاؤں گا کہ میں آگے کیوں نہیں بڑھا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس ملاقات کے لئے جائے تو (از خود) ان کا امام نہ بن جائے بلکہ انہی میں سے کوئی امامت کرے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام وتابعین کا اس پر عمل ہے، وہ فرماتے گھر والا، آنے والے کی بنسبت امامت کا زیادہ حقدار ہے بعض علماء فرماتے ہیں، صاحب منزل اجازت دے تو کوئی حرج نہیں۔ امام اسحٰق نے اس بارے میں سختی سے کام لیا اور اسی حدیث کو اپناتے

اَذِنَ لَنَا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَالَ وَكَذٰلِكَ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا زَارَهُمْ يَقُولُ لِيُصَلِّ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ.

بَابُ ٢٦٠ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخُصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ

٣٣٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ الْحِمْصِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ثَوْبَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفْرِ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّ حَدِيثَ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ فِي هٰذَا أَجْوَدُ إِسْنَادًا وَأَشْهَرُ.

بَابُ ٢٦١ مَا جَاءَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

٣٣٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ وَفِي الْبَابِ

فرمایا "صاحب منزل کی اجازت سے بھی نہ پڑھائے" اسی طرح مسجد کا حکم ہے کہ آنے والے کی بجائے وہاں کے باشندوں میں سے کوئی پڑھائے۔

امام کا صرف اپنے لئے دعا مانگنا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کو دوسرے کے گھر بلا اجازت جھانکنا جائز نہیں اگر دیکھا تو گویا کہ اندر ہی چلا گیا۔ اور کوئی شخص قوم کا امام بنے تو اپنے آپ کو دعا کے ساتھ مخصوص نہ کرے کہ دوسروں کے لئے نہ مانگے، ایسا کرنا خیانت ہے۔ اور کوئی شخص پاخانہ، پیشاب کے دباؤ کے وقت نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان حسن ہے یہ حدیث بواسطہ معاویہ بن صالح، سفر بن نسیر، یزید بن شریح، ابو امامہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، یزید بن شریح نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً روایت کیا ہے بواسطہ ابوحی مؤذن، حضرت ثوبان کی روایت سے یزید بن شریح کی حدیث سند کے لحاظ سے اجود اور زیادہ مشہور ہے۔

مقتدیوں کے ناپسندیدہ امام کا حکم

حضرت حسن فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے، وہ شخص کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ اسے نہ چاہتے ہوں، وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔ اور وہ شخص جو حی علی الفلاح (اذان) سنے اور جواب نہ دے (یعنی نماز کے لئے حاضر نہ ہو) اس باب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ لَا يَصِحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ تَكَلَّمَ فِيْهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَضَعَّفَهُ وَلَيْسَ بِالْحَافِظِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ فَإِذَا كَانَ الْإِمَامُ غَيْرَ ظَالِمٍ فَإِنَّمَا الْإِثْمُ عَلٰى مَنْ كَرِهَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ فِيْ هٰذَا إِذَا كَرِهَ وَاحِدٌ أَوِ اثْنَانِ أَوْ ثَلٰثَةٌ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ حَتّٰى يَكْرَهَهُ أَكْثَرُ الْقَوْمِ.

میں حضرت ابن عباس، طلحہ، عبداللہ بن عمرو اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس صحیح نہیں کیونکہ یہ حضرت حسن سے مرسلاً بھی مروی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن قاسم کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے کلام کیا اور اسے ضعیف قرار دیا۔ اور وہ حافظ بھی نہیں، بعض علماء نے اس بات کو ناپسند کیا کہ کوئی شخص اس حالت میں امامت کرائے کہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ البتہ جب امام ظالم نہیں ہوگا تو گناہ ناپسند کرنے والوں پر ہوگا امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں ایک یا دو یا تین آدمیوں کا ناپسند کرنا معتبر نہیں جبتک اکثر قوم ناپسند کرے،

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ كَانَ يُقَالُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اِثْنَانِ امْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ قَالَ جَرِيْرٌ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَسَأَلْنَا عَنْ أَمْرِ الْإِمَامِ فَقِيْلَ لَنَا إِنَّمَا عُنِيَ بِهٰذَا الْأَئِمَّةُ الظَّلَمَةُ فَأَمَّا مَنْ أَقَامَ السُّنَّةَ فَإِنَّمَا الْإِثْمُ عَلٰى مَنْ كَرِهَهُ.

عمرو بن حارث بن مصطلق فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ دو آدمیوں کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔ خاوند کی نافرمان عورت اور قوم کی ناپسندیدگی کے باوجود امامت کرنے والا۔ جریر نے منصور کا قول نقل کیا کہ ہم نے امام کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا اس سے مراد ظالم امام ہیں، اگر وہ سنت کو قائم رکھے گا۔ تو گناہ ناپسند کرنے والوں پر ہوگا۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ نَا أَبُوْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ آذَانَهُمْ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُوْ غَالِبٍ اسْمُهُ حَزَوَّرٌ.

ابوغالب کہتے ہیں میں نے ابوامامہ سے روایت سنی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں بڑھتی، بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آجائے وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور کسی قوم کا امام جسے وہ ناپسند کرتے ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے ابوغالب کا نام حزور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا

امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر ہی پڑھیں

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر کر نیچے تشریف

وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا لَمْ يُصَلِّ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا قِيَامًا فَإِنْ صَلَّوْا قُعُودًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

سے آپ گرے اور زخمی ہو گئے تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی چنانچہ ہم نے بھی آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر ہی نماز ادا کی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ رکوع سے اٹھے تم بھی اٹھو۔ جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تم "ربنا ولک الحمد" کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، جابر، ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام نے اس حدیث پر عمل کیا ان میں سے حضرت جابر بن عبداللہ اسید بن حضیر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں امام احمد اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ امام بیٹھ کر پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں ان کی نماز بیٹھ کر جائز نہیں، سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک اور شافعی رحمہم اللہ کا بھی مسلک ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

٣٤٣ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَاعِدًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا وَرُوِيَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَصَلَّى إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّاسُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تم بھی بیٹھ کر ہی پڑھو۔ ام المومنین سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں باہر تشریف لائے حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے ایک پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی، لوگ حضرت ابوبکر کی

يَأْتَمُّونَ بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ.

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا فِي ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ ثَابِتٍ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ ثَابِتٍ فَهُوَ أَصَحُّ.

اقتداء کر رہے تھے جبکہ خود حضرت ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی تھے حضرت عائشہ ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی اس وقت آپ نے ایک کپڑا بغلوں کے نیچے سے نکال دائیں بائیں ڈال رکھا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یحییٰ بن ایوب نے بواسطہ حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے بواسطہ حمید کئی راویوں نے یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن اس میں ثابت کا واسطہ نہیں آیا جس روایت میں ثابت کا واسطہ ہے وہ اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

امام کا دو رکعتوں کے بعد بھول کر کھڑا ہو جانا

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِي فَعَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَسَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ قَالَ أَحْمَدُ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ صَدُوقٌ وَلَا أَرْوِي عَنْهُ

شعبی فرماتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، دو رکعتوں کے بعد آپ اٹھ کھڑے ہوئے اس پر لوگوں نے "سبحان اللہ" کہا اور خود حضرت مغیرہ نے بھی "سبحان اللہ" کہا اختتام نماز پر سلام کے بعد آپ نے سہو کے دو سجدے کئے درآں حالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے پھر ان سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی (اس صورت میں) ایسا ہی کیا تھا جیسا عمل انہوں (حضرت مغیرہ) نے کیا۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر، سعد اور عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ سے کئی طرق سے مروی ہے ابن ابی لیلیٰ کے حفظ میں بعض علماء نے کلام کیا ہے امام احمد فرماتے ہیں ابن ابی لیلیٰ کی حدیث "قابل حجت نہیں"،

لِأَنَّهُ لَا يَكَادُ يُمَيِّزُ صَحِيْحَ حَدِيْثِهِ مِنْ سَقِيْمِهِ وَكُلُّ مَنْ كَانَ مِثْلَ هٰذَا فَلَا أَرْوِي عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَرَوٰى سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرُ الْجُعْفِيُّ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ تَرَكَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مَضٰى فِيْ صَلٰوتِهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ رَاٰى قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَاٰى بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَمَنْ رَاٰى قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَحَدِيْثُهُ أَصَحُّ لِمَا رَوَى الزُّهْرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ.

امام بخاری فرماتے ہیں "وہ صدوق تھے لیکن میں ان سے روایت نہیں کرتا کیونکہ وہ صحیح اور سقیم احادیث میں تمیز نہیں کرتے۔ اور اس قسم کے تمام راویوں سے میں روایت نہیں کرتا۔" یہ حدیث حضرت مغیرہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔ سفیان نے بواسطہ جابر، مغیرہ بن شبیل، قیس بن حازم، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جابر جعفی کو بعض علماء نے ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہما نے اس کو ترک کیا اس حدیث پر علماء کا عمل ہے کہ جب کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد (بلا تشہد) کھڑا ہو جائے تو وہ اپنی نماز جاری رکھے اور (آخر میں) سہو کے دو سجدے کرے بعض کہتے ہیں سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے اور بعض کے نزدیک سلام کے بعد ہے جو سلام سے پہلے کے قائل ہیں ان کی حدیث اصح ہے جیسا کہ زہری اور یحییٰ بن سعید انصاری نے بواسطہ عبدالرحمٰن اعرج، عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

٣٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ دو رکعتوں کے بعد آپ کھڑے ہو گئے، اور واپس نہ بیٹھے پیچھے والوں نے "سبحان اللہ" کہا تو آپ نے اشارہ کیا کہ کھڑے رہو۔ فارغ ہوئے تو آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ

پہلے قعدہ کا اندازہ

٣٣٨ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ نَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں کے بعد ایسے بیٹھتے گویا کہ آگ میں گرم کئے ہوئے پتھر پر تشریف فرما ہیں (یعنی مختصر وقت) شعبہ کہتے ہیں

إذا جلس في الركعتين الأوليين كأنما على الرضف قال شعبة ثم حرك سعد شفتيه بشيء فأقول حتى يقوم فيقول حتى يقوم قال أبو عيسى هذا حديث حسن إلا أن أبا عبيدة لم يسمع من أبيه و العمل على هذا عند أهل العلم يختارون أن لا يطيل الرجل القعود في الركعتين الأوليين ولا يزيد على التشهد شيئا في الركعتين الأوليين و قالوا إن زاد على التشهد فعليه سجدتا السهو هكذا روي عن الشعبي وغيره.

پھر سعد نے اپنے ہونٹوں کو ہلایا میں نے کہا "پھر کھڑے ہو جاتے" سعد نے کہا "ہاں پھر آپ کھڑے ہو جاتے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے مگر ابو عبیدہ کو اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں پہلا قعدہ لمبا نہ کیا جائے اور اس میں تشہد پر اضافہ نہ کیا جائے اگر اضافہ کر لیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا، شعبی وغیرہ سے اسی طرح مروی ہے۔

باب ما جاء في الإشارة في الصلوٰة

نماز میں اشارہ کرنا

٣٤٩۔ حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن نابل صاحب العباء عن ابن عمر عن صهيب قال مررت برسول الله صلى الله عليه و سلم وهو يصلي فسلمت عليه فرد إلي إشارة وقال لا أعلم إلا أنه قال إشارة بإصبعه وفي الباب عن بلال وأبي هريرة وأنس وعائشة.

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے اشارے سے جواب دیا ابن عمر فرماتے ہیں میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ صہیب نے فرمایا انگلی سے اشارہ کیا اس باب میں حضرت بلال ابوہریرہ انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

٣٥٠۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا هشام بن سعد نا نافع عن ابن عمر قال قلت لبلال كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو في الصلوة قال كان يشير بيده قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وحديث صهيب حسن لا نعرفه إلا من حديث الليث عن بكير وقد روي عن زيد بن أسلم عن ابن عمر قال قلت لبلال كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حيث كانوا يسلمون عليه في مسجد بني عمرو بن عوف قال كان يرد إشارة وكلا الحديثين عندي صحيح لأن قصة حديث صهيب غير قصة حديث بلال وإن كان ابن عمر روى عنهما

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں تمہارے سلام کا جواب کس طرح دیا کرتے تھے" انہوں نے فرمایا "ہاتھ سے اشارہ فرماتے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث صہیب حسن ہے ہم اسے صرف لیث بواسطہ بکیر کی روایت سے پہچانتے ہیں زید بن اسلم نے بھی حضرت ابن عمر سے روایت کیا فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب وہ مسجد بنی عوف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت نماز سلام عرض کرتے تو آپ کس طرح جواب دیتے، انہوں نے فرمایا "آپ اشارے سے جواب دیتے" امام ترمذی فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ واقعہ صہیب اور واقعہ بلال دونوں الگ الگ ہیں اگرچہ حضرت ابن عمر نے ان دونوں سے

مَا احْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ سَبَّحَ بِهِمَا جَمِيْعًا۔

روایت کرتے ہیں ہو سکتا ہے آپ نے ان دونوں سے سنا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ التَّسْبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَ التَّصْفِيْقَ لِلنِّسَاءِ

٣٥١۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ اِذَا اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ سَبَّحَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ۔

مردوں کے لیے تسبیح اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد "سبحان اللہ" کہہ کر اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر امام کو (بھول پر) مطلع کریں۔ اس باب میں حضرت علی، سہل بن سعد، جابر، ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہتا اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ "سبحان اللہ" فرماتے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے علماء کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلٰوةِ

٣٥٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَدِّ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ التَّثَاؤُبَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنِّيْ لَاَرُدُّ التَّثَاؤُبَ بِالتَّنَحْنُحِ۔

نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز میں جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو روکنے کی کوشش کرے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری، اور عدی بن ثابت کے دادا رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کی ایک جماعت نے نماز میں جمائی لینے کو مکروہ کہا ہے ابراہیم فرماتے ہیں میں کھانسی کے ذریعے جمائی کو روکتا ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ

٣٥٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

الحسين المعلم عن عبد الله بن بريدة عن عمران بن حصين قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل وهو قاعد فقال من صلى قائما فهو افضل ومن صلاها قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلاها نائما فله نصف اجر القاعد وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وانس والسائب قال ابو عيسى حديث عمران بن حصين حديث حسن صحيح.

۳۵۴۔ وقد روي هذا الحديث عن ابراهيم بن طهمان بهذا الاسناد الا انه يقول عن عمران بن حصين قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة المريض فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب حدثنا بذلك هناد قال نا وكيع عن ابراهيم بن طهمان عن حسين المعلم بهذا الاسناد قال ابو عيسى لا نعلم احدا روى عن حسين المعلم نحو رواية ابراهيم بن طهمان وقد روى ابو اسامة وغير واحد عن حسين المعلم نحو رواية عيسى بن يونس ومعنى هذا الحديث عند بعض اهل العلم في صلاة التطوع.

۳۵۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن اشعث بن عبد الملك عن الحسن قال ان شاء الرجل صلى صلاة التطوع قائما وجالسا ومضطجعا واختلف اهل العلم في صلاة المريض اذا لم يستطع ان يصلي جالسا فقال بعض اهل العلم انه يصلي على جنبه الايمن وقال بعضهم يصلي مستلقيا على قفاه ورجلاه الى القبلة وقال سفيان الثوري في هذا الحديث من صلى جالسا فله نصف اجر القائم قال هذا للصحيح ولمن ليس له عذر فاما

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور بیٹھنے والے کے لئے اس سے نصف ثواب ہے۔ حالت نیند میں نماز پڑھنے والے کے لئے بیٹھنے والے کے مقابلے میں نصف ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، انس، اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔

ابراہیم بن طہمان سے بھی یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے البتہ اس کے الفاظ مختلف ہیں اور وہ یہ ہیں عمران بن حصین فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار کی نماز کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر (اشارے سے) پڑھو۔ ہناد نے بواسطہ وکیع اور ابراہیم بن طہمان، حسین معلم سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ کسی نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی مثل روایت کی ہو۔ ابو اسامہ اور دوسرے کئی راویوں نے حسین معلم سے عیسیٰ بن یونس کی روایت نقل کی۔ علماء کے نزدیک یہ حدیث نفل نماز کے بارے میں ہے۔

حسن فرماتے ہیں آدمی نفل نماز کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، اور لیٹ کر تینوں صورتوں میں پڑھ سکتا ہے۔ بیمار اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں دائیں پہلو پر لیٹ کر پڑھے بعض کا قول ہے کہ پیٹھ کے بل لیٹ کر پاؤں قبلہ رخ کرے، سفیان ثوری، اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بیٹھنے والے کے لئے نصف ثواب اس صورت میں ہے جب صحیح اور غیر معذور ہو۔ اگر بیماری وغیرہ کے عذر کی وجہ

مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ أَوْ غَيْرِهِ فَصَلَّى جَالِسًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مِثْلُ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

بَابُ ۲۴۰ فِي مَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ حَفْصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَالْعَمَلُ عَلَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ كَأَنَّهُمَا رَأَيَا كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا مَعْمُولًا بِهِمَا۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَ

سے بیٹھ کر پڑھے، تو اس کے لئے بھی اتنا ہی ثواب ہے، جتنا کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے لئے ہے بعض احادیث میں اسی طرح ہے جس طرح سفیان ثوری نے فرمایا۔

بیٹھ کر نفل پڑھنے کا حکم

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ آپ نے وصال مبارک سے ایک سال قبل (نوافل) بیٹھ کر پڑھنے شروع کئے اور سورت کو اتنی ترتیل سے پڑھتے کہ وہ قرآن پاک کی نہایت لمبی سورت سے بھی زیادہ طویل ہو جاتی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حفصہ حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رات کو بیٹھ کر (نفل) نماز پڑھتے۔ جب قرأت سے تیس یا چالیس آیات باقی رہتیں کھڑے ہو جاتے قرأت فرماتے پھر رکوع میں جاتے۔ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے یہ بھی مروی ہے کہ آپ بیٹھ کر شروع فرماتے پھر جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو اسی حالت میں رکوع اور سجدہ بھی کرتے اور اگر قرأت بیٹھ کر فرماتے تو رکوع وسجدہ بھی اسی صورت میں کرتے امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں دونوں حدیثوں پر عمل ہے گویا کہ ان کے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور ان پر عمل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی صورت میں قرأت کرتے، جب تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں کھڑے ہو جاتے اسی حالت میں قرأت فرماتے اور رکوع وسجدہ بھی اسی صورت میں کرتے پھر دوسری

سجد ثم صنع في الركعة الثانية مثل ذلك قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

رکعت میں بھی یہی عمل فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۸۔ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم أنا خالد وهو الحذاء عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قال سألتها عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا فإذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم وإذا قرأ وهو جالس ركع وسجد وهو جالس قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا بعض اوقات آپ رات کو کھڑے ہو کر لمبی نماز پڑھتے اور بعض مرتبہ بیٹھ کر طویل نماز ادا فرماتے جب کھڑے ہو کر قرات فرماتے تو اسی حالت میں رکوع و سجود بھی کرتے اور بیٹھ کر قرات ہوتی تو رکوع و سجدہ بھی اسی صورت میں فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني لأسمع بكاء الصبي في الصلاة فأخفف

بوجہ عذر مختصر نماز پڑھنا

۳۵۹۔ حدثنا قتيبة نا مروان بن معاوية الفزاري عن حميد عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والله إني لأسمع بكاء الصبي وأنا في الصلاة فأخفف مخافة أن تفتتن أمه وفي الباب عن قتادة وأبي سعيد وأبي هريرة قال أبو عيسى حديث أنس حديث حسن صحيح.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس خوف سے نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں فتنے میں نہ مبتلا ہو جائے اس باب میں حضرت ابوقتادہ، ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء لا تقبل صلوة الحائض إلا بخمار

بالغ عورت کی نماز کے لیے دوپٹہ ضروری ہے

۳۶۰۔ حدثنا هناد نا قبيصة عن حماد بن سلمة عن قتادة عن ابن سيرين عن صفية ابنة الحارث عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة الحائض إلا بخمار وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وقال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن والعمل عليه عند

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالغ عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہیں ہوتی، اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہو جائے اور نماز پڑھے تو ننگے بالوں سے

أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا صَلَّتْ وَشَيْءٌ مِنْ شَعْرِهَا مَكْشُوفٌ لَا تَجُوزُ صَلَاتُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ لَا تَجُوزُ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ وَشَيْءٌ مِنْ جَسَدِهَا مَكْشُوفٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَدْ قِيلَ إِنْ كَانَ ظَهْرُ قَدَمَيْهَا مَكْشُوفًا فَصَلَاتُهَا جَائِزَةٌ

نماز جائز نہیں ہوگی، امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں، عورت کے جسم سے کچھ حصہ بھی ننگا ہو نماز نہ ہوگی، نیز آپ فرماتے ہیں، اگر اس کے قدم کا پچھلا حصہ کھلا رہ جائے تو نماز ہو جائے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ

٣٦١- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ فَكَرِهَ بَعْضُهُمُ السَّدْلَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالُوا هٰكَذَا تَصْنَعُ الْيَهُودُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كُرِهَ السَّدْلُ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَأَمَّا إِذَا سَدَلَ عَلَى الْقَمِيصِ فَلَا بَأْسَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ السَّدْلَ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں سدل مکروہ ہے

نوٹ: سدل رومال، مفلر اور چادر وغیرہ کو گلے میں اس طرح ڈالا جائے کہ دونوں سرے لٹک رہے ہوں اور ایک کنارہ دوسری طرف نہ ڈالا گیا ہو تو یہ سدل ہے اسی طرح کوٹ وغیرہ کو کاندھوں پر ڈال لینا اور آستینوں میں بازو نہ ڈالنا بھی سدل ہے۔ (مترجم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ، بواسطہ عطاء مرفوعاً اسی سند یعنی عسل بن سفیان کی روایت سے معروف ہے علماء کا سدل کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک نماز میں سدل مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں یہ یہود کا طریقہ ہے بعض علماء فرماتے ہیں سدل اس صورت میں مکروہ ہے جب اس پر ایک کپڑا ہو لیکن اگر قمیص کے اوپر ہو تو کوئی حرج نہیں امام احمد کا بھی قول ہے ابن مبارک کے نزدیک بھی نماز میں سدل مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ

٣٦٢- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ۔

٣٦٣- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

نماز میں کنکریوں کا ادھر ادھر کرنا مکروہ ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو کنکریوں کو ادھر ادھر نہ کرے کیونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکریاں صاف کرنے

أَبُو سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَيْقِيبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحُذَيْفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُعَيْقِيبٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الْمَسْحَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً كَأَنَّهُ رُوِيَ عَنْهُ رُخْصَةٌ فِي الْوَاحِدَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

باب ۲۴۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا مَيْمُونٌ أَبُو حَمْزَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ كَرِهَ عَبَّادٌ النَّفْخَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ إِنْ نَفَخَ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتَهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَبِهِ نَأْخُذُ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبَاحٌ۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ غُلَامٌ لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبَاحٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَحَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ وَمَيْمُونٌ أَبُو حَمْزَةَ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ نَفَخَ فِي الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُكْرَهُ النَّفْخُ

بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ کر لیا کرو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب، حذیفہ، جابر بن عبداللہ اور معیقیب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوذر کی حدیث حسن ہے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کنکریاں صاف کرنا مکروہ جانتے تھے، اور آپ نے فرمایا اگر تیرے لئے ضروری ہے تو صرف ایک مرتبہ کر۔ گویا کہ آپ کی طرف سے ایک دفعہ کی اجازت ہے، اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

نماز میں پھونک مارنا منع ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک افلح نامی غلام کو دیکھا کہ وہ سجدے میں پھونکیں مارتا ہے آپ نے فرمایا "اے افلح! تیرا منہ خاک آلود ہو" احمد بن منیع کہتے ہیں عباد بن عوام، نماز میں پھونک مارنے کو مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے، پھونکنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ احمد بن منیع کہتے ہیں ہمارا بھی یہی مسلک ہے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض نے ابوحمزہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اس میں غلام کا نام "رباح" ذکر کیا گیا ہے۔

حماد بن زید نے میمون ابوحمزہ سے اسی سند کے ساتھ اس حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی البتہ اس میں غلام کا نام "رباح" مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہ کی سند کچھ نہیں اور میمون ابوحمزہ کو بعض علماء نے ضعیف کہا ہے نماز میں پھونکنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک اس صورت میں دوبارہ نماز پڑھے، سفیان ثوری اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں بعض علماء کے نزدیک نماز میں پھونکنا مکروہ ہے

فِی الصَّلٰوۃِ وَاِنْ تَکَلَّمَ فِیْ صَلٰوتِہٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُہٗ وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

اس لئے اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوۃِ

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ کَرِہَ قَوْمٌ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ الْاِخْتِصَارَ فِی الصَّلٰوۃِ وَالْاِخْتِصَارُ ھُوَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ یَدَہٗ عَلٰی خَاصِرَتِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ وَکَرِہَ بَعْضُھُمْ اَنْ یَّمْشِیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَیُرْوٰی اَنَّ اِبْلِیْسَ اِذَا مَشٰی یَمْشِیْ مُخْتَصِرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک نماز میں اختصار مکروہ ہے اختصار کے معنی کولہو پر ہاتھ رکھنا ہیں بعض علماء نے نماز کے علاوہ چلنے میں بھی اختصار کو مکروہ کہا روایت ہے کہ شیطان اسی طرح چلتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ کَفِّ الشَّعْرِ فِی الصَّلٰوۃِ

نماز میں بالوں کا بندھا ہوا ہونا

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّہٗ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَہٗ فِیْ قَفَاہُ فَحَلَّھَا فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰی صَلٰوتِکَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ کِفْلُ الشَّیْطَانِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ رَافِعٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ کَرِھُوْا اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ وَھُوَ مَعْقُوْصٌ شَعْرُہٗ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی ھُوَ الْقُرَشِیُّ الْمَکِّیُّ وَھُوَ اَخُوْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی۔

حضرت ابو رافع کا حضرت حسن بن علی پر گزر ہوا وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے اپنے بالوں کو پچھلی طرف سے گرہ دے رکھا تھا۔ ابو رافع نے بال کھول دیئے اس پر حسن نے غصہ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا تو ابو رافع بولے کہا نماز ادا کریں اور غصے نہ ہوں کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا وہ شیطان کا حصہ ہے اس باب میں حضرت ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی رافع حسن ہے، اور علماء کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک نماز میں بالوں کا باندھا ہوا ہونا مکروہ ہے، عمران بن موسیٰ قرشی مکی ہیں، اور ایوب بن موسیٰ کے بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلٰوةِ

٣٦٨ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعَمْيَاءِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكَنُ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَقَالَ غَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ فَأَخْطَأَ فِي مَوَاضِعَ فَقَالَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ وَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعِ بْنِ الْعَمْيَاءِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ.

نماز میں خشوع

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے، خشوع، عاجزی، سکون اور اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو اس طرح اٹھانا کہ ان کا اندرونی حصہ منہ کی طرف اپنے ہو اور پھر کہنا اے رب! اے رب! جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے ایسا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مبارک کے غیر نے کہا جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ناقص ہے امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری کا قول ہے کہ شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سے روایت کرتے ہوئے چند جگہ غلطی کی۔ عمران بن ابی انیس کی جگہ انس بن انیس کہا، عبد اللہ بن حارث کہا، حالانکہ عبد اللہ بن نافع بن عمیا، ربیعہ بن حارث، سے راوی ہیں، اسی طرح شعبہ نے کہا عبد اللہ بن حارث نے بواسطہ مطلب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، جبکہ صحیح یہ ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب بواسطہ فضل بن عباس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ لیث بن سعد کی حدیث، حدیث شعبہ سے اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيْكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلٰوةِ

٣٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

نماز میں تشبیک مکروہ ہے

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کا قصد

تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي صَلٰوةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ شَرِيكٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

کرتے ہوئے باہر آئے تو ہرگز اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں نہ ڈالے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کعب بن عجرہ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن عجلان سے حدیث لیث کی مثل روایت کیا ہے، شریک نے محمد بن عجلان اور ان کے والد کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ حدیث شریک غیر محفوظ ہے۔

باب ۲۸۰ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

طویل قیام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا طویل قنوت (یعنی قیام) والی نماز اس باب میں حضرت عبداللہ بن حبشی اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

باب ۲۸۱ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ وَيُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً

رکوع اور سجدہ کی کثرت

معدان بن طلحہ یعمری کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے ملاقات کی اور پوچھا "مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشے اور جنت میں داخل فرمائے" حضرت ثوبان کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "سجدہ لازم پکڑو" میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے "جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے سبب اس کا درجہ بلند کرتا اور گناہ مٹا دیتا ہے" معدان کہتے ہیں پھر میں نے ابوالدرداء سے ملاقات کی اور ان سے بھی یہی سوال کیا جو ثوبان سے کیا تھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ "سجدہ لازم پکڑو" اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی ارشاد پاک

إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي فَاطِمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ثَوْبَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ طُولُ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ أَفْضَلُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا حَدِيثَانِ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ إِسْحٰقُ أَمَّا بِالنَّهَارِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَمَّا بِاللَّيْلِ فَطُولُ الْقِيَامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَهُ جُزْءٌ بِاللَّيْلِ يَأْتِي عَلَيْهِ فَكَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي هٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ لِأَنَّهُ يَأْتِي عَلَى جُزْئِهِ وَقَدْ رَبِحَ كَثْرَةَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ قَالَ أَبُو عِيسَى إِنَّمَا قَالَ إِسْحٰقُ هٰذَا لِأَنَّهُ كَذَا وُصِفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَوُصِفَ طُولُ الْقِيَامِ وَأَمَّا بِالنَّهَارِ فَلَمْ يُوصَفْ مِنْ صَلٰوتِهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ مَا وُصِفَ بِاللَّيْلِ.

سنایا جو حضرت ثوبان نے بتایا تھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابو فاطمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ثوبان اور ابو درداء کی حدیث کثرت سجود کے بارے میں صحیح حسن ہے اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک طویل قیام افضل ہے جبکہ بعض رکوع و سجود کی کثرت کو افضل قرار دیتے ہیں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں قسم کی حدیثیں مروی ہیں (چنانچہ) امام احمد نے کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں کہ دن کو لمبا قیام اور رات کو کثرت سے رکوع و سجود افضل ہیں سوائے اس کے کسی شخص نے عبادت کے لئے رات کا کچھ حصہ مقرر کر رکھا ہو۔ پس میرے (امام اسحٰق) کے نزدیک اس میں رکوع و سجود کی کثرت افضل ہے کیونکہ وہ وقت معینہ بھی پورا کرتا ہے اور رکوع و سجود کی کثرت سے مزید نفع بھی حاصل کرتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں" امام اسحٰق نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز اسی طرح بیان کی گئی کہ آپ رات کو لمبا قیام فرماتے تھے لیکن دن کو طویل قیام کے بارے میں آپ سے کچھ منقول نہیں ہے۔

بَابُ ۳۲ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَتْلَ الْحَيَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو سیاہ (موذیوں) سانپ اور بچھو کو قتل کرنے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابو رافع رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابی ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، امام احمد اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا

وَالْعَبَثُ بِهِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

۳۷۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ .

۳۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبَ الْقَارِيَّ كَانَا يَسْجُدَانِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ بُحَيْنَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يَرٰى سُجُودَ السَّهْوِ كُلَّهُ قَبْلَ التَّسْلِيمِ وَيَقُولُ هٰذَا النَّاسِخُ لِغَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ وَيَذْكُرُ أَنَّ آخِرَ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى هٰذَا وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُحَيْنَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ هُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ مَالِكٌ أَبُوهُ وَبُحَيْنَةُ أُمُّهُ هٰكَذَا أَخْبَرَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مَتٰى يَسْجُدُهُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ أَوْ بَعْدَهُ، وَرَأٰى بَعْضُهُمْ أَنْ يَسْجُدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ

مکروہ ہے۔ ابراہیم رحمۃ اللہ نے فرمایا بیشک نماز میں شغل ہے پہلا قول اصح ہے۔

سلام سے پہلے سجدہ سہو

عبداللہ بن بحینہ اسدی (حلیف بنی عبدالمطلب) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں قعدے کی بجائے کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کئے ہر سجدہ میں تکبیر فرمائی۔ اس وقت آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی سلام نہیں پھیرا تھا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کئے یہ سجدے اس بیٹھنے کے بدلے میں تھے۔ جس میں بھول واقع ہوئی تھی۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ اور سائب قاری رضی اللہ عنہما سلام سے پہلے سجدہ سہو کرتے تھے (امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن بحینہ حسن ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے۔ اور یہ حدیث دیگر احادیث کے لئے ناسخ ہے نیز آپ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل اسی طرح تھا۔ امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں جب کوئی شخص (بھول کر) دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سلام سے قبل سہو کے دو سجدے کرے جس طرح حدیث ابن بحینہ کا تقاضا ہے۔ عبداللہ بن بحینہ کے والد کا نام مالک اور والدہ کا نام بحینہ ہے اس لئے یہ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے اسحٰق بن منصور نے بواسطہ علی بن مدینی اسی طرح معلوم ہوا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں سجدہ سہو کے وقت میں علماء کا اختلاف ہے سلام سے پہلے کیا جائے یا بعد میں۔ بعض کے نزدیک سلام کے بعد کیا جائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ وَغَيْرِهِمَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَتْ زِيَادَةٌ فِي الصَّلٰوةِ فَبَعْدَ السَّلَامِ وَإِذَا كَانَ نُقْصَانًا فَقَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ أَحْمَدُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَيُسْتَعْمَلُ كُلٌّ عَلَى جِهَتِهِ يَرَى إِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَإِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَإِذَا سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَكُلٌّ يُسْتَعْمَلُ عَلَى جِهَتِهِ وَكُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَإِنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيهِ قَبْلَ السَّلَامِ وَقَالَ إِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ أَحْمَدَ فِي هٰذَا كُلِّهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَإِنْ كَانَتْ زِيَادَةٌ فِي الصَّلٰوةِ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ نُقْصَانًا يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ أَمْ نَسِيتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ

ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی مسلک ہے) بعض علماء فرماتے ہیں سلام سے پہلے سجدہ کیا جائے اکثر فقہاء مدینہ اسی کے قائل ہیں مثلاً یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ امام شافعی رحمۃ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ اگر نماز میں کچھ زیادتی ہو گئی ہو تو سلام کے بعد اور اگر نقصان ہوا ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے۔ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا یہی نظریہ ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں سجدہ سہو کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو جو روایتیں ہیں سب کو اپنے اپنے مقام پر رکھا جائے، آپ فرماتے ہیں جب دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو تو حدیث ابن بحینہ پر عمل کرتے ہوئے سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے اگر ظہر کی نماز پانچ رکعتیں ادا کیں تو سلام کے بعد سجدہ کرے ظہر اور عصر میں دو رکعتوں پر سلام پھیریا تو سلام کے بعد سجدہ سہو کرے ہر ایک کو اپنے اپنے مقام پر رکھا جائے جس سہو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی منقول نہیں وہاں سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے امام اسحاق کا سجدہ سہو میں وہی نظریہ ہے جو امام احمد کا ہے البتہ آپ فرماتے ہیں جہاں کوئی روایت نہیں وہاں دیکھا جائے اگر نماز میں زیادتی واقع ہوئی تو سلام کے بعد اور اگر نقصان ہے تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا فرمائیں عرض کیا گیا۔ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا یا آپ سے بھول واقع ہو گئی؟ اس کے بعد آپ نے سجدہ سہو فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام کرنے

عنه الله أن النبي صلى الله عليه وسلم سجد سجدتي السهو بعد الكلام وفي الباب عن معاوية وعبد الله بن جعفر وأبي هريرة.

کے بعد سجدۂ سہو فرمایا اس باب میں حضرت معاویہ عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

٣٧٧. حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم سجدهما بعد السلام قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه أيوب وغير واحد عن ابن سيرين وحديث ابن مسعود حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم قالوا إذا صلى الرجل الظهر خمسا فصلاته جائزة وسجد سجدتي السهو وإن لم يجلس في الرابعة وهو قول الشافعي وأحمد وإسحق وقال بعضهم إذا صلى الظهر خمسا ولم يقعد في الرابعة مقدار التشهد فسدت صلاته وهو قول سفيان الثوري وبعض أهل الكوفة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد سجدہ سہو فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ایوب اور کئی دوسرے راویوں نے اسے ابن سیرین سے روایات کیا ہے حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے ، وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھے ، جائز ہے آخر میں سجدہ سہو کرلے اگرچہ چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا ہو۔ امام شافعی ، امام احمد اور امام اسحق کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں جب کسی نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں اور وہ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار نہیں بیٹھا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی ، سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ما جاء في التشهد في سجدتي السهو

سجدہ سہو میں تشہد

٣٧٨. حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن عبد الله الأنصاري قال أخبرني أشعث عن ابن سيرين عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أبي المهلب عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسها فسجد سجدتين ثم تشهد ثم سلم قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب وروى ابن سيرين عن أبي المهلب وهو عم أبي قلابة غير هذا الحديث وروى محمد هذا الحديث عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أبي المهلب وأبو المهلب اسمه عبد الرحمن بن عمرو ويقال أيضا معاوية بن عمرو وقد روى عبد الوهاب الثقفي وهشيم وغير واحد هذا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی ، اور اس میں بھول واقع ہوگئی تو آپ نے سجدہ سہو کیا ، پھر تشہد پڑھی اور سلام پھیرا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ابن سیرین نے ابوقلابہ کے چچا ابومہلب سے اس کے علاوہ روایت کی ہے محمد بن سیرین نے اس حدیث کو خالد حذاء اور ابوقلابہ کے واسطہ سے ابومہلب سے روایت کیا ابومہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے ۔ عبدالوہاب ثقفی ہشیم اور دیگر کئی رواۃ نے بواسطہ خالد حذاء ، ابوقلابہ سے یہ حدیث طویل نقل کی ہے ، اور وہ عمران بن حصین کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَهُوَ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَشَهَّدُ فِيهِمَا وَيُسَلِّمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِيهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيمٌ وَإِذَا سَجَدَهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالَا إِذَا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهَّدْ.

بَابُ فِيمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

٣٦٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَّ فِي الِاثْنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا اثْنَتَيْنِ وَيَسْجُدُ فِي ذٰلِكَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى فَلْيُعِدْ.

٣٧٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلٰوتِهِ

نے عصر کی نماز میں تین رکعتوں کے بعد سلام پھیرا تو ایک شخص جسے خرباق (اور ذوالیدین بھی) کہا جاتا تھا کھڑا ہوا۔ الخ (الحدیث) علماء نے سجدہ سہو کی تشہد میں اختلاف کیا ہے بعض فرماتے ہیں۔ تشہد پڑھ کر سلام پھیرتے اور بعض کا قول ہے کہ سجدہ سہو میں نہ تشہد ہے نہ سلام اور جب سلام سے پہلے سجدہ کریں تو تشہد نہ پڑھیں۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے دونوں فرماتے ہیں جب سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا تو تشہد نہ پڑھے۔

نماز میں زیادتی اور کمی کا شک

حضرت عیاض بن ہلال فرماتے ہیں میں نے ابوسعید سے پوچھا ہم (بعض اوقات) جب نماز پڑھتے ہوئے پتہ نہیں چلتا کہ کس قدر پڑھی ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) حضرت ابوسعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کتنی پڑھی ہے تو اسے چاہیے کہ بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے۔ اس باب میں حضرت عثمان، ابن مسعود، عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن ہے اور کئی دوسرے طریقوں سے بھی آپ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "اگر تم میں سے کسی کو ایک یا دو رکعتوں میں شک ہو تو ایک ہی شمار کر لے اور اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو شمار کرے اور سلام سے پہلے دو سجدے کرے" امام ترمذی فرماتے ہیں اسی پر ہمارے اصحاب کا عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں جب نماز میں شک ہو جائے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو نماز دوبارہ پڑھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اسے شک میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ

فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

نہیں جانتا کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلَّى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلَى وَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلَّى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلَى ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلَى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی بھول جائے اور اسے یہ معلوم ہو سکے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو دو ہی سمجھے اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو ہی خیال کرے اگر تین اور چار میں شک ہو تو تین رکعات شمار کرے اور آخر میں سلام سے پہلے دو سجدے کرے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے، زہری نے بواسطہ عبیداللہ، عبداللہ بن عتبہ اور ابن عباس، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ وَهُوَ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَذِي الْيَدَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی یا آپ کو نسیان ہو گیا" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین کی بات صحیح ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! اس پر آپ نے کھڑے ہو کر دوسری دو رکعتیں بھی پڑھیں آخر میں سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدے میں تشریف لے گئے عام سجدے جتنا یا اس سے طویل سجدہ فرمایا پھر تکبیر کہہ کر سجدے سے سر اٹھایا اور پھر پہلے کی طرح دوسرا سجدہ بھی کیا اس باب میں حضرت عمران بن حصین، ابن عمر اور ذوالیدین رضی اللہ عنہم

قَالَ أَبُوعِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِذَا تَكَلَّمَ فِي الصَّلَوٰةِ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا أَوْ مَا كَانَ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَوٰةَ وَاعْتَلُّوا بِأَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَوٰةِ وَأَمَّا الشَّافِعِيُّ فَرَأَى هَذَا حَدِيثًا صَحِيحًا فَقَالَ بِهِ وَقَالَ هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ نَاسِيًا فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي وَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَفَرَّقُوا هَؤُلَاءِ بَيْنَ الْعَمْدِ وَالنِّسْيَانِ فِي أَكْلِ الصَّائِمِ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنْ تَكَلَّمَ الْإِمَامُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ قَدْ أَكْمَلَهَا ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يُكْمِلْهَا يُتِمُّ صَلَاتَهُ وَمَنْ تَكَلَّمَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنَ الصَّلَوٰةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَاحْتَجَّ بِأَنَّ الْفَرَائِضَ كَانَتْ تُزَادُ وَتُنْقَصُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ وَهُوَ عَلَى يَقِينٍ مِنْ صَلَاتِهِ أَنَّهَا تَمَّتْ وَلَيْسَ هَكَذَا الْيَوْمَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَى مَعْنَى مَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ لِأَنَّ الْفَرَائِضَ الْيَوْمَ لَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ قَالَ أَحْمَدُ نَحْوًا مِنْ هَذَا الْكَلَامِ وَقَالَ إِسْحٰقُ نَحْوَ قَوْلِ أَحْمَدَ فِي هَذَا الْبَابِ۔

سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہؓ حسن صحیح ہے علماء کا اس حدیث پر عمل کے بارے میں اختلاف ہے بعض اہل کوفہ کہتے ہیں جب نماز میں گفتگو کرلی چاہے بھول کر یا نادانی سے یا جس طرح بھی ہو، دوبارہ نماز پڑھے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ابتداء میں کلام کے ناجائز ہونے سے پہلے کی ہے امام شافعیؒ اس حدیث سے احتجاج کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس حدیث سے اصح ہے جس میں فرمایا گیا کہ روزہ دار بھول کر کھانا کھانے والے پر قضا نہیں کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں ان علماء نے روزہ دار کے کھانے کے بارے میں حدیث ابوہریرہؓ کی بنا پر جان بوجھ کر اور نسیان کا فرق کیا ہے امام احمدؒ حدیث ابوہریرہؓ کے ضمن میں فرماتے ہیں اگر امام نے نماز میں کلام کیا اور وہ سمجھا کہ نماز مکمل ہوگئی ہے پھر معلوم ہوا کہ ابھی نماز مکمل نہیں ہوئی تو اس صورت میں نماز پوری کرے اور اگر مقتدی نے کلام کیا اور اسے معلوم ہے کہ اس کے ذمہ کچھ نماز باقی ہے تو اس کو چاہیے کہ نئے سرے سے شروع کرے امام احمدؒ نے اس بات کی دلیل پکڑی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں فرائض کم اور زیادہ ہوتے رہتے تھے حضرت ذوالیدینؓ کو کلام کرتے وقت یقین تھا کہ ان کی نماز مکمل ہوگئی ہے۔ لیکن اب ایسا نہیں ہے اور کسی کو اس معنی میں کلام کرنے کا حق نہیں جس کے تحت حضرت ذوالیدینؓ نے کلام فرمایا کیونکہ آج نہ تو فرائض میں زیادتی ہوتی ہے اور نہ ہی کمی۔ امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَوٰةِ فِي النِّعَالِ

٣٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَأَوْسٍ الثَّقَفِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

جوتوں سمیت نماز پڑھنا

سعید بن یزید ابومسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا "کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک پہنے نماز پڑھتے تھے؟" انہوں نے فرمایا "ہاں"۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن ابی حبیبہ، عبداللہ بن عمرو، عمرو بن حریث، شداد بن اوس، اوس ثقفی،

وَعَطَاءٍ وَرَجُلٍ مِنْ بَنِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

بَابُ ۲۸۹ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَخُفَافِ بْنِ أَيْمَاءَ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ إِلَّا عِنْدَ نَازِلَةٍ تَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِينَ فَإِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَلِلْإِمَامِ أَنْ يَدْعُوَ لِجُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ.

ابوہریرہ اور بنی شیبہ کے ایک آدمی عطاء سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے اس باب میں حضرت علی، انس، ابوہریرہ، ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضۃ غفاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن صحیح ہے صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے، بعض صحابہ کرام و تابعین اس کے پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے، امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں، صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے، البتہ جب مسلمانوں پہ کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو چاہیئے کہ وہ اسلامی لشکر کے لئے دعا مانگے۔

بَابُ ۲۹۰ فِي تَرْكِ الْقُنُوتِ

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هَهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ أَكَانُوا يَقْنُتُونَ قَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ

ترک قنوت

ابومالک اشجعی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا ”ابا جان! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق عمر فاروق، عثمان غنی کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور یہاں کوفہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پیچھے پانچ سال آپ نماز پڑھتے رہے کیا وہ قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا! ”اے میرے بیٹے! یہ بدعت ہے۔“

صالح بن عبد اللہ نے بواسطہ ابوعوانہ، ابومالک اشجعی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے،

عند أكثر أهل العلم وقال سفيان الثوري إن قنت في الفجر فحسن وإن لم يقنت فحسن واختار أن لا يقنت ولم ير ابن المبارك القنوت في الفجر قال أبو عيسى أبو مالك الأشجعي اسمه سعد بن طارق بن أشيم.

اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری فرماتے ہیں صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا بھی اچھا ہے اور نہ پڑھنا بھی البتہ انہوں نے نہ پڑھنے کو پسند فرمایا ہے امام مبارک کے نزدیک صبح کی نماز میں قنوت نہیں ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة

نماز میں چھینک آنا

٣٨٧۔ حدثنا قتيبة نا رفاعة بن يحيى بن عبد الله بن رفاعة بن رافع الزرقي عن عم أبيه معاذ بن رفاعة عن أبيه قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فعطست فقلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فقال من المتكلم في الصلاة فلم يتكلم أحد ثم قالها الثانية من المتكلم في الصلاة فلم يتكلم أحد ثم قالها الثالثة من المتكلم في الصلاة فقال رفاعة بن رافع ابن عفراء أنا يا رسول الله قال كيف قلت قال قلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لقد ابتدرها بضعة وثلاثون ملكا أيهم يصعد بها وفي الباب عن أنس ووائل بن حجر وعامر بن ربيعة قال أبو عيسى حديث رفاعة حديث حسن وكأن هذا الحديث عند بعض أهل العلم أنه في التطوع لأن غير واحد من التابعين قالوا إذا عطس الرجل في الصلاة المكتوبة إنما يحمد الله في نفسه ولم يوسعوا بأكثر من ذلك.

معاذ بن رفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے نماز میں چھینک آئی تو میں نے پڑھا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں بہت تعریف پاکیزہ اور بابرکت تعریف جیسے ہمارا رب چاہے اور راضی ہو۔ نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "نماز میں کون کلام کر رہا تھا؟" کسی نے جواب نہ دیا آپ نے دوبارہ یہی سوال دہرایا پھر بھی جواب نہ ملا تیسری مرتبہ آپ نے پھر پوچھا تو رفاعہ بن رافع بن عفراء نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں تھا" آپ نے فرمایا "تم نے کیا کہا تھا"؟ فرماتے ہیں میں نے وہی کلمات دہرائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتوں نے ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی"۔ اس باب میں حضرت انس، وائل بن حجر اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث رفاعہ حسن ہے گویا بعض علماء کے نزدیک یہ حدیث نوافل کے بارے میں ہے کیونکہ متعدد تابعین فرماتے ہیں جب فرض نماز میں چھینک آئے تو صرف دل سے شکر الٰہی بجا لائے، اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں۔

بابٌ فی نسخ الکلام فی الصلوٰة ٩٢

٣٨٨۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم انا اسمٰعیل بن ابی خالد عن الحارث بن شبیل عن ابی عمرو الشیبانی عن زید بن ارقم قال کنا نتکلم خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الصلوٰة یکلم الرجل منا صاحبه الی جنبه حتی نزلت وقوموا لله قانتین فامرنا بالسکوت ونهینا عن الکلام وفی الباب عن ابن مسعود ومعاویة بن الحکم قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اکثر اهل العلم قالوا اذا تکلم الرجل عامدا فی الصلوٰة او ناسیا اعاد الصلوٰة وهو قول الثوری وابن المبارک وقال بعضهم اذا تکلم عامدا فی الصلوٰة اعاد الصلوٰة وان کان ناسیا او جاهلا اجزأه وبه یقول الشافعی۔

نماز میں کلام کا منسوخ ہونا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے ایک جگہ کھڑے ہوئے دو شخص باہم گفتگو کرتے پھر آیت کریمہ نازل ہوئی "وقوموا للہ قانتین" (اور اللہ کے لئے باادب کھڑے ہو جاؤ) اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور گفتگو کرنے سے روک دیا گیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ارقم حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر کلام کرے وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں قصداً گفتگو سے اعادہ نماز ہے لیکن بھول اور لاعلمی کی بنا پر گفتگو سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بابٌ ما جاء فی الصلوٰة عند التوبة ٩٣

٣٨٩۔ حدثنا قتیبة نا ابو عوانة عن عثمان بن المغیرة عن علی بن ربیعة عن اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیا یقول انی کنت رجلا اذا سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا نفعنی الله منه بما شاء ان ینفعنی به واذا حدثنی رجل من اصحابه استحلفته فاذا حلف لی صدقته وانه حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی ثم یستغفر الله الا غفر الله له ثم قرأ هذه الآیة والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله الی آخر الآیة وفی الباب عن ابن مسعود وابی الدرداء

توبہ کے وقت نماز

حضرت اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سنا آپ نے فرمایا "جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا اللہ تعالیٰ مجھے جس قدر چاہتا نفع عطا فرماتا اور جب میں کسی صحابی سے حدیث سنتا تو اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ اور آپ نے سچ فرمایا، فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص گناہ کرے پھر باوضو ہو کر نماز پڑھے اور گناہوں کی بخشش مانگے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے پھر آپ نے آیت پڑھی "والذین اذا فعلوا" الخ الآیۃ (جو لوگ بے حیائی کا ارتکاب کریں یا اپنے نفس پر ظلم کریں، پھر اللہ تعالیٰ کو

وَالنَّبِيِّ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ وَمُعَاذٍ وَوَاثِلَةَ وَأَبِي الْيَسَرِ وَاسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَرَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فَرَفَعُوْهُ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ عَوَانَةَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ فَأَوْقَفَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مِسْعَرٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَرْفُوْعًا أَيْضًا.

فرمایا کرتے تھے) اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابو درداء، انس، ابو امامہ، معاذ، واثلہ اور ابو الیسر کعب بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عثمان بن مغیرہ کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں شعبہ وغیرہ نے اسے عثمان سے ابو عوانہ کی حدیث کی مثل مرفوعاً روایت کیا۔ سفیان ثوری اور مسعر نے اس کو موقوفاً روایت کیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا مسعر سے یہ حدیث مرفوعاً بھی روایت ہے۔

بَابُ ۱۹۲ مَا جَاءَ مَتٰى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلٰوةِ.

بچے کو کتنی عمر میں نماز کا کہا جائے

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَا مَا تَرَكَ الْغُلَامُ بَعْدَ الْعَشْرِ مِنَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُعِيْدُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَسَبْرَةُ هُوَ ابْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ عَوْسَجَةَ.

عبد الملک بن ربیع بن سبرہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بچے کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارو۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سبرہ حسن صحیح ہے، اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں، یہ دونوں فرماتے ہیں دس سال کی عمر کے بعد جتنی نمازیں ترک کرے ان کی قضاء ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، سبرہ سے مراد سبرہ ابن معبد جہنی ہیں ابن عوسجہ بھی کہا گیا ہے۔

بَابُ ۱۹۳ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد بے وضو ہو جانا

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ رَافِعٍ وَبَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ آخِرِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے اس کی نماز جائز ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اس میں اضطراب ہے بعض

صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ إِسْنَادِهِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا قَالُوْا إِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ وَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يَتَشَهَّدَ أَوْ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ إِذَا لَمْ يَتَشَهَّدْ وَسَلَّمَ أَجْزَأَهُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَالتَّشَهُّدُ أَهْوَنُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَتَيْنِ فَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهِ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ وَقَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ إِذَا تَشَهَّدَ وَلَمْ يُسَلِّمْ أَجْزَأَهُ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فَقَالَ إِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ هُوَ الْأَفْرِيْقِيُّ وَقَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ۔

علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں تشہد کا اندازہ بیٹھنے کے بعد سلام سے پہلے بے وضو ہو جائے تو نماز پوری ہو جائے گی، بعض علماء فرماتے ہیں جب تشہد سے پہلے یا سلام سے پہلے بے وضو ہو جائے تو دوبارہ نماز پڑھے، امام شافعی اسی کے قائل ہیں امام احمد فرماتے ہیں تشہد کے بغیر سلام پھیر لیا تو بھی جائز ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز کی تحلیل سلام ہے اور تشہد اس سے کم اہمیت رکھتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز جاری رکھی اور تشہد نہیں پڑھا، اسحق بن ابراہیم کا قول ہے کہ تشہد پڑھا لیکن سلام نہیں پھیرا تو بھی جائز ہے انہوں نے حضرت ابن مسعود کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہد سکھا کر فرمایا اس سے فراغت پر آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، عبدالرحمن بن زیاد افریقی ہے اور اسے بعض محدثین، یحییٰ بن سعید قطان اور احمد بن حنبل وغیرہما نے ضعیف کہا ہے۔

بَابُ ۲۹۶ مَا جَاءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ۔

بارش کے سبب خیمہ میں نماز پڑھنا

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِيْ رَحْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْهِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُعُوْدِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَالطِّيْنِ وَبِهِ يَقُوْلُ

حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ بارش ہو گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے خیمہ میں نماز پڑھ لے اس باب میں حضرت ابن عمر، سمرہ، ابوملیح بواسطہ ان کے والد اور عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء نے بارش اور کیچڑ کے سبب، جماعت اور جمعہ کے ترک کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں۔ ہیں۔ امام ترمذی اپنے ابوزرعہ سے ستارہ فرماتے

أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ رَوَى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثًا وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَمْ أَرَ بِالْبَصْرَةِ أَحْفَظَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَابْنِ الشَّاذَكُونِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ وَأَبُو الْمَلِيحِ بْنُ أُسَامَةَ اسْمُهُ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ.

ہیں۔ عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے حدیث روایت کی۔ ابوزرعہ کہتے ہیں میں نے لبصرہ میں ان تینوں علی بن مدینی، ابن شاذکونی، اور عمرو بن علی سے بڑھ کر کسی کو زیادہ حفظ والا نہیں دیکھا۔ ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ ۲۹۷ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَأَدْبَارِ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد تسبیحات پڑھنا

۳۹۳ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يَعْتِقُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلٰثِينَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِهِ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فقراء کی ایک جماعت بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی "یارسول اللہ! مالدار لوگ ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں مزید برآں وہ مالدار ہونے کی وجہ سے غلام آزاد کرتے اور صدقات دیتے ہیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز پڑھ کر یہ کلمات کہو "سبحان اللہ" تینتیس (۳۳) مرتبہ "الحمد للہ" تینتیس (۳۳) مرتبہ "اللہ اکبر" چونتیس (۳۴) مرتبہ اور "لا الٰہ الا اللہ" دس (۱۰) مرتبہ۔ ان کلمات سے تم آگے بڑھنے والوں کا ثواب پاؤ گے اور پیچھے والے تم سے آگے نہ بڑھ سکیں گے۔ اس باب میں کعب بن عجرہ، انس، عبداللہ بن عمرو، زید بن ثابت، ابوالدرداء، ابن عمر اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن غریب ہے، ایک روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس مسلمان میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سبحان اللہ" ۳۳ مرتبہ "الحمد للہ" ۳۴ مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا اور سوتے وقت یہ تینوں کلمات دس دس مرتبہ کہنا۔

بَابُ ۲۹۸ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّيْنِ وَالْمَطَرِ

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ عَنْ كَثِيْرِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَوْا إِلَى مَضِيْقٍ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوا السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَأَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ يُوْمِئُ إِيْمَاءً يَجْعَلُ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِيُّ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ صَلّٰى فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ عَلٰى دَابَّتِهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا

عمرو بن عثمان بواسطہ والد اپنے دادا یعلیٰ بن مرہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ایک تنگ جگہ میں پہنچے، جب نماز کا وقت ہوا تو اوپر سے بارش شروع ہوگئی، اور نیچے کیچڑ ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اذان دی اور اقامت کہی اپنے جانور پر کچھ آگے بڑھے اور اشارے سے نماز پڑھائی، سجدے کے لئے رکوع سے ذرا زیادہ جھکتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، عمرو بن رماح بلخی اس حدیث میں منفرد ہے، اور کئی علماء نے اس سے روایت کیا ہے حضرت انس بن مالک کے بارے میں بھی اسی طرح روایت ہے کہ آپ نے پانی اور کیچڑ کے موقع پر سواری پر نماز پڑھی۔ علماء کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۲۹۹ مَا جَاءَ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الصَّلٰوةِ

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ أَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

نماز میں تکلیف اٹھانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ پاؤں مبارک پھول گئے عرض کیا گیا "کیا آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ آپ کے سبب آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دیئے گئے، آپ نے فرمایا" کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں" اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہ حسن صحیح ہے،

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الصَّلٰوةُ

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّي سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَرْزُقَنِي جَلِيسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلٰوتُهُ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰى ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ اَبُو عِيسٰى حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَالْمَشْهُورُ هُوَ قَبِيصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا۔

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کی بازپرس ہوگی۔

حریث بن قبیصہ کہتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو میں نے دعا مانگی "اے اللہ! مجھے نیک ہم مجلس عطا فرما" فرماتے ہیں پھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے ہم نشین کا سوال کیا تھا لہٰذا آپ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع عطا فرمائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے اگر یہ ٹھیک ہوا تو کامیابی اور نجات ہے اور یہ ٹھیک نہ ہوا تو ناکام ہوا اور نقصان اٹھایا اگر فرض نماز میں کچھ کمی رہ گئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے پھر اس سے فرض کی کمی پوری کی جائے گی پھر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا۔" اس باب میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔ بعض اصحاب حسن نے بواسطہ حسن، قبیصہ بن ذریب سے اس حدیث کے علاوہ روایت کیا ہے مشہور قبیصہ بن حریث ہے۔ انس بن حکیم اس کے ہم معنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ مَالَهُ مِنَ الْفَضْلِ

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ

دن رات میں بارہ سنتوں کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بارہ سنتوں کی پابندی کی اللہ تعالیٰ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَنْبَسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَنْبَسَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيِّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ۔

اس کے لئے جنت میں مکان بنائے گا (تفصیل یہ ہے) چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث عائشہ، اس طریق سے غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد کے حفظ میں بعض علماء نے کلام کیا ہے۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں آئندہ صبح کی نماز سے پہلے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، بواسطہ عنبسہ ام حبیبہ کی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہے، عنبسہ سے یہ کئی طریقوں سے مروی ہے۔

سنت فجر کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے امام احمد بن حنبل نے صالح بن عبد اللہ ترمذی سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۳۰۳ مَاجَاءَ فِي تَخْفِيفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

۴۰۰ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَفْصَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِي أَحْمَدَ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ النَّاسِ حَدِيْثُ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا وَأَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَاسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْأَسَدِيُّ الْكُوْفِيُّ.

صبح کی سنتوں میں اختصارِ قراءت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ملاحظہ کرتا رہا، آپ صبح کی سنتوں میں "قل یاایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، انس، ابوہریرہ، ابن عباس، حفصہ اور عائشہ، رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر، حسن ہے اور ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری، ابواسحٰق سے صرف ابواحمد کی روایت سے جانتے ہیں۔ لوگوں میں ابواسحٰق سے اسرائیل کی روایت معروف ہے، بواسطہ ابواحمد، اسرائیل سے یہ حدیث بھی مروی ہے ابواحمد زبیری ثقہ حافظ ہیں، امام ترمذی نے بندار سے سنا فرماتے ہیں میں نے ابواحمد زبیری سے بہتر حفظ والا کوئی نہیں دیکھا ان کا نام محمد بن عبداللہ زبیری اسدی کوفی ہے۔

بَابُ ۳۰۴ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۴۰۱ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِيْ وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ أَوْ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ

سنتِ فجر کے بعد گفتگو کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتیں پڑھ کر اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا تو کلام کرتے، ورنہ نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین نے ذکر اللہ اور ضروری گفتگو کے علاوہ طلوع فجر کے بعد فرض پڑھنے سے پہلے گفتگو کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل

وَاِسْحَاقَ

ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ.

صبح صادق کے بعد صرف دو رکعتیں ہیں

٤٠٢۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَفْصَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسٰى وَرَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، طلوع فجر کے بعد صرف دو رکعتیں نماز ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور حفصہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر غریب ہے اور ہم اسے قدامہ بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں ان سے کئی راوی روایت کرتے ہیں، اس مسئلے پر علماء کا اجماع ہے کہ طلوع فجر کے بعد صبح کی دو رکعتوں سے زائد پڑھنا مکروہ ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد صرف صبح کی دو رکعتیں (سنتیں) ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

صبح کی سنتیں پڑھ کر لیٹ جانا

٤٠٣۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِيْ بَيْتِهِ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّفْعَلَ هٰذَا اسْتِحْبَابًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سے کوئی صبح کی سنتیں پڑھ لے تو اسے (کچھ دیر) دائیں پہلو پر لیٹ جانا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی سنتیں گھر میں پڑھتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ بعض علماء نے اسے مستحب کہا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ

٤٠٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحٰقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوٰى أَيُّوْبُ وَوَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَإِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَالْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ أَصَحُّ عِنْدَنَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ الْمِصْرِيُّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ أَنْ لَّا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

جماعت کھڑی ہو تو دوسری کوئی نماز جائز نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو اس وقت صرف فرض نماز ہی پڑھی جا سکتی ہے اس باب میں حضرت بحینہ، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن سرجس، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن ہے اور اسی طرح ایوب، ورقاء بن عمر، زیاد بن سعد، اسمٰعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نے براسطہ عمرو بن دینار اور عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حماد بن زیاد اور سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے غیر مرفوعاً روایت نقل کی ہے۔ مرفوع حدیث ہمارے نزدیک اصح ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دیگر کئی طریقوں سے بھی مروی ہے عیاش بن عباس قتبانی نے اسے براسطہ ابو سلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس حدیث پر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے اس وقت فرضوں کے سوا دوسری کوئی نماز نہ پڑھی جائے سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ تَفُوْتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ.

٤٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَدِّهٖ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

فرضوں کے بعد سنت فجر کی قضاء کا حکم

محمد بن ابراہیم اپنے دادا حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جماعت کھڑی

عليه وسلم فأقيمت الصلوة فصليت معه الصبح ثم انصرف النبي صلى الله عليه وسلم فوجدني أصلي فقال مهلا يا قيس أصلاتان معا قلت يا رسول الله إني لم أكن ركعت ركعتي الفجر قال فلا إذا قال أبو عيسى حديث محمد بن إبراهيم لا نعرفه مثل هذا إلا من حديث سعد بن سعيد وقال سفيان ابن عيينة سمع عطاء بن أبي رباح من سعد بن سعيد هذا الحديث وإنما يروى هذا الحديث مرسلا وقد قال قوم من أهل مكة بهذا الحديث لم يروا بأسا أن يصلي الرجل الركعتين بعد المكتوبة قبل أن تطلع الشمس قال أبو عيسى وسعد بن سعيد هو أخو يحيى بن سعيد الأنصاري وقيس هو جد يحيى بن سعيد ويقال هو قيس بن عمرو ويقال هو قيس بن قهد وإسناد هذا الحديث ليس بمتصل محمد بن إبراهيم التيمي لم يسمع من قيس وروى بعضهم هذا الحديث عن سعد بن سعيد عن محمد بن إبراهيم أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج فرأى قيسا.

پڑھائی تو میں نے بھی آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، پھر جب حضور نے پلٹ کر دیکھا تو میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے فرمایا ٹھہرجا اے قیس! دو نمازیں اکٹھی؟ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث محمد بن ابراہیم اس طرح صرف سعد بن سعید کی روایت سے معروف ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں عطاء بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے یہ حدیث سنی ہے یہ حدیث مرسل روایت کی گئی ہے اہل مکہ میں ایک جماعت کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ صبح کی قضا شدہ سنتوں کو فرضوں کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں اور حضرت قیس، یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں کہا جاتا ہے وہ قیس بن عمرو ہیں اور قیس بن قہب بھی کہا جاتا ہے اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے، محمد بن ابراہیم تیمی کو حضرت قیس سے سماع حاصل نہیں ہے بعض محدثین نے یہ حدیث سعد بن سعید کے واسطے سے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے قیس کو دیکھا۔

باب ٣٠٦ ما جاء في إعادتهما بعد طلوع الشمس

صبح کی فوت شدہ سنتیں طلوع آفتاب کے بعد پڑھنا

٤٠٦ - حدثنا عقبة بن مكرم العمي البصري نا عمرو بن عاصم نا همام عن النضر بن أنس عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس قال أبو عيسى هذا حديث لا نعرفه إلا من هذا الوجه وقد روي عن ابن عمر أنه فعله والعمل على هذا عند بعض

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں، طلوع آفتاب کے بعد پڑھے امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے ایسا ہی کیا بعض علماء کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، شافعی، احمد، اسحٰق اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں عمرو بن عاصم کلابی کے سوا کوئی

أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْهُمَا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا إِلَّا عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ الْكِلَابِيَّ وَالْمَعْرُوْفُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ۔

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُوْ عَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَارُوْنَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَرَوْنَ الْفَصْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ۔

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ

دوسرا راوی ہمیں معلوم نہیں جس نے ہمام سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہو۔ قتادہ کی روایت بواسطہ نضر بن انس بشیر بن نہیک اور حضرت ابوہریرہؓ معروف ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز سے ایک رکعت سورج کے چڑھنے سے پہلے پالی، اس نے صبح کی نماز پالی۔

ف: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک صبح کی سنتیں قضا ہو جانے سے نفل بن جاتی ہیں چاہے تو طلوعِ آفتاب کے بعد پڑھے چاہے تو چھوڑ دے۔ (مترجم)

ظہر سے پہلے چار سنتیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں (سنت) پڑھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے، سفیان فرماتے ہیں ہم حارث کی حدیث سے عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت جانا کرتے تھے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے وہ اسے پسند کرتے ہیں کہ آدمی ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھے، سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے درمیان فصل ہے امام شافعی اور امام احمد اسی کے قائل ہیں۔

ظہر کے بعد دو رکعتیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو رکعتیں (نفل) ظہر سے پہلے اور دو سنتیں بعد میں پڑھیں

قبل الظهر وركعتين بعدها. قال وفي الباب عن علي وعائشة. قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح.

باب ۲۱۲ منه آخر

۴۰۹ . حدثنا عبد الوارث بن عبيد الله العتكي المروزي نا عبد الله بن المبارك عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا لم يصل أربعا قبل الظهر صلاهن بعدها. قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من حديث ابن المبارك من هذا الوجه ورواه قيس بن الربيع عن شعبة عن خالد الحذاء نحو هذا ولا نعلم أحدا رواه عن شعبة غير قيس بن الربيع وقد روي عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا.

۴۱۰ . حدثنا علي بن حجر نا يزيد بن هارون عن محمد بن عبد الله الشعيثي عن أبيه عن عنبسة بن أبي سفيان عن أم حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى قبل الظهر أربعا وبعدها أربعا حرمه الله تعالى على النار. قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب وقد روي من غير هذا الوجه.

۴۱۱ . حدثنا أبو بكر محمد بن إسحاق البغدادي حدثنا عبد الله بن يوسف التنيسي الشامي حدثنا الهيثم بن حميد قال أخبرني العلاء بن الحارث عن القاسم أبي عبد الرحمن عن عنبسة بن أبي سفيان قال سمعت أختي أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول سمعت رسول الله

اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی ظہر سے پہلے چار سنتیں نہ پڑھتے تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے ابن مبارک سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ قیس بن ربیع نے بواسطہ شعبہ، خالد حذاء سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے، شعبہ سے قیس بن ربیع کے سوا دوسرا کوئی راوی ہمیں معلوم نہیں، عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے بھی اسی کے ہم معنی روایت مرفوعاً منقول ہے۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں (دو سنت دو نفل) اس کے بعد پڑھیں اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دیگا امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے، اور دوسری طریقوں سے بھی مروی ہے۔

عنبسہ بن سفیان کہتے ہیں میں نے اپنی ہمشیرہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ فرماتی ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعت کی حفاظت کی اس پر جہنم کی آگ کو حرام کیا گیا امام ترمذی فرماتے ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُكْنٰى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ وَهُوَ صَاحِبُ أَبِيْ أُمَامَةَ

یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے، اور قاسم عبدالرحمٰن کے صاحبزادے ہیں ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں، ثقہ ہیں، شامی ہیں، اور ابو امامہ کے شاگرد ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ۔

عصر سے پہلے چار سنتیں

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَنْ لَا يُفْصَلَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِهِ أَنَّهُ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ وَرَأَى الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يَخْتَارَانِ الْفَصْلَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے تھے، اور ان میں ایک سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے یہ سلام مقربین فرشتوں اور ان کے متبعین مسلمانوں اور مومنوں کے لئے ہوتا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے اور اسحٰق بن ابراہیم نے ان کے درمیان فصل کو پسند نہیں کیا اور اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سلام سے مراد تشہد ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دن اور رات کی دو دو رکعتیں ہیں اور ان میں فصل کرنے کو وہ پسند کرتے ہیں۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا أَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے والے پر اللہ تعالےٰ رحم فرمائے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث غریب حسن ہے۔

باب ۳۱۴ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ۔

باب ۳۱۵ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّيهِمَا فِي الْبَيْتِ

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

مغرب کی سنتیں اور ان کی قراءت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد کی دو رکعتوں اور صبح کی سنتوں میں "سورۂ کافرون" اور "سورۂ اخلاص" پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود، حسن غریب ہے، ہم اسے صرف عبدالملک بن معدان کی روایت سے جانتے ہیں، انہوں نے عاصم سے روایت کی ہے۔

مغرب کی سنتیں گھر میں پڑھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کے بعد کی دو رکعتیں گھر میں پڑھیں۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد ہیں جو آپ دن رات میں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد میں۔ دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا، کہ آپ دو رکعتیں فجر سے پہلے بھی پڑھتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۳۱۴ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيَّ الْكُوفِيَّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا عُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِينَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَثْعَمٍ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي خَثْعَمٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَضَعَّفَهُ جِدًّا

بَابُ ۳۱۵ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مغرب کے بعد چھ نفلوں کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مغرب کے بعد چھ نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے اس کے لئے یہ نوافل بارہ سالوں کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس رکعات پڑھیں، اللہ تعالٰے اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ غریب ہے اور ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں جسے انہوں نے عمر بن ابی خثعم سے روایت کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیث ہے۔ نیز آپ (امام بخاری) نے اسے بہت ضعیف قرار دیا۔

عشاء کے بعد کی دو رکعات

عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، آپ ظہر سے پہلے اور بعد دو دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبداللہ بن شقیق کی حضرت عائشہ سے نقل کردہ روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۱۸ مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى

۴۲۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِكَ وِتْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ .

رات کے نوافل دو، دو ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں۔ اور جب صبح ہونے لگے تو ایک اور ملا کر وتر بنا لے اور اس طرح (وتروں کو) رات کی آخری نماز بنا لے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے اور اس پر علماء کا عمل ہے کہ رات کی نماز دو دو کر کے پڑھی جائے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۳۱۹ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

۴۲۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبِلَالٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ بِشْرٍ اسْمُهٗ جَعْفَرُ بْنُ اَيَاسٍ وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ .

رات کی نماز کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان شریف کے بعد اللہ کے مہینے محرم کے روزے افضل ہیں اور فرض نماز کے بعد بہترین نماز، رات کی نماز ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، بلال اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے ابوالبشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور وہ جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔

بَابُ ۳۲۰ مَا جَاءَ فِيْ وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ .

۴۲۲ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان شریف کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ آپ نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (رات کو) گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے، (آٹھ نفل تین وتر) چار رکعتیں نہایت عمدہ اور طویل پھر چار نہایت عمدہ اور طویل اور پھر تین رکعتیں (وتر) ام المومنین

رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳۳. حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابٌ ۳۲۱ مِنْهُ

۴۳۴. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابٌ ۳۲۲ مِنْهُ

۴۳۵. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ

فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ: گیارہ رکعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تہجد کا ہے اس کا تراویح رمضان کا نہیں جیسا کہ ام المؤمنین نے فرمایا اس سے آٹھ تراویح ثابت کرنا صحیح نہیں (مترجم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے، اور ایک ملا کر انہیں وتر بنا دیتے، جب ان سے فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ قتیبہ نے مالک بن شہاب سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رات کو تیرہ رکعات پڑھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نو رکعات پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اس باب میں حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ اس طریق سے

نَحْوَ هٰذَا.

٤٢٦ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ اَكْثَرُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَاَقَلُّ مَا وُصِفَ مِنْ صَلَاتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعُ رَكَعَاتٍ.

٤٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٤٢٨ - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَتَّابُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ كَانَ زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَكَانَ يَؤُمُّ فِيْ بَنِيْ قُشَيْرٍ فَقَرَأَ يَوْمًا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ خَرَّ مَيِّتًا وَكُنْتُ فِيْمَنِ احْتَمَلَهٗ اِلٰى دَارِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَعْدُ بْنُ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَامِرٍ هُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ٣٢٢ مَا جَاءَ فِيْ نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

٤٢٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ

حسن غریب ہے۔

سفیان ثوری نے اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس کی سند یہ ہے محمود بن غیلان بواسطہ یحییٰ بن آدم و سفیان اعمش سے راوی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعتیں (اتری ہیں کو ملا کر) اور کم از کم نو رکعات مع وتر منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں اگر کبھی حضور علیہ السلام رات کو نیند کے غلبہ کی وجہ سے نماز (تہجد) نہ پڑھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات پڑھتے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت بہز بن حکیم کہتے ہیں زرارہ بن اوفیٰ بصرہ کے قاضی تھے اور بنی قشیر کی امامت کرتے تھے، ایک دن آپ نے صبح کی نماز میں آیت کریمہ "فاذا نقر فی الناقور الخ الایۃ" (پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ بڑا مشکل کا دن ہوگا) پڑھی تو روح پرواز کر گئی اور آپ گر پڑے، بہز بن حکیم فرماتے ہیں میں بھی ان کو اٹھانے والوں میں تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں سعد بن ہشام، عامر انصاری کے بیٹے ہیں اور ہشام بن عامر صحابی تھے۔

اللہ تعالیٰ ہر رات خاص توجہ فرماتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر رات اللہ تعالیٰ کی رحمت (رحمت) رات کی پہلی تہائی کے آخر تک اترتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اسے قبول کروں کون ہے جو مانگے اسے عطا کروں کون ہے جو بخشش مانگے

يسألني فأعطيه من ذا الذي يستغفرني فأغفر له فلا يزال كذلك حتى يضيء الفجر وفي الباب عن علي بن أبي طالب وأبي سعيد ورفاعة الجهني وجبير بن مطعم وابن مسعود وأبي الدرداء وعثمان بن أبي العاص قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث من أوجه كثيرة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال ينزل الله تبارك وتعالى حين يبقى ثلث الليل الآخر وهذا أصح الروايات.

باب ما جاء في قراءة الليل

۴۳۰. حدثنا محمود بن غيلان نا يحيى بن إسحاق نا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن عبد الله بن رباح الأنصاري عن أبي قتادة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأبي بكر مررت بك وأنت تقرأ وأنت تخفض من صوتك فقال إني أسمعت من ناجيت قال ارفع قليلا وقال لعمر مررت بك وأنت تقرأ وأنت ترفع صوتك فقال إني أوقظ الوسنان وأطرد الشيطان فقال اخفض قليلا وفي الباب عن عائشة وأم هانئ وأنس وأم سلمة وابن عباس.

۴۳۱. حدثنا قتيبة نا الليث عن معاوية بن صالح عن عبد الله بن أبي قيس قال سألت عائشة كيف كان قراءة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كل ذلك قد كان يفعل ربما أسر بالقراءة وربما جهر فقلت الحمد لله الذي جعل في الأمر سعة قال أبو عيسى هذا حديث صحيح غريب قال أبو عيسى حديث أبي قتادة حديث غريب وإنما أسنده يحيى بن إسحاق عن حماد بن سلمة وأكثر الناس إنما رووا هذا الحديث

اسے بخشش دوں۔" صبح صادق تک یہی کیفیت رہتی ہے
اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب، ابوسعید، رفاعہ جہنی، جبیر بن مطعم، ابن مسعود، ابو درداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے کئی دوسرے طریقوں سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا آخری تہائی باقی رہتا ہے اللہ تعالے کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

رات کی قرأت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا "میں آپ کے پاس سے گزرا اور آپ پست آواز سے قرأت کر رہے تھے" انہوں نے عرض کیا "میں اسکو سنا رہا تھا جس سے سرگوشی کر رہا تھا" آپ نے فرمایا کچھ اونچا رکھو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں آپکے پاس سے گزرا تو آپ بآواز بلند قرأت کر رہے تھے" انہوں نے عرض کیا میں سوئے کو جگاتا اور شیطان کو بھگاتا ہوں" آپ نے فرمایا کچھ پست رکھو۔
اس باب میں حضرت عائشہ، ام ہانی، انس، ام سلمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔
حضرت عبداللہ بن ابی قیس نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی قرأت کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا دونوں قسم کی قرأت ہوتی تھی بسا اوقات آپ پست آواز سے پڑھتے اور بعض اوقات بلند آواز سے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اس مسئلے میں گنجائش رکھی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ غریب ہے اور اسے یحییٰ بن اسحاق نے حماد بن سلمہ سے مسند روایت کیا جبکہ اکثر راویوں نے اسے ثابت، عبداللہ بن رباح سے مرسل

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ مُرْسَلًا۔

٣٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ رات کو صرف ایک آیت کے ساتھ ہی قیام فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

بَابٌ ٣٢٥ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت

٣٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوا فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ فَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ مَرْفُوعًا وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ أَصَحُّ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرضوں کے سوا افضل نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب، جابر بن عبداللہ، ابوسعید، ابوہریرہ، ابن عمر، عائشہ، عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن ہے اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے، موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے مرفوعاً روایت کیا جب کہ بعض نے موقوف روایت کی ہے، مالک نے ابوالنضر سے موقوفاً روایت کی ہے حدیث مرفوع اصح ہے۔

٣٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ الْوِتْرِ

ابواب وتر

بَابُ ۳۲۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوِتْرِ

۴۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّرَقِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي بَصْرَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَدْ وَهِمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ الزُّرَقِيُّ وَهُوَ وَهَمٌ.

وتروں کی فضیلت

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک زائد نماز رکھی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اسے اللہ تعالیٰ نے عشاء کی نماز سے صبح صادق تک کے درمیان رکھا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، بریدہ اور ابوبصرہ (رحمانی) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث خارجہ غریب ہے اور ہم اسے صرف یزید بن حبیب کی روایت سے جانتے ہیں، بعض محدثین نے اس حدیث میں غلطی کی اور عبداللہ بن راشد زرقی کہا ہے، یہ غلطی ہے (صحیح لفظ زرقی ہے)

بَابُ ۳۲۷ مَا جَاءَ أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

۴۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ

وتر فرض نہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں وتر، فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طریقہ جاری فرمایا اور ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے پس اے قرآن والو! (مسلمانو) تم بھی وتر پڑھا کرو اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے سفیان ثوری وغیرہ بواسطہ ابواسحٰق و

قال الوتر ليس بحتم كهيئة الصلوة المكتوبة ولكن سنة سنها رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٤٣٧ - حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان وهذا أصح من حديث أبي بكر بن عياش وقد روى منصور بن المعتمر عن أبي إسحق نحو رواية أبي بكر بن عياش.

باب ٣٢٨ ما جاء في كراهية النوم قبل الوتر

٤٣٨ - حدثنا أبو كريب نا زكريا بن أبي زائدة عن إسرائيل عن عيسى بن أبي عزة عن الشعبي عن أبي ثور الأزدي عن أبي هريرة قال أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أوتر قبل أن أنام قال عيسى بن أبي عزة وكان الشعبي يوتر أول الليل ثم ينام وفي الباب عن أبي ذر قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن غريب من هذا الوجه وأبو ثور الأزدي اسمه حبيب بن أبي مليكة وقد اختار قوم من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم أن لا ينام الرجل حتى يوتر وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من خشي منكم أن لا يستيقظ من آخر الليل فليوتر من أوله ومن طمع منكم أن يقوم من آخر الليل فليوتر من آخر الليل فإن قراءة القرآن في آخر الليل محضورة وهي أفضل.

٤٣٩ - حدثنا بذلك هناد قال نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ٣٢٩ ما جاء في الوتر من أول الليل وآخره

٤٤٠ - حدثنا أحمد بن منيع نا أبو بكر بن عياش

عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کردہ سنت روا جب ہیں۔

بندار نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، سفیان سے اسی طرح بیان کیا اور یہ ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اصح ہے منصور بن معتمر نے بھی ابو اسحق سے ابوبکر بن عیاش کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے۔

وتروں سے پہلے سونا مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عیسیٰ بن عزہ فرماتے ہیں "شعبی رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے اور پھر سو جاتے اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے، ابوثور ازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کو سونے سے پہلے وتر پڑھنا پسند ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس کو رات کے آخر میں نہ جاگنے کا خوف ہو وہ شروع میں وتر پڑھ لے اور جسے پچھلی رات جاگنے کی امید ہو وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ اس وقت قرآن پڑھنے سے، فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور یہ افضل ہے۔

یہی حدیث اعمش نے بواسطہ ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

رات کے اول اور آخر وتر پڑھنا

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نا أبو حصين عن يحيى بن وثاب عن مسروق أنه سأل عائشة عن وتر النبي صلى الله عليه وسلم فقالت من كل الليل قد أوتر أوله وأوسطه وآخره فانتهى وتره حين مات في وجه السحر قال أبو عيسى أبو حصين اسمه عثمان بن عاصم الأسدي وفي الباب عن علي وجابر وأبي مسعود الأنصاري وأبي قتادة قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره بعض أهل العلم الوتر من آخر الليل.

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر نماز کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا آپ رات کے تینوں حصوں میں پڑھا کرتے تھے کبھی شروع میں کبھی درمیان میں اور کبھی آخر رات۔ وصال کے دنوں میں آپ سحر کے وقت وتر پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اس باب میں حضرت علی، جابر، ابومسعود انصاری اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور علماء نے اسے اختیار فرمایا کہ وتر پچھلی رات میں پڑھے جائیں۔

باب ٣٣ ما جاء في الوتر بسبع

٤٥٧ - حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن يحيى بن الجزار عن أم سلمة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث عشرة فلما كبر وضعف أوتر بسبع وفي الباب عن عائشة قال أبو عيسى حديث أم سلمة حديث حسن وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم الوتر بثلاث عشرة وإحدى عشرة وتسع وسبع وخمس وثلاث وواحدة وقال إسحق بن إبراهيم معنى ما روي أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلاث عشرة قال إنما معناه أنه كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة مع الوتر فنسبت صلاة الليل إلى الوتر وروي في ذلك حديثا عن عائشة واحتج بما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أوتروا يا أهل القرآن قال إنما عنى به قيام الليل يقول إنما قيام الليل على أصحاب القرآن.

سات رکعتوں کے ساتھ وتر

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے۔ جب عمر زیادہ ہو گئی اور کمزوری واقع ہوئی تو آپ سات رکعتوں کے ساتھ وتروں کو ملا کر پڑھتے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہ حسن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر تیرہ رکعتیں، گیارہ رکعتیں، نو رکعتیں، سات رکعتیں، پانچ رکعتیں، تین رکعتیں اور ایک رکعت کے ساتھ بھی مروی ہیں۔ اسحق بن ابراہیم فرماتے ہیں اس روایت کا مطلب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے، یہ ہے کہ آپ رات کو وتروں سمیت تیرہ رکعات ادا فرماتے، پس رات کی نماز (وتر) مشہور ہو گئی۔ اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو" سے دلیل دی گئی ہے کہ آپ نے قیام لیل مراد لیا ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں قرآن یاد ہو۔

باب ٣٤ ما جاء في الوتر بخمس

پانچ رکعات کے ساتھ وتر

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَأٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْوِتْرَ بِخَمْسٍ وَقَالُوْا لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھیں جن میں سے پانچ رکعت وتر پڑھتے تھے، انکے درمیان میں نہیں بلکہ صرف آخر میں (سلام کے لئے) بیٹھتے۔ جب موذن اذان دیتا آپ کھڑے ہو جاتے نہایت ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا یہی مسلک ہے کہ وتر وں کی پانچ رکعتیں ہیں۔ جن میں صرف آخر میں بیٹھے۔

بَابُ ۳۳۲ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ

وتر تین رکعات ہیں

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَيُرْوٰى أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ أُبَيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أُبَيٍّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلٰى هٰذَا أَنْ يُوْتِرَ الرَّجُلُ بِثَلَاثٍ قَالَ سُفْيَانُ إِنْ شِئْتَ أَوْتَرْتَ بِخَمْسٍ وَإِنْ شِئْتَ أَوْتَرْتَ بِثَلَاثٍ وَإِنْ شِئْتَ أَوْتَرْتَ بِرَكْعَةٍ قَالَ سُفْيَانُ وَالَّذِيْ أَسْتَحِبُّ أَنْ يُوْتِرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھا کرتے تھے جن میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں ہوتیں، سورۂ اخلاص ان میں سے آخری ہوتی۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، عائشہ، ابن عباس، ابوایوب اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے براہ راست نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسے روایت کیا ہے جس میں ابی بن کعب کا ذکر نہیں، بعض روایات میں عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ وتر تین رکعتیں پڑھے جائیں۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں اگر چاہے تو پانچ وتر پڑھ لے جیسا ہے تین وتر پڑھے چاہے ایک پڑھے، تین رکعات کا پڑھنا اچھا ہے ابن مبارک اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں، صحابہ کرام

الطالقاني نا حماد بن زيد عن هشام عن محمد بن سيرين قال كانوا يوترون بخمس وبثلاث وبركعة ويرون كل ذلك حسنا.

پانچ، تین اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور تینوں طرح پڑھنا اچھا سمجھتے تھے۔

باب ۳۲۲ ما جاء في الوتر بركعة

۴۴۴۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن أنس بن سيرين قال سألت ابن عمر فقلت أطيل في ركعتي الفجر فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة وكان يصلي الركعتين والأذان في أذنيه وفي الباب عن عائشة وجابر والفضل بن عباس وأبي أيوب وابن عباس قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين رأوا أن يفصل الرجل بين الركعتين والثالثة يوتر بركعة وبه يقول مالك والشافعي وأحمد وإسحق.

ایک رکعت سے وتر بنانا

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں صبح کی سنتیں طویل پڑھوں؟ آپ نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ رات کی نماز دو دو کی نیت سے پڑھا کرتے اور ایک رکعت ملا کر وتر بنا دیتے اور صبح کی سنتیں اتنی جلدی پڑھتے کہ اقامت آپ کے کانوں میں ہوتی۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر، فضل بن عباس، ابو ایوب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام، اور تابعین کا یہی مسلک ہے کہ دو رکعتوں اور ایک رکعت کو جدا کرتے ہوئے ایک رکعت سے وتر بنائے، امام مالک شافعی، احمد اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۳۲۳ ما جاء ما يقرأ في الوتر

۴۴۵۔ حدثنا علي بن حجر نا شريك عن أبي إسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الوتر بسبح اسم ربك الأعلى وقل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد في ركعة ركعة وفي الباب عن علي وعائشة وعبد الرحمن بن أبزى عن أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو عيسى وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قرأ في الوتر في الركعة الثالثة بالمعوذتين وقل هو الله أحد والذي اختاره أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم

وتروں کی قرأت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وتروں میں "سبح اسم ربک الاعلی"، "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" ایک ایک رکعت میں پڑھتے تھے، اس باب میں حضرت علی عائشہ اور عبد الرحمٰن بن ابزیٰ بواسطہ ابی کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ایک روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت میں معوذتین (آخری دو سورتیں) اور "سورۂ اخلاص" بھی پڑھی ہیں اکثر صحابہ کرام، اور تابعین کا مختار مذہب یہ ہے کہ "سبح اسم ربک الاعلی"، "قل یا ایہا الکفرون"

أَنْ يَقْرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ ذَلِكَ بِسُورَةٍ.

اور "قل ہو اللہ احد" میں سے ایک ایک سورت ایک ایک رکعت میں پڑھے۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ هَذَا وَالِدُ ابْنِ جُرَيْجٍ صَاحِبِ عَطَاءٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبد العزیز بن جریج فرماتے ہیں "میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے؟ ام المومنین نے فرمایا "پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الاعلی" دوسری میں قل یا ایہا الکفرون" اور تیسری میں "قل ہو اللہ احد" اور معوذتین" پڑھا کرتے تھے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، اور عبد العزیز ابن جریج کے والد عطاء کے شاگرد ہیں، ابن جریج کا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہے، یحیی بن سعید انصاری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

بَابُ (۲۲۵) مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ

وتروں میں قنوت پڑھنا

۴۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ وَاسْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ وَلَا نَعْرِفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) "اے اللہ مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ہدایت دے، عافیت یافتہ لوگوں میں مجھے عافیت دے، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا، میرے رزق کو بابرکت کر دے تقدیر کی برائی سے محفوظ رکھ بیشک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہو سکتا تیرا دوست کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے" اس باب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابو الحوراء سعدی

اللہ علیہ وسلم فی القنوت شیئا احسن من هذا واختلف اهل العلم فی القنوت فی الوتر فرای عبد اللہ بن مسعود القنوت فی الوتر فی السنة كلها واختار القنوت قبل الركوع وهو قول بعض اهل العلم وبه يقول سفيان الثوری وابن المبارك واسحق واهل الكوفة وقد روی عن علی بن ابی طالب انه كان لا يقنت الا فی النصف الآخر من رمضان وكان يقنت بعد الركوع وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا وبه يقول الشافعی واحمد.

باب ۳۲ ما جاء فی الرجل ينام عن الوتر و ينسى

۴۴۴ - حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه عن عطاء بن يسار عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن الوتر او نسيه فليصل اذا ذكر واذا استيقظ.

۴۴۵ - حدثنا قتيبة نا عبد اللہ بن زيد بن اسلم عن ابيه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نام عن وتره فليصل اذا اصبح وهذا اصح من الحديث الاول سمعت ابا داود السجزی يعنی سليمان بن الاشعث يقول سألت احمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم فقال اخوه عبد اللہ لا بأس به سمعت محمدا يذكر عن علی بن عبد اللہ انه ضعف عبد الرحمن بن زيد بن اسلم وقال عبد اللہ بن زيد بن اسلم ثقة وقد ذهب بعض اهل الكوفة الى هذا الحديث فقالوا يوتر الرجل اذا ذكر وان كان

کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے، قنوت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعاؤں میں سے اس سے اچھی دعا ہم نہیں جانتے اور وتر میں قنوت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک قنوت پورے سال ہے اور رکوع سے پہلے ہے بعض دیگر علماء بھی اسی کے قائل ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحق اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ رح اور آپکے متبعین) کا بھی یہی مسلک ہے، حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رمضان شریف کے آخری نصف میں قنوت پڑھا جائے نیز آپ رکوع کے بعد پڑھا کرتے تھے بعض علماء کا یہی قول ہے امام شافعی اور احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

وتر بھول جانے یا سو جانے کی صورت میں کیا کرے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے یا جس وقت جاگے پڑھ لے۔

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو آدمی وتروں سے سو جائے وہ صبح کے وقت پڑھ لے" یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوداؤد سجزی یعنی سلیمان بن اشعث سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے امام احمد بن حنبل سے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے بھائی عبداللہ میں کوئی حرج نہیں امام بخاری کہتے ہیں علی بن عبداللہ نے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کو ضعیف قرار دیا ہے، اور عبداللہ بن زید بن اسلم کو ثقہ کہا۔ بعض اہل کوفہ کا اس حدیث پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب یاد آئے وتر پڑھے، اگرچہ طلوع آفتاب کے

بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.

بعد پڑھے سفیان ثوری بھی یہی فرماتے ہیں۔

بَابُ (۳۲۱) مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا.

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَأَوْتِرُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَدْ تَفَرَّدَ بِهِ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَا يَرَوْنَ الْوِتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

صبح سے پہلے وتروں میں جلدی کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، "صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو" امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح صادق ہو جائے تو رات کی تمام نمازوں اور وتروں کا وقت ختم ہو جاتا ہے لہذا طلوع فجر سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو" امام ترمذی فرماتے ہیں "صرف سلیمان بن موسیٰ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں ایک روایت میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں متعدد علماء کا بھی یہی قول ہے، امام شافعیؒ احمد اور اسحاق صبح کی نماز کے بعد وتروں کو جائز نہیں سمجھتے۔

بَابُ (۳۲۲) مَا جَاءَ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِي

ایک رات میں دو وتر نہیں

قیس بن طلق اپنے والد طلق بن علی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ایک رات میں دو (مرتبہ) وتر نہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے، علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے

يُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ آخِرِهِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ نَقْضَ الْوِتْرِ وَقَالُوا يُضِيفُ إِلَيْهَا رَكْعَةً وَيُصَلِّي مَا بَدَا لَهُ ثُمَّ يُوتِرُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ لِأَنَّهُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ وَهُوَ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ إِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ مِنْ آخِرِهِ أَنْ يُصَلِّيَ مَا بَدَا لَهُ وَلَا يَنْقُضُ وِتْرَهُ وَيَدَعُ وِتْرَهُ عَلَى مَا كَانَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَحْمَدَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهٰذَا أَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى بَعْدَ الْوِتْرِ۔

جو شروع رات میں وتر پڑھ لے اور پھر پچھلی رات کھڑا ہو جائے بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں وتروں کو توڑ ڈالے اور ان سے ایک رکعت ملا لے پھر جتنا جی چاہے نماز پڑھ کر آخر میں وتر پڑھ لے، کیونکہ ایک رات میں دو وتر نہیں۔ امام اسحٰق کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اگر شروع رات میں وتر پڑھ لئے پھر سو گیا اور پچھلی رات کو اٹھا تو وہ جس قدر چاہے نماز پڑھے لیکن وتروں کو نہ توڑے اسی طرح چھوڑ دے، سفیان ثوری، مالک بن انس، احمد بن حنبل اور ابن مبارک اسی کے قائل ہیں، اور یہ اصح ہے کیونکہ متعدد روایات میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بھی نماز پڑھی ہے۔

٤٥٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مُوسَى الْمَرَئِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَعَائِشَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، حضرت ابو امامہ، عائشہ اور کئی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر پڑھنا

٤٥٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

حضرت سعید بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ پس میں ان سے پیچھے رہ گیا۔ انہوں نے فرمایا "تو کہاں تھا"؟ میں نے عرض کیا "میں وتر پڑھ رہا تھا" حضرت ابن عمر نے فرمایا "کیا تیرے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ نہیں! میں نے آپ کو سواری پر وتر پڑھتے دیکھا ہے"۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنْ يُوتِرَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُوتِرُ الرَّجُلُ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

بَاب ۳۳ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى

۴۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ فُلَانِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَنُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَأَنَّ أَحْمَدَ رَأَى أَصَحَّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثَ

امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، بعض صحابہ کرام و تابعین کا یہی مسلک ہے کہ سواری پر وتر پڑھنے جائز ہیں امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں جبکہ بعض علماء فرماتے ہیں سواری پر وتر نہ پڑھے بلکہ زمین پر اترے بعض اہل کوفہ یہی کہتے ہیں۔

چاشت کی نماز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا اس باب میں حضرت ام ہانی، ابوہریرہ، نعیم بن ہمار، ابوذر، عائشہ، ابوامامہ، عتبہ بن عبد سلمی، ابن ابی اوفی، ابوسعید، زید بن ارقم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث انس غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے البتہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں (فرماتی ہیں) میں نے ایسی مختصر اور خفیف نماز پڑھتے ہوئے آپ کو کبھی نہیں دیکھا، اختصار کے باوجود رکوع اور سجدہ مکمل تھا، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، امام احمد کے نزدیک اس باب میں حضرت ام ہانی کی حدیث

أُمِّ هَانِئٍ وَاخْتَلَفُوا فِي نُعَيْمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نُعَيْمُ بْنُ خَمَّارٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ ابْنُ هَمَّارٍ وَيُقَالُ ابْنُ هَبَّارٍ وَيُقَالُ ابْنُ هَمَّامٍ وَالصَّحِيحُ ابْنُ هَمَّارٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَهِمَ فِيهِ فَقَالَ ابْنُ خِمَاسٍ وَأَخْطَأَ فِيهِ ثُمَّ تَرَكَ فَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ.

اسح ہے نعیم کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے نعیم بن خمار کہا اور بعض ابن ہمار۔ ابن ہبار بھی کہا گیا ہے اور ابن ہمام بھی۔ صحیح نام ابن ہمار ہے ابو نعیم سے اس میں غلطی ہوئی ابن خماس کہا اور اس میں خطا کی پھر وہ غلطی چھوڑ دی اور کہا نعیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے عبد بن حمید نے بواسطہ ابو نعیم اس کی خبر دی۔

۴۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُصَيْنِ نَا أَبُو مُسْهِرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

حضرت ابو درداء اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث قدسی) نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے انسان تو میرے لئے دن کی شروع میں چار رکعتیں پڑھ میں تیرے لئے آخر دن تک کفایت کروں گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، وکیع، نضر بن شمیل اور دیگر ائمہ نے یہ حدیث نہاس بن قہم سے روایت کی ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں

۴۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی پابندی کرے، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۴۶۰ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتَّى نَقُولَ لَا يُصَلِّي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لگاتار چاشت کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب نہیں چھوڑیں گے، اور (کبھی) اتنے دن چھوڑتے کہ ہم کہتے اب نہیں پڑھیں گے، امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۳۲۱ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

۴۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الزَّوَالِ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ.

زوال کے وقت نماز

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمانوں (رحمت) کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔ اس باب میں حضرت علی اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن سائب حسن غریب ہے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ایک سلام کے ساتھ چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۳۲۲ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْحَاجَةِ

۴۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ وَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ

حاجت کی نماز

حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس آدمی کو اللہ تعالےٰ یا کسی انسان کی طرف حاجت ہو اسے چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرکے" دو نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بارگاہ رسالت میں تحفۂ درود پیش کرکے یہ دعا مانگے لا الٰہ الا اللہ الخ (ترجمہ) "اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگ ہے بڑے عرش کے مالک۔ (اے اللہ) میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کو لائق ہیں۔ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، (اے اللہ) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع بخشش کے اسباب نیکی کی آسانی اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرے تمام گناہ بخش دے میرے جملہ غم غلط کردے اور میری ہر

وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ فَائِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفَائِدٌ هُوَ أَبُو الْوَرْقَاءِ.

بَابُ (۳۳) مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي وَهُوَ شَيْخٌ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ حَدِيثًا وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ

وہ حاجت جو تیری رضامندی کے مطابق ہو پوری فرما، اے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحمت والے!" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے فائد بن عبدالرحمن سے مراد ابوالورقاء ہے اور وہ حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

نماز استخارہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے تھے آپ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو نفل پڑھ کر یہ دعا مانگے "اللھم انی الخ (ترجمہ)" اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے باعث طاقت چاہتا ہوں، تیرے فضل عظیم کا طالب ہوں تو قادر ہے مجھے قدرت نہیں، تو جانتا ہے مجھے علم نہیں تو تمام غیبوں کو خوب جاننے والا ہے اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین، زندگی اور انجام کار یا (فرمایا) میرے جلد ہونے والے کاموں کے لحاظ سے یا دیر سے ہونے والے کاموں میں، اچھا ہے تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین، دنیا، انجام کار یا (فرمایا) جلد یا دیر ہونے والے کاموں میں برا ہے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور بھلائی جہاں بھی ہو میرے لئے مقدر فرما اور پھر مجھے اس پر راضی رکھ" اس کے بعد اپنی حاجت کا نام لے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابو ایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن ابی موالی کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں سفیان نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور دیگر کئی ائمہ بھی عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ نَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلَى أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَمِّ أَلَا أَصِلُكَ أَلَا أَحْبُوْكَ أَلَا أَنْفَعُكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَا عَمِّ صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدِ الثَّانِيَةَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ فَتِلْكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِيْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ قَالَ إِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهُ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِيْ صَلَاتِيْ فَقَالَ كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيْ مَا شِئْتِ يَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

نمازِ تسبیح

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اے چچا! کیا میں آپ سے صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟" انہوں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ!" آپ نے فرمایا "چار رکعات (اس طرح) پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر پندرہ مرتبہ "اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ" کہیں پھر رکوع میں جائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں رکوع سے اٹھنے کے بعد بھی دس مرتبہ، پھر سجدے میں دس مرتبہ سجدے سے سر اٹھا کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ یہی کلمات کہو اور پھر کھڑا ہونے سے پہلے دس مرتبہ یہی کلمات کہو اسی طرح ایک رکعت میں یہ کلمات پچھتر (۷۵) مرتبہ اور چار رکعتوں میں تین سو مرتبہ ہو جائیں گے اگر آپ کے گناہ صحرائی ریت کے برابر بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا" حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص روزانہ نہ پڑھ سکتا ہو؟" آپ نے فرمایا "اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہفتے میں ایک مرتبہ پڑھو اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو مہینے میں ایک مرتبہ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ابورافع کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم نے صبح کے وقت بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے کچھ کلمات سکھائیے جنہیں میں نماز میں پڑھا کروں" آپ نے فرمایا "دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمد للہ کہو، پھر اپنی حاجت مانگو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ ہاں ہاں (یعنی قبول فرمائے گا) اس باب میں حضرت ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، فضل بن عباس اور ابورافع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے

الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ حَدِيْثٍ فِيْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ وَلَا يَصِحُّ مِنْهُ كَبِيْرُ شَيْءٍ وَقَدْ رَاٰى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلٰوةَ التَّسْبِيْحِ وَذَكَرُوا الْفَضْلَ فِيْهِ.

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا أَبُوْ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ يُسَبَّحُ فِيْهَا قَالَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ثُمَّ يَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا يُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰى هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيْحَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ يَبْدَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشَرَةَ تَسْبِيْحَةً ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا فَإِنْ صَلّٰى لَيْلًا فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُسَلِّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ صَلّٰى نَهَارًا فَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ قَالَ أَبُوْ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ يَبْدَأُ فِي الرُّكُوْعِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي السُّجُوْدِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيْحَاتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ رِزْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

یہ حدیث انس غریب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تسبیح کے بارے میں اور بھی روایات ہیں لیکن ان کا زیادہ حصہ صحیح نہیں۔ ابن مبارک اور کئی دوسرے ائمہ نے صلوۃ تسبیح بیان کی اور اس کی فضیلت کا ذکر کیا۔

ابو وہب کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے تسبیحات والی نماز کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا تکبیر کہہ کر سبحانک اللہم الخ پڑھے پھر پندرہ مرتبہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کہے پھر اعوذ باللہ" کہے "بسم اللہ" پڑھے سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے اور پھر دس مرتبہ تسبیحات (مذکورہ بالا) کہے رکوع میں دس مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ، سجدہ میں دس مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ اور پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ یہی تسبیحات کہے یوں چار رکعتیں پڑھے اس طرح ہر رکعت میں پچہتر (۷۵) تسبیحات ہوں گی، ہر رکعت کے شروع میں پندرہ مرتبہ اور پھر قرأت کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے، اگر رات کو پڑھے تو ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا مجھے پسند ہے، اگر دن کو پڑھے تو چاہے سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے، ابو وہب فرماتے ہیں مجھے ابو رزمہ عبدالعزیز نے بتایا کہ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا "رکوع میں پہلے "سبحان ربی العظیم" کہے اور سجدے میں پہلے "سبحان ربی الاعلیٰ" کہے۔ پھر تسبیحات پڑھے۔ ابو رزمہ عبدالعزیز فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا اگر سہو ہو جائے تو کیا سجدہ سہو میں بھی دس دس

إِنْ سَهَا فِيهَا يُسَبِّحُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَشْرًا عَشْرًا قَالَ لَا إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيحَةٍ.

مرتبہ تسبیحات کہے آپ نے فرمایا "نہیں" یہ صرف تین سو تسبیحات ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بارگاہ رسالت میں درود شریف کیسے بھیجا جائے

٤٦٤۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ وَالْأَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ وَزَادَنِيْ زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِيْ حُمَيْدٍ وَأَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَطَلْحَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَبُرَيْدَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلَى كُنْيَتُهُ أَبُوْ عِيْسٰى وَأَبُوْ لَيْلَى اسْمُهُ يَسَارٌ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا (ارشاد فرمایئے) درود شریف کیسے بھیجا جائے آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد الخ (ترجمہ) اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی اولاد پر اس طرح رحمت نازل فرما جسطرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپکی اولاد پر (رحمت نازل فرمائی) بیشک تو ہی لائق تعریف اور بزرگ ہے نیز (آپ) صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی اولاد پر اسطرح برکت نازل فرما جسطرح ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کو تو نے برکتیں عطا فرمائیں بیشک تو ہی تعریف کے لائق اور بزرگ ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں ہم یہ الفاظ زائد کہتے ہیں ہم اور انکے ساتھ ہم پر بھی رحمت و برکت نازل فرما) اس باب میں حضرت علی، ابوحمید، ابومسعود، طلحہ، ابوسعید، بریدہ، زید بن خارجہ (ابن جاریہ بھی کہا جاتا ہے) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث کعب بن عجرہ حسن صحیح ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔

ف۔ حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ درود و سلام دونوں پڑھنے چاہئیں ... [illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درود شریف کی فضیلت

٤٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن وہ آدمی میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ.

۴۶۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَعَمَّارٍ وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَنَسٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا صَلَاةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةُ وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ الْاِسْتِغْفَارُ.

۴۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ الْمَصَاحِفِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ هُوَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ وَالْعَلَاءُ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوبَ وَالِدُ الْعَلَاءِ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَيَعْقُوبُ هُوَ مِنْ كِبَارِ التَّابِعِينَ قَدْ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَوَى عَنْهُ

۴۷۱ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

سے درود شریف پڑھتا رہا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے نیز یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، عامر بن ربیعہ، عمار، ابوطلحہ، انس اور ابی کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے، سفیان ثوری اور کئی دیگر علماء فرماتے ہیں صلوٰۃ کی نسبت رب کی طرف ہو تو رحمت مراد ہے اور فرشتوں کی طرف ہو تو طلب مغفرت ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اوپر کی طرف نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی) جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجے امام ترمذی فرماتے ہیں علاء ابن عبدالرحمٰن یعقوب کے بیٹے حرقہ کے غلام ہیں۔ علاء تابعین میں سے ہیں۔ انہیں انس بن مالک اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سماع حاصل ہے علاء کے والد عبدالرحمٰن بن یعقوب بھی تابعین میں سے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے سماع حدیث کیا یعقوب (علاء کے دادا) بڑے تابعین میں سے ہیں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور ان سے حدیث بھی روایت کی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کرے، جو دین کی سمجھ رکھتا ہے،

قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا إِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

أَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

بَابُ (٣٣) فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

٣٦٢ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ وَسَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَأَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

بَابُ (٣٤) فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجٰى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

٣٦٣ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ نَا مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجٰى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَيُقَالُ لَهُ حَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَيُقَالُ هُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَرَأٰى بَعْضُ

ابواب جمعہ

جمعہ کے دن کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں سورج طلوع کرتا ہے ان میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اسی دن آپ جنت میں داخل ہوئے اسی روز آپ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی جمعہ کے روز ہی قائم ہوگی۔ اس باب میں حضرت ابولبابہ، سلمان، ابوذر، سعد بن عبادہ اور اوس بن اوس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

جمعہ کے دن ساعت قبولیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مقبول گھڑی عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب کے درمیان ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے محمد بن ابی حمید ضعیف ہے، بعض علماء نے اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے اسے حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے یہ ابراہیم انصاری ہے جو منکر حدیث ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں،

أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ أَحْمَدُ أَكْثَرُ الْحَدِيثِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِيهَا إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ أَنَّهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَتُرْجَى بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِينَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ إِلَى الِانْصِرَافِ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسٰى وَأَبِي ذَرٍّ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَأَبِي لُبَابَةَ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي فَيَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَكَيْفَ تَكُونُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مقبول ساعت، عصر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے، امام احمد فرماتے ہیں مقبول ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے، اکثر احادیث کے مطابق نماز عصر کے بعد ہے۔ زوال آفتاب کے بعد بھی امید کی جا سکتی ہے۔

کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں بندہ جو کچھ مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ آپ نے فرمایا "نماز کیلئے کھڑا ہونے سے لے کر ختم ہونے تک" اس باب میں حضرت ابوموسیٰ، ابوذر، سلمان، عبداللہ بن سلام، ابولبابہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمرو بن عوف حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن سلام سے ملاقات کے وقت یہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے فرمایا "مجھے وہ ساعت اجابت معلوم ہے" میں نے عرض کیا مجھے بھی بتائیں اور اس کے بتانے میں مجھ سے بخیل نہ کریں۔ عبداللہ بن سلام نے فرمایا وہ ساعت، عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔ میں نے عرض کیا عصر کے بعد کیسے ہو سکتی ہے۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی مسلمان کی حالت نماز میں وہ ساعت اس سے موافق ہوتی ہے۔ الخ" اور اس وقت تو نماز نہیں پڑھی جاتی۔" اس پر عبداللہ بن سلام نے فرمایا "کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ

لا يوافقها عبد مسلم وهو يصلي وتلك الساعة لا يصلى فيها فقال عبد الله بن سلام أليس قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر الصلوٰة فهو في الصلوٰة قلت بلى قال فهو ذاك وفي الحديث قصة طويلة قال أبو عيسى وهذا حديث صحيح قال ومعنى قوله أخبرني بها ولا تضنن بها علي يقول لا تبخل بها علي والضنين البخيل والظنين المتهم.

وسلم نے نہیں فرمایا کہ جو شخص انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں شمار ہوتا ہے، میں نے کہا ہاں، فرمایا پھر فرمانے لگے "پس وہ یہی ہے" اس حدیث میں طویل واقعہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ان کا یہ کہنا کہ "لا تضنن بہا علی" یعنی بخل نہ کر "ضنین" بخیل کو کہا جاتا ہے "ظنین" اسے کہا جاتا ہے، جسے تہمت لگائی گئی ہو۔

باب ۲۳ ما جاء في الاغتسال في يوم الجمعة

۴۷۹ – حدثنا أحمد بن منيع نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من أتى الجمعة فليغتسل وفي الباب عن أبي سعيد وعمر وجابر والبراء وعائشة وأبي الدرداء قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وروي عن الزهري عن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث أيضا.

۴۸۰ – حدثنا بذلك قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وقال محمد وحديث الزهري عن سالم عن أبيه وحديث عبد الله بن عبد الله عن أبيه كلا الحديثين صحيح وقال بعض أصحاب الزهري عن الزهري قال حدثني آل عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال بينما عمر بن الخطاب يخطب يوم الجمعة إذ دخل رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال أية ساعة

جمعہ کے دن غسل کرنا

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے اس باب میں حضرت ابوسعید، عمر، جابر، براء، عائشہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، زہری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

لیث بن سعد نے بواسطہ ابن شہاب اور عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے مثل حدیث روایت کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث زہری اور حدیث عبداللہ دونوں صحیح ہیں۔ امام زہری کے بعض شاگردوں نے بواسطہ امام زہری عبداللہ بن عمر کی اولاد کا بیان نقل کیا، کہ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں "اس دوران کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے ایک صحابی تشریف لائے، آپ نے فرمایا" یہ آنے کا کونسا وقت ہے؟" آنے والے نے کہا میں نے اذان سنی، اور صرف وضو کیا (اور آگیا) آپ نے فرمایا "کیا صرف وضو؟

هذه؟ فقال: ما هو إلا أن سمعت النداء وما زدت على أن توضأت. قال: والوضوء أيضا، وقد علمت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بالغسل.

۴۹۵ - حدثنا أبو بكر محمد بن أبان نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري ح وثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا عبد الله بن صالح عن الليث عن يونس عن الزهري بهذا الحديث. وروى مالك هذا الحديث عن الزهري عن سالم قال: بينما عمر يخطب يوم الجمعة فذكر الحديث. قال أبو عيسى: سألت محمدا عن هذا فقال: الصحيح حديث الزهري عن سالم عن أبيه. قال محمد: وقد روي عن مالك أيضا عن الزهري عن سالم عن أبيه نحو هذا الحديث.

ساتھ اکہ نہیں معلوم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم فرمایا ہے۔

یونس نے زہری سے اور امام مالک نے بھی بواسطہ زہری حضرت سالم سے یہ حدیث روایت کی، جس میں یہی مضمون ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا، زہری کی روایت بواسطہ زہری حضرت عبداللہ بن عمر سے صحیح ہے۔ مالک نے بھی بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

باب فی فضل الغسل یوم الجمعة

جمعہ کے دن غسل کی فضیلت

۴۹۶ - حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان وأبو جناب يحيى بن أبي حية عن عبد الله بن عيسى عن يحيى بن الحارث عن أبي الأشعث الصنعاني عن أوس بن أوس قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اغتسل يوم الجمعة وغسل وبكر وابتكر ودنا واستمع وأنصت كان له بكل خطوة يخطوها أجر سنة صيامها وقيامها. قال محمود: في هذا الحديث قال وكيع: اغتسل هو وغسل امرأته. ويروى عن ابن المبارك أنه قال في هذا الحديث: من غسل واغتسل يعني غسل رأسه واغتسل. وفي الباب عن أبي بكر وعمران بن حصين وسلمان وأبي ذر وأبي سعيد وابن عمر وأبي أيوب. قال أبو عيسى: حديث أوس بن أوس حديث حسن. وأبو الأشعث الصنعاني

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور کرایا، جلدی (مسجد میں) حاضر ہوا امام کے قریب ہوکر خاموشی کے ساتھ نہایت غور سے خطبہ سنا اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہے۔ محمود اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں حضرت وکیع نے فرمایا جس نے خود غسل کیا اور بیوی کو غسل کرایا (یعنی جماع کے سبب) ابن مبارک اس حدیث کے سلسلے میں فرماتے ہیں جس نے سر دھویا اور غسل کیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمران بن حصین، سلمان، ابوذر، ابوسعید، ابن عمر اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اوس بن اوس حسن ہے،

اسْمُهُ شُرَحْبِيلُ بْنُ آدَةَ.

بَابُ ۳۵ فِي الْوُضُوءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ اخْتَارُوا الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَأَوْا أَنْ يُجْزِئَ الْوُضُوءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَا عَلَى الْوُجُوبِ حَدِيثُ عُمَرَ حَيْثُ قَالَ لِعُثْمَانَ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَوْ عَلِمَا أَنَّ أَمْرَهُ عَلَى الْوُجُوبِ لَا عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَمْ يَتْرُكْ عُمَرُ عُثْمَانَ حَتَّى يَرُدَّهُ وَيَقُولَ لَهُ ارْجِعْ فَاغْتَسِلْ وَلَمَا خَفِيَ عَلَى عُثْمَانَ ذَلِكَ مَعَ عِلْمِهِ وَلَكِنْ دَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ فَضْلٌ مِنْ غَيْرِ وُجُوبٍ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ كَذَلِكَ.

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

ابواشعث صنعانی کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

جمعہ کے دن صرف وضو کرنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا کام کیا اور جس نے غسل کیا پس غسل افضل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس، اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث سمرہ حسن ہے حضرت قتادہ کے بعض شاگردوں نے یہ حدیث بواسطہ حضرت قتادہ اور حسن حضرت سمرہ سے روایت کی ہے اور بعض نے اسے قتادہ اور حسن کے واسطے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے، بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے، کہ ان کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے اگرچہ غسل کی جگہ وضو بھی کفایت کر سکتا ہے، امام شافعی فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ مختار ہے اور حضرت عمر کی حدیث جس میں آپ نے حضرت عثمان سے فرمایا "آپ نے وضو ہی کیا؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا ہے" اگر ان دونوں حضرات کے نزدیک یہ واجب ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ چھوڑتے یہاں تک کہ انہیں واپس بھیجتے اور فرماتے واپس لوٹ جاؤ اور غسل کرو۔ اور باوجود علم کے حضرت عثمان پر یہ حکم مخفی نہ رہتا لیکن یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ جمعہ کے دن غسل افضل ہے واجب نہیں مسئلہ اسی طرح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرکے جمعہ کے لئے حاضر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہوا، امام کے قریب ہو کر بیٹھا خاموشی کے ساتھ غور سے خطبہ سنا تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن زیادہ تک کے گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے فضول کام کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيْرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

نماز جمعہ کے لئے جلدی جانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا پھر (نماز جمعہ) کے لئے چلا گیا گویا اس نے اونٹ کی قربانی دی جو دوسری گھڑی میں آیا گویا کہ اس نے گائے کی قربانی دی جو تیسری ساعت میں آیا اس کے لئے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کا ثواب ہے اور پھر چوتھی ساعت میں آیا اس کے لئے ایک مرغی کی قربانی (خیرات) کا ثواب ہے جو پانچویں گھڑی میں آئے اس کے لئے ایک انڈے کی قربانی کا ثواب ہے اور جب امام (خطبہ کے لئے) نکل آئے تو فرشتے خطبہ سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيْمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِي الْجَعْدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ اسْمِ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ فَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَهُ وَقَالَ لَا أَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

بلا عذر ترک جمعہ کا گناہ

حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ (محمد بن عمرو کے خیال میں ان کو شرف صحابیت حاصل ہے) سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین مرتبہ سستی سے جمعہ کی نماز کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی جعد حسن ہے نیز آپ فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے ابوجعد ضمری کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔ نیز امام بخاری نے فرمایا ابوجعد سے اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں

عليه وسلم إلا هذا الحديث قال أبو عيسى ولا نعرف هذا الحديث إلا من حديث محمد بن عمرو.

باب ما جاء من كم يؤتى إلى الجمعة

۴۰۴- حدثنا عبد بن حميد ومحمد بن مدويه قالا نا الفضل بن دكين نا إسرائيل عن ثوير عن رجل من أهل قباء عن أبيه وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم أن نشهد الجمعة من قباء قال أبو عيسى هذا حديث لا نعرفه إلا من هذا الوجه ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء وقد روي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من آواه الليل إلى أهله وهذا حديث إسناده ضعيف إنما يروى من حديث معارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد المقبري وضعف يحيى بن سعيد القطان عبد الله بن سعيد المقبري في الحديث واختلف أهل العلم على من تجب الجمعة فقال بعضهم تجب الجمعة على من آواه الليل إلى منزله وقال بعضهم لا تجب الجمعة إلا على من سمع النداء وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق سمعت أحمد بن الحسن يقول كنا عند أحمد بن حنبل فذكروا على من تجب الجمعة فلم يذكر أحمد فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا قال أحمد بن الحسن فقلت لأحمد بن حنبل فيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أحمد عن النبي صلى الله عليه وسلم قلت نعم حدثنا الحجاج بن نصير نا معارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد

امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف محمد بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

کتنے فاصلے سے جمعہ کے لئے جائے

اہل قباء میں سے ایک صحابی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قباء سے جمعہ میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور اس باب میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو اپنے گھر لوٹ سکے (یعنی اتنی مسافت ہو) اس پر جمعہ فرض ہے اس حدیث کی سند ضعیف ہے یہ معارک بن عباد کے واسطہ سے عبداللہ بن سعید مقبری سے مروی ہے اور یحییٰ بن سعید قطان نے عبداللہ بن سعید مقبری کو اس حدیث میں ضعیف کہا ہے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ جمعہ کس پر واجب ہے بعض کہتے ہیں اس پر واجب ہے جو رات کو گھر واپس آسکے بعض علماء فرماتے ہیں جو اذان سنے اس پر واجب ہے امام شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے احمد بن حسن سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم امام احمد بن حنبل کے پاس تھے تو یہ مسئلہ چھڑ گیا کہ جمعہ کس پر واجب ہے، امام احمد نے اس سلسلے میں کوئی حدیث بیان نہ فرمائی احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے عرض کیا حضرت ابوہریرہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث منقول ہے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے! میں نے کہا ہاں۔ حضرت عبداللہ بن سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ فَغَضِبَ عَلَيَّ أَحْمَدُ وَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَإِنَّمَا فَعَلَ بِهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا لِأَنَّهُ لَمْ يَعُدَّ هٰذَا الْحَدِيثَ شَيْئًا وَضَعَّفَهُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص پر جمعہ واجب ہے جو رات کو گھر واپس آسکے (عبداللہ فرماتے ہیں) یہ سن کر امام احمد بن حنبل مجھ پر غصے ہوئے اور دو مرتبہ فرمایا اپنے رب سے معافی مانگ اور یہ بات حضرت امام احمد نے اس لئے فرمائی کہ ان کے نزدیک یہ حدیث اسناد کی کمزوری کی وجہ سے قابل اعتبار نہ تھی۔

بَابُ ۳۵۵ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کا وقت

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ وَقْتَ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كَوَقْتِ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ إِذَا صُلِّيَتْ قَبْلَ الزَّوَالِ أَنَّهَا تَجُوزُ أَيْضًا وَقَالَ أَحْمَدُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَبْلَ الزَّوَالِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ إِعَادَةً۔

یحییٰ بن موسیٰ نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی، فلیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمن تیمی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع، جابر اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ وقت جمعہ زوال شمس کے بعد ظہر کے وقت کی طرح ہے امام شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ زوال سے پہلے بھی جمعہ کی نماز جائز ہے امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنے والے کو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

بَابُ ۳۵۶ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر خطبہ دینا

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتَّى أَتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأُبَيِّ بْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک خشک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اس تنے نے رونا شروع کر دیا چنانچہ آپ تشریف لائے اور اسے اپنے ساتھ چمٹایا تو وہ خاموش ہو گیا اس باب میں حضرت انس، جابر، سہل بن سعد، ابی بن کعب، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے

كعب وابن عباس وأم سلمة قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن غريب صحيح ومعاذ بن العلاء هو بصري أخو أبي عمرو بن العلاء.

باب ۳۵۷ ما جاء في الجلوس بين الخطبتين

۴۸۸۔ حدثنا حميد بن مسعدة البصري نا خالد بن الحارث نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب يوم الجمعة ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قال مثل ما تفعلون اليوم وفي الباب عن ابن عباس وجابر بن عبد الله وجابر بن سمرة قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وهو الذي رآه أهل العلم أن يفصل بين الخطبتين بجلوس.

باب ۳۵۸ ما جاء في قصر الخطبة

۴۸۹۔ حدثنا قتيبة وهناد قالا نا أبو الأحوص عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كنت أصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم فكانت صلوته قصدا وخطبته قصدا وفي الباب عن عمار بن ياسر وابن أبي أوفى قال أبو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن صحيح.

باب ۳۵۹ ما جاء في القراءة على المنبر

۴۹۰۔ حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن صفوان بن يعلى بن أمية عن أبيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك وفي الباب عن أبي هريرة وجابر بن سمرة قال أبو عيسى حديث يعلى بن أمية حديث حسن غريب صحيح وهو حديث ابن عيينة

اس حدیث ابن عمر حسن غریب صحیح ہے معاذ بن علاء البصری ہیں اور عمرو بن علاء کے بھائی ہیں۔

ف: [illegible]

دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرماتے پھر تشریف فرما ہوتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ابن عمر فرماتے ہیں جس طرح کہ تم آج کل کر رہے ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس جابر بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے اور علماء کی یہی رائے ہے کہ دو خطبوں کے درمیان فصل کیا جائے۔

خطبہ مختصر پڑھنا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا آپ کی نماز بھی متوسط ہوا کرتی اور خطبہ بھی اس باب میں حضرت عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر بن سمرہ حسن صحیح ہے۔

منبر پر قرآن پڑھنا

صفوان بن یعلی بن امیہ اپنے والد سے راوی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر (خطبہ میں) آیت قرآن "ونادوا یا مالک الخ" پڑھتے سنا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث یعلی بن امیہ حسن غریب صحیح ہے ابن عیینہ کی بھی یہی

وَقَدِ اخْتَارَهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَقْرَأَ الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ آيًا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ فَلَمْ يَقْرَأْ فِي خُطْبَتِهِ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَعَادَ الْخُطْبَةَ

روایت ہے۔ بعض علماء نے اسے پسند کیا ہے کہ امام خطبے میں چند آیات قرآنیہ پڑھے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر امام خطبہ میں قرآن پاک سے کچھ نہ پڑھے تو دوبارہ خطبہ دے۔

بَابُ ۳۶۵ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

خطبہ کے وقت امام کی طرف متوجہ ہونا

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ مَنْصُورٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَسْتَحِبُّونَ اسْتِقْبَالَ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے ہم آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث منصور کو ہم صرف محمد بن فضل بن عطیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن فضل ہمارے اصحاب کے نزدیک ضعیف ہے اور حافظ حدیث نہیں ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ وہ خطبہ کے دوران امام طرف منہ کرنے کو مستحب جانتے ہیں۔ سفیان ثوری امام شافعی، امام احمد، اور امام اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں۔

بَابُ ۳۶۶ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

دوران خطبہ آنے والا شخص دو رکعتیں پڑھے

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک صحابی آئے آپ نے فرمایا "کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟" عرض کیا "نہیں" فرمایا "اٹھو اور پڑھو" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ عَنْ

عیاض بن عبداللہ بن سرح فرماتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تشریف لائے اس وقت مروان خطبہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي فَجَاءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى حَتَّى صَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ كَادُوا لَيَقَعُوا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَيَأْمُرُ بِهِ وَكَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ يَرَاهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عُمَرَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا فِي الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا دَخَلَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَإِنَّهُ يَجْلِسُ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ إِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ اتِّبَاعًا لِلْحَدِيثِ وَهُوَ رَوَى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ.

بَابُ ۳۶۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

دیکھا تھا آپ نے نماز شروع کر دی چوکیدار نے آکر آپ کو بٹھانا چاہا لیکن آپ نے نماز پڑھے بغیر بیٹھنے سے انکار فرمایا جب وہ واپس ہوئے تو ہم نے آکر عرض کیا اللہ آپ پر رحم فرمائے بلاشبہ وہ آپ پر حملہ کرنے کے قریب تھے آپ نے فرمایا میں ان دو رکعتوں کو اس کے بعد چھوڑنے والا نہیں جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز دیکھی پھر آپ نے ذکر فرمایا ایک آدمی جمعہ کے دن نہایت خستہ حالت میں آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ نے اسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم فرمایا حالانکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ابن ابی عمر فرماتے ہیں حضرت عیینہ تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے حالانکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہوتا اور اسی بات کا آپ حکم دیتے اور ابو عبدالرحمن مقری انہیں دیکھ رہے ہوتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابن ابی عمر کو کہتے سنا کہ ابن عیینہ نے فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھا اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید خدری حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں جب کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہ وغیرہ) کا یہی مسلک ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں پہلا قول اصح ہے۔

ف:۔ احناف کے نزدیک دوران خطبہ نماز پڑھنا [illegible]

علاء بن خالد قرشی کہتے ہیں میں نے حضرت حسن البصری رحمہ اللہ کو دیکھا آپ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت امام خطبہ دے رہا تھا آپ نے دو رکعتیں ادا کیں اور پھر بیٹھ گئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت حسن نے حدیث کی پیروی میں ایسا کیا اور وہ خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

خطبہ کے دوران کلام منع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی

عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَالُوا إِنْ تَكَلَّمَ غَيْرُهُ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ إِلَّا بِالْإِشَارَةِ وَاخْتَلَفُوا فِي رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ فَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٤٩٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رِقَابَ النَّاسِ وَشَدَّدُوا فِي ذٰلِكَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

٤٩٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَالْعَبَّاسُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" "جس نے جمعہ کے دن خطبۂ امام کے دوران یہ الفاظ بھی کہے کہ "چپ ہو جاؤ" اس نے لغو کام کیا"۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ اس پر علماء کا عمل ہے کہ خطبہ کے دوران گفتگو کرنا مکروہ ہے فرماتے ہیں اگر کوئی دوسرا بات کر رہا ہو تو اسے بھی صرف اشارے سے روکا جائے۔ سلام اور چھینک کا جواب دینے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس کی اجازت ہے امام احمد اور اسحق اسی کے قائل ہیں جبکہ بعض تابعین اور دوسرے علماء کے نزدیک یہ بھی مکروہ ہے امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔

جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنا مکروہ ہے

حضرت سہیل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد معاذ بن انس جہنی سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنالیا اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہیل بن معاذ غریب ہے ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں علماء کا اس پر عمل ہے وہ جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنا مکروہ جانتے ہیں اور اس معاملہ میں انہوں نے سختی برتی ہے بعض علماء نے رشدین بن سعد کے بارے میں کلام کیا اور اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے۔

خطبہ کے دوران احتباء منع ہے

نوٹ:۔ گھٹنوں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑے کو پیٹھ پیچھے سے لاتے

بن محمد الدوري قال انا ابو عبد الرحمن المقرئ عن سعيد بن ابي ايوب قال حدثني ابو مرحوم عن سهل بن معاذ عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الحبوة يوم الجمعة والامام يخطب قال ابو عيسى وهذا حديث حسن وابو مرحوم اسمه عبد الرحيم بن ميمون وقد كره قوم من اهل العلم الحبوة يوم الجمعة والامام يخطب ورخص في ذلك بعضهم منهم عبد الله بن عمر وغيره وبه يقول احمد واسحق لا يريان بالحبوة والامام يخطب باسا.

بیٹھے بازو ربیٹے کر احتباء کہتے ہیں۔ (مترجم)

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران احتباء سے منع فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے ایک جماعت نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران احتباء کو مکروہ کہا ہے جب کہ بعض نے اجازت دی ہے ان میں عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام شامل ہیں امام احمد اور اسحٰق بھی خطبہ کے دوران احتباء میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

باب ٣٦٥ ما جاء في كراهية رفع الايدي على المنبر

منبر پہ ہاتھ اٹھانا منع ہے

٤٩٨ - حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا حصين قال سمعت عمارة ابن رويبة وبشر بن مروان يخطب فرفع يديه في الدعاء فقال عمارة قبح الله هاتين اليديتين القصيرتين لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يزيد على ان يقول هكذا واشار هشيم بالسبابة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے عمارہ بن رویبہ سے سنا کہ بشر بن مروان نے خطبہ دیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے تو عمارہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان دو چھوٹے ہاتھوں کو ذلیل کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ کرتے نہیں دیکھا ہشیم (راوی) نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٦٦ ما جاء في اذان الجمعة

جمعہ کی اذان

٤٩٩ - حدثنا احمد بن منيع نا حماد بن خالد الخياط عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن السائب بن يزيد قال كان الاذان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر اذا خرج الامام واقيمت الصلوة فلما كان عثمان زاد النداء الثالث على الزوراء قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اذان، امام کے نکلنے اور نماز کھڑی ہونے کے وقت ہوا کرتی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو بلند مقامات پہ تیسری اذان کا اضافہ کیا گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٦٦ ما جاء في الكلام بعد نزول الإمام من المنبر

٥٠٠ - حدثنا محمد بن بشار نا أبو داود الطيالسي نا جرير بن حازم عن ثابت عن أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكلم بالحاجة إذا نزل من المنبر قال أبو عيسى هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث جرير بن حازم سمعت محمدا يقول وهم جرير بن حازم في هذا الحديث والصحيح ما روي عن ثابت عن أنس قال أقيمت الصلاة فأخذ رجل بيد النبي صلى الله عليه وسلم فما زال يكلمه حتى نعس بعض القوم قال محمد والحديث هو هذا وجرير بن حازم ربما يهم في الشيء وهو صدوق قال محمد وهم جرير بن حازم في حديث ثابت عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني قال محمد ويروى عن حماد بن زيد قال كنا عند ثابت البناني فحدث حجاج الصواف عن يحيى بن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني فوهم جرير فظن أن ثابتا حدثهم عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

٥٠١ - حدثنا الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن ثابت عن أنس قال لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما تقام الصلاة يكلمه الرجل يقوم بينه وبين القبلة فما زال يكلمه ولقد رأيت بعضهم ينعس من طول قيام النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو عيسى وهذا حديث حسن صحيح.

امام کا منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لانے کے بعد حسب ضرورت گفتگو فرماتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں اس کو ہم صرف جریر بن حازم کی روایت سے پہچانتے ہیں امام بخاری سے میں نے سنا انہوں نے فرمایا "جریر بن حازم سے اس روایت میں غلطی واقع ہوئی بواسطہ ثابت حضرت انس کی وہ روایت صحیح ہے جس میں آپ نے فرمایا" اقامت ہو چکی تھی کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑا اور دیر تک آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ بعض حضرات اونگھنے لگے امام بخاری فرماتے ہیں "حدیث یہی ہے اور جریر بن حازم کو بعض اوقات روایات میں وہم ہو جاتا ہے اور وہ صدوق ہے" امام بخاری فرماتے ہیں جریر بن حازم کو انس سے ثابت کی روایت میں وہم ہوا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب اقامت ہو جائے تو جب تک مجھے نہ دیکھو اس وقت کھڑے نہ ہو" امام بخاری فرماتے ہیں حماد بن زید سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ثابت بنانی کے پاس تھے حجاج صواف نے بواسطہ یحیی بن کثیر "عبداللہ بن ابی قتادہ" "ابو قتادہ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی آپ نے فرمایا نماز کھڑی ہو جائے تو جب تک مجھے نہ دیکھو کھڑے نہ ہو جریر نے وہم کیا کہ یہ حدیث بواسطہ ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ایک آدمی سے گفتگو فرماتے دیکھا حالانکہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ وہ شخص آپ کے اور قبلہ کے درمیان کھڑا تھا وہ آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگ اس کے لئے آپ کے زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے اونگھنے لگے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٣٦٠ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

٥٠٢ ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۔

نماز جمعہ کی قرأت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ کا والی مقرر کیا اور خود مکہ مکرمہ چلا گیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی (پہلی رکعت میں) سورہ جمعہ کی تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں " اذا جاءك المنافقون " پڑھی عبید اللہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور کہا آپ نے وہی دو سورتیں پڑھی ہیں جنہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی دو سورتیں پڑھتے سنا ہے اس باب میں حضرت ابن عباس، نعمان بن بشیر اور عنبسہ خولانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے یہ بھی مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں " سبح اسم ربك الاعلى " اور " ھل اتاك حديث الغاشيه " پڑھا کرتے تھے ،

بَابُ ٣٦١ مَا جَاءَ فِي مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٥٠٣ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُخَوَّلٍ ۔

جمعہ کے دن نماز فجر کی قرأت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز فجر کی نماز میں " تنزیل السجدہ " اور " ھل اتی علی الانسان " پڑھا کرتے تھے ۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے ، سفیان ثوری اور کئی دیگر راویوں نے یہ حدیث حضرت مخول سے بھی روایت کی ہے ۔

بَابُ ٣٦٢ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

٥٠٤ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

٥٠٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٥٠٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٥٠٧۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ أَبِيْ صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهُ أَمَرَ أَنْ يُصَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا وَذَهَبَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ إِلٰى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِسْحٰقُ إِنْ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى أَرْبَعًا وَإِنْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَابْنُ عُمَرَ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

سے راوی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے حضرت نافع نے بھی اسے ابن عمر سے روایت کیا ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی اور احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کی نماز سے فارغ ہوئے تو دو رکعتیں گھر میں پڑھیں پھر فرمایا" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیئے کہ چار رکعتیں ادا کرے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں قوی شمار کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس پر بعض علماء کا عمل ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ جمعہ سے پہلے اور بعد چار چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے جمعہ کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا ابن مسعود کے قول پر عمل ہے امام اسحٰق فرماتے ہیں اگر مسجد میں پڑھے تو چار رکعتیں اور گھر میں پڑھے تو دو رکعتیں ادا کرے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جو آدمی جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے اسے چاہیئے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بعد از وصال نبوی

الله عليه وسلم صلى في المسجد بعد الجمعة ركعتين فصلى بعد الركعتين اربعا.

٥٠٨. حدثنا بذلك ابن ابي عمر نا سفيان عن ابن جريج عن عطاء قال رأيت ابن عمر صلى بعد الجمعة ركعتين ثم صلى بعد ذلك اربعا حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار قال ما رأيت احدا انص للحديث من الزهري وما رأيت احدا الدراهم اهون عنده منه ان كانت الدراهم عنده بمنزلة البعر قال ابو عيسى سمعت ابن ابي عمر يقول سمعت سفيان بن عيينة يقول كان عمرو بن دينار اسن من الزهري.

نماز جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں مسجد میں پڑھی ہیں۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں پڑھیں عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے زہری سے زیادہ حدیث کو پہچاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اور میں نے زہری سے زیادہ روپے کو بے قدر جاننے والا بھی کوئی نہیں دیکھا بے شک ان کے نزدیک روپے کی قیمت اونٹ کی مینگنی سے زیادہ نہ تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابن عمر سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے تھے۔

باب فيمن يدرك من الجمعة ركعة

٥٠٩. حدثنا نصر بن علي وسعيد بن عبد الرحمن وغير واحد قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك من الصلوة ركعة فقد ادرك الصلوة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا من ادرك ركعة من الجمعة صلى اليها اخرى ومن ادركهم جلوسا صلى اربعا وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق.

جمعہ کی ایک رکعت پانے والا کیا کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے تمام نماز کو پالیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ اور تابعین کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے اس کے ساتھ دوسری ملالے اور جو بیٹھنے کی حالت میں شامل ہوا وہ چار پڑھے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب في القائلة يوم الجمعة

٥١٠. حدثنا علي بن حجر نا عبد العزيز بن ابي حازم وعبد الله بن جعفر عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال ما كنا نتغدى في عهد رسول الله صلى

جمعہ کے دن قیلولہ کرنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عہد رسالت میں ہم جمعہ کی نماز کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ٣٨٣ فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

٥١١. حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ٣٨٤ مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٥١٢. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ أَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ إِلَّا خَمْسَةَ أَحَادِيثَ وَعَدَّهَا شُعْبَةُ وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيثُ فِيمَا عَدَّهَا شُعْبَةُ وَكَأَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَسْمَعْهُ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہل بن سعد حسن صحیح ہے۔

جسے جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن اونگھ آئے وہ اپنی جگہ بدل لے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جمعہ کے دن سفر کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا اتفاقاً جمعہ کا دن تھا۔ دوسرے ساتھی صبح صبح چلے گئے لیکن انہوں نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ پھر ان سے جا ملوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ان کو دیکھ لیا تو فرمایا "تمہیں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بوقت صبح جانے سے کس نے روکا" انہوں نے عرض کیا "میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھوں پھر ان سے جا ملوں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم زمین میں سب خرچ کرو تب بھی وہ ثواب نہیں پا سکتے جو صبح کے وقت روانگی میں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں شعبہ فرماتے ہیں حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں ان پانچ کو شعبہ نے شمار کیا ان میں یہ حدیث نہیں ہے اور یہ حدیث حکم نے مقسم سے نہیں سنی جمعہ کے دن سفر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے

بَأْسًا بِأَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الصَّلٰوةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَلَا يَخْرُجُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ۔

بعض کے نزدیک کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت نہ ہو بعض علماء فرماتے ہیں صبح ہو جانے کے بعد نماز جمعہ سے قبل نہ نکلے۔

بَابٌ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو يَحْيٰى إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ بِنَحْوِهِ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرِوَايَةُ هُشَيْمٍ أَحْسَنُ مِنْ رِوَايَةِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔

جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں پر لازم ہے کہ جمعہ کے روز غسل کریں اور اپنے گھر کی خوشبو سے خوشبو لگائیں اگر خوشبو نہ ملے تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے اس باب میں حضرت ابوسعید اور ایک انصاری شیخ سے بھی روایات منقول ہیں۔

یزید بن زیاد سے بھی اس کے ہم معنی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن ہے۔ اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے ہشیم کی روایت احسن ہے۔ اور اسماعیل بن ابراہیم تیمی کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ

بَابٌ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسٰى نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ لَا يَرْكَبَ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔

ابواب عیدین

عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز عید کے لئے پیدل چلنا اور نماز سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ اسے پسند فرماتے ہیں کہ آدمی عید کی نماز کے لئے پیادہ پا جائے اور بلا عذر سواری پر نہ بیٹھے

باب ۳۸۰ في صلوة العيد قبل الخطبة

٥١٦ - حدثنا محمد بن المثنى نا أبو أسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر يصلون في العيدين قبل الخطبة ثم يخطبون وفي الباب عن جابر وابن عباس قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أن صلوة العيدين قبل الخطبة ويقال أن أول من خطب قبل الصلوة مروان بن الحكم.

باب ۳۸۱ أن صلوة العيدين بغير أذان ولا إقامة

٥١٧ - حدثنا قتيبة نا أبو الأحوص عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير أذان ولا إقامة وفي الباب عن جابر بن عبد الله وابن عباس قال أبو عيسى وحديث جابر بن سمرة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أن لا يؤذن لصلوة العيدين ولا لشيء من النوافل.

باب ۳۸۲ القراءة في العيدين

٥١٨ - حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في العيدين وفي الجمعة بسبح اسم ربك الأعلى و هل أتاك حديث الغاشية وربما اجتمعا في يوم

عید کی نماز خطبہ سے پہلے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما پہلے نماز عید پڑھاتے پھر خطبہ ارشاد فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ہے اور مروان بن حکم نے نماز عید سے پہلے خطبہ دینے کی ابتداء کی۔

عیدین کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارہا عیدین کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہے اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث جابر بن سمرہ حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ عیدین کی نماز اور نوافل کے لئے اذان نہ دی جائے۔

عیدین کی قرأت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید اور جمعہ کی نماز میں "سبح اسم ربك الاعلى" اور "هل اتاك حديث الغاشية" پڑھا کرتے تھے۔ بعض اوقات دونوں (عید اور جمعہ) ایک دن جمع ہو جاتے تو ان دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔ اس باب میں حضرت ابو واقد، سمرہ بن جندب، اور

وَاحِدٍ فِيهِمَا أَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِي الرِّوَايَةِ فَيُرْوَى عَنْهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَا يُعْرَفُ لِحَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ رِوَايَةٌ عَنْ أَبِيهِ وَحَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَرَوَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَحَادِيثَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ نَحْوُ رِوَايَةِ هَؤُلَاءِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِقَافْ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ.

۵١٩۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى نَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافْ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵٢٠۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

بَابٌ ٣٨٠ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

۵٢١۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ

ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن نعمان بن بشیر حسن صحیح ہے سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ابوعوانہ کی مثل حدیث روایت کی ہے لیکن ابن عیینہ کی روایات میں اختلاف ہے ابن عیینہ سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر — محمد بن منتشر، حبیب بن سالم، نعمان بن بشیر سے روایت ہے اور حبیب بن سالم کی اپنے والد سے کوئی روایت معروف نہیں۔ حبیب بن سالم حضرت نعمان بن بشیر کے غلام تھے۔ اور انہوں نے حضرت نعمان سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ ابن عیینہ سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر ان حضرات کی روایت کے مطابق بھی منقول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ عیدین کی نماز میں "سورۃ قاف" اور "اقتربت الساعۃ" پڑھا کرتے تھے، امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحیٰ کی نمازوں میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا "ق والقرآن المجید" اور "اقتربت الساعۃ وانشق القمر" پڑھا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن عیینہ نے ضمرہ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

تکبیراتِ عیدین

کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرات سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرات

فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَدِّ كَثِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ نَحْوَ هَذِهِ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَبْدَأُ بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا مَعَ تَكْبِيرَةِ الرُّكُوعِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔

کے بعد پانچ تکبیریں فرمائیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں کثیر کے دادا کی روایت حسن ہے اور اس باب میں مروی احادیث رسول میں سے احسن ہے ان کا نام عمرو بن عوف مزنی ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی حدیث پر عمل ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے کہ انہوں نے مدینہ طیبہ میں اسی طرح نماز پڑھائی۔ اہل مدینہ کا یہی قول ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیدین کی نو تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پہلے قرأت ہے۔ پھر چار تکبیریں ہیں۔ رکوع کی تکبیر ان میں شامل ہے اکثر صحابہ کرام سے اسی طرح مروی ہے، اہل کوفہ اور سفیان ثوری اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۳۶: لَا صَلَوٰةَ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهُمَا

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَدْ رَأَى طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الصَّلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَقَبْلَهَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

عید کی نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر نہ تو عید سے پہلے نماز پڑھی اور نہ ہی عید کے بعد۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض صحابہ و تابعین عید سے پہلے اور بعد نماز جائز قرار دیتے ہیں۔ پہلا قول زیادہ صحیح

وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

٥٢٣۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ہے۔

حضرت ابوبکر بن حفص جو عمر بن سعد بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن تشریف لائے تو آپ نے عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ

نماز عید کے لئے عورتوں کا جانا

٥٢٤۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مَنْصُوْرٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيْبِهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کنواری، بالغہ، پردہ نشین اور حیض والی عورتیں عید کے دن (عید گاہ کی طرف) نکلتی تھیں چنانچہ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے علیحدہ رہتیں اور دعا میں شریک ہوتیں ایک صحابیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا اس کی دوسری بہن اسے ایک چادر ادھار دیدے۔

٥٢٥۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْعِيْدَيْنِ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اَكْرَهُ الْيَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاِنْ اَبَتِ الْمَرْاَةُ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ فَلْيَاْذَنْ لَهَا زَوْجُهَا اَنْ تَخْرُجَ فِيْ اَطْمَارِهَا وَلَا تَتَزَيَّنْ فَاِنْ اَبَتْ اَنْ تَخْرُجَ كَذٰلِكَ فَلِلزَّوْجِ اَنْ يَّمْنَعَهَا عَنِ الْخُرُوْجِ وَيُرْوٰى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَتِ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

حفصہ بنت سیرین نے ام عطیہ سے اسی کے ہم مثل روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام عطیہ حسن صحیح ہے بعض علماء کا اسی پر عمل ہے اور انہوں نے عورتوں کو عید گاہ میں جانے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں آج کے دور میں میرے نزدیک عورتوں کا نماز عید کے لئے جانا مکروہ ہے البتہ اگر کوئی عورت ضرور جانا چاہے تو اس کا خاوند اسے پرانے کپڑوں میں بغیر زینت کے جانے کی اجازت دے سکتا ہے، اور اگر وہ اس طرح جانے سے انکار کرے تو خاوند کو روکنے کا حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی آج کی حالت دیکھتے تو منع فرما دیتے جس طرح

وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهٗ كَرِهَ الْيَوْمَ الْخُرُوْجَ لِلنِّسَاءِ اِلَى الْعِيْدِ۔

بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا۔ سفیان ثوری بھی اس دور میں عورتوں کا عیدگاہ میں جانا مکروہ جانتے ہیں۔

بَابُ ۳۶۲ مَا جَاءَ فِيْ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ وَرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ

عیدگاہ کی طرف آتے جاتے راستہ بدلنا

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْكُوْفِيُّ وَاَبُوْ زُرْعَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى اَبُوْ تُمَيْلَةَ وَيُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْاِمَامِ اِذَا خَرَجَ فِيْ طَرِيْقٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ غَيْرِهٖ اِتِّبَاعًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ كَاَنَّهٗ اَصَحُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابورافع رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن غریب ہے۔ ابوتمیلہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث بواسطہ فلیح بن سلیمان اور سعید بن حارث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ بعض علماء نے آتے جاتے وقت راستہ بدلنے کو اس حدیث کی اتباع میں مستحب قرار دیا ہے۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے گویا کہ حضرت جابر کی حدیث اصح ہے۔

بَابٌ فِي الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا پی لینا

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ ثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْاَسْلَمِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَعْرِفُ لِثَوَابِ بْنِ عُتْبَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ شَيْئًا وَيُسْتَحَبُّ لَهٗ

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ تناول نہ فرماتے۔ اس باب میں حضرت علی اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی غریب ہے امام بخاری فرماتے ہیں ثواب بن عتبہ سے اس حدیث کے سوا کوئی دوسری روایت میرے علم میں نہیں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف نہ

أَنْ يُفْطِرَ عَلَى التَّمْرِ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يَرْجِعَ.

۵۲۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلَى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

جائے اور کھجور کا کھانا مستحب ہے عید الاضحیٰ کے روز نماز سے واپسی پر کھانا مستحب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں عیدگاہ کی طرف جانے سے قبل چند کھجوریں تناول فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

أَبْوَابُ السَّفَرِ

ابواب سفر

بَابُ التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

۵۲۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ سُرَاقَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَبَعْدَهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

سفر میں قصر نماز

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ سفر کئے ہیں آپ ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ نہ تو اس سے پہلے نماز پڑھتے اور نہ ہی اس کے بعد۔ اگر میں اس سے پہلے یا بعد نماز پڑھتا تو اسکو (فرائض کو) پورا کرتا۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن عباس، عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن غریب ہے اس طرح ہم نے صرف یحییٰ بن سلیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے بواسطہ آل سراقہ کے ایک شخص اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عطیہ عوفی نے بواسطہ ابن عمر روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں (فرض) نماز سے پہلے اور بعد نفل پڑھا کرتے تھے۔ صحیح روایات میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان (ابتدائے خلافت میں) سفر کی نمازیں قصر کیا کرتے تھے اکثر صحابہ کرام اور تابعین

اللہ علیہ وسلم وغیرھم وقد روی عن عائشة انھا کانت تتم الصلوة فی السفر والعمل علی ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وھو قول الشافعی واحمد واسحق الا ان الشافعی یقول التقصیر رخصة لہ فی السفر فان اتم الصلوة اجزأ عنہ۔

٥٣٠۔ حدثنا احمد بن منیع نا ھشیم نا علی بن زید بن جدعان عن ابی نضرة قال سئل عمران بن حصین عن صلوة المسافر فقال حججت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین وحججت مع ابی بکر فصلی رکعتین ومع عمر فصلی رکعتین ومع عثمان ست سنین من خلافتہ او ثمان سنین فصلی رکعتین قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح۔

٥٣١۔ حدثنا قتیبة نا سفیان بن عیینة عن محمد بن المنکدر وابراھیم بن میسرة انھما سمعا انس بن مالک قال صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر بالمدینة اربعا وبذی الحلیفة العصر رکعتین ھذا حدیث صحیح۔

٥٣٢۔ حدثنا قتیبة نا ھشیم عن منصور بن زاذان عن ابن سیرین عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المدینة الی مکة لا یخاف الا رب العلمین فصلی رکعتین قال ابو عیسی ھذا حدیث صحیح۔

باب ٣٦ ما جاء فی کم تقصر الصلوة

٥٣٣۔ حدثنا احمد بن منیع نا ھشیم نا یحیی بن ابی اسحق الحضرمی نا انس بن مالک قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینة الی مکة

کا یہی مسلک ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ آپ سفر میں پوری نماز پڑھا کرتی تھیں جبکہ عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی روایات پر ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے البتہ امام شافعی فرماتے ہیں سفر میں قصر کی اجازت ہے اگر پوری نماز پڑھے تو بھی جائز ہے۔

حضرت ابو نضرہ بیان کرتے ہیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سفری نماز کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا آپ نے دو رکعتیں پڑھیں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق کے ہمراہ حج کیا ان دونوں نے دو دو رکعتیں پڑھیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آپکے دور خلافت میں سات یا آٹھ سال حج کیا آپ نے بھی دو ہی رکعتیں ادا فرمائیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک سے سنا آپ نے فرمایا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں ظہر کی نماز چار رکعات پڑھیں۔ اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعتیں ادا کیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے آپ صرف اللہ رب العالمین سے ڈرتے سفر کے دوران آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ یہ ترمذی فرماتے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کتنے دن کے سفر پر قصر کا حکم ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ گئے تو آپ نے دو رکعتیں نماز پڑھی ابو اسحق حضرمی کہتے ہیں میں نے حضرت انس

نصلي ركعتين قال قلت لانس كم اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة قال عشرا و
في الباب عن ابن عباس وجابر قال ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح وقد روي عن ابن عباس
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه اقام في بعض اسفاره تسع عشرة يصلي ركعتين قال ابن عباس فنحن
اذا اقمنا ما بيننا وبين تسع عشرة صلينا ركعتين وان زدنا على ذلك اتممنا الصلوة وروي عن
علي انه قال من اقام عشرة ايام اتم الصلوة و روي عن ابن عمر انه قال من اقام خمسة عشر
يوما اتم الصلوة وروي عنه ثنتي عشرة وروي عن سعيد بن المسيب انه قال اذا اقام اربعا صلى
اربعا وروى ذلك عنه قتادة وعطاء الخراساني وروى عنه داود بن ابي هند خلاف هذا واختلف
اهل العلم بعد في ذلك فاما سفيان الثوري واهل الكوفة فذهبوا الى توقيت خمس عشرة
وقالوا اذا اجمع على اقامة خمس عشرة اتم الصلوة وقال الاوزاعي اذا اجمع على اقامة ثنتي
عشرة اتم الصلوة وقال مالك والشافعي واحمد اذا اجمع على اقامة اربع اتم الصلوة واما اسحاق
فراى اقوى المذاهب فيه حديث ابن عباس قال لانه روى عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم
تاوله بعد النبي صلى الله عليه وسلم اذا اجمع على اقامة تسع عشرة اتم الصلوة ثم اجمع اهل
العلم على ان للمسافر ان يقصر ما لم يجمع اقامة وان اتى عليه سنون.

٥٢٣ - حدثنا هناد نا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن عكرمة عن ابن عباس قال سافر رسول الله صلى الله عليه وسلم سفرا فصلى تسعة

سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مکہ میں کتنی مدت ٹھہرے؟ انہوں نے فرمایا "دس دن" اس باب میں حضرت ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات سفر میں انیس دن ٹھہرتے اور دو دو رکعتیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اگر ہم انیس دن تک ٹھہرتے تو دو رکعتیں پڑھتے اگر زیادہ ٹھہرتے نماز پوری کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو دس دن ٹھہرے پوری نماز پڑھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا جو آدمی پندرہ دن سفر میں رہے وہ پوری نماز پڑھے آپ سے بارہ دن بھی مروی ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار دن ٹھہرے تو چار رکعتیں ادا کرے قتادہ اور عطاء خراسانی نے آپ سے یہ روایت نقل کی ہے داؤد بن ابی ہند نے آپ سے اسکے خلاف روایت بیان کی ہے بعد کے علماء کا بھی اسمیں اختلاف ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک پندرہ دن کا تعین ہے وہ فرماتے ہیں جب پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو نماز پوری پڑھے امام اوزاعی فرماتے ہیں بارہ دن قیام کے ارادے پر پوری نماز پڑھی جائے امام مالک، شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں چار دن قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز ہے امام اسحق نے اس بارے میں حدیث ابن عباس کو اقویٰ مذہب قرار دیا ہے فرماتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس پر عمل بھی کیا کہ جب انیس دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو نماز پوری پڑھے علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مسافر قصر سے نماز پڑھتا رہے جب تک اقامت کی نیت نہ کرے اگرچہ کئی سال گزر جائیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر تشریف لے گئے تو آپ نے انیس دن دو دو رکعتیں نماز پڑھی

عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ابن عباس فرماتے ہیں ہم بھی انیس دن کے دوران قیام دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں جب اس سے زیادہ دن ٹھہرتے چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

بَابُ ٣٨ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نفل نماز

٥٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَرَآهُ حَسَنًا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ ثُمَّ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَطَوَّعَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَلَمْ تَرَ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُصَلَّى قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعْنَى مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ قَبُولُ الرُّخْصَةِ وَمَنْ تَطَوَّعَ فَلَهُ فِي ذَلِكَ فَضْلٌ كَثِيرٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ.

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ سفر کئے ہیں میں نے آپ کو کبھی بھی زوال آفتاب کے بعد ظہر سے پہلے دو رکعت چھوڑتے نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء غریب ہے نیز آپ فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی اسکو صرف لیث بن سعد کی روایت سے پہچانا اور ابو بسرہ کے نام سے وہ بھی ناواقف تھے البتہ اس حدیث کو انہوں نے حسن سمجھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز سے پہلے اور بعد نفل نہیں پڑھتے تھے اور انہی سے یہ روایت بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کا اس میں اختلاف ہو گیا بعض کے نزدیک سفر میں نفل پڑھنے جائز ہیں امام احمد اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے علماء کی ایک جماعت نماز سے پہلے اور بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں سمجھتی اور سفر میں نفل نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے نہ پڑھے اس نے رخصت پر عمل کیا اور جس نے پڑھے اس کے لئے زیادہ فضیلت ہے۔ اکثر علماء کا مختار مذہب یہی ہے کہ سفر میں نفل پڑھے جائیں۔

٥٣٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے سفر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کے دو فرض اور پھر دو نفل ادا کئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اسے ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ سے اور نافع

قَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

٥٣٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَا رَوَى ابْنُ أَبِي لَيْلٰى حَدِيثًا أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْ هٰذَا.

نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر و حضر میں نماز پڑھی ہے حضر میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور پھر دو۔ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو۔ عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد کچھ نہ پڑھا۔ مغرب کی نماز سفر و حضر میں تین رکعات پڑھیں۔ سفر و حضر میں ان میں کوئی کمی نہ کی یہ دن کے وتر ہیں۔ اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ کی کوئی روایت اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

٥٣٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ تَفَرَّدَ بِهِ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرَهُ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ

دو نمازیں اکٹھی پڑھنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں تھے۔ جب آپ زوال شمس سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کی نماز مؤخر کر کے عصر کے ساتھ جمع فرماتے اور دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرماتے۔ اور اگر زوال آفتاب کے بعد کوچ فرماتے تو عصر کی نماز میں جلدی کرتے ہوئے ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھتے پھر روانگی ہوتی۔ اگر مغرب سے پہلے کوچ فرماتے تو مغرب کو مؤخر کرتے ہوئے عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھتے اگر مغرب کے بعد روانہ ہوتے تو عشاء میں جلدی کرتے ہوئے مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھتے اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، انس، عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابن عباس، اسامہ بن زید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں علی بن مدینی نے یہ حدیث بواسطہ احمد بن حنبل، قتیبہ سے روایت کی ہے۔ حدیث معاذ حسن غریب ہے اس میں قتیبہ منفرد ہیں لیث سے قتیبہ کے سوا کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں۔ لیث کی روایت بواسطہ یزید بن ابی حبیب، ابوالطفیل، حضرت معاذ سے

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْمَعْرُوفُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثُ مُعَاذٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ وَبِهٰذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يَقُولَانِ لَا بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ فِي وَقْتِ أَحَدِهِمَا.

غریب ہے۔ علماء کے نزدیک حدیث معاذ بواسطہ ابوزبیر و ابوطفیل، معروف ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا قرہ بن خالد، سفیان ثوری، امام مالک اور کئی دوسرے حضرات نے ابوزبیر مکی سے یہ روایت نقل کی ہے، امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو ایک وقت جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

٥٣٩ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتُغِيثَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ فَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ. قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ کو کسی رشتہ دار کی مدد کے لئے طلب کیا گیا تو آپ تیزی سے چل پڑے مغرب کو مؤخر کیا اور جب شفق غائب ہو گئی تو اتر کر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں پھر لوگوں کو بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے جب آپ نے جلدی جانا ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[illegible]

بَابُ ٣٣ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء

٥٤٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَآبِي اللَّحْمِ. قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَاسْمُ عَمِّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ.

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر بارش کے لئے باہر تشریف لائے دو رکعت نماز جہری قرأت سے پڑھائی اور چادر کو الٹایا، ہاتھوں کو اٹھا کر بارش کے لئے دعا مانگی اور اس حالت میں قبلہ کی طرف متوجہ تھے اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، انس اور آبی اللحم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث عبداللہ بن زید حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید عاصم مازنی ہیں۔

٥٤١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ عَنْ آبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأٰى رَسُولَ اللهِ

حضرت آبی اللحم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت کے پاس بارش طلب کرتے ہوئے دیکھا آپ ہاتھوں کو اٹھائے دعا مانگ رہے تھے امام

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُو قَالَ أَبُوعِيسَى كَذَا قَالَ قُتَيْبَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ آبِي اللَّحْمِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ وَعُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ وَلَهُ صُحْبَةٌ۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتَّى أَتَى الْمُصَلَّى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدِ قَالَ أَبُوعِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ مُتَخَشِّعًا قَالَ أَبُوعِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْاِسْتِسْقَاءِ نَحْوَ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ يُكَبِّرُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوعِيسَى وَرُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يُكَبِّرُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ كَمَا يُكَبِّرُ فِي صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ۔

بَابُ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ

ترمذی فرماتے ہیں قتیبہ نے اس حدیث میں ابی اللحم کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے ان سے صرف یہی ایک مرفوع حدیث معروف ہے عمیر "ابو اللحم" کے غلام ہیں انہوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

حضرت عبداللہ بن کنانہ فرماتے ہیں۔ امیر مدینہ ولید بن عقبہ نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام کپڑوں میں تواضع کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے تشریف لے گئے جائے نماز پر پہنچے اور تمہارے خطبہ کی طرح کا خطبہ ارشاد نہیں فرمایا لیکن مسلسل دعا، عاجزی اور تکبیر میں رہے اور عید کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع سفیان، ہشام بن اسحاق حضرت عبداللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی روایت نقل کی البتہ اس میں "متخشعا اور خشوع کرتے ہوئے" کا لفظ زائد ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی کا یہی قول ہے فرماتے ہیں، نماز استسقاء العید کی نماز کی طرح پڑھی جائے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہی جائیں۔ امام شافعی نے ابن عباس کی حدیث سے استدلال کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں مالک بن انس سے روایت ہے کہ عیدین میں تکبیرات ہیں لیکن نماز استسقاء میں تکبیریں نہ کہی جائیں۔

[illegible]

[illegible]

سورج گہن کی نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھی قرأت فرمائی اور

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى في كسوف فقرأ ثم ركع ثم قرأ ثم ركع ثم قرأ ثم ركع ثم سجد سجدتين والأخرى مثلها وفي الباب عن علي وعائشة وعبد الله بن عمرو والنعمان بن بشير والمغيرة ابن شعبة وأبي مسعود وأبي بكرة وسمرة وابن مسعود وأسماء ابنة أبي بكر وابن عمر وقبيصة الهلالي وجابر بن عبد الله وأبي موسى وعبد الرحمن بن سمرة وأبي بن كعب قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد روي عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى في كسوف أربع ركعات في أربع سجدات وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحق قال واختلف أهل العلم في القراءة في صلوة الكسوف فرأى بعض أهل العلم أن يسر بالقراءة فيها بالنهار ورأى بعضهم أن يجهر بالقراءة فيها نحو صلوة العيدين والجمعة وبه يقول مالك وأحمد وإسحاق يرون الجهر فيها قال الشافعي لا يجهر فيها وقد صح عن النبي صلى الله عليه وسلم كلتا الروايتين صح عنه انه صلى أربع ركعات في أربع سجدات وصح عنه انه صلى ست ركعات في أربع سجدات وهذا عند أهل العلم جائز على قدر الكسوف إن تطاول الكسوف فصلى ست ركعات في أربع سجدات فهو جائز وإن صلى أربع ركعات في أربع سجدات وأطال القراءة فهو جائز ويرى أصحابنا أن يصلي صلوة الكسوف في جماعة في كسوف الشمس والقمر۔

پھر رکوع کیا تین مرتبہ اسی طرح کرنے کے بعد دو سجدے کئے دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن عمرو، نعمان بن بشیر، مغیرہ بن شعبہ، ابو مسعود، ابو بکرہ، سمرہ، ابن مسعود، اسماء بنت ابی بکر، ابن عمر، قبیصہ الہلالی، جابر بن عبداللہ، ابو موسیٰ، عبدالرحمٰن بن سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے حضرت ابن عباس سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف چار رکوع اور چار سجدوں میں پڑھی ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ یہی فرماتے ہیں۔ سورج گہن کی نماز میں قرأت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک دن کو پست آواز سے قرأت کی جائے۔ بعض علماء فرماتے ہیں نماز عیدین اور جمعہ کی طرح یہاں بھی بلند آواز سے قرأت کی جائے۔ امام مالک، احمد اور اسحٰق جہری قرأت کے ہی قائل ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں جہر نہ کی جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں روایتیں صحیح ثابت ہیں یہ بھی صحیح ہے کہ آپ نے چار رکوع چار سجدوں کے ساتھ کیے اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ نے سات رکوع چار سجدوں کے ساتھ کیے۔ علماء کے نزدیک گہن کے مطابق جائز ہے اگر کسوف لمبا ہو جائے تو رکوع چھ تک چار سجدوں میں ادا کرے یہ جائز ہے اگر چار رکوع چار سجدوں کے ساتھ کرے اور قرأت لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گہن اور چاند گہن کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔

٥٤٠۔ حدثنا محمد بن عبد الملك ابن أبي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة أنها قالت خسفت الشمس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نہایت طویل قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا اسے بھی طویل کیا پھر رکوع

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ يَرَوْنَ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ سِرًّا اِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ بِتَكْبِيْرٍ وَثَبَتَ قَائِمًا كَمَا هُوَ وَقَرَاَ اَيْضًا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ تَامَّتَيْنِ وَيُقِيْمُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ نَحْوًا مِّمَّا اَقَامَ فِيْ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ.

باب۱۳ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الْكُسُوْفِ

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا اِبْرَاهِيْمُ

سے سر اٹھا کر طویل قرأت فرمائی جو پہلی قرأت کے مقابلے میں کم تھی پھر لمبا رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھا کر سجدے میں تشریف لے گئے اور پھر اسی طرح دوسری رکعت بھی ادا فرمائی امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے وہ سورج گہن کی نماز دو رکعتیں اور چار سجدوں کیساتھ چار رکعات کا قول کرتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ سورہ بقرہ" جیسی سورہ پست آواز سے پڑھی جائے اگر دن ہو پھر قرأت کے مطابق طویل رکوع کیا جائے پھر تکبیر کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھائے اور اطمینان سے کھڑے ہوکر سورہ فاتحہ اور سورہ" آل عمران" جیسی کوئی سورت پڑھے پھر قرأت کے مطابق طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے پھر دو مکمل سجدے کرے اور رکوع کی طرح وہاں بھی ٹھہرا رہے پھر دوسری رکعت کے لئے اٹھ کھڑا ہو سورہ فاتحہ اور سورہ نساء جیسی سورت پڑھکر طویل رکوع کرے پھر تکبیر کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ سورہ" مائدہ" جیسی سورۃ پڑھکر قرأت کیمطابق طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے اور پھر دو سجدے کرکے تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے۔

ف : احناف کے نزدیک نماز کسوف دو رکعتیں [illegible] ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible] کے مطابق ہیں [illegible] ۔ مترجم

نمازِ کسوف کی قرأت

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھائی جس کی آواز ہم نہیں سن رہے تھے، اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سمرہ بن جندب، حسن صحیح غریب ہے بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی بھی یہی فرماتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی

بن صُمَدٍ نا عن سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْكُسُوفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا قَالَ أَبُو عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ نَحْوَهُ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِي مَقَامِ أُولٰئِكَ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَأَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ وَأَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسٰى وَقَدْ ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ إِلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ أَحْمَدُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ عَلٰى أَوْجُهٍ وَمَا أَعْلَمُ فِي هٰذَا الْبَابِ إِلَّا حَدِيْثًا صَحِيْحًا وَأَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَهٰكَذَا قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَبَتَتِ الرِّوَايَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ وَرَأٰى أَنَّ كُلَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَهُوَ جَائِزٌ وَهٰذَا عَلٰى قَدْرِ الْخَوْفِ قَالَ إِسْحٰقُ وَلَسْنَا نَخْتَارُ حَدِيْثَ سَهْلٍ

اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف جہری قرأت سے پڑھی امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسحاق فزاری نے سفیان بن حسین سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام مالک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

نماز خوف

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو دو رکعتوں میں سے ایک رکعت پڑھائی جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں تھا پھر یہ لوگ واپس جا کر ان کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا آپ نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا انہوں نے اٹھ کر اپنی نماز مکمل کی اور دوسری جماعت نے بھی اپنی باقی ماندہ رکعت پڑھ کر نماز مکمل کی۔ اس باب میں حضرت جابر، حذیفہ، زید بن ثابت ابن عباس، ابوہریرہ، ابن مسعود، سہل بن ابی حثمہ ابو عیاش زرقی (ان کا نام زید بن ثابت ہے) اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مالک بن انس نے نماز خوف کے بارے میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اپنایا ہے امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں کئی طریقے مروی ہیں اور مجھے کوئی صحیح حدیث معلوم نہیں۔ نیز آپ کے نزدیک نماز خوف کا ہر مروی طریقہ جائز ہے اور یہ مقدار کیفیت خوف پر ہے، امام اسحاق فرماتے ہیں ہم حدیث سہل کو دیگر روایات پر ترجیح نہیں دیتے۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے، موسیٰ بن عقبہ نے حضرت نافع

بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَلَى غَيْرِ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۵۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولٰئِكَ وَيَجِيءُ أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ لِي اكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلٰكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَمْ يَرْفَعْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَصْحَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ مَوْقُوفًا وَرَفَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ

کے واسطے سے حضرت ابن عمر سے اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو۔ ایک جماعت اس کے پیچھے اور ایک گروہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا ہو۔ امام ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کرے اور یہ بھی اسی طرح کریں۔ پھر یہ دوسروں کی جگہ چلے جائیں اور وہ دوسرے آجائیں امام انہیں بھی ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ (ایک رکعت) پڑھائے امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور ان کی ایک رکعت۔ پھر یہ اٹھ کر ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ نماز مکمل کر لیں۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے اسی طرح بواسطہ شعبہ، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم، اور صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابی حثمہ سے مرفوعاً حدیث بیان کی اور فرمایا اسے بھی یحییٰ بن سعید انصاری والی روایت کے پاس لکھ لو۔ مجھے حدیث یاد تو نہیں لیکن وہ یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی طرح تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے اسے قاسم بن محمد سے مرفوعاً نہیں نقل کیا۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے شاگردوں نے اسے اسی طرح موقوف روایت کیا ہے، شعبہ نے بواسطہ عبدالرحمن بن قاسم بن محمد مرفوع روایت نقل کی ہے، مالک بن انس نے بواسطہ یزید بن رومان اور صالح بن خوات ایک ایسے آدمی سے روایت کی ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف ادا کی ہے۔ وہ حدیث بھی اسی کی مثل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حسن

واحدٍ أنّ النّبيّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم صلّى بإحدى الطّائفتين ركعةً ركعةً فكانت للنّبيّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم ركعتين ركعتين.

صحیح ہے امام مالک، شافعی، احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں کئی راویوں سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک جماعت کو ایک ایک رکعت پڑھائی پس آپ کی دو رکعتیں ہوئیں اور ان کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

بَابُ ٢٩٢ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

٥٥٠۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِي فِي النَّجْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدِّمَشْقِيِّ.

سجدۂ تلاوت

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیارہ سجدے کیے ان میں سے سورۂ نجم کا سجدہ بھی تھا اس باب میں حضرت علی، ابن عباس، ابو ہریرہ، ابن مسعود، زید بن ثابت اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی درداء غریب ہے، ہم اسے صرف سعید بن ہلال بواسطہ عمر دمشقی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

٥٥١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُخْبِرًا يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِي فِي النَّجْمِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ وَكِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیارہ سجدے کئے ان میں ایک سورۂ نجم کا سجدہ ہے۔ یہ روایت پہلی روایت کی بہ نسبت زیادہ صحیح ہے۔

ف: احناف کے نزدیک قرآن پاک میں چودہ سجدے ہیں۔ (مترجم)

بَابُ ٢٩٣ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

٥٥٢۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهُ وَاللهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ اللهُ بِكَ وَفَعَلَ أَقُولُ قَالَ

عورتوں کا مسجدوں میں جانا

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے عورتوں کو رات کے وقت مساجد میں آنے کی اجازت دو حضرت ابن عمر کے صاحبزادے نے فرمایا اللہ کی قسم ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے وہ اسے فساد کا ذریعہ بنائیں گی۔ آپ نے فرمایا اللہ تیرا برا کرے اور اس

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا نَأْذَنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کیا ہیں: فرمانِ رسول پیش کر رہا ہوں اور تو کہہ رہا ہے ہم اجازت نہیں دینگے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی، زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ طَارِقٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذْبَةً وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَثْبَتُ أَهْلِ الْكُوْفَةِ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا قَالَ أَبُوْ عِيْسَى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

مسجد میں تھوکنا منع ہے

حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز میں ہو تو اپنی دائیں طرف نہ تھوک بلکہ اپنے پیچھے یا بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابن عمر، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طارق حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے میں نے جارود سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے وکیع کو فرماتے ہوئے سنا کہ ربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں اہل کوفہ میں سے منصور بن معتمر اثبت ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو چھپا دینا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ فِي السَّجْدَةِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

"سورۂ انشقاق" اور "سورۂ العلق" میں سجدہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "سورۂ انشقاق" اور "سورۂ العلق" کو سجدہ کیا۔

سفیان نے متعدد واسطوں سے

سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْحَدِيثِ أَرْبَعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُودَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا يَعْنِي النَّجْمَ وَالْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُودَ فِي سُورَةِ النَّجْمِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيهِ

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى نَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی اور اس میں چار تابعین ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے، اکثر علماء کا اس پر عمل ہے اور وہ ان دونوں سورتوں میں سجدہ کے قائل ہیں۔

سورۂ نجم میں سجدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کا سجدہ فرمایا، مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ سورۂ نجم میں سجدہ کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں مفصل میں سجدہ نہیں ہے مالک بن انس کا یہی قول ہے، پہلا قول اصح ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

سورۂ نجم کا سجدہ نہ کرنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم تلاوت کی لیکن آپ نے سجدہ نہ فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن صحیح ہے بعض علماء نے اس کی تاویل کرتے ہوئے فرمایا کہ جب حضرت زید نے تلاوت فرمائی

وَتَأَوَّلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ لِأَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حِينَ قَرَأَ فَلَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى مَنْ سَمِعَهَا وَلَمْ يُرَخِّصُوا فِي تَرْكِهَا وَقَالُوا إِنْ سَمِعَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَإِذَا تَوَضَّأَ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ فِيهَا وَالْتَمَسَ فَضْلَهَا وَرَخَّصُوا فِي تَرْكِهَا قَالُوا إِنْ أَرَادَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فَقَالُوا لَوْ كَانَتِ السَّجْدَةُ وَاجِبَةً لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا حَتَّى كَانَ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ سَجْدَةً عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَرَأَهَا فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَهَيَّأَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ فَقَالَ إِنَّهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ نَشَاءَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَسْجُدُوا وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ.

بَابُ ۲۹۹ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي صٓ

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي صٓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي هَذَا فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَسْجُدَ فِيهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهَا تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلَمْ يَرَوُا السُّجُودَ فِيهَا۔

تو سجدہ نہیں کیا اس لئے حضور نے بھی سجدہ نہیں فرمایا اور فرماتے ہیں سننے والے پر سجدہ واجب ہے اس کے ترک کی اجازت نہیں ہے نیز فرماتے ہیں اگر بے وضو (آیت سجدہ) سنے تو وضو کرکے سجدہ کریگا۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے امام اسحٰق بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں سجدہ اس پر واجب ہے جو کرنا چاہے اور اس کی فضیلت کا طالب ہو۔ اگر نہ کرنا چاہے تو چھوڑنے کی بھی اجازت ہے انہوں نے حضرت زید بن ثابت کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے وہ یہ کہ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑھی اور آپ نے سجدہ نہیں کیا۔ وہ فرماتے ہیں اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید کو اسوقت تک نہ چھوڑتے جبتک وہ سجدہ نہ کر لیتے اور خود حضور بھی سجدہ فرماتے نیز ان علماء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپ نے منبر پر آیت سجدہ تلاوت کی پھر اتر کر سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ پر اسے پڑھا لوگ سجدہ کرنے کیلئے تیار ہوئے تو آپ نے فرمایا ہم پر فرض نہیں ہم چاہیں تو کریں چاہیں تو نہ تو آپ نے سجدہ کیا اور نہ ہی لوگوں نے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

سورۂ ص میں سجدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سورۂ ص کا سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ موکدہ سجدوں میں سے نہیں ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس میں سجدہ ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں یہ ایک نبی کی توبہ ہے اس میں سجدہ نہیں ہے۔

باب فی السجدة فی الحج

٥٦٠ - حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله فضلت سورة الحج لان فيها سجدتين قال نعم ومن لم يسجدهما فلا يقرأهما قال ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده بالقوي واختلف اهل العلم في هذا فروي عن عمر ابن الخطاب وابن عمر انهما قالا فضلت سورة الحج بان فيها سجدتين وبه يقول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحق وراى بعضهم فيها سجدة وهو قول سفيان الثوري ومالك واهل الكوفة .

باب ما جاء ما يقول في سجود القرآن

٥٦١ - حدثنا قتيبة نا محمد بن يزيد بن خنيس نا الحسن بن محمد بن عبيد الله بن ابي يزيد قال قال لي ابن جريج يا حسن اخبرني عبيد الله بن ابي يزيد عن ابن عباس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني رأيتني الليلة وانا نائم كاني اصلي خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودي فسمعتها وهي تقول اللهم اكتب لي بها عندك اجرا وضع عني بها وزرا واجعلها لي عندك ذخرا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود قال الحسن قال لي ابن جريج قال لي جدك قال ابن عباس فقرأ النبي صلى الله عليه وسلم سجدة ثم سجد فقال ابن عباس فسمعته وهو يقول مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة وفي الباب عن ابي سعيد قال ابو عيسى هذا حديث غريب من حديث ابن عباس لا نعرفه الا من هذا الوجه .

٥٦٢ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب

سورۂ حج کا سجدہ

حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سورۂ حج کی اس لئے فضیلت ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں! آپ نے فرمایا "ہاں" اور جو شخص یہ سجدے نہ کرے اسے چاہیے کہ وہ انہیں نہ پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور اس میں علماء کا اختلاف ہے حضرت عمر اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سورت کی فضیلت اس لئے ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس میں ایک ہی سجدہ ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

سجدۂ تلاوت میں کیا پڑھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے کھڑا نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا میں نے اسے کہتے ہوئے سنا "اے اللہ! میرے لئے اس کے بدلے میں اپنے ہاں ثواب لکھ دے اور اس کے بدلے مجھ سے بوجھ اتار دے اسے میرے لئے خزانہ بنا دے اور اسے مجھ سے اسطرح قبول فرما جسطرح تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔ امام حسن فرماتے ہیں مجھ سے ابن جریج نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے تمہارے دادا عبید اللہ بن ابی یزید نے بیان کیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میں نے آپ کو وہی کلمات پڑھتے ہوئے سنا جو درخت کا واقعہ بیان کرنے والے شخص نے کہے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن عباس کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "نبی اکرم

الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

صلے اللہ علیہ وسلم رات کے سجدۂ تلاوت میں پڑھتے "میرے چہرہ نے اس کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اور اپنی قدرت وطاقت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

رات کا وظیفہ رہ جائے تو دن کو پڑھنا

٥٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو صَفْوَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَكِّيُّ وَرَوٰى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَكِبَارُ النَّاسِ.

عبدالرحمٰن بن عبد القاری فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رات کو وظیفہ سے سو جائے تو صبح اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھے اس کے لئے رات کا ثواب ہی لکھا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو صفوان کا نام عبد اللہ بن سعید مکی ہے۔ حمیدی اور کئی اکابر نے ان سے (احادیث) روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

امام سے پہلے سر اٹھانے پر تنبیہ

٥٦٤ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ أَبُو الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ إِنَّمَا قَالَ أَمَا يَخْشٰى قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ يُكْنٰى أَبَا الْحَارِثِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا امام سے پہلے سر اٹھانے والا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنا دے"۔ قتیبہ فرماتے ہیں۔ حماد نے محمد بن زیاد سے یہی الفاظ نقل کئے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن زیاد بصری ثقہ ہیں اور انکی کنیت ابوالحارث ہے۔

باب ما جاء في الذي يصلي الفريضة ثم يؤم الناس بعد ذلك

۵۶۵ - حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله أن معاذ بن جبل كان يصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب ثم يرجع إلى قومه فيؤمهم قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أصحابنا الشافعي وأحمد وإسحاق قالوا إذا أم الرجل القوم في المكتوبة وقد كان صلاها قبل ذلك أن صلاة من ائتم به جائزة واحتجوا بحديث جابر في قصة معاذ وهو حديث صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر وروي عن أبي الدرداء أنه سئل عن رجل دخل المسجد والقوم في صلاة العصر وهو يحسب أنها صلاة الظهر فائتم بهم قال صلاته جائزة وقد قال قوم من أهل الكوفة إذا ائتم قوم بإمام وهو يصلي العصر وهم يحسبون أنها الظهر فصلى بهم واقتدوا به فإن صلاة المقتدي فاسدة إذا اختلف نية الإمام والمأموم.

باب ما ذكر من الرخصة في السجود على الثوب في الحر والبرد

۵۶۶ - حدثنا أحمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا خالد بن عبد الرحمن قال حدثني غالب القطان عن بكر بن عبد الله المزني عن أنس بن مالك قال كنا إذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم بالظهائر سجدنا على ثيابنا اتقاء الحر قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن جابر بن عبد الله وابن عباس وقد روى هذا الحديث وكيع عن خالد بن عبد الرحمن.

امام کا فرض پڑھنے کے بعد امامت کرانا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھ کر اپنی قوم کے پاس آتے اور انکی امامت فرماتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے اصحاب امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اس شخص کے پیچھے فرض نماز جائز ہے جو خود پہلے فرض پڑھ چکا ہو۔ انہوں نے واقعہ معاذ کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا اور یہ صحیح حدیث ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو مسجد میں اس وقت داخل ہوا جب لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اس نے اسے ظہر کی نماز سمجھتے ہوئے شرکت کی؟ آپ نے فرمایا اس کی نماز جائز ہے اہل کوفہ کی ایک جماعت نے کہا جب کوئی قوم امام کی اقتداء کرے اور امام عصر کی نماز پڑھ رہا ہو انہوں نے ظہر کی نماز کا خیال کرتے ہوئے اقتداء کی تو ان کی نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ امام اور مقتدی کی نیت علیحدہ علیحدہ ہے۔

گرمی اور سردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سخت گرمی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حضرت وکیع نے اسے خالد بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

٥٦٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٥٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا أَبُو ظِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ قَالَ أَبُو عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِي ظِلَالٍ فَقَالَ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاسْمُهُ هِلَالٌ.

صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اپنے مصلیٰ پر بیٹھے رہتے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت نماز ادا کی اس کے لئے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ہے حضرت انس فرماتے ہیں حضور نے تین مرتبہ لفظ "تامۃ" دہرایا فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور میں نے امام بخاری سے ابوظلال کے بارے میں پوچھا" انہوں نے فرمایا وہ مقارب حدیث ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں ان کا نام ہلال ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

٥٦٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَقَالَ أَبُو عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ خَالَفَ وَكِيْعٌ الْفَضْلَ بْنَ مُوْسٰى فِي رِوَايَتِهِ.

٥٧٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ

نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں دیکھتے لیکن گردن مبارک کو پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ وکیع نے فضل بن موسےٰ کی روایت میں ان کی مخالفت کی ہے

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے کسی شاگرد سے روایت ہے اس میں حدیث سابق کی طرح کے الفاظ ہیں۔ اس باب میں حضرت انس اور حضرت عائشہ

نَحْوُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ.

رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ أَبُو حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بیٹے! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے بچو کیونکہ نماز میں ادھر ادھر توجہ باعث ہلاکت ہے اگر ضروری ہو تو نفلوں میں کر و۔ فرضوں میں نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر توجہ کے بارے میں سوال کیا "آپ نے فرمایا" یہ شیطانی لغزش ہے شیطان انسان کو نماز سے پھسلانا چاہتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

امام سجدے میں ہو تو آنے والا کیا کرے

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْإِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ إِلَّا مَا رُوِيَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ فَلْيَسْجُدْ وَلَا تُجْزِئُهُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ إِذَا فَاتَهُ الرُّكُوعُ مَعَ الْإِمَامِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْ يَسْجُدَ مَعَ الْإِمَامِ وَذَكَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهُ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ تِلْكَ

حضرت علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے آئے اور امام کسی حال میں ہو تو چاہیئے کہ جسطرح امام کرے اسیطرح وہ بھی کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو مگر اسی طریق سے جو بیان کیا گیا ہے علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص آئے اور امام سجدہ میں ہو تو اسے بھی سجدہ کرنا چاہیئے اور اس کی یہ رکعت نہ ہوگی۔ اگر امام کے ساتھ رکوع نہ پایا۔ عبداللہ بن مبارک نے پسند کیا ہے کہ امام کے ساتھ سجدہ کرے اور بعض علماء سے نقل کیا کہ شاید اس سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے

السَّجْدَةِ حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُ .

بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ .

٥٧٤ . حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ .

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ

٥٧٥ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُخْتَصَرًا .

تاکہ اس کی مغفرت ہو جائے۔

نماز شروع کرتے وقت کھڑے ہو کر امام کی انتظار مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اقامت ہو جائے تو جب تک مجھے نکلتا ہوا نہ دیکھو مت کھڑے ہو۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس غیر محفوظ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر امام کی انتظار کو مکروہ کہا ہے بعض علماء فرماتے ہیں، جب امام مسجد میں ہی ہو اور تکبیر کہی جائے تو لوگ "قد قامت الصلوٰة" پر کھڑے ہوں۔ یہ ابن مبارک کا قول ہے۔

دعا سے پہلے حمد و ثناء اور درود شریف

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے جب میں بیٹھا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود بھیجا اور اسکے بعد اپنے لئے دعا مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگو تمہیں دیا جائے گا" دو مرتبہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ حسن صحیح ہے امام احمد بن حنبل نے یحییٰ بن آدم سے یہ حدیث مختصر روایت کی ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ أَبُو عِيسٰى اخْتَلَفَ أَصْحَابُ شُعْبَةَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَوَى الثِّقَاتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ صَلٰوةَ النَّهَارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَبِالنَّهَارِ أَرْبَعًا وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

مسجدوں کو پاک صاف رکھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک صاف رکھنے کا حکم دیا۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد سے اس کے مثل حدیث روایت کی ہے اور یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔

ہشام بن عروہ نے بواسطہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے سفیان فرماتے ہیں گھروں میں مسجدیں بنانے سے مراد محلوں اور قبیلوں میں مسجدیں بنانا ہے۔

رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں شاگردانِ شعبہ کا حدیث ابن عمر میں اختلاف ہے بعض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کی اور بعض نے موقوف بیان کی۔ عبداللہ عمری نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے مثل مرفوعاً حدیث بیان کی۔ صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے کئی ثقہ راویوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث روایت کی جس میں دن کی نماز کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت عبیداللہ نے بواسطہ نافع بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک دن اور رات (دونوں) کی نماز دو دو رکعت ہے امام

وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَرَأَوْا صَلٰوةَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ أَرْبَعًا مِثْلَ الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَغَيْرِهَا مِنْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحَاقَ.

شافعی اور احمد کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں رات کی نماز دو دو اور دن کے نوافل چار چار رکعت ہیں جس طرح ظہر سے پہلے چار سنتیں اور دیگر نوافل ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

دن کے نوافل پڑھنے کا طریقہ

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ.

حضرت عاصم بن ضمرہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم نے پوچھا ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سورج مشرق سے ایسا ہوتا جیسا کہ جانب مغرب میں عصر کے وقت ہوتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے اور جب سورج مشرق میں ایسے ہوتا جیسے مغرب میں ظہر کے وقت ہوتا ہے تو چار رکعت پڑھتے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں ادا فرماتے عصر سے پہلے چار پڑھتے دو دو رکعتوں کے درمیان ملائکہ مقربین، انبیاء ورسل اور ان کے پیروکار مومنین مسلمین پر سلام کے ذریعے فصل کرتے۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ كَانَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا ضَعَّفَهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّهُ لَا يُرْوٰى مِثْلُ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْحَدِيثِ

ایک دوسری سند سے بواسطہ عاصم بن ضمرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کے ہم مثل روایت مرفوعاً بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نوافل کے بارے میں یہ سب سے بہتر روایت ہے ابن مبارک اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے ہمارے نزدیک اس کے ضعف کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی طریق یعنی عاصم بن ضمرہ سے مذکور ہے۔ عاصم بن ضمرہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سُفْيَانُ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَارِثِ.

علی بن مدینی بواسطہ یحیٰی بن سعید قطان سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ ہم حدیث حارث پر حدیث عاصم کی فضیلت پہچانتے ہیں،

بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ لُحُفِ النِّسَاءِ

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، عورتوں کے کپڑوں میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مسئلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت بھی مروی ہے

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَانِهِ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

نفل نماز میں کس قدر حرکت جائز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں گھر میں آئی اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے دروازہ پیچھے سے بند تھا آپ آگے آئے یہاں تک کہ دروازہ کھولا پھر اپنی جگہ واپس تشریف لے گئے دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ غَيْرَ اٰسِنٍ اَوْ يَاسِنٍ قَالَ كُلَّ الْقُرْاٰنِ قَرَاْتَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَهُ يَنْثُرُوْنَهُ نَثْرَ الدَّقَلِ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

حضرت ابووائل فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حرف کے بارے میں پوچھا "غیر اٰسن" "یا غیر یاسن" ہے آپ نے فرمایا تو نے اس کے علاوہ سارا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا بعض لوگ اس طرح قرآن پڑھتے ہیں کہ انہیں کھجور کی طرح گراتے ہیں (لا پرواہی سے) وہ ان کے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بینھن قال فأمرنا علقمة فسألہ فقال عشرون سورة من المفصل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بین کل سورتین فی کل رکعة قال أبو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح.

باب ما ذکر فی فضل المشی إلی المسجد وما یکتب لہ من الأجر فی خطاہ

٥٨٥. حدثنا محمود بن غیلان نا أبو داود قال أنبأنا شعبة عن الأعمش سمع ذکوان عن أبی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا توضأ الرجل فأحسن الوضوء ثم خرج إلی الصلوٰة لا یخرجہ أو قال لا ینھزہ إلا إیاھا لم یخط خطوة إلا رفعہ اللہ بھا درجة وحط عنہ بھا خطیئة. قال أبو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح.

باب ما ذکر فی الصلوٰة بعد المغرب أنہ فی البیت أفضل

٥٨٦. حدثنا محمد بن بشار نا إبراھیم بن أبی الوزیر نا محمد بن موسیٰ عن سعد بن إسحاق بن کعب بن عجرة عن أبیہ عن جدہ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد بنی عبد الأشھل المغرب فقام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بھذہ الصلوٰة فی البیوت قال أبو عیسیٰ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ إلا من ھذا الوجہ والصحیح ما روی عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الرکعتین بعد المغرب فی بیتہ وقد روی عن حذیفة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب فما زال یصلی فی المسجد حتی

حلق سے نیچے نہیں اترتا میں ان مشابہ سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں ملا کر پڑھتے تھے ابو وائل فرماتے ہیں ہم نے حضرت علقمہ سے کہا انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا آپ نے فرمایا مفصل کی بیس سورتیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو سورتیں ملا کر پڑھتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسجد میں جانے کی فضیلت اور قدموں کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے جاتا ہے اور اس کو صرف نماز نے نکالا یا (فرمایا صرف نماز نے) کھڑا کیا اللہ تعالیٰ ایک قدم کے بدلے اسکا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے

حضرت سعد بن اسحاق بواسطہ والد اپنے دادا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسجد بنی عبد الاشہل" میں مغرب کی نماز پڑھی لوگ نفل پڑھنے اٹھے تو آپ نے فرمایا "یہ نماز گھر میں پڑھا کرو۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اور صحیح روایت وہ ہے جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد کی دو رکعتیں گھر میں پڑھا کرتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء کی نماز پڑھنے تک مسجد میں ہی نفل

الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ.

بَابٌ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسْلِمُ الرَّجُلُ

٥٨٧ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيْفَةَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ لِلرَّجُلِ إِذَا أَسْلَمَ أَنْ يَغْتَسِلَ وَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ.

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِي دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

٥٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْحَكَمُ بْنُ بَشِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ نَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فِي هٰذَا.

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ سِيْمَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ آثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

٥٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو وَأَخْبَرَنِي يَزِيْدُ

پڑھتے رہے اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے دو نفل مسجد میں پڑھے ہیں۔

قبول اسلام کے وقت غسل کرنا

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اسلام لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے ساتھ غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں علماء کا اس پر عمل ہے وہ اسے اچھا سمجھتے ہیں کہ جب کوئی اسلام لائے تو غسل بھی کرے اور کپڑے بھی دھوئے۔

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوں کی نگاہوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو بسم اللہ پڑھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند قوی نہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس بارے میں روایت مذکور ہے۔

قیامت کے دن اس امت کا خاص نشان سجدوں اور طہارت کے اثرات ہونگے

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری

بن خمير عن عبد الله بن بسر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي يوم القيامة غر من السجود و محجلون من الوضوء. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث عبد الله بن بسر.

امت قیامت کے دن سجدوں کی وجہ سے روشن اور وضو کی وجہ سے پنج کلیان ہو گی۔ (اعضاء وضو چمک دار ہوں گے) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس وجہ یعنی عبداللہ بن بسر کی روایت سے صحیح حسن غریب ہے۔

باب ما يستحب من التيمن في الطهور

وضو میں دائیں اعضاء سے ابتداء کرنا

۵۹۰۔ حدثنا هناد نا أبو الأحوص عن أشعث بن أبي الشعثاء عن أبيه عن مسروق عن عائشة قالت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحب التيمن في طهوره إذا تطهر وفي ترجله إذا ترجل وفي انتعاله إذا انتعل وأبو الشعثاء اسمه سليم بن أسود المحاربي. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے، کنگھی فرماتے اور نعلین مبارک پہنتے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ ابو شعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ذكر قدر ما يجزئ من الماء في الوضوء

وضو میں کتنا پانی کافی ہے

۵۹۱۔ حدثنا هناد نا وكيع عن شريك عن عبد الله بن عيسى عن ابن جبر عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يجزئ في الوضوء رطلان من ماء. قال أبو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث شريك على هذا اللفظ وروى شعبة عن عبد الله بن عبد الله بن جبر عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ بالمكوك ويغتسل بخمسة مكاكي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو میں دو رطل (ایک سیر) پانی کافی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ان الفاظ کے ساتھ صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ نے بواسطہ عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع (پانی) سے وضو فرماتے اور غسل کے لئے پانچ صاع (پانی) استعمال فرماتے۔

باب ما ذكر في نضح بول الغلام الرضيع

دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنا

۵۹۲۔ حدثنا بندار نا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة عن أبي حرب بن أبي الأسود عن أبيه عن علي بن أبي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في بول الغلام الرضيع ينضح بول الغلام ويغسل بول

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں اور بچی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ اس وقت ہے جب کھانا نہ کھاتے

الْجَابِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ رَفَعَ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ وَوَقَفَهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

پھر جب وہ کھانا کھانے لگ جائیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہشام دستوائی نے اسے حضرت قتادہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ سعید بن ابی عروبہ نے اسے حضرت قتادہ سے ہی موقوف روایت کیا ہے مرفوعاً نقل نہیں کیا۔

بَابُ (۳۹) مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

جنبی کے لئے وضو کر کے کھانے اور سونے کی اجازت

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی آدمی کو اجازت دی ہے کہ جب وہ کھانا پینا یا سونا چاہے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرلے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ (۴۰) مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى نَا غَالِبٌ أَبُو بِشْرٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي فَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَ فَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَرْبُو لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتِ النَّارُ أَوْلٰى بِهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسٰى

فضیلت نماز

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "اے کعب! میں تجھے اپنے بعد آنیوالے حکمرانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دینا چاہتا ہوں جس نے انکے دروازوں کو ڈھانکا (انکے قریب ہوا) انکے جھوٹ کی تصدیق کی، ظلم پر انکی مدد کی اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ وہ حوض (کوثر) پر وارد ہوگا اور جو انکے دروازے کے قریب آئے یا نہ آئے لیکن اس نے نہ تو انکے جھوٹ کی تصدیق کی۔ اور نہ ہی ظلم پر انکا مددگار ہوا اسکا مجھ سے اور میرا اس سے تعلق ہے اور وہ میرے حوض پر وارد ہوگا۔ اے کعب! نماز دلیل ہے۔ روزہ گناہوں سے ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اے کعب بن عجرہ! جو گوشت حرام سے پروان چڑھتا ہے وہ آگ کے زیادہ لائق ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے صرف عبیداللہ بن موسیٰ کی حدیث

فَاسْتَغْرَبَهُ جِدًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى عَنْ غَالِبٍ بِهٰذَا.

سے اسے پہچانا اور اسے غریب بتلایا امام بخاری فرماتے ہیں ہم سے یہ حدیث ابن نمیر نے بواسطہ عبیداللہ بن موسیٰ غالب سے بیان کی۔

بَابٌ مِنْهُ

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

دخولِ جنت کے ذریعے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا، اپنے رب اللہ سے ڈرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان شریف کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو۔ اپنے امراء کا حکم مانو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں میں نے ابوامامہ سے پوچھا آپ نے یہ حدیث کب سنی؟ انہوں نے فرمایا میں اس وقت تیس سال کا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

آخِرُ أَبْوَابِ الصَّلٰوةِ

ابواب نماز کا اختتام

أَبْوَابُ الزَّكٰوةِ

ابواب زکوٰۃ

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْعِ الزَّكٰوةِ مِنَ التَّشْدِيدِ

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَرَآنِي مُقْبِلًا فَقَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِي لَعَلَّهُ أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ

زکوٰۃ نہ دینے پر تنبیہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کعبۃ اللہ کے سائے میں تشریف فرما تھے فرماتے ہیں مجھے آتا دیکھ کر آپ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہی لوگ قیامت کے دن زیادہ خسارے میں ہیں حضرت ابوذر فرماتے ہیں میں نے سوچا مجھے کیا ہوا! شاید میرے بارے میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ مال جمع کرنے والے مگر جس نے ایسے ایسے اور ایسے دیا آپ نے اپنے آگے، دائیں اور بائیں طرف اشارہ

وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلُهُ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لُعِنَ مَانِعُ الصَّدَقَةِ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاسْمُ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبُ بْنُ السَّكَنِ وَيُقَالُ ابْنُ جُنَادَةَ.

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَصْحَابُ عَشَرَةِ آلَافٍ.

فرمایا پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ جو شخص اونٹ یا گائے چھوڑ کر مرتا ہے اور ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن وہ جانور نہایت فربہ اور موٹے ہو کر اس کے پاس آئیں گے اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے جب آخری چلا جائے گا پہلا دوبارہ آ جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ہو جائے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت منقول ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت کی گئی ہے قبیصہ بن ہلب بواسطہ اپنے والد، جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی اس باب میں روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ذر حسن صحیح ہے ابوذر کا نام جندب بن سکن ہے ابن جنادہ بھی کہا جاتا ہے۔

ضحاک بن مزاحم فرماتے ہیں، مال جمع کرنے والوں سے دس ہزار کے مالک مراد ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَدَّيْتَ الزَّكَاةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

زکوٰۃ کی ادائیگی سے فرض ادا ہو گیا

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَنَّهُ ذَكَرَ الزَّكَاةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ دیدی تو تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی طرق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں البتہ یہ کہ تو نفل صدقہ دے۔ ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمن بن حجیرہ بصری ہے۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْكُوفِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَنَّى أَنْ يَبْتَدِئَ الْأَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کوئی عقلمند اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھے اور ہم بھی وہاں موجود ہوں ایک دن ہم حاضر تھے کہ ایک اعرابی آیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا

إِذْ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَثَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَسُولَكَ أَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللهُ أَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِي أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا أُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِقْهُ هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْقِرَاءَةَ عَلَى الْعَالِمِ وَالْعَرْضَ عَلَيْهِ جَائِزٌ مِثْلُ السَّمَاعِ وَاحْتَجَّ بِأَنَّ الْأَعْرَابِيَّ عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپکا قاصد ہمارے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ آپ نے رسالت کا دعویٰ فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آسمان کو بلند کیا، زمین کو بچھایا اور پہاڑوں کو کھڑا کیا کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو بھیجا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا آپکے قاصد نے ہمیں کہا کہ آپ فرماتے ہیں دن رات میں پانچ نمازیں ہمارے ذمہ ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو اس کا حکم دیا ہے! آپ نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا آپکے قاصد نے ہمیں آپکا فرمان بتایا کہ ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے لازم ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس نے سچ کہا" اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو اسکا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" پھر کہنے لگا آپکے قاصد نے ہمیں آپکا یہ ارشاد بھی بتایا کہ ہمارے مالوں میں ہم پر زکوٰۃ فرض ہے آپ نے فرمایا "اس نے سچ کہا" کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنایا کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ حکم دیا، آپ نے فرمایا "ہاں" پھر کہنے لگا آپکے قاصد نے یہ بھی کہا کہ آپ فرماتے ہیں ہم میں سے جو طاقت رکھتا ہو اس پر بیت اللہ شریف کا حج فرض ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو رسول بنایا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا "ہاں" کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا انہیں سے کسی چیز کو نہیں چھوڑونگا اور نہ ہی ان سے تجاوز کرونگا پھر جلدی جلدی اٹھا اور چلا گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اعرابی نے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اسکے علاوہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے تھے بعض علماء حدیث نے اس حدیث سے یہ فقہی مسئلہ استنباط فرمایا کہ عالم کے سامنے سماع کے طریقے پر پڑھنا اور پیش کرنا جائز ہے اور دلیل یہ دی کہ اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور آپ نے اس کے ساتھ اقرار کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

٦٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عِنْدِي صَحِيحٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ عَنْهُمَا جَمِيعًا.

سونے اور چاندی کی زکوٰۃ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی پس چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو چالیس درہموں میں ایک درہم ایک سو نوے میں کچھ نہیں جب دو سو ہو جائیں تو پانچ درہم ہیں اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمرو بن حزم رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اعمش اور ابوعوانہ نے یہ حدیث بواسطہ ابواسحٰق اور عاصم بن ضمرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے سفیان ثوری، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے اسے بواسطہ ابواسحٰق اور حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا میرے نزدیک یہ دونوں روایتیں ابواسحٰق سے صحیح ہیں ہو سکتا ہے یہ روایت دونوں (حارث اور عاصم) سے مروی ہو۔ [illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

٦٠١ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَعُمَرُ حَتَّى قُبِضَ وَكَانَ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى

اونٹ اور بکری کی زکوٰۃ

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی آپ نے یہ کتاب اپنے عمال کی طرف نہیں بھیجی تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا آپ نے اسے تلوار سے ملا کر رکھا ہوا تھا آپ کے وصال کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا ان کے پردہ فرمانے پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا اس کی تحریر یہ تھی پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے دس میں دو بکریاں پندرہ میں تین بکریاں، بیس میں چار، پچیس میں اونٹ کا ایک سالہ بچہ پینتیس تک۔ اس سے زیادہ پر پینتالیس تک دو سالہ بچہ، اس سے زیادہ پر تین سالہ بیان تک کہ ساٹھ ہو جائیں۔ اس سے زائد پچھتر تک ہوں تو ان پر اونٹ کا چار سالہ

وستين فاذا زادت ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا زادت ففيها ابنتا لبون الى تسعين فاذا زادت ففيها حقتان الى عشرين ومائة فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل خمسين حقة وفي كل اربعين ابنة لبون وفي الشاء في كل اربعين شاة شاة الى عشرين ومائة فاذا زادت فشاتان الى مائتين فاذا زادت فثلث شياه الى ثلث مائة شاة فاذا زادت على ثلث مائة شاة ففي كل مائة شاة شاة ثم ليس فيها شئ حتى تبلغ مائة ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بالسوية ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عيب وقال الزهري اذا جاء المصدق قسم الشاء اثلاثا ثلث خيار وثلث اوساط وثلث شرار واخذ المصدق من الوسط ولم يذكر الزهري البقر وفي الباب عن ابي بكر الصديق وبهز بن حكيم عن ابيه عن جده وابي ذر وانس قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن والعمل على هذا الحديث عند عامة الفقهاء وقد روى يونس بن يزيد وغير واحد عن الزهري عن سالم هذا الحديث ولم يرفعوه وانما رفعه سفيان بن حسين۔

پھر اس سے زائد پر نوے تک ایک سالہ دو اونٹنی۔ اس سے زائد ایک سو بیس تک میں دو سالہ دو اونٹنی۔ اس سے اوپر ہر پچاس میں ایک تین سالہ اونٹنی اور ہر چالیس میں دو سالہ اونٹنی، چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے یہ ایک سو بیس تک ہے اس سے اوپر دو سو تک میں دو بکریاں ہیں، اس سے زائد تین سو بکریوں تک میں تین بکریاں ہیں پھر ہر سو میں ایک بکری ہے۔ سو سے کم میں کچھ نہیں زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور جمع شدہ میں تفریق نہ کرے دو شریکوں کا حصہ برابر تقسیم کیا جائے، زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب دار بکری نہ لی جائے۔ زہری فرماتے ہیں زکوٰۃ لینے والا (عامل) بکریوں کو تین حصوں (یعنی اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ) میں تقسیم کر دے اور وصول کرتے وقت اوسط درجے سے وصول کرے زہری نے گائے کا ذکر نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے، ابوذر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن ہے، اور عام فقہا کا اس پر عمل ہے یونس بن یزید اور کئی دوسرے راویوں نے اسے بواسطہ زہری، حضرت سالم سے موقوفاً روایت کیا ہے سفیان بن حسین نے مرفوعاً روایت نقل کی ہے۔

باب ما جاء في زكوة البقر

گائے کی زکوٰۃ

۶۰۲ - حدثنا محمد بن عبيد المحاربي وابو سعيد الاشج قالا نا عبد السلام بن حرب عن خصيف عن ابي عبيدة عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في ثلثين من البقر تبيع او تبيعة وفي كل اربعين مسنة وفي الباب عن معاذ بن جبل قال ابو عيسى هكذا روى عبد السلام بن حرب عن خصيف وعبد السلام ثقة حافظ وروى شريك

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس گایوں میں گائے کا ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا ہے اور چالیس گایوں میں دو سال کی گائے ہے۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اسی طرح روایت کیا ہے عبدالسلام ثقہ حافظ ہیں شریک نے یہ حدیث

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ ۔

بواسطہ خصیف، ابوعبیدہ اور ان کے والد، حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے۔ ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں ہے۔

۶۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَاْخُذَ وَهٰذَا اَصَحُّ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور حکم فرمایا کہ میں تیس گایوں پر ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا اور چالیس پر دو سالہ گائے صدقہ لوں۔ اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑے لوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے یہ حدیث بواسطہ سفیان، اعمش اور ابووائل، حضرت مسروق سے روایت کی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور زکوٰۃ لینے کا حکم فرمایا یہ اصح روایت ہے۔

۶۰۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ لَا ۔

عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا "کیا آپ کو حضرت عبداللہ سے کچھ یاد ہے"؟ انہوں نے فرمایا "نہیں"

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ میں عمدہ مال لینا منع ہے

۶۰۵ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا آپ ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب سے ہیں انہیں کلمہ شہادت کی دعوت دیں اگر مان جائیں تو انہیں بتائیں کہ اللہ تعالےٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر مان جائیں تو ان کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے مالداروں سے لے کر فقراء کو دی جائے اگر تسلیم کریں تو ان کے عمدہ مال لینے سے بچیں۔ مظلوم کی بددعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں

ذَكَرَ أَمْرَ الإِمَامِ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اسْمُهُ نَافِذٌ۔

اس باب میں حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے ، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے ابن عباس کے غلام ابومعبد کا نام نافذ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالتَّمْرِ وَالْحُبُوبِ

کھیتی، پھل اور غلہ کی زکوٰۃ

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم (غلہ) میں زکوٰۃ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا وَخَمْسَةُ أَوْسُقٍ ثَلَاثُ مِائَةِ صَاعٍ وَصَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ وَصَاعُ أَهْلِ الْكُوفَةِ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَخَمْسُ أَوَاقٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ يَعْنِي لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ وَفِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ۔

محمد بن بشار نے متعدد واسطوں سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن صحیح ہے اور آپ سے کئی طرق سے مروی ہے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ پانچ وسق سے کم غلہ میں زکوٰۃ نہیں ایک وسق ساٹھ صاع کا اور پانچ وسق تین سو صاع کے ہوتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ اور ایک تہائی رطل کا ہے اہل کوفہ کا صاع آٹھ رطل کا ہے پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ایک اوقیہ چالیس درہموں کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ دو سو درہم کے ہوتے ہیں اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو انہیں ایک سال کی اونٹنی ہے اور پچیس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ پر ایک بکری ہے۔

ف: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک ہر کچھ زمین سے پیدا ہو کم ہو یا زیادہ اس پر عشر ہے کیونکہ حدیث شریف میں بالتفصیل فرمایا گیا ہے جو کچھ زمین سے پیدا ہو اس میں عشر ہے ، اس حدیث میں زکوٰۃ تجارت کا نصاب بیان کیا گیا ہے (ہدایہ اولین)

(مترجم)

باب ۳۱ ماجاء ليس في الخيل والرقيق صدقة

۶۰۸۔ حدثنا محمد بن العلاء ابو كريب ومحمود بن غيلان قالا نا وكيع عن سفيان وشعبة عن عبد الله بن دينار عن سليمان بن يسار عن عراك بن مالك عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم في فرسه ولا عبده صدقة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعلي قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم انه ليس في الخيل السائمة صدقة ولا في الرقيق اذا كانوا للخدمة صدقة الا ان يكونوا للتجارة فاذا كانوا للتجارة ففي اثمانهم الزكوة اذا حال عليها الحول۔

گھوڑے اور غلام پر کی زکوٰۃ نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر اور علی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور اس پر علماء کا عمل ہے کہ چرنے والے گھوڑے اور خدمت کے لئے غلام پر زکوٰۃ نہیں البتہ اگر تجارت کے لئے ہوں تو سال گزرنے پر ان کی قیمت پر زکوٰۃ ہوگی۔

باب ۳۲ ماجاء في زكوة العسل

۶۰۹۔ حدثنا محمد بن يحيى النيسابوري نا عمرو بن ابي سلمة التنيسي عن صدقة بن عبد الله عن موسى بن يسار عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في العسل في كل عشرة ازق زق وفي الباب عن ابي هريرة وابي سيارة المتعي وعبد الله بن عمرو قال ابو عيسى حديث ابن عمر في اسناده مقال ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب كبير شيء والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم وبه يقول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم ليس في العسل شيء۔

شہد کی زکوٰۃ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ ابوسیارہ متعی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر کی سند میں کلام کیا گیا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی زیادہ بات ثابت نہیں ہے اکثر علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰق کا بھی یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں شہد پر زکوٰۃ نہیں۔

ف:۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شہد پر عشر ہے جبکہ زمین سے ہو۔ (مترجم)

باب ما جاء لا زكوة على المال المستفاد حتى يحول عليه الحول

٦١٠ - حدثنا يحيى بن موسى نا هارون بن صالح الطلحي نا عبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن أبيه عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استفاد مالا فلا زكوة عليه حتى يحول عليه الحول وفي الباب عن سراء بنت نبهان.

٦١١ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفي نا أيوب عن نافع عن ابن عمر قال من استفاد مالا فلا زكوة فيه حتى يحول عليه الحول عند ربه وهذا أصح من حديث عبد الرحمن بن زيد بن أسلم قال أبو عيسى ورواه أيوب وعبيد الله وغير واحد عن نافع عن ابن عمر موقوفا وعبد الرحمن بن زيد بن أسلم ضعيف في الحديث ضعفه أحمد بن حنبل وعلي بن المديني وغيرهما من أهل الحديث وهو كثير الغلط وقد روي عن غير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن لا زكوة في المال المستفاد حتى يحول عليه الحول وبه يقول مالك بن أنس والشافعي وأحمد بن حنبل وإسحق وقال بعض أهل العلم إذا كان عنده مال تجب فيه الزكوة ففيه الزكوة وإن لم يكن عنده سوى المال المستفاد مال تجب عليه في المال المستفاد زكوة حتى يحول عليه الحول فإن استفاد مالا قبل أن يحول عليه الحول فإنه يزكي المال المستفاد مع ماله الذي وجبت فيه الزكوة وبه يقول سفيان الثوري وأهل الكوفة.

باب ما جاء ليس على المسلمين جزية

مال مستفاد پر ایک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مال حاصل کیا اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اس باب میں حضرت سری بنت نبہان رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال حاصل ہوا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں جب تک مالک کے پاس ایک سال نہ گزر جائے یہ حدیث پہلی حدیث کے مقابلے میں اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اسے ایوب، عبید اللہ اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے موقوف روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہے امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور کئی دوسرے علماء حدیث نے اسے ضعیف کہا ہے اور یہ کثیر الغلط ہے متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ حاصل شدہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ مالک بن انس، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر اس کے پاس ایسا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس مال کے علاوہ کوئی دوسرا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اگر مال زکوٰۃ پر سال پورا ہونے سے پہلے کچھ اور مال حاصل ہو گیا تو پہلے مال کے ساتھ نئے مال کی زکوٰۃ بھی دینی ہوگی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

مسلمانوں پر جزیہ نہیں

٦١٢ - حدثنا يحيى بن أكثم نا جرير عن قابوس بن أبي ظبيان عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصلح قبلتان في أرض واحدة وليس على المسلمين جزية.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمین میں دو قبلے جائز نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

٦١٣ - حدثنا أبو كريب نا جرير عن قابوس بهذا الإسناد نحوه وفي الباب عن سعيد بن زيد وجد حرب بن عبيد الله الثقفي قال أبو عيسى حديث ابن عباس قد روي عن قابوس بن أبي ظبيان عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا والعمل على هذا عند عامة أهل العلم أن النصراني إذا أسلم وضعت عنه جزية رقبته وقول النبي صلى الله عليه وسلم ليس على المسلمين جزية عشور إنما يعني به جزية الرقبة وفي الحديث ما يفسر هذا حيث قال إنما العشور على اليهود والنصارى وليس على المسلمين عشور.

ابو کریب نے بواسطہ جریر، قابوس سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس باب میں حضرت سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس کو قابوس بن ابی ظبیان نے بواسطہ اپنے والد، مرسل روایت کیا ہے۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی عیسائی مسلمان ہو جائے اس سے جزیہ ہٹا دیا جائیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ مسلمانوں پر جزیہ عشور نہیں اس سے مراد جزیۂ رقبہ ہے حدیث میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو اسکی تفسیر کرتے ہیں آپ کا ارشاد ہے کہ عشور (یعنی جزیہ) یہود و نصاریٰ پر ہے مسلمانوں پر نہیں۔

باب ١٢ ما جاء في زكوة الحلي

زیورات کی زکوٰۃ

٦١٤ - حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن عمرو بن الحارث بن المصطلق عن ابن أخي زينب امرأة عبد الله عن زينب امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فإنكن أكثر أهل جهنم يوم القيامة.

حضرت زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا "اے عورتو! صدقہ کرو اگرچہ تمہارے زیورات سے ہو کیونکہ قیامت کے دن تم میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی۔

٦١٥ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود عن شعبة عن الأعمش قال سمعت أبا وائل يحدث عن عمرو بن الحارث ابن أخي زينب امرأة عبد الله عن زينب امرأة عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا أصح من حديث أبي معاوية وأبو معاوية وهم في حديثه فقال عمرو بن الحارث

عمرو بن حارث نے اپنی پھوپھی زینب زوجہ ابن مسعود سے اسی کے ہم معنی روایت مرفوعاً نقل کی ہے اور یہ حدیث ابی معاویہ سے اصح ہے۔ ابو معاویہ نے اپنی روایت میں غلطی کرتے ہوئے کہا کہ عمرو بن حارث نے زینب کے بھتیجے سے روایت کی حالانکہ صحیح یہ ہے کہ عمرو بن حارث ابن

عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ وَالصَّحِيحُ إِنَّمَا هُوَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنُ أَخِي زَيْنَبَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةً وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةً مَا كَانَ مِنْهُ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

زینب کے بھتیجے ہیں، عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں، کہ زیورات میں زکوٰۃ ہے اس کی سند میں کلام ہے علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے بعض صحابہ اور تابعین کے نزدیک سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ ہے سفیان ثوری، اور عبداللہ بن مبارک کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں ابن عمر، عائشہ، جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی ہیں کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ نہیں۔ بعض تابعین فقہاء سے بھی اسی طرح مروی ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا سُوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا أَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهُ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ بِسُوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكٰوتَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے آپ نے فرمایا "کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟" انہوں نے عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے، عرض کرنے لگیں "نہیں" آپ نے فرمایا "پھر زکوٰۃ ادا کرو" امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسکے ہم معنی روایت کیا ہے مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں حدیث میں ضعیف ہیں اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت ثابت نہیں ہے

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي زَكٰوةِ الْخَضْرَوَاتِ

سبزیوں کی زکوٰۃ

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَضْرَوَاتِ وَهِيَ الْبُقُولُ فَقَالَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى إِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَيْسَ يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک خط میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سبزیوں (کی زکوٰۃ) کے بارے میں پوچھا سبزی سے مراد ترکاری ہے آپ نے فرمایا اس میں کچھ نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں اور اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت ثابت نہیں۔ یہ حدیث موسیٰ بن طلحہ نے نبی کریم صلی

وَإِنَّمَا يُرْوَى هٰذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ وَتَرَكَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ۔

بَابُ (۴۲۳) مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهَا

۶۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَدَنِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَكَأَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ أَصَحُّ وَقَدْ صَحَّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ۔

۶۱۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ (۴۲۴) مَا جَاءَ فِي زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيمِ

۶۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے علماء کا اس پر عمل ہے کہ سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حسن سے مراد ابن عمارہ ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے شعبہ وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا اور عبداللہ بن مبارک نے اسے ترک کیا۔

نہری زمین کی زکوٰۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن زمینوں کو بارش اور چشموں کا پانی سیراب کرے ان میں دسواں حصہ اور جنہیں رہٹ وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ ہے اس باب میں حضرت انس بن مالک، ابن عمر، اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے بھی مرسلاً مروی ہے اور وہ اصح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے اور عام فقہاء کا اسی پر عمل ہے۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بارش اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین یا عشری زمین میں دسواں حصہ مقرر فرمایا اور جنہیں ڈول وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مال یتیم کی زکوٰۃ

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

مُوسَى نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَإِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ لِأَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا الْبَابِ فَرَأَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكٰوةً مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكٰوةٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَشُعَيْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَقَالَ هُوَ عِنْدَنَا وَاهٍ وَمَنْ ضَعَّفَهُ فَإِنَّمَا ضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ أَنَّهُ يُحَدِّثُ مِنْ صَحِيفَةِ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَيَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَيُثْبِتُونَهُ مِنْهُمْ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَغَيْرُهُمَا۔

کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا جو کسی صاحب مال یتیم کا والی بن جائے تو اسے چاہیئے کہ اس میں تجارت کرے اور ویسے نہ چھوڑ دے کہ اسے صدقہ ہی کھا لے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اسی طریق سے مروی ہے اور اس کی سند میں کلام ہے کیونکہ مثنی بن صباح احادیث میں ضعیف ہے بعض نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن شعیب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ان ہی الفاظ کے ساتھ نقل کی۔ علماء کا اس باب میں اختلاف ہے متعدد صحابہ کرام کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ ہے ان صحابہ کرام میں حضرت عمر، علی، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں ایک جماعت کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں، سفیان ثوری، اور عبداللہ بن مبارک کا یہی مسلک ہے عمرو بن شعیب، عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پڑپوتے ہیں اور شعیب کو اپنے دادا عبداللہ سے سماع حاصل ہے۔ یحیٰی بن سعید نے حدیث عمرو بن شعیب میں کلام کیا اور فرمایا اس کی حدیث ہمارے نزدیک کمزور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں جس نے انہیں ضعیف کہا ہے اس کے نزدیک ضعف کی وجہ یہ ہے کہ یہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں اکثر محدثین عمرو بن شعیب کی حدیث کو صحیح سمجھتے اور اس سے دلیل پکڑتے ہیں امام احمد اور اسحاق وغیرہ ان ہی میں سے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَجْمَاءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

٦٢١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ

چوپائے کا زخم معاف ہے اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا زخم معاف ہے کان اور کنواں معاف ہے اور دفینے میں پانچواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک

الخمس وفي الباب عن أنس بن مالك وعبد الله بن عمرو وعبادة بن الصامت وعمرو بن عوف المزني وجابر قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

باب ٢٢ ما جاء في الخرص

٦٤٣ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود الطيالسي نا شعبة قال أخبرني خبيب بن عبد الرحمن قال سمعت عبد الرحمن بن مسعود بن نيار يقول جاء سهل بن أبي حثمة إلى مجلسنا فحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول إذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فإن لم تدعوا الثلث فدعوا الربع وفي الباب عن عائشة وعتاب بن أسيد وابن عباس قال أبو عيسى والعمل على حديث سهل بن أبي حثمة عند أكثر أهل العلم في الخرص وبحديث سهل بن أبي حثمة يقول إسحاق وأحمد والخرص إذا أدركت الثمار من الرطب والعنب مما فيه الزكوة بعث السلطان خارصا فخرص عليهم والخرص أن ينظر من يبصر ذلك فيقول يخرج من هذا من الزبيب كذا ومن التمر كذا وكذا فيحصي عليهم وينظر مبلغ العشر من ذلك فيثبت عليهم ثم يخلي بينهم وبين الثمار فيصنعوا ما أحبوا فإذا أدركت الثمار أخذ منهم العشر هكذا فسره بعض أهل العلم وبهذا يقول مالك والشافعي وأحمد وإسحاق.

٦٤٤ - حدثنا أبو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المديني نا عبد الله بن نافع عن محمد بن صالح التمار عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن أسيد أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يبعث على الناس من يخرص عليهم كرومهم وثمارهم وبهذا الإسناد أن النبي صلى الله عليه وسلم

عبداللہ بن عمرو، عبادہ بن صامت، عمرو بن عوف مزنی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تخمینہ لگانا

عبدالرحمن بن مسعود بن نیار فرماتے ہیں سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس میں آئے اور یہ حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم کسی چیز کا اندازہ لگاؤ تو اسے لو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عتاب بن اسید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اکثر علماء کا تخمینہ کے سلسلہ میں حدیث سہل بن ابی حثمہ پر عمل ہے امام اسحٰق اور احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ خرص یعنی تخمینہ سے مراد یہ ہے کہ جب ایسی کھجور اور انگور وغیرہ کا پھل پک جائے جن میں زکوٰۃ ہے تو حکمران ایک تخمینہ لگانے والے کو بھیج کر اندازہ لگوائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی ماہر شخص یہ کہے کہ یہ کھجور اور انگور سوکھنے کے بعد کتنے ہوں گے اس کو بھی لکھ لے اور اسکے عشر کا حساب کر کے اسے بھی لکھ لے پھر انکو اس کے حال پر چھوڑ دے جو چاہے کرے جب پھل پک جائے اس سے دسواں حصہ لے لے۔ بعض علماء نے اس کی تشریح اسی طرح کی ہے۔ امام مالک، شافعی، اور احمد اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے۔

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ایسے آدمی کو بھیجا کرتے تھے جو ان کے انگور اور پھلوں کا اندازہ لگاتے۔ اسی سند کے ساتھ فرمایا کہ انگوروں کا اندازہ بھی اسی طرح لگایا جائے جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے پھر خشک ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دی جائے جس طرح کھجوروں کی زکوٰۃ

قَالَ فِي زَكَوةِ الْكُرُومِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَوتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَوةُ النَّخْلِ تَمْرًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ أَصَحُّ.

بَابُ ١٨ مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

٦٢٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَصَحُّ.

بَابُ ١٩ فِي الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ

٦٢٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ وَهَكَذَا يَقُولُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ

خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ابن جریج نے اسے بواسطہ ابن شہاب اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا حدیث ابن جریج غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب اصح ہے۔

ایماندار عامل کی فضیلت

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا صدقہ لینے والا ایماندار عامل، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے۔ یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث رافع بن خدیج حسن ہے اور یزید بن عیاض محدثین کے نزدیک ضعیف ہے محمد بن اسحاق کی روایت اصح ہے۔

صدقہ لینے میں حد سے تجاوز کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ لینے میں حد سے بڑھنے والا روکنے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، ام سلمہ، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس اس طریق سے غریب ہے امام احمد بن حنبل نے سعد بن سنان میں کلام کیا ہے لیث بن سعد نے بھی اسی طرح کہا ہے کہ یزید بن حبیب نے بواسطہ سعد بن سنان حضرت

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ وَالصَّحِيحُ سِنَانُ بْنُ سَعْدٍ وَقَوْلُهُ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا يَقُولُ عَلَى الْمُعْتَدِي مِنَ الْإِثْمِ كَمَا عَلَى الْمَانِعِ إِذَا مَنَعَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي رِضَى الْمُصَدِّقِ

٦٢٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ إِلَّا عَنْ رِضًى.

٦٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ وَقَدْ ضَعَّفَ مُجَالِدًا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ كَثِيرُ الْغَلَطِ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَاءِ

٦٢٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَجَعَلَهَا فِي فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَلُوصًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

٦٢٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا شَرِيكٌ الْمَعْنَى وَاحِدٌ

انس بن مالک سے روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا صحیح نام سنان بن سعد ہے اور "تجاوز کرنیوالا روکنے والے کی مثل ہے" سے مراد یہ ہے کہ تجاوز پر اسی طرح گناہ ہے جس طرح کسی روکنے والے پر ہے

زکوٰۃ لینے والے کو خوش رکھنا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا آئے تو وہ تم سے رضامندی سے ہی جدا ہو۔

سفیان نے بواسطہ داؤد، شعبی اور جریر رضی اللہ عنہ سے اس کے معنی روایت کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ شعبی سے داؤد کی روایت مجالد کی روایت کے مقابلے میں اصح ہے، بعض علماء نے مجالد کو ضعیف قرار دیا اور وہ کثیر الغلط ہے۔

زکوٰۃ امراء سے لے کر غرباء کو دی جائے

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (مقرر کردہ) عامل آیا اس نے ہمارے امیروں سے زکوٰۃ وصول کی اور غریبوں کو دیدی فرماتے ہیں میں ایک یتیم بچہ تھا اس نے مجھے بھی ان میں سے ایک اونٹنی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی جحیفہ حسن غریب ہے

کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس حالت

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

٦٣٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْ غَيْرُ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِنَا وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُونَ دِرْهَمًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَوَسَّعُوا فِي هٰذَا وَقَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ أَكْثَرُ وَهُوَ مُحْتَاجٌ فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزَّكٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ۔

میں سوال کیا کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کر دے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے میں زخموں اور خراشوں کی صورت میں ظاہر ہوگا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کتنے مال سے غنی ہوتا ہے آپ نے فرمایا پچاس درہم (چاندی) یا اس کی قیمت کا سونا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کی وجہ سے حکیم بن جبیر میں کلام کیا ہے۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اور سفیان حکیم بن جبیر سے یہ حدیث روایت کی تو شعبہ کے شاگرد عبداللہ بن عثمان نے کہا کاش! حکیم بن جبیر کے سوا کوئی دوسرا اسے روایت کرتا۔ اس پر سفیان نے اس سے کہا کیا بات ہے۔ شعبہ حکیم سے روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا "ہاں" (نہیں کرتے) سفیان نے کہا میں نے زبید سے سنا انہوں نے یہ حدیث محمد بن عبدالرحمٰن ابن یزید سے روایت کی ہے ہمارے بعض اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس پچاس درہم ہوں اس کے لئے مانگنا جائز نہیں بعض علماء نے حکیم بن جبیر کی حدیث پر عمل نہیں کیا اور اس میں گنجائش رکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کسی کے پاس پچاس درہم ہوں یا زیادہ لیکن اسے ضرورت ہو تو وہ لے سکتا ہے امام شافعی اور دیگر فقہاء کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

٦٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُفْيَانُ ح وَثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنی اور تندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اس باب میں حضرت ابوہریرہ، حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہم سے بھی

قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَوِيًّا مُحْتَاجًا وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ أَجْزَأَ عَنِ الْمُتَصَدِّقِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَوَجْهُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى الْمَسْأَلَةِ.

٦٣٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذَلِكَ حُرِّمَتِ الْمَسْأَلَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

بَابُ ٢٥ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِينَ وَغَيْرِهِمْ

٦٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ

روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن عمرو، حسن ہے۔ شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت کی ہے۔ ایک دوسری روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی اور تندرست کے لئے مانگنا جائز نہیں لیکن اگر تندرست شخص محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو کوئی اسے زکوٰۃ دے دے تو دینے والے کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کی بنیاد سوال پر ہے کہ سوال جائز نہیں۔)

حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ میدان عرفات میں کھڑے تھے ایک اعرابی آیا اس نے آپکی چادر مبارک کا کنارہ پکڑ کر سوال کیا آپ نے اسے چادر عطا فرما دی اور وہ چلا گیا اس کے بعد سوال حرام کر دیا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی اور تندرست کے لئے سوال کرنا جائز نہیں البتہ وہ فقیر جو نہایت ذلت کو پہنچ چکا ہو یا بہت ضروری حاجت والا، سوال کر سکتے ہیں اور جو شخص مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے مانگے قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی اور گرم پتھر کی صورت میں ظاہر ہوگا جسے وہ کھائیگا پس جو چاہے کم مال پر اکتفا کرے اور جو چاہے زیادہ اکٹھا کرے۔ محمود بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم عبدالرحیم بن سلیمان سے اسکے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

قرض دار وغیرہ کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص پھل خریدنے کی وجہ سے مصیبت زدہ ہوا اور اس پر قرض زیادہ ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَکَثُرَ دَیْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَیْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِکَ وَفَاءَ دَیْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَیْسَ لَکُمْ إِلَّا ذٰلِکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجُوَیْرِیَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِیسٰی حَدِیثُ أَبِی سَعِیدٍ حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیحٌ۔

نے فرمایا "اس پر صدقہ کرو" لوگوں نے اس کو صدقہ دیا لیکن وہ اس کے قرض کو پورا نہ کر سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو کچھ تمہیں مل جائے لے لو اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جویریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِ بَیْتِهِ وَمَوَالِیهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت اور آپ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَکِّیُّ بْنُ إِبْرَاهِیمَ وَیُوسُفُ بْنُ سَعِیدٍ الضُّبَعِیُّ قَالَا نَا بَهْزُ بْنُ حَکِیمٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِیَ بِشَیْءٍ قَالَ أَصَدَقَةٌ هِیَ أَمْ هَدِیَّةٌ فَإِنْ قَالُوا صَدَقَةٌ لَمْ یَأْکُلْ وَإِنْ قَالُوا هَدِیَّةٌ أَکَلَ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَأَبِی هُرَیْرَةَ وَأَنَسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَأَبِی عَمِیرَةَ جَدِّ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ وَاسْمُهُ رُشَیْدُ بْنُ مَالِکٍ وَمَیْمُونٍ أَوْ مِهْرَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِی رَافِعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیثُ أَیْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی عَقِیلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدُّ بَهْزِ بْنِ حَکِیمٍ اسْمُهُ مُعَاوِیَةُ بْنُ حَیْدَةَ الْقُشَیْرِیُّ قَالَ أَبُو عِیسٰی حَدِیثُ بَهْزِ بْنِ حَکِیمٍ حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی چیز پیش کی جاتی آپ پوچھتے "کیا یہ صدقہ یا تحفہ؟" اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو نہ کھاتے اور اگر کہتے ہدیہ ہے تو تناول فرماتے۔ اس باب میں حضرت سلمان، ابوہریرہ، انس، اور حسن بن علی، ابو عمیرہ (معرف بن واصل کے دادا ہیں اور ان کا نام رشید بن مالک ہے) میمون (یا مہران) ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، ابورافع، عبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، عبدالرحمن بن علقمہ نے عبدالرحمن بن ابی عقیل سے بھی یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بہز بن حکیم، حسن غریب ہے۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ أَبِی رَافِعٍ عَنْ أَبِی رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِی مَخْزُومٍ عَلَی الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِی رَافِعٍ اصْحَبْنِی کَیْمَا تُصِیبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰی آتِیَ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مخزومی کو زکوٰۃ لینے بھیجا اس نے ابورافع سے کہا آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ اس سے آپ کو بھی کچھ مل جائے انہوں نے فرمایا "حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں جاؤں گا" چنانچہ حضور کی بارگاہ میں

وَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ أَسْلَمُ وَابْنُ أَبِي رَافِعٍ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

حاضر ہو کر پوچھا تو آپ نے فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں اور غلام (بعض احکام میں) قوم سے ہی ہوتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو رافع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور ان کا نام اسلم تھا۔ ابن ابی رافع کا نام عبداللہ ہے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب کے کاتب تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ

رشتہ داروں کو صدقہ دینا

٦٣٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالرَّبَابُ هِيَ أُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ وَهٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الرَّبَابِ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَى ابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ.

سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی (روزہ) افطار کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ اس میں برکت ہے اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ یہ پاک ہے نیز فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے لیکن رشتہ دار پر صدقہ دو چیزیں ہیں صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔ اس باب میں حضرت زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سلمان بن عامر حسن ہے رباب سے صلیع کی بیٹی ام الرائح مراد ہے۔ سفیان ثوری نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے شعبہ نے بھی اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی، لیکن اس میں رباب کا ذکر نہیں سفیان ثوری اور ابن عیینہ کی حدیث اصح ہے۔ ابن عون اور ہشام بن حسان بواسطہ حفصہ بنت سیرین رباب سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ

مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے

٦٣٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَدُّوَيْهِ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمُ الْاٰيَةَ.

میں نے یا کسی اور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے، پھر آپ نے سورۃ بقرہ کی آیت "لیس البران تولوا الخ" تلاوت فرمائی۔

۶۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَأَبُو حَمْزَةَ مَيْمُونٌ الْأَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَرَوٰى بَيَانٌ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ قَوْلَهُ وَهٰذَا أَصَحُّ.

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث کی سند قوی نہیں ابوحمزہ میمون اعور، حدیث میں ضعیف ہیں، بیان اور اسماعیل بن سالم نے اس کو شعبی سے ان کے قول کے طور پر نقل کیا اور یہ اصح ہے۔

بَابُ ۲۵۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت

۶۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَبُرَيْدَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دل کی خوشی سے صدقہ دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ خوشی سے دیے ہوئے صدقہ کو ہی قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو رحمٰن ہے اسے اپنے داہنے ہاتھ (قبولیت سے کنایہ ہے) میں رکھتا ہے۔ اگر وہ کھجور ہو تو اسکے دست اقدس میں بڑھتی ہے یہاں تک کہ وہ (اس کا ثواب) پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے یا دودھ چھوڑنے والے بچھڑے کو پالتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عدی بن حاتم، انس، عبداللہ بن ابی اوفی، حارثہ بن وہب، عبدالرحمٰن بن عوف اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۶۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسٰى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا رمضان شریف کے بعد کس مہینے کے روزے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا "تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے روزے رکھنا" پوچھا گیا "کون سا صدقہ افضل ہے

الفضل قال صدقة في رمضان قال ابو عيسى هذا حديث غريب وصدقة بن موسى ليس عندهم بذلك القوي.

٦٣١- حدثنا عقبة بن مكرم البصري نا عبد الله بن عيسى الخزاز عن يونس بن عبيد عن الحسن عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء قال هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

٦٣٢- حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا وكيع نا عباد بن منصور نا القاسم بن محمد قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقبل الصدقة ويأخذها بيمينه فيربيها لاحدكم كما يربي احدكم مهره حتى ان اللقمة لتصير مثل احد وتصديق ذلك في كتاب الله عز وجل وهو الذي يقبل التوبة عن عباده ويأخذ الصدقات ويمحق الله الربا ويربي الصدقات قال هذا حديث صحيح وقد روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وقد قال غير واحد من اهل العلم في هذا الحديث وما يشبه هذا من الروايات من الصفات ونزول الرب تبارك وتعالى كل ليلة الى السماء الدنيا قالوا قد تثبت الروايات في هذا ويؤمن بها ولا يتوهم ولا يقال كيف هكذا روي عن مالك بن انس وسفيان بن عيينة وعبد الله بن المبارك انهم قالوا في هذه الاحاديث امروها بلا كيف وهكذا قول اهل العلم من اهل السنة والجماعة واما الجهمية فانكرت هذه الروايات وقالوا هذا تشبيه وقد ذكر الله تبارك وتعالى في غير موضع من كتابه اليد والسمع

آپ نے فرمایا: "رمضان شریف میں صدقہ دینا۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا اور بری حالت کو دور کرتا ہے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ صدقہ قبول فرماتا ہے اور اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑتا ہے پھر اسے تمہارے لئے بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی ایک اپنے گھوڑے کے بچے کو پال کر بڑھاتا ہے یہاں تک کہ ایک لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے اس کی تصدیق قرآن پاک میں بھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقات لیتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقوں کو بڑھاتا ہے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مرفوعاً روایت ہے۔ یہ حدیث اور اس طرح دوسری روایات جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات (ہاتھ پاؤں وغیرہ) اور ہر رات آسمان دنیا پر اترنے کا ذکر ہے، کے بارے میں علماء فرماتے ہیں یہ روایات ثابت ہیں اور ان پر ہمارا ایمان ہے ان میں کسی قسم کا وہم نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ یہ کیونکر ہے مالک بن انس، سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے اسی طرح مروی ہے وہ فرماتے ہیں ان احادیث کو کیفیت کے بغیر ہی پڑھا اور مانا جانا چاہیے، اہل سنت و جماعت کا یہی قول ہے جہمیہ فرقے نے ان روایات کا انکار کیا اور کہا یہ تشبیہ ہے امام ترمذی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ہاتھ سمع اور بصر کا ذکر فرمایا جہمیہ نے ان آیات کی تفسیر و تاویل اہل علم کی تفاسیر کے خلاف

وَالْبَصَرَ فَتَأَوَّلَتِ الْجَهْمِيَّةُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَفَسَّرُوْهَا عَلٰى غَيْرِ مَا فَسَّرَ اَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ اٰدَمَ بِيَدِهٖ وَقَالُوْا اِنَّمَا مَعْنَى الْيَدِ الْقُوَّةُ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّمَا يَكُوْنُ التَّشْبِيْهُ اِذَا قَالَ يَدٌ كَيَدٍ اَوْ مِثْلُ يَدٍ اَوْ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَاِذَا قَالَ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَهٰذَا التَّشْبِيْهُ وَاَمَّا اِذَا قَالَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ يَدٌ وَسَمْعٌ وَبَصَرٌ وَلَا يَقُوْلُ كَيْفَ وَلَا يَقُوْلُ مِثْلُ سَمْعٍ وَلَا كَسَمْعٍ فَهٰذَا لَا يَكُوْنُ تَشْبِيْهًا وَهُوَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ.

کی اور کہا کہ اللہ تعالٰے نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے نہیں پیدا کیا بلکہ ہاتھ سے مراد قدرت ہے۔ اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں تشبیہ تب ہوتی جب یہ کہا جاتا کہ (اس کا ہاتھ (دوسرے) ہاتھوں کی طرح ہے یا (اس کی) سمع (دوسروں کی) سمع کی طرح ہے یہ تو تشبیہ ہے۔ لیکن جب یہ کہا جائے کہ اللہ تعالٰے کے لئے ہاتھ، سمع اور بصر ہے لیکن بلاکیفیت ہے اور کیفیت و مثلیت کا ذکر نہ ہو تو تشبیہ نہ ہوگی اور یہ اس طرح ہے جس طرح اللہ تعالٰی نے قرآن پاک میں فرمایا "اس کی مثل کوئی چیز نہیں وہی سننے دیکھنے والا ہے۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَقِّ السَّائِلِ

سائل کا حق

۶۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِيْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْ لَهٗ شَيْئًا تُعْطِيْنَهٗ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ بُجَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ام بجید رضی اللہ عنہا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا) فرماتی ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا "یارسول اللہ! ایک مسکین میرے دروازے پر آکر کھڑا ہوتا ہے میرے پاس اس کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو میں کیا کروں! "؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تیرے پاس اسے دینے کے لئے جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ نہ ہو تو وہی اسے دے ڈال۔" اس باب میں حضرت علی، حسین بن علی، ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام بجید حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

مؤلفین قلوب کو صدقہ دینا

۶۴۴ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاِنَّهٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگ حنین کے دن مال عطا فرمایا۔ حالانکہ اس وقت آپ میرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ قابل نفرت تھے آپ مجھے مسلسل دیتے رہے یہاں تک آپ میرے نزدیک مخلوق میں سے محبوب ترین ہو

إلي قال أبو عيسى حدثني الحسن بن علي بهذا أو شبهه وفي الباب عن أبي سعيد قال أبو عيسى حديث صفوان رواه معمر وغيره عن الزهري عن سعيد ابن المسيب أن صفوان بن أمية قال أعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فكأن هذا الحديث أصح وأشبه إنما هو سعيد بن المسيب أن صفوان بن أمية وقد اختلف أهل العلم في إعطاء المؤلفة قلوبهم فرأى أكثر أهل العلم أن لا يعطوا وقالوا إنما كانوا قوما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتألفهم على الإسلام حتى أسلموا ولم يروا أن يعطوا اليوم من الزكاة على مثل هذا المعنى وهو قول سفيان الثوري وأهل الكوفة وغيرهم وبه يقول أحمد وإسحق وقال بعضهم من كان اليوم على مثل حال هؤلاء ورأى الإمام أن يتألفهم على الإسلام فأعطاهم جاز ذلك وهو قول الشافعي۔

گئے امام ترمذی فرماتے ہیں حسن بن علی نے مجھ سے یہ حدیث یا اس کے مشابہ حدیث بیان فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث صفوان معمر وغیرہ نے بواسطہ زہری سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کی کہ صفوان بن امیہ نے فرمایا (آخر تک) یہ حدیث اصح اور اشبہ ہے کہ سعید بن مسیب بواسطہ صفوان بن امیہ سے راوی ہیں مولفین قلوب کو زکوٰۃ دینے میں علماء کا اختلاف ہے اکثر علماء فرماتے ہیں نہ دی جائے وہ فرماتے ہیں یہ وہ لوگ تھے جنکو عہد رسالت میں اسلام کے لئے نرم کیا جا رہا تھا یہاں تک وہ اسلام لے آئے لیکن آج اس مقصد کے لئے ان کو زکوٰۃ (وغیرہ) نہ دی جائے۔ سفیان ثوری، اہل کوفہ وغیرہم کا یہی قول ہے۔ امام احمد اور اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جو لوگ آج بھی اس حالت پر ہیں اور مسلمانوں کے امام کی رائے ان کو زکوٰۃ دینے کے حق میں ہے تو دینا جائز ہے امام شافعی کا یہی قول ہے۔

باب ما جاء في المتصدق يرث صدقته

صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث بن سکتا ہے

٦٣٥ - حدثنا علي بن حجر نا علي بن مسهر عن عبد الله بن عطاء عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ أتته امرأة فقالت يا رسول الله إني كنت تصدقت على أمي بجارية وإنها ماتت قال وجب أجرك وردها عليك الميراث قالت يا رسول الله إنه كان عليها صوم شهر أفأصوم عنها قال صومي عنها قالت يا رسول الله إنها لم تحج قط أفأحج عنها قال نعم حجي عنها قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح لا يعرف من حديث بريدة إلا من هذا الوجه وعبد الله بن عطاء ثقة عند أهل الحديث والعمل على

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اس نے عرض کیا "یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تھی اب امیری ماں مرگئی" آپ نے فرمایا تیرا ثواب لازم ہوگیا اور وہ لونڈی وراثت میں تیری طرف لوٹے گی۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے ذمہ ایک مہینے کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں آپ نے فرمایا "تم اس کی طرف سے روزے رکھو" اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے کبھی بھی حج نہیں کیا کیا میں اسکی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بریدہ سے یہ حدیث صرف

هذا عند أكثر أهل العلم أن الرجل إذا تصدق بصدقة ثم ورثها حلت له وقال بعضهم إنما الصدقة شيء جعلها لله فإذا ورثها فيجب أن يصرفها إلى مثله وروى سفيان الثوري وزهير بن معاوية هذا الحديث عن عبد الله بن عطاء.

اسی طریق سے معروف ہے عبداللہ بن عطاء محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص صدقہ دے پھر اسکا وارث ہو جائے تو اس کے لیے حلال ہے، بعض علماء فرماتے ہیں صدقہ ایک ایسی چیز ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے دی ہے لہٰذا وارث ہونے کے بعد واجب ہے کہ ادھر ہی لوٹائے سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے روایت کی ہے۔

باب ۲۵ ما جاء في كراهية العود في الصدقة

۶۳۶ - حدثنا هارون بن إسحاق الهمداني نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر عن عمر أنه حمل على فرس في سبيل الله ثم رآها تباع فأراد أن يشتريها فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تعد في صدقتك قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم.

صدقہ واپس لینا مکروہ ہے

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا پھر اسے فروخت ہوتا دیکھ کر خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صدقہ واپس نہ لو" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔

باب ۲۶ ما جاء في الصدقة عن الميت

۶۳۷ - حدثنا أحمد بن منيع نا روح بن عبادة نا زكريا بن إسحاق قال حدثني عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس أن رجلا قال يا رسول الله إن أمي توفيت أفينفعها إن تصدقت عنها قال نعم قال فإن لي مخرفا فأشهدك أني قد تصدقت به عنها قال أبو عيسى هذا حديث حسن وبه يقول أهل العلم يقولون ليس شيء يصل إلى الميت إلا الصدقة والدعاء وقد روى بعضهم هذا الحديث عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ومعنى قوله إن لي مخرفا يعني بستانا.

میت کی طرف سے صدقہ دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا اسے نفع پہنچے گا؟ آپ نے فرمایا "ہاں" (پہنچے گا) اس نے عرض کیا میرے پاس ایک باغ ہے آپ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں میت کو صرف صدقہ اور دعا پہنچتی ہے بعض محدثین نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن دینار اور عکرمہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔ مخرف کا معنی "باغ" ہے۔

باب ۲۷ ما جاء في نفقة المرأة من بيت زوجها

۶۳۸ - حدثنا هناد نا إسماعيل بن عياش نا

بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

فرماتے ہیں میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کوئی عورت، خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ نہ خرچ کرے، عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں دے سکتی" آپ نے فرمایا یہ ہمارے افضل مالوں سے ہے اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، اسماء بنت ابی بکر، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی امامہ حسن ہے۔

٦٤٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهِ أَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے تو اس کے لئے بھی اجر ہے اور خاوند کے لئے اس کی مثل ہے خزانچی کے لئے بھی اس کے برابر ہے اور کسی ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کمی نہیں کرے گا۔ خاوند کے لئے کمانے کا اور عورت کے لئے خرچ کرنے کا ثواب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

٦٥٠- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا مِثْلُ أَجْرِهِ لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لَا يَذْكُرُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مَسْرُوقٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت نیک نیتی کے ساتھ خاوند کے گھر سے بغیر اس کا نقصان کئے صدقہ دے تو اسے خاوند کے برابر ثواب ہوگا عورت کو اچھی نیت کا ثواب ہوگا اور خزانچی کے لئے بھی اس کے برابر ثواب ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو بن مرہ (بواسطہ ابووائل) کی حدیث سے اصح ہے عمرو بن مرہ نے اپنی روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر

٦٥١- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں صدقۂ فطر، ایک صاع کھانا یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع انگور یا ایک صاع پنیر

فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ إِنِّيْ لَأَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعٌ إِلَّا مِنَ الْبُرِّ فَإِنَّهُ يُجْزِئُ نِصْفُ صَاعٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ يَرَوْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ۔

دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم دیتے رہے یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے انہوں نے لوگوں سے اس بارے میں کلام کیا اور فرمایا میرے خیال میں شامی گندم کے دو مُد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ ابوسعید فرماتے ہیں لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن میں اسی طریقے سے دیتا رہا جس طرح حضور کے سامنے میں دیتا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک ہر چیز سے ایک صاع ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین فرماتے ہیں گندم کے سوا ہر چیز کا ایک صاع ہونا چاہیئے لیکن گندم نصف صاع کافی ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، اور اہل کوفہ کے نزدیک گندم کا نصف صاع ہے۔

٦٥٢ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے راوی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کی شاہراہوں پر ایک منادی بھیجا (اس نے اعلان کیا) سن لو! صدقہ فطر دو مُد گندم یا ایک صاع کھانا ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام چھوٹے اور بڑے (سب) پر واجب ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔

٦٥٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ إِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَدِّ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ وَثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِيْ صُعَيْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد، عورت، آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر واجب فرمایا حضرت ابن عمر فرماتے ہیں پھر لوگوں نے نصف صاع گندم کو اس کے برابر کر لیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوسعید، ابن عباس، حارث بن عبدالرحمٰن کے دادا ابو ذباب، ثعلبہ بن ابی صعیر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

٦٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ وَفِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِيْنَ لَمْ يُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُؤَدِّيْ عَنْهُمْ وَإِنْ كَانُوْا غَيْرَ مُسْلِمِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر مسلمان آزاد یا غلام، مرد یا عورت پر فرض (واجب) فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے مالک نے اسے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث ایوب کی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس میں "من المسلمین" کے الفاظ زائد ہیں کئی دوسرے راویوں نے بھی نافع سے یہ روایت نقل کی لیکن "من المسلمین" کا ذکر نہیں کیا۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں جب کسی کے پاس غیر مسلم غلام ہوں تو ان کا صدقۂ فطر ادا نہ کرے امام مالک، شافعی، اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ان کی طرف سے بھی ادا کرے اگرچہ وہ غیر مسلم ہیں، سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق رحمہم اللہ اس کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

صدقۂ فطر نماز سے پہلے دینا

٦٥٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ أَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِإِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے علماء کے نزدیک نماز عید کے لئے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا مستحب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ جلدی ادا کرنا

٦٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ.

میں پوچھا تو آپ نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا زَكٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ تَعْجِيلِ الزَّكٰوةِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَدِيثُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَعْجِيلِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَأَى طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُعَجِّلَهَا وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا يُعَجِّلَهَا وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنْ عَجَّلَهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہم نے حضرت عباس کی زکوٰۃ سال سے پہلے وصول کر لی ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے تعجیل زکوٰۃ کے بارے میں حجاج بن دینار سے اسرائیل کی روایت ہمیں صرف اسی طریق سے معلوم ہے، حجاج سے اسماعیل کی روایت میرے نزدیک اسرائیل کی روایت سے اصح ہے حکم بن عتیبہ سے بھی یہ حدیث مرسل روایت کی گئی ہے وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی میں علماء کا اختلاف ہے علماء کی ایک جماعت کہتی ہے جلدی ادا نہ کرے۔ سفیان ثوری کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں، جلدی نہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اکثر علماء فرماتے ہیں اگر وقت سے پہلے ادا کر دے تو بھی جائز ہے، امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال کرنے کی ممانعت

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ وَيَسْتَغْنِيَ بِهِ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَالزُّبَيْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک اپنی پیٹھ پر لکڑیاں اٹھا کر لائے اور صدقہ کرے اور اس کے ذریعے لوگوں سے بے نیاز ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے، اب اس کی مرضی دے یا نہ دے اوپر کا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور اپنے گھر والوں سے

ابن العوام وعطية السعدي وعبد الله بن مسعود ومسعود بن عمرو وابن عباس وثوبان وزياد بن الحارث الصدائي وأنس وحبشي بن جنادة وقبيصة بن مخارق وسمرة وابن عمر قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح غريب يستغرب من حديث بيان عن قيس۔

٤٥٩ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن زيد بن عقبة عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن المسألة كد يكد بها الرجل وجهه إلا أن يسأل الرجل سلطانا أو في أمر لا بد منه قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

ابتدا کرو۔ اس باب میں حکیم بن حزام، ابو سعید خدری، زبیر بن عوام، عطیہ سعدی، عبداللہ بن مسعود، مسعود بن عمرو، ابن عباس، ثوبان، زیاد بن حارث صدائی، انس، حبشی بن جنادہ، قبیصہ بن مخارق، سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح غریب ہے بیان (راوی) کی قیس سے روایت کی وجہ سے یہ غریب ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوال ایک زخم ہے جس کے ساتھ آدمی اپنا چہرہ زخمی کرتا ہے البتہ کوئی شخص حکمران سے یا کسی ضروری امر میں سوال کرے تو جائز ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أبواب الصوم

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ٣٦٦ ما جاء في فضل شهر رمضان

بسم الله الرحمن الرحيم

٤٦٠ حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء بن كريب نا أبو بكر بن عياش عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان أول ليلة من شهر رمضان صفدت الشياطين ومردة الجن وغلقت أبواب النيران فلم يفتح منها باب وفتحت أبواب الجنة فلم يغلق منها باب وينادي مناد يا باغي الخير أقبل ويا باغي الشر أقصر ولله عتقاء من النار وذلك كل ليلة وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف وابن مسعود وسلمان۔

ابواب روزہ

ماہ رمضان کی فضیلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیطانوں اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا جبکہ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پس ان میں سے کوئی بند نہیں کیا جاتا، ایک منادی پکارتا ہے اے طالب خیر! آگے آ، اے شر کے متلاشی! رک جا اور اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، ساری رات یونہی ہوتا رہتا ہے اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ابن مسعود اور سلمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

٦٦١۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرٍ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلَهٗ قَالَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدِيْ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان شریف کے روزے رکھے اور رات کو قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی لیلۃ القدر میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے کھڑا ہو کر عبادت کرے اس کے گذشتہ گناہ صغیرہ بخش دیئے جاتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ جسے ابوبکر بن عیاش نے روایت کیا غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حسن بن ربیع نے بواسطہ ابوالاحوص اور اعمش، مجاہد سے ان کا قول نقل کیا اس کے الفاظ وہی ہیں جو پہلی حدیث کے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک ابوبکر بن عیاش کی روایت سے اصح ہے۔

بَابُ ٤٦٦ مَا جَاءَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

٦٦٢۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَّلَا بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِيَامٍ قَبْلَ دُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَعْنٰى رَمَضَانَ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يَّصُوْمُ صَوْمًا فَوَافَقَ صِيَامُهٗ ذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو ہاں اگر کوئی شخص معین دن کا روزہ رکھتا تھا اور وہ انہی دنوں میں آجائے (تو اجازت ہے) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو اس باب میں بعض دوسرے صحابہ کرام سے بھی روایت ہے منصور بن معتمر نے بواسطہ ربعی بن حراش بعض صحابہ کرام سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ اس بات کو مکروہ جانتے ہیں کہ کوئی شخص تعظیم رمضان کی خاطر مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ رکھے۔ اور اگر کوئی شخص روزہ رکھا کرتا ہے۔ اور وہ ان ہی دنوں سے موافق ہو جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

فلا بأس به عندهم.

۶۶۳ - حدثنا هناد نا وكيع عن علي بن المبارك عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا شهر رمضان بصيام قبله بيوم أو يومين إلا أن يكون رجل كان يصوم صوما فليصمه. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ جو شخص پہلے سے روزے رکھتا ہو وہ رکھ سکتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۶۸ ما جاء في كراهية صوم يوم الشك

شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۶۴ - حدثنا أبو سعيد عبد الله بن سعيد الأشج نا أبو خالد الأحمر عن عمرو بن قيس عن أبي إسحاق عن صلة بن زفر قال كنا عند عمار بن ياسر فأتي بشاة مصلية فقال كلوا فتنحى بعض القوم فقال إني صائم فقال عمار من صام اليوم الذي يشك فيه فقد عصى أبا القاسم وفي الباب عن أبي هريرة وأنس قال أبو عيسى حديث عمار حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وبه يقول سفيان الثوري ومالك بن أنس وعبد الله بن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق كرهوا أن يصوم الرجل اليوم الذي يشك فيه ورأى أكثرهم إن صامه فكان من شهر رمضان أن يقضي يوما مكانه.

صلہ بن زفر فرماتے ہیں ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی انہوں نے فرمایا کھاؤ ایک شخص علیحدہ ہوگیا اور کہنے لگا میں روزہ دار ہوں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمار حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں فرماتے ہیں شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اکثر کی رائے یہ ہے کہ اگر شک کے دن روزہ رکھا اور بعد میں پتہ چلا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو اس روزہ کی قضا کرے۔

باب ۴۶۹ ما جاء في إحصاء هلال شعبان لرمضان

رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا

۶۶۵ - حدثنا مسلم بن حجاج نا يحيى بن يحيى نا أبو معاوية عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا خیال رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث

أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ۔

بَابُ ۴۷ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْإِفْطَارَ لَهُ

۶۶۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

بَابُ ۴۸ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابو ہریرہ کو ہم اس طرح صرف ابو معاویہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ صحیح روایت وہ ہے جسے محمد بن عمرو نے بواسطہ ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو"
یحییٰ بن کثیر سے بھی بواسطہ ابو سلمہ اسی طرح مروی ہے۔

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور عید کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف سے پہلے روزہ نہ رکھو چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو اور اگر اس کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو بکرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور آپ سے کئی طرق سے مروی ہے

مہینہ کبھی انتیس (۲۹) دن کا ہوتا ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس دن کے روزے تیس دنوں کے روزوں کے مقابلے میں زیادہ مرتبہ رکھے ہیں۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو ہریرہ، عائشہ، سعد بن ابی وقاص، ابن عباس، ابن عمر، انس، جابر، ام سلمہ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس (۲۹) دن کا ہوتا ہے۔

الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ آلٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ سِمَاكٍ رَوَوْا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا تُقْبَلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَاحِدٍ فِي الصِّيَامِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ إِسْحٰقُ لَا يُصَامُ إِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْإِفْطَارِ أَنَّهُ لَا يُقْبَلُ فِيهِ إِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ ایلاء فرمایا (یعنی جدا رہنے کی قسم کھائی) اس دوران آپ انتیس دن بالاخانے میں تشریف فرما رہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ جدا رہنے کی قسم کھائی تھی؟ آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گواہی پر روزہ رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا "میں نے چاند دیکھا ہے" آپ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں کہنے لگا جی ہاں، آپ نے فرمایا اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ ہوگا۔

ابو کریب نے بواسطہ حسین، جعفی اور زائدہ سماک بن حرب سے اسی کے ہم مثل روایت ذکر کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس میں اختلاف ہے سفیان ثوری وغیرہ نے اسے بواسطہ سماک بن حرب حضرت عکرمہ سے مرسلاً روایت کیا ہے اکثر اصحاب سماک نے بھی اسے مرسل روایت کیا ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں رمضان کے لیے ایک آدمی کی گواہی قبول کی جائے ابن مبارک شافعی اور احمد رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں امام اسحاق فرماتے ہیں دو آدمیوں کی گواہی سے روزہ رکھا جائے افطار کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ اس میں دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہوگی۔

بَابُ ۷۳ مَا جَاءَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

۶۷۱ - حدثنا يحيى بن خلف البصري نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة قال أبو عيسى حديث أبي بكرة حديث حسن وقد روي هذا الحديث عن عبد الرحمن ابن أبي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا قال أحمد معنى هذا الحديث شهرا عيد لا ينقصان يقول لا ينقصان معا في سنة واحدة شهر رمضان وذو الحجة إن نقص أحدهما تم الآخر وقال إسحق معناه لا ينقصان يقول وإن كان تسعا وعشرين فهو تمام غير نقصان وعلى مذهب إسحق يكون ينقص الشهران معا في سنة واحدة

بَابُ ۷۴ مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

۶۷۲ - حدثنا علي بن حجر نا إسمعيل بن جعفر نا محمد بن أبي حرملة أخبرني كريب أن أم الفضل بنت الحارث بعثته إلى معاوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها واستهل علي هلال رمضان وأنا بالشام فرأينا الهلال ليلة الجمعة ثم قدمت المدينة في آخر الشهر فسألني ابن عباس ثم ذكر الهلال فقال متى رأيتم الهلال فقلت رأيناه ليلة الجمعة فقال أأنت رأيته ليلة الجمعة فقلت رآه الناس وصاموا وصام معاوية فقال لكن رأيناه ليلة السبت فلا نزال نصوم حتى نكمل ثلثين يوما أو نراه فقلت ألا تكتفي برؤية معاوية وصيامه قال

عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عیدوں کے مہینے (رمضان اور ذوالحجہ) کم نہیں ہوتے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مرسل (بلا واسطہ ابی بکرہ) بھی روایت کی گئی ہے امام احمد فرماتے ہیں اس میں جس کمی کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے ایک ہی سال میں رمضان اور ذوالحجہ دونوں مہینے کم نہیں ہوتے اگر ایک کم ہوگا دوسرا پورا ہوگا امام اسحاق فرماتے ہیں اگر دونوں مہینے انتیس انتیس کے بھی ہوں تب بھی ناقص نہیں ہوں گے (یعنی ثواب پورا ملے گا)

امام اسحاق کے نزدیک یہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس (دنوں) کے بھی ہو سکتے ہیں

ہر شہر کے لیے علیحدہ چاند دیکھنا ضروری ہے

حضرت کریب فرماتے ہیں کہ حضرت ام الفضل بنت حارث نے انہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام بھیجا فرماتے ہیں کہ شام میں آیا اور اپنا کام مکمل کیا ابھی شام میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند ہو گیا ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ طیبہ آیا مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دیگر باتوں کے علاوہ چاند کے بارے میں بھی پوچھا "تم نے چاند کب دیکھا؟" میں نے عرض کیا ہم نے جمعہ کی شب دیکھا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کیا تم نے بھی شب جمعہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا لوگوں نے چاند دیکھا اور روزہ رکھا حضرت امیر معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے ہفتہ کی رات کو دیکھا ہے لہٰذا ہم تیس (۳۰)

لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ

بَابُ ۴۷۲ـ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْاِفْطَارُ

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ هٰذَا غَيْرَ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَلَا نَعْلَمُ لَهُ اَصْلًا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رَوٰى اَصْحَابُ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ وَهٰكَذَا رَوَوْا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ شُعْبَةُ عَنِ الرَّبَابِ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنُ عَوْنٍ يَقُوْلُ عَنْ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَالرَّبَابُ هِيَ اُمُّ الرَّائِحِ ـ

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ ح وَثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ

روزے رکھیں گے بشرطیکہ انتیس ۲۹ دن کے بعد چاند دیکھ لیں۔ حضرت کریب فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا ہمارے لیے حضرت امیر معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں؟ فرمایا نہیں ہمیں حضور نے اسی طرح حکم دیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح غریب ہے اور علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ ہر شہر والوں کیلئے چاند دیکھنا ضروری ہے۔

کس چیز سے روزہ افطار کرنا اچھا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھجور پائے اس سے افطار کرے اور جسے نہ ملے وہ پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے اس باب میں حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے علم کے مطابق سعید بن عامر کے علاوہ شعبہ سے حدیث انس کو کسی دوسرے راوی نے اس طرح روایت نہیں کیا یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور ہم بواسطہ عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس سے اس کی اصل نہیں جانتے اصحاب شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ شعبہ، عاصم احول، حفصہ بنت سیرین، رباب اور سلمان بن عامر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور یہ سعید بن عامر کی روایت سے اصح ہے اسی طرح انہوں نے شعبہ سے روایت کیا لیکن اس میں رباب کا واسطہ نہیں ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے سفیان ثوری، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ عاصم احول، حفصہ بنت سیرین رباب اور سلمان بن عامر نقل کیا ہے۔

ابن عون کی روایت میں رباب کی جگہ ام الرائح بنت صلیع ہے رباب ہی ام الرائح کا نام ہے

سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ۔ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

٦٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ

٦٧٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ نَا إِسْحٰقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَفَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّمَا مَعْنَى هٰذَا الصَّوْمُ وَالْفِطْرُ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَعُظْمِ النَّاسِ۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

٦٧٧۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ

تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور کے ساتھ اور کھجور نہ ملنے کی صورت میں پانی کے ساتھ افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی) نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عید الفطر، افطار کی اور عید الاضحیٰ قربانی کی عید ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اس دن کا ہے جب تم (سب) روزہ رکھو، عید الفطر وہ ہے جس دن تم (سب) افطار کرو اور عید الاضحیٰ وہ ہے جب تم قربانی کرتے ہو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے بعض علماء نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد اجتماعی روزہ اور افطار ہے

روزہ کھولنے کا وقت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقبل الليل وأدبر النهار وغابت الشمس فقد أفطرت وفي الباب عن ابن أبي أوفى وأبي سعيد قال أبو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح۔

باب ما جاء في تعجيل الإفطار

٦٧٨ - حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن أبي حازم ح وأخبرنا أبو مصعب قراءة عن مالك بن أنس عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر وفي الباب عن أبي هريرة وابن عباس وعائشة وأنس بن مالك قال أبو عيسى حديث سهل بن سعد حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم استحبوا تعجيل الفطر وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحق

٦٧٩ - حدثنا إسحق بن موسى الأنصاري نا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن قرة عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل أحب عبادي إلي أعجلهم فطرا۔

٦٨٠ - حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا أبو عاصم وأبو مغيرة عن الأوزاعي نحوه قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب۔

٦٨١ - حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن عمارة بن عمير عن أبي عطية قال دخلت أنا ومسروق على عائشة فقلنا يا أم المؤمنين

رات آجائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یہ وقت افطار ہے اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر حسن صحیح ہے۔

افطار میں جلدی کرنا

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہیں گے، بھلائی میں رہیں گے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابن عباس، عائشہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث سہیل بن سعد، حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین نے اسے اختیار فرمایا ان کے نزدیک جلدی افطار کرنا مستحب ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بواسطہ ابو عاصم و ابو مغیرہ، اوزاعی سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابو عطیہ فرماتے ہیں میں اور مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے مومنوں کی ماں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم احدهما يعجل الفطر ويعجل الصلوة والآخر يؤخر الافطار ويعجل الصلوة قالت ايهما يعجل الافطار ويعجل الصلوة قلنا عبد الله بن مسعود قالت هكذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم والآخر ابو موسى هذا حديث حسن صحيح وابو عطية اسمه مالك بن ابي عامر الهمداني ويقال مالك بن عامر الهمداني وهو اصح۔

باب ۴۹ ما جاء في تأخير السحور

۶۸۱۔ حدثنا يحيى بن موسى نا ابو داود الطيالسي نا هشام الدستوائي عن قتادة عن انس عن زيد بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قمنا الى الصلوة قال قلت كم كان قدر ذلك قال قدر خمسين آية۔

۶۸۲۔ حدثنا هناد نا وكيع عن هشام بنحوه الا انه قال قدر قراءة خمسين آية وفي الباب عن حذيفة قال ابو عيسى حديث زيد بن ثابت حديث حسن صحيح وبه يقول الشافعي واحمد واسحق استحبوا تاخير السحور۔

باب ۵۰ ما جاء في بيان الفجر

۶۸۳۔ حدثنا هناد نا ملازم بن عمرو قال حدثني عبد الله بن النعمان عن قيس بن طلق بن علي قال حدثني ابي طلق بن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كلوا واشربوا ولا يهيدنكم الساطع المصعد وكلوا واشربوا حتى يعترض لكم الاحمر وفي الباب عن عدي بن حاتم وابي ذر وسمرة قال ابو عيسى حديث طلق بن علي حديث حسن غريب من هذا الوجه و

کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی ایسے ہیں جن میں سے ایک جلدی افطار کرتا اور جلدی ہی نماز پڑھتا ہے۔ اور دوسرا شخص دیر سے افطار کرتا ہے اور نماز میں جلدی کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کون ہے جو افطار اور نماز میں کون جلدی کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ دوسرے صحابی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عطیہ کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہے مالک بن عامر ہمدانی بھی کہا جاتا ہے یہ اصح ہے۔

سحری دیر سے کھانا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا دونوں میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا "پچاس آیتوں کا"۔

ہناد نے بواسطہ وکیع ہشام سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں پچاس آیتوں کے پڑھنے کا اندازہ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث زید بن ثابت حسن صحیح ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے وہ تاخیر سحری کو مستحب سمجھتے ہیں۔

صبح صادق تک وقت سحر

ابو طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ پیو تم کو صبح کاذب سحری کھانے سے نہ روکے بلکہ سرخ (صبح صادق) تک کھا پی سکتے ہو۔ اس باب میں عدی بن حاتم، ابو ذر اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث طلق بن علی اس طریق سے حسن غریب ہے علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ صبح صادق تک روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام نہیں قرار دیتے

العمل على هذا عند أهل العلم أنه لا يحرم على الصائم الأكل والشرب حتى يكون الفجر الأحمر المعترض وبه يقول عامة أهل العلم . ناهناد و يوسف بن عيسى قالا نا وكيع عن أبي هلال عن سوادة بن حنظلة عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعكم من سحوركم أذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير في الأفق قال أبو عيسى هذا حديث حسن .

عام علماء کا یہی قول ہے ہناد اور یوسف بن عیسیٰ بواسطہ وکیع، ابو ہلال اور سوادہ بن حنظلہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان اور صبح کاذب نہیں کھانے سے نہ روکے البتہ آسمان کے کناروں میں پھیلی ہوئی فجر (صبح صادق) کے وقت رک جاؤ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

باب ٤٨١ ما جاء في التشديد في الغيبة للصائم

روزہ دار کا غیبت کرنا سخت گناہ ہے

٦٨٥ - حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى نا عثمان بن عمر قال ونا ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة بأن يدع طعامه وشرابه وفي الباب عن أنس قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ٤٨٢ ما جاء في فضل السحور

سحری کھانے کی فضیلت

٦٨٦ - حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن قتادة وعبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال تسحروا فإن في السحور بركة وفي الباب عن أبي هريرة وعبد الله بن مسعود وجابر بن عبد الله وابن عباس وعمرو بن العاص والعرباض بن سارية وعتبة بن عبد وأبي الدرداء قال أبو عيسى حديث أنس حديث حسن صحيح

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے" اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، عمرو بن العاص، عرباض بن ساریہ، عتبہ بن عبد اور ابو درداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے

وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتٰبِ أَكْلَةُ السَّحَرِ
۷۸۷۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُوسٰى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ مُوسٰى بْنُ عَلِيٍّ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ مُوسٰى بْنُ عُلَيٍّ وَهُوَ مُوسٰى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ۔

آپ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان صرف سحری کھانے کا فرق ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ہم سے قتیبہ نے بواسطہ لیث، موسیٰ بن علی، علی، ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص، عمرو بن العاص مرفوعاً بیان کی یہ حدیث صحیح ہے اہل مصر کہتے ہیں "موسیٰ بن علی" اور اہل عراق "موسیٰ بن علی" کہتے ہیں اور یہ موسیٰ بن علی بن رباح لخمی ہیں

باب ۴۸۳ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ نہ رکھنا

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ حَتّٰى رَأٰى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْإِعَادَةَ إِذَا صَامَ فِي السَّفَرِ وَاخْتَارَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَهُوَ أَفْضَلُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال، مکہ مکرمہ کی طرف چلے آپ نے روزہ رکھا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ روزہ رکھا جب مقام کراع غمیم تک پہنچے تو عرض کیا گیا لوگوں پر روزہ بھاری ہو گیا اور وہ آپ کے فعل کے منتظر ہیں آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگا کر نوش فرمایا لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے پس بعض لوگوں نے افطار کر دیا اور بعض نے رکھے رکھا آپ تک خبر پہنچی کہ بعض لوگ روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا "یہ لوگ نافرمان ہیں" اس باب میں حضرت کعب بن عاصم، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں" سفر میں روزے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کی رائے یہ ہے کہ سفر میں افطار افضل ہے یہاں تک بعض علماء کے نزدیک سفر میں روزہ رکھا تو دوبارہ رکھنا پڑے گا امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کو پسند فرمایا بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے نزدیک اگر رکھنے کی طاقت ہو اور رکھ سکے تو اچھا ہے اور یہی افضل ہے اگر افطار کرے تو یہ بھی

وَإِنْ أَفْطَرَ فَحَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَقَوْلُهُ حِينَ بَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ فَوَجْهُ هٰذَا إِذَا لَمْ يَحْتَمِلْ قَلْبُهُ قَبُولَ رُخْصَةِ اللّٰهِ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ رَأَى الْفِطْرَ مُبَاحًا وَصَامَ وَقَوِيَ عَلَى ذٰلِكَ فَهُوَ أَعْجَبُ إِلَيَّ.

بَابُ ۴۸۲ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرُهُ

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا الْجُرَيْرِيُّ ح وَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا

ٹھیک ہے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں" اور اسی طرح آپ نے سفر میں روزہ نہ توڑنے والوں کے بارے میں فرمایا "وہ نافرمان ہیں" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے جب کسی کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصت پر راضی نہ ہو لیکن جو شخص افطار کو جائز سمجھتا ہو اور طاقت بھی ہو تو اس کا روزہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزے کے بارے میں پوچھا اور وہ مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو رکھو اور نہ چاہو تو نہ رکھو اس باب میں حضرت انس بن مالک، ابوسعید، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمرو، ابودرداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے حضورؐ سے پوچھا، حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان میں سفر کیا کرتے تھے تو روزہ دار کا روزہ اور افطار کرنے والے کا افطار معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تو ہم میں سے بعض کا روزہ ہوتا اور بعض غیر روزہ دار ہوتے دونوں ایک دوسرے پر غضبناک

الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَحَسَنٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

نہ رکھتے تھے بلکہ ان کا نظریہ تھا کہ جس نے قوت پائی اور روزہ رکھا اس نے بھی اچھا کیا اور جس نے کمزوری کے باعث نہ رکھا اس نے بھی اچھا کیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَحَدَّثَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْفِطْرِ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوُ هَذَا إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْإِفْطَارِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

مجاہد کے لیے افطار کی اجازت

معمر بن ابی حبیبہ نے حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بیان کی حضرت عمر فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان شریف میں دو جہاد کیے غزوہ بدر اور فتح مکہ ہم نے ان دونوں میں روزہ نہ رکھا اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت فرمائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے کہ آپ نے دشمن سے مقابلے کے وقت افطار کی اجازت دی بعض علماء کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَا وَكِيعٌ نَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدَّى فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ أَوِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّلَاةَ وَعَنِ الْحَامِلِ أَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوِ الصِّيَامَ وَلَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَيْهِمَا

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو افطار کی اجازت

بنو عبداللہ بن کعب کے ایک فرد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے ہماری قوم پر لوٹ مار کی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کھانا تناول فرما رہے تھے آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا قریب آؤ میں تمہیں روزے (یا روزوں) کا مسئلہ بتاؤں اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز اور حاملہ و دودھ پلانے والی سے روزہ (یا روزے) معاف فرما دیے ہیں حضور نے دونوں کے لیے فرمایا یا ایک کے لیے افسوس میری جان پر کہ میں نے حضور کے کھانے کیا سے

أَحَدُهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ تُفْطِرَانِ وَتَقْضِيَانِ وَتُطْعِمَانِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تُفْطِرَانِ وَتُطْعِمَانِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ شَاءَتَا قَضَتَا وَلَا إِطْعَامَ عَلَيْهِمَا وَبِهِ يَقُولُ إِسْحٰقُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَ رِوَايَةِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَلَا

کیوں نہ کھایا۔ اس باب میں حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس بن مالک کعبی، حسن ہے۔ انس بن مالک (یہ انس بن مالک انصاری خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں) سے اس ایک حدیث کے سوا کوئی دوسری حدیث ہمارے علم میں نہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں روزہ نہ رکھیں بلکہ قضاء کریں اور کھانا کھلائیں۔ سفیان، مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں افطار کریں اور کھانا کھلائیں لیکن قضاء نہیں ہے اگر چاہیں قضاء کریں اب اس پر کھانا نہیں ہوگا۔ امام اسحاق بھی فرماتے ہیں۔

مردے کی طرف سے روزہ رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے اس کے ذمہ مسلسل دو ماہ کے روزے ہیں۔ آپ نے فرمایا بتاؤ اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو ادا کرتیں یا نہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں (ادا کرتی) آپ نے فرمایا اللہ کا حق (ادائیگی کے) زیادہ لائق ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

ابوکریب نے بواسطہ ابوخالد احمر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم مثل حدیث نقل کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابوخالد کی روایت کی مثل کئی دوسرے راویوں نے بھی حدیث بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابومعاویہ اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ اعمش، مسلم بطین اور سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کی ہے لیکن اس میں سلمہ بن کہیل، عطاء اور مجاہد کے واسطے کا ذکر نہیں۔

عَنْ عَطَاءٍ وَلَا عَنْ مُجَاهِدٍ

بَابُ ۳۸۸ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ

۷۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْثَرٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفٌ قَوْلُهُ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالَا إِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ نَذْرُ صِيَامٍ يُصَامُ عَنْهُ وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِ قَضَاءُ رَمَضَانَ أُطْعِمَ عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَأَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّارٍ وَمُحَمَّدٌ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى۔

روزوں کا کفارہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ رمضان شریف کے روزے باقی ہوں تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر صرف اسی طریق سے مرفوعاً معروف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یعنی حدیث موقوف ہے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں میت کی طرف سے روزہ رکھا جائے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں فرماتے ہیں اگر میت کے ذمہ نذر کے روزے ہوں تو بدلے میں روزے رکھے جائیں اور اگر اس کے ذمہ قضاء رمضان ہو تو اس کی طرف سے کھانا دیا جائے۔ امام مالک، سفیان اور شافعی رحمہم اللہ فرماتے ہیں کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزے نہ رکھے اشعث سے مراد ابن سوار ہیں اور محمد سے مراد محمد بن عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ ہیں۔

بَابُ ۳۸۹ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

۷۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالِاحْتِلَامُ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ السِّجْزِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حالت روزہ میں قے کا حکم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں سینگی لگوانا، قے اور احتلام۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی سعید خدری غیر محفوظ ہے، عبداللہ بن زید بن اسلم عبدالعزیز بن محمد اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل روایت کی اور ابو سعید کا واسطہ مذکور نہیں۔ عبدالرحمٰن بن زید ابن اسلم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے میں نے ابو داؤد سجزی سے سنا فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن زید کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کے بھائی عبداللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے

ابن زید بن أسلم فقال أخوه عبد الله بن زيد
لا بأس به وسمعت محمداً يذكر عن علي بن
عبد الله قال عبد الله بن زيد بن أسلم ثقة وعبد الرحمن بن
زيد بن أسلم ضعيف قال محمد ولا أروي
عنه شيئاً.

علی بن عبداللہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید ضعیف ہے امام بخاری فرماتے ہیں میں اس سے کوئی روایت نہیں لیتا۔

باب ۲۶ ما جاء فيمن استقاء عمداً

جان بوجھ کر قے کرنا

٦٩٨ - حدثنا علي بن حجر نا عيسى بن يونس عن
هشام بن حسان عن ابن سيرين عن أبي هريرة
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ذرعه القيء
فليس عليه قضاء ومن استقاء عمداً فليقض وفي
الباب عن أبي الدرداء وثوبان وفضالة بن عبيد
قال أبو عيسى حديث أبي هريرة حديث حسن غريب
لا نعرفه من حديث هشام عن ابن سيرين عن أبي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من حديث عيسى
ابن يونس وقال محمد لا أراه محفوظاً قال أبو عيسى
وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن أبي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يصح إسناده
وقد روي عن أبي الدرداء وثوبان وفضالة بن عبيد
أن النبي صلى الله عليه وسلم قاء فأفطر وإنما
معنى هذا الحديث أن النبي صلى الله عليه وسلم
كان صائماً متطوعاً فقاء فضعف فأفطر لذلك.
هكذا روي في بعض الحديث مفسراً والعمل عند
أهل العلم على حديث أبي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم أن الصائم إذا ذرعه القيء فلا
قضاء عليه وإذا استقاء عمداً فليقض وبه
يقول الشافعي وسفيان الثوري وأحمد و
إسحاق.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس پر قے غالب آجائے اس پر قضاء نہیں اور جو جان بوجھ کر قے کرے اسے قضاء روزہ رکھنا چاہیے۔ اس باب میں حضرت ابودرداء ثوبان اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف عیسیٰ بن یونس کی روایت سے پہچانتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں میں اسے محفوظ نہیں سمجھتا امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔ حضرت ابودرداء، ثوبان اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قے فرمائی اور روزہ توڑ دیا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نفلی روزے سے تھے آپ کو قے آئی اور آپ نے کمزوری محسوس فرماتے ہوئے روزہ کھول دیا بعض احادیث میں اس کی وضاحت اسی طرح ہے علماء کا حدیث ابوہریرہ پر عمل ہے کہ خود بخود قے سے قضاء نہیں لیکن جان بوجھ کر قے کرنے سے قضاء ہے امام شافعی سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ف: بر حنفیہ کے نزدیک قصداً قے منہ بھر کر ہو تو قضاء ہے ورنہ نہیں (مترجم)

بَابُ ۴۹۶ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ نَاسِيًا

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ إِسْحَاقَ الْغَنَوِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ إِذَا أَكَلَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

بَابُ ۴۹۷ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ نَا أَبُو الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْمُطَوِّسِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ الْمُطَوِّسِ وَلَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ۔

روزہ دار کا بھول کر کھا پی لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بھول کر کھایا یا پیا وہ روزہ نہ توڑے یہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا

حضرت ابن سیرین اور اخلاس نے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت ابوسعید اور ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر رمضان میں بھول کر کھائے تو قضا دے پہلا قول اصح ہے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر شرعی اجازت اور بیماری کے رمضان شریف کا ایک روزہ بھی توڑا اسے عمر بھر کے روزے کفایت نہیں کر سکتے اگرچہ وہ تمام عمر روزے رکھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں ابوالمطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور ان سے اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

۷۰۲ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لَفْظُ أَبِي عَمَّارٍ قَالَا أَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرُ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مَنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ جِمَاعٍ وَأَمَّا مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِنْ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوا الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ بِالْجِمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَةُ فِي الْجِمَاعِ وَلَمْ يُذْكَرْ عَنْهُ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَقَالُوا لَا يُشْبِهُ الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ الْجِمَاعَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رمضان کے روزے کا کفارہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا؟ آپ نے فرمایا کس چیز نے تجھے ہلاک کیا؟ کہنے لگا میں نے رمضان شریف میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا حضور نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا متواتر دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ کہا نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کرنے لگا نہیں آپ نے فرمایا بیٹھو جاؤ وہ بیٹھ گیا اتنے میں آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا آپ نے فرمایا اسے صدقہ کر دو اس نے عرض کیا مدینہ شریف کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے انیاب (یعنی سامنے کے دو دانتوں کے ساتھ دائیں بائیں دو دانت) مبارک نظر آنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ اس باب میں حضرت ابن عمر، عائشہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ جو شخص رمضان میں جان بوجھ کر جماع کے ذریعے روزہ توڑے اس کا یہ حکم ہے لیکن جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ توڑنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں اس پر قضاء اور کفارہ دونوں ہیں انہوں نے کھانے پینے کو جماع کے مشابہ قرار دیا سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے بعض علماء کے نزدیک اس پر قضاء ہے کفارہ نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جماع کے بارے میں کفارہ کا ذکر ہے کھانے پینے کے بارے میں نہیں ان علماء کے نزدیک کھانا پینا جماع کے مشابہ نہیں، امام شافعی اور احمد

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِي أَفْطَرَ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ يَحْتَمِلُ هٰذَا مَعَانٍ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ الْكَفَّارَةُ عَلٰى مَنْ قَدَرَ عَلَيْهَا وَهٰذَا رَجُلٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا أَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَمَلَكَهُ قَالَ الرَّجُلُ مَا أَحَدٌ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ لِأَنَّ الْكَفَّارَةَ إِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ الْفَضْلِ عَنْ قُوْتِهِ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ لِمَنْ كَانَ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ أَنْ يَأْكُلَهُ وَتَكُوْنَ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ دَيْنًا فَمَتٰى مَا مَلَكَ يَوْمًا كَفَّرَ۔

رحمہا اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ توڑنے والے کو کھجوریں دیتے ہوئے یہ فرمانا کہ یہ لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو یہ مختلف معانی کا احتمال رکھتا ہے یہ بھی احتمال ہے کہ کفارہ صرف اسی پر ہے جسے طاقت ہو اور یہ شخص کفارہ کی ادائیگی پر قادر نہ تھا جب آپ نے اسے کھجوریں عطا فرما کر ان کا مالک بنا دیا تو اس نے عرض کیا ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں آپ نے فرمایا لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤ کیونکہ کفارہ اس وقت ہے جب اپنی ضروریات سے زائد ہو امام شافعی کے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ اس قسم کا آدمی خود کھائے اور کفارہ اس کے ذمہ قرض ہوگا جب اسے طاقت ہو کفارہ ادا کرے

ف :۔ احناف کے نزدیک جان بوجھ کر کھانے پینے سے بھی قضاء و کفارہ دونوں لازم ہیں (مترجم)

بَابُ ۲۹۴ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کیلئے مسواک کا حکم

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا إِلَّا أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ بِالْعُوْدِ الرَّطْبِ وَكَرِهُوْا لَهُ السِّوَاكَ آخِرَ النَّهَارِ وَلَمْ يَرَ الشَّافِعِيُّ بِالسِّوَاكِ بَأْسًا أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ وَكَرِهَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ السِّوَاكَ آخِرَ النَّهَارِ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعدد بار روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عامر بن ربیعہ حسن ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک روزہ دار کے لیے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ بعض علماء کے نزدیک تر لکڑی سے اسی طرح (دن کے آخری حصہ میں مسواک کرنا مکروہ ہے امام شافعی کے نزدیک دن کے اول و آخر میں کوئی کراہت نہیں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کے نزدیک دن کے آخر میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔

بَابُ ۲۹۵ مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا سرمہ لگانا

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ نَا أَبُوْ عَاتِكَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ!

جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال اشتكت عيني أفأكتحل وأنا صائم قال نعم وفي الباب عن أبي رافع قال أبو عيسى حديث أنس إسناده ليس بالقوي ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء وأبو عاتكة يضعف واختلف أهل العلم في الكحل للصائم فكرهه بعضهم وهو قول سفيان وابن المبارك وأحمد وإسحاق ورخص بعض أهل العلم في الكحل للصائم وهو قول الشافعي۔

باب ٦٩ ما جاء في القبلة للصائم

٧٠٠۔ حدثنا هناد وقتيبة قالا نا أبو الأحوص عن زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل في شهر الصوم وفي الباب عن عمر بن الخطاب وحفصة وأبي سعيد وأم سلمة وابن عباس وأنس وأبي هريرة قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح واختلف أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في القبلة للصائم فرخص بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في القبلة للشيخ ولم يرخصوا للشاب مخافة أن لا يسلم له صومه والمباشرة عندهم أشد وقد قال بعض أهل العلم القبلة تنقص الأجر ولا تفطر الصائم ورأوا أن للصائم إذا ملك نفسه أن يقبل وإذا لم يأمن على نفسه ترك القبلة ليسلم له صومه وهو قول سفيان الثوري والشافعي۔

باب ٧٠ ما جاء في مباشرة الصائم

حدثنا [illegible] نا اسرائيل

میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں جبکہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں لگا سکتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس کی سند قوی نہیں اور اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی صحیح روایت نہیں ابوعاتکہ ضعیف ہے روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک مکروہ ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک اجازت ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے

حالت روزہ میں بوسہ لینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں بوسہ لیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب، حفصہ، ابوسعید، ام سلمہ، ابن عباس، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا حالت روزہ میں بوسہ لینے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام نے بوڑھے کو بوسہ لینے کی اجازت دی لیکن جوان کو اجازت نہیں دی اس ڈر سے کہ کہیں اس کا روزہ نہ ٹوٹ جائے۔ مباشرت ان حضرات کے نزدیک سخت منع ہے۔ بعض علماء کے نزدیک بوسہ لینے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔ روزہ نہیں ٹوٹتا لہذا نفس پر کنٹرول ہو تو بوسہ لے سکتا ہے اور اگر نفس پر قابو نہ ہو تو بوسہ رہنے دے تاکہ روزہ محفوظ رہے سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

حالت روزہ میں مباشرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَيْسَرَةَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ وَمَعْنَى لِإِرْبِهِ يَعْنِي لِنَفْسِهِ۔

روزے کی حالت میں مجھ سے مباشرت فرماتے اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو پانے والے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت فرماتے اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو پانے والے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل اور لفظ لِاِرْبِهٖ کے معنی اپنے نفس کے ہیں۔

بَابُ ۲۹۸ مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ حَفْصَةَ حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلُهُ وَهُوَ أَصَحُّ وَإِنَّمَا مَعْنَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فِي رَمَضَانَ أَوْ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ أَوْ فِي صِيَامِ نَذْرٍ إِذَا لَمْ يَنْوِهِ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يُجْزِهِ وَأَمَّا صِيَامُ التَّطَوُّعِ فَمُبَاحٌ لَهُ أَنْ يَنْوِيَهُ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

رات کو نیت کرنا ضروری ہے

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے نیت نہ کی اسکا روزہ صحیح (کامل) نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے مرفوعاً جانتے ہیں نافع نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر (موقوفاً) نقل کیا ہے اور یہی اصح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رمضان قضائے رمضان یا نذر کے روزے کے لیے رات کو نیت نہ کی تو درست نہیں لیکن نفل روزہ کے لیے صبح کے بعد بھی نیت کر سکتا ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

ف: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک رمضان کے روزہ نفل روزہ اور نذر معین کے روزہ کے لیے دوپہر سے پہلے پہلے نیت کی جا سکتی ہے البتہ قضائے رمضان، کفارہ اور نذر مطلق کے لیے رات کو نیت ضروری ہے حدیث مذکورہ بالا میں کمال کی نفی ہے فافہم (مترجم)

بَابُ ۲۹۹ مَا جَاءَ فِي إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ

نفل روزہ توڑ دینا

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی کریم صلی اللہ

ابْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ إِنِّي أَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَأَفْطَرْتُ فَقَالَ أَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أُمِّ هَانِئٍ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ إِذَا أَفْطَرَ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ أَنْ يَقْضِيَهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَالشَّافِعِيِّ

۱۰ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ أَحَدُ ابْنَيْ أُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِي فَلَقِيتُ أَنَا أَفْضَلَهُمَا وَكَانَ اسْمُهُ جَعْدَةَ وَكَانَتْ أُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ سَقَاهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لَهُ أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا أَخْبَرَنِي أَبُو صَالِحٍ وَأَهْلُنَا عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ هَارُونَ ابْنِ بِنْتِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ أَحْسَنُ هٰكَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ فَقَالَ أَمِينُ نَفْسِهِ وَحَدَّثَنَا غَيْرُ مَحْمُودٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ فَقَالَ أَمِيرُ نَفْسِهِ أَوْ أَمِينُ نَفْسِهِ عَلَى الشَّكِّ وَهٰكَذَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ شُعْبَةَ أَمِيرُ أَوْ أَمِينُ نَفْسِهِ عَلَى الشَّكِّ۔

علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ کو پانی پیش کیا گیا آپ نے نوش فرمایا پھر مجھے عطا فرمایا میں نے بھی پیا پھر میں نے عرض کیا مجھ سے گناہ ہو گیا ہے میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیں آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا میں روزہ دار تھی اور میں نے روزہ توڑ دیا آنحضور نے فرمایا کیا قضاء روزہ رکھا ہوا تھا عرض کیا نہیں فرمایا پھر تجھے کوئی نقصان نہیں۔ اس باب میں حضرت ابو سعید اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں (امام ترمذی فرماتے ہیں) حدیث ام ہانی کی سند میں کلام ہے بعض صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے کہ نفل روزہ رکھنے والا جب روزہ توڑ دے اس پر قضاء نہیں ہاں چاہے تو قضاء کرے سفیان ثوری، احمد، اسحاق اور شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے (امام ابو حنیفہ کے نزدیک قضاء ضروری ہے) سماک بن حرب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ام ہانی کی اولاد میں سے کسی ایک نے حدیث بیان کی حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان میں سے افضل سے ملاقات کی ان کا نام جعدہ تھا وہ اپنی دادی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان (ام ہانی) کے پاس تشریف لائے اور پانی منگوایا۔ پانی نوش فرما کر بقیہ حضرت ام ہانی کو دے دیا انہوں نے پیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ میں روزہ دار تھی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والا نفس کا امین ہے چاہے روزہ رکھے چاہے کھول دے حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان (جعدہ) سے پوچھا کیا آپ نے خود حضرت ام ہانی سے یہ بات سنی ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ ابو صالح اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے بیان کیا ہے۔ حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے روایت کی اور کہا ام ہانی سے ان کے نواسے ہارون نے روایت کیا ہے شعبہ کی روایت احسن ہے۔ محمود بن غیلان نے ابو داؤد سے اسی طرح امین نفسہ کے الفاظ نقل کیے محمود کے علاوہ دوسرے راویوں نے ابو داؤد سے شک کے ساتھ (امیر نفسہ یا امین نفسہ) بیان کیا۔ شعبہ سے بھی اسی طرح شک کے ساتھ کئی طرق سے منقول ہے۔

٧١١ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟" فرماتی ہیں میں نے عرض کیا "نہیں" فرمایا تو میں روزہ سے ہوں۔

٧١٢ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَيَقُولُ أَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَأَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَأَتَانِي يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس کھانا ہے میں عرض کرتی نہیں تو آپ فرماتے "میں روزے سے ہوں" فرماتی ہیں ایک دن تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک تحفہ آیا ہے" آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حیس (ایک کھانا جو کھجور چھوارے اور پنیر وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا ہے) ہے آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر آپ نے تناول فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

نفل روزے کی قضا واجب ہے

٧١٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتِ ابْنَةَ أَبِيهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هَذَا وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور حفصہ (رضی اللہ عنہا) روزہ دار تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس کی ہمیں خواہش تھی ہم نے اس سے کھا لیا اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے حضرت حفصہ نے گفتگو میں مجھ سے سبقت کی اور آخر کیوں نہ ہوتا وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح جری تھیں) کہنے لگیں یا رسول اللہ ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر ہمارے پاس کھانا آیا جس کی ہمیں تمنا تھی تو ہم نے اس سے کھا لیا آپ نے فرمایا کسی دوسرے دن اس کی قضا کر لینا امام ترمذی فرماتے ہیں صالح بن ابی اخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عائشہ سے اسی کی مثل روایت کی ہے مالک بن انس، معمر، عبید اللہ بن عمر، زیاد بن سعد اور کئی دوسرے حفاظ نے بواسطہ زہری حضرت عائشہ سے مرسلاً روایت کی ہے اس میں حضرت عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ اصح ہے کیونکہ ابن جریج کہتے ہیں میں نے زہری سے پوچھا کیا تم

عُرْوَةَ فَهٰذَا أَصَحُّ لِأَنَّهُ رُوِيَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ فَقُلْتُ أَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِي هٰذَا شَيْئًا وَلٰكِنْ سَمِعْتُ فِي خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ نَاسٍ عَنْ بَعْضِ مَنْ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۱۴ حَدَّثَنَا بِهٰذَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَرَأَوْا عَلَيْهِ الْقَضَاءَ إِذَا أَفْطَرَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

عروہ نے حضرت عائشہ کی روایت تم سے بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے اس مسئلے میں عروہ سے کچھ نہیں سنا البتہ سلیمان بن عبدالملک کے دور حکومت میں لوگوں سے اس اضطراب کا قول سنا ہے جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا۔

ابن جریج نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا بعض صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے روزہ توڑنے والے پر قضا واجب ہونے کا قول کیا۔ مالک بن انس رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

بَابُ مَا جَاءَ فِي وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

شعبان و رمضان کا اتصال

۱۵ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعبان و رمضان کے علاوہ دو مہینے متواتر روزے رکھتا نہیں دیکھا اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہ حسن ہے یہ حدیث بواسطہ ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ اکثر دنوں کے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزے رکھتے تھے۔

۱۶ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَرَوَى سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنْ

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ابو نضر اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن عمرو کی روایت کی طرح بیان کی ابن مبارک سے مروی ہے وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں

ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ جَائِزٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ إِذَا صَامَ أَكْثَرَ الشَّهْرِ أَنْ يُقَالَ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَيُقَالُ قَامَ فُلَانٌ لَيْلَهُ أَجْمَعَ وَلَعَلَّهُ تَعَشّٰى وَاشْتَغَلَ بِبَعْضِ أَمْرِهِ كَأَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ قَدْ رَأَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ مُتَّفِقَيْنِ يَقُولُ إِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ أَكْثَرَ الشَّهْرِ۔

کلام عرب میں جائز ہے کہ جب اکثر مہینے کے روزے رکھے جائیں تو کہا جائے گا پورے مہینے کے روزے رکھے کہا جاتا ہے فلاں شخص پوری رات گزار رہا حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے رات کا کھانا کھایا ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہوا ہو۔ ابن مبارک کے نزدیک دونوں حدیثوں پر اتفاق ہے فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ مہینے کے اکثر دن روزہ رکھتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

تعظیم رمضان کیلئے شعبان کے دوسرے نصف میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ مُفْطِرًا فَإِذَا بَقِيَ شَيْءٌ مِنْ شَعْبَانَ أَخَذَ فِي الصَّوْمِ لِحَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ يُشْبِهُ قَوْلَهُ هٰذَا حَيْثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَقَدْ دَلَّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا الْكَرَاهِيَةُ عَلٰى مَنْ يَتَعَمَّدُ الصِّيَامَ لِحَالِ رَمَضَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شعبان آدھا رہ جائے تو روزہ نہ رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ ہم صرف اسی طریق سے ان الفاظ سے جانتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اول شعبان میں روزہ نہ رکھ رہا ہو اور جب دوسرا نصف شروع ہو تو تعظیم رمضان کے لئے روزہ رکھنا شروع کر دے تو ناجائز ہے اس کی مثل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری حدیث مروی ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو ہاں اگر کوئی اس سے پہلے روزہ رکھنے کا عادی ہو اور یہ روزہ ان دنوں میں آ جائے (تو رکھ سکتا ہے) اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے جب جان بوجھ کر تعظیم رمضان کے لئے روزہ رکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔

شعبان کی پندرہویں رات

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں ہیں۔

وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْحَجَّاجِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَجَّاجُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ۔

آپ نے فرمایا کیا تجھے ڈر تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سوچا شاید آپ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر جیسا کہ اس کی شایان شان ہے اترتا ہے اور بنو کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو بخشتا ہے اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ کو ہم صرف اسی طریق یعنی حجاج کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں اور فرماتے ہیں یحییٰ بن کثیر کو عروہ سے سماع نہیں اور حجاج نے یحییٰ بن کثیر سے نہیں سنا۔

بَابُ ٥ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ۔

محرم کے روزے

١٩، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں کے بعد اللہ کے مہینے محرم کے روزے افضل ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن ہے۔

٢٠، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسْأَلُ عَنْ هَذَا إِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللهِ فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ آخَرِينَ۔ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپ سے کسی نے پوچھا رمضان کے بعد آپ کس مہینے کے روزے رکھنے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے صرف ایک آدمی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے سنا میں بھی حاضر خدمت تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کے روزے رکھ کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور ایک قوم کی توبہ قبول کرے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے

باب ۵۰۵ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى وَطَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَإِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يَصُومَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَرْفَعْهُ

جمعہ کا روزہ

حضرت زرؓ ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین دن روزہ رکھتے اور بہت کم جمعہ کے دن روزہ نہ رکھتے اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہ، حسن غریب ہے اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جمعہ کا روزہ پسندیدہ ہے اور اس طرح جمعہ کا روزہ مکروہ ہے کہ نہ تو اس سے پہلے رکھے اور نہ ہی بعد یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے موقوف روایت کی ہے۔

باب ۵۰۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَجُنَادَةَ الْأَزْدِيِّ وَجُوَيْرِيَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يَخْتَصَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

صرف جمعہ کا روزہ مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر اس سے پہلے اور بعد کا روزہ بھی رکھے۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، جنادہ ازدی، جویریہ، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور علما کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مکروہ ہے کہ کوئی شخص جمعہ کا دن روزے کے لیے مخصوص کرے کہ نہ تو اس سے پہلے رکھے اور نہ ہی بعد امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۰۷ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ

ہفتہ کے دن کا روزہ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیرہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر جو تم پر فرض کیا گیا اور اگر تم میں سے کسی کو انگور کا چھلکا یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسے

إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ فِي هَذَا أَنْ يَخْتَصَّ الرَّجُلُ يَوْمَ السَّبْتِ بِصِيَامٍ لِأَنَّ الْيَهُودَ يُعَظِّمُونَ يَوْمَ السَّبْتِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ہی چبالے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس دن میں کراہت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ رکھنے کے لیے ہفتے کا دن مخصوص نہ کرے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

سوموار اور جمعرات کا روزہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوموار اور جمعرات کے دن کا خاص خیال فرماتے تھے۔ اس باب میں حضرت حفصہ، ابو قتادہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مہینے ہفتہ اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے مہینے منگل بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور عبدالرحمن بن مہدی نے اسے سفیان سے غیر مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہ خداوندی میں) پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس صورت میں پیش ہوں کہ میں روزہ سے ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے۔

باب ما جاء في صوم الأربعاء والخميس

۷۲۷ - حدثنا الحسين بن محمد الجريري ومحمد بن مدويه قالا نا عبيد الله بن موسى نا هارون بن سلمان عن عبيد الله المسلم القرشي عن أبيه قال سألت أو سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن صيام الدهر فقال إن لأهلك عليك حقا ثم قال صم رمضان والذي يليه وكل أربعاء وخميس فإذا أنت قد صمت الدهر وأفطرت وفي الباب عن عائشة قال أبو عيسى حديث مسلم القرشي حديث غريب وروى بعضهم عن هارون بن سلمان عن مسلم بن عبيد الله عن أبيه -

بدھ اور جمعرات کا روزہ

حضرت عبیداللہ مسلم قرشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یا کسی اور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمر بھر روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے پھر فرمایا رمضان اور اس سے ملے ہوئے مہینے (شوال) کے روزے رکھو اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھو اس صورت میں گویا کہ تم نے عمر بھر کے روزے بھی رکھے اور کھاتے پیتے بھی رہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مسلم قرشی غریب ہے بعض راویوں نے بواسطہ ہارون بن سلمان اور مسلم بن عبیداللہ عبیداللہ سے روایت کیا ہے۔

باب ما جاء في فضل صوم يوم عرفة

۷۲۸ - حدثنا قتيبة وأحمد بن عبدة الضبي قالا نا حماد بن زيد عن غيلان بن جرير عن عبد الله بن معبد الزماني عن أبي قتادة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال صيام يوم عرفة إني أحتسب على الله أن يكفر السنة التي بعده والسنة التي قبله وفي الباب عن أبي سعيد قال أبو عيسى حديث أبي قتادة حديث حسن وقد استحب أهل العلم صيام يوم عرفة إلا بعرفة -

عرفہ کا روزہ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ حسن ہے علماء کے نزدیک یوم عرفہ کا روزہ مستحب ہے لیکن میدان عرفات میں نہ ہو۔

باب ما جاء في كراهية صوم يوم عرفة بعرفة

۷۲۹ - حدثنا أحمد بن منيع نا إسمعيل بن علية نا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم أفطر بعرفة وأرسلت إليه أم الفضل بلبن فشرب وفي الباب عن أبي هريرة

میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں روزہ افطار کیا (نہ رکھا) ام الفضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا آپ نے اسے نوش فرمایا اس باب میں

وَابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ الْفَضْلِ قَالَ أَبُوعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ يَعْنِيْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ الْإِفْطَارَ بِعَرَفَةَ لِيَتَقَوّٰى بِهِ الرَّجُلُ عَلَى الدُّعَاءِ وَقَدْ صَامَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔

٧٣١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَأَنَا لَا أَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُ بِهِ وَلَا أَنْهٰى عَنْهُ قَالَ أَبُوعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَأَبُوْ نَجِيْحٍ اسْمُهُ يَسَارٌ وَقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

٧٣٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ إِنِّيْ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَهِنْدِ بْنِ أَسْمَاءَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ذَكَرُوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ، ابن عمر اور ام الفضل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا اور آپ نے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھا حضرت ابوبکرؓ و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گیا تو انہوں نے بھی نہ رکھا اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تاکہ آدمی اچھی طرح دعا کر سکے بعض علماء نے یوم عرفہ کو میدان عرفات میں روزہ رکھا ہے

ابن ابی نجیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ سفر کئے ان میں سے کسی نے بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھا میں نہ اس دن کا روزہ رکھتا ہوں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے روکتا ہوں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ابو نجیح کا نام یسار ہے انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع حاصل ہے۔ ابن ابی نجیح نے اس حدیث کو ابو نجیح اور ایک دوسرے راوی کے واسطے سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

عاشورہ کے روزہ کی ترغیب۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ کا روزہ رکھے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے اس باب میں حضرت علی، محمد بن صیفی، سلمہ بن اکوع، ہند بن اسماء، ابن عباس، ربیع بنت معوذ بن عفراء، عبدالرحمٰن بن خزاعی بواسطہ ان کے چچا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عاشورہ کے روزہ کی ترغیب فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ کے علاوہ کسی

أَنَّهُ حَثَّ عَلَى صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ أَبُو عِيسَى لَا نَعْلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كَفَّارَةُ سَنَةٍ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ وَبِحَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۳۲، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى حَدِيثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لَا يَرَوْنَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَاجِبًا إِلَّا مَنْ رَغِبَ فِي صِيَامِهِ لِمَا ذُكِرَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ

۳۳، حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ أَصُومُهُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ أَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ أَهَكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

دوسری روایات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کہ یوم عاشورہ کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، کا ہمیں علم نہیں۔ امام احمد اور اسحاق اسی حدیث کے قائل ہیں۔

یوم عاشورہ کا روزہ چھوڑنے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قریش، زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں بھی یہ روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی حکم دیا جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو صرف یہی (رمضان کے) روزے فرض رہ گئے اور عاشورہ کے بارے میں اختیار دے دیا گیا جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، قیس بن سعد، جابر بن سمرہ، ابن عمر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث پر علماء کا عمل ہے اور یہ صحیح حدیث ہے علماء کے نزدیک عاشورہ کا روزہ واجب نہیں البتہ جسے رغبت ہو (روزہ رکھے) کیونکہ اس میں فضیلت ہے

عاشوراء کونسا دن ہے

حکم بن اعرج فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چادر لپیٹے آب زمزم کے پاس تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا مجھے بتایئے عاشورہ کونسا دن ہے؟ تاکہ میں اس کا روزہ رکھوں آپ نے فرمایا محرم کا چاند دیکھنے کے بعد دنوں کا شمار کرتے رہو پھر نویں محرم کو روزہ رکھو میں نے عرض کیا حضور کا عمل یہی تھا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۷۳۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمُ التَّاسِعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمُ الْعَاشِرِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ صُومُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالِفُوا الْيَهُودَ وَبِهٰذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

بَابُ ۵۱۵ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ۔

۷۳۵ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ وَرَوَى أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الْأَسْوَدِ وَقَدِ اخْتَلَفُوا عَلٰى مَنْصُورٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَرِوَايَةُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ وَأَوْصَلُ إِسْنَادًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ الْأَعْمَشُ أَحْفَظُ لِإِسْنَادِ إِبْرَاهِيمَ مِنْ مَنْصُورٍ

بَابُ ۵۱۶ مَا جَاءَ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ۔

۷۳۶ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْبَطِينُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ علماء کا یوم عاشورہ کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک نویں محرم ہے جبکہ بعض دسویں محرم کے قائل ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نویں اور دسویں محرم (دونوں) کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

ذی الحجہ کے دس روزے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے پہلے دس دن روزہ رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسی طرح بواسطہ اعمش، ابراہیم اور اسود حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ نے بواسطہ منصور ابراہیم سے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا گیا۔ ابوالاحوص نے بواسطہ منصور اور ابراہیم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی لیکن اس میں اسود کا ذکر نہیں۔ حدیث میں منصور کے بارے میں اختلاف ہے اعمش کی روایت اصح اور سند کے لحاظ سے زیادہ متصل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوبکر محمد بن ابان کو کہتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے وکیع سے سنا کہ ابراہیم سے روایت کرنے میں منصور کے مقابلے میں اعمش احفظ ہے۔

ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دس دنوں کے مقابلے میں کسی دن کا عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں

أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

۷۳۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْعُودُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَسْعُودِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هَذَا وَقَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ شَيْءٌ مِنْ هَذَا

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

۷۳۸ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِيَامَ سِتَّةٍ مِنْ شَوَّالٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ

آپ نے فرمایا ہاں جہاد بھی نہیں البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ راہ خدا میں نکلا پھر ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا) اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس، حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں رب کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ان میں سے ہر دن کا روزہ سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسعود بن واصل بواسطہ نہاس کی روایت سے پہچانتے ہیں میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہیں بھی اس طریق کے علاوہ اطلاع معلوم نہ تھا نیز آپ نے فرمایا کہ حضرت قتادہ سے بواسطہ سعید بن مسیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مرسلاً کچھ مذکور ہے۔

شوال کے چھ روزے

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھ کر پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہے اس باب میں حضرت جابر، ابو ہریرہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ایوب حسن صحیح ہے ایک جماعت کے نزدیک اس حدیث کے مطابق شوال کے

وقال ابن المبارك هو حسن ومثل صيام ثلاثة أيام من كل شهر قال ابن المبارك ويروى في بعض الحديث ويلحق هذا الصيام برمضان واختار ابن المبارك أن يكون ستة أيام من أول الشهر وقد روي عن ابن المبارك أنه قال إن صام ستة أيام من شوال متفرقا فهو جائز قال أبو عيسى وقد روى عبد العزيز بن محمد عن صفوان بن سليم وسعد بن سعيد هذا الحديث عن عمر بن ثابت عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا وروى شعبة عن ورقاء بن عمر عن سعد بن سعيد هذا الحديث وسعد بن سعيد هو أخو يحيى بن سعيد الأنصاري وقد تكلم بعض أهل الحديث في سعد بن سعيد من قبل حفظه -

کے چھ روزے مستحب ہیں۔ ابن مبارک فرماتے ہیں ہر مہینے کے تین روزوں کی طرح یہ بھی اچھے ہیں نیز آپ نے فرمایا حدیث میں ہے کہ ان کو رمضان کے روزوں سے ملایا جائے ابن مبارک کے نزدیک مہینے کے شروع سے چھ روزے رکھنا اختیار ہے یہ بھی روایت ہے کہ آپ (ابن مبارک) نے فرمایا کہ شوال کے چھ روزے متفرق بھی جائز ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبدالعزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید سے یہ حدیث بواسطہ عمر بن ثابت اور ابوایوب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ شعبہ نے اسے بواسطہ ورقاء بن عمر، سعد بن سعید سے روایت کیا ہے۔ سعد بن سعید یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ بعض محدثین نے سعد بن سعید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

باب ما جاء في صوم ثلاثة من كل شهر

٧٣٩ - حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن سماك بن حرب عن أبي الربيع عن أبي هريرة قال عهد إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة أن لا أنام إلا على وتر وصوم ثلاثة أيام من كل شهر وأن أصلي الضحى -

٧٤٠ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود أنبأنا شعبة عن الأعمش قال سمعت يحيى بن بسام يحدث عن موسى بن طلحة قال سمعت أبا ذر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر إذا صمت من الشهر ثلاثة أيام فصم ثلاث عشرة وأربع عشرة وخمس عشرة وفي الباب عن أبي قتادة وعبد الله بن عمرو وقرة بن إياس المزني وعبد الله بن مسعود وأبي عقرب وابن عباس وعائشة

ہر مہینے سے تین روزے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے تین باتوں کا عہد لیے وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں ہر مہینے کے تین روزے (رکھوں) اور نماز چاشت (پڑھوں)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! جب تم مہینے کے تین روزے رکھو تو تیرہویں، چودھویں اور پندرھویں کے روزے رکھا کرو۔ اس باب میں حضرت ابوقتادہ، عبداللہ بن عمرو، قرہ بن ایاس مزنی، عبداللہ بن مسعود، ابوعقرب، ابن عباس، عائشہ، قتادہ بن ملحان، عثمان بن العاص اور جریر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوذر حسن ہے۔ بعض احادیث میں ہے

وَقَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَجَرِيرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ۔

کہ جس نے ہر مہینے سے تین روزے رکھے یہ ایسا ہی ہے جیسے زمانہ بھر کے روزے رکھے۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا الْيَوْمُ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ قَالَ أَبُو عِيسَى رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي شِمْرٍ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر مہینے تین روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزے (شمار ہوتے) ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں اپنی کتاب (کی آیت) نازل فرمائی "جو شخص ایک نیکی کرے اس کیلئے اس کا دس گنا ہے"۔ تو ایک دن (ثواب میں) دس دنوں کے برابر ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ ابوشمر اور ابوتیاح سے بواسطہ ابوعثمان، حضرت ابوہریرہ سے روایت کی۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَيَزِيدُ الرِّشْكُ هُوَ يَزِيدُ الضُّبَعِيُّ وَهُوَ يَزِيدُ الْقَاسِمُ وَهُوَ الْقَسَّامُ وَالرِّشْكُ هُوَ الْقَسَّامُ فِي لُغَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ۔

حضرت معاذہ فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن کے روزے رکھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" میں نے عرض کیا "کونسے دنوں میں" ام المومنین نے فرمایا حضور اس بات کی پرواہ نہیں فرماتے تھے کہ وہ کونسے دن ہوں (جن تاریخوں میں چاہتے رکھ لیتے) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یزید الرشک سے مراد یزید الضبعی ہے اور وہ یزید قاسم بھی کہلاتا ہے اور وہ بہت تقسیم کرنے والا ہے کیونکہ بصرہ والوں کے لغت میں "رشک" کے معنی بہت تقسیم کرنے والے کے ہیں۔

بَابُ ۵۱۹ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ

روزہ کی فضیلت

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک تمہارا رب فرماتا ہے ہر نیکی (کا ثواب) دس گنا سے سات سو گنا تک ہے (لیکن) روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دیتا ہوں۔ روزہ آگ سے ڈھال ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ

لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَسَلَامَةَ بْنِ قَيْصَرٍ وَبَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ وَاسْمُ بَشِيرٍ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ وَالْخَصَاصِيَةُ هِيَ أُمُّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

٧٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُدْعَى الرَّيَّانَ يُدْعَى لَهُ الصَّائِمُونَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

٧٦٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ۔

٧٦٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَقَالُوا إِنَّمَا

کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تم میں سے کوئی روزے سے ہو اور اس سے کوئی بدزبان، بدزبانی سے پیش آئے تو کہہ دے میں روزے سے ہوں۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبل، سہل بن سعد، کعب بن عجرہ، سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بشیر کا نام زحم بن معبد ہے اور خصاصیہ انکی ماں ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جسکا نام ریان ہے اس سے (صرف) روزہ داروں کو بلایا جائیگا پس جو روزے دار ہوگا وہ داخل ہو جائے گا اور جو اس میں داخل ہوگا کبھی پیاسا نہ ہوگا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ہمیشہ روزہ رکھنا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمیشہ روزے رکھنے والا کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن شخیر، عمران بن حصین اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ حسن ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ لیکن فرماتے ہیں ہمیشہ کا روزہ اس وقت

إِذَا لَمْ يُفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى وَأَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَمَنْ أَفْطَرَ فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَدِّ الْكَرَاهِيَةِ وَلَا يَكُوْنُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَقَالَا لَا يَجِبُ أَنْ يُفْطِرَ أَيَّامًا غَيْرَ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْأَيَّامِ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى وَأَيَّامَ التَّشْرِيْقِ۔

ہے جب عیدین اور ایام تشریق میں بھی روزہ رکھے ورنہ مکروہ نہیں۔ اور اس صورت میں یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والا نہیں کہلائے گا۔ مالک بن انس سے اسی طرح مروی ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد اور اسحاق نے بھی یہی کہا ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں ان پانچ دنوں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یعنی عیدین اور ایام تشریق کے علاوہ دوسرے دنوں میں روزہ نہ رکھنا واجب نہیں۔

بَابُ ٥٤١ مَا جَاءَ فِيْ سَرْدِ الصَّوْمِ

متواتر روزے رکھنا

٧٤٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم متواتر روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار نہیں فرمائیں گے اور کبھی (مسلسل افطار کرتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے اب نہیں رکھیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ کبھی روزے نہیں رکھے اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے

٧٤٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهٗ لَا يُرِيْدُ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُرٰى أَنَّهٗ لَا يُرِيْدُ أَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا فَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهٗ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهٗ نَائِمًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات (اسطرح) مسلسل روزے رکھتے کہ گمان ہوتا اب افطار کا ارادہ نہیں اور کبھی متواتر نہ رکھتے یہاں تک کہ خیال ہوتا اب روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں فرمائیں گے میں جب بھی چاہتا کہ آپکو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھوں تو نماز پڑھتے ہی دیکھتا اور اگر چاہتا کہ آپ کو آرام کی حالت میں دیکھوں تو اسی طرح دیکھتا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧٤٩۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِيْ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین روزہ میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن نہ رکھتے اور دشمن سے مقابلے کے وقت بھاگتے نہیں تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث حسن صحیح وابو العباس هو الشاعر الاعمى واسمه السائب بن فروخ وقال بعض اهل العلم افضل الصيام ان يصوم يوما ويفطر يوما ويقال هذا هو اشد الصيام -

ابو العباس، نابینا شاعر ہے جس کا نام سائب بن فروخ ہے بعض علماء فرماتے ہیں بہترین روزہ یہ ہے کہ ایک دن رکھا جائے ایک دن افطار کیا جائے، کہا جاتا ہے یہ سخت ترین روزے ہیں ۔

باب ما جاء في كراهية الصوم يوم الفطر ويوم النحر

عیدین کا روزہ رکھنے کی ممانعت

۵۰، حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيامين صيام يوم الاضحى ويوم الفطر وفي الباب عن عمر وعلي وعائشة وابي هريرة وعقبة بن عامر وانس قال ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم قال ابو عيسى وعمرو بن يحيى هو ابن عمارة بن ابي الحسن المازني المدني وهو ثقة روى عنه سفيان الثوري وشعبة ومالك بن انس -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں (یعنی عید الفطر اور عید الاضحی) میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت عمر، علی، عائشہ، ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو سعید حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عمرو بن یحییٰ سے مراد ابن عمارہ بن ابو الحسن مازنی مدنی ہیں اور وہ ثقہ ہیں سفیان ثوری، شعبہ اور مالک بن انس رحمہم اللہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ۔

۵۱، حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن ابي عبيد مولى عبد الرحمن بن عوف قال شهدت عمر بن الخطاب في يوم نحر بدا بالصلاة قبل الخطبة ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن صوم هذين اليومين اما يوم الفطر ففطركم من صومكم وعيد للمسلمين واما يوم الاضحى فكلوا من لحوم نسككم قال ابو عيسى هذا حديث صحيح وابو عبيد مولى عبد الرحمن بن عوف اسمه سعد ويقال له مولى عبد الرحمن بن ازهر ايضا وعبد الرحمن بن ازهر هو ابن عم عبد الرحمن بن عوف

ابو عبید مولیٰ عبد الرحمن بن عوف فرماتے ہیں میں قربانی کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ان دو دنوں کے روزہ سے منع فرمایا عید الفطر میں اس لئے کہ وہ تمہارے روزوں سے افطار کا دن ہے اور مسلمانوں کی عید ہے۔ اور عید الاضحی میں اس لئے کہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے ابو عبید مولیٰ عبد الرحمن بن عوف کا نام سعد ہے اور انہیں مولیٰ عبد الرحمن بن ازہر بھی کہا جاتا ہے عبد الرحمن بن ازہر، حضرت عبد الرحمن بن عوف کے چچا زاد بھائی ہیں ۔

بَابُ ۵۲۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَنُبَيْشَةَ وَبِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ وَأَنَسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ صِيَامَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوا لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَالَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ لَا أَجْعَلُ أَحَدًا فِي حِلٍّ صَغَّرَ اسْمَ أَبِي۔

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عرفہ، قربانی کا دن اور ایام تشریق (عید الاضحی کے بعد تین دن) ہم مسلمانوں کی عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ اس باب میں حضرت علی، سعد، ابوہریرہ، جابر، نبیشہ بشر بن سحیم، عبداللہ بن حذافہ، انس، حمزہ بن عمرو اسلمی، کعب بن مالک، عائشہ، عمرو بن العاص اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عقبہ بن عامر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ وہ ایام تشریق کے روزے کو مکروہ جانتے ہیں البتہ بعض صحابہ اور دوسرے حضرات نے تمتع کرنے والے کو اجازت دی ہے اگر اسے قربانی کا جانور نہ ملے اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے روزے بھی نہ رکھ سکے تو وہ ایام تشریق کے روزے رکھے۔ امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک متمتع بھی ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے۔ مترجم) امام ترمذی فرماتے ہیں اہل عراق کے نزدیک موسیٰ بن علی بن رباح ہے اور مصری موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے قتیبہ سے سنا انہوں نے لیث بن سعد کے واسطہ سے موسیٰ بن علی کا قول نقل کیا کہ میں کسی کے لیے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ میرے باپ کے نام کی تصغیر کرے۔

بَابُ ۵۲۴ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ

روزہ دار کے لیے سینگی کا حکم

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اس باب میں حضرت سعد، علی، شداد بن اوس، ثوبان، اسامہ بن زید، عائشہ،

ابن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أفطر الحاجم والمحجوم وفي الباب عن سعد وعلي وشداد بن أوس وثوبان وأسامة بن زيد وعائشة ومعقل بن يسار ويقال معقل بن سنان وأبي هريرة وابن عباس وأبي موسى وبلال قال أبو عيسى حديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وذكر عن أحمد بن حنبل أنه قال أصح شيء في هذا الباب حديث رافع بن خديج وذكر عن علي بن عبد الله أنه قال أصح شيء في هذا الباب حديث ثوبان وشداد بن أوس لأن يحيى بن أبي كثير روى عن أبي قلابة الحديثين جميعا حديث ثوبان وحديث شداد بن أوس وقد كره قوم من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الحجامة للصائم حتى أن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احتجم بالليل منهم أبو موسى الأشعري وابن عمر وبهذا يقول ابن المبارك قال أبو عيسى وسمعت إسحق بن منصور يقول قال عبد الرحمن بن مهدي من احتجم وهو صائم فعليه القضاء قال إسحق بن منصور وهكذا قال أحمد بن حنبل وإسحق بن إبراهيم قال أبو عيسى وأخبرني الحسن بن محمد الزعفراني قال قال الشافعي قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه احتجم وهو صائم وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال أفطر الحاجم والمحجوم ولا أعلم أحدا من هذين الحديثين ثابتا ولو توقى رجل الحجامة وهو صائم كان أحب إلي ولو احتجم صائم لم أر ذلك أن يفطره قال أبو عيسى هكذا كان قول الشافعي ببغداد وأما بمصر فمال إلى الرخصة ولم ير بالحجامة بأسا واحتج بأن النبي

معقل بن یسار (معقل بن سنان بھی کہا جاتا ہے)، ابوہریرہ، ابن عباس، ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث رافع بن خدیج حسن صحیح ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے مذکور ہے آپ نے فرمایا اس باب میں اصح بات، رافع بن خدیج کی حدیث ہے۔ علی بن عبداللہ کے بارے میں ہے۔ آپ نے فرمایا اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہما کی حدیث زیادہ صحیح ہے، کیونکہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ان دونوں حضرات کی روایتیں نقل کی ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک روزہ دار کے لئے سینگی لگوانا مکروہ ہے۔ حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام رات کو سینگی لگواتے تھے۔ ابوموسیٰ اشعری اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی اسی جماعت میں ہیں۔ ابن مبارک بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے اسحاق بن منصور سے عبدالرحمن بن مہدی کا قول سنا کہ روزے کی حالت میں سینگی لگوانے والے پر قضا ہے۔ اسحاق بن منصور فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا بھی یہی قول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے حسن بن محمد زعفرانی نے بتایا کہ امام شافعی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کی حالت میں سینگی لگوانا بھی مروی ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا مگر میرے علم میں نہیں ہے کہ ان میں سے ایک حدیث بھی ثابت ہو۔ اگر روزہ دار سینگی لگوانے سے باز رہے تو میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر حالت روزہ میں کوئی سینگی لگوائے تو بھی میرے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام شافعی بغداد میں اسی بات کے قائل تھے۔ جب آپ مصر تشریف لائے تو رخصت کی طرف مائل ہو گئے اور سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہ سمجھا آپ نے اس واقعہ سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر روزے اور احرام کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ۔

حالت میں سینگی لگوائی۔

بَابُ ۵۲۵ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

سینگی لگوانے کی اجازت

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رَوَى وُهَيْبٌ نَحْوَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَرَوَى إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ وہیب نے اسی طرح عبدالوارث کی مثل بیان کیا۔ اسماعیل بن ابراہیم نے بواسطہ ایوب حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت نقل کی۔ اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَرَوْا بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان (ایک مقام پر) روزے اور احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ اور وہ روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور امام شافعی رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۵۲۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ

دن رات روزہ رکھنا

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم

وخالد بن الحارث عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تواصلوا قالوا فإنك تواصل يا رسول الله قال إني لست كأحدكم إن ربي يطعمني ويسقيني وفي الباب عن علي وأبي هريرة وعائشة وابن عمر وجابر وأبي سعيد وبشير بن الخصاصية قال أبو عيسى حديث أنس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم كرهوا الوصال في الصيام وروي عن عبد الله بن الزبير أنه كان يواصل الأيام ولا يفطر۔

باب ۵۲۷ ما جاء في الجنب يدركه الفجر وهو يريد الصوم۔

۷۵۸۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام قال أخبرتني عائشة وأم سلمة زوجا النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب من أهله ثم يغتسل فيصوم قال أبو عيسى حديث عائشة وأم سلمة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان والشافعي وأحمد وإسحاق وقد قال قوم من التابعين إذا أصبح جنبا يقضي ذلك اليوم والقول الأول أصح۔

باب ۵۲۸ ما جاء في إجابة الصائم الدعوة۔

۷۵۹۔ حدثنا أزهر بن مروان البصري نا محمد بن سواء نا سعيد بن أبي عروبة عن أيوب عن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دن رات روزہ (صوم وصال) اور رکھو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صوم وصال رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے" اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ، عائشہ، ابن عمر، جابر، ابوسعید اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس، حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک صوم وصال (دن رات بغیر افطار و سحر روزہ رکھنا) مکروہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے بارے میں ہے آپ کئی دن مسلسل روزہ رکھتے اور افطار نہ کرتے

جنبی کا روزہ

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام فرماتے ہیں مجھے حضرت عائشہ اور ام سلمہ (ازواج مطہرات) رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ (بعض اوقات) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماع کے سبب حالت جنب میں ہوتے کہ صبح ہو جاتی پھر آپ غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ و ام سلمہ، حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض تابعین فرماتے ہیں جب کوئی شخص حالت جنب میں صبح کرے تو اسے اس دن کے روزے کی قضا کرنی چاہیے۔ پہلا قول اصح ہے۔

روزہ دار کا دعوت قبول کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں

مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِي الدُّعَاءَ ۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيسَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سے کسی کو کھانے کے لئے بلایا جائے تو اسے جانا چاہئے اگر روزے سے ہو تو (محض) دعا مانگ لے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزے دار ہو تو کہہ دے "میں روزے سے ہوں"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

بَابُ ۵۲۹ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا ۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے روزے کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب عورت کا خاوند موجود ہو وہ رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا روزہ اس کی اجازت بغیر نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابوزناد سے بھی یہ حدیث بواسطہ موسیٰ بن ابوعثمان (ابوعثمان) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً منقول ہے۔

بَابُ ۵۳۰ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ ۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ هٰذَا

قضائے رمضان میں تاخیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے پہلے رمضان کے قضاء روزے شعبان میں رکھا کرتی تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی اسے بواسطہ ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

باب ۵۳۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ.

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ لَيْلَى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عُمَارَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا يُقَالُ لَهَا لَيْلَى تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَتَّى يَشْبَعُوا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُمْ يُقَالُ لَهَا لَيْلَى عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ حَتَّى يَفْرُغُوا أَوْ يَشْبَعُوا قَالَ أَبُو عِيسَى وَأُمُّ عُمَارَةَ هِيَ جَدَّةُ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ۔

باب ۵۳۲ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُونَ الصَّلٰوةِ۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

غیر روزہ داروں میں روزہ دار کی فضیلت

لیلیٰ، اپنی سردار (ام عمارہ) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب روزہ دار کے پاس غیر روزہ دار کھانا کھائیں تو اس کے لئے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے بھی یہ حدیث بواسطہ حبیب بن زید، ان کی دادی ام عمارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کی ہے۔

ام عمارہ بنت کعب سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے ام عمارہ نے کھانا پیش کیا تو آپ نے فرمایا تم بھی کھاؤ عرض کیا میں روزے دار ہوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب روزہ دار کے پاس کچھ لوگ بیٹھے کھاتے ہوں تو اس کے لئے فرشتے رحمت کی دعا مانگتے ہیں یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائیں کبھی فرمایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شریک کی حدیث سے اصح ہے

ام عمارہ بنت کعب سے ایک دوسری روایت میں اسی کی مثل مرفوعاً مروی ہے۔ لیکن اس میں فارغ ہونے یا سیر ہونے کا ذکر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ام عمارہ حبیب بن زید انصاری کی دادی ہیں۔

حائضہ پر روزوں کی قضا ہے نماز کی نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں حیض میں مبتلا ہوتیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَالَتْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اِخْتِلَافًا فِيْ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَعُبَيْدَةُ هُوَ ابْنُ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيُّ الْكُوْفِيُّ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ۔

بَابُ ۵۳۳ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ۔

٧٦٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ السُّعُوْطَ لِلصَّائِمِ وَرَاَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يُفْطِرُهُ وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يُقَوِّيْ قَوْلَهُمْ

بَابُ ۵۳۴ مَا جَاءَ فِيْمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُوْمُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

٧٦٨۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَيُّوْبُ بْنُ وَاقِدٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَا يَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا مِنَ الثِّقَاتِ رَوٰى

ہمیں پاک ہونے پر روزوں کا حکم فرماتے لیکن قضائے نماز کا حکم نہ دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ معاذہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے علماء کا اس پر بلا اختلاف عمل ہے۔ کہ حائضہ عورت پر روزوں کی قضاء ہے۔ لیکن نمازیں قضاء نہ کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں عبیدہ سے ابن معتب ضبی کوفی مراد ہیں ان کی کنیت ابوعبدالکریم ہے۔

روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ نہ کرے

عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں آپ نے فرمایا کامل وضو کرو انگلیوں کا خلال کرو اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک ناک میں پانی چڑھانا مکروہ ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے حدیث کے الفاظ سے انکے موقف میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

میزبان کی اجازت سے (نفل) روزہ رکھا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ہاں مہمان بنے وہ میزبان کی اجازت بغیر نفل روزہ نہ رکھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے کسی ایسے ثقہ راوی کو ہم نہیں پہچانتے جس نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہو۔ موسیٰ بن داؤد نے بواسطہ

هذا الحديث عن هشام بن عروة وقد روى عمر بن داود عن أبي بكر المديني عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوا من هذا وهذا حديث ضعيف أيضا أبو بكر ضعيف عند أهل الحديث وأبو بكر المديني الذي روى عن جابر بن عبد الله اسمه الفضل بن مبشر وهو أوثق من هذا وأقدم.

ابوبکر مدنی، ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ ابوبکر مدنی جنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی کا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ ان (ابوبکر) سے زیادہ ثقہ اور مقدم ہیں۔

باب ما جاء في الاعتكاف

اعتکاف

۷۶۹۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة وعروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى قبضه الله قال وفي الباب عن أبي بن كعب وأبي ليلى وأبي سعيد وأنس وابن عمر قال أبو عيسى حديث أبي هريرة وعائشة حديث حسن صحيح.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال تک رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابولیلیٰ، ابوسعید، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۰۔ حدثنا هناد نا أبو معاوية عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يعتكف صلى الفجر ثم دخل في معتكفه قال أبو عيسى وقد روي هذا الحديث عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ورواه مالك وغير واحد عن يحيى بن سعيد مرسلا ورواه الأوزاعي وسفيان الثوري عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة والعمل على هذا الحديث عند بعض أهل العلم يقولون إذا أراد الرجل أن يعتكف صلى الفجر ثم دخل في

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھ کر جائے اعتکاف میں تشریف لے جاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن سعید حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے۔ مالک اور کئی دوسرے راویوں نے اسے یحییٰ بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے۔ اوزاعی اور سفیان ثوری نے اسے بواسطہ یحییٰ بن سعید اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اعتکاف کا ارادہ کرنے والا صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف گاہ میں چلا جائے۔ امام احمد بن حنبل اور

معتكفه وهو قول أحمد بن حنبل وإسحاق بن إبراهيم وقال بعضهم إذا أراد أن يعتكف فلتغب له الشمس من الليلة التي يريد أن يعتكف فيها من الغد وقد قعد في معتكفه وهو قول سفيان الثوري ومالك بن أنس -

باب ۵۳۲ ما جاء في ليلة القدر -

۷۱۱ - حدثنا هارون بن إسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في العشر الأواخر من رمضان ويقول تحروا ليلة القدر في العشر الأواخر من رمضان وفي الباب عن عمر وأبي بن كعب وجابر بن سمرة وجابر بن عبد الله وابن عمر والفلتان بن عاصم وأنس وأبي سعيد وعبد الله بن أنيس وأبي بكرة وابن عباس وبلال وعبادة بن الصامت قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وقولها يجاور يعني يعتكف وأكثر الروايات عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال التمسوها في العشر الأواخر في كل وتر وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة القدر أنها ليلة إحدى وعشرين وليلة ثلاث وعشرين وخمس وعشرين وسبع وعشرين وتسع وعشرين وآخر ليلة من رمضان قال الشافعي كأن هذا عندي والله أعلم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يجيب على نحو ما يسأل عنه يقال له نلتمسها في ليلة كذا فيقول التمسوها في ليلة كذا قال الشافعي وأقوى الروايات عندي فيها ليلة إحدى وعشرين

اسحاق بن ابراہیم اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں اگر اعتکاف کا ارادہ ہو تو سورج غروب ہوتے وقت اپنے اعتکاف گاہ میں بیٹھا ہونا چاہیے سفیان ثوری اور مالک بن انس رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے۔

شب قدر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے اور ارشاد فرماتے رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ اس باب میں حضرت عمر، ابی بن کعب، جابر بن سمرہ، جابر بن عبداللہ ابن عمر، فلتان بن عاصم، انس، ابوسعید، عبداللہ بن انیس ابوبکرہ، ابن عباس، بلال اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے "یجاور" کا مطلب یہ ہے کہ آپ اعتکاف بیٹھتے" اکثر روایات میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے (لیلۃ القدر کو) رمضان شریف کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو لیلۃ القدر کے بارے میں آپ سے مروی ہے کہ وہ اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں اور آخری رات ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں میرے نزدیک یہی ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کے مطابق جواب دیتے تھے۔ عرض کیا جاتا ہم اسے فلاں رات میں تلاش کریں تو آپ فرماتے فلاں رات میں تلاش کرو۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک اکیسویں رات کی روایت زیادہ قوی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب

قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَحْلِفُ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَيَقُولُ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلاَمَتِهَا فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَرُوِيَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّهُ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ بِهَذَا.

۷۷۲ - حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّى عَلِمْتَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ بَلَى أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنْ كَرِهَ أَنْ يُخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۷۷۳ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ مَا أَنَا مُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْتَمِسُوهَا فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ ثَلاَثٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي الْعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلاَتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۵۳۷ مِنْهُ

۷۷۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ

رضی اللہ عنہ قسم کھاتے کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور فرماتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس کی نشانی بتائی ہم نے اسے شمار کیا اور یاد رکھا ابو قلابہ فرماتے ہیں لیلۃ القدر آخری دس راتوں میں پھرتی رہتی ہے۔ عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق معمر اور ایوب، ابو قلابہ سے اسکی خبر دی۔

حضرت زر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب سے پوچھا اے ابو المنذر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ ستائیسویں رات ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ اس رات کی صبح کو سورج کی شعاع نہیں ہوگی ہم نے اس بات کا خیال کیا اور اسے یاد رکھا اللہ کی قسم! ابن مسعود کو معلوم ہے کہ وہ رمضان میں ہے اور ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے تمہیں بتانا ناپسند کیا تاکہ تم اسی پر اکتفا نہ کر لو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عیینہ بن عبدالرحمن فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ابوبکرہ کے پاس لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میں اسے تلاش نہیں کرتا کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بات سنی (آپ نے فرمایا) آگاہ رہو! وہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہے نیز میں نے سنا آپ نے فرمایا اسے تلاش کرو جب نو یا سات یا پانچ یا تین راتیں یا آخری رات باقی رہ جائے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں ابوبکرہ، رمضان کے پہلے بیس دنوں میں عام دنوں کی طرح نماز پڑھتے جب آخری دس دن شروع ہوتے تو کوشش فرماتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح

آخری عشرہ میں زیادہ عبادت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رمضان کے

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

آخری دس دنوں میں گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگاتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں (عبادت کی) جس قدر کوشش فرماتے اتنی دوسرے دنوں میں نہ فرماتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

باب ۵۳۸ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ۔

سردیوں کا روزہ

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عَرِيبٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ عَامِرُ بْنُ مَسْعُودٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَالِدُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ الْقُرَشِيِّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈی نعمت، سردیوں میں روزہ رکھنا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا اور یہ ابراہیم بن عامر قرشی کے والد ہیں ان سے شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی ہے۔

باب ۵۳۹ مَا جَاءَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب آیت "وعلی الذین یطیقونہ" (اور جنہیں طاقت نہ ہو ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے) نازل ہوئی تو ہم میں سے جو چاہتا روزہ نہ رکھتا اور فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے اسے منسوخ کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یزید سے ابو عبید کے بیٹے مراد ہیں جو سلمہ بن اکوع کے غلام ہیں۔

باب ۵۴۳ مَا جَاءَ فِي مَنْ اَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ سَفَرًا۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَكَلَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ اَبِي كَثِيْرٍ مَدِيْنِيٌّ ثِقَةٌ وَهُوَ اَخُو اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ نَجِيْحٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ يُضَعِّفُهُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُّفْطِرَ فِي بَيْتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ جِدَارِ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْقَرْيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ۔

کھانا کھا کر سفر میں جانے کا بیان

محمد بن کعب فرماتے ہیں میں رمضان شریف کے مہینے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ سفر پر جانا چاہتے تھے۔ میں نے ان کی سواری پر کجاوہ باندھا انہوں نے سفر کا لباس پہنا اور پھر کھانا منگا کر کھایا میں نے پوچھا یہ سنت ہے؟ تو فرمایا ہاں سنت ہے پھر آپ سوار ہو گئے۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت محمد بن کعب سے یہی مروی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر سے مراد ابن ابی کثیر مدنی ہیں یہ ثقہ ہیں اور اسماعیل بن جعفر کے بھائی ہیں۔ عبداللہ بن جعفر نجیح کے بیٹے اور علی بن مدینی کے والد ہیں یحییٰ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں مسافر کے لئے سفر پر جانے سے پہلے گھر میں افطار کرنا جائز ہے۔ لیکن نماز قصر اس وقت تک جائز نہیں جب تک شہر یا گاؤں کی دیوار سے باہر نہ ہو جائے اسحاق بن ابراہیم اسی کے قائل ہیں۔

باب ۵۴۴ مَا جَاءَ فِي تُحْفَةِ الصَّائِمِ۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَامُوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفٍ وَسَعْدٌ يُضَعَّفُ وَ

روزہ دار کا تحفہ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کا تحفہ تیل اور انگیٹھی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب اس کی سند کچھ نہیں ہم اسے صرف سعد بن طریف کی روایت سے جانتے ہیں اور سعد ضعیف ہے۔ عمیر بن مامون

يقال عمير بن مأموم أيضا۔

باب ٥٢٢ ما جاء في الفطر والأضحى متى يكون۔

٧٨١۔ حدثنا يحيى بن موسى نا يحيى بن اليمان عن معمر عن محمد بن المنكدر عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفطر يوم يفطر الناس والأضحى يوم يضحي الناس قال أبو عيسى سألت محمدا قلت له محمد بن المنكدر سمع من عائشة قال نعم يقول في حديثه سمعت عائشة قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه۔

باب ٥٢٣ ما جاء في الاعتكاف إذا خرج منه۔

٧٨٢۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي أنبأنا حميد الطويل عن أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتكف في العشر الأواخر من رمضان فلم يعتكف عاما فلما كان في العام المقبل اعتكف عشرين قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح من حديث أنس واختلف أهل العلم في المعتكف إذا قطع اعتكافه قبل أن يتمه على ما نوى فقال بعض أهل العلم إذا نقض اعتكافه وجب عليه القضاء واحتجوا بالحديث أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج من اعتكافه فاعتكف عشرا من شوال وهو قول مالك وقال بعضهم إن لم يكن عليه نذر اعتكاف أو شيء أوجبه على نفسه وكان

کو عمیر بن ماموم بھی کہا جاتا ہے۔

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عیدالفطر اس دن ہے جب لوگ روزہ افطار کریں اور عیدالاضحیٰ اس دن ہے جب لوگ قربانی کریں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے پوچھا کیا محمد بن منکدر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنی ہے انہوں نے فرمایا ہاں وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے سنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔

اعتکاف بیٹھنے کے بعد باہر آنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے ایک سال اعتکاف نہ بیٹھے تو آئندہ سال بیس دن اعتکاف بیٹھے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو اعتکاف بیٹھ کر پورا کرنے سے پہلے توڑ دے بعض علماء فرماتے ہیں اعتکاف توڑنے سے قضا واجب ہے انہوں نے حدیث شریف سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف سے باہر تشریف لائے اور پھر شوال کے دس دن اعتکاف بیٹھے۔ امام مالک کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک اگر نذر کا اعتکاف یا ایسا اعتکاف جو خود اس نے اپنے اوپر واجب کیا، نہ ہو بلکہ نفل ہو تو اس صورت میں اعتکاف توڑنے سے

مُتَطَوِّعًا فَخَرَجَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَنْ يَقْضِيَ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ذٰلِكَ اخْتِيَارًا مِنْهُ وَلَا يَجِبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَكُلُّ عَمَلٍ لَكَ أَنْ لَا تَدْخُلَ فِيهِ فَإِذَا دَخَلْتَ فِيهِ فَخَرَجْتَ مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ إِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔

بَابُ ۲۳۲ الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا ۔

۸۰۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنٰى إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيحُ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۔

۸۰۴ ۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اعْتِكَافِهِ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَاجْتَمَعُوا عَلٰى هٰذَا أَنَّهُ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ثُمَّ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَشُهُودِ الْجُمُعَةِ وَالْجَنَازَةِ لِلْمُعْتَكِفِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَعُودَ الْمَرِيضَ وَيُشَيِّعَ الْجَنَازَةَ وَيَشْهَدَ الْجُمُعَةَ إِذَا اشْتَرَطَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ

قضاء واجب نہیں بلکہ اسے اختیار ہے امام شافعی کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہر وہ عمل جس کا شروع کرنا تمہارے لیے لازمی نہیں اگر اس کو شروع کر کے توڑ دیا تو قضاء واجب نہیں البتہ حج اور عمرہ کی قضاء ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

معتکف کا کسی ضرورت کے لیے باہر آنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مبارک میرے قریب کرتے اور میں کنگھی کرتی اور آپ صرف انسانی ضرورت کے لیے ہی گھر میں تشریف لاتے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح کئی راویوں نے حضرت مالک بن انس سے روایت کیا ہے۔ ابن شہاب بواسطہ عروہ اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں حضرت ام المومنین سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اسکو لیث بن سعد نے بواسطہ ابن شہاب، عروہ اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

قتیبہ نے لیث سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ اعتکاف بیٹھنے والا صرف انسانی ضرورت کے لیے باہر جا سکتا ہے۔ اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے جا سکتا ہے۔ بیمار پرسی، جمعہ کی نماز اور جنازہ کے لیے جانے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کے نزدیک اگر اعتکاف بیٹھتے وقت ان امور کی شرط کر لی تو بیمار پرسی، جمعہ کی نماز اور جنازہ کے لیے جا سکتا ہے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک یہ (مذکورہ) امور نہیں کر سکتا وہ فرماتے ہیں کہ معتکف

بعضهم ليس له أن يفعل شيئا من هذا ورأوا للمعتكف إذا كان في مصر يجمع فيه أن لا يعتكف إلا في المسجد الجامع لأنهم كرهوا له الخروج من معتكفه إلى الجمعة ولم يروا له أن يترك الجمعة فقالوا لا يعتكف إلا في المسجد الجامع حتى لا يحتاج إلى أن يخرج من معتكفه لغير قضاء حاجة الإنسان لأن خروجه لغير قضاء حاجة الإنسان قطع عندهم للاعتكاف وهو قول مالك والشافعي وقال أحمد لا يعود المريض ولا يتبع الجنازة على حديث عائشة وقال إسحق إن اشترط ذلك فله أن يتبع الجنازة ويعود المريض۔

باب ما جاء في قيام شهر رمضان۔

۸۰۵۔ حدثنا هناد نا محمد بن الفضيل عن داود ابن أبي هند عن الوليد بن عبد الرحمن الجرشي عن جبير بن نفير عن أبي ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يصل بنا حتى بقي سبع من الشهر فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل ثم لم يقم بنا في السادسة وقام بنا في الخامسة حتى ذهب شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه فقال إنه من قام مع الإمام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة ثم لم يصل بنا حتى بقي ثلاث من الشهر وصلى بنا في الثالثة ودعا أهله ونساءه فقام بنا حتى تخوفنا الفلاح قلت له وما الفلاح قال السحور قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح واختلف أهل العلم في قيام رمضان فرأى بعضهم أن يصلي إحدى وأربعين ركعة مع الوتر وهو قول أهل المدينة و

اس شہر میں ہو جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں اعتکاف بیٹھے تاکہ ضرورت انسانی کے بغیر اسے باہر جانے کی ضرورت نہ پڑے کیونکہ ان علماء کے نزدیک انسانی ضرورت کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کے لئے باہر جانا اعتکاف کو توڑ دیتا ہے۔ امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں حدیث عائشہ کے مطابق بیمار پرسی اور جنازہ میں شمولیت کے لئے نہ جائے۔ امام اسحاق فرماتے ہیں اگر شرط لگائی ہے تو پھر جنازہ میں بھی شریک ہو سکتا ہے اور بیمار پرسی بھی کر سکتا ہے

نمازِ تراویح

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمیں نماز (تراویح) نہ پڑھائی۔ جب رمضان شریف کے سات دن باقی رہ گئے تو آپ ہمارے ساتھ (نماز پڑھانے کے لئے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر اگلی رات نہ کھڑے ہوئے اور پانچویں رات کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ باقی رات بھی ہمیں نماز پڑھاتے (تو اچھا تھا) آپ نے فرمایا جو شخص امام کے ہمراہ (نماز کے لئے) سلام پھیرنے تک کھڑا ہو اس کے لئے پوری رات قیام (کا ثواب) لکھا جاتا ہے۔ پھر آپ نے نماز تراویح نہ پڑھائی یہاں تک کہ تین دن باقی رہ گئے تو آپ نے ستائیسویں شب کو نماز پڑھائی اپنے اہل بیت و ازواج مطہرات کو بھی بلایا آپ نے اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ ہمیں فلاح کے چھوٹ جانے) کا خوف ہوا۔ جبیر کہتے ہیں میں نے

وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَهٰكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَقَالَ أَحْمَدُ رُوِيَ فِيْ هٰذَا أَلْوَانٌ لَمْ يُقْضَ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ إِسْحٰقُ بَلْ نَخْتَارُ إِحْدٰى وَأَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ إِذَا كَانَ قَارِئًا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا جَاءَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ وَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوذر نے پوچھا فلاح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا سحری۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا قیام رمضان (تراویح) میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک وتروں کے ساتھ اکتالیس رکعات ہیں اہل مدینہ کا یہی قول ہے اور اسی پر مدینہ والوں کا عمل ہے اکثر علماء کے نزدیک بیس رکعات ہیں جیسا کہ حضرت علی، حضرت عمر اور دوسرے صحابہ کرام سے مروی ہے بیس رکعات ہیں سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں امام شافعی فرماتے ہیں میں نے اسی طرح اپنے شہر مکہ مکرمہ والوں کو بیس رکعات پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں اس بارے میں مختلف روایات ہیں انہوں نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا۔ امام اسحاق فرماتے ہیں ہم اکتالیس رکعتیں پسند کرتے ہیں جیسا کہ حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے۔ ابن مبارک، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ نے جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنے کو پسند فرمایا لیکن امام شافعی فرماتے ہیں کہ قاری ہو تو اکیلا پڑھے۔

روزہ افطار کرانے کی فضیلت

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے لئے اس کی مثل ثواب ہے اس کے بغیر کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تراویح کی ترغیب اور فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام رمضان (تراویح) کی طرف رغبت دیتے لیکن وجوب کا حکم نہ فرماتے۔ آپ فرماتے جس نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال تک

28

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ
الْأَمْرُ كَذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ
خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلٰى ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ
أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

أٰخِرُ أَبْوَابِ الصَّوْمِ وَأَوَّلُ أَبْوَابِ الْحَجِّ

أَبْوَابُ الْحَجِّ

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۲۳۸ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْأٰخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا أَوْ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكَ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ

یہی صورت رہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور پھر دور فاروقی کے شروع شروع میں بھی یہی حالت رہی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ زہری نے بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔

ابواب صوم کا اختتام اور ابواب حج کا آغاز

ابواب حج

مکہ مکرمہ کی عزت

ابو شریح عدوی سے مروی ہے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا اور وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا اے امیر! مجھے اجازت دو میں تم سے ایک بات بیان کروں جس کے ساتھ کل یوم فتح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور بیان کیا جسے میرے کانوں نے سنا دل نے یاد رکھا اور آنکھوں نے دیکھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بات بیان فرمائی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو قابل عزت بنایا ہے لوگوں نے قابل احترام نہیں بنایا کسی شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، جائز نہیں کہ اس میں خون بہائے، یا وہاں کے درخت کاٹے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں قتال کی وجہ سے اس میں لڑائی کو جائز سمجھے تو اسے کہو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی تو اجازت نہیں دی (آپ نے فرمایا) مجھے ایک دن تھوڑی سی دیر کے لیے اجازت دی۔ پھر اس کی عزت و احترام ایسے ہی لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ حاضر، غائب تک یہ بات پہنچا دے۔ ابو شریح سے پوچھا گیا پھر آپ کو عمرو بن سعید نے کیا جواب دیا؟ انہوں نے

بِذَلِكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى بِخِزْيَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي شُرَيْحٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو الْعَدَوِيُّ الْكَعْبِيُّ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ يَعْنِي الْجِنَايَةَ يَقُولُ مَنْ جَنَى جِنَايَةً أَوْ أَصَابَ دَمًا ثُمَّ لَجَأَ إِلَى الْحَرَمِ فَإِنَّهُ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ۔

نے فرمایا عمرو نے جواب دیا اے ابو شریح! میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں کہ حرم شریف کسی گناہ گار، خون کر کے بھاگنے والے اور تخریب کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ خزیہ (بے حیائی کا کام) کا لفظ بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو شریح حسن صحیح ہے ابو شریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے۔ ولا فارا بخربۃ سے مراد جنایت یعنی تخریب کر کے بھاگنے والا مراد ہے جو شخص نقصان کر کے خونریزی کے بعد حرم میں آجائے اس پر حد قائم کی جائے۔

بَابُ ۵۲۹ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کا ثواب

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک دوسرے کے بعد کرتے رہو کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہ کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کی میل کچیل کو دور کرتی ہے حج مقبول کا ثواب جنت ہے اس باب میں حضرت عمر، عامر بن ربیعہ، ابوہریرہ، عبداللہ بن حبشی، ام سلمہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود اس روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ كُوفِيٌّ وَهُوَ الْأَشْجَعِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے حج کیا پس نہ عورت سے ہمبستری کی اور نہ ہی گناہ کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابو حازم کوفی اشجعی ہیں، ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزۃ الاشجعیہ کے غلام ہیں

بابٌ ۵۴ مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى رَبِيعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِيِّ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا أَوْ رَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُولٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔

حج نہ کرنے کا گناہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس سامان سفر اور سواری ہو جو اسے بیت اللہ شریف تک پہنچا دے پھر وہ حج نہ کرے پس اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ "اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ شریف کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہوں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اس کی سند میں کلام ہے ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

بابٌ ۵۵ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى نَا وَكِيعٌ نَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَلَكَ زَادًا أَوْ رَاحِلَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ يَزِيدَ هُوَ الْخُوزِيُّ الْمَكِّيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

سامان سفر اور سواری سے حج کی فرضیت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے؟" آپ نے فرمایا سامان سفر اور سواری سے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو اس پر حج فرض ہے ابراہیم بن یزید، خوزی مکی ہے۔ بعض علماء نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

بابٌ ۵۶ مَا جَاءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا مَنْصُورُ بْنُ

حج کتنی مرتبہ فرض ہے

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب

ابنُ سعدانَ الكوفيُّ عن عليِّ بنِ عبدِ الأعلى عن أبيهِ عن أبي البَختريِّ عن عليِّ بنِ أبي طالبٍ قال لمّا نزلتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قالوا يا رسولَ اللهِ أفي كلِّ عامٍ فسكتَ فقالوا يا رسولَ اللهِ أفي كلِّ عامٍ قال لا ولو قلتُ نعم لوجبتْ فأنزلَ اللهُ تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وفي البابِ عن ابنِ عبّاسٍ وأبي هريرةَ قال أبو عيسى حديثُ عليٍّ حديثٌ حسنٌ غريبٌ من هذا الوجهِ واسمُ أبي البَختريِّ سعيدُ بنُ أبي عمرانَ وهو سعيدُ بنُ فيروزَ۔

آیت کریمہ ولله على الناس (آخر تک) اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھتے ہوں نازل ہوئی صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا نہیں اور (فرمایا) اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھو کہ اگر تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں" اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی اس طریق سے حسن غریب ہے ابو البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہے۔

باب ۵۵۳ ما جاء كم حجَّ النبيُّ صلّى اللهُ عليه وسلّم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک

۷۹۴۔ حدّثنا عبدُ اللهِ بنُ أبي زيادٍ نا زيدُ بنُ حُبابٍ عن سفيانَ عن جعفرِ بنِ محمّدٍ عن أبيهِ عن جابرِ بنِ عبدِ اللهِ أنّ النبيَّ صلّى اللهُ عليه وسلّم حجَّ ثلاثَ حججٍ حجّتينِ قبلَ أن يهاجرَ وحجّةً بعدَ ما هاجرَ معها عمرةٌ فساقَ ثلاثةً وستّينَ بدنةً وجاءَ عليٌّ من اليمنِ ببقيّتِها فيها جملٌ لأبي جهلٍ في أنفهِ بُرةٌ من فضّةٍ فنحرَها فأمرَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم من كلِّ بدنةٍ ببضعةٍ فطُبختْ فشربَ من مرقِها قال أبو عيسى هذا حديثٌ غريبٌ من حديثِ سفيانَ لا نعرفُه إلّا من حديثِ زيدِ بنِ حُبابٍ ورأيتُ عبدَ اللهِ بنَ عبدِ الرّحمنِ روى هذا الحديثَ في كتبهِ عن عبدِ اللهِ بنِ أبي زيادٍ وسألتُ محمّدًا عن هذا فلم يعرفْه من حديثِ الثّوريِّ عن جعفرٍ عن أبيهِ عن جابرٍ عن النبيِّ صلّى اللهُ عليه وسلّم ورأيتُه لا يعدُّ هذا الحديثَ محفوظًا وقال إنّما يُروى عن الثّوريِّ عن أبي إسحاقَ عن مجاهدٍ مرسلٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کئے دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک حج ہجرت کے بعد جس کے ساتھ عمرہ بھی کیا آپ تریسٹھ (۶۳) اونٹ لے گئے باقی اونٹ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے ان میں ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا اس کے ناک میں نکیل تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قربانی کی اور ہر جانور سے ایک ایک بوٹی لیکر پکانے کا حکم فرمایا پس گوشت پکایا گیا تو آپ نے اس سے کچھ شوربہ نوش فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سفیان کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو دیکھا انہوں نے یہ حدیث اپنی کتابوں میں عبداللہ بن زیاد سے روایت کی میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے سفیان ثوری کی سند سے نہیں پہچانا میرا خیال ہے کہ وہ اسے محفوظ حدیث نہیں سمجھتے تھے۔ نیز فرماتے تھے کہ یہ سفیان ثوری سے بواسطہ اسحاق و مجاہد مرسلاً مروی ہے۔

۷۹۵۔ حدثنا اسحٰق بن منصور نا حبان بن هلال نا همام عن قتادة قال قلت لانس بن مالك كم حج النبي صلى الله عليه وسلم قال حجة واحدة واعتمر اربع عمر عمرة في ذي القعدة وعمرة الحديبية وعمرة مع حجته وعمرة الجعرانة اذ قسم غنيمة حنين قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وحبان بن هلال ابو حبيب البصري هو جليل ثقة وثقه يحيى بن سعيد القطان۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے انہوں نے فرمایا ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذی قعدہ میں دوسرا عمرہ حدیبیہ تیسرا عمرہ حج کے ساتھ اور چوتھا عمرہ جعرانہ جب آپ نے غزوہ حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حبان بن ہلال ابو حبیب بصری ہیں۔ اور وہ بڑے بزرگ ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

باب ۵۵۵ ما جاء كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے

۷۹۶۔ حدثنا قتيبة نا داؤد بن عبد الرحمٰن العطار عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمر عمرة الحديبية وعمرة الثانية من قابل عمرة القصاص في ذي القعدة وعمرة الثالثة من الجعرانة والرابعة التي مع حجته وفي الباب عن انس وعبد الله بن عمرو وابن عمر قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث غريب وروى ابن عيينة هذا الحديث عن عمرو بن دينار عن عكرمة ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمر ولم يذكر فيه عن ابن عباس۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے عمرہ حدیبیہ، دوسرا عمرہ جو دوسرے سال قضا کے طور پر کیا، تیسرا عمرہ جعرانہ سے اور چوتھا حجۃ الوداع کے ساتھ اس باب میں حضرت انس، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس غریب ہے۔ ابن عیینہ نے یہ حدیث بواسطہ عمرو بن دینار حضرت عکرمہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار عمرے کیے اس روایت میں حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۷۔ حدثنا بذلك سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ سفیان بن عیینہ اور عمرو بن دینار، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے

باب ۵۵۵ ما جاء في اي موضع احرم النبي صلى الله عليه وسلم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا

۷۹۸۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو لوگوں کو اطلاع دی اور مقام بیداء پر پہنچ کر آپ نے احرام باندھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں مقام بیداء کا ذکر کر کے تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو۔ اللہ کی قسم! آپ نے مسجد حرام کے پاس ایک درخت کے قریب احرام باندھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۵۵ مَا جَاءَ مَتٰى أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُحْرِمَ الرَّجُلُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے بعد احرام باندھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، ہم نہیں جانتے کہ عبدالسلام بن حرب کے سوا کسی اور نے اسے روایت کیا ہو۔ اس بات کو علماء نے پسند کیا ہے کہ آدمی نماز کے بعد احرام باندھے۔

بَابُ ۵۵ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ۔

حج افراد

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج افراد کیا۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔

عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَاَفْرَدَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ۔

٨٠٢- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَالَ الثَّوْرِيُّ اِنْ اَفْرَدْتَ الْحَجَّ فَحَسَنٌ وَاِنْ قَرَنْتَ فَحَسَنٌ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ مِثْلَهُ وَقَالَ اَحَبُّ اِلَيْنَا الْاِفْرَادُ ثُمَّ التَّمَتُّعُ ثُمَّ الْقِرَانُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے حج افراد کیا۔

قتیبہ نے بواسطہ عبداللہ ابن نافع صائغ، عبیداللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی۔ امام ترمذی حضرت سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ افراد، قران اور تمتع میں سے جو کیا جائے اچھا ہے امام شافعی نے بھی اسی طرح فرمایا اور کہا کہ ہمیں زیادہ پسند افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔

ف: حج کی تین قسمیں ہیں افراد، قران اور تمتع۔ صرف حج کا احرام باندھنا افراد ہے۔ حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھنے والا قارن اور عمرہ کا احرام باندھ کر افعال عمرہ بجا لائے پھر ایام حج میں حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے تو یہ تمتع ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو احرام نہ کھولے اور جانور ساتھ نہیں تو احرام کھول دے لیکن مکہ مکرمہ ہی میں ٹھہرا رہے اور حج سے پہلے کہیں نہ جائے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قران افضل ہے۔ (مترجم)

بَابُ ٥٥٥ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج وعمرہ جمع کرنا

٨٠٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَاخْتَارُوْهُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے الٰہی میں حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس باب میں حضرت عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے بعض علماء اسی طرف گئے ہیں کوفہ والوں اور دوسرے لوگوں نے اسے پسند کیا ہے۔

بَابُ ٥٥٦ مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ۔

تمتع

٨٠٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ

محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حج اور عمرے کو ملا کر تمتع کرنے کا ذکر کر رہے تھے۔ ضحاک بن قیس نے کہا ایسا وہی کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بے خبر ہو۔ حضرت سعد نے کہا اے بھائی! تو نے بری بات کہی ضحاک نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی

نَهَى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ. هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

اللہ عنہ نے اس سے روکا ہے۔ حضرت سعدؓ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ اسی طرح کیا تھا۔

۸۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِيْ نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَمْرُ أَبِيْ يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ أَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ابن شہاب سے مروی ہے سالم بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے ایک شامی کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عمرہ اور حج کو ملا کر تمتع کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا یہ جائز ہے۔ شامی نے کہا آپ کے والد نے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا بتاؤ اگر میرے باپ نے منع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تو کیا میرے باپ کی اتباع کی جائے گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اپنایا جائے گا؟ اس شخص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پیروی کی جائے گی آپ نے فرمایا تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۸۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَسَعْدٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ وَالتَّمَتُّعُ أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بِعُمْرَةٍ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يُقِيْمُ حَتّٰى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَعَلَيْهِ دَمٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ وَيُسْتَحَبُّ لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا صَامَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ أَنْ يَصُوْمَ فِي الْعَشْرِ وَيَكُوْنَ اٰخِرُهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَصُمْ فِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے تمتع کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس سے منع فرمایا اس باب میں حضرت علی، عثمان، جابر، سعد، اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے عمرہ کے ساتھ تمتع کو پسند کیا ہے۔ تمتع یہ ہے کہ آدمی حج کے مہینے میں عمرہ کے ساتھ داخل ہو پھر ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کرے۔ یہ متمتع کہلاتا ہے۔ اس پر ایک جانور کا ذبح کرنا فرض ہے جو بھی حاصل ہو۔ جسے (قربانی کا جانور) نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے گھر لوٹ کر رکھے۔ متمتع کے لئے مستحب ہے کہ وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھ رہا ہے تو پہلے عشرہ میں ہوں اور آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔ اگر عشرہ اوّل میں نہیں رکھے

الْعَشْرِ صَامَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فِي قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَهْلُ الْحَدِيثِ يَخْتَارُونَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ۔

بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ هٰذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَزِيدُ مِنْ عِنْدِهِ فِي أَثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ فَإِنْ زَادَ زَائِدٌ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِنْ تَعْظِيمِ

تو پھر ایام تشریق میں رکھے یہ بعض صحابہ کرام کا قول ہے ان میں حضرت ابن عمرؓ اور عائشہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ایام تشریق میں نہ رکھے اہل کوفہ اسی کے قائل ہیں۔

تلبیہ (لبیک کہنا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا (ترجمہ) حاضر ہوں اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے احرام باندھا اور یہ تلبیہ کہتے ہوئے چلے میں حاضر ہوں اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوں بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ حضرت نافع کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ہے" آپ (حضرت ابن عمرؓ) اس تلبیہ میں اپنی طرف سے یہ اضافہ فرماتے" میں حاضر بارگاہ ہوں میں حاضر بارگاہ ہوں میں تیری عبادت کے لیے ہر وقت تیار ہوں بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے تیری ہی طرف رغبت ہے اور عمل تیری ہی رضا کے لیے ہے" یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت ابن مسعود، جابر، عائشہ، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر

اللّٰہِ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنَّمَا قُلْنَا لَا بَأْسَ بِزِيَادَةِ تَعْظِيْمِ اللّٰہِ فِيْهَا لِمَا جَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ تَلْبِيَتِهِ مِنْ قِبَلِهِ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ وَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ إِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ بَكْرٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ

عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر کسی نے تلبیہ میں کچھ ایسے الفاظ زیادہ کیے جن میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم پائی جاتی ہے۔ تو ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ہی پڑھے۔ امام شافعی فرماتے ہیں یہ بات کہ تعظیم خداوندی کے کچھ الفاظ زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہم نے اس لیے کہی کہ حضرت ابن عمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یاد تھا پھر بھی انہوں نے اپنی طرف سے اس میں یہ الفاظ زیادہ کیے کہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیری ہی طرف رغبت اور تیرے ہی لیے عمل ہے۔

تلبیہ اور قربانی کی فضیلت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا حج افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس میں بلند آواز سے تلبیہ کہا جائے اور قربانی کی جائے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت ڈھیلے (سب) تلبیہ کہتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر ادھر (مشرق ومغرب) سے پوری کی پوری ہو جاتی ہے۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوبکر غریب ہے ہم اسے صرف ابن ابی فدیک کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن منکدر کو عبدالرحمٰن بن یربوع سے سماع حاصل نہیں محمد بن منکدر نے سعید بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن یربوع سے اس کے علاوہ حدیث روایت

يسمع من عبد الرحمن بن يربوع وقد روى محمد ابن المنكدر عن سعيد بن عبد الرحمن بن يربوع عن أبيه غير هذا الحديث وروى أبو نعيم الطحان ضرار بن صرد هذا الحديث عن ابن أبي فديك عن الضحاك بن عثمان عن محمد بن المنكدر عن سعيد بن عبد الرحمن بن يربوع عن أبيه عن أبي بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم وأخطأ فيه ضرار قال أبو عيسى سمعت أحمد بن الحسن يقول قال أحمد بن حنبل من قال في الحديث عن محمد بن المنكدر عن ابن عبد الرحمن بن يربوع عن أبيه فقد أخطأ قال وسمعت محمدا يقول ذكرت له حديث ضرار بن صرد عن ابن أبي فديك فقال هو خطأ فقلت قد رواه غيره عن ابن أبي فديك أيضا مثل روايته فقال لا شيء إنما رووه عن ابن أبي فديك ولم يذكروا فيه عن سعيد بن عبد الرحمن ورأيته يضعف ضرار بن صرد والعج هو رفع الصوت بالتلبية والثج هو نحر البدن۔

باب ۵۴۵ ما جاء في رفع الصوت بالتلبية۔

۸۱۲۔ حدثنا أحمد بن منيع نا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن أبي بكر عن عبد الملك بن أبي بكر بن عبد الرحمن عن خلاد بن السائب عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني جبريل فأمرني أن آمر أصحابي أن يرفعوا أصواتهم بالإهلال أو بالتلبية قال أبو عيسى حديث خلاد عن أبيه حديث حسن صحيح وروى بعضهم هذا الحديث عن خلاد بن السائب

کی ہے ابو نعیم الطحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث بواسطہ ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، محمد بن منکدر، سعید بن عبد الرحمن اور عبد الرحمن بن یربوع، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی اس میں ضرار سے خطا واقع ہوئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے احمد بن حنبل سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے یہ حدیث بواسطہ محمد بن منکدر اور سعید بن عبد الرحمن، عبد الرحمن بن یربوع سے روایت کی اس نے غلطی کی میں نے امام بخاری سے سنا جب ان کے سامنے ضرار بن صرد کی روایت کا ذکر کیا گیا تو فرمایا یہ غلط ہے۔ میں نے عرض کیا ابن ابی فدیک سے دوسروں نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے تو امام بخاری نے فرمایا کچھ نہیں ان راویوں نے ابن ابی فدیک سے روایت نقل کی لیکن اس میں سعید بن عبد الرحمن کا ذکر نہیں (امام ترمذی کہتے ہیں) میرے خیال میں امام بخاری ضرار بن صرد کو ضعیف سمجھتے ہیں "عج" کے معنی بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور "ثج" کے معنی قربانی ذبح کرنا ہے۔

تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا

حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پاس حضرت جبرئیل آئے۔ اور کہا کہ میں اپنے صحابہ کرام کو اہلال یا فرمایا تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنے کا حکم دوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث خلاد بواسطہ سائب حسن صحیح ہے۔ بعض راویوں نے اسے بواسطہ خلاد بن سائب، زید بن خالد سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ صحیح نہیں صحیح روایت وہ ہے جس میں خلاد اپنے والد سے

عن زيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يصح والصحيح هو خلاد بن السائب عن أبيه وهو خلاد بن السائب بن خلاد بن سويد الأنصاري وفي الباب عن زيد بن خالد وأبي هريرة وابن عباس۔

روایت کرتے ہیں اور یہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہیں۔ اس باب میں حضرت زید بن خالد ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۵۶۵ ما جاء في الاغتسال عند الاحرام

احرام باندھتے وقت غسل کرنا

۸۱۳۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا عبد الله بن يعقوب المدني عن ابن أبي الزناد عن أبيه عن خارجة بن زيد بن ثابت عن أبيه أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم تجرد لإهلاله واغتسل قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب وقد استحب بعض أهل العلم الاغتسال عند الاحرام وهو قول الشافعي۔

حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے احرام کے لئے کپڑے اتارے اور غسل فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے بعض علماء کے نزدیک احرام کے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔ امام شافعی (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۶۶ ما جاء في مواقيت الاحرام لأهل الآفاق۔

غیر ملکی کیلیے مقامات احرام

۸۱۴۔ حدثنا أحمد بن منيع نا إسمعيل بن إبراهيم عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن رجلا قال من أين نهل يا رسول الله فقال يهل أهل المدينة من ذي الحليفة وأهل الشام من الجحفة وأهل نجد من قرن قال وأهل اليمن من يلملم وفي الباب عن ابن عباس وجابر بن عبد الله بن عمرو وقال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی نے سوال کیا "یا رسول اللہ ہم کہاں سے احرام باندھیں؟" آپ نے فرمایا "مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، اہل شام جحفہ سے، نجد والے قرن سے اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

۸۱۵۔ حدثنا أبو كريب نا وكيع عن سفيان عن يزيد بن أبي زياد عن محمد بن علي عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم وقت لأهل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مشرق کے لئے مقام عقیق کو میقات احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا

الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۵۶۵ مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ

محرم کیلئے کونسا لباس جائز نہیں

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحُرُمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں حالت احرام میں کونسا لباس پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا قمیض پاجامہ برنس (برساتی) پگڑی اور موزے نہ پہنو لیکن اگر کسی کے جوتے نہ ہوں تو ٹخنوں سے نیچے تک کے موزے پہن سکتا ہے وہ کپڑا بھی نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس (ایک خوشبو) لگی ہو۔ عورت، حالت احرام میں نقاب نہ ڈالے اور نہ ہی دستانے پہنے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ ۵۶۶ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ۔

تہبند اور جوتا نہ ہو تو پاجامہ اور موزے پہننا

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا أَيُّوبُ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ محرم کو تہبند نہ ملے تو پاجامہ پہن لے اور اگر جوتا نہ پائے تو موزے پہن لے۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ

قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ الْإِزَارَ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ

منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اگر (محرم کو) جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٥٧ مَا جَاءَ فِي الَّذِيْ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ أَوْ جُبَّةٌ۔

احرام کے وقت قمیص اور جبہ اتار دینا

٨١٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا۔

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو حالت احرام میں جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے اتارنے کا حکم دیا۔

٨٢٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا أَصَحُّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَهٰكَذَا رَوَى قَتَادَةُ وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوَى عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عمرو بن دینار، عطاء اور صفوان بن یعلی، یعلی بن امیہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی۔ صحیح روایت وہ ہے جسے عمرو بن دینار اور ابن جریج نے بواسطہ عطاء اور صفوان بن یعلی بن امیہ سے مرفوعاً روایت کیا۔

بَابُ ٥٨ مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

محرم کے لیے جانوروں کا قتل

٨٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ موذی جانور چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا حرم میں بھی مار ڈالے جائیں اس باب میں حضرت ابن مسعود

وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ الْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ابن عمر، ابوہریرہ، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

---

٨٢٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْغُرَابَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْمُحْرِمُ يَقْتُلُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبُعٍ عَدَى عَلَى النَّاسِ أَوْ عَلَى دَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهُ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا محرم حملہ آور جانوروں، کاٹنے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوے کو مار ڈالے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں محرم، حملہ آور جانوروں اور کتے کو مار ڈالے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہا اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں ہر وہ درندہ جو لوگوں یا ان کے چارپایوں پر حملہ آور ہو اسے محرم قتل کر ڈالے۔

بَابُ ٥٦٩ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ.

محرم کے لیے سینگی کا حکم

٨٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالُوا لَا يَحْلِقُ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حالتِ احرام میں سینگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت انس، عبداللہ بن بحینہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے ایک جماعت نے محرم کے لیے سینگی لگوانے کی اجازت دی ہے۔ لیکن بال منڈوانے کی نہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں محرم ضرورت کے تحت سینگی لگوا سکتا ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ محرم کے لیے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بال نہ اکھیڑے۔

بَابُ ٥٧٠ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ.

محرم کو نکاح کی ممانعت

٨٢٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ

نبیہ بن وہب کہتے ہیں ابن عمر نے اپنے بیٹے کا

نا أيوب عن نافع عن نبيه بن وهب قال أراد ابن معمر أن ينكح ابنه فبعثني إلى أبان بن عثمان وهو أمير الموسم فأتيته فقلت إن أخاك يريد أن ينكح ابنه فأحب أن يشهدك ذلك فقال لا أراه أعرابيا جافيا إن المحرم لا ينكح ولا ينكح أو كما قال ثم حدث عن ميمونة مثله يرفعه وفي الباب عن أبي رافع وميمونة. قال أبو عيسى حديث عثمان حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعلي بن أبي طالب وابن عمر وهو قول بعض فقهاء التابعين وبه يقول مالك والشافعي وأحمد وإسحق لا يرون أن يتزوج المحرم وقالوا إن نكح فنكاحه باطل.

نکاح کرنا چاہا تو مجھے امیر حج ابان بن عثمان کے پاس بھیجا میں نے آکر کہا آپ کا بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس موقعہ پر موجود ہوں۔ ابان بن عثمان نے فرمایا میں اسے جاہل اعرابی خیال کرتا ہوں۔ محرم نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ دوسرے کا نکاح کرا سکتا ہے۔ (یا جیسا کہ آپ نے فرمایا) پھر حضرت عثمان سے مرفوع حدیث بیان کی۔ اس باب میں حضرت ابورافع اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عثمان حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام کا اسی پر عمل ہے جن میں حضرت عمر بن خطاب، علی ابن ابی طالب اور ابن عمر شامل ہیں بعض فقہاء تابعین کا یہی قول ہے امام مالک، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک محرم کا نکاح کرنا جائز نہیں اور یہ باطل ہوگا۔

٨٢٥ - حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن مطر الوراق عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن سليمان بن يسار عن أبي رافع قال تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم ميمونة وهو حلال وبنى بها وهو حلال وكنت أنا الرسول فيما بينهما. قال أبو عيسى هذا حديث حسن ولا نعلم أحدا أسنده غير حماد بن زيد عن مطر الوراق عن ربيعة وروى مالك بن أنس عن ربيعة عن سليمان بن يسار أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال ورواه مالك مرسلا ورواه أيضا سليمان بن بلال عن ربيعة مرسلا. قال أبو عيسى وروي عن يزيد بن الأصم عن ميمونة قالت تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو حلال وروى بعضهم عن يزيد بن الأصم أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال. قال أبو عيسى ويزيد بن الأصم هو ابن أخت ميمونة.

حضرت ابورافع فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے شب زفاف میں بھی آپ احرام میں نہیں تھے میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے کہ حماد بن زید کے سوا کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو حماد، بواسطہ مطر الوراق اور ربیعہ سے روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس نے بواسطہ ربیعہ سلیمان بن یسار سے مرسلاً روایت کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یزید بن اصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ بعض راویوں نے یزید بن اصم سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یزید بن اصم حضرت میمونہ کے بھانجے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَاخْتَلَفُوا فِي تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَمَاتَتْ مَيْمُونَةُ بِسَرِفَ حَيْثُ بَنٰى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَتْ بِسَرِفَ۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِي الظُّلَّةِ الَّتِي بَنٰى بِهَا فِيهَا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ

محرم کو نکاح کی اجازت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ اس وقت محرم تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی اسی پر عمل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

ایک دوسری سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو شعثاء کا نام جابر ابن زید ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت میمونہ کے ساتھ نکاح میں اختلاف ہے کیونکہ آپ نے حضرت میمونہ سے مکہ کے راستے میں نکاح کیا اس لیے بعض علماء فرماتے ہیں آپ اس وقت احرام سے نہیں تھے لیکن خبر نکاح احرام باندھنے کے بعد پھیلی پھر آپ نے مکہ کے راستے میں مقام سرف پر شب زفاف گزاری البتہ آپ احرام سے نہیں تھے پھر میمونہ کا انتقال بھی مقام سرف میں ہوا جہاں حضور نے آپ کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی وہاں ہی آپ کو دفن کیا گیا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو آپ احرام باندھے ہوئے نہ تھے اور اسی حالت میں اول شب گزاری حضرت میمونہ کا انتقال بھی سرف میں ہوا اور ان کو وہاں ہی دفن کیا گیا جہاں حضور نے ان کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور متعدد

هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ

بَابُ ۲۲: مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ -

۸۳۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَدْ لَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ وَالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهٗ سَمَاعًا مِنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِاَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ بَاْسًا اِذَا لَمْ يَصْطَدْهُ اَوْ يُصْطَدْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ هٰذَا اَحْسَنُ حَدِيْثٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَقْيَسُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ -

۸۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ فَشَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ

۸۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ

راویوں نے اسے حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے

محرم کے لیے شکار کھانے کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جب تک کہ تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے لیے شکار کیا جائے اس باب میں حضرت ابو قتادہ اور طلحہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر مفسر ہے مطلب کیلیے حضرت جابر سے سماع ہمارے علم میں نہیں بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے وہ محرم کیلیے شکار (کا گوشت) کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے بشرطیکہ نہ تو اس نے خود شکار کیا ہو اور نہ ہی اس کیلیے شکار کیا گیا ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث احسن اور زیادہ عمدہ ہے اسی پر عمل ہے۔ اور امام احمد و اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں پہنچے تو اپنے بعض احرام باندھے ہوئے ساتھیوں کے ساتھ حضور سے پیچھے رہ گئے وہ خود احرام سے نہیں تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سیدھے ہو گئے اور ساتھیوں سے لاٹھی مانگی۔ انہوں نے انکار کیا تو نیزہ مانگا۔ انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ نے خود اٹھایا اور گورخر پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ بعض صحابہ کرام نے اس سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ ایک لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

قتیبہ نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطاء بن یسار حضرت ابو قتادہ سے ایک روایت نقل کی ابو نضر کی روایت کی طرح اس میں بھی گورخر کا ذکر ہے۔ لیکن اس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت

أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۵۴۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدَى لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرُمٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَكَرِهُوا أَكْلَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا وَجْهُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا إِنَّمَا رَدَّهُ عَلَيْهِ لَمَّا ظَنَّ أَنَّهُ صِيدَ مِنْ أَجْلِهِ وَتَرَكَهُ عَلَى التَّنَزُّهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ أَهْدَى لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ۔

بَابُ ۵۴۶ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِسِيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت سے کچھ (بچا ہوا) ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی ممانعت

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابواء یا مقام ودان میں ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں ایک گورخر کا تحفہ پیش کیا آپ نے واپس لوٹا دیا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے چہرے پر ناخوش گواری کے اثرات دیکھے تو فرمایا ہم نے یہ کسی ناراضگی کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اس لیے کہ ہم محرم ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس حدیث پر عمل ہے انکے نزدیک محرم کو شکار (کا گوشت) کھانا مکروہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ آپ نے اس خیال سے لوٹا دیا کہ شاید یہ آپ کے لیے شکار کیا گیا ہو لہٰذا آپ نے محض احتیاطاً اسکے کھانے سے اجتناب فرمایا بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث حضرت زہری سے روایت کی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر کا گوشت پیش کیا یہ غیر محفوظ ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

محرم کے لیے دریائی شکار کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حج یا عمرہ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ پس ٹڈیوں کا ایک دل ہمارے سامنے آیا تو ہم اسے اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے مارنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھاؤ یہ دریا کا شکار ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابو مہزم کی روایت سے پہچانتے

مِنْ حَدِيْثِ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَصِيْدَ الْجَرَادَ وَيَأْكُلَهُ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ صَدَقَةً إِذَا اصْطَادَهُ أَوْ أَكَلَهُ۔

ابی المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور اس کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے علماء کی ایک جماعت نے محرم کو اجازت دی ہے کہ وہ ٹڈیوں کا شکار کرے اور کھائے۔ بعض علماء کے نزدیک ٹڈیاں کا شکار کرنے یا کھانے والے پر صدقہ واجب ہے۔

بَابُ ۵۵ مَا جَاءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ

بجو کا شکار

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الضَّبُعُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ أَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ رَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا أَصَابَ ضَبُعًا أَنَّ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ۔

ابن عمار کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا بجو شکار ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی طرح) فرمایا ہے؟ انھوں نے جواب دیا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت علی نے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا کہ جریر بن حازم نے اس حدیث کو بواسطہ جابر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ ابن جریج کی روایت اصح ہے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ محرم جب بجو کا شکار کرے تو اس پر بدلہ دینا واجب ہے۔

فائدہ ۲ ۔ بجو کا شکار جائز ہے لیکن کھانا منع ہے کیونکہ کچلی والے شکاری درندوں کے کھانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے۔ شرح معانی الآثار جلد ۲ ص ۲۴۰۔ (مترجم)

بَابُ ۵۶ مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

دخول مکہ کے لیے غسل

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنِيْ هَارُوْنُ ابْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ بِفَخٍّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام فخ میں غسل فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے حضرت نافع

محفوظ والصحيح ما روى نافع عن ابن عمر أنه كان يغتسل لدخول مكة وبه يقول الشافعي يستحب الاغتسال لدخول مكة وعبد الرحمن ابن زيد بن أسلم ضعيف في الحديث ضعفه أحمد بن حنبل وعلي بن المديني وغيرهما ولا نعرف هذا مرفوعا إلا من حديثه۔

نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل فرمایا کرتے تھے۔ امام شافعی اسی بات کے قائل ہیں کہ دخول مکہ کے لیے غسل مستحب ہے (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے) عبدالرحمن بن زید بن اسلم، حدیث میں ضعیف ہیں امام احمد بن حنبل علی بن مدینی اور دوسرے محدثین نے انہیں ضعیف کہا ہے ہم اس حدیث کو مرفوع انہی سے جانتے ہیں

باب ۵۷ ما جاء في دخول النبي صلى الله عليه وسلم مكة من أعلاها وخروجه من أسفلها۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور نکلنا

۸۳۷۔ حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى نا سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت لما جاء النبي صلى الله عليه وسلم إلى مكة دخلها من أعلاها وخرج من أسفلها وفي الباب عن ابن عمر قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نیچے کی طرف سے باہر تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

باب ۵۸ ما جاء في دخول النبي صلى الله عليه وسلم مكة نهارا۔

مکہ مکرمہ میں دن کو جانا

۸۳۸۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا وكيع نا العمري عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة نهارا قال أبو عيسى هذا حديث حسن۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۵۹ ما جاء في كراهية رفع اليد عند رؤية البيت۔

بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا

۸۳۹۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا وكيع نا شعبة عن أبي قزعة الباهلي عن المهاجر

مہاجر مکی سے روایت ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا بیت اللہ کو دیکھ کر آدمی ہاتھ اٹھائے؟

الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ قَزَعَةَ وَاسْمُ أَبِيْ قَزَعَةَ سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ۔

آپ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا، تو کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں؟ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بیت اللہ کو دیکھتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا ہم صرف شعبہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ نے اسے ابو قزعہ سے روایت کیا۔ ابو قزعہ کا نام سوید بن حجیر ہے۔

بَابُ ۵۵۰ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

طواف کا طریقہ

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا أَظُنُّهٗ قَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مسجد میں داخل ہوئے، حجر اسود کو بوسہ دیا پھر دائیں جانب چل دیئے، تین چکر یا ٹانگوں کو تیز تیز ہلاتے ہوئے پورے کیے اور چار پھیروں میں اپنی رفتار سے چلے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور یہ آیت کریمہ"

واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی (مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ) پڑھ کر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان تھا، دو رکعتوں کے بعد حجر اسود کے پاس تشریف لائے اسے بوسہ دیا اور پھر صفا کی طرف چل پڑے میرا خیال ہے آپ نے پڑھا "ان الصفا والمروۃ (الآیۃ) بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں) اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ ۵۵۱ مَا جَاءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ۔

حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرنا

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھے ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر لگائے اور چار پھیروں میں عام رفتار سے چکر لگایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر بھول کر

عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِذَا تَرَكَ الرَّمَلَ عَمْدًا فَقَدْ اَسَاءَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَاِذَا لَمْ يَرْمُلْ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ لَمْ يَرْمُلْ فِيْمَا بَقِيَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ رَمَلٌ وَّلَا عَلٰى مَنْ اَحْرَمَ مِنْهَا۔

بَابُ ۵۸۲ مَا جَاءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِي دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا يَسْتَلِمَ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ۔

بَابُ ۵۸۳ مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَبِعًا۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا وَّعَلَيْهِ بُرْدٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَبْدُ الْحَمِيْدِ هُوَ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَى بْنُ

رمل (تیزی سے چلنا) چھوڑ دے تو اس نے غلطی کی لیکن اس پر کوئی بدلہ نہیں۔ اور اگر پہلے تین پھیروں میں رمل نہیں کیا تو باقی چکروں میں نہ کرے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ اہل مکہ پر رمل نہیں اور نہ ہی ان پر جنہوں نے مکہ کر مہ سے احرام باندھا۔

حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دینا

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم حضرت ابن عباس اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھے۔ حضرت معاویہ جس رکن سے گزرتے بوسہ دیتے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے ان سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ نے فرمایا بیت اللہ شریف کی کوئی چیز خالی نہیں چھوڑی گئی۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیا جائے۔

حالت اضطباع میں طواف کرنا

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ پر چادر مبارک تھی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم سفیان ثوری کی اس حدیث کو ابن جریج سے صرف انہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالحمید سے مراد ابن جبیر بن شیبہ ہیں۔ اور ابن یعلی کے والد حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ

اُمَيَّةَ۔

ہیں۔

فائدہ:۔ چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لینے کو اضطباع کہتے ہیں۔ (مترجم)

بَابُ ۵۸۲ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُقَبِّلُكَ وَ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ تَقْبِيْلَ الْحَجَرِ فَاِنْ لَّمْ يُمْكِنْهُ اَنْ يَّصِلَ اِلَيْهِ اسْتَلَمَهٗ بِيَدِهٖ وَقَبَّلَ يَدَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَصِلْ اِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهٗ اِذَا حَاذٰى بِهٖ وَكَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

حضرت عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور ساتھ ہی فرماتے جاتے تھے۔ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عمر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب سمجھتے ہیں۔ اگر اس تک پہنچنا ناممکن ہو تو ہاتھ لگا کر اسے چوم لے اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکتا ہو تو جب وہاں پہنچے اس کی طرف منہ کر کے "اللہ اکبر" کہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۸۳ مَا جَاءَ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ۔

صفا سے سعی شروع کرنا

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَاَتَى الْمَقَامَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا وَقَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ فَاِنْ بَدَاَ بِالْمَرْوَةِ لَمْ يُجْزِهٖ وَيَبْدَاُ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ مَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا۔ مقام ابراہیم پر آ کے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) "اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پکڑو۔" آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ اسے بوسہ دیا۔ پھر فرمایا "ہم اسی مقام سے ابتداء کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے آغاز فرمایا" یہ کہہ کر آپ نے صفا سے سعی شروع کی اور پڑھا "بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں۔" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ مروہ سے پہلے صفا سے آغاز کیا جائے۔ اگر

بَابُ ۵۸۷ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَإِذَا انْتَهٰى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَّطُوْفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

سوار ہو کر طواف کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر طواف کیا۔ جب آپ رکن کے پاس پہنچتے تو اس کی طرف اشارہ فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابو طفیل اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک بلا عذر سوار ہو کر طواف اور سعی کرنا مکروہ ہے۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۵۸۸ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ إِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوْبَ قَالَ كَانُوْا يَعُدُّوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيْهِ وَلَهٗ أَخٌ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا۔

طواف کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کیا وہ گناہوں سے ایسے باہر آ جائے گا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حضرت ابن عباس سے موقوفاً مروی ہے۔

حضرت ایوب کہتے ہیں۔ لوگ عبداللہ بن سعید کو ان کے والد سعید بن جبیر سے افضل خیال کرتے تھے ان کے ایک بھائی تھے جن کا نام عبدالملک بن سعید بن جبیر ہے۔ ان سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

كان بالبيت ولم يطف بين الصفا والمروة حتى رجع فقال بعض أهل العلم إن لم يطف بين الصفا والمروة فإن ذكر وهو قريب منها رجع فطاف بين الصفا والمروة وإن لم يذكر حتى أتى بلاده أجزأه وعليه دم وهو قول سفيان الثوري وقال بعضهم إن ترك الطواف بين الصفا والمروة حتى رجع إلى بلاده فإنه لا يجزئه وهو قول الشافعي قال الطواف بين الصفا والمروة واجب لا يجوز الحج إلا به.

مروہ سے ابتدا کرے گا تو جائز نہیں (دوبارہ) صفا سے شروع کرے جو آدمی بیت اللہ شریف کا طواف کرے لیکن صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں اگر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کیے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر آگیا اور اگر اسے قریب ہی یاد آ جائے تو واپس لوٹ کر صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اگر یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے گھر پہنچ گیا تو جائز ہے۔ اور اس پر خون (قربانی) واجب ہے یہ سفیان ثوری کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر سعی کیے بغیر گھر آگیا تو جائز نہیں۔ امام شافعی کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں صفا مروہ کے درمیان سعی واجب ہے اس کے بغیر حج جائز نہیں۔

باب ۵۸۶ ما جاء في السعي بين الصفا والمروة

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا

۸۴۶۔ حدثنا قتيبة نا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس قال إنما سعى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت وبين الصفا والمروة ليري المشركين قوته قال وفي الباب عن عائشة وابن عمر وجابر قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وهو الذي يستحبه أهل العلم أن يسعى بين الصفا والمروة فإن لم يسع ومشى بين الصفا والمروة رأوه جائزا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان اس لیے دوڑے کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک مستحب ہے کہ صفا مروہ کے درمیان دوڑا جائے۔ اگر دوڑنے کی بجائے اپنی رفتار سے چلے تو بھی جائز ہے۔

۸۴۷۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا ابن فضيل عن عطاء بن السائب عن كثير بن جمهان قال رأيت ابن عمر يمشي في المسعى فقلت له تمشي في المسعى بين الصفا والمروة فقال لئن سعيت لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسعى ولئن مشيت فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي وأنا شيخ كبير قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى سعيد بن جبير عن ابن عمر نحو هذا۔

کثیر بن جمہان کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا مروہ کے درمیان عام رفتار سے چلتے ہوئے دیکھ کر پوچھا؟ کیا آپ صفا مروہ کے درمیان اپنی (عام) رفتار سے چلتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے حضور کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اگر اپنی عام رفتار سے چلوں تو میں نے آپ کو اس طرح جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ اور میں بوڑھا آدمی ہوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن جبیر نے بھی حضرت ابن عمر سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

بَابُ ۵۸۹ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَطُوْفُ

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ أَيْضًا وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ وَالطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَكَذٰلِكَ إِنْ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ أَيْضًا لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ أَنَّهُ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى نَزَلَ بِذِيْ طُوًى فَصَلّٰى بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

طواف کرنے والے کا صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد مناف کی اولاد! کسی شخص کو اس گھر کے طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو، رات اور دن میں جس وقت بھی وہ چاہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جبیر بن مطعم حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن ابی نجیح نے اسے عبداللہ بن باباہ سے بھی روایت کیا ہے۔ مکہ مکرمہ میں فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض فرماتے ہیں عصر اور صبح کے بعد نماز پڑھنے اور طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھے۔ اسی طرح اگر صبح کی نماز کے بعد طواف کیا تو بھی طلوع شمس سے پہلے نماز نہ پڑھے۔ ان حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ آپ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا۔ اور نماز پڑھے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ مقام ذی طوی میں اتر کر طلوع آفتاب کے بعد نماز پڑھی۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۹۰ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَيِ الْإِخْلَاصِ

نماز طواف کی قرأت

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں اخلاص کی دو سورتیں (یعنی)

"قل یا ایہا الکفرون"

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ فِي هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ۔

بَابُ ۵۹۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِأَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلٰى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ نَحْوَهُ وَقَالَا زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَهٰذَا أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَشُعْبَةُ وَهِمَ فِيهِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ أُثَيْلٍ۔

اور "قل ہو اللہ احد" پڑھیں۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طواف کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھنا پسند کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث عبدالعزیز بن عمران کی روایت سے اصح ہے یعنی اس میں جعفر بن محمد کی اپنے والد سے روایت بنسبت اس روایت کے زیادہ صحیح ہے۔ جیسے وہ بواسطہ والد اور حضرت جابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن عمران حدیث میں ضعیف ہیں۔

ننگے ہو کر طواف کرنے کی ممانعت

زید بن اثیع کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا آپ کس چیز کے ساتھ بھیجے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا چار باتوں کے ساتھ کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا۔ بیت اللہ شریف کا طواف برہنہ ہو کر نہ کیا جائے۔ اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک جمع نہ ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے معاہدہ ہے وہ اپنی میعاد تک ہے اور جس کی میعاد نہیں وہ چار ماہ تک ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن ہے۔

ابن ابی عمر اور نصر بن علی (دونوں) نے بواسطہ سفیان ابو اسحٰق سے اس کی مثل حدیث روایت کی اور زید بن اثیع کی جگہ زید بن یثیع کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ سے اس میں خطا ہوئی اور انہوں نے زید بن اثیل کہا۔

بَابُ ۵۹۲ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِيْنٌ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتْعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

خانہ کعبہ میں داخل ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے نہایت مسرور اور خوش دل تشریف لے گئے اور پریشان واپس ہوئے میں نے (سبب) پوچھا تو فرمایا میں کعبہ معظمہ میں داخل ہوا اور میں نے دل میں سوچا کہ نہ داخل ہوتا تو اچھا تھا (کیونکہ) مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد میری امت مشقت میں نہ پڑ جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۵۹۵ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بِلَالٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ بَأْسًا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ النَّافِلَةِ فِي الْكَعْبَةِ وَكَرِهَ أَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوْبَةُ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوْبَةُ وَالتَّطَوُّعُ فِي الْكَعْبَةِ لِأَنَّ حُكْمَ النَّافِلَةِ وَالْمَكْتُوْبَةِ فِي الطَّهَارَةِ وَالْقِبْلَةِ سَوَاءٌ۔

خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وسط کعبہ میں نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ صرف تکبیر کہی۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید فضل بن عباس، عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث بلال حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ کعبہ مکرمہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ خانہ کعبہ میں نوافل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ فرض نماز مکروہ ہے۔ امام شافعی کے نزدیک نفل اور فرض دونوں میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ طہارت اور قبلہ کا حکم فرض اور دونوں کے لیے ایک جیسا ہے۔

بَابُ ۵۹۴ مَا جَاءَ فِي كَسْرِ الْكَعْبَةِ۔

تعمیر کعبہ

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاؤدَ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنِي بِمَا كَانَتْ تُفْضِي إِلَيْكَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

بَابُ ٥٩٥ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِجْرِ

٨٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِنْ أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوهُ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ هُوَ عَلْقَمَةُ بْنُ بِلَالٍ -

بَابُ ٥٩٦ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ -

٨٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ

علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو منہدم کر کے اس میں دو دروازے بنا دیتا۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے دور حکومت میں اسے توڑ کر دو دروازے بنا دیے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حطیم میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں چاہتی تھی کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھوں۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں داخل کیا اور فرمایا حطیم میں نماز پڑھو۔ اگر تم بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہتی ہو تو یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے۔ لیکن تمہاری قوم نے کعبہ کو بناتے وقت اسے چھوڑ دیا اور اسے کعبہ سے باہر کر دیا۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ سے مراد علقمہ بن بلال ہیں۔

حجر اسود اور مقام ابراہیم کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حجر اسود جنت سے اترا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا۔ پھر انسان کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی

قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِیْ یَحْیٰی قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمَقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْلَمْ یَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا یُرْوٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا قَوْلُهٗ وَفِیْهِ عَنْ اَنَسٍ اَیْضًا وَهُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "حجرا سود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھاتا تو یہ مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دیتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو کا اپنا قول (حدیث موقوف) مروی ہے۔ اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے اور وہ غریب حدیث ہے

بَابُ ۵۹ مَا جَاءَ فِی الْخُرُوْجِ اِلٰی مِنًی وَالْمَقَامِ بِهَا

منیٰ کی طرف جانا اور وہاں ٹھہرنا

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدٍ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰی عَرَفَاتٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تُکُلِّمَ فِیْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں پڑھائیں اور پھر عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اسماعیل بن مسلم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِیْدٍ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِمِنًی الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰی عَرَفَاتٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِیُّ ابْنُ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ یَحْیٰی قَالَ شُعْبَةُ لَمْ یَسْمَعِ الْحَکَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَشْیَاءَ وَعَدَّهَا وَلَیْسَ هٰذَا الْحَدِیْثُ فِیْمَا عَدَّ شُعْبَةُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی اور اول وقت میں ہی عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علی بن مدینی نے بواسطہ یحییٰ، شعبہ کا قول نقل کیا کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں۔ شعبہ نے ان حدیثوں کو شمار کرتے ہوئے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۵۹۸ ما جاء أن منى مناخ من سبق

۸۹۴۔ حدثنا يوسف بن عيسى ومحمد بن أبان قالا نا وكيع عن إسرائيل عن إبراهيم بن مهاجر عن يوسف بن ماهك عن أمه مسيكة عن عائشة قالت قلنا يا رسول الله ألا نبني لك بيتا يظلك بمنى قال لا منى مناخ من سبق قال أبو عيسى هذا حديث حسن۔

باب ۵۹۹ ما جاء في تقصير الصلوة بمنى

۸۹۵۔ حدثنا قتيبة نا أبو الأحوص عن أبي إسحق عن حارثة بن وهب قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمنى آمن ما كان الناس وأكثره ركعتين وفي الباب عن ابن مسعود وابن عمر وأنس قال أبو عيسى حديث حارثة بن وهب حديث حسن صحيح وروي عن ابن مسعود أنه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين ومع أبي بكر ومع عمر ومع عثمان ركعتين صدرا من إمارته وقد اختلف أهل العلم في تقصير الصلوة بمنى لأهل مكة فقال بعض أهل العلم ليس لأهل مكة أن يقصروا الصلوة بمنى إلا من كان بمنى مسافرا وهو قول ابن جريج وسفيان الثوري ويحيى بن سعيد القطان والشافعي وأحمد وإسحق وقال بعضهم لا بأس لأهل مكة أن يقصروا الصلوة بمنى وهو قول الأوزاعي ومالك وسفيان بن عيينة وعبد الرحمن بن مهدي۔

منیٰ پہلے پہنچنے والوں کی جگہ ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منیٰ میں سایہ دار جگہ نہ بنا دی جائے؟" آپ نے فرمایا "نہیں" منیٰ ان لوگوں کی جگہ ہے۔ جو پہلے وہاں پہنچ جائیں امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

منیٰ میں نماز قصر کرنا

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے منیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ادا کیں۔ لوگ اس وقت بہت امن میں اور زیادہ تھے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث حارثہ بن وہب حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائی دور خلافت میں منیٰ میں دو دو رکعتیں نماز ادا کیں۔ مکہ والوں کے لیے منیٰ میں نماز قصر کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اہل مکہ منیٰ میں قصر نہ کریں۔ قصر صرف مسافر کے لیے ہے۔ ابن جریج، سفیان ثوری، یحییٰ بن سعید قطان، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اہل مکہ بھی منیٰ میں قصر کر سکتے ہیں۔ امام اوزاعی، مالک، سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

باب ٦٠٠ ما جاء في الوقوف بعرفات والدعاء فيها

٨٦٦- حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عمرو بن عبد الله بن صفوان عن يزيد بن شيبان قال أتانا ابن مربع الأنصاري ونحن وقوف بالموقف مكانا يباعده عمرو فقال إني رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم إليكم يقول كونوا على مشاعركم فإنكم على إرث من إرث إبراهيم وفي الباب عن علي وعائشة وجبير بن مطعم والشريد بن سويد الثقفي قال أبو عيسى حديث ابن مربع حديث حسن لا نعرفه إلا من حديث ابن عيينة عن عمرو بن دينار وابن مربع اسمه يزيد بن مربع الأنصاري وإنما يعرف له هذا الحديث الواحد.

٨٦٧- حدثنا محمد بن عبد الأعلى الصنعاني البصري نا محمد بن عبد الرحمن الطفاوي نا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كانت قريش ومن كان على دينها وهم الحمس يقفون بالمزدلفة يقولون نحن قطين الله وكان من سواهم يقفون بعرفة فأنزل الله عز وجل ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح ومعنى هذا الحديث أن أهل مكة كانوا لا يخرجون من الحرم وعرفة خارج من الحرم فأهل مكة كانوا يقفون بالمزدلفة ويقولون نحن قطين الله يعني سكان الله ومن سوى أهل مكة كانوا يقفون بعرفات فأنزل الله تعالى ثم أفيضوا

عرفات میں ٹھہرنا اور دعا کرنا

یزید بن شیبان فرماتے ہیں۔ ہمارے پاس ابن مربع انصاری تشریف لائے۔ ہم اس وقت عرفات میں اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے تھے جسے عمرو دور بتاتے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہاری طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "اپنی اپنی عبادت کی جگہ بیٹھے رہو۔ کیونکہ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ترکہ میں سے ایک ترکہ پر ہو۔" اس باب میں حضرت علی، عائشہ، جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن مربع حسن ہے۔ ہم اسے صرف ابن عیینہ کی روایت سے پہچانتے ہیں جو عمرو بن دینار سے روایت کی گئی ہے۔ ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے۔ ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش اور وہ لوگ جو ان کے دین پر تھے یعنی حمس، مزدلفہ میں ٹھہر جاتے (عرفات نہ جاتے) اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے والے ہیں۔ دوسرے لوگ عرفات میں ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (ترجمہ) "پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ حرم سے باہر نہیں جاتے تھے اور عرفات حرم سے باہر ہے۔ اہل مکہ مزدلفہ میں ٹھہر جاتے اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ کے قطین یعنی اس کے پاس رہنے والے ہیں۔ غیر مکی عرفات میں ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "پھر وہاں سے واپس

مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَالْحُمْسُ هُمْ أَهْلُ الْحَرَمِ۔

اور جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔ "حمس" سے مراد اہل حرم ہیں۔

بَابُ ٦٠: مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

٨٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذَا عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَجَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ عَلَى هَيْئَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ ثُمَّ أَتَى جَمْعًا فَصَلَّى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى قُزَحَ وَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى وَادِي مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيَ فَوَقَفَ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ أَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ أَفَيُجْزِئُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّي عَنْ أَبِيكِ قَالَ وَلَوَى عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَأَيْتُ شَابًّا وَشَابَّةً فَلَمْ آمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں ٹھہرے اور فرمایا۔ یہ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارے کا سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ بغروب آفتاب کے وقت آپ واپس تشریف لائے۔ اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا اور اسی حالت میں ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے۔ لوگ دائیں بائیں اونٹوں کو چلانے کے لیے مارتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف توجہ ہو کر فرماتے لوگو! اطمینان سے چلو۔ پھر آپ مزدلفہ پہنچے وہاں دو نمازیں (مغرب وعشاء) اکٹھی پڑھیں۔ صبح ہوئی تو مقام قزح تشریف لائے اور وہاں ٹھہرے فرمایا یہ قزح ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ مزدلفہ سارے کا سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر میں پہنچے تو اونٹنی کو ایڑ لگائی وہ دوڑ پڑی وادی سے نکل کر آپ ٹھہر گئے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ پھر جمرہ پر پہنچ کر کنکریاں ماریں اس کے بعد قربانی کی جگہ پہنچے اور فرمایا یہ قربانی کی جگہ ہے اور سارے کا سارا منیٰ قربان گاہ ہے (وہاں) قبیلہ خثعم کی ایک نوجوان عورت نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا اس نے عرض کیا (حضور) میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور اس پر حج فرض ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا "تو اس کی طرف سے حج کر"۔ راوی کہتے ہیں آپ نے حضرت فضل بن عباس کی گردن (دوسری طرف) پھیر دی۔ اس پر حضرت عباس نے فرمایا یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچازاد کی گردن کیوں پھیر لی؟ آپ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا تو میں ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ ایک شخص نے آکر مسئلہ پوچھا یا رسول اللہ میں نے سر منڈانے سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف افاضہ کر لیا۔ آپ نے فرمایا سر منڈاؤ یا فرمایا۔ بال

ذبحت قبل أن أرمي قال ارم ولا حرج قال ثم أتى البيت فطاف به ثم أتى زمزم فقال يا بني عبد المطلب لولا أن يغلبكم عليه الناس لنزعت وفي الباب عن جابر قال أبو عيسى حديث علي حديث حسن صحيح لا نعرفه من حديث علي إلا من هذا الوجه من حديث عبد الرحمن بن الحارث بن عياش وقد رواه غير واحد عن الثوري مثل هذا والعمل على هذا عند أهل العلم رأوا أن يجمع بين الظهر والعصر بعرفة في وقت الظهر وقال بعض أهل العلم إذا صلى الرجل في رحله ولم يشهد الصلاة مع الإمام إن شاء جمع هو بين الصلاتين مثل ما صنع الإمام وزيد بن علي هو ابن حسين ابن علي بن أبي طالب.

گرا دے کوئی حرج نہیں۔ راوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کنکریاں پھینکنے سے پہلے جانور ذبح کر دیا آپ نے فرمایا کنکریاں پھینکو کوئی حرج نہیں پھر آپ بیت اللہ شریف کے پاس آئے اسکا طواف کیا اور پھر آپ زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی زمزم کا پانی کھینچتا (نکالتا) (یعنی اس صورت میں ہر کوئی اتباع سنت میں زمزم کا پانی نکالنے کی کوشش کرے گا۔ مترجم) اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالرحمن بن حارث بن عیاش کی روایت سے پہچانتے ہیں کئی راویوں نے سفیان ثوری سے اسکی مثل حدیث روایت کی ہے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع کی جائیں بعض علماء فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے خیمہ میں (اکیلا) نماز پڑھے اور امام کی جماعت میں شریک نہ ہو تو وہ بھی امام کے طریقے پر دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتا ہے۔ زید بن علی سے زید بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

باب ۶۰۲ ما جاء في الإفاضة من عرفات

۸۶۹ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع وبشر ابن السري وأبو نعيم قالوا نا سفيان بن عيينة عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم أوضع في وادي محسر وزاد فيه بشر وأفاض من جمع وعليه السكينة وأمرهم بالسكينة وزاد فيه أبو نعيم وأمرهم أن يرموا بمثل هذا الخذف وقال لعلي لا أراكم بعد عامي هذا وفي الباب عن أسامة بن زيد قال أبو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح

عرفات سے واپسی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں تیزی سے چلے بشر نے اس میں اضافہ کر کے کہا کہ آپ مزدلفہ سے واپس لوٹے آپ پرسکون تھے اور سکون سے ہی چلنے کا آپ نے حکم بھی فرمایا ابو نعیم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے کہ آپ نے ٹھیکریوں کی طرح کی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا شاید میں اس سال کے بعد تم کو نہ دیکھوں۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

فائدہ:۔ حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال مبارک کے وقت سے آگاہ کر دیا تھا اسی لیے آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ شاید میں آئندہ سال تمہیں نہ دیکھوں۔ موت کے وقت یا جگہ سے خدا کے بتائے بغیر کوئی آگاہ نہیں لیکن جسے چاہے وہ مطلع فرما دے۔ قرآن پاک کی آیات اور احادیث میں یہی تطبیق ہے ورنہ تعارض لازم آئے گا۔ مترجم

بَابُ ۶۳۰ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيٰى وَالصَّوَابُ حَدِيثُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَيُّوبَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ بِرِوَايَةِ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَرَوٰى إِسْرَائِيلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَيْضًا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَمَّا أَبُو إِسْحٰقَ فَإِنَّمَا رَوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ دُونَ جَمْعٍ فَإِذَا أَتٰى جَمْعًا وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

مزدلفہ میں عشاء اور مغرب کو اکٹھا پڑھنا

عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

☆ ☆ ☆

حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل حدیث مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن بشار، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حدیث سفیان بہتر ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوایوب، عبداللہ بن مسعود، جابر اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر بروایت سفیان اسماعیل بن خالد کی روایت سے اصح ہے۔ اور حدیث سفیان حسن صحیح ہے۔ اسرائیل نے یہ حدیث ابواسحٰق اور مالک کے دو بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ ابن عمر سے سعید بن جبیر کی روایت بھی حسن صحیح ہے سلمہ بن کہیل نے اسے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے۔ ابواسحٰق نے مالک کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور خالد کے واسطہ سے حضرت ابن عمر سے روایت کیا۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ مزدلفہ (پہنچنے) سے پہلے مغرب کی نماز نہ پڑھے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو دو نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع کرے۔ دونوں کے درمیان نفل نہ پڑھے بعض علماء نے اسے ہی اختیار کیا ہے اور سفیان

فِيمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ سُفْيَانُ وَإِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشَّى وَوَضَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ يُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَيُقِيمُ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يُقِيمُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

ثوری کا یہی قول ہے۔ سفیان فرماتے ہیں اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا کھائے۔ کپڑے اتارے پھر اقامت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ جمع کرے۔ مغرب کی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہے اور نماز پڑھے۔ پھر اقامت کہہ کر عشاء کی نماز پڑھے۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

باب ۶۰۲ مَا جَاءَ مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ۔

امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَأَلُوهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَزَادَ يَحْيَى وَأَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادَى بِهِ۔

عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد کے چند آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت عرفات میں تھے ان لوگوں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے منادی کو حکم فرمایا۔ اس نے اعلان کیا۔ حج عرفات میں ہے۔ جو آدمی مزدلفہ کی رات صبح ہونے سے پہلے آجائے اس نے حج کو پالیا منٰی کے تین دن ہیں جو جلدی کرتے ہوئے دو دنوں کے بعد واپس آگیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور جو ٹھہرا رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ کہ آپ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا اور اس نے اعلان کیا۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری اور بکیر بن عطاء عبدالرحمٰن بن یعمر سے اسی کے ہم معنی حدیث مرفوعاً نقل کی۔ ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا کہ یہ نہایت عمدہ حدیث ہے۔ سفیان ثوری نے اسے روایت کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام اور تابعین کا عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے کہ جو آدمی صبح ہونے سے پہلے عرفات میں نہ ٹھہرا۔ اس کا حج چھوٹ گیا۔ صبح کے بعد آنے تو حج نہ ہوگا۔ اسے عمرہ بنادے اور دوسرے سال حج کرے۔ سفیان ثوری،

وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ إِنْ جَاءَ بَعْدَ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ إِنْ جَاءَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَيَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيعًا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هٰذَا الْحَدِيثُ أُمُّ الْمَنَاسِكِ۔

شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے بکیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے جارود سے سنا وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث روایت کی۔ اور کہا کہ یہ حدیث ام المناسک (مسائل حج کی اصل) ہے۔

٨٧٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ وَإِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ ابْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيٍّ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلٰوتَنَا هٰذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى يَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مزدلفہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈالا۔ قسم بخدا! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں کیا میرا حج ہو گیا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری اس وقت کی نماز میں شرکت کی اور واپس جانے تک ہمارے پاس ٹھہرا۔ اس سے پہلے ایک رات دن عرفات میں ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس کی میل کچیل دور ہو گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٦٠٥ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

مزدلفہ سے کمزوروں کو پہلے بھیجنا

٨٧٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزدلفہ سے مسافروں کا سامان دے کر اپنے عیال کے ہمراہ رات کو پہلے ہی بھیج دیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ

وَاَسْمَاءَ وَالْفَضْلِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَأٌ اَخْطَاَ فِيْهِ مُشَاشٌ وَزَادَ فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

ام حبیبہ، اسماء اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس صحیح ہے۔ اور ان سے کئی طرق سے مروی ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ مشاش عطاء اور ابن عباس، حضرت فضل بن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل وعیال کو مزدلفہ سے پہلے ہی رات کو بھیج دیا۔ اس حدیث میں مشاش سے غلطی ہوئی اور فضل بن عباس کا واسطہ زیادہ کیا۔ ابن جریج وغیرہ نے اس حدیث کو بواسطہ عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اس میں فضل بن عباس کا ذکر نہیں۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يَّتَقَدَّمَ الضَّعَفَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ يَصِيْرُوْنَ اِلٰى مِنًى وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ لَا يَرْمُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يَّرْمُوْا بِلَيْلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہل وعیال کو پہلے بھیج دیا اور فرمایا۔ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ اور وہ مزدلفہ سے کمزور لوگوں کو رات کے وقت منیٰ کی طرف بھیجنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حدیث کے مطابق بعض علماء نے فرمایا کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں۔ بعض علماء نے رات کے وقت کنکریاں مارنے کی اجازت دی ہے۔ (بہرحال) عمل احادیث ہی پر ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

۞ ۞ ۞

باب ۶۰۶

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارتے تھے۔ لیکن دوسرے دنوں میں

ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا يَرْمِىْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ اِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ ۔

زوال شمس کے بعد مارتے ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ قربانی کے دن کے بعد زوال آفتاب کے بعد ہی کنکریاں ماری جائیں۔

بَابُ ۶۰۶ مَا جَاءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ۔

مزدلفہ سے واپسی طلوع آفتاب سے پہلے

۸۷۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْخَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَنْتَظِرُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يُفِيْضُوْنَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے واپس ہوئے ۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث ابن عباس صحیح ہے ۔ دور جہالت کے لوگ طلوع آفتاب کی انتظار کرتے ۔ اور پھر لوٹتے تھے ۔

۸۷۹ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ كُنَّا وُقُوْفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین سورج نکلنے سے پہلے واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے "ثبیر! چمک"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلوع آفتاب سے پہلے چل پڑے ۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

بَابُ ۶۰۷ مَا جَاءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِىْ تُرْمٰى مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ ۔

چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماری جائیں

۸۸۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِى الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَفِى الْبَابِ عَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ فرماتے ہیں ۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خذف (جو دو انگلیوں سے پھینکی جائے) کے برابر کنکریاں مارتے تھے ۔ اس باب میں حضرت

سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ وَهِيَ أُمُّ جُنْدُبٍ الْأَزْدِيَّةُ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ تَكُونَ الْجِمَارُ الَّتِي تُرْمٰى بِهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ۔

بَابٌ ٦٠٩ مَا جَاءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

٨٨١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بَابٌ ٦١٠ مَا جَاءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا۔

٨٨٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَقُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأُمِّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْجِمَارِ وَوَجْهُ الْحَدِيثِ عِنْدَنَا أَنَّهُ رَكِبَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ لِيُقْتَدٰى بِهِ فِي فِعْلِهِ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

٨٨٣۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشٰى إِلَيْهِ

سلیمان بن عمرو بن احوص بواسطہ ان کی والدہ ام جندب ازدیہ، ابن عباس، فضل بن عباس، عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے علماء نے اختیار کیا ہے کہ جو کنکریاں ماری جائیں۔ وہ ایسی ہوں جن کو دو انگلیوں سے پھینکا جاسکے۔

زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد کنکریاں پھینکتے تھے

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سوار ہو کر کنکریاں مارنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن سوار ہو کر جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔ اس باب میں حضرت جابر، قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء کے نزدیک پیدل چل کر کنکریاں مارنا اچھا ہے۔ ہمارے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے بعض اوقات سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔ تاکہ آپ کے فعل کی پیروی کی جائے۔ علماء کا دونوں حدیثوں پر عمل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمروں پر کنکریاں مارنے کے لیے پیدل جاتے اور اسی طرح واپس آتے۔

ذاهبا وراجعا قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه بعضهم عن عبيد الله ولم يرفعه والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم وقال بعضهم يركب يوم النحر ويمشي في الأيام التي بعد يوم النحر قال أبو عيسى وكأن من قال هذا إنما أراد اتباع النبي صلى الله عليه وسلم في فعله لأنه إنما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه ركب يوم النحر حيث ذهب يرمي الجمار ولا يرمي يوم النحر إلا جمرة العقبة -

باب كيف ترمى الجمار -

٨٨٤ - حدثنا يوسف بن عيسى نا وكيع نا المسعودي عن جامع بن شداد أبي صخرة عن عبد الرحمن بن يزيد قال لما أتى عبد الله جمرة العقبة استبطن الوادي واستقبل الكعبة وجعل يرمي الجمرة على حاجبه الأيمن ثم رمى بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة ثم قال والله الذي لا إله غيره من ههنا رمى الذي أنزلت عليه سورة البقرة

٨٨٥ - حدثنا هناد نا وكيع عن المسعودي بهذا الإسناد نحوه قال وفي الباب عن الفضل بن عباس وابن عباس وابن عمر وجابر قال أبو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم يختارون أن يرمي الرجل من بطن الوادي بسبع حصيات ويكبر مع كل حصاة وقد رخص بعض أهل العلم إن لم يمكنه أن يرمي من بطن الوادي رمى من حيث قدر عليه وإن لم يكن في بطن الوادي -

٨٨٦ - حدثنا نصر بن علي الجهضمي وعلي بن خشرم قالا نا عيسى بن يونس عن عبيد الله

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض محدثین نے اسے عبیداللہ سے غیر مرفوع بیان کیا۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ قربانی کے دن سوار ہو کر اور باقی دنوں میں پیدل کنکریاں مارے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ جس نے یہ کہا گویا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کا خیال کیا۔ کیونکہ آپ سے مروی ہے کہ آپ نے قربانی کے دن سوار ہو کر کنکریاں ماریں۔ قربانی کے دن صرف جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

کنکریاں مارنے کا طریقہ

حضرت عبدالرحمن بن زید فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ جمرہ عقبہ پر آئے تو وادی کے درمیان قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہوئے اور اپنی داہنی جانب سے کنکریاں مارنے لگے سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے رہے پھر فرمایا اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسی جگہ سے اس ذات بابرکات نے کنکریاں پھینکی تھیں جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔

حضرت وکیع نے مسعودی سے سند مذکور کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت فضل بن عباس، ابن عباس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے وہ پسند کرتے ہیں کہ آدمی بطن وادی سے سات کنکریاں پھینکے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ بعض علماء نے اجازت دی ہے کہ اگر وسط وادی سے پھینکنا شروع ہو تو جہاں سے ہو سکے پھینک دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمرات کو

ابن أبي زياد عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنما جعل رمي الجمار والسعي بين الصفا والمروة لإقامة ذكر الله قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح

کنکریاں مارنا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۱۲ ما جاء كراهية طرد الناس عند رمي الجمار.

کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو ہٹانا مکروہ ہے

۸۸۷- حدثنا أحمد بن منيع نا مروان بن معاوية عن أيمن بن نابل عن قدامة بن عبد الله قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يرمي الجمار على ناقة ليس ضرب ولا طرد ولا إليك إليك وفي الباب عن عبد الله بن حنظلة قال أبو عيسى حديث قدامة بن عبد الله حديث حسن صحيح وإنما يعرف هذا الحديث من هذا الوجه وهو حديث حسن صحيح وأيمن بن نابل هو ثقة عند أهل الحديث.

حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر بیٹھے کنکریاں پھینکتے دیکھا۔ نہ تو وہاں مارنا تھا نہ ادھر ادھر کرنا اور نہ یہ کہ ایک طرف ہو جاؤ" اس باب میں حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث قدامہ بن عبداللہ حسن صحیح ہے یہ حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایمن بن نابل، محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔

باب ۶۱۳ ما جاء في الاشتراك في البدنة والبقرة.

اونٹ اور گائے میں شرکت

۸۸۸- حدثنا قتيبة نا مالك بن أنس عن أبي الزبير عن جابر قال نحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة وفي الباب عن ابن عمر وأبي هريرة وعائشة وابن عباس قال أبو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يرون الجزور عن سبعة والبقرة عن سبعة وهو قول سفيان الثوري والشافعي وأحمد وروي عن ابن عباس

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات آدمیوں کی طرف سے گائے اور سات ہی کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ اونٹ اور گائے سات سات آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ سفیان ثوری، امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرَ عَنْ عَشَرَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ وَجْهٍ وَّاحِدٍ۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِي الْجَزُوْرِ عَشَرَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّهُوَ حَدِيْثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ۔

سے منقول ہے کہ گائے اور اونٹ دس دس آدمیوں کی طرف سے ہیں۔ امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ حدیث ابن عباس کو ہم صرف ایک طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران عید قربان آگئی۔ تو ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث یعنی حدیث حسین بن واقد غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِشْعَارِ الْبُدْنِ۔

اونٹ پر نشان لگانا

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَاَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشِّقِّ الْاَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ اسْمُهُ مُسْلِمٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْاِشْعَارَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ عِيْسٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ حِيْنَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى قَوْلِ اَهْلِ الرَّاْيِ فِيْ هٰذَا فَاِنَّ الْاِشْعَارَ سُنَّةٌ وَّقَوْلُهُمْ بِدْعَةٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا السَّائِبِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ وَكِيْعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يَّنْظُرُ فِي الرَّاْيِ اَشْعَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر اونٹنی کے گلے میں دو جوتیاں لٹکائیں اور اس کی کوہان کی دائیں جانب سے زخمی کرکے نشان لگایا اور خون صاف کر دیا اس باب میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے اس حدیث پر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل ہے وہ اشعار کو سنت سمجھتے ہیں۔ امام ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے یوسف بن عیسیٰ وکیع سے سنا۔ انہوں نے حدیث روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اس معاملے میں اہل رائے کا قول نہ دیکھو نشان لگانا سنت ہے۔ اہل رائے کہتے ہیں بدعت ہے۔ نیز امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابوسائب سے سنا وہ کہتے ہیں۔ ہم وکیع کے پاس تھے کہ انہوں نے اہل رائے میں سے ایک شخص سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا۔ (نشان لگایا) اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ اَبُوْحَنِيْفَةَ هُوَ مُثْلَةٌ قَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ الْاِشْعَارُ مُثْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ وَكِيْعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ اَقُوْلُ لَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَا اَحَقَّكَ بِاَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تُخْرَجَ حَتّٰى تَنْزِعَ عَنْ قَوْلِكَ هٰذَا۔

یہ شلہ (اعضاء کا کاٹنا) ہے اس شخص نے کہا ابراہیم نخعی بھی کہتے ہیں کہ یہ مثلہ ہے۔ میں نے وکیع کو دیکھا سخت غضب ناک ہوئے اور فرمایا میں کہتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے۔ ابراہیم نخعی نے یوں کہا، تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کیا جائے۔ اور اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک تم اپنے قول سے باز نہ آ جاؤ۔

فائدہ :۔ اشعار اپنی حد کے اندر ہو اور گوشت نہ کاٹا جائے تو کوئی کراہت نہیں۔ لیکن ایسی صورت جو جانور کی ہلاکت کا باعث ہو، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ (مترجم)

باب ۶۱۵ ہدی کا جانور خریدنا

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ الْيَمَانِ وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا اَصَحُّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث ثوری سے صرف یحییٰ بن یمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ اصح ہے۔

باب ۶۱۶ مَا جَاءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيْمِ
مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْحَجَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ وَالطِّيْبِ حَتّٰى يُحْرِمَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرِمِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے ہار گوندھے پھر آپ نے نہ تو احرام باندھا اور نہ ہی کوئی کپڑا چھوڑا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں۔ حج کا ارادہ کرنے والے شخص کے لیے ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے سے نہ تو (سلا ہوا) کپڑا حرام ہوتا ہے اور نہ ہی خوشبو۔ جب تک کہ احرام نہ باندھے بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے سے وہ سب کچھ واجب ہو جاتا ہے۔ جو احرام باندھنے سے واجب ہوتا ہے۔

بَابُ ٦١٧ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

٨٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ تَقْلِيدَ الْغَنَمِ۔

بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے ہار گوندھتی تھی اور یہ جانور سب بکریاں ہوتیں پھر آپ احرام نہیں باندھتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جائیں۔

بَابُ ٦١٨ مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهِ۔

٨٩٤ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا يَأْكُلُوهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ذُؤَيْبٍ أَبِي قَبِيصَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ نَاجِيَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا فِي هَدْيِ التَّطَوُّعِ إِذَا عَطِبَ لَا يَأْكُلُ هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِهِ وَيُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَأْكُلُونَهُ وَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالُوا إِنْ أَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ مِقْدَارَ مَا أَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ۔

ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کروں؟ فرمایا اسے ذبح کرو۔ پھر اس کے (ہار والے) جوتے اس کے خون میں ڈبو کر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دو تاکہ وہ اس سے کھائیں۔ اس باب میں ذؤیب ابو قبیصہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ناجیہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ اگر نفلی ہدی مرنے کے قریب ہو تو اس سے نہ خود کھائے نہ اس کے ساتھی کھائیں بلکہ لوگوں کے لیے چھوڑ دیں تاکہ وہ اس سے کھائیں۔ یہ اس کی طرف سے کافی ہوگی۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ فرماتے ہیں اگر اس سے کچھ بھی کھایا تو کھانے کی مقدار تاوان دے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر نفلی ہدی سے کھائے گا تو تاوان دینا ہوگا۔

بَابُ ٦١٩ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْبُدْنَةِ۔

٨٩٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

ہدی پر سوار ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم راى رجلا يسوق بدنة فقال له اركبها فقال يا رسول الله انها بدنة فقال له في الثالثة او في الرابعة اركبها ويحك او ويلك وفي الباب عن علي وابي هريرة وجابر قال ابو عيسى حديث انس حديث صحيح حسن وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في ركوب البدن اذا احتاج الى ظهرها وهو قول الشافعي واحمد واسحق وقال بعضهم لا يركب ما لم يضطر اليه

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ بدنی کو ہانک کرلے جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا "اس پر سوار ہو جاؤ" عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ! یہ ہدی کا جانور ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تجھ پر افسوس یا تیرے لیے ہلاکت ہے۔ سوار ہو جاؤ۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث انس صحیح حسن ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے ضرورت کے وقت بدنی پر سوار ہونے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ جب تک سوار ہونے پر مجبور نہ ہو سوار نہ ہو۔

باب ۶۲۰ ما جاء باي جانب الراس يبدا في الحلق۔

سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کیے جائیں

۸۹۶۔ حدثنا ابو عمار نا سفيان بن عيينة عن هشام بن حسان عن ابن سيرين عن انس بن مالك قال لما رمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمرة نحر نسكه ثم ناول الحالق شقه الايمن فحلقه فاعطاه ابا طلحة ثم ناوله شقه الايسر فحلقه فقال اقسمه بين الناس۔

۸۹۷۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن هشام نحوه هذا حديث حسن۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا پھر حجام (مونڈنے والا) کی طرف اپنے سر مبارک کا داہنا حصہ کیا اس نے مونڈا آپ نے وہ بال حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے پھر دوسرا حصہ حجام کے سامنے رکھا اس نے اسے مونڈا تو آپ نے فرمایا، یہ بال لوگوں میں (تبرک کے لیے) تقسیم کر دو۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان ابن عیینہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۶۲۱ ما جاء في الحلق والتقصير

بال منڈوانا اور کتروانا

۸۹۸۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر قال حلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وحلق طائفة من اصحابه وقصر بعضهم قال ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رحم الله المحلقين مرة او مرتين ثم قال و

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی ایک جماعت نے سر منڈوایا جبکہ بعض صحابہ کرام نے بال کتروائے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو بار فرمایا "اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے" پھر فرمایا۔ بال کتروانے

الْمُقَصِّرِينَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أُمِّ الْحُصَيْنِ وَمَارِبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي مَرْيَمَ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَإِنْ قَصَّرَ يَرَوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

بَابُ ۶۲۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْجُرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْأَةِ حَلْقًا وَيَرَوْنَ أَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيرَ۔

بَابُ ۶۲۳ مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ

والوں پر بھی (اللہ تعالیٰ رحم فرمائے) اس باب میں حضرت ابن عباس، ابن ام حصین، مارب، ابو سعید، ابو مریم، حبشی بن جنادہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک منڈوانا بہتر ہے۔ اگرچہ کتروانا بھی کافی ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

عورتوں کے بال منڈوانا منع ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابو داؤد اور ہمام، خلاس سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث علی میں اضطراب ہے۔ حماد بن سلمہ نے بھی یہ حدیث بواسطہ قتادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت کے لیے سر منڈوانا نہیں بلکہ بال کترواتے ہیں۔

ذبح سے پہلے سر منڈوانے اور کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا قربانی کر لو کوئی حرج نہیں۔ ایک دوسرے آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں پھینکنے سے پہلے

ولا حرج وسأله آخر فقال نحرت قبل أن أرمي قال ارم ولا حرج وفي الباب عن علي وجابر وابن عباس وابن عمر وأسامة بن شريك قال أبو عيسى حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم وهو قول أحمد وإسحق وقال بعض أهل العلم إذا قدم نسكا قبل نسك فعليه دم۔

بَابُ ۷۴ مَا جَاءَ فِي الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ۔

۹۰۲۔ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم نا منصور بن زاذان عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل أن يحرم ويوم النحر قبل أن يطوف بالبيت بطيب فيه مسك وفي الباب عن ابن عباس قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يرون أن المحرم إذا رمى جمرة العقبة يوم النحر وذبح وحلق أو قصر فقد حل له كل شيء حرم عليه إلا النساء وهو قول الشافعي وأحمد وإسحق وقد روي عن عمر بن الخطاب أنه قال حل له كل شيء إلا النساء والطيب وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول أهل الكوفة۔

قربانی کر لی (کیا جائز ہے؟) آپ نے فرمایا کنکریاں پھینکو کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس ابن عمر اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن صحیح ہے۔ اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں افعالِ حج میں تقدیم و تاخیر سے جانور ذبح کرنا واجب ہے۔

احرام کھولنے پر طواف سے پہلے خوشبو لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کے) احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی اور قربانی کے دن طواف سے پہلے مشک والی خوشبو لگائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ محرم کے لیے قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینک لینے، جانور ذبح کر لینے اور سر منڈوانے یا کتروانے کے بعد عورتوں کے سوا وہ سب کچھ حلال ہو جاتا ہے جو ابھی تک (بوجہ احرام) حرام تھا۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عورتوں اور خوشبو کے سوا اس کے لیے سب چیزیں حلال ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا یہی نظریہ ہے اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۶۲۵ مَا جَاءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْحَاجَّ لَا يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حج میں تلبیہ ختم کرنے کا وقت

حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے پیچھے بٹھا کر لائے۔ آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔ اس باب میں حضرت علی ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث فضل بن عباس حسن صحیح ہے۔ (بعض) صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ حاجی جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ کہنا ختم نہ کرے۔ امام شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۶۲۶ مَا جَاءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ أَنَّهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا انْتَهٰى إِلٰى بُيُوْتِ مَكَّةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

عمرہ میں تلبیہ کب ختم کیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعًا بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ میں حجرہ اسود کو بوسہ دینے سے پہلے تلبیہ بند نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس صحیح ہے اور اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں عمرہ کرنے والا حجرہ اسود کو بوسہ دینے سے پہلے تلبیہ ختم نہ کرے بعض علماء فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ پہنچ جائے تو تلبیہ ختم کر دیں عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہے۔ سفیان ثوری، شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۶۲۷ مَا جَاءَ فِيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ

رات کو طواف زیارت کرنا

حضرت ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت

عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ أَنْ يُؤَخِّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ وَاسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرَ وَلَوْ إِلٰى أٰخِرِ أَيَّامِ مِنًى۔

کو رات تک مؤخر فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض علماء نے طواف زیارت رات تک مؤخر کرنے کی اجازت دی ہے۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک قربانی کے دن طواف زیارت مستحب ہے۔ بعض نے وسعت دیتے ہوئے منیٰ کے آخر تک مؤخر کرنے کی اجازت دی ہے۔

بَابُ ۶۲۸ مَا جَاءَ فِيْ نُزُوْلِ الْأَبْطَحِ۔

وادیٔ ابطح میں اترنا

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْأَبْطَحَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِيْ رَافِعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ نُزُوْلَ الْأَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَرَوْا ذٰلِكَ وَاجِبًا إِلَّا مَنْ أَحَبَّ ذٰلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَنُزُوْلُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبیداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم وادی ابطح میں اترتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابورافع اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح غریب ہے ہم اسے عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک وادی ابطح میں اترنا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ جو چاہے اترے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ وادی ابطح میں اترنا حج کے افعال سے نہیں۔ یہ ایک مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى التَّحْصِيْبُ نُزُوْلُ الْأَبْطَحِ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تحصیب کوئی (لازمی) چیز نہیں۔ وہ ایک منزل ہے۔ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں تحصیب کا مطلب وادی ابطح میں اترنا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۶۲۹

وادی ابطح میں اترنے کی وجہ

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ نَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْطَحَ لِأَنَّهٗ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی ابطح میں اس لیے اترتے تھے کہ آپ کے تشریف لے جانے کے لیے یہ آسان تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَهُ ۔

بَابُ ۹۳ مَا جَاءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا ۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَجَّ بِي أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الصَّبِيَّ إِذَا حَجَّ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ إِذَا أَدْرَكَ لَا تُجْزِئُ عَنْهُ تِلْكَ الْحَجَّةُ عَنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ وَكَذَلِكَ الْمَمْلُوكُ إِذَا حَجَّ فِي رِقِّهِ ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ إِذَا وَجَدَ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلًا وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ مَا حَجَّ فِي حَالِ رِقِّهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ ۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ نُمَيْرٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي

ہے۔
ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان ہشام بن عروہ اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

بچے کا حج

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک عورت اپنا بچہ لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے لیے ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث جابر غریب ہے۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ محمد بن منکدر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث بھی روایت کی ہے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقع پر میرے والد نے رسول اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا، میں بھی ساتھ تھا، اس وقت میں سات سال کا تھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کا اتفاق ہے کہ اگر بچہ بالغ ہونے سے پہلے حج کرے تو بلوغت کے بعد بشرط استطاعت حج واجب ہوگا یہ حج اس کے لیے کافی نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر غلام نے حالت غلامی میں حج کیا تو آزادی کے بعد استطاعت کی صورت میں دوبارہ حج کرنا ہوگا۔ غلامی کا حج کافی نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرتے تو عورتوں کی

الزبير عن جابر قال كنا إذا حججنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فكنا نلبي عن النساء ونرمي عن الصبيان قال أبو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وقد أجمع أهل العلم أن المرأة لا يلبي عنها غيرها بل هي تلبي ويكره لها رفع الصوت بالتلبية۔

باب ۶۳ ما جاء في الحج عن الشيخ الكبير الميت۔

۹۱۳۔ حدثنا أحمد بن منيع قال ثنا روح بن عبادة نا ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب قال حدثني سليمان بن يسار عن عبد الله بن عباس عن الفضل بن عباس أن امرأة من خثعم قالت يا رسول الله إن أبي أدركته فريضة الله في الحج وهو شيخ كبير لا يستطيع أن يستوي على ظهر البعير قال حجي عنه وفي الباب عن علي وبريدة وحصين بن عوف وأبي رزين العقيلي وسودة وابن عباس قال أبو عيسى حديث الفضل ابن عباس حديث حسن صحيح وروي عن ابن عباس أيضا عن سنان بن عبد الله الجهني عن عمته عن النبي صلى الله عليه وسلم وروي ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم فسألت محمدا عن هذه الروايات فقال أصح شيء في هذا ما روى ابن عباس عن الفضل بن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال محمد ويحتمل أن يكون ابن عباس سمعه من الفضل وغيره عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم روى هذا فأرسله ولم يذكر الذي سمعه منه قال أبو عيسى وقد صح عن النبي صلى الله عليه و

طرف سے تلبیہ کہتے اور بچوں کی طرف سے کنکریاں پھینکتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا اجماع ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا آدمی تلبیہ نہ کہے۔ بلکہ وہ خود کہے۔ لیکن اس کے لیے تکبیر میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے والد پر حج فرض ہے۔ لیکن وہ بوڑھے ہیں۔ اونٹ کی پیٹھ پر نہیں ٹھہر سکتے۔ آپ نے فرمایا تو ان کی طرف سے حج کر۔ اس باب میں حضرت علی، بریدہ، حصین بن عوف، ابورزین عقیلی، سودہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث فضل بن عباس حسن صحیح ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسے سنان بن عبداللہ جہنی اور ان کی پھوپھی کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے ان روایات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس بارے میں اصح روایت وہ ہے جسے حضرت ابن عباس نے بواسطہ فضل بن عباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عباس نے یہ حدیث فضل ابن عباس وغیرہ کے واسطے سے حضور سے سن کر مرسلاً روایت کی ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔

سَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ غَيْرُ حَدِيْثٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يَرَوْنَ أَنْ يُحَجَّ عَنِ الْمَيِّتِ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا أَوْصٰى أَنْ يُحَجَّ عَنْهُ حُجَّ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُحَجَّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا كَانَ كَبِيْرًا أَوْ بِحَالٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَحُجَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ۔

اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث مروی ہیں صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے ان سب کے نزدیک میت کی طرف سے حج جائز ہے امام مالک فرماتے ہیں۔ اگر میت نے (مرنے سے پہلے) وصیت کی تھی تو اسکی طرف سے حج کیا جائے بعض علماء نے زندہ کی طرف سے بھی حج کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ وہ بوڑھا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ حج نہ کر سکتا ہو۔ ابن مبارک اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۶۳۲ مِنْهُ۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَإِنَّمَا ذُكِرَتِ الْعُمْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْ يَعْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَيْرِهِ وَأَبُوْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيُّ اسْمُهُ لَقِيْطُ ابْنُ عَامِرٍ۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں نہ حج و عمرہ کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی سفر کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عمرے کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے۔

ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کیا (یارسول اللہ) میری ماں فوت ہو چکی ہیں۔ انہوں نے حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۶۳۳ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا

عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم

عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِرُوا هُوَ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعُمْرَةُ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَكَانَ يُقَالُ هُمَا حَجَّانِ الْحَجُّ الْأَكْبَرُ يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَصْغَرُ الْعُمْرَةُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَخَّصَ فِي تَرْكِهَا وَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ ثَابِتٌ بِأَنَّهَا تَطَوُّعٌ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ضَعِيفٌ لَا تَقُومُ بِمِثْلِهِ الْحُجَّةُ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُوجِبُهَا ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا عمرہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ افضل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں "عمرہ واجب نہیں" کہا جاتا ہے کہ دو حج ہیں۔ بڑا حج قربانی کے دن اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ عمرہ سنت ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس کے چھوڑنے کی اجازت دی ہو۔ اس کے نفل ہونے کے بارے کوئی حدیث ثابت نہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ضعیف روایت ثابت ہے۔ جس سے دلیل قائم نہیں کی جا سکتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہمیں ایک روایت پہنچی ہے کہ یہ واجب ہے۔

بَابُ ۶۳۴ مِنْهُ

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنْ لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَهَكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا لَا يَعْتَمِرُونَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَعْنِي لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يُهِلَّ

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔ اس باب میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ اسی طرح فرماتے ہیں۔ مفہوم حدیث یہ ہے کہ دور جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی اور فرمایا۔ قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ کسی شخص کے لیے ان

بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ۔

مہینوں کے سوا حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ عزت والے مہینے رجب، ذلقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم (کے مہینے) ہیں۔ متعدد صحابہ کرام اور تابعین نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ ۶۳۵ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ۔

عمرہ کی فضیلت

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔ حج مقبول کا ثواب جنت ہی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❋ ❋ ❋

بَابُ ۶۳۶ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

تنعیم سے عمرہ کرنا

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقام تنعیم سے عمرہ کرائیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۶۳۷ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ۔

جعرانہ سے عمرہ

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضٰى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰى

محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مقام جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھ کر نکلے۔ رات کے وقت ہی مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اپنا عمرہ پورا کیا اور راتوں رات وہاں سے چل پڑے۔ صبح کے وقت جعرانہ میں پہنچے گویا کہ آپ نے رات ہی یہاں گزاری تھی۔ دوسرے دن زوال آفتاب کے بعد میدان سرف کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک

جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ

کر مزدلفہ کے ساتھ ساتھ میدان سرف کے وسط میں پہنچ گئے اس لیے لوگوں پر آپ کا عمرہ پوشیدہ رہا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محرش کعبی سے اس کے سوا کوئی دوسری روایت ہم نہیں جانتے۔

بَابُ ۶۳۸ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَجَبٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

ماہ رجب میں عمرہ کرنا

حضرت عروہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس مہینے میں عمرہ کیا آپ نے فرمایا رجب میں۔ فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابن عمر ہر عمرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ اور آپ نے کبھی بھی رجب کے مہینے میں عمرہ نہیں کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا۔ فرماتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے حدیث نہیں سنی۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى نَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے۔ ان میں ایک رجب کے مہینے میں تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۶۳۹ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

ذی قعدہ میں عمرہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابُ ۶۲۰ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ۔

۹۲۴۔ حدثنا نصر بن علي نا ابو احمد الزبيري نا اسرائيل عن ابي اسحق عن الاسود بن يزيد عن ابن ام معقل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عمرة في رمضان تعدل حجة وفي الباب عن ابن عباس وجابر وابي هريرة وانس ووهب ابن خنبش قال ابو عيسى ويقال هرم بن خنبش وقال بيان وجابر عن الشعبي عن وهب بن خنبش وقال داود الاودي عن الشعبي عن هرم بن خنبش ووهب اصح وحديث ام معقل حديث حسن غريب من هذا الوجه وقال احمد واسحق قد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم ان عمرة في رمضان تعدل حجة قال اسحق معنى هذا الحديث مثل ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من قرأ قل هو الله احد فقد قرأ ثلث القرآن۔

رمضان میں عمرہ

حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر، ابوہریرہ، انس اور وہب بن خنبش رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہرم بن خنبش بھی کہا جاتا ہے۔ بیان اور جابر نے شعبی سے وہب بن خنبش اور داؤد نے اودی اور شعبی سے ہرم بن خنبش نقل کیا۔ وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہے۔ حدیث ام معقل اس طریق سے حسن غریب ہے۔ امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں۔ اس حدیث کا مطلب اسی طرح ہے۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے "قل ہو اللہ احد" پڑھی اس نے قرآن کا ایک تہائی پڑھا۔

بَابُ ۶۲۱ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ اَوْ يَعْرَجُ۔

۹۲۵۔ حدثنا اسحق بن منصور نا روح بن عبادة نا حجاج الصواف نا يحيى بن ابي كثير عن عكرمة قال حدثني الحجاج بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كسر او عرج فقد حل وعليه حجة اخرى فذكرت ذلك لابي هريرة وابن عباس فقالا صدق۔

۹۲۶۔ حدثنا اسحق بن منصور نا محمد بن عبد الله الانصاري عن الحجاج مثله قال و

احرام باندھنے کے بعد معذور ہو جانا

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں مجھ سے حجاج بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا پاؤں ٹوٹ گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا وہ احرام سے نکل گیا۔ اب اس پر دوسرا حج واجب ہے۔ عکرمہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس سے اس کا ذکر کیا تو ان دونوں نے فرمایا۔ اس (حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

اسحٰق بن منصور نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری۔ حجاج سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی اور کہا

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ
وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ
وَرَوَى مَعْمَرٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ هٰذَا الْحَدِيثَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ
لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعٍ وَحَجَّاجٌ
ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا
يَقُولُ رِوَايَةُ مَعْمَرٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ أَصَحُّ

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا
مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

کریں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اور
متعدد راویوں نے حجاج صواف سے اس کی مثل نقل
کیا ہے۔ معمر اور معاویہ بن سلام نے یہ حدیث بواسطہ
یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور عبداللہ بن رافع، حجاج بن عمرو
سے مرفوعاً روایت کی حجاج صواف نے اپنی روایت میں
عبداللہ بن رافع کا ذکر نہیں کیا۔ حجاج محدثین کے نزدیک
ثقہ حافظ ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے امام
بخاری سے سنا۔ انہوں نے فرمایا معمر اور معاویہ بن
سلام کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق، معمر، یحییٰ بن
ابی کثیر، عکرمہ اور عبداللہ بن رافع، حجاج بن عمرو
سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت
کی۔

بَابُ ۶۲۲ مَا جَاءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبَّادُ
بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ أَتَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَفَأَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ
كَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّي
مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ
جَابِرٍ وَأَسْمَاءَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ
ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى
هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ الْاِشْتِرَاطَ
فِي الْحَجِّ وَيَقُولُونَ إِنِ اشْتَرَطَ فَعَرَضَ لَهُ مَرَضٌ
أَوْ عُذْرٌ فَلَهُ أَنْ يَحِلَّ وَيَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَ
هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ

حج میں شرط لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ضباعہ
بنت زبیر نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول
اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں۔ کیا میں شرط کر سکتی ہوں
آپ نے فرمایا ہاں۔ کہنے لگیں۔ کیسے کہوں؟ آپ نے
فرمایا۔ کہو۔ حاضر ہوں۔ اے اللہ! تیری بارگاہ میں حاضر
ہوں۔ اس زمین میں جہاں تو روکے احرام سے باہر
آجاؤں گی۔ اس باب میں حضرت جابر، اسماء اور عائشہ
رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذیؒ
فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور علماء
کا اس پر عمل ہے وہ حج میں شرط کو جائز قرار دیتے ہیں۔
فرماتے ہیں اگر شرط رکھی تو بیماری پیش آنے یا کسی دوسرے
عذر کی وجہ سے احرام سے باہر آ سکتا ہے۔ امام شافعی
احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے

أهل العلم الاشتراط في الحج وقالوا إن اشترط فليس له أن يخرج من إحرامه ويرونه كمن لم يشترط.

باب ۶۲۳ منه

۹۲۹ - حدثنا أحمد بن منيع نا عبد الله بن المبارك أخبرني معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه أنه كان ينكر الاشتراط في الحج ويقول أليس حسبكم سنة نبيكم قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

باب ۶۲۴ ما جاء في المرأة تحيض بعد الإفاضة

۹۳۰ - حدثنا قتيبة نا الليث عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت ذكر لرسول الله صلى الله عليه وسلم أن صفية بنت حيي حاضت في أيام منى فقال أحابستنا هي قالوا إنها قد أفاضت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا إذا وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس قال أبو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم أن المرأة إذا طافت طواف الإفاضة ثم حاضت فإنها تنفر وليس عليها شيء وهو قول الثوري والشافعي وأحمد وإسحق.

۹۳۱ - حدثنا أبو عمار نا عيسى بن يونس عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال من حج البيت فليكن آخر عهده بالبيت إلا الحيض ورخص لهن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم.

نزدیک حج کو کسی شرط سے مشروط کرنا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں۔ اگر شرط کی تب بھی احرام سے نکلنے کا حق نہیں رکھتا۔ گویا کہ شرط کرنا نہ کرنا برابر ہے۔

شرط نہ کرنا

حضرت سالم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ حج میں شرط کرنے کو برا سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کیا تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

☆ ☆ ☆

طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا کہ حضرت صفیہ بنت حیی کو ایام منیٰ میں حیض آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا "کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے؟" صحابہ نے عرض کیا انہوں نے طواف زیارت کرلیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اب کوئی بات نہیں"۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ عورت طواف زیارت کرچکے پھر اسے حیض آجائے تو وہ چلی آئے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ سفیان ثوری، شافعی احمد اور اسحاق اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ شریف کا حج کرے اسے چاہیے کہ اس کا آخری وقت خانہ کعبہ میں ہو۔ البتہ حیض والی عورتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (طواف زیارت ترک کرنے کی) اجازت فرمائی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ ۶۴۳ مَا جَاءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَا خَلَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النُّفَسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ ۶۴۴ مَا جَاءَ مَنْ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ

حائضہ، حج کے کون سے امور ادا کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں حائضہ ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خانہ کعبہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ حائضہ عورت بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک ادا کرے۔

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔

✤ ✤ ✤

حضرت ابن عباس مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ نفاس اور حیض والی عورتیں غسل کر کے احرام باندھیں اور تمام مناسک حج ادا کریں سوائے طواف کعبہ کے جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

✤ ✤ ✤

طواف وداع

حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس کا آخری وقت بیت اللہ شریف میں گزرنا چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے ہاتھوں کے بل گرے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اور ہمیں نہیں بتائی۔ اس

سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تُخْبِرْنَا بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ مِثْلَ هٰذَا وَقَدْ خُوْلِفَ الْحَجَّاجُ فِيْ بَعْضِ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث حارث بن عبداللہ بن اوس غریب ہے اسی طرح کئی راویوں نے حجاج بن ارطاۃ سے اس کی مثل روایت کی۔ لیکن بعض سندوں میں حجاج کے خلاف بھی مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَّاحِدًا۔

قارن صرف ایک طواف کرے

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا الْقَارِنُ يَطُوْفُ طَوَافًا وَّاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعٰى سَعْيَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملایا اور دونوں کے لیے صرف ایک طواف کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ قارن صرف ایک طواف کرے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ دو طواف کرے اور (صفا مروہ کے درمیان) دو سعی کرے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَاَهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَّسَعْيٌ وَّاحِدٌ مِّنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَلٰى ذٰلِكَ اللَّفْظِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کا (اکٹھا) احرام باندھا اسے دونوں کی طرف سے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے۔ یہاں تک کہ دونوں کا احرام کھول دے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ دراوردی اس لفظ کے ساتھ متفرد ہوا جبکہ متعدد راویوں نے اسے عبیداللہ بن عمر سے غیر مرفوع (موقوف) روایت

يَرْفَعُوهُ وَهُوَ أَصَحُّ۔

بَابُ ٦٤٨ مَا جَاءَ أَنْ يَمْكُثَ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلٰثًا۔

٩٣٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِي مَرْفُوعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلٰثًا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا۔

بَابُ ٦٤٩ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْقُفُولِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

٩٣٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْفَدًا مِنَ الْأَرْضِ أَوْ شَرَفًا كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ٦٥٠ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ فِي إِحْرَامِهِ۔

٩٣٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

کیا ہے اور یہی اصح ہے۔

طواف وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کرنا

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ مہاجر، حج کے افعال ادا کر چکنے کے بعد تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس سند کے ساتھ کئی طرق سے مرفوعاً مروی ہے۔

حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد یا حج یا عمرے سے واپس تشریف لاتے وقت جب کسی بلند مقام یا ٹیلے پر چڑھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہہ کر پڑھتے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لائق تعریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں، گناہوں سے توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں پھرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تنہا تمام جماعتوں کو شکست دی۔ اس باب میں حضرت براء، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

احرام کی حالت میں مرنے کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے اونٹ

سفر فرأى رجلا سقط عن بعيره فوقص فمات وهو محرم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تخمروا رأسه فإنه يبعث يوم القيامة يهل أو يلبي قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول سفيان الثوري والشافعي وأحمد وإسحق وقال بعض أهل العلم إذا مات المحرم انقطع إحرامه ويصنع به ما يصنع بغير المحرم۔

باب ٦٥١ ما جاء في المحرم يشتكي عينه فيضمدها بالصبر۔

٩٢٠۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان بن عيينة عن أيوب بن موسى عن نبيه بن وهب أن عمر ابن عبيد الله بن معمر اشتكى عينيه وهو محرم فسأل أبان بن عثمان فقال اضمدهما بالصبر فإني سمعت عثمان بن عفان يذكره عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اضمدهما بالصبر قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم لا يرون بأسا أن يتداوى المحرم بدواء ما لم يكن فيه طيب۔

باب ٦٥٢ ما جاء في المحرم يحلق رأسه في إحرامه ما عليه۔

٩٢١۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان بن عيينة عن أيوب وابن نجيح وحميد الأعرج وعبد الكريم عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة أن النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو بالحديبية قبل أن يدخل

سے گرا تو اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ انہی کپڑوں میں اسے دفن کر دو لیکن سر کو مت ڈھانکو قیامت کے دن یہ اسی حالت میں احرام باندھے ہوئے یا تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں محرم کے مرنے سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کے ساتھ وہ عمل اختیار کیا جائے جو غیر محرم سے کیا جاتا ہے۔

محرم کی دکھتی آنکھوں کا مُصَبِّر سے علاج

عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ اور وہ اس وقت احرام میں تھے۔ چنانچہ انہوں نے ابان بن عثمان سے پوچھا (کہ کیا کروں؟) انہوں نے فرمایا اس پر مصبر کا لیپ کرو۔ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث سنی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر مصبر کا لیپ کیا کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ محرم کے لیے دوائی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب تک کہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

حالت احرام میں سر منڈانے پر فدیہ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ میں ان کے پاس سے گزرے وہ محرم تھے اور ابھی مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوئے تھے وہ ایک ہنڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں گر کر ان کے منہ پر پڑ رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هَذِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوِ اذْبَحْ شَاةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا حَلَقَ أَوْ لَبِسَ مِنَ الثِّيَابِ مَا لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَلْبَسَ فِي إِحْرَامِهِ أَوْ تَطَيَّبَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ بِمِثْلِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۶۵۳ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا۔

۹۴۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ أَصَحُّ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلرُّعَاةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

۹۴۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ

نے فرمایا۔ کیا تمہاری یہ جوئیں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا سر منڈوا لو اور ایک فرق (تین صاع) کھانا چھ مسکینوں میں تقسیم کر دو۔ یا تین روزے رکھو یا ایک جانور ذبح کر دو۔ ابن ابی نجیح کہتے ہیں "یا بکری ذبح کر دو"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ محرم جب سر منڈوائے یا ایسا کپڑا پہن لے جو احرام میں نہیں پہننا چاہیے تھا یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ ہے جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

٭ ٭ ٭

چرواہوں کے لیے کنکریاں مارنے کا بیان

ابو البداح بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو ایک دن کنکریاں مارنے اور ایک دن چھوڑنے کی اجازت دی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ابن عیینہ نے اسی طرح روایت کیا ہے مالک بن انس نے بواسطہ عبد اللہ بن ابی بکر، ابو بکر، ابو البداح بن عاصم بن عدی اور عاصم بن عدی سے روایت کیا۔ مالک بن انس کی روایت اصح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے چرواہوں کے لیے رخصت دی ہے کہ وہ ایک دن کنکریاں ماریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔

عاصم بن عدی فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں رات گزارنے کے دنوں میں چرواہوں کو اجازت دی ہے کہ قربانی کے دن کنکریاں ماریں۔ پھر دونوں کی رمی جمع کر کے ایک دن ماریں۔ امام مالک فرماتے ہیں۔

أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ۔

میرا خیال ہے آپ نے فرمایا۔ ان دونوں میں سے پہلے دن ماریں۔ پھر منیٰ سے روانگی کے دن پھینکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی روایت سے اصح ہے۔

٭ ٭ ٭

بَابٌ ۶۵۴

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي نَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِي هَدْيًا لَأَحْلَلْتُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یمن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے عرض کیا جس نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

بَابٌ ۶۵۵

حج اکبر

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ وہ قربانی کا دن ہے۔

٭ ٭ ٭

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ مَوْقُوفًا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ مَرْفُوعًا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا۔

حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث روایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ حج اکبر قربانی کے دن ہے۔ یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔ ابن عیینہ کی موقوف روایت، محمد بن اسحٰق کی مرفوع روایت سے اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ متعدد حفاظ نے اسی طرح بواسطہ ابو اسحٰق اور حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے موقوفاً روایت کی ہے۔

بَابُ ۶۵۶ مَا جَاءَ فِي اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ

۸۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

رکنین کو ہاتھ لگانے اور طواف کرنے کی فضیلت

عبید بن عمیر کہتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رکنین (حجر اسود اور رکن یمانی) پر لوگوں پر غلبہ کرتے میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! آپ دونوں رکنوں پر اس قدر غلبہ کرتے ہیں کہ میں نے کسی صحابی رسول کو اس قدر غلبہ کرتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ان کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور میں نے آپ سے سنا کہ جس نے اس گھر کے سات چکر لگائے اور اس کی حفاظت کی تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی مثل ہے۔ میں نے یہ بھی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جب بھی ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کی ایک غلطی معاف کرتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حماد بن زید نے بواسطہ عطاء بن سائب اور ابن عبید بن عمیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن اس میں ان کے والد کا ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۶۵۷

۸۴۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمْ إِلَّا بِخَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ وَغَيْرِهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِي الطَّوَافِ إِلَّا لِحَاجَةٍ أَوْ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَوْ مِنَ

طواف میں کلام کرنا کیسا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت اللہ شریف کے گرد طواف، نماز کی مثل ہے۔ بس اتنا کہ تم اس میں گفتگو کرتے ہو۔ پس جو اس میں کلام کرے تو وہ نیکی ہی کی بات کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ابن عباس اور دوسرے لوگوں سے بواسطہ طاؤس حضرت ابن عباس کا قول (حدیث موقوف) مروی ہے ہم صرف عطاء بن سائب کی روایت سے اسے مرفوع جانتے ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک مستحب ہے کہ طواف میں صرف ضرورت کے تحت کلام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو یا علمی

الْعِلْمِ۔

گفتگو۔

بَابُ ۶۵۸ مَا جَاءَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى مُقَتَّتٌ مُطَيَّبٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِي فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ وَرَوٰى عَنْهُ النَّاسُ۔

حجر اسود

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا، زبان ہو گی جس سے بولے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوما اس پر گواہی دے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں بلا خوشبو زیتون کا تیل استعمال فرماتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ مقتت کے معنی خوشبودار کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فرقد سبخی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے فرقد سبخی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور لوگوں نے ان سے روایت بھی لی ہے۔

بَابُ ۶۵۹

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ قَالَ أَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

زمزم کا پانی لے جانا

ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زمزم کا پانی اٹھا کر لے جاتیں اور فرماتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے لے جاتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۶۶۰

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ

حج کے موقعہ پر مقامات نماز

عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ نے آٹھویں ذی الحجہ

قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ الْأَزْرَقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ۔

اٰخِرُ اَبْوَابِ الْحَجِّ

کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ حضرت انس نے فرمایا "منیٰ میں" فرماتے ہیں میں نے کہا واپسی کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا "وادی ابطح میں" پھر حضرت انس نے فرمایا۔ اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسحٰق ازرق کی روایت سے غریب بھی گئی ہے۔

حج کے ابواب ختم ہوئے۔

اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب جنائز

بَابُ ٦٦١ مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ الْمَرِيْضِ

٩٥٣۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً** وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَأَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ أُمَامَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَسَدِ بْنِ كُرْزٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِيْ مُوْسٰى قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

٩٥٤۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَبِيْ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمُّ يُهِمُّهُ

بیمار کے لیے ثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو کوئی کانٹا نہیں چبھتا یا اسے **بڑی (یا چھوٹی) تکلیف نہیں پہنچتی۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب** اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کی ایک غلطی معاف فرماتا ہے اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن جراح، ابو ہریرہ، ابو امامہ، ابو سعید، انس، عبداللہ بن عمرو، اسد بن کرز، جابر، عبدالرحمٰن بن ازہر اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو کوئی زخم، غم یا رنج حتیٰ کہ معمولی سی پریشانی بھی لاحق ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں

إِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ فِي هٰذَا الْبَابِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُوْلُ إِنَّهُ لَمْ يُسْمَعْ فِي الْهَمِّ أَنَّهُ يَكُوْنُ كَفَّارَةً إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے جارود سے سنا انہوں نے وکیع کا قول نقل کیا، فرماتے ہیں۔ میں نے اس حدیث کے سوا اور کہیں نہیں سنا کہ فکر و غم، گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

بَابُ ٢٢ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ۔

بیمار پُرسی

٩٥٥ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي مُوسٰى وَالْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ثَوْبَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى أَبُو غِفَارٍ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ فَهُوَ أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحَادِيثُ أَبِي قِلَابَةَ إِنَّمَا هِيَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ فَهُوَ عِنْدِي عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ مسلسل جنت کے پھل کھاتا رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوموسیٰ براء، ابوہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان حسن ہے۔ ابوغفار اور عاصم احول نے اسے بواسطہ ابوقلابہ، ابواشعث اور ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اس کے ہم معنی روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے سنا آپ نے فرمایا بواسطہ ابواشعث ابواسماء سے اس حدیث کی روایت اصح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ ابوقلابہ کی احادیث (براہ راست) ابواسماء سے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ابوقلابہ نے بواسطہ ابواشعث، ابواسماء سے روایت کی ہے۔

٩٥٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ قِيلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا۔

ابوقلابہ نے بواسطہ ابواشعث اور ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کیے "پوچھا گیا جنت کے "خرفۃ" سے کیا مراد ہے۔ تو فرمایا "اس کے پھل"

٩٥٧ - حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة عن ابي اسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث خالد ولم يذكر فيه ابا الاشعث وروى بعضهم هذا الحديث عن حماد بن زيد ولم يرفعه.

٩٥٨ - حدثنا احمد بن منيع نا الحسين بن محمد نا اسرائيل عن ثوير عن ابيه قال اخذ علي بيدي فقال انطلق بنا الى الحسن نعوده فوجدنا عنده ابا موسى فقال علي عائدا جئت يا ابا موسى ام زائرا فقال لا بل عائدا فقال علي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يعود مسلما غدوة الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يمسي وان عاده عشية الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة قال ابو عيسى هذا حديث غريب حسن وقد روي عن علي هذا الحديث من غير وجه ومنهم من وقفه ولم يرفعه وابو فاختة اسمه سعيد بن علاقة.

باب ٦٦٣ ما جاء في النهي عن التمني للموت

٩٥٩ - حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابي اسحق عن حارثة بن مضرب قال دخلت على خباب وقد اكتوى في بطنه فقال ما اعلم احدا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لقي من البلاء ما لقيت لقد كنت وما اجد درهما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ناحية بيتي اربعون الفا ولولا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا او نهى ان يتمنى الموت لتمنيت وفي الباب

ایوب نے ابواسطہ ابو قلابہ اور ابو اسماء حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے حدیث خالد کی مثل روایت بیان کی لیکن اس میں ابو اشعث کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ بعض محدثین نے یہ حدیث حماد بن زید سے غیر مرفوع بیان کی ہے۔

حضرت ثویر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ہمارے ساتھ حسین کی بیمار پرسی کے لیے چلو ہم نے ان کے پاس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو پایا تو حضرت علی نے پوچھا اے ابوموسیٰ! بیمار پرسی کے لیے آئے ہو یا ملاقات کے لیے؟ انہوں نے فرمایا۔ بیمار پرسی کیلیے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے جب کوئی مسلمان صبح کے وقت اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کیلیے بخشش کی دعا مانگتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں اور اس کیلیے جنت میں باغ ہوگا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے حضرت علی سے یہ حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے بعض نے مرفوعاً اور بعض نے موقوفاً روایت کی ہے۔ ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

موت کی تمنا سے ممانعت

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں۔ میں حضرت خباب کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے اپنے پیٹ میں داغ لگوایا تھا۔ کہنے لگے میرے علم کے مطابق صحابہ کرام میں سے کسی نے اس قدر تکلیف نہیں اٹھائی جتنی میں نے اٹھائی ہے۔ عہد نبوت میں میرے پاس ایک درہم بھی نہ ہوتا تھا جبکہ اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی تمنا سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں (اس وقت) آرزو کرتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ترمذی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ خَبَّابٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ وَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ۔

فرماتے ہیں۔ حدیث خباب حسن صحیح ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی تکلیف کے باعث جو اسے پہنچی۔ موت کی تمنا نہ کرے۔ بلکہ یہ کہے۔ اے اللہ! جب تک میرا جینا بہتر ہے۔ مجھے زندہ رکھ اور جب میرا مرنا میرے لیے بہتر ہو۔ مجھے موت دے دینا۔

علی بن حجر نے یہ حدیث بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۶۶۴ مَا جَاءَ فِی التَّعَوُّذِ لِلْمَرِیْضِ۔

بیمار کے لیے پناہ مانگنا

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِیُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اشْتَكَیْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَیْنٍ حَاسِدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ وَاللّٰهُ یَشْفِیْكَ ۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ یَا اَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَیْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِیْكَ بِرُقْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقُلْتُ لَهٗ رِوَایَةُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا "ہاں" جبرئیل امین نے کہا میں اللہ کے نام سے آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز سے ہر خبیث نفس کی شر سے اور ہر حسد کرنے والے کی نظر سے دم کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں وہی آپ کو شفا دے۔

عبدالعزیز بن صہیب فرماتے ہیں میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ثابت بنانی نے کہا اے ابوحمزہ! میں بیمار ہو گیا ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے نہ جھاڑوں (یعنی دم نہ کروں)؟ انہوں نے کہا "ہاں ضرور جھاڑیں" حضرت انس نے دعا مانگی۔ اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے، سختی کو دور کرنے والے! تو شفا دے کیونکہ تیرے بغیر (حقیقتاً) کوئی شفا دینے والا نہیں۔ بیماری کو باقی نہ چھوڑنے والی شفا عطا فرما۔ اس باب میں حضرت انس اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی سعید حسن

عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كِلَاهُمَا صَحِيحٌ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ۔

صحیح ہے میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالعزیز کی ... روایت ابو سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا "دونوں صحیح ہیں"۔ ابوزرعہ نے مزید فرمایا عبدالصمد بن عبدالوارث نے بواسطہ اپنے والد عبدالعزیز بن صہیب اور ابو نضرہ، حضرت ابو سعید سے یہ حدیث بیان کی اور عبدالعزیز بن صہیب نے براہ راست حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث نقل کی۔

بَابُ ۶۶۵ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ۔

وصیت کی ترغیب

۹۶۳ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ دو راتیں (بھی) اس طرح گزارے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی وصیت کرنی چاہیے۔ لیکن وہ وصیت لکھ کر نہ دے اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۶۶۶ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت

۹۶۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يُنْقَصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں بیمار تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی کی اور پوچھا کیا تم نے وصیت کی؟ میں نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ" آپ نے فرمایا "کتنے مال کی؟" میں نے عرض کیا "میں نے اپنا تمام مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینے کی وصیت کی ہے"۔ آپ نے فرمایا "اولاد کے لیے کیا چھوڑا؟" کہنے لگے "وہ مالدار ہیں"۔ حضور نے فرمایا "دسویں حصے کی وصیت کرو" حضرت سعد فرماتے ہیں میں تو اسے کم سمجھتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تیسرے حصے کی وصیت کرو اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں ہم تیسرے حصے سے کم دینا مستحب سمجھتے تھے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث سعد حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی طریقوں سے

كَثِيْرٌ وَيُرْوٰى كَبِيْرٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُّوْصِيَ الرَّجُلُ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَيَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُّنْقِصَ مِنَ الثُّلُثِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ فِي الْوَصِيَّةِ الْخُمُسَ دُوْنَ الرُّبُعِ وَالرُّبُعَ دُوْنَ الثُّلُثِ وَمَنْ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا وَلَا يَجُوْزُ لَهٗ اِلَّا الثُّلُثُ ۔

بَابُ ۶۶ مَا جَاءَ فِي تَلْقِيْنِ الْمَرِيْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهٗ ۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَسُعْدٰى الْمُرِّيَّةِ وَهِيَ امْرَاَةُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُوْلِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى شَقِيْقٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ

مروی ہے "کبیر اور کثیر" دونوں قسم کے الفاظ مروی ہیں۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ آدمی تہائی سے زیادہ کی وصیت نہ کرے اور تہائی سے کم کی وصیت ان علماء کے نزدیک مستحب ہے سفیان ثوری فرماتے ہیں لوگ وصیت میں پانچویں حصے کو چوتھائی سے اور چوتھائی کو تہائی سے اچھا سمجھتے تھے۔ جس نے تیسرے حصے کی وصیت کی اس نے کچھ نہیں چھوڑا اس کے لیے صرف تہائی کی وصیت ہی جائز ہے۔

موت کے وقت بیمار کو تلقین اور اس کیلئے دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے قریب الموت لوگوں کو کلمہ توحید کی تلقین کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ام سلمہ، عائشہ، جابر اور سعدی مریہ زوجہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا۔ جب تم مریض یا بیمار کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو۔ کیونکہ فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں۔ ام سلمہ فرماتی ہیں۔ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہو "اے اللہ مجھے بھی اور ان کو بھی بخش دے۔ اور مجھے ان سے اچھا بدل عطا فرما۔ فرماتی ہیں میں نے یہی دعا مانگی پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر بدل عطا فرمایا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ شقیق، سلمہ کے لڑکے ابو وائل اسدی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ام سلمہ حسن صحیح ہے۔

اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُلَقَّنَ الْمَرِيضُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ مَرَّةً فَمَا لَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُلَقَّنَ وَلَا يُكْثَرَ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلَقِّنُهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَكْثَرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا قُلْتَ مَرَّةً فَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مَالَمْ اَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ فَاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرَادَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ قَوْلِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

بَابُ ٦٦٦ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

٩٧٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَرْجِسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

٩٧٨۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قُلْتُ لَهٗ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ هُوَ

موت کے وقت مریض کو کلمۂ توحید کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ جب بیمار ایک مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھ کر خاموش ہو جائے تو زیادہ تلقین کرنا مناسب نہیں۔ ابن مبارک سے مروی ہے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص انہیں کثرت کے ساتھ بار بار کلمۂ توحید کی تلقین کرنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے اس سے فرمایا جب میں نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا تو جب تک دوسری بات نہ کروں اسی پر قائم ہوں، عبداللہ بن مبارک کی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہے کہ آپ نے فرمایا جس کی آخری بات "لا الٰہ الا اللہ" ہو وہ جنت میں داخل ہوگا

موت کے وقت جان کنی کی سختی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ آپ پیالے میں ہاتھ ڈالتے اور چہرۂ اقدس پر ملتے پھر دعا مانگتے ہوئے اللہ! موت کی سختی یا (فرماتے) موت کی بیہوشیوں میں میری مدد فرما۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت جو سختی دیکھی ہے۔ اس کے بعد مجھے کسی کی آسان موت پر رشک نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالرحمان ابن علاء کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا وہ علاء بن لجلاج

الْعَلَاءُ بْنُ اللَّجْلَاجِ وَاِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ ۶۶۹ مَا جَاءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ۔

بَابُ ۶۷۰

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ وَهَارُوْنُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا سَيَّارُ ابْنُ حَاتِمٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرْجُو اللّٰهَ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

بَابُ ۶۷۱ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ۔

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ

کے بیٹے ہیں۔ میں اس کو اسی طریق سے پہچانتا ہوں۔

موت کا پسینہ

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن پیشانی کے پسینے (موت کی سختی) سے مرتا ہے اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض محدثین فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن بریدہ سے قتادہ کا سماع ہمارے علم میں نہیں۔

موت کے وقت اُمید اور خوف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے وہ قریب الموت تھا۔ آپ نے فرمایا "اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟" کہنے لگا "یا رسول اللہ قسم بخدا۔ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کی امید بھی ہے اور گناہوں کا خوف بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس موقعہ پر جب مومن کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے مطابق عطا فرماتا ہے اور جس کا ڈر ہے اس سے بے خوف کرتا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے اسے حضرت ثابت سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

تشہیر موت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ابْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ نَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

آپ نے فرمایا جب میں مر جاؤں تو کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تشہیر نہ ہو جائے۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے موت کی خبر مشہور کرنے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْحَكَمُ ابْنُ سَلْمٍ وَهَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موت کی تشہیر سے بچو۔ کیونکہ یہ جہالت کے کاموں سے ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ "نعی" موت کے اعلان کو کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ وَأَبُو حَمْزَةَ هُوَ مَيْمُونٌ الْأَعْوَرُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ وَالنَّعْيُ عِنْدَهُمْ أَنْ يُنَادٰى فِي النَّاسِ بِأَنَّ فُلَانًا مَاتَ لِيَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ وَإِخْوَانَهُ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ عبداللہ بن ولید عدنی، سفیان ثوری، ابوحمزہ، ابراہیم اور علقمہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی جس میں یہ الفاظ مذکور نہیں کہ "نعی" اعلان موت کا نام ہے۔ عنبسہ بواسطہ ابوحمزہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ابوحمزہ کا نام میمون اعور ہے۔ اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبداللہ غریب ہے۔ بعض علماء کے نزدیک "نعی" مکروہ ہے اور ان کے نزدیک "نعی" کا مطلب لوگوں میں اعلان کرنا ہے کہ فلاں آدمی مر گیا ہے تاکہ وہ اس کے جنازہ میں شریک ہوں۔ بعض علماء کے نزدیک رشتہ داروں اور بھائیوں کو اطلاع دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ابراہیم بھی یہی فرماتے ہیں کہ رشتہ داروں کو خبر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ ۷۲۲ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْأُوْلَى۔

صدمہ کے شروع میں صبر کرنا

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْأُوْلَى قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صبر (کا زیادہ ثواب تو) شروع صدمہ میں ہوتا ہے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلَى قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبر، آغاز صدمہ میں ہوتا ہے۔"
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۷۲۳ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ۔

میت کو بوسہ دینا

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ أَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالُوْا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میت کو بوسہ دیا اس وقت آپ رو رہے تھے یا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ سب فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر ملال پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۷۲۴ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ۔

غسل میت

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا خَالِدٌ وَمَنْصُوْرٌ وَهِشَامٌ فَأَمَّا خَالِدٌ وَهِشَامٌ فَقَالَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا اسے طاق مرتبہ تین یا پانچ یا ضرورت

مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا بِهِ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا أَدْرِي وَلَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَّرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قَالَ هُشَيْمٌ أَظُنُّهُ قَالَ فَأَلْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ غُسْلُ الْمَيِّتِ كَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَيْسَ لِغُسْلِ الْمَيِّتِ عِنْدَنَا حَدٌّ مُؤَقَّتٌ وَلَيْسَ لِذٰلِكَ صِفَةٌ مَعْلُومَةٌ وَلٰكِنْ يُطَهَّرُ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا قَالَ مَالِكٌ قَوْلًا مُجْمَلًا يُغَسَّلُ وَيُنْقٰى وَإِذَا أُنْقِيَ الْمَيِّتُ بِمَاءٍ قَرَاحٍ أَوْ مَاءٍ غَيْرِهِ أَجْزَأَ ذٰلِكَ مِنْ غُسْلِهِ وَلٰكِنْ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُغْسَلَ ثَلَاثًا فَصَاعِدًا لَا يُقْتَصَرُ عَنْ ثَلَاثٍ لِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَإِنْ أَنْقَوْا فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَجْزَأَ وَلَا نَرٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَعْنَى الْإِنْقَاءِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَلَمْ يُؤَقِّتْ وَكَذٰلِكَ قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ أَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيثِ

یا اگر تم اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔ پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور آخریں کافور ڈال دو یا فرمایا کچھ کافور ڈال دو جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا (حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں) غسل سے فراغت پر ہم نے آپ کو خبر دی تو آپ نے اپنا ازار بند ہماری طرف ڈال کر فرمایا۔ اسے اس کا شعار بناؤ۔ (یعنی کفن سے نیچے رکھو) ہشیم کہتے ہیں۔ دوسری روایات جن میں مجھے معلوم نہیں شاید ہشام ان میں ہیں۔ یہ اضافہ ہے۔ ام عطیہ فرماتی ہیں ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں۔ ہشیم کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے راوی نے مزید یہ کہا کہ ہم نے ان کی چوٹیاں ان کے پیچھے ڈال دیں۔ ہشیم کہتے ہیں ہم سے خالد نے بواسطہ حفصہ و محمد، ام عطیہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے شروع کرنا اس باب میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ام عطیہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ ابراہیم نخعی سے منقول ہے آپ نے فرمایا میت کا غسل، غسل جنابت جیسا ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک میت کے غسل کے لیے نہ کوئی حد مقرر ہے اور نہ ہی کوئی خاص طریقہ ہے۔ بس میت کو پاک کیا جائے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ امام مالک کا قول مجمل ہے کہ نہلایا جائے اور صاف کیا جائے! خالص پانی یا کسی اور پانی سے میت کو صاف کیا جائے تب بھی کافی ہے۔ لیکن میرے نزدیک تین یا اس سے زیادہ مرتبہ نہلانا مستحب ہے تین سے کم نہ کیا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں تین یا پانچ بار غسل دو اگر تین مرتبہ سے کم ہی میں صفائی ہو جائے تو بھی جائز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ خیال نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب پاک کرنا ہے خواہ تین بار سے ہو یا پانچ بار سے۔ کوئی تعداد مقرر نہیں۔ فقہاء کرام نے یہی فرمایا اور وہ حدیث کے معانی

وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَتَكُوْنُ الْغَسَلَاتُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَيَكُوْنُ فِي الْاٰخِرَةِ شَيْءٌ مِّنَ الْكَافُوْرِ۔

کو زیادہ جاننے والے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں۔ ہر بار کا غسل پانی اور بیری کے پتوں سے ہو اور آخر میں کافور ڈالی جائے۔

بَابُ ۷۷۵: مَا جَاءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ۔

میت کو خوشبو لگانا

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ اَطْيَبُ طِيْبِكُمْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ وہ تمہاری خوشبوؤں میں سے سب سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَشَبَابَةُ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ وَقَدْ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ ثِقَةٌ وَخُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ ابوداؤد و شبابہ اور شعبہ، خلید بن جعفر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک میت کو مشک لگانا مکروہ ہے۔ مستمر بن ریان نے بھی بواسطہ ابو نضرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ علی نے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا کہ مستمر بن ریان اور خلید بن جعفر (دونوں) ثقہ ہیں۔

بَابُ ۷۷۶: مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ يَعْنِي الْمَيِّتَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِيْ يُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کو غسل دینے سے غسل ہے اور اس کو اٹھانے سے وضو۔ اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن ہے اور ان سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ میت کو غسل دینے کے بعد نہانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے

بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک ...
اور بعض کے نزدیک (صرف) وضو ہے۔ امام مالک بن ...

اذا غسل ميتا فعليه الغسل وقال بعضهم عليه الوضوء وقال مالك بن انس استحب الغسل من غسل الميت ولا ارى ذلك واجبا وهكذا قال الشافعي وقال احمد من غسل ميتا ارجو ان لا يجب عليه الغسل واما الوضوء فاقل ما قيل فيه وقال اسحق لا بد من الوضوء وقد روى عبد الله بن المبارك انه قال لا يغتسل ولا يتوضأ من غسل الميت۔

فرماتے ہیں "میں میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنے کو اچھا سمجھتا ہوں لیکن واجب نہیں۔" امام شافعی نے بھی یونہی فرمایا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں میرے خیال میں میت کو غسل دینے والے پر نہانا واجب نہیں لیکن وضو؛ تو یہ سب سے کم بات ہے جو اس کے متعلق کہی گئی۔ امام اسحق فرماتے ہیں وضو کرنا ضروری ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے آپ نے فرمایا میت کو نہلانے کے بعد نہ تو غسل (ضروری) ہے نہ وضو۔

باب ۶۲۷ ما جاء ما يستحب من الاكفان

اچھا کفن

۹۸۱۔ حدثنا قتيبة نا بشر بن المفضل عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا من ثيابكم البياض فانها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم وفي الباب عن سمرة وابن عمر وعائشة قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وهو الذي يستحبه اهل العلم وقال ابن المبارك احب الي ان يكفن في ثيابه التي كان يصلي فيها وقال احمد واسحق احب الثياب الينا ان يكفن فيها البياض ويستحب حسن الكفن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین ہیں اور ان ہی میں اپنے مرنے والوں کو کفنایا کرو۔" اس باب میں حضرت سمرہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور علماء کے نزدیک یہی مستحب ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جن کپڑوں میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا ان ہی میں کفنایا جائے۔ امام احمد اور اسحق فرماتے ہیں۔ کفن میں سفید کپڑے کا ہونا ہمیں پسند ہے۔ نیز اچھا کفن دینا مستحب ہے۔

باب ۶۲۸

۹۸۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا عمر بن يونس نا عكرمة بن عمار عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولي احدكم اخاه فليحسن كفنه وفيه عن جابر قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب وقال ابن المبارك

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے ولی کو چاہیے کہ اسے اچھا کفن دے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں، سلام ابن مطیع نے اس روایت کے بارے میں کہا کہ تمہیں

قال سلام بن ابی مطیع فی قوله ولیحسن احدکم کفن اخیه قال هو الصفا ولیس بالمرتفع

باب ۶۷۹ ماجاء فی کم کفن النبی صلی الله علیه وسلم

۹۸۳۔ حدثنا قتیبة نا حفص بن غیاث عن هشام ابن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کفن النبی صلی الله علیه وسلم فی ثلثة اثواب بیض یمانیة لیس فیها قمیص ولا عمامة قال فذکروا لعائشة قولهم فی ثوبین وبرد حبرة فقالت قد اتی بالبرد ولکنهم ردوه ولم یکفنوه فیه قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح۔

۹۸۴۔ حدثنا ابن ابی عمر نا بشر بن السری عن زائدة عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کفن حمزة بن عبد المطلب فی نمرة فی ثوب واحد وفی الباب عن علی وابن عباس وعبد الله بن مغفل وابن عمر قال ابو عیسی حدیث عائشة حدیث صحیح وقد روی فی کفن النبی صلی الله علیه وسلم روایات مختلفة وحدیث عائشة اصح الاحادیث التی رویت فی کفن النبی صلی الله علیه وسلم والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وقال سفیان الثوری یکفن الرجل فی ثلثة اثواب ان شئت فی قمیص ولفافتین وان شئت فی ثلث لفائف ویجزی ثوب واحد ان لم یجدوا ثوبین والثوبان یجزیان والثلثة لمن وجدها احب الیهم وهو قول الشافعی واحمد واسحق

اپنے (مردہ) بھائی کو اچھا کفن دینا چاہیے۔“ فرمایا۔ پاکیزہ ہو زیادہ قیمتی نہ ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک، تین سفید یمنی کپڑوں پر مشتمل تھا ان میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں نبی اکرم کو دو کپڑوں اور ایک حبری (دھاری دار بوٹے والی) چادر میں کفنایا گیا! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ چادر لائی گئی تھی لیکن اسے واپس کر دیا گیا اور اس میں کفنایا نہیں گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ایک ہی کمبل میں کفنایا۔ اس باب میں حضرت علی۔ ابن عباس، عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مبارک کے بارے میں مختلف روایات مذکور ہیں اور ان تمام روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کرام کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے ایک قمیص اور دو لفافے یا تین لفافے۔ اگر دو کپڑے نہ ملیں تو ایک بھی کافی ہے۔ دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہیں۔ اور اگر تین کپڑے ہو سکیں تو زیادہ بہتر ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ نیز فرماتے ہیں عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنایا جائے۔

وَقَالُوْا تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِيْ خَمْسَةِ اَثْوَابٍ -

بَابُ ٦٨٠ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِاَهْلِ الْمَيِّتِ -

٩٨٥ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُوَجَّهَ اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ لِشُغْلِهِمْ بِالْمُصِيْبَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ سَارَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ جُرَيْجٍ -

بَابُ ٦٨١ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَشَقِّ الْجُيُوْبِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ -

٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زُبَيْدُ الْاَيَامِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بَابُ ٦٨٢ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ -

٩٨٧ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ

اہل میت کے لیے کھانا پکانا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر آئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اہل جعفر کے لیے کھانا پکاؤ کیونکہ انہیں ایک آنے والے حادثہ نے (کھانے پکانے سے) روک رکھا ہے۔“ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے بعض علماء اسے مستحب گردانتے ہیں کہ میت کے گھر والوں کے پاس کچھ چیز بھیجی جائے کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ جعفر ابن خالد سے مراد ابن سارہ ہیں۔ وہ ثقہ ہیں اور ابن جریج نے ان سے روایات لی ہیں۔

مصیبت کے وقت رخسار پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے گریبان چاک کیا، رخسار پیٹے اور جاہلیت کی پکار پکاری وہ ہم میں سے نہیں۔“

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ممانعت نوحہ

علی بن ربیعہ اسدی سے روایت ہے۔ قرظہ بن کعب نامی ایک انصاری فوت ہوئے ان پر نوحہ کیا گیا۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ منبر پر جلوہ گر ہوئے۔ اور اللہ تعالےٰ کی

كَعْبٍ نِيْحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْاِسْلَامِ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجُنَادَةَ بْنِ مَالِكٍ وَاَنَسٍ وَاُمِّ عَطِيَّةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤدَ نَا شُعْبَةُ وَالْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى اَجْرَبَ بَعِيْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ مَنْ اَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حمد وثنا بیان کرکے فرمایا۔ نوحہ کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ جس پر نوحہ کیا گیا وہ نوحہ کے ختم ہونے تک عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔[1] اس باب میں حضرت عمر، علی، ابوموسیٰ، قیس بن عاصم، ابوہریرہ، جنادہ بن مالک، انس، ام عطیہ، سمرہ اور ابومالک اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث شعبہ غریب حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں چار باتیں دور جاہلیت کی یادگار ہیں لوگ انہیں ہرگز نہیں چھوڑیں گے (۱) نوحہ کرنا۔ (۲) حسب ونسب میں طعن کرنا (۳) چھوت چھات کہ ایک اونٹ کو خارش ہوئی تو (اس سے) سو اونٹوں کو ہوگئی لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا۔ (۴) اور تاروں کو بارش کا ذریعہ سمجھنا کہ ہمیں فلاں تارے کے ذریعے بارش دی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۹۸۳ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

میت پر رونے کی ممانعت

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ وَفِيْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کو اس کے خاندان والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

[1] حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جمہور علماء کے مذہب کے مطابق نوحہ کے سبب اس میت کو عذاب ہوتا ہے جس نے نوحہ کی وصیت کی ہو لہٰذا اب نفاذ وصیت پر اسے عذاب ہوگا۔ لیکن جس نے منع کیا یا اس کے گھر والوں نے از خود نوحہ کیا تو اسے عذاب نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا۔ مرقات ج ۴ ص (مترجم)

الْبَابِ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبُكَاءَ عَلَى الْمَيِّتِ قَالُوْا الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ وَذَهَبُوْا اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَرْجُوْ اِنْ كَانَ يَنْهَاهُمْ فِيْ حَيٰوتِهِ اَنْ لَّا يَكُوْنَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ۔

٩٩٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُسَيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ اَهٰكَذَا كُنْتَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

بَابُ ٤٨٢ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

٩٩١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكٌ وَثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ اَوْ اَخْطَأَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

٩٩٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ بعض علماء نے میت پر رونے کو مکروہ خیال کیا اور کہا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔ ان علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں اگر مرنے والا اپنی زندگی میں ان کو رونے سے منع کرے تو مجھے امید ہے کہ اسے (ان کے رونے کی وجہ سے) عذاب نہیں ہوگا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ اے میرے پہاڑ! اے میرے سردار! یا اسی قسم کے کوئی اور الفاظ کہتا ہے تو اس پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اس کے سینے میں مکے مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا تو ایسا ہی تھا! امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

میت پر رونے کی اجازت

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میت کو، زندہ آدمی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ! ابو عبدالرحمٰن کو بخشے۔ انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔ لیکن وہ بھول گئے یا ان سے غلطی سرزد ہوئی (واقعہ یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ کے پاس سے گزرے جس پر لوگ رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

عن محمد بن عمرو عن يحيى بن عبد الرحمٰن عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الميت يعذب ببكاء اهله عليه فقالت عائشة يرحمه الله لم يكذب ولكنه وهم انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل مات يهوديا ان الميت ليعذب وان اهله ليبكون عليه وفي الباب عن ابن عباس وقرظة بن كعب وابي هريرة وابن مسعود واسامة بن زيد قال ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن عائشة وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا وتاولوا هذه الاية ولا تزر وازرة وزر اخرى هو قول الشافعي۔

٩٩٣۔ حدثنا علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال اخذ النبي صلى الله عليه وسلم بيد عبد الرحمٰن بن عوف فانطلق به الى ابنه ابراهيم فوجده يجود بنفسه فاخذه النبي صلى الله عليه وسلم فوضعه في حجره فبكى فقال له عبد الرحمٰن اتبكي اولم تكن نهيت عن البكاء قال لا ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان وفي الحديث كلام اكثر من هذا قال ابو عيسى هذا حديث حسن

باب ٦٨٥ ما جاء في المشي امام الجنازة

٩٩٤۔ حدثنا قتيبة بن سعيد واحمد بن منيع واسحٰق بن منصور ومحمود بن غيلان قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے... عذاب ہوتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (سنا تو) فرمایا اللہ تعالیٰ ابن عمر پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔ لیکن ان سے غلطی ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ یہودی کے بارے میں فرمایا تھا کہ میت کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، قرظہ بن مالک، ابوہریرہ، ابن مسعود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض علماء کا اس روایت پر عمل ہے اور انہوں نے اس آیت کی تفسیر کی ہے۔ "ولا تزر وازرۃ اخری" (کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا) امام شافعی رحمۃ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی مسلک ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے وہ حالت نزع میں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں اٹھایا اور رونے لگے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) آپ روتے ہیں! کیا آپ نے رونے سے منع نہیں فرمایا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رونے سے منع نہیں کیا بلکہ بیوقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جب چہرہ نوچا جائے۔ اور گریبان چاک کیا جائے۔ اور دوسری شیطان کے ساز کی۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے

جنازہ کے آگے آگے جانا

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ کے آگے آگے چلتے دیکھا۔

وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

٩٩٥۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَبَكْرٍ الْكُوفِيِّ وَزِيَادٍ وَسُفْيَانَ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

٩٩٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ هٰكَذَا رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَمَالِكٌ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْمُرْسَلَ فِي ذٰلِكَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوسَى يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا مُرْسَلٌ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَرَى ابْنَ جُرَيْجٍ أَخَذَهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ زِيَادٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ وَمَنْصُورٍ وَبَكْرٍ وَسُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا هُوَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رَوَى عَنْهُ هَمَّامٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ

منصور، بکر کوفی، زیاد اور سفیان (ان سب) نے بواسطہ زہری اور سالم، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے آگے چلتے دیکھا ہے۔

امام زہری فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہما) جنازہ کے آگے آگے جایا کرتے تھے۔ زہری فرماتے ہیں مجھے سالم نے بتایا کہ ان کے والد بھی جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر کو ابن عیینہ کی روایت کی طرح ابن جریج، زیاد بن سعد اور کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ معمر، یونس بن یزید، مالک اور کئی دوسرے حفاظ نے زہری سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ تمام محدثین کے نزدیک اس بارے میں مرسل حدیث زیادہ صحیح ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے عبدالرزاق کا قول سنا کہ ابن مبارک فرماتے ہیں اس باب میں ابن عیینہ کی روایت سے زہری کی مرسل روایت اصح ہے۔ ابن مبارک مزید فرماتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ ابن جریج نے بھی ابن عیینہ سے اسے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث بواسطہ زیاد بن سعد، منصور، بکر، سفیان زہری، اور سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ سفیان سے سفیان بن عیینہ مراد ہیں۔ اور ان سے ہمام نے روایت کی ہے۔ جنازے کے آگے چلنے میں علماء کا اختلاف

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ أَخْطَأَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَإِنَّمَا يُرْوَى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

ہے بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک جنازے کے آگے آگے جانا افضل ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم جنازہ کے آگے آگے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس حدیث میں غلطی واقع ہوئی ہے۔ اور یہ حدیث بواسطہ یونس، زہری سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے آگے جایا کرتے تھے زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم نے بتایا کہ انکے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی جنازے کے آگے آگے جایا کرتے تھے امام بخاری فرماتے ہیں یہ زیادہ صحیح ہے

بَابُ ۶۸۶ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى إِمَامِ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْخَبَبِ فَإِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوهُ وَإِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ إِلَّا أَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يُضَعِّفُ حَدِيثَ أَبِي مَاجِدٍ هٰذَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قِيلَ لِيَحْيَى مَنْ أَبُو مَاجِدٍ هٰذَا فَقَالَ طَائِرٌ طَارَ فَحَدَّثَنَا وَقَدْ ذَهَبَ

جنازہ کے پیچھے چلنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ کے پیچھے چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جلدی چلو اگر وہ اچھا ہے تو تم نے نیکی کی طرف جلدی کی اور اگر وہ برا ہے تو اہل جہنم ہی دور کیے جاتے ہیں۔ جنازے کے پیچھے چلا جاتا ہے جنازہ پیروی نہیں کرتا جنازہ سے آگے بڑھنے والے کیلئے کوئی اجر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے میں نے امام بخاری سے سنا وہ ابو ماجد کی اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ امام بخاری نے بواسطہ حمیدی، ابن عیینہ سے نقل کیا کہ یحییٰ سے ابو ماجد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک پرندہ ہے جو اڑا اور ہم سے حدیث بیان کر گیا۔ بعض

بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إلى هذا ورأوا أن المشي خلفها أفضل وبه يقول الثوري وإسحق وأبو ماجد رجل مجهول وله حديثان عن ابن مسعود ويحيى إمام بني تيم الله ثقة يكنى أبا الحارث ويقال له يحيى الجابر ويقال له يحيى المجبر أيضا وهو كوفي روى له شعبة وسفيان الثوري وأبو الأحوص وسفيان بن عيينة۔

صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے۔ ان کے نزدیک جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ سفیان ثوری اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ ابو ماجد مجہول شخص ہے اور اس کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو حدیثیں منقول ہیں۔ یحییٰ امام بن تیم اللہ ثقہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو حارث ہے ان کو یحییٰ جابر بھی کہا جاتا ہے۔ اور یحییٰ مجبر بھی۔ یہ کوفی ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری، ابوالاحوص اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ نے ان سے روایت کی ہے۔

باب ٧٨٧ ما جاء في كراهية الركوب خلف الجنازة۔

جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی ممانعت

٩٩٩۔ حدثنا علي بن حجر نا عيسى بن يونس عن بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد عن ثوبان قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال ألا تستحيون أن ملائكة الله على أقدامهم وأنتم على ظهور الدواب وفي الباب عن المغيرة بن شعبة وجابر بن سمرة قال أبو عيسى حديث ثوبان قد روي عنه موقوفا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو سوار دیکھ کر فرمایا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں آتی کہ اللہ کے فرشتے پیدل چلیں۔ اور تم جانوروں کی پیٹھوں پر سوار ہو۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان موقوفاً بھی مروی ہے۔

باب ٧٨٨ ما جاء في الرخصة في ذلك۔

جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی اجازت

١٠٠٠۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يقول كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة ابن الدحداح وهو على فرس له يسعى ونحن حوله وهو يتوقص به۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ابن دحداح کے جنازہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ گھوڑے پر سوار تھے اور گھوڑا مضبوطی سے قدم رکھتے ہوئے دوڑ رہا تھا اور ہم آپ کے ارد گرد تھے۔

١٠٠١۔ حدثنا عبد الله بن الصباح الهاشمي نا أبو قتيبة عن الجراح عن سماك عن جابر بن سمرة أن النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازہ میں پیدل

اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلَى فَرَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

تشریف لے گئے اور گھوڑے پر واپس تشریف لائے۔

بَابُ ٩٨٩ مَاجَاءَ فِي الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوْهُ عَنْ رِقَابِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

جنازہ جلدی لے جانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنازہ جلدی لے جاؤ اور اگر وہ نیک ہے تو اسے اچھے کی طرف لے چلوگے اور اگر برا ہوگا تو اسے گردن سے اتار دوگے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٦٩٠ مَاجَاءَ فِي قَتْلَى اُحُدٍ وَذِكْرِ حَمْزَةَ

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَاٰهُ قَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِيْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهُ فِيْهَا فَكَانَتْ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا مُدَّتْ عَلٰى رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهُ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلٰى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ قَالَ فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُوْنَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ عَنْهُمْ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ قُرْاٰنًا فَيُقَدِّمُهُ اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ

اُحد کے شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اُحد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی لاش) پر تشریف لاکر کھڑے ہوئے اور انہیں مثلہ کیا ہوا دیکھ کر فرمایا اگر حضرت صفیہ کے غمگین ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑ دیتا۔ حتی کہ ہر کھانے والی مخلوق کھا لیتی۔ پھر قیامت کے دن یہ ان کے پیٹوں سے اٹھائے جاتے۔ راوی فرماتے ہیں پھر آپ نے ایک کمبل منگوا کر اس میں انہیں کفنایا اگر اسے سر کی طرف کھینچا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ اور پاؤں کی طرف کھینچا جاتا تو سر برہنہ ہوتا۔ راوی فرماتے ہیں۔ (اس دن) شہداء کی تعداد بڑھ گئی اور کپڑے کم ہو گئے۔ تو ایک کپڑے میں ایک دو اور تین تک کو کفنایا گیا پھر انہیں ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں پوچھتے جاتے کہ ان میں کس نے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہے پھر اسے قبلہ کی طرف آگے کر دیتے پھر راوی فرماتے ہیں

حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن غریب ہے ہم اس کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ ٦٩١ آخَرُ

جنازہ میں حاضر ہونا

١٠٠٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيفٍ عَلَيْهِ إِكَافُ لِيفٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ وَمُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَهُوَ مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَانَ الْمُلَائِيُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت فرماتے، جنازہ میں تشریف لے جاتے۔ (از راہ تواضعاً) گدھے پر سوار ہوتے غلام کی پکار کا جواب دیتے جنگ بنو قریظہ کے دن آپ گدھے پر سوار تھے جس کی لگام بھی کھجور کی چھال کی تھی اور پالان بھی کھجور کی چھال سے تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ مسلم اعور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں مسلم بن اعور سے مراد مسلم بن کیسان ملائی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ ٦٩٢

١٠٠٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ فَدَفَنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر آپ کے دفن کرنے میں اختلاف ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی جسے میں ابھی تک نہیں بھولا آپ نے ارشاد فرمایا اللہ ہر نبی کی روح اس مقام پر قبض کرتا ہے جہاں اسے دفن ہونا پسند ہو چنانچہ صحابہ کرام نے آپ کو آپ کی آرام گاہ میں دفن کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ عبدالرحمن بن ابوبکر ملیکی حفظ کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

لہ۔ احناف کے نزدیک شہداء کا جنازہ پڑھا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت عقبہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اہل احد پر نماز جنازہ پڑھی۔ (مترجم)

بَابُ ۷۹۳ آخَرُ

۱۰۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ عِمْرَانُ بْنُ أَنَسٍ الْمَكِّيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ أَبِيْ أَنَسٍ مِصْرِيٌّ أَثْبَتُ وَأَقْدَمُ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ۔

مرنے والے کی یاد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے مردوں کی بھلائیاں یاد کرو اور ان کی برائی سے رک جاؤ"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا۔ فرماتے ہیں عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہے۔ بعض راویوں نے اسے بواسطہ عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ عمران بن انس مصری، عمران بن انس مکی سے اثبت اور اقدم ہے۔

بَابُ ۷۹۴ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوْسِ قَبْلَ أَنْ تُوْضَعَ

۱۰۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِيْ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ۔

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ کے ساتھ تشریف لے جاتے تو جب تک اسے قبر میں نہ رکھ دیا جاتا آپ نہ بیٹھتے۔ ایک مرتبہ ایک یہودی عالم آیا تو اس نے بتایا۔ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہ سن کر آپ تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا۔ ان کی مخالفت کرو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں۔

بَابُ ۷۹۵ فَضْلِ الْمُصِيْبَةِ إِذَا احْتَسَبَ

۱۰۰۸ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِيْ سِنَانًا وَأَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوْجَ أَخَذَ بِيَدِيْ

مصیبت پر صبر کی فضیلت

حضرت ابو سنان فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے لڑکے سنان کو دفن کیا اس وقت ابو طلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے جب میں باہر آنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا "اے ابو سنان!

فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَا سِنَانٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ قَالَ اَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

تجھے خوشخبری نہ دوں؟ میں نے کہا، ہاں کیوں نہیں، حضرت ابوطلحہ نے فرمایا ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب نے بواسطہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے لڑکے کی روح قبض کی؟ وہ کہتے ہیں "ہاں" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل قبض کیا؟ وہ عرض کرتے ہیں ہاں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی اور "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک مکان بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف کا گھر) رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ ۶۹۵ فَضْلِ الْمُصِيبَةِ اِذَا احْتُسِبَ۔

تکبیرات جنازہ

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِي اَوْفٰى وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَيَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُو عِيسٰى وَيَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ اَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ شَهِدَ بَدْرًا وَزَيْدٌ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا قَالَ اَبُو عِيسٰى حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی پر نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس ابن ابی اوفیٰ، جابر، انس اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یزید بن ثابت، زید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں۔ یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے جب کہ زید بن ثابت نے شرکت نہیں کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ ان حضرات کے نزدیک جنازہ کی چار تکبیرات ہیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد، اسحاق (اور امام ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر آپ نے پانچ تکبیریں کہیں، ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ امام ترمذی

قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوُا التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا فَإِنَّهُ يُتْبَعُ الْإِمَامُ.

بَابُ ٧٩ مَا يَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

١٠١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيهِ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ وَالِدِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَى عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعِكْرِمَةُ رُبَّمَا يَهِمُ فِي حَدِيثِ يَحْيَى -

١٠١٢ - وَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِاللهِ

فرماتے ہیں۔ زید بن ارقم کی روایت حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا یہی مسلک ہے۔ کہ جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں اگر امام جنازہ پر پانچ تکبیریں کہے تو اس کی اتباع کی جائے۔

جنازہ میں کیا پڑھا جائے

ابوابراہیم اشہلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعائیہ کلمات پڑھتے تھے "اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے" یحییٰ فرماتے ہیں۔ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اسی طرح بیان کیا۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے "اے اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے" اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، عائشہ، ابوقتادہ، جابر اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوابراہیم کے والد کی روایت حسن صحیح ہے۔ ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے عکرمہ بن عمار نے بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث روایت کی۔ عکرمہ بن عمار کی حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ عکرمہ سے بسا اوقات یحییٰ کی روایت میں غلطی ہوئی ہے۔

بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور عبداللہ بن ابوقتادہ حضرت

ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ اَصَحُّ الرِّوَایَاتِ فِیْ هٰذَا حَدِیْثُ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَشْهَلِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ وَسَاَلْتُهٗ عَنِ اسْمِ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَشْهَلِیِّ فَلَمْ یَعْرِفْهُ

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ نَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی مَیِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلٰوتِهٖ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ كَمَا یُغْسَلُ الثَّوْبُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِیْثُ۔

قتادہ سے مرفوعاً حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں۔ اس باب میں یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت بواسطہ ابو ابراہیم اشہلی اور ان کے والد سب سے زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے ابو ابراہیم اشہلی کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت کی نماز جنازہ پڑھاتے سنا تو مجھے آپ کی یہ دعا سمجھ آئی۔ اے اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما اور اسے اولوں سے اس طرح دھو دے جس طرح کپڑا دھویا جاتا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام بخاری فرماتے ہیں۔ اس باب میں یہ حدیث اصح ہے۔

٭ ٭ ٭

بَابُ ۹۹۔ مَا جَاءَ فِی الْقِرَاءَةِ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ شَرِیْكٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَوِیِّ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَ اَبُوْ شَیْبَةَ الْوَاسِطِیُّ مُنْكَرُ الْحَدِیْثِ وَالصَّحِیْحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهٗ مِنَ السُّنَّةِ الْقِرَاءَةُ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ اس باب میں ام شریک رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس کی سند قوی نہیں۔ ابراہیم بن عثمان یعنی ابو شیبہ واسطی منکر الحدیث ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ اپنا قول ہے کہ جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک جنازہ پڑھا تو اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی میں نے اس کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے فرمایا یہ سنت ہے۔

فَقَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَخْتَارُونَ أَنْ يُقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ إِنَّمَا هُوَ الثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ـ

یا (فرمایا) تکمیل سنت سے ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورۂ فاتحہ کا پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ نماز جنازہ میں اسے نہ پڑھا جائے کیونکہ یہ (جنازہ) اللہ تعالیٰ کی ثنا، بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ درود اور میت کے لیے دعا پر مشتمل ہے۔

سفیان ثوری وغیرہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

باب ۶۹۹ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهٗ

نماز جنازہ اور میت کے لیے شفاعت کا طریقہ

۱۰۲۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ وَرَوٰى إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَأَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثَدٍ وَمَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَجُلًا وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ أَصَحُّ عِنْدَنَا

مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ مالک بن ہبیرہ جب کسی کی نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انہیں تین صفوں میں تقسیم فرماتے۔ پھر فرماتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی۔ اس کی بخشش واجب ہو گئی۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ام حبیبہ، ابوہریرہ اور ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث مالک بن ہبیرہ حسن ہے۔ متعدد راویوں نے اسے محمد بن اسحٰق سے یونہی روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث محمد بن اسحٰق سے روایت کی۔ لیکن مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ ذکر کیا۔ ہمارے نزدیک ان حضرات کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۲۷ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

حضرت عبداللہ بن یزید (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

الثقفی عن ایوب وثنا احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا انا اسمعیل بن ابراھیم عن ایوب عن ابی قلابۃ عن عبد اللہ بن یزید رضیع کان لعائشۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت احد من المسلمین فتصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغوا ان یکونوا مائۃ فیشفعوا لہ الا شفعوا فیہ وقال علی فی حدیثہ مائۃ فما فوقھا قال ابو عیسٰی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وقد اوقفہ بعضھم ولم یرفعہ۔

کے رضاعی بھائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان میت پر سو مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی شفاعت کرے تو اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس روایت میں "سو یا اس سے زائد" کے الفاظ منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے موقوف رکھا مرفوع نہیں بیان کیا۔

باب ما جاء فی کراھیۃ الصلوٰۃ علی الجنازۃ عند طلوع الشمس وعند غروبھا

۱۰۱۸ حدثنا ھناد نا وکیع عن موسی بن علی ابن رباح عن ابیہ عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل وحین تضیف للغروب حتی تغرب قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم یکرھون الصلوٰۃ علی الجنازۃ فی ھذہ الساعات وقال ابن المبارک معنی ھذا الحدیث وان نقبر فیھن موتانا یعنی الصلوٰۃ علی الجنازۃ وکرہ الصلوٰۃ علی الجنازۃ عند طلوع الشمس وعند غروبھا واذا انتصف النھار حتی تزول الشمس وھو قول احمد واسحٰق وقال الشافعی لا باس ان یصلی علی الجنازۃ

طلوع وغروب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے اور (میت کو) دفنانے سے منع فرمایا۔ طلوع آفتاب کے وقت جب تک کہ بلند نہ ہو جائے دوپہر کے وقت۔ حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے اور غروب کے وقت جب تک کہ پوری طرح ڈوب نہ جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کرام کا اسی پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک ان ساعات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں۔ اس حدیث کے اس جملہ کہ" ہمیں ان اوقات میں مردوں کو دفنانے سے منع فرمایا" کا مطلب (بھی) نماز جنازہ پڑھنا ہے۔ ابن مبارک کے نزدیک بھی ان تینوں اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان

فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيْهِنَّ الصَّلٰوةُ ۔

میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ ۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ابْنِ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانِ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَا اَبِيْ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ يَشَاءُ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اِسْرَائِيْلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا يُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ وَاِنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ بَعْدَ اَنْ يُعْلَمَ اَنَّهٗ خُلِقَ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ ۔

بچوں پر نماز جنازہ پڑھنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سوار، جنازہ کے پیچھے رہے، پیادہ جیسے چاہے (آگے یا پیچھے چلے) اور بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل اور کئی دوسرے محدثین نے اسے سعید بن عبید اللہ سے روایت کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اگرچہ وہ (پیدائش کے بعد) آواز نہ نکالے۔ بشرطیکہ اس کا پیدا ہونا معلوم ہو جائے۔

❊ ❊ ❊

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ ۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِيْهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَكَاَنَّ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا

پیدا ہونے کے بعد بچہ نہ روئے تو اس کی نماز نہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک نہ روئے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا ترکہ قابل وراثت ہوگا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس حدیث (کی روایت) میں اضطراب ہے۔ بعض رواۃ نے اسے بواسطہ ابوزبیر اور جابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا۔ اور اشعث بن سوار اور کئی دوسرے راویوں نے اسے ابوزبیر کے واسطہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔ مرفوع روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں۔

وَقَالُوا لَا يُصَلَّى عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهِلَّ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ۔

پھر پیدائش کے بعد جب تک نہ روئے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۳۰: مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ لَا يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو جہر عذرا) سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام شافعی کا اپنا قول یہ ہے۔ کہ مسجد میں پڑھی جائے امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

بَابُ ۳۱: مَا جَاءَ اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ۔

نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَاْسِهٖ ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هَمَّامٍ فَوَهِمَ

ابو غالب فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کے سرہانے کی طرف کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے۔ اور عرض کیا۔ اے ابوحمزہ! اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ تو آپ چارپائی کے درمیان کے مقابل کھڑے ہو گئے۔ اس پر حضرت علاء بن زیاد نے فرمایا "آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی دیکھا ہے۔ وہ مرد اور عورت کے جنازہ پر اسی مقام پر کھڑے ہوتے جہاں آپ کھڑے ہوئے؟" حضرت انس نے فرمایا "ہاں" جنازے سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا "اسے یاد رکھو" اس باب میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن ہے۔

فِيهِ فَقَالَ عَنْ غَالِبٍ عَنْ أَنَسٍ وَالصَّحِيحُ عَنْ أَبِي غَالِبٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ مِثْلَ رِوَايَةِ هَمَّامٍ وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي غَالِبٍ هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْمُهُ نَافِعٌ وَيُقَالُ رَافِعٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ۔

متعدد لوگوں نے اسے ہمام سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وکیع نے ہمام سے یہ حدیث روایت کی لیکن ان سے خطا واقع ہوئی اور انہوں نے ابوغالب کی بجائے غالب کہا۔ عبدالوارث بن سعید اور کئی دوسرے رواۃ نے ابوغالب سے ہمام کی طرح روایت کیا۔ ان ابوغالب کے نام میں اختلاف ہے بعض نے نافع بیان کیا اور بعض نے رافع کہا۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی، تو آپ ... جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے حسین معلم سے اسے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۵۰۷۔ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيدِ۔

شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، شہداء احد میں سے دو دو کو ایک ایک کپڑے میں جمع فرماتے اور پوچھتے ان میں کس کو قرآن زیادہ یاد ہے جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گا۔ آپ نے انہیں خون کے ساتھ ہی دفن کرنے کا حکم فرمایا۔ اور نہ تو ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مرفوعاً مروی ہے۔ انہی کے واسطے سے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے بھی روایت کی گئی ہے۔ بعض محدثین نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ

ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلّٰى عَلَى الشَّهِيدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلّٰى عَلَى الشَّهِيدِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلّٰى عَلَى الشَّهِيدِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى حَمْزَةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحٰقُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

١٠٢٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ نَا الشَّعْبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ أَصْحَابَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَنْ أَخْبَرَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَبُرَيْدَةَ وَيَزِيدَ ابْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُصَلّٰى عَلَى الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ صُلِّيَ عَلَى الْقَبْرِ وَرَأَى ابْنُ الْمُبَارَكِ الصَّلٰوةَ عَلَى الْقَبْرِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يُصَلّٰى عَلَى الْقَبْرِ إِلٰى شَهْرٍ وَقَالَا أَكْثَرُ مَا سَمِعْنَا عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ أُمِّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بَعْدَ شَهْرٍ۔

سے روایت کیا ہے۔ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے علماء مدینہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے ان علماء نے حدیث شریف سے استدلال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ) کا یہی قول ہے اور امام اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔

قبر پر نماز پڑھنا

شعبی فرماتے ہیں مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور اس نے ایک اکیلی قبر دیکھی جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی صف بندی فرمائی اور نماز پڑھائی۔ شعبی سے پوچھا گیا آپ کو کس نے بتایا؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ اس باب میں حضرت انس، بریدہ، یزید بن ثابت، ابوہریرہ، عامر بن ربیعہ، ابوقتادہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں بعض علماء فرماتے ہیں قبر پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔ امام ابن مبارک فرماتے ہیں۔ اگر میت کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا جائے تو قبر پر نماز پڑھی جائے۔ ابن مبارک کے نزدیک قبر پر نماز جائز ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں قبر پر ایک ماہ تک نماز پڑھنا درست ہے۔ دونوں حضرات فرماتے ہیں ہم نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اکثر سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک ماہ بعد نماز پڑھی۔ [1]

[1] اس سے مراد دعا و استغفار ہے یا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے۔ (مترجم)

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضَى لِذٰلِكَ شَهْرٌ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے۔ ایک ماہ بعد آپ تشریف لائے تو ان پر نماز جنازہ پڑھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ۔

نجاشی کی نماز جنازہ

۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا يُونُسُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا وَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ لَهُ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا۔ "تمہارے بھائی نجاشی (شاہ حبش) کا انتقال ہو گیا۔ اٹھو اور اس پر نماز جنازہ پڑھو" حضرت عمران فرماتے ہیں۔ ہم کھڑے ہوئے اور اسی طرح صفیں باندھیں جس طرح میت پر باندھی جاتی ہیں۔ اور اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جابر بن عبداللہ، ابو سعید، حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ابو قلابہ نے اپنے چچا ابو مہلب کے واسطہ سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ۔

نماز جنازہ کی فضیلت

۱۰۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط اور جو جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہوا تو اس کے لیے دو

يُقْضٰى دَفْنُهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا اَوْ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِىْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عُمَرَ وَثَوْبَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

قیراط ہیں۔ ان میں ایک یا (فرمایا) ان میں سے چھوٹا قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیج کر اسکے بارے میں دریافت کیا ام المومنین نے فرمایا ابوہریرہ نے سچ کہا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم بہت سے قیراطوں کے حصول میں پیچھے رہ گئے۔ اس باب میں حضرت براء، عبداللہ بن مغفل، عبداللہ بن مسعود، ابوسعید، ابی بن کعب، ابن عمر اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور آپ سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

بَابٌ اٰخَرُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُؤَمَّلُ بْنُ عُبَادَةَ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُهَزِّمِ يَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لَمْ يَرْفَعْهُ وَاَبُوالْمُهَزِّمِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَضَعَّفَهٗ شُعْبَةُ۔

ابومہزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں دس سال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا۔ میں نے ان سے سنا، فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازہ کے پیچھے چلا اور اسے تین مرتبہ اٹھایا اس نے جنازہ کا وہ حق ادا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین نے اسے اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِى الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ۔

جنازہ کے لیے کھڑا ہونا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے گزر جائے یا رکھ دیا جائے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، جابر، سہل بن حنیف، قیس بن سعد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔
امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عامر بن ربیعہ حسن صحیح ہے۔

١٠٣١ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوضَعَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالَا مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ عَنْ أَعْنَاقِ الرِّجَالِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَقَدَّمُونَ الْجَنَازَةَ وَيَقْعُدُونَ قَبْلَ أَنْ تَنْتَهِيَ إِلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ آئے (دیکھو) تو کھڑے ہو جاؤ اور تم میں سے جو آدمی جنازہ کے پیچھے جائے تو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے ہرگز نہ بیٹھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید کی روایت حسن صحیح ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں۔ جنازہ کے پیچھے جانے والا اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ لوگوں کی گردنوں سے (نیچے) رکھ نہ دیا جائے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے بارے میں منقول ہے کہ وہ جنازہ سے آگے بڑھ جاتے اور جنازہ پہنچنے سے پہلے بیٹھ جاتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا۔

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ حَتَّى تُوضَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ رِوَايَةُ أَرْبَعَةٍ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهَذَا أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ نَاسِخٌ لِلْحَدِيثِ الْأَوَّلِ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ شَاءَ قَامَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْ وَاحْتَجَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

جنازہ کے لیے نہ اٹھنا

مسعود بن حکم سے مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے جنازہ کے رکھے جانے تک اس کے لیے کھڑے ہونے کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جنازہ کے لیے) کھڑے ہوئے اور پھر تشریف فرما ہو گئے۔ اس باب میں حضرت حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث علی حسن صحیح ہے۔ اس میں چار تابعین راوی ہیں۔ جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ اور پہلی حدیث کی ناسخ ہے جس میں یہ فرمایا گیا کہ "جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ"۔ امام احمد فرماتے ہیں کھڑا ہونے اور نہ ہونے کا اختیار ہے۔ انہوں نے اس سے استدلال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور پھر تشریف فرما ہو گئے۔ اسحٰق بن ابراہیم نے یہی فرمایا اور حضرت علی

وَمَعْنَى قَوْلِ عَلِيٍّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فَكَانَ لَا يَقُوْمُ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ ـ

رضی اللہ عنہ کے قول "کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے" کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے اور پھر بیٹھ جایا کرتے تھے بعد میں آپ نے یہ طریقہ ترک فرمایا اور (پھر) آپ جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا ـ

لحد کی فضیلت

۱۰۳۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوْا نَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ـ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لحد (بغلی قبر) ہمارے لیے اور شق (صندوق کی طرح قبر) دوسرے لوگوں کے لیے ہے۔ اس باب میں حضرت جریر بن عبداللہ، عائشہ، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ قَبْرَهُ ـ

میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کہا جائے

۱۰۳۴ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا خَالِدُ الْأَحْمَرُ نَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ وَقَالَ أَبُوْ خَالِدٍ إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي لَحْدِهِ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ میت کو قبر میں داخل کرتے وقت اور ابو خالد کی روایت میں میت کو قبر میں رکھتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی فرماتے "بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" اور بعض اوقات "بسم اللہ وباللہ وعلی سنۃ رسول اللہ" فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ اس طریق کے علاوہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔ ابو صدیق ناجی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور موقوفاً (دونوں طرح) روایت کیا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا أَيْضًا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ۔

١٠٣٥۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الَّذِي أَلْحَدَ قَبْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَلْحَةَ وَالَّذِي أَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُولُ أَنَا وَاللّٰهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ شُقْرَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقَدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

١٠٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ وَاسْمُهُ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ وَاسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَكِلَاهُمَا مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ شَيْءٌ وَإِلَى هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ۔

١٠٣٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے لحد میں اتارا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے آپ کے نیچے چادر بچھائی۔ جعفر فرماتے ہیں مجھے ابن ابی رافع نے بتایا کہ میں نے شقران سے سنا انہوں نے فرمایا قسم بخدا! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور میں آپ کے (جسد اطہر کے) نیچے چادر بچھائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث شقران حسن غریب ہے۔ علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث روایت کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور میں سرخ چادر بچھائی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسے ابو حمزہ قصاب سے روایت کیا۔ ان کا نام عمران بن عطاء ہے۔ اور ابو جمرہ ضبعی سے بھی روایت ہے۔ ان کا نام نصر بن عمران ہے۔ یہ دونوں حضرات ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا مکروہ ہے۔ بعض علماء کا یہی مذہب ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر و یحیی، شعبہ اور ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۱۵ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ۔

١٠٣٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الْأَرْضِ قَالَ الشَّافِعِيُّ أَكْرَهُ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ إِلَّا بِقَدْرِ مَا يُعْرَفُ أَنَّهُ قَبْرٌ لِكَيْلَا يُوْطَأَ وَلَا يُجْلَسَ عَلَيْهِ۔

قبر برابر کرنا

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابو الہیاج سے فرمایا۔ میں تمہیں اس کام کے لیے بھیجتا ہوں جس کے لیے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اور وہ یہ کہ ہر اونچی قبر کو برابر کر دو[1] اور ہر صورت کو مٹا دو۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث علی حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ قبر کا زمین سے بلند ہونا مکروہ خیال کرتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں میرے نزدیک قبر کا زیادہ اونچا کرنا مکروہ ہے البتہ اتنا اندازہ (اونچی کی جائے) جس سے کہ قبر ہونا معلوم ہو۔ تاکہ وہ روندے جانے اور بیٹھنے سے محفوظ رہے۔

بَابُ ۱۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوَطْيِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا۔

١٠٣٩۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَبَشِيْرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

قبروں کو روندنا اور ان پر بیٹھنا منع ہے

ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

* * *

١٠٤٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ

بسر بن عبیداللہ نے بواسطہ واثلہ بن اسقع ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث

[1] اس سے مراد بالکل زمین کے برابر کرنا نہیں بلکہ کچھ کم کرنا ہے۔ (لمعات وغیرہ) (مترجم)

جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ وَهٰذَا الصَّحِيْحُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيْثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ خَطَأٌ اَخْطَأَ فِيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاِنَّمَا هُوَ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَبُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ۔

روایت کی اس میں ابو ادریس کا واسطہ مذکور نہیں۔ اور یہی صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ امام بخاری نے فرمایا۔ حدیث ابن مبارک میں خطا واقع ہوئی۔ ابن مبارک سے غلطی ہوئی ابو ادریس خولانی کا واسطہ ذکر کیا حالانکہ یہ واسطہ نہیں بلکہ بسر بن عبید اللہ بلا واسطہ، واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد رواۃ نے یونہی عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر سے ابو ادریس کے واسطہ کے بغیر روایت کیا ہے۔

بسر بن عبید اللہ کو واثلہ بن اسقع سے سماع حاصل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا۔

قبروں کو گچ کرنا اور ان پر لکھنا

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَأَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِيْ تَطْيِيْنِ الْقُبُوْرِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ اَنْ يُطَيَّنَ الْقُبُوْرُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونا کرنے، ان پر لکھنے، عمارت بنانے اور ان کو روندنے سے منع فرمایا امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض علماء جن میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی ہیں۔ نے قبروں کو گارے سے لیپنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ اَبِيْ كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کی قبروں کے پاس

[1] اگر زینت اور تکلفات سے پرہیز اور بے ادبی سے بچاؤ کی صورت ممکن ہو تو چونہ وغیرہ کرنے اور لکھنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ لمعات میں ممانعت کی وجہ یہی زینت اور بے ادبی بیان کی گئی ہے (مترجم)

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ فِي الْأَثَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو كُدَيْنَةَ اسْمُهُ يَحْيَى ابْنُ الْمُهَلَّبِ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ۔

بَابُ ١٩ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ۔

١٠٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

بَابُ ٢٠ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ۔

١٠٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

سے گزرے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اہل قبور! تمہیں سلام ہو اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے آنے والے ہیں۔ اس باب میں حضرت بریدہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن غریب ہے۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

زیارتِ قبور

حضرت سلیمان بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا بلاشبہ اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، ابو مسعود، انس، ابو ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ اور وہ زیارت قبور میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ ابن مبارک شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

عورتوں کے لیے زیارتِ قبور کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کثرت سے) قبور کی زیارت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ۔

بَابُ ۷۲۱ مَا جَاءَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ قَالَ فَحُمِلَ إِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيْهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔

بَابُ ۷۲۱ مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا

کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک یہ اس وقت تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور کی اجازت نہیں دی تھی۔ جب آپ نے اجازت فرمادی تو یہ اجازت مردوں عورتوں دونوں کو شامل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ عورتوں کو زیارت قبور کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ ان میں صبر کم اور رونا دھونا زیادہ ہوتا ہے۔

عورتوں کے لیے زیارت قبور

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہما) کا مقام حبشی میں انتقال ہوا تو آپ کو مکہ مکرمہ لاکر دفن کیا گیا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی قبر پر تشریف لائیں تو (اشعار میں) فرمایا "ہم جذیمہ بادشاہ کے دو مصاحبوں کی طرح عرصہ دراز تک اکٹھے رہے یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز جدا نہیں ہوں گے۔ پس جب جدا ہوگئے تو گویا کہ مدت دراز تک اکٹھا رہنے کے باوجود میں اور مالک نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری"۔ پھر فرمایا "اللہ کی قسم اگر میں وہاں ہوتی تو تمہیں وہیں دفن کراتی جہاں تمہارا انتقال ہوا اور اگر میں حاضر ہوتی تو تمہاری زیارت نہ کرتی۔

رات کو دفن کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں داخل ہوئے آپ کیلئے چراغ جلایا گیا آپ نے میت کو قبلہ کی طرف سے پکڑ کر فرمایا "اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو بہت رونے والا اور بکثرت سے تلاوت قرآن کرنے والا تھا" آپ نے اس کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں۔ اس

تلاءٌ للقرآن وكبّر عليه أربعًا وفي الباب عن جابرٍ ويزيد بن ثابتٍ وهو أخو زيد بن ثابتٍ أكبر منه قال أبو عيسى حديث ابن عباسٍ حديثٌ حسنٌ وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا وقال يدخل الميت القبر قبل القبلة وقال بعضهم يسلّ سلًّا ورخّص أكثر أهل العلم في الدفن بالليل۔

باب میں حضرت جابر اور یزید بن ثابت (حضرت زید بن ثابت کے بڑے بھائی) رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے بعض علماء اسی طرف گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے داخل کیا جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں۔ سر کی طرف سے کھینچا جائے۔ اکثر علماء نے رات کو دفنانے کی اجازت دی ہے۔

باب ۴۳: ما جاء في الثناء الحسن على الميت۔

میت کے لیے اچھے کلمات کا استعمال

١٠٢٧۔ حدثنا أحمد بن منيعٍ نا يزيد بن هارون نا حميدٌ عن أنس بن مالكٍ قال مرّ على رسول الله صلى الله عليه وسلم بجنازةٍ فأثنوا عليها خيرًا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجبت ثم قال أنتم شهداء الله في الأرض قال وفي الباب عن عمر وكعب بن عجرة وأبي هريرة قال أبو عيسى حديث أنسٍ حديثٌ حسنٌ صحيحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا صحابہ کرام نے اس کی اچھی تعریف کی تو آپ نے فرمایا "(جنت) واجب ہو گئی" پھر فرمایا "تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو" اس باب میں حضرت عمر، کعب بن عجرہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

١٠٢٨۔ حدثنا يحيى بن موسى وهارون بن عبد الله البزاز قالا نا أبو داود الطيالسي نا داود بن أبي الفرات نا عبد الله بن بريدة عن أبي الأسود الديلي قال قدمت المدينة فجلست إلى عمر بن الخطاب فمرّوا بجنازةٍ فأثنوا عليها خيرًا فقال عمر وجبت فقلت لعمر وما وجبت قال أقول كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلمٍ يشهد له ثلاثةٌ إلا وجبت له الجنة قال قلنا واثنان قال واثنان قال ولم نسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الواحد قال أبو عيسى هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ وأبو

ابوالاسود دیلی فرماتے ہیں۔ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا۔ اتنے میں کچھ لوگ جنازہ لے کر گزرے اور انہوں نے اس کی اچھی تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "واجب ہو گئی" ابوالاسود فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کیا چیز واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا۔ میں اسی طرح کہتا ہوں جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مسلمان کے حق میں تین آدمی گواہی دے دیں۔ اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ فرماتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا "اور دو؟" آپ نے فرمایا "ہاں دو بھی" فرماتے ہیں ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث

الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيُّ اسْمُهٗ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَمُعَاذٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَاُمِّ سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْاَشْجَعِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَاَبُوْ ثَعْلَبَةَ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ وَاحِدٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْخُشَنِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اِثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلٰكِنْ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ۔

حسن صحیح ہے۔ ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

جس کا بچہ فوت ہو جائے اسکا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں۔ اسے محض قسم پوری کرنے کے لیے آگ چھوئے گی۔ اس باب میں حضرت عمر، معاذ کعب بن مالک، عتبہ بن عبید، ام سلیم، جابر، انس ابوذر، ابن مسعود، ابوثعلبہ اشجعی، ابن عباس، عقبہ بن عامر، ابوسعید اور قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوثعلبہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ایک روایت ثابت ہے۔ اور یہ ابوثعلبہ خشنی نہیں ہیں (وہ اور ہیں)

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

❖ ❖ ❖

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا۔ (یعنی فوت ہو گئے) وہ اس کے لیے مضبوط قلعہ ہوں گے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ (یا رسول اللہ) میں نے دو بچے بھیجے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو بھی"۔ سید القراء حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے" آپ نے فرمایا "اور ایک بھی" لیکن یہ (ثواب) پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع نہیں۔

١٠٥١۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالاَ نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا أُمِّي سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مُوَفَّقَةٌ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَمْ يُصَابُوا بِمِثْلِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الأَئِمَّةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "جس کے دو نابالغ بچے مر گئے وہ ان کے سبب جنت میں جائے گا" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے رسول اللہ جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے! آپ نے فرمایا اسے بھلائی کی توفیق دی گئی! ایک بچے والے کا بھی یہی حکم ہے" عرض کیا "اور جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو؟" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں اپنی امت کا جنت کی طرف قائد ہوں، کیونکہ انہیں میرے وصال سے زیادہ کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد ربہ بن بارق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ان سے متعدد ائمہ نے روایت کی ہے۔

١٠٥٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَسِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيُّ هُوَ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ۔

احمد بن سعید مرابطی نے بواسطہ ہلال عبد ربہ بن بارق سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ سماک بن ولید حنفی سے "ابو زمیل حنفی" مراد ہیں۔

بَابُ ٢٥ مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

شہداء کون ہیں

١٠٥٣۔ حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَجَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ وَخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید پانچ (قسم کے) ہیں۔ طاعون سے مرنے والا، پیٹ کے درد سے مرنے والا، ڈوب جانے والے، (دیوار وغیرہ کے نیچے) دب کر مرنے والا اور راہ اللہ کے راستے میں شہید ہونا۔ اس باب میں حضرت انس، صفوان بن امیہ، جابر بن عتیک، خالد بن عرفطہ، سلیمان بن صرد، ابو موسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُوْ سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ أَوْ خَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ نَعَمْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

ابو اسحٰق سبیعی سے روایت ہے سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے سلیمان سے پوچھا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا، جو پیٹ کے درد سے مر جائے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ ہو گا۔ یہ سن کر دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا۔ ہاں" (میں نے سنا ہے)

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں یہ حدیث حسن غریب ہے اور متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۲۶ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ۔

طاعون سے بھاگنا منع ہے

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ أَوْ عَذَابٍ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ وہ عذاب ہے یا اس عذاب کا بقیہ ہے جو بنی اسرائیل پر بھیجا گیا۔ پس جب کسی جگہ طاعون پھیلے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور اگر تم اس جگہ نہیں ہو جہاں طاعون پھیلا تو وہاں نہ جاؤ۔[1] اس باب میں حضرت سعد، خزیمہ ابن ثابت، عبدالرحمٰن بن عوف، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اسامہ بن زید حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۷ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

اللہ کی ملاقات چاہنا

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ أَبُو الْأَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالٰی

[1] طاعون والی جگہ جانے سے ممانعت اسلیے ہے کہ ایمان میں کمزوری نہ واقع ہو کیونکہ ہو سکتا ہے تقدیرًا یہ بیمار ہو جائے اور پھر کہے اگر میں اندر نہ آتا تو محفوظ رہتا۔ اس طرح اس کا تقدیر الٰہی پر کامل بھروسہ نہ رہتا۔ (مترجم)

يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

١٠٥٧۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

سے ملاقات کرنا پسند کرے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کو ملاقات محبوب ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند نہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو اچھا نہیں سمجھتا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ، ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبادہ بن صامت حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات محبوب ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات پسند ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرے اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں ہر آدمی موت کو ناپسند کرتا ہے! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ مطلب نہیں بلکہ جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت، رضامندی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تو اسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند ہوتی ہے اور کافر کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اور ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند نہیں ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

بَابُ ٧٢٨ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ

خودکشی کرنے والے کا حکم

١٠٥٨۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى نَا وَكِيعٌ نَا إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَنْ صَلَّى إِلَى الْقِبْلَةِ وَعَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے خودکشی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اور اسی طرح خودکشی کرنے والے کی بھی۔ سفیان ثوری اور اسحٰق

يُصَلِّي الْإِمَامُ عَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ غَيْرُ الْإِمَامِ۔

بَابُ ٢٩: مَا جَاءَ فِي الْمَدْيُونِ۔

١٠٥٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٠٦٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي اللَّيْثُ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُولُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ۔

رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں خودکشی کرنے والے پر امام نہ پڑھے دوسرے لوگ پڑھیں۔

قرض دار کی نماز جنازہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص (کا جنازہ) لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں آپ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو (چونکہ) اس پر قرض ہے (اس لئے میں نہیں پڑھتا) حضرت ابو قتادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ میرے ذمہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پورا ادا کرو گے؟" عرض کیا "پورا ادا کروں گا" چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابر، سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اگر ایسا شخص لایا جاتا جو قرض چھوڑ کر مرتا تو آپ پوچھتے "کیا اس نے ادائیگی قرض کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟" اگر کہا جاتا جی ہاں اس نے چھوڑا ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ورنہ صحابہ کرام سے فرماتے اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کے دروازے کھولے تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا "میں مسلمانوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں لہٰذا جو مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور اگر مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یحییٰ بن بکیر اور کئی دوسرے حضرات نے اسے لیث بن سعد سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: ۔ چونکہ جنازہ فرض کفایہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرض یعنی نہ تھا اس لئے بطور تنبیہ آپ نہ پڑھتے لہٰذا قرض دار کا جنازہ پڑھنے سے ممانعت نہیں (مترجم)

بَابُ ٧٣ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ۔

١٠٦١ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْآخَرِ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُولُ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

١٠٦٢ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عذاب قبر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو یا فرمایا تم میں کسی ایک کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں۔ اس عظیم شخص (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ وہ شخص وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ پھر اس کی قبر کو طولاً عرضاً ستر ستر ہاتھ کشادہ اور منور کیا جاتا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے (آرام سے) سو جا وہ کہتا ہے میں واپس جا کر گھر والوں کو بتا آؤں وہ کہتے ہیں نہیں دلہن کی طرح سو جاؤ جس کو گھر والوں میں سے محبوب ترین شخص ہی اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی خوابگاہ سے اٹھائیگا۔ اور اگر منافق ہو تو کہتا ہے میں لوگوں سے کچھ سنا کرتا تھا اور خود بھی کہتا تھا مجھے معلوم نہیں۔ فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی بات کہے گا۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے اس پر مل جا پس وہ اس پر اکٹھی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جاتی ہیں۔ وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خوابگاہ سے اٹھائے اس باب میں حضرت علی، زید بن ثابت، ابن عباس، براء بن عازب، ابو ایوب، انس، جابر، عائشہ، ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ عذاب قبر کے بارے میں ان سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرتا ہے

وسلم اذا مات الميت عرض عليه مقعده فان كان من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان كان من اهل النار فمن اهل النار ثم يقال هذا مقعدك حتى يبعثك الله يوم القيامة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

تو اس کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت اور دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۳۱ ما جاء في اجر من عزى مصابا۔

۱۰۶۳۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا علي بن عاصم قال نا والله محمد بن سوقة عن ابراهيم عن الاسود عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من عزى مصابا فله مثل اجره قال ابو عيسى هذا الحديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث علي بن عاصم وروى بعضهم عن محمد بن سوقة بهذا الاسناد مثله موقوفا ولم يرفعه ويقال اكثر ما ابتلي به علي بن عاصم بهذا الحديث نقموا عليه۔

مصیبت زدہ کو تسلی دینا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی اس کے لئے اس (مصیبت زدہ) کی مانند ثواب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف علی بن عاصم کی روایت سے جانتے ہیں بعض لوگوں نے اسے محمد بن سوقہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی موقوفاً روایت کیا۔ کہا جاتا ہے زیادہ تر علی بن عاصم اسی حدیث کی بنا پر محدثین کے غضب کا نشانہ بنے۔

باب ۷۳۲ ما جاء في من يموت يوم الجمعة

۱۰۶۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا ابو عامر العقدي قال نا هشام بن سعد عن سعيد بن ابي هلال عن ربيعة بن سيف عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر قال ابو عيسى هذا حديث غريب وليس اسناده بمتصل ربيعة بن سيف انما يروي عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو ولا نعرف لربيعة بن سيف سماعا من عبد الله بن عمرو۔

جمعے کے دن مرنے والے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن یا شب جمعہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ربیعہ بن سیف بواسطہ ابو عبدالرحمٰن حبلی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمرو سے انہیں سماع حاصل نہیں۔

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ

۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْؤًا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَا أَرٰى إِسْنَادَهُ مُتَّصِلًا۔

جنازہ جلدی لے جانا

حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرو نماز جب کہ اس کا وقت ہو جائے۔ جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت جب اس کے لئے کفو (مناسب رشتہ) مل جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور میں اس کی سند کو متصل نہیں سمجھتا۔

بَابُ ۳۴ أٰخَرُ فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

۱۰۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنَا أُمُّ الْأَسْوَدِ عَنْ مُنْيَةَ ابْنَةِ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهَا أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

فضیلتِ تعزیت

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی عورت کی تعزیت کی جس کا لڑکا مر گیا ہو اسے جنت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

بَابُ ۳۵ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَرَأٰى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نمازِ جنازہ میں ہاتھ اٹھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ پر تکبیر کہی اور (صرف) پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ

وغيرهم أن يرفع الرجل يديه في كل تكبيرة على الجنازة وهو قول ابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق وقال بعض أهل العلم لا يرفع يديه إلا في أول مرة وهو قول الثوري وأهل الكوفة وذكر عن ابن المبارك أنه قال في الصلوة على الجنازة لا يقبض بيمينه على شماله ورأى بعض أهل العلم أن يقبض بيمينه على شماله كما يفعل في الصلوة قال أبو عيسى يقبض أحب إلي

اور ان کے متبعین (رحمہم اللہ) کا یہی مسلک ہے۔ ابن مبارک سے منقول ہے کہ نماز جنازہ میں ہاتھ نہ باندھے جائیں بعض علماء کا خیال ہے نماز کی طرح نماز جنازہ میں بھی ہاتھ باندھے جائیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے ہاتھ باندھنا زیادہ پسند ہے۔

باب ٣٦ ما جاء أن نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه

قرض کی ادائیگی تک مومن کی جان معلق رہتی ہے

١٠٦٨ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أسامة عن زكريا بن أبي زائدة عن سعد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قرض کے سبب مومن کی جان لٹکی رہتی ہے یہاں تک ادا کر دیا جائے۔

١٠٦٩ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن عمر بن أبي سلمة عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه قال أبو عيسى هذا حديث حسن وهو أصح من الأول۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قرض کے باعث مومن کی جان لٹکی رہتی ہے حتیٰ کہ ادا کر دیا جائے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

أبواب النكاح

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابواب نکاح

١٠٧٠ - حدثنا سفيان بن وكيع نا حفص بن غياث عن الحجاج عن مكحول عن أبي الشمال عن أبي

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا چار

أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ وَعَكَّافٍ حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصٍ وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ وَحَدِيثُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ أَصَحُّ۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ هٰذَا وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

چیزیں سنت انبیاء (علیہم السلام) سے ہیں، حیا کرنا عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔" اس باب میں حضرت ثوبان، ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ایوب حسن غریب ہے۔

عباد بن عوام نے بواسطہ حجاج، مکحول اور ابوالشمال حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے، حدیث حفص کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ اس حدیث کو ہشیم اور محمد بن یزید واسطی، ابومعاویہ اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ حجاج اور مکحول حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ابوشمال کا واسطہ مذکور نہیں حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اس وقت ہم جوان تھے ( ) ہمارے پاس مال و متاع کچھ نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانو! نکاح کرو کیونکہ یہ نگاہ اور شرمگاہ کو زیادہ محفوظ رکھتا ہے۔ جسے نکاح کی طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے کیوں کہ روزہ اس کے لئے اگن ہول سے (خصی ہونے کے مترادف (یعنی رکاوٹ) ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر اور اعمش، عمارہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ کئی حضرات نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ اعمش سے روایت کی۔ ابومعاویہ اور محاربی نے بواسطہ اعمش، ابراہیم اور علقمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

باب ۳۸: ماجاء فی النهی عن التبتل

۱۰۷۴ - حدثنا الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب ان سعد بن ابی وقاص قال رد رسول الله صلى الله عليه وسلم على عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لاختصینا هذا حدیث حسن صحیح ۔

۱۰۷۵ - حدثنا ابو هشام الرفاعی وزید بن اخزم واسحاق بن ابراهیم البصری قالوا نا معاذ بن هشام عن ابیه عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان النبی صلى الله عليه وسلم نهى عن التبتل وزاد زید بن اخزم فی حدیثه وقرا قتادة ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذرية وفی الباب عن سعد وانس بن مالك وعائشة وابن عباس حدیث سمرة حدیث حسن غریب وروی الاشعث بن عبد الملك هذا الحدیث عن الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة عن النبی صلى الله عليه وسلم نحوه ويقال كلا الحديثين صحيح ۔

باب ۳۹: ماجاء فی من ترضون دینه فزوجوه

۱۰۷۶ - حدثنا قتيبة نا عبد الحميد بن سليمان عن ابن عجلان عن ابن وثيمة النصری عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب اليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه الا تفعلوا تكن فتنة فی الارض و فساد عریض وفی الباب عن ابی حاتم المزنی

ترک نکاح کی ممانعت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ترک نکاح کی درخواست رد فرمادی اور اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجرد سے منع فرمایا؟ زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "ولقد ارسلنا رسلا من قبلک الخ" (اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے بیویاں اور اولاد بنائی) ۔ اس باب میں حضرت سعد، انس بن مالک، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں ۔ حدیث سمرہ حسن غریب ہے ۔ اشعث بن عبد الملک نے بواسطہ حسن اور سعد بن ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ۔ کہا گیا ہے کہ دونوں روایتیں صحیح ہیں ۔

نکاح کے لئے دیندار کا انتخاب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں ایسا شخص نکاح کا پیغام دے جس کا دین واخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کردو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بہت بڑا فتنہ بپا ہوگا ۔" اس باب میں حضرت ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ خُولِفَ عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ سُلَيْمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ اللَّيْثِ أَشْبَهُ وَلَمْ يَعُدَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْحَمِيدِ مَحْفُوظًا۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدٍ ابْنَيْ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَأَنْكِحُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ قَالَ إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَأَنْكِحُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ أَبُو حَاتِمٍ الْمُزَنِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَنْكِحُ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى نَا إِسْحَقُ ابْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ

بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ میں عبدالحمید بن سلیمان کی روایت کی مخالفت کی گئی ہے لیث بن سعد نے بواسطہ ابن عجلان، حضرت ابو ہریرہ سے مرسلاً روایت کی ابن وثیمہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ امام بخاری نے لیث کی روایت کو عمدہ کہا اور عبدالحمید کی روایت محفوظ شمار نہیں کی۔

حضرت ابو حاتم مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد ہو گا۔" (دو مرتبہ فرمایا) صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ! اگرچہ اس میں (کفو اور مال کے اعتبار سے) کچھ کمی ہو؟" آپ نے (پھر) فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اسے نکاح کر کے دو (تین مرتبہ فرمایا) یہ حدیث غریب ہے ابو حاتم کی صحابیت ثابت ہے البتہ ہمیں اس حدیث کے علاوہ ان سے کوئی روایت معلوم نہیں۔

تین صفات پر نکاح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت سے اس کے دین، مال اور جمال (کی بنا) پر نکاح کیا جاتا ہے لہٰذا تم دیندار عورت سے نکاح کرنا تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔ اس باب میں حضرت عوف بن مالک، عائشہ، عبداللہ بن عمرو اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

منگیتر کو دیکھنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ثنی عاصم بن سلیمان عن بکر بن عبد اللّٰه المزنی عن المغیرة بن شعبة انه خطب امراة فقال النبی صلی الله علیه وسلم انظر الیها فانه احری ان یؤدم بینکما وفی الباب عن محمد بن مسلمة وجابر وانس وابی حمید وابی هریرة هذا حدیث حسن وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحدیث وقالوا لا باس ان ینظر الیها ولم یر منها محرما وهو قول احمد واسحق ومعنی قوله احری ان یؤدم بینکما قال احری ان تدوم المودة بینکما۔

باب ۳۲ ما جاء فی اعلان النکاح -

۱۰۸۰- حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا ابو بلج عن محمد بن حاطب الجمحی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فصل ما بین الحلال والحرام الدف والصوت وفی الباب عن عائشة وجابر والربیع بنت معوذ وحدیث محمد بن حاطب حدیث حسن وابو بلج اسمه یحیی بن ابی سلیم ویقال ابن سلیم ایضا ومحمد بن حاطب قد رای النبی صلی الله علیه وسلم وهو غلام صغیر۔

۱۰۸۱- حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هرون نا عیسی بن میمون عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلنوا هذا النکاح واجعلوه فی المساجد واضربوا علیه بالدفوف هذا حدیث حسن غریب فی هذا الباب وعیسی بن میمون الانصاری یضعف فی الحدیث وعیسی بن میمون الذی یروی عن ابن ابی نجیح التفسیر هو ثقة۔

انہوں نے ایک عورت سے منگنی کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو تمہاری باہمی محبت کو قائم رکھنے کے لئے یہ زیادہ مناسب ہے۔" اس باب میں حضرت محمد بن مسلمہ، جابر، انس، ابو حمید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق فرمایا کہ (منگیتر) عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حرام جگہ نہ دیکھے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہا اللہ کا یہی قول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک "احری ان یؤدم بینکما" کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے درمیان محبت کے ہمیشہ رہنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

اعلان نکاح

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "حلال وحرام کے درمیان دف اور تشہیر (سے) فرق ہے۔" اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث محمد بن حاطب حسن ہے۔ ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے ابن سلیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن حاطب نے بچپن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "نکاح کی تشہیر کرو، مسجدوں میں نکاح کرو اور ان مواقع پر دف بجایا کرو۔" اس باب میں یہ حدیث حسن غریب ہے عیسیٰ بن میمون انصاری کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ ابن ابی نجیح سے تفسیر روایت کرنے والے عیسیٰ بن میمون ثقہ ہیں۔

١٠٨٢ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ لَهَا اسْكُتِي عَنْ هٰذِهِ وَقُولِي الَّتِي كُنْتِ تَقُولِينَ قَبْلَهَا وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میری شب زفاف کی صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے جہاں (اے خالد بن ذکوان!) تم بیٹھے ہو ہمارے خاندان کی لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور جنگ بدر میں شہید ہونے والے میرے باپ دادا کی تعریف کر رہی تھیں یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے کہا ہم میں سے ایسے نبی بھی ہیں جو کل ہونے والی بات کو بھی جانتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات سے خاموش رہو[1] اور وہی کلمات کہو جو پہلے کہتی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۲۳ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ۔

نکاح کرنیوالے کو کیا الفاظ کہے جائیں

١٠٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کوئی آدمی نکاح کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو مبارک باد دیتے ہوئے اس کے لئے یوں دعا فرماتے "اللہ تعالیٰ مبارک کرے تمہیں برکت دے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع کرے"۔ اس باب میں حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات ہے حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۲۴ مَا جَاءَ فِيمَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ

بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے

١٠٨٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ کلمات کہے "اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور ہمیں جو اولاد دے اسے بھی شیطان سے دور رکھ" تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اولاد مقدر کی۔

[1] لہ :۔ ان کلمات سے روکنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ لہو و لعب کا موقعہ تھا ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بتانے سے کل کی باتیں بھی جانتے تھے جیسا کہ آپ نے جنگ بدر کے موقعہ پر فرمایا کل فلاں کافر یہاں مرے گا اور فلاں اس جگہ اسی طرح غزوہ خیبر کی کامیابی کے بارے میں ایک دن پہلے بتا دیا تھا اس پر بے شمار واقعات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ (مترجم)

الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ہو گی تو اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۵ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ يُسْتَحَبُّ فِيْهَا النِّكَاحُ

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُبْنٰى بِنِسَائِهَا فِيْ شَوَّالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ۔

نکاح کے لئے اچھے اوقات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں شب زفاف گزاری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند فرماتی تھی کہ ان (کے خاندان) کی عورتوں کے ساتھ شوال ہی میں شب زفاف منائی جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ اسماعیل، سفیان ثوری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۴۶ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيْمَةِ۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ وَقَالَ إِسْحٰقُ هُوَ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيْهِ نَوْفٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

ولیمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے (کپڑوں) پر زردی کا اثر دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے گٹھلی بھر سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے دعوت ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، جابر اور زہیر بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں گٹھلی بھر سونے سے مراد سوا تین درہم ہیں اسحاق فرماتے ہیں "پانچ درہم ہیں"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (سے نکاح) پر ستو اور کھجوروں سے ولیمہ کیا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۰۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهِ نَوْفٍ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهِ وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ۔

محمد بن یحییٰ نے بواسطہ حمیدی، سفیان سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی متعدد حضرات نے یہ حدیث بواسطہ ابن عیینہ اور زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن اس میں وائل اور نوف کا واسطہ مذکور نہیں سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں تدلیس[۱] کرتے ہوئے بعض اوقات وائل اور نوف کا ذکر کیا اور کبھی نہیں کیا۔

۱۰۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَزِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَثِيْرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيْرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ وَكِيْعٌ زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَعَ شَرَفِهٖ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے دن کا کھانا واجب ہے، دوسرے دن کا سنت اور تیسرے دن کا کھانا سنانا (ریاکاری) ہے اور جو کوئی شہرت تلاش کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ دیگا۔ ہم حدیث ابن مسعود کو مرفوعاً زیاد بن عبداللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر حدیثیں روایت کرتا ہے میں نے امام بخاری سے سنا وہ محمد بن عقبہ کے واسطہ سے وکیع کا قول نقل کرتے ہیں کہ زیاد بن عبداللہ شرافت کے باوجود جھوٹ کہتا ہے۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِيْ اِجَابَةِ الدَّاعِيْ۔

دعوت قبول کرنا

۱۰۹۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِئْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعوت دی جائے تو قبول کرو۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ، براء، انس اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَجِيْءُ اِلَى الْوَلِيْمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

بن بلائے دعوت ولیمہ میں جانا

۱۰۹۱- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوشعیب نامی ایک شخص اپنے گوشت فروش غلام

---

[۱] محدث روایت کرتے ہوئے اپنے راوی کا ذکر کرے اور اوپر کے راوی کا نام لے تو اسے اصطلاحات حدیث میں تدلیس کہتے ہیں (مترجم)

لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِينَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

بَابُ ۴۹ مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَبْدَ اللهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَا لِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۵۰ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ

کے پاس آیا اور کہا میرے لئے اتنا کھانا تیار کرو جو پانچ آدمیوں کو کفایت کرے (کیونکہ) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ اس نے کھانا تیار کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا کہ آپ اور آپ کے ہم مجلس تشریف لائیں۔ جب آپ اٹھے تو ایک ایسا شخص بھی ساتھ ہو گیا جو دعوت دیتے وقت ان کے ساتھ نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دینے والے کے دروازے پر پہنچے تو صاحب منزل سے فرمایا ہمارے پیچھے ایک ایسا بھی شخص آیا ہے جو دعوت دیتے وقت نہ تھا اگر اجازت دو تو داخل ہو۔ اس نے کہا ہم نے اجازت دی کہ وہ بھی آ جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

کنواری لڑکیوں سے نکاح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے جابر! کیا تو نے نکاح کیا؟" میں نے عرض کیا "جی ہاں" آپ نے فرمایا "کنواری سے یا بیوہ سے؟" میں نے عرض کیا "بیوہ سے" آپ نے فرمایا "کسی کنواری سے شادی کیوں نہیں کی تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد حضرت عبداللہ سات یا نو لڑکیاں چھوڑ کر فوت ہوئے لہٰذا میں ایسی عورت لایا ہوں جو ان کی نگرانی کرے فرماتے ہیں "پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے برکت کی دعا فرمائی"۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

ولی کے بغیر نکاح

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا" اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، ابوہریرہ، عمران بن حصین اور انس رضی اللہ عنہم

أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَنَسٍ

١٠٩٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ هٰذَا وَحَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ فِيْهِ اخْتِلَافٌ رَوَاهُ إِسْرَائِيْلُ وَشَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِ سُفْيَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ

سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔ (تین مرتبہ فرمایا) اگر جماع کیا تو مہر واجب ہو جائے گا کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا، اگر اختلاف ہو جائے تو بادشاہِ وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب، سفیان ثوری اور کئی دوسرے حفاظ نے اسے ابن جریج سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ کی روایت میں اختلاف ہے۔ اسرائیل، شریک بن عبداللہ، ابوعوانہ، زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی۔ اسباط بن محمد اور زید بن حباب بواسطہ یونس بن ابی اسحاق اور ابواسحاق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ابوعبیدہ حداد بواسطہ یونس بن ابی اسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔۔ ابواسحاق کا واسطہ مذکور نہیں۔ بعض اوقات بواسطہ یونس بن ابی اسحاق، ابوبردہ سے مرفوعاً روایت کی گئی ہے۔ شعبہ اور ثوری نے بواسطہ ابواسحاق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث روایت کی کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا بعض اصحاب سفیان نے بواسطہ سفیان، ابواسحاق اور ابوبردہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ اور یہ صحیح نہیں۔ جن لوگوں نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان کی روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے

عن أبي بردة عن أبي موسى ولا يصح ورواية هؤلاء الذين رووا عن أبي إسحق عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم لا نكاح إلا بولي عندي أصح لأن سماعهم من أبي إسحق في أوقات مختلفة وإن كان شعبة والثوري أحفظ وأثبت من جميع هؤلاء الذين رووا عن أبي إسحق هذا الحديث فإن رواية هؤلاء عندي أشبه وأصح لأن شعبة والثوري سمعا هذا الحديث من أبي إسحق في مجلس واحد ومما يدل على ذلك ما حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود أنا شعبة قال سمعت سفيان الثوري يسأل أبا إسحق أسمعت أبا بردة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نكاح إلا بولي فقال نعم فدل هذا الحديث على أن سماع شعبة والثوري هذا الحديث في وقت واحد وإسرائيل هو ثبت في أبي إسحق سمعت محمد بن المثنى يقول سمعت عبد الرحمن بن مهدي يقول ما فاتني الذي فاتني من حديث الثوري عن أبي إسحق إلا لما اتكلت به على إسرائيل لأنه كان يأتي به أتم وحديث عائشة في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم لا نكاح إلا بولي حديث حسن وروى ابن جريج عن سليمان بن موسى عن الزهري عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى الحجاج بن أرطاة وجعفر بن ربيعة عن الزهري عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروي عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وقد تكلم بعض أهل

کیوں کہ ابواسحاق سے ان کا سماع مختلف اوقات میں ہے۔ اگرچہ شعبہ اور ثوری ان تمام رواۃ سے زیادہ حافظ اور اثبت ہیں۔ لیکن ان کی روایت میرے نزدیک صحیح ہے کیوں کہ شعبہ اور ثوری نے ابواسحاق سے ایک ہی مجلس میں سنی ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ شعبہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ سفیان ثوری ابواسحاق سے پوچھ رہے تھے کیا آپ نے ابوبردہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا" انہوں نے فرمایا "ہاں (میں نے سنا ہے) اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ شعبہ اور ثوری دونوں نے ایک ہی وقت میں یہ حدیث سنی۔ ابواسحاق کی روایت میں اسرائیل اثبت ہے۔ میں نے محمد بن مثنی سے سنا فرماتے ہیں میں نے عبدالرحمن مہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ بواسطہ ثوری ابواسحاق کی جو روایات میں نہیں لے سکا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسرائیل پر اعتماد کیا اس لیے کہ وہ پوری حدیث بیان کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت "کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں" حسن ہے۔ ابن جریج نے بواسطہ سلیمان بن موسیٰ، زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث بیان کی۔ حجاج بن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے بیان کیا۔ ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ بواسطہ عروہ زہری کی روایت میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے ابن جریج کہتے ہیں میں نے زہری سے ملاقات کی اور دریافت کیا تو انہوں نے انکار کر دیا بنا بریں محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا۔

الْحَدِيثِ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ثُمَّ لَقِيتُ الزُّهْرِيَّ فَسَأَلْتُهُ فَأَنْكَرَهُ فَضَعَّفُوا هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَجْلِ هٰذَا وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَسَمَاعُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَيْسَ بِذَاكَ إِنَّمَا صَحَّحَ كُتُبَهُ عَلَى كُتُبِ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ مَا سَمِعَ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَضَعَّفَ يَحْيَى رِوَايَةَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْعَمَلُ فِي هٰذَا الْبَابِ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرُهُمْ وَبِهٰذَا يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں ابن جریج کے یہ الفاظ اسماعیل بن ابراہیم نے نقل کئے ہیں۔ اور ابن جریج سے اسماعیل بن ابراہیم کا سماع کچھ زیادہ صحیح نہیں۔ انہوں نے اپنی کتب عبدالمجید بن عبدالعزیز بن رواد کی کتب سے صحیح کی ہیں ابن جریج سے خود نہیں سنا۔ یحییٰ نے ابن جریج سے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث "ولی کے بغیر نکاح نہیں" پر بعض صحابہ کرام کا عمل ہے حضرت عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ وغیرہم رضی اللہ عنہم ان میں شامل ہیں۔ بعض تابعی فقہاء سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ سعید بن مسیب حسن بصری، شریح، ابراہیم نخعی، عمر بن عبدالعزیز وغیرہم ان تابعین میں شامل ہیں۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ۔

گواہوں کے بغیر نکاح۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

سلہ: ۔ ولی کے بغیر نکاح نہ ہونے والی حدیث کی سند پر محدثین نے کلام کیا جس طرح امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں کافی شرح و بسط سے اسے ذکر کیا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ولی کے بغیر بھی نکاح درست ہے جیسا کہ آیات قرآنیہ سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے (مترجم)

زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْأَعْلَى هَذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا غُنْدَرٌ عَنْ سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ مَرْفُوعًا وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ مَوْقُوفًا الصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَ هَذَا مَوْقُوفًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِشُهُودٍ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي ذَلِكَ عِنْدَنَا مَنْ مَضَى مِنْهُمْ إِلَّا قَوْمًا مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا إِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ لَا يَجُوزُ النِّكَاحُ حَتَّى يَشْهَدَ الشَّاهِدَانِ مَعًا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ أَنَّهُ جَائِزٌ إِذَا أَعْلَنُوا ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِيمَا حَكَى عَنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ تَجُوزُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ۔

بَابُ ۵۲ مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ۔

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ

"گواہوں کے بغیر نکاح کرنے والی عورتیں زانیہ ہیں"۔ یوسف بن حماد کہتے ہیں عبدالاعلیٰ نے تفسیر کے باب یہ حدیث مرفوع بیان کی جب کہ طلاق کے ضمن موقوف روایت کی۔

قتیبہ نے بواسطہ غندر، سعید سے اس کے ہم معنی موقوف حدیث روایت کی اور یہ زیادہ صحیح ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے عبدالاعلیٰ بواسطہ سعید اور قتادہ کی روایت کے علاوہ کوئی دوسرا ہمارے علم میں نہیں جس نے اس سے مرفوع بیان کیا ہو۔ عبدالاعلیٰ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی جاتی ہے کہ "گواہوں کے بغیر نکاح نہیں"۔ کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اس طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں۔ ہمارے نزدیک متقدمین کا اس میں کوئی اختلاف نہیں البتہ بعض متاخرین علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یکے بعد دیگرے دو آدمی گواہی دیں تو اس بارے میں علماء باہم مختلف ہیں۔ اکثر علماء کوفہ وغیرہم کے نزدیک جب تک نکاح میں دونوں گواہ موجود نہ ہوں، نکاح نہیں ہوتا بعض اہل مدینہ کے نزدیک اگر اعلان کر دیا جائے تو آگے پیچھے گواہی دینے سے نکاح جائز ہو جاتا ہے۔ امام مالک بن انس کا یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کی بھی یہی رائے ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت جائز ہے۔ امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔

خطبۂ نکاح

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ قَالَ عَبْثَرُ فَفَسَّرَهَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا اَلْآيَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ لِأَنَّ إِسْرَائِيْلَ جَمَعَهُمَا فَقَالَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ النِّكَاحَ جَائِزٌ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز اور حاجت (یعنی نکاح) کا تشہد سکھایا آپ نے فرمایا نماز کا تشہد یہ ہے "تمام قولی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں سلام ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں"۔ نکاح کا خطبہ یہ ہے "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہیں ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں۔ اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کے لئے کوئی ہادی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لئے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (خاص) بندے اور رسول ہیں"۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین آیات پڑھتے تھے۔ عبثر بن قاسم کہتے ہیں سفیان ثوری نے ان کی تفصیل (یوں) بیان کی (۱) "اللہ سے اس طرح ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور حالت اسلام میں ہی تمہیں موت آئے" (۲) "اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر سوال کرتے ہو اور رشتہ داروں کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے"۔ (۳) "اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو"۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔ حدیث عبداللہ حسن ہے۔ اعمش نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوالاحوص، اور شعبہ نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوعبیدہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ اسرائیل نے ان دونوں کو جمع کیا اور کہا بواسطہ ابواسحاق، ابوالاحوص، اور ابوعبیدہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں خطبے کے بغیر بھی نکاح جائز ہے۔ سفیان ثوری اور دوسرے علماء کا یہی قول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۵۳۔ مَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت طلبی

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَالْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الثَّيِّبَ لَا تُزَوَّجُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَإِنْ زَوَّجَهَا الْأَبُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَأْمِرَهَا فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوخٌ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ إِذَا زَوَّجَهُنَّ الْآبَاءُ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْأَبَ إِذَا زَوَّجَ الْبِكْرَ وَهِيَ بَالِغَةٌ بِغَيْرِ أَمْرِهَا فَلَمْ تَرْضَ بِتَزْوِيجِ الْأَبِ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوخٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَزْوِيجُ الْأَبِ عَلَى الْبِكْرِ جَائِزٌ وَإِنْ كَرِهَتْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیوہ عورت سے اجازت لئے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کنواری سے بھی اجازت لے کر ہی نکاح کیا جائے ۔ اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔" اس باب میں حضرت عمر، ابن عباس، عائشہ اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں ۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے کہ بیوہ کی اجازت لے کر اس کا نکاح کیا جائے ۔ اور اگر اس کا باپ بلا اجازت اس کا نکاح کر دے تو یہ مکروہ ہے ۔ اور عام علماء کے نزدیک یہ نکاح ٹوٹ جائے گا ۔ اگر باپ کنواری لڑکی کا نکاح کر کے دے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے ۔ اکثر علماء کوفہ اور دوسرے لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اگر باپ نے بالغہ کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کیا اور وہ اس پر راضی نہیں تو یہ نکاح ٹوٹ گیا۔ بعض علماء مدینہ کے نزدیک کنواری لڑکی کا باپ اس کا نکاح کر دے تو اس کی عدم رضا کے باوجود نکاح جائز ہے امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے ۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بالغہ عورت اپنے نفس کی ولی سے حقدار ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے"

فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاحْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا احْتَجُّوا بِهِ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَهَكَذَا أَفْتَى بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوَلِيَّ لَا يُزَوِّجُهَا إِلَّا بِرِضَاهَا وَأَمْرِهَا فَإِنْ زَوَّجَهَا فَالنِّكَاحُ مَفْسُوخٌ عَلَى حَدِيثِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ حَيْثُ زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ۔

بَابُ ٥٤: مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهِ الْيَتِيمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ

١١٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا زُوِّجَتْ فَالنِّكَاحُ مَوْقُوفٌ حَتَّى تَبْلُغَ فَإِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِيَارُ فِي إِجَازَةِ النِّكَاحِ أَوْ فَسْخِهِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْيَتِيمَةِ حَتَّى تَبْلُغَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے مالک بن انس سے روایت کیا بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ ولی کے بغیر نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ متعدد طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ "ولی کے بغیر نکاح نہیں"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی پر فتویٰ بھی دیا ہے۔ اور فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پاک کہ "بالغہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے" کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ ولی اس کی رضامندی اور اجازت کے بغیر نکاح کرکے نہ دے اگر کرکے دے گا تو نکاح ٹوٹ جائیگا جسطرح حدیث خنساء بنت خدام سے ثابت ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے والد نے ان کی مرضی کے بغیر نکاح کرکے دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رد فرما دیا۔

کنواری بالغہ لڑکی کا زبردستی نکاح کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بالغہ کنواری لڑکی سے اس کے متعلق اجازت لی جائے اگر خاموش ہو جائے تو یہ اس کی طرف سے اجازت ہے اور اگر انکار کرے تو اس پر کوئی جبر نہیں" اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن ہے۔ علماء کا نابالغ یتیمہ لڑکی کے نکاح میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اگر نکاح کر دیا گیا تو یہ موقوف ہوگا۔ بلوغت پر اسے باقی رکھنے اور توڑنے کا اختیار ہے تابعین وغیرہم کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک یتیمہ کا نکاح بلوغت

ولا يجوز الخيار في النكاح وهو قول سفيان الثوري والشافعي وغيرهما من أهل العلم وقال أحمد وإسحق إذا بلغت اليتيمة تسع سنين فزوجت فرضيت فالنكاح جائز ولا خيار لها إذا أدركت واحتجا بحديث عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم بنى بها وهي بنت تسع سنين وقد قالت عائشة إذا بلغت الجارية تسع سنين فهي امرأة۔

سے پہلے جائز نہیں اور نکاح میں اختیار بھی نہیں۔ سفیان ثوری، شافعی اور دوسرے علماء کا یہی نظریہ ہے۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں یتیمہ نو سال کی ہو جائے تو اسکی مرضی سے کیا گیا نکاح جائز ہے بالغ ہونے کے بعد توڑنے کا) اختیار نہیں ان دونوں حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزاری تھی تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لڑکی نو سال کی عمر میں عورت کہلاتی ہے

باب ٥٥ ما جاء في الوليين يزوجان۔

١١٠٢ - حدثنا قتيبة نا غندر نا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما امرأة زوجها وليان فهي للأول منهما ومن باع بيعا من رجلين فهو للأول منهما هذا حديث حسن والعمل على هذا عند أهل العلم لا نعلم بينهم في ذلك اختلافا إذا زوج أحد الوليين قبل الآخر فنكاح الأول جائز ونكاح الآخر مفسوخ وإذا أنكحا جميعا فنكاحهما جميعا مفسوخ وهو قول الثوري وأحمد وإسحق۔

دو ولی نکاح کردیں تو کیا حکم ہے

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کرائیں تو وہ پہلے کے لئے ہے۔ اور (اسی طرح) اگر کوئی شخص دو آدمیوں پر کچھ بیچے تو وہ بھی پہلے کے لئے ہے۔" یہ حدیث حسن ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے اور اس مسئلہ میں ان کا کوئی اختلاف نہیں۔ اگر دو ولیوں میں سے ایک پہلے نکاح کر دے اور دوسرا بعد میں تو پہلے کا نکاح جائز ہے اور دوسرے کا ٹوٹ جائیگا اور اگر دونوں ایک ساتھ کریں تو دونوں نکاح فسخ ہو جائیں گے۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

باب ٥٦ ما جاء في نكاح العبد بغير إذن سيده

١١٠٣ - حدثنا علي بن حجر نا الوليد بن مسلم عن زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم أيما عبد تزوج بغير إذن سيده فهو عاهر وفي الباب عن ابن عمر حديث جابر حديث حسن وروى بعضهم هذا الحديث عن عبد الله بن محمد

مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اپنے مالک سے اجازت حاصل کئے بغیر نکاح کرنے والا غلام زانی ہے" اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث جابر حسن ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث بواسطہ عبداللہ

ابْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ لَا يَجُوزُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَغَيْرِهِمَا۔

١١٠٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا أَبِي نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُهُورِ النِّسَاءِ۔

١١٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَضِيتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَأَجَازَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَهْرِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَهْرُ عَلَى مَا تَرَاضَوْا عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقَلَّ مِنْ رُبْعِ دِينَارٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ۔

١١٠٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا إِسْحٰقُ

بن محمد بن عقیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کی۔ اور یہ صحیح نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح صحیح نہیں۔ امام احمد اسحاق اور دوسرے حضرات رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عورتوں کا مہر

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی فزارہ کی ایک عورت نے جوتوں کے ایک جوڑے پر اپنا نکاح کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تو دو جوتوں کے بدلے اپنا نفس اور مال دینے پر راضی ہو گئی ہے؟" اس نے عرض کیا "ہاں (یا رسول اللہ) حضرت عامر فرماتے ہیں آپ نے وہ نکاح جائز رکھا۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو ہریرہ، سہل بن سعد، ابو سعید، انس، عائشہ، جابر اور ابو حدرد اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عامر بن ربیعہ حسن صحیح ہے مہر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک جس پر فریقین راضی ہو جائیں (وہی مہر ہے) سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مہر چار دینار سے کم نہیں بعض اہل کوفہ فرماتے ہیں مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت

ابن عيسى وعبد الله بن نافع قالا نا مالك بن أنس عن أبي حازم بن دينار عن سهل بن سعد الساعدي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءته امرأة فقالت إني وهبت نفسي لك فقامت طويلا فقال رجل يا رسول الله زوجنيها إن لم تكن لك بها حاجة فقال هل عندك من شيء تصدقها فقال ما عندي إلا إزاري هذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إزارك إن أعطيتها جلست ولا إزار لك فالتمس شيئا فقال ما أجد قال التمس ولو خاتما من حديد قال فالتمس فلم يجد شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل معك من القرآن شيء قال نعم سورة كذا وسورة كذا لسور سماها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم زوجتكها بما معك من القرآن هذا حديث حسن صحيح وقد ذهب الشافعي إلى هذا الحديث فقال إن لم يكن له شيء يصدقها فتزوجها على سورة من القرآن فالنكاح جائز ويعلمها سورة من القرآن وقال بعض أهل العلم النكاح جائز ويجعل لها صداق مثلها وهو قول أهل الكوفة وأحمد وإسحق -

۱۱۰۷ - حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان بن عيينة عن أيوب عن ابن سيرين عن أبي العجفاء قال قال عمر بن الخطاب ألا لا تغالوا صدقة النساء فإنها لو كانت مكرمة في الدنيا أو تقوى عند الله لكان أولاكم بها نبي الله صلى الله عليه وسلم ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ولا أنكح شيئا من بناته على أكثر من ثنتي عشرة أوقية هذا حديث حسن صحيح وأبو العجفاء السلمي اسمه هرم والأوقية عند أهل العلم

ہے۔ ایک عورت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے اپنی جان آپ کو ہبہ کر دی پھر وہ دیر تک کھڑی رہی۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو حاجت نہ ہو تو اسے میرے نکاح میں دے دیں۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے۔ عرض کیا میرے پاس صرف یہی تہبند ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ تہبند تو اسے دے دیگا تو پھر ننگا بیٹھ جائے گا۔ کچھ اور تلاش کر لاؤ اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ بھی نہیں آپ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو راوی فرماتے ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ نہ پایا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے قرآن سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں (سورتوں کا نام لیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان سورتوں کے بدلے جو تجھے یاد ہیں اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اگر کچھ نہ پایا اور قرآن پاک کی سورت پر ہی نکاح کر لیا تو بھی جائز ہے۔ عورت کو قرآن کی سورتیں سکھا دے۔ بعض علماء فرماتے ہیں نکاح جائز ہے اور مہر مثل واجب ہو جائیگا۔ اہل کوفہ احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ابو عجفاء سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار! عورتوں کا مہر زیادہ نہ باندھو اگر یہ دنیا میں باعث عزت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تقویٰ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ اس کے حقدار تھے مجھے نہیں معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے نکاح میں یا اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کرتے وقت بارہ اوقیہ (چاندی) سے زیادہ مہر رکھا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عجفاء اسلمی کا نام ہرم ہے علماء کے نزدیک اوقیہ چالیس درہم

أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَثِنْتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً هُوَ أَرْبَعُمِائَةٍ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا.

بَابُ ۸۸۵ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

۱۱۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفِيَّةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَجْعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا حَتَّى يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا سِوَى الْعِتْقِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

بَابُ ۸۸۶ مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ.

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ يَزِيدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَآمَنَ بِهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ.

۱۱۱۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ حَيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي

کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم ہوتے ہیں۔[1]

آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی مہر قرار دیا۔ اس باب میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے حضرات کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک آزادی کو ہی مہر قرار دینا مکروہ ہے بلکہ آزادی کے علاوہ مہر مقرر کیا جائے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب دیا جائیگا وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا اسے دوگنا ثواب ملے گا۔ وہ شخص جس کے پاس خوبصورت لونڈی ہو وہ اس کی اچھی طرح تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے محض رضائے الٰہی کے لئے نکاح کر لیا اسے بھی دوگنا ثواب ملے گا اور (تیسرا) وہ شخص جو پہلی الہامی کتاب پر ایمان لایا پھر دوسری کتاب آئی تو اس پر بھی ایمان لایا اس کے لئے بھی دوگنا ثواب ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، صالح بن صالح (ابن حی) شعبی اور ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

[1] : - چار سو اسی (۴۸۰) درہم، ایک سو چھبیس تولے ہوتے ہیں۔ (مترجم)

مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ
حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ بُرْدَةَ
ابْنُ أَبِيْ مُوْسٰى اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ وَ
قَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ
ابْنِ حَيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

ہے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔
حدیث ابو موسیٰ حسن صحیح ہے ابو بردہ بن
ابو موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔
شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح
بن حی سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا

منکوحہ کو صحبت سے پہلے طلاق دی تو اس کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو
ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ
بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ
بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ
بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا قَالَ أَبُوْ
عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَإِنَّمَا
رَوَاهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو
ابْنِ شُعَيْبٍ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ
يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ
أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً
ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَلَّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ
ابْنَتَهَا وَإِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الِابْنَةَ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ
أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا لِقَوْلِ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ
وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے
روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
آدمی کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے صحبت بھی کرے
اس کے لئے اس عورت کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز نہیں اگر
صحبت نہیں کی تو لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اور جو آدمی کسی
عورت سے نکاح کرے تو جماع کرے یا نہ کرے اس کی ماں سے
نکاح نہیں کر سکتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سند
کے اعتبار سے صحیح نہیں۔ اسے ابن لہیعہ اور مثنی بن صباح
نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا اور یہ دونوں حدیث
میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔ اس حدیث پر اکثر علماء
کا عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی عورت سے
نکاح کرے پھر صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو اس کی لڑکی سے
نکاح جائز ہے اور اگر لڑکی سے نکاح کیا اور صحبت سے پہلے طلاق
(بھی) دے دی تو پھر بھی اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں کیونکہ
ارشاد خداوندی ہے اور تمہاری بیویوں کی مائیں (تم پر حرام ہیں)
امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۷۱ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَالرُّمَيْصَاءِ أَوِ الْغُمَيْصَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ جَامَعَ الزَّوْجُ الْآخَرُ۔

باب ۷۲ مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُبَيْدٍ الْأَيَامِيُّ نَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ

حلالہ میں صحبت شرط ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رفاعہ قرظی کی زوجہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھے تین طلاقیں دیں تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور ان کے پاس تو کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے (یعنی جماع کی قوت نہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو رفاعہ کی طرف لوٹنا چاہتی ہے؟ نہیں (لوٹ سکتی) جب تک کہ تم دونوں ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، رمیصاء، (یا غمیصا) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ عام صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ جماع سے پہلے طلاق دے دے تو پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں۔

حلالہ کرنے والا اور جسکے لیے حلالہ کیا جائے

حضرت جابر بن عبداللہ اور علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں علی وجابر کی حدیث مشہور ہے اشعث بن عبدالرحمٰن نے بواسطہ مجالد، عامر اور

حدیث معلول وهكذا روى أشعث بن عبد الرحمن عن مجالد عن عامر عن الحارث عن علي وعامر عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا حديث ليس إسناده بالقائم لأن مجالد بن سعيد قد ضعفه بعض أهل العلم منهم أحمد بن حنبل وروى عبد الله بن نمير هذا الحديث عن مجالد عن عامر عن جابر بن عبد الله عن علي وهذا قد وهم فيه ابن نمير والحديث الأول أصح وقد رواه مغيرة وابن أبي خالد وغير واحد عن الشعبي عن الحارث عن علي۔

۱۱۱۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد نا سفيان عن أبي قيس عن هزيل بن شرحبيل عن عبد الله بن مسعود قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المحل والمحلل له۔ هذا حديث حسن صحيح وأبو قيس الأودي اسمه عبد الرحمن بن ثروان وقد روي هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعبد الله بن عمرو وغيرهم وهو قول الفقهاء من التابعين وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وسمعت الجارود يذكر عن وكيع أنه قال بهذا وقال ينبغي أن يرمى بهذا الباب من قول أصحاب الرأي قال وكيع وقال سفيان إذا تزوج المرأة ليحللها ثم بدا له أن يمسكها فلا يحل له أن يمسكها حتى تزوجها بنكاح جديد۔

حارث حضرت علی سے اور عامر نے حضرت جابر سے یونہی مرفوعاً نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی سند قائم نہیں کیونکہ مجالد بن سعید کو بعض علماء نے جن میں امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں، ضعیف کہا ہے۔ عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث بواسطہ مجالد اور جابر بن عبداللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن ابن نمیر سے اس میں خطار ہوئی ہے۔ پہلی روایت اصح ہے مغیرہ، ابن ابی خالد اور کئی دوسرے حضرات نے اسے بواسطہ شعبی اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمن بن ثروان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبداللہ بن عمرو اور کئی دوسرے صحابی شامل ہیں، کا اسی پر عمل ہے۔ فقہاء تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی فرماتے ہیں: میں نے جارود سے سنا کہ وکیع بھی اسی کے قائل ہیں وکیع فرماتے ہیں اس باب میں اہل رائے کا قول چھوڑنا مناسب ہے۔ وکیع، سفیان سے نقل کرتے ہیں اگر کوئی آدمی کسی عورت سے حلالہ کرنے کے لئے نکاح کرے پھر اسے اپنے نکاح میں رکھنا چاہے تو جدید نکاح کئے بغیر رکھنا حلال نہیں۔

باب ۴۳ ما جاء في نكاح المتعة

۱۱۱۵ - حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن الزهري عن عبد الله والحسن ابني محمد بن علي عن أبيهما عن علي بن أبي طالب أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء وعن لحوم الحمر الأهلية زمن خيبر وفي الباب عن سبرة الجهني وأبي هريرة حديث علي حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وإنما روي عن ابن عباس شيء من الرخصة في المتعة ثم رجع عن قوله حيث أخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم وأمر أكثر أهل العلم على تحريم المتعة وهو قول الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق.

نکاح متعہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا" اس باب میں حضرت سبرہ جہنی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں کچھ اجازت مروی ہے لیکن بعد میں جب آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا پتہ چلا تو اس قول سے رجوع کر لیا۔ اکثر اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ متعہ حرام ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۱۱۶ - حدثنا محمود بن غيلان نا سفيان بن عقبة أخو قبيصة بن عقبة نا سفيان الثوري عن موسى بن عبيدة عن محمد بن كعب عن ابن عباس قال إنما كانت المتعة في أول الإسلام كان الرجل يقدم البلدة ليس له بها معرفة فيتزوج المرأة بقدر ما يرى أنه يقيم فتحفظ له متاعه وتصلح له شيئه حتى إذا نزلت الآية إلا على أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم قال ابن عباس فكل فرج سواهما فهو حرام.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں متعہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ ایک آدمی کسی شہر میں جاتا جہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ اتنی مدت کے لئے کسی عورت سے نکاح کر لیتا جتنی دیر وہاں ٹھہرنا ہوتا وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے احوال کی اصلاح کرتی۔ پھر جب یہ آیت اتری۔ "مگر اپنی بیویوں اور باندیوں سے جماع کر سکتے ہیں" تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان دونوں کے سوا ہر شرمگاہ حرام ہے۔

باب ۴۴ ما جاء من النهي عن نكاح الشغار

۱۱۱۷ - حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب نا بشر بن المفضل نا حميد وهو

نکاح شغار کی ممانعت

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

الطَّوِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ۔

١١١٨ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ نِكَاحَ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ وَلَا صَدَاقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ نِكَاحُ الشِّغَارِ مَفْسُوخٌ وَلَا يَحِلُّ وَإِنْ جُعِلَ لَهَا صَدَاقًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ يُقَرَّانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا وَيُجْعَلُ لَهَا صَدَاقُ الْمِثْلِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

بَابُ ٦٥ مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

١١١٩ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

"جلب[1] جنب[2] اور شغار اسلام میں جائز نہیں اور جو کسی کا مال اچک لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت انس، ابوریحانہ، ابن عمر، جابر، معاویہ، ابوہریرہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے وہ نکاح شغار کو جائز نہیں سمجھتے۔ شغار یہ ہے کہ دو آدمی اپنی بہنوں یا بیٹیوں کا ایک دوسرے سے اس طرح نکاح کریں کہ دونوں کے درمیان کوئی مہر نہ ہو۔ بعض علماء فرماتے ہیں نکاح شغار منسوخ ہے اور یہ جائز نہیں اگرچہ مہر بھی مقرر کیا جائے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ عطاء ابن ابی رباح سے منقول ہے فرماتے ہیں ان کا نکاح برقرار رکھا جائے اور مہر مثل مقرر کر دیا جائے۔ اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

پھوپھی اور خالہ کے ساتھ کسی عورت کو جمع نہ کیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی عورت کے اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح کئے جانے سے منع فرمایا۔

---

[1] : - چلا کر گھوڑے کو آگے بڑھانا یا ایک شہر سے مال اٹھا کر کے دوسری جگہ لے جانا۔
[2] : - جنب کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص زکوٰۃ لینے پر مامور ہو وہ ایک دور دراز مقام پر قیام کر کے لوگوں کو وہاں مال جمع کرنے پر مجبور کرے۔

اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا ۔

۱۱۲۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ

۱۱۲۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ نَا عَامِرٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا اَوِ الْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اِخْتِلَافًا اَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا فَاِنْ نُكِحَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا فَنِكَاحُ الْاُخْرٰى مِنْهُمَا مَفْسُوْخٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اَدْرَكَ الشَّعْبِيُّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عَنْهُ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔

بَابُ ۷۶۶ مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابوسعید، ابوامامہ، جابر، عائشہ، ابوموسیٰ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ بھتیجی کو پھوپھی پر اور پھوپھی کو بھتیجی پر یا بھانجی کو خالہ پر اور خالہ کو بھانجی پر نکاح میں لایا جائے اور چھوٹی کو بڑی پر یا بڑی کو چھوٹی پر بھی نکاح میں نہ لایا جائے [1]۔ حدیث ابن عباس اور ابوہریرہ حسن صحیح ہے عام علماء کا اسی پر عمل ہے اس میں ہمیں کوئی اختلاف معلوم نہیں کہ کسی مرد کے لیے خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں اگر کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح میں لایا جائے تو دوسرا نکاح فسخ ہو جائیگا عام علماء یہی فرماتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پایا اور ان سے روایت کی ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی ایک آدمی کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

عقد نکاح کے وقت شرائط

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

[1]: ۔ عام چھوٹی بڑی مراد نہیں بلکہ یہی خالہ بھانجی یا پھوپھی بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع کرنے سے ممانعت ہے (لمعات) مترجم

مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهَا الْفُرُوجَ ـ

١١٢٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً وَشَرَطَ لَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرِهَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ شَرْطُ اللّٰهِ قَبْلَ شَرْطِهَا كَأَنَّهُ رَأَى لِلزَّوْجِ أَنْ يُخْرِجَهَا وَإِنْ كَانَتِ اشْتَرَطَتْ عَلَى أَنْ لَا يُخْرِجَهَا وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ ـ

بَابُ ٢٦ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

١١٢٤ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ هٰذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى شُعَيْبُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حُدِّثْتُ

شرائط میں سے وفا کے سبب سے زیادہ لائق وہ شرط ہے جس کے بدلے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا۔

ابو موسیٰ نے بواسطہ محمد بن مثنیٰ اور یحییٰ بن سعید عبدالحمید بن جعفر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم بھی ہیں، کا اسی پر عمل ہے۔ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اس شرط پر کسی عورت سے نکاح کرے کہ وہ اسے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا تو پھر اسے باہر لے جانے کا کوئی حق نہیں۔ بعض علماء کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی شرط عورت کی شرط سے مقدم ہے" گویا کہ آپ کے نزدیک اس شرط کے باوجود خاوند اسے شہر سے باہر لے جا سکتا ہے بعض علماء نے اس قول کو اپنایا سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

اسلام لاتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کے ہاں جاہلیت کی دس بیویاں تھیں۔ وہ سب آپ کے ہمراہ اسلام لائیں۔ رسول اکرم نے انہیں ان میں سے چار عورتیں اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔ معمر نے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یونہی روایت کیا ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں مجھ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَإِنَّمَا حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ طَلَّقَ نِسَاءَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَتُرَاجِعَنَّ نِسَاءَكَ أَوْ لَأَرْجُمَنَّ قَبْرَكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدَ أَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ۔

بَابُ ٦٨ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ

١١٢٥ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ الدَّيْلَمُ بْنُ هُوشَعَ۔

بَابُ ٦٩ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

١١٢٦ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِي مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ لِلرَّجُلِ إِذَا اشْتَرَى جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ أَنْ يَطَأَهَا حَتّٰى تَضَعَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ

سے محمد بن سوید ثقفی نے بیان کیا کہ غیلان بن سلمہ کے پاس اسلام لاتے وقت دس بیویاں تھیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں زہری کا نے بواسطہ سالم ان کے والد سے یہ حدیث روایت کی کہ بنو ثقیف کے ایک آدمی نے اپنی بیویوں کو طلاق دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا تو اپنی بیویوں سے رجوع کر و یا میں تمہاری قبر کو اس طرح سنگسار کروں گا جس طرح ابو رغال کی قبر سنگسار کی گئی (امام ترمذی فرماتے ہیں) ہمارے اصحاب، امام شافعی احمد اسحاق رحمہم اللہ کا غیلان بن سلمہ کی روایت پر عمل ہے

نو مسلم کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے

ابن فیروز دیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کر عرض گزار ہوا "یا رسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان میں سے جس کو چاہو پسند کر لو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو وہب جیشانی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

حاملہ لونڈی کا خریدنا

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنا پانی دوسرے کی اولاد کو نہ پلائے۔ یہ حدیث حسن ہے اور رویفع بن ثابت سے متعدد طرق سے مروی ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ کوئی شخص حاملہ لونڈی خریدے تو بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس سے صحبت نہ کرے اس باب میں حضرت ابن عباس، ابو درداء، عرباض بن ساریہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

سَارِيَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ وَطْيُهَا

١١٢٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

١١٢٨ - وَرَوَى هَمَّامٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ۔

١١٢٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ نَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

١١٣٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا

شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہمیں جنگ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ملیں جن کے شوہر ان کی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرام نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "تم پر شوہر دار عورتیں حرام ہیں لیکن جن کے تم مالک بن جاؤ" (وہ حلال ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔ ثوری نے بواسطہ عثمان بتی اور ابوخلیل، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا۔ ابوخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

ہمام نے یہ حدیث بواسطہ قتادہ، صالح ابا خلیل اور ابوعلقمہ ہاشمی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ ہم (امام ترمذی) کو عبد بن حمید نے بواسطہ حبان بن ہلال، ہمام سے اس کی خبر دی ہے۔

اجرت زنا کی ممانعت

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابوجحیفہ، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابومسعود حسن صحیح ہے۔

کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قتیبة یبلغ به وقال احمد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبیع الرجل علی بیع اخیه ولا یخطب علی خطبة اخیه وفی الباب عن سمرة وابن عمر قال ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح قال مالك بن انس انما معنی کراهیة ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه اذا خطب الرجل المرأة فرضیت به فلیس لاحد ان یخطب علی خطبته وقال الشافعی معنی هذا الحدیث لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه هذا عندنا اذا خطب الرجل المرأة فرضیت به ورکنت الیه فلیس لاحد ان یخطب علی خطبته فاما قبل ان یعلم رضاها او رکونها الیه فلا بأس ان یخطبها والحجة فی ذلك حدیث فاطمة بنت قیس حیث جاءت النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت له ان ابا جهم بن حذیفة ومعاویة خطباها فقال اما ابو جهم فرجل لا یرفع عصاه عن النساء واما معاویة فصعلوك لا مال له ولکن انکحی اسامة فمعنی هذا الحدیث عندنا والله اعلم ان فاطمة لم تخبره برضاها بواحد منهما فلو اخبرته لم یشر علیها بغیر الذی ذکرت۔

١١٣١ - حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود انبأنا شعبة قال اخبرنی ابو بکر بن جهم قال دخلت انا وابو سلمة بن عبد الرحمن علی فاطمة بنت قیس فحدثت ان زوجها طلقها ثلاثا ولم یجعل لها سکنی ولا نفقة قالت ووضع لی عشرة اقفزة عند ابن عم له خمسة شعیرا وخمسة برا قالت فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلك له قالت فقال صدق

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے۔ قتیبہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس روایت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا اور احمد بن منیع فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس باب میں حضرت سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں پیغام نکاح پر پیغام دینے کی کراہیت سے یہ مراد ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دیا اور عورت اس پر راضی بھی ہو گئی تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے پاس پیغام بھیجے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے پیغام پر وہ راضی ہو گئی اور اس کی طرف مائل ہو گئی تو اب کوئی دوسرا اس کی طرف پیغام نہ بھیجے لیکن اس کی رضامندی اور میلان سے پہلے پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیس والی روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابوجہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابو سفیان دونوں نے انکو پیغام نکاح دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوجہم تو عورتوں سے اپنی لاٹھی نہیں اٹھاتا اور معاویہ مفلس ہیں ان کے پاس مال نہیں۔ لہٰذا تم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لو۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اپنی رضامندی کا اظہار نہیں کیا تھا اگر وہ ایسا کرتیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انکو کسی اور سے نکاح کا مشورہ نہ دیتے۔

حضرت ابوبکر بن جہم کہتے ہیں میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فاطمہ بنت قیس کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے میرے خاوند نے تین طلاقیں دیں لیکن نہ تو مجھے رہنے کے لئے ٹھکانہ دیا اور نہ ہی گھر کا خرچ۔ البتہ اس نے اپنے چچا زاد بھائی کے پاس دس قفیز یعنی پانچ قفیز جو اور پانچ قفیز گندم میرے لئے رکھ دیئے۔ فرماتی ہیں پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ٹھیک ہے اور آپ نے مجھے ام شریک کے گھر عدت گزارنے

فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَ أُمِّ شَرِيكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُونَ وَلَكِنْ اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَعَسَى أَنْ تُلْقِي ثِيَابَكِ وَلَا يَرَاكِ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَاءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكِ فَآذِنِينِي فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي خَطَبَنِي أَبُو جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِي أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَتَزَوَّجَنِي فَبَارَكَ اللَّهُ لِي فِي أُسَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي جَهْمٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكِحِي أُسَامَةَ۔

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بِهَذَا۔

کا حکم دیا پھر فرمایا ام شریک کے گھر میں مہاجرین کا آنا جانا رہتا ہے لہٰذا تم ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزارو جب تم لباس اتارو گی تو وہ (نابینا ہونے کے سبب) دیکھ نہیں سکیں گے۔ اختتام عدت پر اگر کوئی پیام نکاح لے کر آئے تو میرے پاس آنا۔ فرماتی ہیں۔ جب میری عدت ختم ہو گئی تو ابوجہم اور معاویہ (دونوں) نے مجھے پیام نکاح دیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا معاویہ کے پاس تو مال نہیں اور ابوجہم عورتوں کے بارے میں سخت آدمی ہیں۔ فرماتی ہیں اس کے بعد حضرت اسامہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا اور مجھ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت اسامہ کے سبب برکت عطا فرمائی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ ابوبکر بن ابوجہم اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اسامہ سے نکاح کرو"

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع اور سفیان ابوبکر بن جہم سے یہ روایت ہمیں بتائی۔

بَابُ ۷۷ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُودُ أَنَّهُ الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى فَقَالَ كَذَبَتِ الْيَهُودُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ

عزل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم عزل[1] کیا کرتے تھے تو یہود بولے کہ یا یہ زندہ درگور کرنے کی ایک چھوٹی قسم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود نے جھوٹ کہا جب اللہ تعالیٰ کسی (مخلوق) کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اس باب میں حضرت عمر، براء، ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نزول قرآن کے زمانے میں (بھی) عزل کیا کرتے تھے حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ

[1] صحبت کرتے ہوئے انزال کے وقت اپنی شرمگاہ کو علیحدہ کر دینا تاکہ بچہ پیدا نہ ہو۔ (مترجم)

حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعَزْلِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ۔

بَابُ ۲۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذَاكَ أَحَدُكُمْ قَالَا فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ بَعْضُهُمْ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ

سے متعدد طرق سے مروی ہے بعض صحابہ کرام اور علماء نے عزل کی اجازت دی ہے مالک بن انس فرماتے ہیں آزاد عورت سے اجازت لے کر عزل کیا جائے۔ اور لونڈی سے عزل کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔

کراہیت عزل

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک ایسا کیوں کرتا ہے؟ ابن ابی عمر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ "ایسا نہ کرے" دونوں روایتوں میں ہے (آپ نے فرمایا) جس نفس نے پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اسے (ضرور) پیدا کرے گا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے حدیث ابوسعید حسن صحیح ہے۔ اور ابوسعید سے متعدد طرق سے مروی ہے صحابہ کرام اور دوسرے علماء کی ایک جماعت نے عزل کو پسند نہیں کیا۔

کنواری اور بیوہ کے لئے باری مقرر کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں چاہوں تو یہ کہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" لیکن آپ (حضرت انس) نے فرمایا سنت یہ ہے کہ جب پہلی بیوی پر کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات راتیں قیام کرے اور اگر بیوہ کے ہوتے ہوئے بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات ٹھہرے" اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے حدیث انس حسن صحیح ہے۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ ایوب اور قلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا۔ بعض

أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً بِكْرًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدُ بِالْعَدْلِ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذِهِ قِسْمَتِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ حَدِيثُ عَائِشَةَ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْحُبَّ وَالْمَوَدَّةَ كَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَسْنَدَ هَذَا الْحَدِيثَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ يُقَالُ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ

حضرات نے مرفوعاً روایت نہیں کیا بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات راتیں قیام کرے پھر دونوں میں برابر باری کا مقرر کرے اور اگر پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے بیوہ سے نکاح کیا تو تین دن اس کے پاس ٹھہرے

سوکنوں کے درمیان باری مقرر کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے درمیان برابر برابر باری مقرر فرماتے اور (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے اے اللہ! یہ تقسیم تو میرے اختیار میں ہے پس تو مجھے اس چیز میں ملامت نہ کر جس کا میں مالک نہیں حدیث عائشہ کی کئی طرق متعدد رواۃ نے بواسطہ حماد بن سلمہ ایوب، ابو قلابہ اور عبداللہ بن یزید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا حماد بن زید اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ایوب، ابو قلابہ سے مرسل روایت کیا یہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جملہ ”کہ مجھے اس چیز میں ملامت نہ کر جس کا میں مالک نہیں“ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد محبت والفت ہے۔ بعض علماء نے اس کی یہی تفسیر کی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے نکاح میں دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں انصاف نہ کرے۔ تو وہ روز قیامت مفلوج پہلو کے ساتھ آئے گا ہمام بن یحیٰی نے قتادہ سے یہ حدیث مسند بیان کی ہشام نے قتادہ سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کی کہ کہا جاتا ہے“ ہمیں یہ حدیث مرفوعاً صرف ہمام کی روایت سے معلوم

مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا ثُمَّ اَسْلَمَ زَوْجُهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ اَنَّ زَوْجَهَا اَحَقُّ بِهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ دَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ وَلٰكِنْ لَا نَعْرِفُ وَجْهَ الْحَدِيْثِ وَلَعَلَّهٗ قَدْ جَاءَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتِ امْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرُدَّهَا عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ يَذْكُرُ عَنْ

ہے۔

مشرک میاں بیوی سے ایک مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لوٹایا۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ اگر عورت پہلے مسلمان ہو جائے پھر اس کی عدت ہی میں اس کا خاوند مسلمان ہو جائے تو اس عدت میں شوہر ہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو چھ سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لوٹایا اور جدید نکاح نہیں کیا اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں لیکن متن حدیث غیر معروف ہے شاید داؤد بن حصین کے حفظ کی وجہ سے یوں ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص مسلمان ہوا پھر اس کی بیوی بھی اسلام لے آئی تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بھی میرے ساتھ مسلمان ہو چکی ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی طرف لوٹا دیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ میں نے عبد بن حمید سے سنا فرماتے ہیں میں نے

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيْدٍ فَقَالَ يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَجْوَدُ إِسْنَادًا وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ۔

یزید بن ہارون کو محمد بن اسحاق سے یہ حدیث اور حجاج کی روایت جو انہوں نے بواسطہ عمرو بن شعیب اور ان کے والد ان کے دادا سے مرفوعاً روایت کی ذکر کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ساتھ ابو العاص کی طرف لوٹایا یزید بن ہارون فرماتے ہیں حدیث ابن عباس سند کے اعتبار سے زیادہ کھری ہے اور عمل عمرو بن شعیب کی روایت پر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوْتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا۔

عورت کا مہر مقرر نہ ہوا اور شوہر مر جائے تو اس کا حکم

۱۱۴۲ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْجَرَّاحِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کسی عورت سے شادی کی لیکن نہ تو مہر مقرر کیا اور نہ ہی جماع کیا کہ وہ مر گیا (تو اس کا کیا حکم ہے؟) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے خاندان کی دوسری عورتوں کے برابر مہر ہے نہ کم ہو گا نہ زیادہ۔ اس پر عدت بھی ہے اور اس کے لئے ترکہ بھی۔ معقل بن سنان اشجعی نے اٹھ کر کہا ہمارے خاندان کی ایک عورت بروع بنت واشق کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی فیصلہ کیا تھا اس بات پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے۔ اس باب میں حضرت جراح رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۴۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَلَمْ

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون عبدالرزاق اور سفیان، منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور آپ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت علی بن ابی طالب، زید بن ثابت، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں نے فرمایا جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور مہر مقرر نہ کیا جائے تو جماع سے پہلے فوت ہونے

يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ قَالُوا لَهَا الْمِيرَاثُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ لَوْ ثَبَتَ حَدِيثُ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ لَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ رَجَعَ بِمِصْرَ عَنْ هَذَا الْقَوْلِ وَقَالَ بِحَدِيثِ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ۔

کی صورت میں اس کے لئے ترکہ بھی ہوگا اور عدت بھی گزارے گی لیکن مہر کی حقدار نہیں۔ امام شافعی کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں اگر بروع بنت واشق والی روایت ثابت بھی ہو جائے تو بھی حجت وہی بات ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ امام شافعی کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے مصر جا کر رجوع کر لیا اور روایت بروع بنت واشق کے مطابق قائل ہو گئے۔

أَبْوَابُ الرَّضَاعِ

ابوابِ رضاعت

بَابُ ٧٧٩ مَا جَاءَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

نسب اور رضاعت سے حرمت برابر ہے

١١٢٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ حَبِيبَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو (رشتہ) نسب سے حرام کیا وہی رضاعت سے حرام فرمایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

١١٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدائش سے حرام کیا وہ رضاعت سے بھی حرام کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث علی بھی حسن صحیح ہے عام صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے ہم اس مسئلہ میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پاتے۔

بَابُ ۸۸ مَا جَاءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

۱۱۴۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا لَبَنَ الْفَحْلِ وَالْأَصْلُ فِي هٰذَا حَدِيثُ عَائِشَةَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

۱۱۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ أَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرَى غُلَامًا أَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ وَهٰذَا تَفْسِيرُ لَبَنِ الْفَحْلِ وَهٰذَا الْأَصْلُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

بَابُ ۸۹ مَا جَاءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

رضاعت سے مرد کا تعلق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میرے رضاعی چچا تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں تمہارے پاس آنا چاہیے کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا آپ نے فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں انہیں تمہارے پاس آنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے انہوں نے رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے اجازت دی ہے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ سے پوچھا گیا ایک شخص کی دو بیویوں میں سے ایک نے کسی لڑکی کو اور دوسری نے کسی لڑکے کو دودھ پلایا کیا اس لڑکے کے لیے وہ لڑکی حلال ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ "منی" تو ایک ہی ہے "لبن الفحل" (مرد کے دودھ) سے بھی یہی مراد ہے اور اس باب میں یہی اصل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

ایک یا دو گھونٹ دودھ چوسنے سے حرمت نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "ایک یا دو گھونٹ چوسنے سے نکاح حرام نہیں ہوتا۔" اس باب میں حضرت ام الفضل اور ابو ہریرہ رضی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالزُّبَيْرِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالَتْ عَائِشَةُ أُنْزِلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسٌ وَصَارَ إِلَى خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ۔

عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت زبیر اور ابن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں محمد بن دینار نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن زبیر اور زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا اس میں محمد بن دینار اور حضرت زبیر کے واسطے کا اضافہ ہے، یہ غیر محفوظ ہے۔ بواسطہ ابن ابی ملیکہ اور عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت محدثین کے نزدیک صحیح ہے۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قرآن میں دس دفعہ پینے سے حرمت کا حکم نازل ہوا جو واضح ہے پھر پانچ کا حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ کا رہ گیا جو معلوم ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال ہوا اور وہ حکم اسی طرح برقرار ہے۔

١١٢٩۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا وَبِهٰذَا كَانَتْ عَائِشَةُ تُفْتِي وَبَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ أَحْمَدُ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَقَالَ إِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ فِي خَمْسِ رَضَعَاتٍ فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ وَجَبُنَ عَنْهُ أَنْ يَقُولَ فِيهِ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُحَرِّمُ قَلِيلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيرُهُ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ

اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن، مالک، عبداللہ بن ابی بکر اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث روایت کی۔ اسی پر حضرت عائشہ اور بعض دیگر ازواج مطہرات فتویٰ دیا کرتی تھیں۔ امام شافعی اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ امام احمد نے حدیث کے مطابق فرمایا کہ ایک یا دو مرتبہ چوسنے سے نکاح حرام نہیں ہوتا۔ نیز فرماتے ہیں اگر کوئی شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پانچ بار دودھ چوسنے کے قول کو اپنائے تو یہ بھی قوی ہے۔ اور اس میں کچھ کہنا بزدلی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء فرماتے ہیں رضاعت کم ہو

ابْنِ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعٍ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ۔

بَابُ ۷۸۲ مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ دَعْهَا عَنْكَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَجَازُوا شَهَادَةَ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ وَيُؤْخَذُ يَمِينُهَا وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ حَتّٰى يَكُونَ أَكْثَرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَيُكْنٰى أَبَا مُحَمَّدٍ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدِ اسْتَقْضَاهُ عَلَى الطَّائِفِ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ

یا زیادہ جو پیٹ میں پہنچے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، وکیع اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

رضاعت میں ایک عورت کی گواہی

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ فام عورت ہمارے ہاں آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ فام عورت نے آکر کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اور وہ جھوٹ کہتی ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ پھیر لیا میں آپ کے سامنے آگیا اور کہا بلاشبہ وہ جھوٹی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسی (بیوی) کو کیسے رکھ سکتے ہو جب کہ اس عورت کا خیال ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ تم اسے چھوڑ دو۔ حدیث عقبہ بن حارث حسن صحیح ہے متعدد افراد نے اسے بواسطہ ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت کیا لیکن انہوں نے نہ تو عبید بن ابی مریم کا واسطہ ذکر کیا اور نہ ہی "اسے چھوڑ دو" کے الفاظ مذکور ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں نے رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رضاعت میں ایک عورت کی گواہی جائز ہے۔ لیکن اس سے قسم لی جائے۔ احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک رضاعت میں ایک عورت کی گواہی ناکافی ہے زیادہ ہونی چاہئیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ مراد ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں طائف کا قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریج ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے تیس صحابہ کرام کو پایا۔ ابن جریج مزید فرماتے ہیں کہ میں نے

عن ابن ابی ملیکة ادرکت ثلثین من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم سمعت ابا نصر بن معاذ يقول سمعت وکيعا يقول لا تجوز شهادة امرأة واحدة في الرضاع في الحکم ويفارقها في الورع۔

باب ۸۳ ما جاء ان الرضاعة لا تحرم الا في الصغر دون الحولين

۱۱۵۱۔ حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا يحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء في الثدي وکان قبل الفطام هذا حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبي صلی الله علیه وسلم وغيرهم ان الرضاعة لا تحرم الا ما کان دون الحولين وما کان بعد الحولين الکاملين فانه لا يحرم شيئا وفاطمة بنت المنذر بن الزبير بن العوام وهي امرأة هشام بن عروة۔

باب ۸۴ ما يذهب مذمة الرضاع۔

۱۱۵۲۔ حدثنا قتيبة نا حاتم بن اسمٰعيل عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج بن حجاج الاسلمي عن ابيه انه سال النبي صلی الله علیه وسلم فقال يا رسول الله ما يذهب عني مذمة الرضاع فقال غرة عبد او امة هذا حديث حسن صحيح هکذا رواه يحيی بن سعيد القطان وحاتم بن اسمٰعيل وغير واحد عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج بن حجاج عن ابيه عن النبي صلی

جارود بن معاذ سے سنا انہوں نے وکیع سے نقل کیا کہ حکم اور فیصلہ کے لئے رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی نہیں لیکن عورت کو چھوڑ دینا ہی تقویٰ ہے

دو سال سے کم عمر میں رضاعت سے حرمت ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "رضاعت سے نکاح اسی وقت حرام ہوتا ہے جب بچہ کی آنتیں عورت کے پستانوں کے دودھ سے کھلیں اور یہ دودھ چھڑانے سے پہلے ہوتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ رضاعت سے حرمت نکاح اسی وقت ہے جب بچہ دو سال سے کم عمر کا ہو دو سال پورے ہونے پر رضاعت سے حرمت ثابت نہ ہوگی۔ فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام ہشام بن عروہ کی زوجہ ہیں۔

حق رضاعت کی ادائیگی

حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا "یا رسول اللہ! حق رضاعت کس چیز سے ادا ہو سکتا ہے؟" آپ نے فرمایا "ایک مملوک غلام یا لونڈی" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان، حاتم بن اسماعیل اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ اور حجاج، حجاج اسلمی سے اسی طرح مرفوعاً روایت کی ہے۔ سفیان بن

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى هٰؤُلَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ يُكْنَى أَبَا الْمُنْذِرِ وَقَدْ أَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مَعْنَى قَوْلِهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ يَقُولُ إِنَّمَا يَعْنِي ذِمَامَ الرَّضَاعَةِ وَحَقَّهَا يَقُولُ إِذَا أَعْطَيْتَ الْمُرْضِعَةَ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَدْ قَضَيْتَ ذِمَامَهَا وَيُرْوَى عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ فَقَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيلَ هٰذِهِ كَانَتْ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

١١٥٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا۔

١١٥٤۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا وَرَوَى عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ زَوْجَ بَرِيرَةَ وَكَانَ عَبْدًا

عیینہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ، اور حجاج، حجاج اسلمی سے مرفوعاً روایت کیا۔ حدیث ابن عیینہ غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے واسطہ سے روایت کیا ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ جملہ "کون سی چیز حق رضاعت کو دور کر سکتی ہے" سے مراد حق رضاعت ہے یعنی جب تو نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی کا دے دی تو اس کا حق ادا کر دیا۔ ابو طفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خاتون آئیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک بچھائی وہ اس پر بیٹھ گئیں جب وہ چلی گئیں تو کہا گیا یہ وہ خاتون ہیں (حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا) جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔

شوہر والی لونڈی آزاد کی جائے تو اس کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں بریرہ کا خاوند ایک غلام تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دیا تو انہوں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور اگر ان کے خاوند آزاد ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ اختیار نہ دیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں "بریرہ کے خاوند آزاد تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا"۔ حدیث عائشہ (اول حدیث) حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں بریرہ کے شوہر غلام تھے۔ عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا إِذَا كَانَتِ الْأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَأُعْتِقَتْ فَلَا خِيَارَ لَهَا وَإِنَّمَا يَكُوْنُ لَهَا الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَتْ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى أَبُوْ عَوَانَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قِصَّةِ بَرِيْرَةَ قَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

۱۱۵۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيْرَةِ يَوْمَ أُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ وَاللّٰهِ لَكَأَنِّيْ بِهِ فِيْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيْهَا وَإِنَّ دُمُوْعَهُ لَتَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ مِهْرَانَ وَيُكْنٰى أَبَا النَّضْرِ۔

بَابُ ۷۸۶ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ۔

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَأَبِيْ أُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ

کہتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بریرہ کے خاوند کو دیکھا وہ غلام تھے۔ اور ان کا نام مغیث تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یونہی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی لونڈی کسی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو پھر وہ آزاد کر دی جائے تو اسے کوئی اختیار حاصل نہیں اختیار اس صورت میں ہے جب وہ کسی غلام کے نکاح میں ہو اور آزاد کی جائے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے متعدد افراد نے بواسطہ اعمش ابراہیم اور اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا ابو عوانہ نے یہ حدیث بواسطہ اعمش، ابراہیم اور اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی اسود نے کہا بریرہ کے خاوند آزاد تھے۔ بعض تابعی علماء اور بعد کے اہل علم جیسے حضرت سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جس دن بریرہ آزاد کی گئیں ان کے خاوند بنی مغیرہ کے سیاہ فام غلام تھے قسم بخدا! (اب ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا میں مدینہ طیبہ کے راستوں اور اس کے ارد گرد ان کے ساتھ پھر رہا ہوں ان کے آنسو داڑھی پر بہہ رہے ہیں اور وہ بریرہ کو راضی کر رہے ہیں تاکہ وہ انہیں اختیار کرے لیکن بریرہ نے ایسا نہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سعید بن ابی عروبہ سے مراد، سعید بن مہران ہیں ان کی کنیت ابو النضر ہے۔

لڑکا صاحب فراش کیلئے ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لڑکا صاحب فراش[۱] کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں[۲]۔ اس باب میں حضرت عمر، عثمان، عائشہ، ابو امامہ، عمرو بن خارجہ، عبد اللہ بن عمرو، براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث

۱؎ صاحب فراش (بستر والے) سے شوہر مراد ہے (مترجم)

۲؎ یعنی زانی کے لیے ذلت و رسوائی ہے (مترجم)

أرقم حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وقد رواه الزهري عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة عن أبي هريرة والعمل على هذا عند أهل العلم

باب ۸۵ ما جاء في الرجل يرى المرأة فتعجبه

۱۱۵۷ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الأعلى بن عبد الأعلى نا هشام بن أبي عبد الله وهو الدستوائي عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى امرأة فدخل على زينب فقضى حاجته وخرج وقال إن المرأة إذا أقبلت أقبلت في صورة شيطان فإذا رأى أحدكم امرأة فأعجبته فليأت أهله فإن معها مثل الذي معها وفي الباب عن ابن مسعود حديث جابر حديث حسن صحيح غريب وهشام بن أبي عبد الله هو صاحب الدستوائي هو هشام بن سنبر۔

باب ۸۶ ما جاء في حق الزوج على المرأة

۱۱۵۸ - حدثنا محمود بن غيلان نا النضر بن شميل نا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كنت آمرا أحدا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها وفي الباب عن معاذ بن جبل وسراقة بن مالك بن جعشم وعائشة وابن عباس وعبد الله بن أبي أوفى وطلق بن علي وأم سلمة وأنس وابن عمر حديث أبي هريرة حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي

ابو ہریرہ حسن صحیح ہے زہری نے اسے بواسطہ سعید بن مسیب اور ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

کسی عورت کو دیکھے اور وہ بھلی معلوم ہو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت دیکھی پھر آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اپنی حاجت پوری کی پھر تشریف لے گئے۔ اور فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے پس اگر تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس آجائے کیونکہ اس کے پاس بھی وہ چیز ہے جو اس (دوسری) کے پاس ہے گی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث جابر حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام بن ابی عبداللہ صاحب دستوائی ہیں انہیں ہشام بن سنبر کہا جاتا ہے۔

خاوند کے حقوق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔" اس باب حضرت معاذ بن جبل، سراقہ بن مالک بن جعشم، عائشہ، ابن عباس، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، طلق بن علی، ام سلمہ، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن اس طریق یعنی بواسطہ محمد بن عمرو اور ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب

هريرة۔

١١٥٩۔ حدثنا هناد نا ملازم بن عمرو حدثني عبد الله بن بدر عن قيس بن طلق عن أبيه طلق بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا الرجل دعا زوجته لحاجته فلتأته وإن كانت على التنور هذا حديث غريب۔

١١٦٠۔ حدثنا هناد نا ملازم بن علي الكوفي نا محمد بن فضيل عن عبد الله بن عبد الرحمن أبي نصر عن مساور الحميري عن أمه عن أم سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما امرأة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة هذا حديث حسن غريب۔

باب ٧٨٩ ما جاء في حق المرأة على زوجها

١١٦١۔ حدثنا أبو كريب محمد بن العلاء نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا أبو سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا وخياركم خياركم لنسائهم وفي الباب عن عائشة وابن عباس حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح۔

١١٦٢۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال نا الحسين بن علي الجعفي عن زائدة عن شبيب بن غرقدة عن سليمان بن عمرو بن الأحوص قال ثني أبي أنه شهد حجة الوداع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله وأثنى عليه وذكر ووعظ فذكر في الحديث قصة فقال ألا واستوصوا بالنساء خيرا فإنما هن عوان عندكم ليس تملكون منهن شيئا غير ذلك إلا أن يأتين

ہے۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شوہر بیوی کو اپنی حاجت (صحبت) کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی" یہ حدیث حسن غریب ہے۔

. . . .

بیوی کے حقوق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین اخلاق والا سب سے کامل مومن ہے۔ اور تم میں بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں" اس باب میں حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

سلیمان بن عمرو بن احوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حدیث بیان کی فرماتے ہیں میں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت فرمائی۔ راوی نے پورا واقعہ ذکر کیا اور کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! میں تمہیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں وہ تمہارے پاس مقید ہیں تم ان کی کسی چیز کے مالک نہیں ہو البتہ یہ کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کی مرتکب ہوں

بفاحشة مبينة فإن فعلن فاهجروهن في المضاجع واضربوهن ضربا غير مبرح فإن أطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا ألا إن لكم على نسائكم حقا ولنسائكم عليكم حقا فأما حقكم على نسائكم فلا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا يأذن في بيوتكم لمن تكرهون ألا وحقهن عليكم أن تحسنوا إليهن في كسوتهن وطعامهن. هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله عوان عندكم يعني أسرى في أيديكم.

باب ٩٠٧ ـ ما جاء في كراهية إتيان النساء في أدبارهن

١١٦٣ ـ حدثنا أحمد بن منيع وهناد قالا نا أبو معاوية عن عاصم الأحول عن عيسى بن حطان عن مسلم بن سلام عن علي بن طلق قال أتى أعرابي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله الرجل منا يكون في الفلاة فتكون منه الرويحة وتكون في الماء قلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فسا أحدكم فليتوضأ ولا تأتوا النساء في أعجازهن فإن الله لا يستحيي من الحق وفي الباب عن عمر وخزيمة بن ثابت وابن عباس وأبي هريرة حديث علي بن طلق حديث حسن سمعت محمدا يقول لا أعرف لعلي بن طلق عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث الواحد ولا أعرف هذا الحديث من حديث طلق بن علي السحيمي وكأنه رأى أن هذا رجل آخر من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وروى وكيع هذا الحديث.

١١٦٤ ـ حدثنا قتيبة وغير واحد قالوا نا

اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں علیحدہ چھوڑ دو (اگر نہ مانیں) پھر ہلکی مار مارو پس اگر تمہاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو سن لو! تمہارے عورتوں پر اور عورتوں کے تمہارے ذمہ کچھ حقوق ہیں۔ تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں کو تمہارے ناپسندیدہ لوگوں سے پامال نہ کرائیں اور ایسے لوگوں کو تمہارے گھروں میں نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو تمہارے ذمہ ان کا یہ حق ہے کہ ان سے بھلائی کرو عمدہ لباس اور اچھی غذا دو۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے "عوان عندکم" کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔

عورت سے غیر فطری حرکت کرنا منع ہے

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے خفیف سی ہوا نکلتی ہے وہاں پانی کی قلت ہوتی ہے (تو کیا کرے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا نکلے تو وہ وضو کرے اور عورتوں سے غیر محل میں جماع نہ کرو اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت عمر، خزیمہ بن ثابت، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی بن طلق حسن ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی بن طلق کی یہی ایک روایت مجھے معلوم ہے اور میں طلق بن علی سحیمی سے یہ روایت نہیں پہچانتا گویا کہ امام بخاری کے خیال میں یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ وکیع نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ وَعَلِيٌّ هَذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ۔

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے اور عورتوں سے غیر محل میں جماع نہ کرو۔ یہ علی، علی بن طلق ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھتا جو کسی مرد یا عورت سے غیر فطری عمل کرے"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۷۹۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزِّينَةِ۔

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَهُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

عورتوں کو زینت کے ساتھ باہر جانا منع ہے

حضرت میمونہ بنت سعد (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادمہ) سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کے ساتھ دامن گھسیٹتے ہوئے (اترا کر) چلنے والی عورت قیامت کی تاریکی کی طرح ہے جس میں کوئی روشنی نہ ہو"۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور موسیٰ بن عبیدہ کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اور (ویسے) وہ سچے ہیں۔ شعبہ اور ثوری نے ان سے (احادیث) روایت کی ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ موسیٰ بن عبیدہ سے مرفوعاً مروی نہیں ہے۔

بَابُ ۷۹۲ مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ۔

۱۱۶۷- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

غیرت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اپنی شایان شان غیرت فرماتا ہے اور مومن

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثُ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ اسْمُهُ مَيْسَرَةُ وَالْحَجَّاجُ يُكْنَى أَبَا الصَّلْتِ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.

۱۱۶۸ حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى نَا أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ فَقَالَ هُوَ فَطِنٌ كَيِّسٌ

بَابُ (۹۳) فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا

۱۱۶۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا كَانَتْ مُوسِرَةً وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ هَلْ تَحُجُّ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجِبُ عَلَيْهَا الْحَجُّ لِأَنَّ الْمَحْرَمَ مِنَ السَّبِيلِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالُوا إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ فَلَمْ تَسْتَطِعْ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات پر غیرت فرماتا ہے کہ مومن حرام کام کا مرتکب ہو۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے۔ بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، عروہ اور اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی۔ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ حجاج صواف، حجاج بن ابی عثمان ہیں۔ ابوعثمان کا نام میسرہ ہے۔ حجاج کی کنیت ابوالصلت ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

ہمیں ابوبکر عطار نے بواسطہ علی بن عبداللہ مدینی خبر دی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حجاج صواف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ذہین دانا ہے۔

عورت کا اکیلے سفر کرنا منع ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر تنہا کرے اس کے باپ، بھائی، خاوند، بیٹے اور محرم میں سے کوئی ایک اس کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے آپ نے فرمایا کوئی عورت ایک دن رات کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ محرم کے بغیر عورت کے سفر کو مکروہ جانتے ہیں۔ جو عورت مالدار ہو اور اس کا محرم کوئی نہ ہو تو اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ حج کرے یا نہ؟ بعض علماء فرماتے ہیں اس پر حج فرض نہیں کیوں کہ محرم بھی "سبیل" (قدرت) میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہوں" لہٰذا محرم کے بغیر عورت کو مکہ مکرمہ پہنچنے کی طاقت نہیں۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ الطَّرِيقُ آمِنًا فَإِنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ .

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

بَابُ ۹۴ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى الْمُغِيبَاتِ

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا مَعْنَى كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ عَلَى نَحْوِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْحَمْوُ يُقَالُ الْحَمْوُ أَخُو الزَّوْجِ كَأَنَّهُ كَرِهَ لَهُ أَنْ يَخْلُوَ بِهَا .

بَابُ ۹۵

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خَشْرَمٍ يَقُولُ

بعض علماء فرماتے ہیں راستہ پرامن ہو تو وہ لوگوں کے ہمراہ حج کے لئے جا سکتی ہے۔ مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کوئی عورت، محرم کے بغیر ایک دن رات کا (بھی) سفر نہ کرے"۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خاوند کی عدم موجودگی میں کسی عورت کے پاس جانے کی ممانعت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا "وہ تو موت ہے"۔ اس باب میں حضرت عمر جابر اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عقبہ بن عامر حسن صحیح ہے۔ عورتوں کے پاس جانے کی کراہت اس حدیث کے مطابق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد کسی تنہا عورت کے پاس ہو تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ "حمو" کے معنی "خاوند کے بھائی" کے ہیں گویا کہ آپ نے اس کے لئے اپنی بھاوجہ کے پاس تنہا ٹھہرنے سے منع فرمایا۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن عورتوں کے خاوند موجود نہ ہوں ان کے پاس نہ جاؤ کیوں کہ شیطان تمہارے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے لئے بھی ایسا ہی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری مدد فرمائی اور میں اس سے محفوظ ہو گیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ بعض محدثین نے مجالد بن سعید کے

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ اللهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ يَعْنِي فَأَسْلَمُ أَنَا مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ وَالشَّيْطَانُ لَا يُسْلِمُ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ وَالْمُغِيبَةُ الْمَرْأَةُ الَّتِي يَكُونُ زَوْجُهَا غَائِبًا وَالْمُغِيبَاتُ جَمَاعَةُ الْمُغِيبَةِ

بَابٌ ٩٦٧

١١٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بَابٌ ٩٦٨

١١٧٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرِوَايَةُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّامِيِّينَ أَصْلَحُ وَلَهُ عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ مَنَاكِيرُ.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ٩٦٩ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

١١٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ

حفظ میں کلام کیا ہے۔ میں نے علی بن خشرم سے سنا وہ فرماتے ہیں سفیان ابن عیینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "ولکن اللہ الخ" کی تفسیر میں فرمایا یعنی میں اس سے محفوظ ہو گیا ہوں سفیان فرماتے ہیں شیطان مسلمان نہیں ہوتا "مغیبات" مغیبۃ کی جمع ہے اور یہ وہ عورت ہے جس کا خاوند گھر میں موجود نہ ہو۔

عورت کا پردہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

خاوند کو پریشان کرنا منع ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دکھ پہنچاتی ہے تو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے غارت کرے اسے ایذا نہ پہنچا وہ تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آئے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسماعیل بن عیاش کی شامیوں سے روایت زیادہ درست ہے۔ لیکن حجاز اور عراق والوں سے وہ منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔

ابوابِ طلاق ولعان

سنت طلاق

حضرت یونس بن جبیر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے

زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذٰلِكَ حَدِيثُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَهِيَ طَاهِرٌ فَإِنَّهُ يَكُونُ لِلسُّنَّةِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَكُونُ ثَلَاثًا لِلسُّنَّةِ إِلَّا أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَإِسْحَاقَ وَقَالُوا فِي طَلَاقِ الْحَامِلِ يُطَلِّقُهَا مَتٰى شَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيقَةً.

بَابُ ۹۵: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی انہوں نے فرمایا تم عبداللہ بن عمر کو پہچانتے ہو انہوں نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے رجوع کا حکم فرمایا۔ یونس کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا اس سوال سے خاموش رہو دیکھو اگر وہ عاجز ہو جائے یا احمق بن جائے تو کیا طلاق شمار نہیں کی جائے گی (یعنی وہ طلاق واقع ہوگی)

حضرت سالم اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں رجوع کرنے کا حکم دو پھر پاکیزگی یا حمل کی حالت میں طلاق دیں۔ حضرت ابن عمر سے یونس بن جبیر اور سالم دونوں کی روایات صحیح ہیں۔ متعدد طرق سے یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء کا اس پر عمل ہے اس پاکیزگی میں طلاق دینا سنت ہے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ بعض علماء فرماتے ہیں پاکیزگی کی حالت میں تین طلاقیں دے تو وہ بھی سنت طلاق ہوگی۔ امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں تین طلاقیں نہیں بلکہ صرف ایک طلاق دینا سنت ہے۔ ثوری اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔ حاملہ عورت کو جس وقت چاہے طلاق دے امام شافعی احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں مہینے میں ایک طلاق دے۔

طلاق بائن

عبداللہ بن یزید بن رکانہ بواسطہ والد اپنے دادا رکانہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي طَلَاقِ الْبَتَّةِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ وَاحِدَةً وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيْهِ نِيَّةُ الرَّجُلِ إِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ وَإِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ نَوٰى ثِنْتَيْنِ لَمْ تَكُنْ إِلَّا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي الْبَتَّةِ إِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَإِنْ نَوٰى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَيْنِ وَإِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ

١١٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ أَنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوْبُ فَلَقِيْتُ كَثِيْرًا مَوْلٰى بَنِي سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلٰى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِهٰذَا وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفٌ وَلَمْ يُعْرَفْ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ حَافِظًا صَاحِبَ حَدِيْثٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَمْرُكِ

عورت کو طلاق بائن دی ہے آپ نے فرمایا تو نے کیا نیت کی تھی؟ عرض کیا "ایک طلاق کی نیت" آپ نے فرمایا "خدا کی قسم؟" میں نے عرض کیا "ہاں خدا کی قسم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی ہوگی جو تم نے نیت کی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا طلاق بائن میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ ایک ہی طلاق ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے تین قرار دی ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں طلاق دینے والے کی نیت کا اعتبار ہے ایک کی نیت کرے تو ایک، تین کی نیت ہو تو تین واقع ہوں گی اور اگر دو کی نیت ہو تو صرف ایک واقع ہوگی۔ ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ مالک بن انس رحمہم اللہ فرماتے ہیں اگر عورت کے پاس گیا ہے تو تین طلاقیں شمار ہوں گی۔ امام شافعی فرماتے ہیں ایک کی نیت سے ایک واقع ہوگی اور وہ رجوع کر سکتا ہے دو کی نیت ہو تو دو اور تین کی نیت کرے تو تین طلاقیں واقع ہوں گی۔

بیوی کو "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ" کے الفاظ کہنا

حماد بن زید فرماتے ہیں میں نے ایوب سے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ حسن کے سوا کسی اور نے "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے" کے الفاظ کو تین طلاق قرار دیا ہو انہوں نے فرمایا "میں حسن کے سوا کسی کو نہیں جانتا" پھر فرمایا "اے اللہ بخشش فرما" مگر وہ جو مجھ سے قتادہ نے بواسطہ کثیر مولیٰ بن سمرہ ابوسلمہ اور ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ تین طلاقیں ہیں۔ ایوب فرماتے ہیں میں نے کثیر مولیٰ سمرہ سے ملاقات کر کے اس کے بارے میں پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا پھر میں حضرت قتادہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی خبر دی انہوں نے فرمایا "کثیر بھول گئے" اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ سلیمان بن حرب، حماد بن زید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے یہ حدیث روایت کی۔ لیکن حضرت ابوہریرہ پر موقوف ہے۔ امام بخاری کے نزدیک یہ مرفوع نہیں۔ علی بن نصر، حافظ اور صاحب حدیث

بِيَدِكِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ هِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهَا وَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا وَأَنْكَرَ الزَّوْجُ وَقَالَ لَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا بِيَدِهَا إِلَّا فِي وَاحِدَةٍ اسْتُحْلِفَ الزَّوْجُ وَكَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ مَعَ يَمِينِهِ وَذَهَبَ سُفْيَانُ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ وَأَمَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فَقَالَ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَأَمَّا إِسْحَاقُ فَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

ہیں اہل علم کا ان الفاظ "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے" میں اختلاف ہے بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بھی ہیں نے فرمایا کہ ایک طلاق واقع ہو گی متعدد تابعین اور دیگر علماء کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فیصلہ وہی ہو گا جو عورت کرے گی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مرد جب عورت کو طلاق کا اختیار دے اور عورت اپنے نفس کو تین طلاقیں دے دے جب کہ خاوند انکار کرے اور کہے میں نے تو صرف ایک طلاق کا اختیار دیا ہے تو اس صورت میں خاوند کو قسم دی جائے گی اور قسم کے ساتھ مرد کا قول ہی معتبر ہو گا۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں فیصلہ وہی ہو گا جو عورت کرے امام احمد کا بھی یہی قول ہے۔ امام اسحاق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ کا قول اختیار کیا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ

بیوی کو طلاق کا اختیار دینا

١١٧٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہی اختیار کیا کیا یہ طلاق تھی؟ (یعنی طلاق نہ تھی)

١١٨٠- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْخِيَارِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُمَا قَالَا إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَرُوِيَ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا أَيْضًا وَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَإِنِ اخْتَارَتْ

بندار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، اعمش، ابوالضحیٰ اور مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اختیار دینے میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اگر وہ عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک بائن طلاق واقع ہو گی۔ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک طلاق رجعی ہو گی۔ اور اگر شوہر کو اختیار کرے تو کوئی چیز نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک بائنہ طلاق اور اگر خاوند کو اختیار کرے تو ایک رجعی طلاق واقع ہو گی۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر خاوند کو اختیار کرے تو ایک اور اگر اپنے آپ

لَهَا ثَلَاثًا وَذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي هٰذَا الْبَابِ إِلَى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ۔

کو اختیار کرے تو تین طلاقیں ہوں گی۔ اکثر فقہاء صحابہ کرام اور تابعین نے اس باب میں حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول اختیار کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول اپنایا۔

باب ٨٣٢ مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

تین طلاق والی کے لئے گھر اور نفقہ نہیں

١١٨١ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِيرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ۔

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے فرماتی ہیں عہد رسالت میں میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لئے نہ تو گھر ہے اور نہ نفقہ۔ مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ایک عورت کی بات سے کتاب وسنت کو نہیں چھوڑ سکتے نہ معلوم اسے یاد رہا یا بھول گئی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مطلقہ ثلاثہ کو گھر اور نفقہ دیتے تھے۔

١١٨٢ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ وَإِسْمَاعِيلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَنَا دَاوُدُ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ وَفِي حَدِيثِ دَاوُدَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيُّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالُوا لَيْسَ لِلْمُطَلَّقَةِ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ إِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں فاطمہ بنت قیس کے پاس گیا اور ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے بارے پوچھا انہوں نے فرمایا میرے خاوند نے مجھے بائن طلاق دی تھی میں نے ان سے گھر اور نفقہ کے بارے میں جھگڑا کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر اور نفقہ نہ دیا حدیث ابوداؤد میں ہے حضرت فاطمہ نے فرمایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر ایام عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے۔ حسن بصری، عطاء بن ابی رباح اور شعبی بھی اسی کے قائل ہیں۔ احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اگر خاوند رجوع کا مالک نہ ہو تو مطلقہ عورت کے لئے گھر اور نفقہ نہیں۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما بھی ہیں، فرماتے ہیں تین طلاق والی عورتوں کے لئے گھر اور نفقہ ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اس کے لئے گھر ہے

وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنَى بِكِتَابِ اللهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ قَالُوا هُوَ الْبَذَاءُ أَنْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ قَيْسٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنَى لِمَا كَانَتْ تَبْذُو عَلَى أَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

بَابُ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

١١٨٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رُوِيَ ذَلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَنْصُوبَةِ إِنَّهَا تَطْلُقُ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ قَالُوا إِذَا وَقَّتَ نَزَلَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ إِذَا سَمَّى امْرَأَةً بِعَيْنِهَا أَوْ وَقَّتَ وَقْتًا أَوْ قَالَ إِنْ تَزَوَّجْتُ مِنْ كُورَةِ

لیکن نفقہ نہیں۔ مالک بن انس، لیث بن سعد اور شافعی کا یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں ہم نے قرآن کے مطابق اس کے لئے سکنیٰ (گھر) کا قول کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انہیں گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ بے حیائی سے مراد یہ ہے کہ شوہر سے بدکلامی کریں۔ امام شافعی نے فاطمہ بنت قیس کے واقعہ سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سکنیٰ مقرر نہیں فرمایا کیونکہ انہوں نے خاوند سے بدکلامی کی۔ امام شافعی فرماتے ہیں فاطمہ بنت قیس کے واقعہ پر مشتمل حدیث کی رو سے ایسی عورت کے لئے نفقہ بھی نہیں۔

نکاح سے پہلے طلاق نہیں

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انسان جس چیز کا مالک نہیں اس میں اس کے لئے نہ نذر ہے نہ آزاد کرنا اور نہ ہی طلاق"۔ اس باب میں حضرت علی، معاذ، جابر، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن صحیح ہے اور اس باب میں مروی روایات میں یہ نہایت حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے حضرت علی بن ابی طالب ابن عباس، جابر بن عبداللہ، سعید بن مسیب، حسن، سعید بن جبیر، علی بن حسین، شریح، جابر بن زید اور متعدد فقہاء تابعین سے یہی مروی ہے۔ امام شافعی بھی یہی فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کسی قبیلے کی طرف منسوب عورت کی شرط سے طلاق واقع ہو جائے گی (یعنی یہ کہ فلاں قبیلہ کی عورت سے نکاح کر لوں تو طلاق ہے اس صورت میں طلاق ہو جائے گی) ابراہیم نخعی، شعبی اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ اگر کوئی وقت مقرر کر لیا طلاق ہو جائے گی سفیان ثوری اور مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ کہ جب کسی خاص عورت کا نام لے یا کوئی وقت مقرر کرے یا کہے اگر میں فلاں شہر کی عورت سے نکاح کر لوں تو اسے طلاق ہے) ان صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق ہو جائے گی

كذا فإنه إن تزوج فإنها تطلق وأما ابن المبارك فشدد في هذا الباب وقال إن فعل لا أقول هي حرام وذكر عن عبد الله بن المبارك أنه سئل عن رجل حلف بالطلاق أن لا يتزوج ثم بدا له أن يتزوج هل له رخصة بأن يأخذ بقول الفقهاء الذين رخصوا في هذا فقال ابن المبارك إن كان يرى هذا القول حقا من قبل أن يبتلى بهذه المسئلة فله أن يأخذ بقولهم فأما من لم يرض بهذا فلما ابتلي أحب أن يأخذ بقولهم فلا أرى له ذلك وقال أحمد إن تزوج لا آمره أن يفارق امرأته وقال إسحاق أنا أجيز في المنصوبة لحديث ابن مسعود وإن تزوجها لا أقول تحرم عليه امرأته ووسع إسحاق في غير المنصوبة.

باب ما جاء أن طلاق الأمة تطليقتان

١١٨٤ - حدثنا محمد بن يحيى النيسابوري نا أبو عاصم عن ابن جريج قال نا مظاهر بن أسلم قال حدثني القاسم عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال طلاق الأمة تطليقتان وعدتها حيضتان قال محمد بن يحيى وثنا أبو عاصم نا مظاهر بهذا وفي الباب عن عبد الله بن عمر حديث عائشة حديث غريب لا نعرفه مرفوعا إلا من حديث مظاهر بن أسلم ومظاهر لا يعرف له في العلم غير هذا الحديث والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري والشافعي وأحمد وإسحاق.

باب ما جاء فيمن يحدث نفسه بطلاق امرأته

١١٨٥ - حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن قتادة عن

گی۔ ابن مبارک نے اس باب میں سختی کی۔ اور فرمایا میں نہیں کہتا کہ حرام ہے واقعہ یہ ہے کہ آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے طلاق کی قسم کھائی کہ نکاح نہیں کروں گا۔ پھر اسے نکاح کا خیال آیا کیا اس کے لئے اجازت ہے کہ ان فقہاء کا قول اختیار کرے جنہوں نے اس کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارک نے فرمایا اگر اس میں مبتلا ہونے سے پہلے اس قول کو سچ سمجھتا تھا تو اختیار کر سکتا ہے اور جو شخص پہلے پسند نہیں کرتا تھا مبتلا ہونے کے بعد ان کا قول اختیار کرنا چاہتا ہے تو اسے اجازت نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر نکاح کریں تو میں اسے عورت کو جدا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسحاق فرماتے ہیں میں حدیث ابن مسعود کی وجہ سے کسی کی طرف منسوب عورت کے متعلق جواز کا حکم دیتا ہوں اور میں نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہے غیر منسوبہ کے بارے میں بھی اسحاق نے گنجائش دی ہے۔

لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں ابو عاصم نے مظاہر سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

حدیث عائشہ غریب ہے ہم اسے صرف مظاہر بن اسلم کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ مظاہر کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث معلوم نہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

دل میں طلاق کا خیال لانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا حَتّٰى يَتَكَلَّمَ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے وہ خیالات اور وسوسے معاف کر دیئے جو ان کے دل میں تو پیدا ہوں لیکن نہ تو زبان پر لائیں اور نہ ہی ان پر عمل پیرا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی آدمی دل میں طلاق کا خیال کرے تو کچھ نہیں جب تک زبان پر نہ لائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

١١٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَدْرَكَ الْمَدَنِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ حَبِيبِ بْنِ أَدْرَكَ وَابْنُ مَاهِكَ هُوَ يُوسُفُ ابْنُ مَاهِكَ.

طلاق میں سنجیدگی اور مذاق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جن میں حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے۔ نکاح، طلاق اور رجعت۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے عبدالرحمن سے مراد ابن حبیب بن ادرک ہے اور میرے نزدیک ابن ماھک سے مراد یوسف بن ماھک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

١١٨٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ الصَّحِيحُ أَنَّهَا أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ.

خلع کرنا

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں خلع کیا تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یا (راوی کہتے ہیں) انہیں حکم دیا گیا، کہ ایک حیض عدت گزاریں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ربیع بنت معوذ کی صحیح روایت یہ ہے کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

١١٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں ثابت بن قیس کی زوجہ نے خلع کیا تو

عمر بن مسلم عن عکرمة عن ابن عباس ان امرأة ثابت بن قیس اختلعت من زوجها علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فامرها النبی صلی الله علیه وسلم ان تعتد بحیضة هذا حدیث حسن غریب واختلف اهل العلم فی عدة المختلعة فقال اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان عدة المختلعة عدة المطلقة وهو قول الثوری واهل الکوفة وبه یقول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم عدة المختلعة حیضة قال اسحاق وان ذهب ذاهب الی هذا فهو مذهب قوی.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ خلع والی عورت کی عدت میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں ایسی عورت کی عدت ایک حیض ہے اسحاق فرماتے ہیں اگر کسی کا یہ مذہب ہو تو یہ قوی مذہب ہے۔

باب ما جاء فی المختلعات

خلع حاصل کرنے والی عورتیں

۱۱۸۹۔ حدثنا ابو کریب ثنا مزاحم بن ذواد بن علبة عن ابیه عن لیث عن ابی الخطاب عن ابی زرعة عن ابی ادریس عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال المختلعات هن المنافقات هذا حدیث غریب من هذا الوجه ولیس اسناده بالقوی وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ایما امرأة اختلعت من غیر بأس لم ترح رائحة الجنة.

۱۱۹۰۔ حدثنا بذلك محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب الثقفی ثنا ایوب عن ابی قلابة عمن حدثه عن ثوبان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما امرأة سألت زوجها طلاقا من غیر بأس فحرام علیها رائحة الجنة وهذا حدیث حسن ویروی هذا الحدیث عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان ورواه بعضهم عن ایوب بهذا الاسناد ولم یرفعه.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا خلع کرنے والی عورتیں، منافق ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اس کی سند قوی نہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا ”جو عورت بلا وجہ اپنے شوہر سے خلع حاصل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گی“۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالوہاب ثقفی، ایوب، ابوقلابہ اور ابواسماء حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو عورت بلا وجہ اپنے خاوند سے خلع طلب کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ایوب، ابوقلابہ اور ابواسماء حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے بعض نے اس سند کے ساتھ ایوب سے غیر مرفوع روایت کی۔

باب ٩٩ مَا جَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

١١٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلَى عِوَجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

عورتوں سے حسن سلوک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی طرح ہے اگر اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور اگر اسی طرح چھوڑ دے گا تو اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوذر، سمرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ١٠٠ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

١١٩٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِي أَنْ أُطَلِّقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَأَتَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ.

باپ کے کہنے پر طلاق دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی اور اس سے مجھے محبت تھی۔ میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے چنانچہ انہوں نے مجھے طلاق دینے کا حکم دیا میں نے انکار کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ واقعہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے عبداللہ بن عمر! اپنی بیوی کو طلاق دے دو" ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ١٠١ مَا جَاءَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

١١٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفِيَ مَا فِي إِنَائِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ایک عورت دوسری کو طلاق نہ دلوائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق طلب نہ کرے تاکہ وہ چیز اٹھائے جو اس کے برتن میں ہے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مَرْوَانُ
بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ
بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ
الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ
مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَطَاءُ
بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى
هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ
عَلَى عَقْلِهِ لَا يَجُوزُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْتُوهًا يُفِيقُ الْأَحْيَانَ
فَيُطَلِّقُ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ.

دیوانہ اور بے سمجھ کی طلاق کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیوانہ
جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو، کی طلاق کے علاوہ ہر
طلاق واقع ہوتی ہے۔ ہم اس حدیث کو مرفوعاً
صرف عطاء بن عجلان کی روایت سے پہچانتے ہیں
اور عطاء بن عجلان ضعیف ذاہب الحدیث ہیں
صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ دیوانہ
مغلوب العقل کی طلاق جائز نہیں مگر وہ دیوانہ جسے کبھی
کبھی ہوش آ جاتا ہو اس نے حالت افاقہ میں طلاق
دی تو واقع ہو جائے گی۔

بَابُ ۱۳

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْلَى بْنُ شَبِيبٍ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَ
هِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ طَلَّقَهَا
مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَاللّٰهِ
لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِي مِنِّي وَلَا آوِيكِ أَبَدًا قَالَتْ
وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ أُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ
تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ
عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ
فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ
وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (اسلام سے قبل) لوگوں
کا یہ طریقہ تھا کہ کوئی شخص جتنی بار چاہتا اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا
پھر عدت میں رجوع کر کے اسے اپنی بیوی بنا لیتا اگرچہ سو یا اس
سے زیادہ مرتبہ طلاق دی ہو۔ حتیٰ کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی
سے کہا خدا کی قسم! نہ تو میں تجھے طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے جدا ہو
جائے اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دوں گا۔ عورت نے پوچھا وہ کیسے؟
اس نے کہا تجھے طلاق دوں گا جب عدت پوری ہونے لگے
گی رجوع کر لوں گا۔ وہ عورت حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کی خدمت میں گئی اور واقعہ سنایا ام المومنین خاموش رہیں
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے واقعہ عرض
کیا آپ نے بھی سکوت فرمایا یہاں تک کہ قرآن کی آیات نازل
ہوئیں (ترجمہ) "طلاق دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو اچھے
طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے"
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کے بعد لوگوں نے

بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَعْلَى بْنِ شَبِيبٍ.

طلاق دینی شروع کی اس نے بھی جس نے پہلے سے دی تھی اور اس نے بھی جس نے نہیں دی تھی۔ ابوکریب نے بواسطہ محمد بن عطاء، عبداللہ بن ادریس اور ہشام بن عروہ، حضرت عروہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں یعلی بن شبیب کی روایت سے یہ اصح ہے۔

بَابُ ۱۳۸ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

حاملہ عورت کی عدت

١١٩٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ فَأُنْكِرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ أَجَلُهَا.

حضرت ابوسنابل بن بعکک سے روایت ہے سبیعہ کے ہاں ان کے خاوند کے انتقال کے تئیس یا پچیس دن بعد بچہ پیدا ہوا نفاس سے پاک ہوئیں تو نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ لوگوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر وہ نکاح کرے تو ٹھیک ہے کیونکہ اس کی عدت پوری ہو چکی ہے۔

١١٩٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي السَّنَابِلِ حَدِيثٌ مَشْهُورٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ لِلْأَسْوَدِ شَيْئًا عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أَعْرِفُ أَنَّ أَبَا السَّنَابِلِ عَاشَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْحَامِلَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّ لَهَا التَّزْوِيجُ وَإِنْ لَمْ تَكُنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَعْتَدُّ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

احمد بن منیع نے بواسطہ حسن بن موسیٰ اور شیبان، منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی، اس باب میں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث ابو سنابل مشہور اس طریق سے غریب ہے۔ ہم ابو سنابل سے اسود کے لئے کوئی روایت نہیں پہچانتے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ ابو سنابل، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زندہ رہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ جب حاملہ عورت کا خاوند مر جائے تو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔ اگرچہ اس کی عدت پوری نہ ہو، سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں زیادہ تاخیر والی عدت گزارے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

١١٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ

حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اس

عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرَا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلَ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ آخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عورت کے بارے میں مذاکرہ کیا جس کا خاوند مر جائے اور اس کے بعد اس کا بچہ پیدا ہو کہ وہ کتنی عدت گزارے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دو مدتوں میں سے لمبی عدت گزارے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وضع حمل پر حلال ہو جائے گی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے بھتیجے ابوسلمہ کا ہم نوا ہوں پھر انہوں نے کسی کو حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انہوں نے فرمایا سبیعہ اسلمیہ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد بچہ پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسری جگہ نکاح کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۵۱۸ مَا جَاءَ فِيْ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

بیوہ کی عدت

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلٰثَةِ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ بِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ فِي الطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ

حضرت حمید بن نافع سے روایت ہے کہ زینب بنت ابوسلمہ نے انہیں ان تینوں احادیث کی خبر دی فرماتے ہیں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابوسفیان کی وفات پر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے ایک خوشبو جس میں خلوق یا کوئی زردی تھی منگا کر ایک لڑکی کو لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر ملی اور فرمایا قسم بخدا! مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن (سوگ منائے) ۔ زینب بنت ابوسلمہ فرماتی ہیں زینب بنت جحش کے بھائی کی وفات پر میں ان کے پاس گئی انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی پھر فرمایا قسم بخدا! مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن (اس لئے لگا رہی ہوں کہ) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ کسی مومنہ عورت کے لئے میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا

لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا أَفَنَكْحَلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فُرَيْعَةَ ابْنَةِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ أُخْتِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَدِيثُ زَيْنَبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَتَّقِي فِي عِدَّتِهَا الطِّيبَ وَالزِّينَةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ .

جائز نہیں صرف اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ زینب کہتی ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرماتی ہیں ایک عورت بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری لڑکی کا شوہر فوت ہوگیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ فرمایا "نہیں" پھر فرمایا یہ چار ماہ دس دن ہیں اور جاہلیت میں تم ایک سال گزرنے پر مینگنیاں پھینکتی تھیں؟ اس باب میں حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ) اور حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث زینب حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران خوشبو اور زینت سے بچے۔ سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد، اسحاق (اور امام اعظم ابو حنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ

ظہار والے کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کرنا

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا وَاقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ .

سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جو کفارۂ ظہار ادا کرنے سے پہلے جماع کرے، فرمایا "ایک کفارہ ہے" یہ حدیث غریب ہے اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں ادائیگی کفارہ سے قبل جماع کیا تو دو کفارے ادا کرنے پڑیں گے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد ادائیگی کفارہ سے قبل جماع کیا اور پھر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع بھی کر لیا (اب کیا حکم ہے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے تو نے ایسا کیوں کیا؟" عرض کیا "میں نے چاندنی میں اس کی پازیب دیکھی تھی" آپ نے فرمایا "اب اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے (کفارہ ادا کرنے) سے پہلے اس کے پاس نہ جانا" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

کفارۂ ظہار [1]

١٢٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ نَا أَبُو سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو أَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ.

ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ بنو بیاضہ کے ایک فرد سلمان بن صخر انصاری نے اپنی بیوی سے کہا تو رمضان تک میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔ نصف رمضان گزرنے پر ایک رات اس سے صحبت کر لی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے عرض کیا "میرے پاس غلام نہیں۔" آپ نے فرمایا "دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔" انہوں نے کہا "مجھے اس کی طاقت نہیں۔" آپ نے فرمایا "ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔" انہوں نے عرض کیا "مجھے اس کی بھی طاقت نہیں۔" اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے فرمایا یہ کھجوروں کا ٹوکرا انہیں دے دو عرق ایک ٹوکرا ہوتا ہے جس میں پندرہ یا سترہ صاع کھجوریں آتی ہیں یہ ساٹھ مسکینوں کا کھانا ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سلیمان بن صخر کو سلیمان بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے۔ کفارۂ ظہار میں علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِيلَاءِ

عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا

١٢٠٣ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

[1] اپنی بیوی سے کہنا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ یا ران یا شرمگاہ کی طرح ہے۔ (مترجم)

مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ ثَنَا دَاوٗدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَنَسٍ حَدِيْثُ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوٗدَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَالْاِيْلَاءُ اَنْ يَّحْلِفَ الرَّجُلُ اَنْ لَّا يَقْرَبَ امْرَاَتَهٗ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ فَاَكْثَرَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْهِ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ يُوْقَفُ فَاِمَّا اَنْ يَّفِيْءَ وَاِمَّا اَنْ يُّطَلِّقَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلاء کیا (قریب نہ جانے کی قسم کھائی) اور ان کو اپنے اوپر حرام کیا پھر (قسم توڑکر) حرام کو حلال کیا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ مسلمہ بن علقمہ کی (مذکورہ بالا) روایت کو علی بن مسہر وغیرہ نے بواسطہ داؤد اور شعبی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا، اس میں حضرت مسروق اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں۔ مسلمہ بن علقمہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ ایلاء یہ ہے کہ کوئی شخص چار ماہ یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائے اور چار ماہ گزرنے پر عورت کے قریب نہ جائے تو کیا حکم ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء فرماتے ہیں جب چار مہینے گزر جائیں تو وہ ٹھہر جائے یا تو رجوع کرے یا طلاق دے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کچھ صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں چار ماہ گزرنے پر ایک بائنہ طلاق واقع ہوگی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ رحمہم اللہ) کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّعَانِ

لعان کرنا

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مَكَانِيْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِيْ فَقَالَ ابْنَ جُبَيْرٍ اُدْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلٍ لَّهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت مصعب بن زبیر کے دور میں مجھ سے لعان کرنے والے (بیوی خاوند) کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا ان میں تفریق کردی جائے یا نہیں۔ مجھے اس کا جواب نہ آتا تھا اس لئے میں اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی طرف گیا اور اندر جانے کی اجازت چاہی مجھے بتایا گیا کہ وہ اس وقت قیلولہ کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری گفتگو سن لی اور فرمایا ابن جبیر آجاؤ یقیناً تم کسی کام کے لئے ہی آئے ہو گے۔ فرماتے ہیں میں اندر داخل ہوا (تو دیکھا کہ) آپ کجاوے کا پالان بچھائے لیٹے ہوئے ہیں میں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا

فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى امْرَاَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ فَدَعَى الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّحُذَيْفَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۲۰۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

لعان کرنے والے مرد اور عورت کو جدا جدا کر دیا جائے!؟ آپ نے فرمایا "سبحان اللہ! ہاں" فلاں بن فلاں نے یہ مسئلہ سب سے پہلے پوچھا وہ حاضر بارگاہ نبوی ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے اگر ہم سے کوئی اپنی بیوی کو بے حیائی کے کام میں دیکھے تو کیا کرے اگر بولتا ہے تو بہت بڑی بات کے ساتھ متکلم ہوتا ہے۔ اور اگر خاموش رہتا ہے تو بھی ایک عظیم بات سے چپ رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا جس بات کا میں نے آپ سے پوچھا تھا میں خود اس میں مبتلا ہوں اس پر سورۂ نور کی آیات نازل ہوئیں "والذین یرمون ازواجہم الخ" (جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا کوئی گواہ نہ ہو) ۔ آپ نے اس آدمی کو بلایا یہ آیات اسے پڑھ کر سنائیں اور وعظ نصیحت فرمائی اور بتایا کہ عذاب آخرت کے مقابلے میں دنیا کا عذاب ہلکا ہے اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے اس پر جھوٹ نہیں کہا۔ پھر اس عورت کو بلایا اسے وعظ نصیحت فرمائی اور بتایا کہ عذاب آخرت کے مقابلے میں دنیوی عذاب ہلکا ہے۔ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا اس نے سچ نہیں کہا راوی فرماتے ہیں آپ نے مرد سے گواہی شروع کی اس نے چار بار خدا کی قسم کے ساتھ گواہی دی کہ وہ سچوں سے ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہے۔ پھر عورت سے گواہی شروع کی اس نے چار مرتبہ قسم کے ساتھ گواہی دی کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں تفریق فرما دی۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعد، ابن عباس، حذیفہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا اور بچہ ماں کے حوالے کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ ۲۰: مَا جَاءَ أَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ وَأَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِي فَنُودِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي قَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ.

۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعْدُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَّةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

بیوہ عدت کہاں گزارے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھنے حاضر ہوئیں کہ وہ اپنے خاندان بنی خدرہ کے پاس واپس چلی جائیں۔ ان کے خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلے تھے کہ مقام قدوم پر انہوں نے انکو گھیر کر شہید کر دیا۔ فریعہ فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں کیونکہ میرے شوہر نے میرے لئے مکان اور نفقہ نہیں چھوڑا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں چلی جاؤ۔ فرماتی ہیں میں واپس لوٹی حتی کہ میں ابھی حجرہ یا مسجد ہی میں تھی کہ آپ نے مجھے آواز دی یا کسی کو حکم فرمایا اور مجھے بلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ فرماتی ہیں میں نے اپنے خاوند کا سارا واقعہ دوبارہ سنایا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر ٹھہری رہو یہاں تک عدت پوری ہو جائے حضرت فریعہ فرماتی ہیں پھر میں نے اسی کے گھر چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک آدمی بھیج کر مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے آپ کو خبر دی چنانچہ آپ نے اسی کی پیروی کی اور اسی کے مطابق فیصلہ دیا۔

❖

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سعد ابن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ عدت ختم ہونے سے قبل عورت کے اپنے خاوند کے گھر سے نکلنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد

وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَاِنْ لَمْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں۔ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ اگرچہ اپنے خاوند کے گھر نہ گزارے پہلا قول اصح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْبُيُوْعِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب بیوع

بَابُ ۸۲۱ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَدْرِيْ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا اَنَّهٗ مَنْ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ.

مشتبہ اشیاء کا ترک

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں کہ آیا وہ حلال چیزوں سے ہیں یا حرام اشیاء سے جس نے انکو چھوڑ دیا اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کر لی اور جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوا قریب ہے کہ وہ حرام کا ارتکاب کرے جیسا کہ باڑھ کے قریب چرانے والے کو جانوروں کے چراگاہ میں چلے جانے کا خدشہ رہتا ہے سن لو! ہر بادشاہ کے لئے ایک باڑھ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی باڑھ (ممنوعات) اسکی حرام کردہ اشیاء ہیں۔

۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ.

ہناد نے بواسطہ وکیع، زکریا بن ابی زائدہ اور شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور متعدد افراد نے اسے بواسطہ شعبی، حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۸۲۲ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الرِّبٰوا

۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ

سود کھانا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے

بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُؤْكِلَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے دینے والے، گواہوں اور اس کے لکھنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٨٢٣ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْكَذِبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوِهٖ

جھوٹ اور فریب کاری کی مذمت

١٢١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَاَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ ایمن بن خریم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس، حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ٨٢٤ مَا جَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ

تاجروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تجار کا خطاب دینا

١٢١٢۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْاِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَرِفَاعَةَ حَدِيْثُ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَالْاَعْمَشُ وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا۔

حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور (اس وقت) ہم دلال کہلاتے تھے آپ نے فرمایا اے تاجروں کی جماعت! شیطان اور گناہ (دونوں) بیع کے وقت حاضر ہوتے ہیں پس تم اپنی خرید و فروخت کو صدقہ سے ملا دو۔ اس باب میں حضرت براء بن عازب اور رفاعہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث قیس بن ابو غرزہ حسن صحیح ہے۔ منصور، اعمش، حبیب بن ابی ثابت اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ ابووائل، حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ ہم قیس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صرف یہی روایت پہچانتے ہیں۔

١٢١٣ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

١٢١٤ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا قَبِيصَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ.

١٢١٥ - حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ وَأَبُو حَمْزَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَابِرٍ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

١٢١٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رِفَاعَةَ أَيْضًا.

بَابُ ٨٢٥ مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

١٢١٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ

ہناد نے بواسطہ ابو معاویہ، اعمش اور شقیق بن سلمہ حضرت قیس بن ابی غرزہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچا اور امانتدار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

سوید نے بواسطہ ابن مبارک اور سفیان۔ ابوحمزہ سے اسی اسناد سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی، یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی حدیث ثوری سے پہچانتے ہیں۔ ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے اور وہ بصری شیخ ہیں۔

اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ کی طرف نکلے۔ آپ نے لوگوں کو خرید و فروخت کرتے دیکھ کر فرمایا "اے تاجروں کی جماعت!" انہوں نے لبیک کہتے ہوئے اپنی گردنیں اور نگاہیں آپ کی طرف اٹھائیں۔ آپ نے فرمایا تاجر، قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے البتہ جو ڈرا، نیکوکار رہا اور سچ کہا۔ یہ حدیث صحیح ہے اسماعیل بن عبید کو اسماعیل بن عبیداللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

سودے پر جھوٹی قسم کھانا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظر رحمت

خرشة بن الحر عن أبي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة لا ينظر الله إليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم قلت من هم يا رسول الله فقد خابوا وخسروا قال المنان والمسبل إزاره والمنفق سلعته بالحلف الكاذب وفي الباب عن ابن مسعود وأبي هريرة وأبي أمامة بن ثعلبة وعمران بن حصين ومعقل بن يسار حديث أبي ذر حديث حسن صحيح۔

نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ وہ تو نامراد ہوئے اور نقصان میں پڑے آپ نے فرمایا بہت احسان جتانے والا، تہبند (شلوار وغیرہ) نیچے لٹکانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ سودے کو رواج دینے والا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ، ابوامامہ بن ثعلبہ، عمران بن حصین اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوذر حسن صحیح ہے۔

باب ۸۲۵۔ ما جاء في التبكير بالتجارة

صبح سویرے تجارت کے لئے نکلنا

۱۲۱۸۔ حدثنا يعقوب بن إبراهيم الدورقي ثنا هشيم ثنا يعلى بن عطاء عن عمارة بن حديد عن صخر الغامدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لأمتي في بكورها قال وكان إذا بعث سرية أو جيشا بعثهم أول النهار وكان صخر رجلا تاجرا وكان إذا بعث تجارة بعثهم أول النهار فأثرى وكثر ماله وفي الباب عن علي وبريدة وابن مسعود وأنس وابن عباس وجابر حديث صخر الغامدي حديث حسن ولا نعرف لصخر الغامدي عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث وقد روى سفيان الثوري عن شعبة عن يعلى بن عطاء هذا الحديث۔

حضرت صخر غامدی سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا مانگی "یا اللہ! میری امت کے اوقات صبح میں برکت عطا فرما" اور آپ کا طریقہ مبارکہ تھا کہ جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر بھیجتے تو صبح صبح بھیجتے۔ صخر ایک تاجر آدمی تھے وہ بھی اپنے تاجروں کو صبح سویرے بھیجتے اس سے وہ دولت مند ہو گئے اور ان کا مال بڑھ گیا۔ اس باب میں حضرت علی، بریدہ، ابن مسعود، انس، ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ صخر غامدی کی روایت حسن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صخر غامدی کی اس کے علاوہ کوئی روایت ہمارے علم میں نہیں۔ سفیان ثوری نے بواسطہ شعبہ یعلی بن عطاء سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

باب ۸۲۶۔ ما جاء في الرخصة في الشراء إلى أجل

ایک مقررہ مدت کے وعدہ پر خریداری

۱۲۱۹۔ حدثنا أبو حفص عمرو بن علي ثنا يزيد بن زريع ثنا عمارة بن أبي حفصة ثنا عكرمة عن عائشة قالت كان على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبان قطريان غليظان فكان إذا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو موٹے قطری کپڑے تھے جب آپ تشریف فرما ہوتے تو پسینہ آنے کے باعث وہ بھاری ہو جاتے۔ ایک یہودی کے پاس

فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ بِدَرَاهِمِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيدَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ أَيْضًا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فِرَاسٍ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ الطَّيَالِسِيَّ يَقُولُ سُئِلَ شُعْبَةُ يَوْمًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَسْتُ أُحَدِّثُكُمْ حَتَّى تَقُومُوا إِلَى حَرَمِيِّ بْنِ عُمَارَةَ فَتُقَبِّلُوا رَأْسَهُ قَالَ وَحَرَمِيٌّ فِي الْقَوْمِ.

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

شام سے قیمتی چادریں آئیں تو میں نے عرض کیا اگر آپ کسی کو بھیج کر قیمت میسر آنے تک کی مہلت پر اس سے دو کپڑے خرید لیں (تو کیا ہی اچھا ہے) چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس کسی کو بھیجا تو اس نے کہا میں ان کا مقصد سمجھتا ہوں ان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ میرا مال یا درہم لے جائیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا اسے معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیزگار اور سب سے زیادہ اچھا امانت ادا کرنے والا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، انس اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح غریب ہے شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے اسے روایت کیا ہے۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن فراس بصری سے سنا انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے نقل کیا کہ ایک دن شعبہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں تم سے اس وقت تک یہ حدیث بیان نہیں کروں گا جب تک کہ تم اٹھ کر حرمی بن عمارہ کے سر کو بوسہ نہ دو راوی کہتے ہیں حرمی اس وقت مجلس میں موجود تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وصال فرمایا اس وقت آپ کی زرہ بیس صاع غلہ کے عوض رہن تھی۔ جو آپ نے اہل وعیال کے لئے لیا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور باسی چربی لے گیا، اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع طعام کے عوض رہن تھی جو آپ نے اپنے اہل وعیال کی خاطر لئے تھے۔ اور ایک دن میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آل محمد کے پاس کسی شام کو بھی ایک صاع کھجور اور ایک صاع غلہ نہیں رہا حضرت انس فرماتے ہیں اس وقت آپ کے ہاں نو ازواج مطہرات تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۸ ما جاء في كتابة الشروط

۱۲۲۲ - حدثنا محمد بن بشار ثنا عباد بن ليث صاحب الكرابيس ثنا عبد المجيد بن وهب قال قال لي العداء بن خالد بن هوذة ألا أقرئك كتابا كتبه لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت بلى فأخرج لي كتابا هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا أو أمة لا داء ولا غائلة ولا خبثة بيع المسلم للمسلم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عباد بن ليث وقد روى عنه هذا الحديث غير واحد من أهل الحديث.

شرائط نامہ لکھنا

عبدالمجید بن وہب سے روایت ہے کہتے ہیں عداء بن خالد بن ہوذہ نے مجھے کہا کیا میں تمہیں وہ مکتوب پڑھ کر نہ سناؤں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے لکھا۔ میں نے کہا "ہاں کیوں نہیں" چنانچہ انہوں نے ایک مکتوب نکالا جس میں لکھا تھا "یہ (اس بات کی) تحریر ہے کہ عداء بن خالد بن ہوذہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا ایک لونڈی خریدی جس میں نہ بیماری ہے نہ دھوکہ ہے اور نہ وہ حرام سے ہے۔ مسلمان کا مسلمان سے سودا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عباد بن لیث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ان سے متعدد محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

باب ۲۹ ما جاء في المكيال والميزان

۱۲۲۳ - حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني ثنا خالد بن عبد الله الواسطي عن حسين بن قيس عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحاب الكيل والميزان إنكم قد وليتم أمرين هلكت فيه الأمم السابقة قبلكم هذا حديث لا نعرفه مرفوعا إلا من حديث الحسين بن قيس وحسين بن قيس يضعف في الحديث وقد روي هذا بإسناد صحيح موقوفا عن ابن عباس.

ناپ تول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپنے اور تولنے والوں سے فرمایا تم ایسے دو کاموں (ناپ تول) کے نگران بنائے گئے ہو جن میں تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوگئے۔ اس حدیث کو ہم صرف حسین بن قیس کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔ اور حسین بن قیس کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسناد صحیح کے ساتھ موقوف بھی روایت کی گئی ہے۔

باب ۳۰ ما جاء في بيع من يزيد

۱۲۲۴ - حدثنا حميد بن مسعدة ثنا عبيد الله بن شميط بن عجلان ثنا الأخضر بن عجلان عن عبد الله الحنفي عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى

نیلام کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور پیالہ بیچتے ہوئے فرمایا اس ٹاٹ اور پیالے کو کون خریدتا ہے؟

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا وَقَالَ مَنْ یَشْتَرِیْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّزِیْدُ عَلٰی دِرْهَمٍ مَنْ یَّزِیْدُ عَلٰی دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَیْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْاَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَبْدُ اللّٰہِ الْحَنَفِیُّ الَّذِیْ رَوٰی عَنْ اَنَسٍ هُوَ اَبُوْ بَکْرِ الْحَنَفِیُّ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ یَرَوْا بَاْسًا بِبَیْعِ مَنْ یَّزِیْدُ فِی الْغَنَائِمِ وَالْمَوَارِیْثِ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَیْمَانَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَدِیْثِ عَنِ الْاَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ۔

ایک شخص نے عرض کیا میں ایک درہم میں ان دونوں کو لیتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زائد کون دیتا ہے؟ (دو مرتبہ فرمایا) تو ایک شخص نے دو درہم دے کر وہ دونوں چیزیں خرید لیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اخضر بن عجلان کی روایت سے جانتے ہیں۔ حضرت انس سے روایت کرنے والے عبداللہ حنفی، ابوبکر حنفی ہیں بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مال غنیمت اور ترکہ کی نیلامی میں کوئی جرم نہیں۔ معتمر بن سلیمان اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث اخضر بن عجلان سے روایت کی۔

٭

بَابُ ٣١ مَا جَاءَ فِیْ بَیْعِ الْمُدَبَّرِ

١٢٢٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَّهٗ فَمَاتَ وَلَمْ یَتْرُكْ مَالًا غَیْرَهٗ فَبَاعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِیًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِیْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَیْرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ لَمْ یَرَوْا بَاْسًا بِبَیْعِ الْمُدَبَّرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ بَیْعَ الْمُدَبَّرِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَمَالِكٍ وَالْاَوْزَاعِیِّ۔

مدبر غلام کو بیچنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر بنا دیا (یعنی یہ کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ مترجم) پھر وہ مر گیا اور اس نے اس غلام کے سوا کچھ مال نہ چھوڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بیچا اور نعیم بن نحام نے اسے خرید لیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ قبطی غلام تھا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے سال اس کا انتقال ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک مدبر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے نزدیک مدبر کی بیع مکروہ ہے۔ سفیان ثوری، مالک اور اوزاعی اسی کے قائل ہیں۔

ف:۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک مدبر کی بیع جائز نہیں آپ نے اس حدیث کا مطلب یوں بیان کیا کہ یہاں مطلق مدبر نہیں بلکہ مقید مدبر مراد ہے یعنی جس کو مالک نے کہا کہ اگر میں اس بیماری سے یا اس مہینے میں انتقال کر جاؤں تو تو آزاد ہے۔ اس صورت میں اس کی بیع جائز ہے۔ کیونکہ دوسری روایت سے عدم جواز ثابت ہے (لمعات) مترجم

بَابُ ۳۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ

۱۲۳۶ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۳۷ ۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيهَا بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَ السُّوقَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا۔

تجارتی قافلہ کے شہر میں پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنا منع ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلہ پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنے کو منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عباس، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عمر اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قافلہ تجارت کے پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا اور اگر کسی نے ان سے ملاقات کر کے سامان خرید لیا تو بیچنے والے کو بازار پہنچ کر سودا برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اختیار ہے۔ یہ حدیث ایوب کی روایت سے غریب ہے۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے شہر سے باہر جا کر تجارتی قافلہ سے ملاقات کو مکروہ کہا کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے۔

امام شافعی اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

ف ا۔ تاجر باہر سے جو غلہ لاتے ہیں ان کے شہر میں پہنچنے سے قبل باہر جا کر خریدنے کی ممانعت دو وجہ سے ہے ایک یہ کہ اہل شہر کو غلہ کی ضرورت ہے اور یہ اس لئے ایسا کرتا ہے کہ غلہ ہمارے قبضہ میں ہوگا نرخ زیادہ کر کے بیچیں گے دوسری صورت یہ ہے کہ غلہ لانے والے تجار کو شہر کا غلط نرخ بتا کر خریدے اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو ممانعت نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۰۴) مترجم ۔

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۱۲۳۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمْرِو بْنِ

شہری، دیہاتیوں کا سودا نہ بیچیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے۔ اس باب میں حضرت طلحہ، انس، جابر، ابن عباس، حکیم ابن یزید بواسطہ، عمرو بن عوف مزنی (کثیر بن عبداللہ کے دادا) اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي هٰذَا هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي أَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ بَاعَ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ

بَاب ۳۳۔ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعْدٍ وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ

مذکور ہیں۔

✲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے لوگوں کو (اس حالت میں) چھوڑ دو (کہ) اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعہ بعض کو رزق پہنچائے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ حدیث جابر بھی حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے شہری کے لیے دیہاتی کا سودا بیچنے سے منع فرمایا جب کہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی کے نزدیک یہ مکروہ ہے اگر بیچا تو جائز ہے۔

محاقلہ و مزابنہ کی ممانعت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، زید بن ثابت، سعد، جابر، رافع بن خدیج اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی کو گندم کے بدلے بیچا جائے اور درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو توڑی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنا مزابنہ ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے انہوں نے محاقلہ اور مزابنہ کو مکروہ کہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ زید ابوعیاش نے حضرت سعد سے گیہوں کو جو کے بدلے بیچنے کا حکم پوچھا تو انہوں نے فرمایا افضل کیا ہے؟ ابوعیاش نے عرض کیا گیہوں افضل ہیں تو آپ نے اس سے منع فرمایا۔ حضرت سعد نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے تازہ

اللهِ صلى الله عليه وسلم يُسأل عن اشتراء التمر بالرطب فقال لمن حوله أينقص الرطب إذا يبس قالوا نعم فنهى عن ذلك.

١٢٣٢ - حدثنا هناد ثنا وكيع عن مالك عن عبد الله بن يزيد عن زيد أبي عياش قال سألنا سعدا فذكر نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم وهو قول الشافعي وأصحابنا.

باب ٨٣٥ ما جاء في كراهية بيع الثمرة قبل أن يبدو صلاحها

١٢٣٣ - حدثنا أحمد بن منيع ثنا إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخل حتى يزهو وبهذا الإسناد أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع السنبل حتى يبيض ويأمن العاهة نهى البائع والمشتري وفي الباب عن أنس وعائشة وأبي هريرة وابن عباس وجابر وأبي سعيد وزيد بن ثابت حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها وهو قول الشافعي وأحمد وإسحق.

١٢٣٤ - حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا أبو الوليد وعفان وسليمان بن حرب قالوا ثنا حماد بن سلمة عن حميد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع العنب حتى يسود وعن بيع الحب حتى يشتد هذا حديث حسن غريب لا نعرفه مرفوعا إلا من حديث حماد بن سلمة.

کھجوروں کے بدلے خشک کھجوریں خریدنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے استفسار فرمایا کیا تازہ کھجوریں خشک ہو کر کم ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا جی ہاں تو آپ نے اس سودے سے منع فرمایا

وکیع نے بواسطہ مالک اور عبداللہ بن یزید، زید ابو عیاش سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت سعد سے پوچھا۔ پھر اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی اور ہمارے اصحاب بھی اسی کے قائل ہیں۔

کھجوریں پکنے سے پہلے بیچنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کا پختہ ہونے سے پہلے بیچنے کی ممانعت فرمائی۔ اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے کھیتی کا خوشہ (پک کر) سفید ہونے اور آفت سے محفوظ ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو روکا اس باب میں حضرت انس، عائشہ، ابو ہریرہ، ابن عباس جابر، ابو سعید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے پھلوں کو پختہ ہونے سے قبل بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ مترجم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگور سیاہ ہونے سے پہلے اور دانہ سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

بَابُ ۳۶ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

۱۲۳۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ نِتَاجُ النِّتَاجِ وَهُوَ بَيْعٌ مَفْسُوخٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ مِنْ بُيُوعِ الْغَرَرِ وَ قَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ.

حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاملہ کا حمل بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباس اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں ۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے ۔ علماء کا اس پر عمل ہے ۔ اس سے اولاد کی اولاد مراد ہے علماء کے نزدیک یہ بیع فسخ ہے کیونکہ یہ دھوکے کی بیع ہے ۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ ایوب اور سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ۔ عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے بواسطہ سعید بن جبیر اور نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسے مرفوعاً روایت کیا ۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے ۔

بَابُ ۳۷ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

۱۲۳۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْغَرَرِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ بَيْعِ الْغَرَرِ بَيْعُ السَّمَكِ فِي الْمَاءِ وَبَيْعُ الْعَبْدِ الْآبِقِ وَبَيْعُ الطَّيْرِ فِي السَّمَاءِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْبُيُوعِ وَمَعْنٰى بَيْعِ الْحَصَاةِ أَنْ يَقُولَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ بِالْحَصَاةِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَهُوَ يُشْبِهُ بَيْعَ الْمُنَابَذَةِ وَكَانَ هٰذَا مِنْ

دھوکہ کی بیع ناجائز ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی بیع (مثلاً معدوم، مجہول اور غیر مقدور شے کی بیع) اور کنکری کی بیع سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، ابو سعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے ۔ کہ دھوکہ کی بیع مکروہ ہے ۔ امام شافعی فرماتے ہیں پانی میں مچھلی ، بھاگے ہوئے غلام اور اڑتے ہوئے پرندے کا بیچنا اور اس قسم کے دیگر سودے دھوکہ کی بیع میں داخل ہیں ۔ کنکری کی بیع کا مطلب یہ ہے ، کہ بیچنے والا خریدنے والے سے کہے جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو تیرے اور میرے درمیان بیع واجب ہو جائے گی یہ بیع منابذہ کے مشابہ ہے اور جاہلیت کے سودوں میں سے

بُيُوعِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

ایک سودا ہے۔

بَابُ ۴۳۸ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ أَنْ يَقُولَ أَبِيعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ بِنَقْدٍ بِعَشْرَةٍ وَبِنَسِيئَةٍ بِعِشْرِينَ وَلَا يُفَارِقُهُ عَلَى أَحَدِ الْبَيْعَيْنِ فَإِذَا فَارَقَهُ عَلَى أَحَدِهِمَا فَلَا بَأْسَ إِذَا كَانَتِ الْعُقْدَةُ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ مَعْنَى مَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ أَنْ يَقُولَ أَبِيعُكَ دَارِي هٰذِهِ بِكَذَا عَلَى أَنْ تَبِيعَنِي غُلَامَكَ بِكَذَا فَإِذَا وَجَبَ لِي غُلَامُكَ وَجَبَتْ لَكَ دَارِي هٰذِهِ تَفَارُقٌ عَنْ بَيْعٍ بِغَيْرِ ثَمَنٍ مَعْلُومٍ وَلَا يَدْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مَا وَقَعَتْ عَلَيْهِ صَفْقَتُهُ.

ایک سودے میں دو سودے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سودے میں دو سودوں سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء نے اس کی تفسیر کی ہے کہ کوئی شخص کہے میں تجھ پر یہ کپڑا نقد دس روپے میں اور ادھار بیس روپے میں بیچتا ہوں اور (اس طرح) وہ کسی ایک معاملہ پر جدا نہ ہو اور اگر ایک عقد پر الگ ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو سودوں سے جو منع فرمایا اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کہے میں اپنا یہ مکان تجھ پر اتنے روپے میں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ تو مجھے اپنا غلام اتنی رقم میں دے دے۔ جب تیرا غلام میرا ہو جائیگا تو تو میرے گھر کا مالک ہو جائیگا یہ ایسی بیع پر علیحدگی ہے جس کی قیمت معلوم نہیں ان میں سے ایک بھی نہیں جانتا کہ اس کی چیز کس کے بدلے گئی

بَابُ ۴۳۹ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ثُمَّ أَبِيعُهُ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ.

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

جو چیز پاس نہ ہو اس کا بیچنا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ ایک شخص میرے پاس آکر مجھ سے وہ چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہوتی تو کیا میں اس کیلئے بازار سے خرید کر اس پر بیچوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز تمہارے پاس نہیں اسے مت بیچو۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت

أَيُّوبَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَيُّوبُ نَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ مَا مَعْنٰى نَهٰى عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ قَالَ أَنْ يَكُونَ يُقْرِضُهُ قَرْضًا ثُمَّ يُبَايِعُهُ بَيْعًا يَزْدَادُ عَلَيْهِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ يُسْلِفُ إِلَيْهِ فِي شَيْءٍ فَيَقُولُ إِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ عِنْدَكَ فَهُوَ بَيْعٌ عَلَيْكَ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ قُلْتُ لِأَحْمَدَ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَمْ تَضْمَنْ قَالَ لَا يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا فِي الطَّعَامِ يَعْنِي مَا لَمْ تَقْبِضْ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ فِي كُلِّ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ قَالَ أَحْمَدُ وَإِذَا قَالَ أَبِيعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهُ وَقَصَارَتُهُ فَهٰذَا مِنْ نَحْوِ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَإِذَا قَالَ أَبِيعُكَهُ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ أَوْ قَالَ أَبِيعُكَهُ وَعَلَيَّ قَصَارَتُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا هٰذَا شَرْطٌ وَاحِدٌ قَالَ إِسْحٰقُ كَمَا قَالَ حَدِيثُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوٰى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَأَبُو بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَوْفٌ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ هٰكَذَا۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ

ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرض کی شرط پر بیع، بیع میں دو شرطیں (اور ایک شرط بھی) غیر مقبوضہ چیز سے نفع اور غیر مملوکہ چیز کا بیچنا یہ سب ناجائز ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسحاق بن منصور فرماتے ہیں۔ میں نے امام احمد سے پوچھا قرض کے ساتھ بیع کی ممانعت کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ کہ کسی کو قرض دے کر پھر کوئی چیز اس سے زائد قیمت پر اس پر بیچے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کو قرض دے کر کہے اگر تجھے میسر نہ ہوا تو یہ تیرے اوپر بیع ہے۔ اسحاق فرماتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا کہ جس چیز کا ضامن نہ ہو اس کی بیع سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ میرے نزدیک صرف کھانے میں ہے یعنی جب تک قبضہ نہ ہو۔ اسحاق فرماتے ہیں یہ ہر ناپی اور تولی جانے والی چیز میں ہے امام احمد فرماتے ہیں جب کوئی شخص یہ کہے کہ میں تجھ پر یہ کپڑا بیچتا ہوں مگر اس کی سلائی اور دھلائی میرے ذمہ ہے تو یہ ایک بیع میں دو شرطوں کی مثال ہے۔ اور اگر کہے میں تجھ پر بیچتا ہوں لیکن اس کی سلائی مجھ پر ہے یا کہے اس کی دھلائی میرے ذمہ ہے تو کچھ حرج نہیں۔ یہ ایک شرط ہے اسحاق فرماتے ہیں حدیث حکیم بن حزام حسن ہے اور متعدد طرق سے مروی ہے ایوب سختیانی اور ابو بشر نے بواسطہ یوسف بن ماہک، حضرت حکیم بن حزام سے اسے روایت کیا۔ عوف اور ہشام بن حسان بواسطہ ابن سیرین حکیم بن حزام سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ ابن سیرین نے بواسطہ ایوب سختیانی اور یوسف بن ماہک، حکیم بن حزام سے اس طرح روایت کیا۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَبْدِ اللهِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي رَوَى وَكِيعٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِصْمَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایسی چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ وکیع نے یہ حدیث بواسطہ یزید بن ابراہیم، ابن سیرین اور ایوب، حکیم بن حزام سے روایت کی لیکن یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں کیا۔ عبدالصمد کی روایت اصح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بواسطہ یعلی بن حکیم، یوسف بن ماہک، عبداللہ بن عصمہ اور حضرت حکیم بن حزام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ آدمی کے پاس جو چیز نہ ہو اس کا بیچنا مکروہ ہے۔

❖

بَابُ ٣٣ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

۱۲۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ وَهُوَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَرَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ۔

حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، ہم اسے صرف بواسطہ عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ یحییٰ بن سلیم نے اسے بواسطہ عبیداللہ ابن عمر، نافع اور ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ لیکن یہ وہم ہے یحییٰ بن سلیم کو اس میں وہم ہوا۔ عبدالوہاب ثقفی، عبداللہ بن نمیر اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن دینار اور ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا یحییٰ بن سلیم کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

❖

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

۱۲۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسِمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ هَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَاقَ.

۱۲۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُرَيْثِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَوَانُ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ لَا يَصْلُحُ نَسِيئًا وَلَا بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث سمرہ حسن صحیح ہے حسن رحمہ اللہ کا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع بھی صحیح ہے علی بن مدینی وغیرہ نے یونہی کہا ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا جانور کو جانور کے بدلے بیچنے کے بارے میں اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور امام احمد رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک جانور کے بدلے دو جانور ادھار بیچنا صحیح نہیں البتہ دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

۱۲۴۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ وَفِي الْبَابِ

دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا غلام ہونا ظاہر نہ ہوا تھا پس اس کا آقا اسے تلاش کرتا ہوا آگیا آپ نے فرمایا اسے میرے ہاتھ فروخت کردو چنانچہ آپ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے خرید لیا اس کے بعد آپ کسی سے اس وقت تک بیعت نہ لیتے جب تک اس سے پوچھ نہ لیتے کہ کیا وہ غلام تو نہیں؟۔ اس باب

عَنْ أَنَسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِعَبْدٍ بِعَبْدَيْنِ يَدًا بِيَدٍ وَاخْتَلَفُوا فِيهِ إِذَا كَانَ نَسِيئًا۔

بَابُ ٢٣: مَا جَاءَ أَنَّ الْحِنْطَةَ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ فِيهِ

١٢٣٦۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَبِيعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَبِيعُوا الشَّعِيرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَبِلَالٍ حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بِيعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ خَالِدٌ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ بِيعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنْ يُبَاعَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِذَا اخْتَلَفَ الْأَصْنَافُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُبَاعَ مُتَفَاضِلًا إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَهٰذَا قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ

میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ ایک غلام کو دو غلاموں کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں، ادھار میں اختلاف ہے

گیہوں کے بدلے گیہوں کا بیچنا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے، چاندی، چاندی کے بدلے، کھجور، کھجور کے بدلے، گندم، گندم کے بدلے، نمک، نمک کے بدلے اور جو، جو کے بدلے برابر برابر بیچے جائیں۔ پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا ارتکاب کیا۔ چاندی کے بدلے سونا دست بدست جیسے چاہو بیچو۔ کھجور کے بدلے گندم ہاتھوں ہاتھ جیسے بھی چاہے بیچو اور کھجور کے بدلے جو، دست بدست جس طرح چاہو بیچو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوہریرہ اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عبادہ حسن صحیح ہے بعض رواۃ نے یہ حدیث خالد سے اسی سند کے ساتھ بیان کی کہ جو کے بدلے گندم ہاتھوں ہاتھ جس طرح چاہو بیچو۔ بعض نے اس حدیث میں بواسطہ خالد ابوقلابہ سے یہ اضافہ نقل کیا کہ جو کے بدلے گیہوں جیسے چاہو بیچو۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ گندم کے بدلے گندم اور جو کے بدلے جو برابر برابر بیچے جائیں۔ جنس مختلف ہو تو کمی زیادتی سے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ سودا نقد ہو۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيعُوا الشَّعِيرَ بِالْبُرِّ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ تُبَاعَ الْحِنْطَةُ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

امام شافعی فرماتے ہیں اس کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ گندم کے بدلے جَو دست بدست جیسے چاہو بیچو۔ علماء کی ایک جماعت نے جَو کے بدلے گیہوں بڑھا کر بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ٣٣: مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ

١٢٣٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ هَاتَيْنِ يَقُولُ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَالْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَبِلَالٍ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلًا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مُتَفَاضِلًا إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَقَالَ إِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيئَةِ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حِينَ حَدَّثَهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ

بیع صرف

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے ان دونوں کانوں نے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر بیچو۔ ایک کو دوسرے کے بدلے زائد نہ کیا جائے اور ان میں سے کسی غائب کو موجود کے بدلے نہ بیچو۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، ابوہریرہ، ہشام بن عامر، براء، زید بن ارقم، فضالہ بن عبید، ابوبکرہ، ابن عمر، ابودرداء اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوسعید حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آپ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی، کم و بیش بیچنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے بشرطیکہ نقد سودا ہو۔ نیز آپ فرماتے ہیں سود ادھار میں ہوتا ہے آپ کے بعض تلامذہ سے بھی یونہی منقول ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک بیان کیا تو آپ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت عبداللہ

وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّرْفِ اخْتِلَافٌ

۱۲۳۸ ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَأَبِيعُ بِالْوَرِقِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ بِالْقِيمَةِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يَقْتَضِيَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ ذَلِكَ.

۱۲۳۹ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ يَقُولُ يَدًا بِيَدٍ.

ابن مبارک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ بیع صرف میں کوئی اختلاف نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مقام بقیع میں دیناروں کے بدلے اونٹ بیچتا اور ان کی جگہ چاندی لے لیتا۔ اور کبھی چاندی کے بدلے بیچتا اور اس کی جگہ دینار لے لیتا۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لا رہے تھے میں نے آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا قیمت کے ساتھ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً صرف بواسطہ سماک بن حرب اور سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ چاندی کے بدلے سونا اور سونے کے بدلے چاندی لینے میں کوئی حرج نہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اسے ناپسند کیا ہے۔

حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوا آگے بڑھا کہ کون مجھے دیناروں کے بدلے دراہم دیتا ہے تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہنے لگے مجھے اپنا سونا دکھا دو پھر تھوڑی دیر بعد آنا جب ہمارا خادم آجائے تو ہم تمہیں تمہارے درہم دے دیں گے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم بخدا! یا تو اس کے درہم ابھی دے دو یا اس کا سونا واپس کر دو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے چاندی سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو۔ گندم، گندم کے بدلے سود ہے مگر نقد ہو۔ جو، جو کے بدلے سود ہے البتہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اور کھجور کے بدلے کھجور (بھی) نقد نہ ہو تو سود ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ "الا ھاء وھاء" کا مطلب "ہاتھوں ہاتھ" ہے۔

باب ٢٥: مَا جَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّأْبِيرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

١٢٥٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ هٰكَذَا رَوَى عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ الْحَدِيثَيْنِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا وَرَوَى عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ سَالِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ۔

پیوند کاری کے بعد کھجوروں اور مالدار غلام کی خریداری

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خریدے اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے۔ البتہ یہ کہ خریدار شرط کرے اور جو شخص مالدار غلام بیچے اس کا مال بھی بیچنے والے کے لئے ہے۔ مگر یہ کہ خریدار شرط کرے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ متعدد طرق سے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یونہی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خریدا تو پھل بیچنے والے کے لئے ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط کرلے (اسی طرح) مالدار غلام خریدا تو اس کا مال بھی بیچنے والے کا ہوگا اگر خریدار شرط نہ کرے۔ نافع نے بواسطہ ابن عمر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جس میں کھجور کا ذکر ہے غلام کا نہیں اور دوسری روایت بھی انہی سے مروی ہے جس میں غلام کا ذکر ہے کھجور کا نہیں۔ عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں روایت کی ہیں۔ بعض نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔ عکرمہ بن خالد نے بواسطہ ابن عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سالم کی روایت کی طرح بیان کیا بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث زہری بواسطہ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اصح ہے۔

باب ٢٦: مَا جَاءَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

١٢٥١۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ ثَنَا

بائع اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ.

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالُوا الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا يَعْنِي الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ هُوَ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَعْنَى مَا رَوَى وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوجِبَ الْبَيْعَ مَشَى لِيَجِبَ لَهُ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي فَرَسٍ بَعْدَمَا تَبَايَعَا وَكَانُوا فِي سَفِينَةٍ فَقَالَ لَا أَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ إِلَى أَنَّ الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ كَيْفَ أَرُدُّ هٰذَا وَالْحَدِيثُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ فَقَوَّى هٰذَا الْمَذْهَبَ وَمَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیچنے اور خریدنے والے جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے یا پھر وہ آپس میں اختیار کی شرط کر لیں۔ نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی چیز خریدتے اور آپ بیٹھے ہوتے تو اٹھ کھڑے ہوتے تاکہ سودا مکمل ہو جائے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے اور خریدنے والا جدا ہونے سے پہلے با اختیار ہیں اگر انہوں نے سچ کہا اور بیچی جانے والی چیز کا عیب بیان کیا تو ان کے سودے میں برکت دی جائے گی اور اگر جھوٹ بولیں اور عیب چھپا دیں تو ان کی بیع کی برکت دور کر دی جاتی ہے یہ حدیث صحیح ہے اس میں حضرت ابوبرزہ، عبداللہ بن عمرو، سمرہ، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں جدائی سے گفتگو کا انقطاع نہیں بلکہ جسمانی افتراق مراد ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں گفتگو میں جدائی مراد ہے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی راوی ہیں اور وہ حدیث کا مفہوم زیادہ جانتے ہیں اور آپ کا معمول یہ تھا کہ جب بیع مکمل کرنا چاہتے تو چل دیتے تاکہ بیع نافذ ہو جائے۔ حضرت ابوبرزہ اسلمی سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ دو آدمی ایک گھوڑے کا سودا کر کے آپس میں جھگڑ پڑے اور وہ کشتی میں سوار تھے۔ ابوبرزہ اسلمی نے فرمایا میں نے تمہیں جدا ہوتے نہیں دیکھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدنے اور بیچنے والا جدا ہونے سے پہلے مختار ہیں۔ بعض علماء کوفہ اور دوسرے حضرات کے نزدیک گفتگو کا انقطاع مراد ہے۔ سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے مالک بن انس سے بھی یہی منقول ہے۔ حضرت ابن مبارک سے منقول ہے آپ نے فرمایا میں اسے کیسے رد کر دوں جب کہ اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث موجود ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس مذہب کو قوی قرار دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک مگر اختیار کی بیع تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیچنے والے نے خریدنے والے کو بیع واجب ہونے

وسلم إلا بيع الخيار معناه أن يخير البائع المشتري بعد إيجاب البيع فإذا خيره فاختار البيع فليس له خيار بعد ذلك في فسخ وإن لم يتفرقا هكذا فسره الشافعي وغيره ومما يقوي قول من يقول الفرقة بالأبدان لا بالكلام حديث عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم.

کے بعد اختیار دے دیا (تو وہ بیع کو توڑ سکتا ہے لیکن) جب وہ بیع قبول کرلے تو اب جدا ہونے کی صورت میں توڑنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ امام شافعی وغیرہ نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے جسمانی جدائی کے قائلین کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت سے بھی تائید حاصل ہے۔

۱۲۵۳ حدثنا بذلك قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يتفرقا إلا أن تكون صفقة خيار ولا يحل له أن يفارق صاحبه خشية أن يستقيله هذا حديث حسن ومعنى هذا أن يفارقه بعد البيع خشية أن يستقيله ولو كان الفرقة بالكلام ولو لم يكن له خيار بعد البيع لم يكن لهذا الحديث معنى حيث قال ولا يحل له أن يفارقه خشية أن يستقيله.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے البتہ اختیاری بیع ہو (تو افتراق کے بعد بھی اختیار باقی رہے گا) اور کسی کے لیے اپنے ساتھی سے محض خوف فسخ کی بنا پر جدا ہونا جائز نہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس حدیث سے بیع کے بعد فسخ بیع کے ڈر سے جدا ہونا مراد ہے۔ اگر انقطاع کلام مراد ہوتا اور بیع کے بعد اسے فسخ کا اختیار نہ ہوتا تو اس حدیث کا کوئی مطلب نہیں بنتا کہ بیع کی واپسی کے ڈر سے جدا ہونا حلال نہیں۔

باب ۲۷

۱۲۵۴ حدثنا نصر بن علي نا أبو أحمد نا يحيى بن أيوب قال سمعت أبا زرعة بن عمرو يحدث عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يتفرقن عن بيع إلا عن تراض هذا حديث غريب.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیع سے آپس کی رضامندی کے ساتھ جدا ہوں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۵۵ حدثنا عمرو بن حفص الشيباني نا ابن وهب عن ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم خير أعرابيا بعد البيع وهذا حديث حسن غريب.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد کا اختیار دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ما جاء فيمن يخدع في البيع

جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے

۱۲۵۶ حدثنا يوسف بن حماد البصري نا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ وَكَانَ يُبَايِعُ وَأَنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا يُحْجَرُ عَلَى الرَّجُلِ الْحُرِّ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ إِذَا كَانَ ضَعِيفَ الْعَقْلِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُحْجَرَ عَلَى الْحُرِّ الْبَالِغِ.

شخص خرید و فروخت میں کمزور تھا اور وہ خرید و فروخت کرتا تھا چنانچہ اس کے گھر والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اسے منع کر دیجیے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر منع فرما دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خرید و فروخت سے رک نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا جب خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو سودا دست بدست ہے اور اس میں کوئی دھوکہ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس، حسن صحیح غریب ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کم عقل والے کو خرید و فروخت سے روکا جائے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک آزاد بالغ آدمی کو روکا نہیں جا سکتا۔

بَابُ ۳۹ مَا جَاءَ فِي الْمُصَرَّاةِ

دودھ بغیر جانور بیچنا

۱۲۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا حَلَبَهَا إِنْ شَاءَ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے تھنوں میں رکے ہوئے دودھ والا جانور خریدا اسے اختیار ہے کہ دودھ نکالنے کے بعد چاہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے۔ اس باب میں حضرت انس اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۲۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ مَعْنَى لَا سَمْرَاءَ لَا بُرَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے تھنوں میں رکے ہوئے دودھ والا جانور خریدا اسے تین دن تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو گندم کے علاوہ کوئی دوسرا غلہ ایک صاع دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمارے اصحاب کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی ان میں شامل ہیں۔

ف:۔ اس صورت میں خریدار کو واپس کرنے کا حق نہیں البتہ جو نقصان ہے وہ بائع سے لے سکتا ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۵۰ بحوالہ درمختار) مترجم

بَابُ ٥٠ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنا

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ. ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى أَهْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الشَّرْطَ جَائِزًا فِي الْبَيْعِ إِذَا كَانَ شَرْطًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجُوزُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ وَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ إِذَا كَانَ فِيهِ شَرْطٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا اور اپنے گھر تک سواری کی شرط کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے، وہ بیع میں شرط کرنے کو جائز سمجھتے ہیں جب کہ ایک شرط ہو۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں بیع میں شرط کرنا جائز نہیں اور مشروط بیع پوری نہ ہوگی۔ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔ مترجم)

بَابُ ٥١ الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

رہن سے نفع اٹھانا

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن جانور پر سوار ہو سکتا ہے۔ اور اس کا دودھ پی سکتا ہے اور اس کا خرچ سواری کرنے والے اور دودھ پینے والے پر ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عامر شعبی کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے اسے بواسطہ اعمش اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے جب کہ بعض علماء کے نزدیک رہن رکھی ہوئی چیز سے نفع اٹھانا درست نہیں۔

بَابُ ٥٢ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

سونے اور نگینے والا ہار خریدنا

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا أَنْ يُبَاعَ سَيْفٌ مُحَلًّى أَوْ مِنْطَقَةٌ مُفَضَّضَةٌ أَوْ مِثْلُ هٰذَا بِدَرَاهِمَ حَتّٰى يُمَيَّزَ وَيُفَصَّلَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ دینار میں خریدا اس میں سونا اور نگینے جڑے ہوئے تھے جب میں نے انہیں الگ کیا تو بارہ دینار سے زیادہ (سونا) پایا۔ چنانچہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا سونا الگ کئے بغیر ہار نہ بیچا جائے۔

قتیبہ نے بواسطہ ابن مبارک، ابو شجاع سعید بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں مرصع تلوار یا چاندی کا جڑاؤ کیا ہوا کمر بند یا اس قسم کی دوسری اشیاء چاندی الگ کئے بغیر نہ بیچی جائیں ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

بَابُ ۵۳: مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

شرط ولاء کی ممانعت

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ يُكْنٰى أَبَا عَتَّابٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو بیچنے والوں نے ولاء کی شرط لگائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے خرید لو حق ولاء تو اس کے لئے ہے جو اس کی قیمت دے یا اس کا مالک بن جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے۔

ف: کسی نو مسلم نے دوسرے آدمی سے کہا کہ میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہے اور مجھ سے کوئی جنایت ہو تو دیت تجھے دینی پڑے گی اس نے قبول کر لیا یہ موالات ہے اسکو ولاء کہتے ہیں۔ (مترجم)

١٢٦٤ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ إِذَا حُدِّثْتَ عَنْ مَنْصُورٍ فَقَدْ مَلَأْتَ يَدَكَ مِنَ الْخَيْرِ لَا تُرِدْ غَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى مَا أَجِدُ فِي إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمُجَاهِدٍ أَثْبَتَ مِنْ مَنْصُورٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُورٌ أَثْبَتُ أَهْلِ الْكُوفَةِ ۔

ابو عطار البصری، علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے یحیی بن سعید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تجھے منصور سے روایت بیان کی جائے تو تو نے اپنا ہاتھ بھلائی سے بھر دیا اب ان کے علاوہ کسی اور کا ارادہ نہ کر یحیی فرماتے ہیں میں ابراہیم نخعی اور مجاہد کی روایت میں منصور سے اثبت کسی کو نہیں پاتا امام بخاری نے بواسطہ عبداللہ بن ابو اسود عبدالرحمن بن مہدی سے نقل کیا کہ اہل کوفہ میں "منصور" اثبت ہیں۔

باب ٥٥

تجارت میں نفع

١٢٦٥ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ فَاشْتَرَى أُضْحِيَّةً فَأُرْبِحَ فِيهَا دِينَارًا فَاشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا فَجَاءَ بِالْأُضْحِيَّةِ وَالدِّينَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ حَدِيثُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِي مِنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار میں قربانی کا جانور خریدنے کیلئے بھیجا انہوں نے جانور خریدا اور اس میں ایک دینار کا نفع حاصل کیا۔ اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور ساتھ ہی دینار بھی پیش کر دیا آپ نے فرمایا بکری کی قربانی کرو اور دینار صدقہ کر دو۔ حدیث حکیم بن حزام کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میرے (امام ترمذی) کے نزدیک حبیب بن ثابت کو، حکیم بن حزام سے سماع نہیں۔

١٢٦٦ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا لِأَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّينَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ إِلَى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيمَ فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَالًا ۔

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دینار دیا تاکہ میں آپ کے لئے بکری خریدوں میں نے حضور کے لئے دو بکریاں خریدیں پھر ایک بکری ایک دینار میں بیچ دی جب کہ دوسری بکری اور ایک دینار لیکر حاضر خدمت ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ سنایا تو آپ نے (دعا دیتے ہوئے) فرمایا اللہ تعالی تمہارے داہنے ہاتھ کے سودے میں برکت دے اس کے بعد حضرت عروہ کناسہ کوفہ کی طرف جاتے تو بہت بڑا نفع حاصل کرتے پس آپ کوفہ کے دولتمندوں میں سے ہو گئے۔

١٢٦٧ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا

احمد بن سعید نے بواسطہ حبان، سعید بن زید اور

سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَلَمْ يَأْخُذْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبُو لَبِيدٍ اسْمُهُ لِمَازَةُ.

زبیر بن خریت، ابولبید سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی بعض علماء اس حدیث کی طرف گئے ہیں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ بعض اہل علم نے اس حدیث کو نہیں لیا۔ امام شافعی ان ہی لوگوں میں شامل ہیں۔ سعید بن زید، حماد بن زید کے بھائی ہیں۔ ابولبید کا نام لمازہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي

مکاتب کے پاس ادائیگی کیلئے مال ہو تو کیا حکم ہے

١٢٦٨ - حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَوْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مکاتب کو دیت یا ترکہ ملے تو اتنے ہی حصے کا مالک ہوگا جس قدر وہ اب تک آزاد ہو چکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جب مکاتب کو دیت دی جائے۔ تو جتنا حصہ آزاد ہے اتنے حصے کی دیت آزاد کی دیت کے حساب سے اور باقی حصہ غلام کی دیت کے حساب سے دی جائے، اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا خالد حذاء نے اسے بواسطہ عکرمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول نقل کیا بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے جب کہ اکثر صحابہ اور بعد کے علماء کے نزدیک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہو وہ غلام ہی ہے۔

سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

١٢٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلٰى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَ أَوَاقٍ أَوْ قَالَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ نے فرمایا اگر کسی شخص نے اپنے غلام کو سو اوقیہ پر مکاتب بنایا اب اگر دس اوقیہ یا (فرمایا) دس درہم باقی رہ گئے پھر وہ عاجز ہو

ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُكَاتَبَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ وَقَدْ رَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهُ.

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّوَرُّعِ وَقَالُوا لَا يُعْتَقُ الْمُكَاتَبُ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي حَتَّى يُؤَدِّيَ.

بَابُ ۲۶ مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهُ مَتَاعَهُ

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَوْلَى بِهَا مِنْ غَيْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ أُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

بَابُ ۲۷ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ يَبِيعُهَا لَهُ

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ

لی تو وہ غلام ہی رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمہ کچھ بھی باقی ہے۔ حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی عورت کے مکاتب کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اپنی مکاتبت کی تمام رقم ادا کر سکے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کے نزدیک اس کا مطلب تقویٰ و احتیاط ہے ورنہ جب تک وہ ادائیگی نہ کرے آزاد نہ ہوگا اگرچہ اس کے پاس اتنی رقم ہو۔

کوئی شخص مفلس مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے پھر کوئی آدمی اپنا مال بعینہٖ اس کے پاس پائے تو وہ دوسروں کی نسبت اس مال کا زیادہ حقدار ہے۔ اس باب میں حضرت سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں کچھ علماء فرماتے ہیں وہ دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے۔
اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کیلئے نہ دے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقُلْتُ إِنَّهُ لِيَتِيمٍ قَالَ أَهْرِيقُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا وَقَالَ بِهَذَا أَهْلُ الْعِلْمِ وَكَرِهُوا أَنْ يُتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا وَإِنَّمَا كُرِهَ مِنْ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ الْمُسْلِمُ فِي بَيْتِهِ خَمْرٌ حَتَّى يَصِيرَ خَلًّا وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي خَلِّ الْخَمْرِ إِذَا وُجِدَ قَدْ صَارَ خَلًّا.

فرماتے ہیں ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی۔ جب سورۃ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا اور عرض کیا کہ وہ ایک یتیم لڑکے کی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو بہا دو۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابو سعید کی روایت حسن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے اس کے ہم معنی مروی ہے۔ بعض علماء اس کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک شراب کو سرکہ بنانا مکروہ ہے۔ اور یہ اسی وجہ سے مکروہ ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مسلمان کے گھر شراب رکھی رہے حتیٰ کہ وہ سرکہ بن جائے بعض علماء نے اجازت دی ہے جبکہ اسے سرکہ بنا ہوا پائیں۔

بَابٌ ٥٥

ادائیگی امانت

١٢٧٣ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيكٍ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى آخَرَ شَيْءٌ فَذَهَبَ بِهِ فَوَقَعَ لَهُ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَ عَنْهُ بِقَدْرِ مَا ذَهَبَ لَهُ عَلَيْهِ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ إِنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ فَوَقَعَ عِنْدَهُ دَنَانِيرُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَ بِمَكَانِ دَرَاهِمِهِ إِلَّا أَنْ يَقَعَ عِنْدَهُ دَرَاهِمُ فَلَهُ حِينَئِذٍ أَنْ يَحْبِسَ مِنْ دَرَاهِمِهِ بِقَدْرِ مَا لَهُ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کر دو اور جو تم سے خیانت کرے اس سے (بھی) خیانت نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض علماء اس حدیث کی طرف گئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جب کسی آدمی کی کوئی چیز دوسرے کے پاس امانت ہو اور وہ ادا نہ کرے اس کے بعد اس کی کوئی چیز اس کے ہاتھ آ جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس چیز میں سے اتنا روک لے جتنا اس پہلے نے لیا ہے۔ بعض تابعین نے اس کی اجازت دی ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ نیز فرماتے ہیں۔ اگر اس کے ذمہ درہم ہوں اب اس کے ہاتھ اس کے دینار آ جائیں تو وہ درہموں کے بدلے دینار روک نہ لے البتہ اگر اس کے قبضہ میں اس کے دراہم آ جائیں تو ان میں سے اس قدر روک سکتا ہے جتنا کہ امانت والے کے ذمہ ہیں۔

بَابُ ٥٦ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

مستعار چیز قابل واپسی ہے

١٢٧٤ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا مستعار چیز

وسلم يقول في خطبته عام حجة الوداع العارية مؤداة والزعيم غارم والدين مقضي وفي الباب عن سمرة وصفوان بن أمية وأنس حديث أبي أمامة حديث حسن وقد روي عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم أيضا من غير هذا الوجه.

١٢٧٥ - حدثنا محمد بن المثنى ثنا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال على اليد ما أخذت حتى تؤدي قال قتادة ثم نسي الحسن فقال هو أمينك لا ضمان عليه يعني العارية هذا حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إلى هذا وقالوا يضمن ما العارية وهو قول الشافعي وأحمد وقال بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ليس على صاحب العارية ضمان إلا أن يخالف وهو قول الثوري وأهل الكوفة وبه يقول إسحق.

باب ما جاء في الاحتكار

١٢٧٦ - حدثنا إسحق بن منصور ثنا يزيد بن هارون ثنا محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن سعيد بن المسيب عن معمر بن عبد الله بن نضلة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحتكر إلا خاطئ فقلت لسعيد يا أبا محمد إنك تحتكر قال ومعمر قد كان يحتكر وإنما روي عن سعيد بن المسيب أنه كان يحتكر الزيت والخبط ونحو هذا وفي الباب عن عمر وعلي وأبي أمامة وابن عمر حديث معمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم كرهوا احتكار الطعام ورخص بعضهم في الاحتكار في غير الطعام وقال ابن المبارك

قابل واپسی ہے۔ ضامن ذمہ دار ہے۔ اور قرض ادا کیا جائے۔ اس باب میں حضرت سمرہ، صفوان بن امیہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوامامہ حسن ہے۔ حضرت ابوامامہ سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز ہاتھ نے لی وہ اس پر واجب ہے یہاں تک کہ ادا کرے۔ قتادہ فرماتے ہیں۔ پھر حضرت حسن بھول گئے اور فرمایا وہ تیرا امین ہے اس پر کوئی ضمانت نہیں یعنی ادھار لینے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء اسی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں ادھار لینے والا ضامن ہوگا۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں عاریتاً چیز لینے والے پر ضمانت نہیں مگر یہ کہ صاحب امانت کے قول کی مخالفت کرے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ اسی کے قائل ہیں۔ امام اسحق بھی یہی فرماتے ہیں۔

ذخیرہ اندوزی

حضرت معمر بن عبداللہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا گنہگار ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے (محمد بن ابراہیم) کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب سے پوچھا اے ابومحمد! آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں انہوں نے فرمایا معمر بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے تھے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ زیتون اور جھڑے ہوئے پتوں وغیرہ کا احتکار کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابوامامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث معمر حسن صحیح ہے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے غیر طعام کی ذخیرہ اندوزی کی اجازت دی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں روئی اور بکری کی کھال یا اس قسم کی دوسری اشیاء کو

لَا بَأْسَ بِالْاِحْتِكَارِ فِي الْقُطْنِ وَالسِّخْتِيَانِ وَنَحْوِهِ۔

ذخیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ف :۔ غلہ کے علاوہ دوسری چیزوں میں ذخیرہ اندوزی نہیں غلہ میں ممانعت کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے زمانہ میں غلہ خرید کر روک رکھنا اور نہ بیچنا کہ لوگ خوب پریشان ہوں گے تو نہایت مہنگا بیچوں گا اگر یہ صورت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں (بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۱۰۵) مترجم

باب ۸۲۲ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوقَ وَلَا تُحَفِّلُوا وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْمُحَفَّلَةِ وَهِيَ الْمُصَرَّاةُ لَا يَحْلُبُهَا صَاحِبُهَا أَيَّامًا أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ لِيَجْتَمِعَ اللَّبَنُ فِي ضَرْعِهَا فَيَغْتَرَّ بِهَا الْمُشْتَرِي وَهٰذَا ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيعَةِ وَالْغَرَرِ۔

دودھ روک کر جانور بیچنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارتی قافلہ سے آگے جا کر نہ ملو دھوکہ کے لئے جانور کے تھنوں میں دودھ نہ روک رکھو اور ایک دوسرے کا بھاؤ تیز نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے انہوں نے ایسے جانور کا بیچنا مکروہ قرار دیا ہے جس کے تھنوں میں دودھ روکا جائے اور اس کا مالک اسے کئی دن نہ دوہے کر تھنوں میں دودھ روکے رکھے اور اس سے خریدار دھوکہ کھائے یہ فریب اور دھوکہ ہے۔

باب ۸۲۳ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَنْ يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مال مسلم ہڑپ کرنے کیلئے جھوٹی قسم کھانا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کریگا کہ اس پر غضبناک ہوگا۔ اشعث بن قیس فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ تو مجھ ہی سے متعلق ہے واقعہ یہ تھا کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین مشترک تھی اس نے (میرے حصے کا) انکار کیا تو میں اسے بارگاہ نبوی میں لے آیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کیا حضور یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الخ (جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی (حقیر) قیمت لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں) اس باب میں حضرت وائل بن حجر، ابوموسیٰ، ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔

بابٌ ٥٦٣ ما جاء إذا اختلف البيعان

١٢٧٩۔ حدثنا قتيبة ثنا سفيان عن ابن عجلان عن عون بن عبد الله عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اختلف البيعان فالقول قول البائع والمبتاع بالخيار هذا الحديث مرسل عون بن عبد الله لم يدرك ابن مسعود وقد روي عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث أيضا وهو مرسل أيضا قال ابن منصور قلت لأحمد إذا اختلف البيعان ولم تكن بينة قال القول ما قال رب السلعة أو يترادان قال إسحاق كما قال وكل من كان القول قوله فعليه اليمين وقد روي نحو هذا عن بعض التابعين منهم شريح۔

بائع اور مشتری کا اختلاف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے تو بائع کا قول معتبر ہوگا اور مشتری کو اختیار ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ عون بن عبداللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ بواسطہ قاسم بن عبدالرحمٰن بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ بھی مرسل روایت ہے ابن منصور فرماتے ہیں میں نے احمد سے پوچھا اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور گواہ نہ ہوں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا بیچنے والے کی بات معتبر ہے، یا دونوں اپنی اپنی بات واپس لے لیں۔ امام اسحاق فرماتے ہیں جس کا صرف قول ہوگا اسے قسم کھانی پڑے گی بعض تابعین سے جن میں شریح بھی ہیں یہی منقول ہے۔

بابٌ ٥٦٤ ما جاء في بيع فضل الماء

١٢٨٠۔ حدثنا قتيبة ثنا داود بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دينار عن أبي المنهال عن إياس بن عبد المزني قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الماء وفي الباب عن جابر وبهيسة عن أبيها وأبي هريرة وعائشة وأنس وعبد الله بن عمرو وحديث إياس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم أنهم كرهوا بيع الماء وهو قول ابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق وقد رخص بعض أهل العلم في بيع الماء منهم الحسن البصري۔

ضرورت سے زائد پانی بیچنا

حضرت ایاس بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت جابر، بہیسہ بواسطہ والد، ابوہریرہ، عائشہ، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ایاس حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ پانی بیچنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء نے پانی بیچنے کی اجازت دی ہے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی ان میں شامل ہیں۔

١٢٨١۔ حدثنا قتيبة ثنا الليث عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يمنع فضل الماء ليمنع به الكلأ هذا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی نہ روکا جائے تاکہ گھاس میں کمی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ۶۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ فِي قَبُولِ الْكَرَامَةِ عَلَى ذٰلِكَ۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

بَابُ ۶۶ مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

رہا ہے۔

جفتی کرانے کی اجرت لینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جفتی کرانے کی اجرت سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ ایک جماعت نے (مقرر کئے بغیر) انعام قبول کرنے کی اجازت دی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ کلاب کے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جفتی کرانے کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اسے منع فرما دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نر جانور لوگوں کو عاریتاً دے دیتے ہیں پھر لوگ خود ہی بطور انعام کچھ دیتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام لینے کی اجازت دے دی۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف ابراہیم بن حمید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

کتے کی قیمت

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سینگی

بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِيثُ رَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا ثَمَنَ الْكَلْبِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ الصَّيْدِ۔

کھینچنے والے کی کمائی ناپاک ہے زانیہ کی اجرت ناپاک ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن مسعود، جابر، ابوہریرہ، ابن عباس، ابن عمر، اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث رافع حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ کتے کی قیمت مکروہ ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے شکاری کتے کی قیمت کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

١٢٩٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ أَخِي بَنِي حَارِثَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَجَابِرٍ وَالسَّائِبِ حَدِيثُ مُحَيِّصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ سَأَلَنِي حَجَّامٌ نَهَيْتُهُ وَآخُذُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

سینگی لگانے والے کی کمائی

بنو حارثہ کے بھائی ابن محیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی کھینچنے کی اجرت لینے کی اجازت چاہی آپ نے انہیں اس سے منع فرمایا۔ لیکن وہ مسلسل آپ سے اس کے متعلق پوچھتے اور اجازت طلب کرتے رہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے پانی کھینچنے والے اونٹ کو چارہ کھلاؤ اور اپنے غلام کو کھانا دو۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابوجحیفہ، جابر اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث محیصہ حسن ہے اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر سینگی کھینچنے والا مجھ سے اجرت مانگے تو میں اسے منع کر دوں گا۔ انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کیا

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

١٢٩٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ

سینگی لگانے کی اجرت لینے کی اجازت

حمید سے روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سینگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھنچوائی اور ابوطیبہ نے کھینچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دو صاع (غلہ) کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے آپ نے گفتگو فرمائی چنانچہ انہوں نے ابوطیبہ کے خراج سے کچھ کم کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے بہترین علاج سینگی لگوانا ہے یا فرمایا بہترین دوائی

الْحِجَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

سینگی لگوانا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے سینگی لگانے کی کمائی کو جائز کہا ہے۔ امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ٦٦ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

کتے اور بلی کی قیمت لینا

١٢٨٨ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ جَابِرٍ وَاضْطَرَبُوا عَلَى الْأَعْمَشِ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ثَمَنَ الْهِرِّ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرَوَى ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ ان کے بعض اصحاب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اس حدیث کی روایت میں اعمش پر راویوں کا اضطراب ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے بلی کی قیمت لینا مکروہ کہا ہے۔ جب کہ بعض نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ابن فضیل نے بواسطہ اعمش اور ابن حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

١٢٨٩ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ زَيْدٍ لَا نَعْرِفُ كَبِيرَ أَحَدٍ رَوَى عَنْهُ غَيْرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبدالرزاق کے علاوہ کوئی دوسرا بڑا عالم ہمارے علم میں نہیں جس نے عمر بن زید سے روایت کیا ہو۔

بَابٌ

١٢٩٠ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ وَتَكَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کتے کے علاوہ کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح نہیں۔ ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے

فِيهِ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ أَيْضًا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ وَضَعَّفَهُ وَهُوَ شَامِيٌّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

شعبہ بن حجاج نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مرفوعاً مروی ہے۔ اس کی سند بھی صحیح نہیں۔

گانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت منع ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے والی لونڈیوں کو نہ بیچو نہ خریدو اور نہ ہی انہیں گانا سکھاؤ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسی قسم کی تجارت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "ومن الناس من یشتری لہو الحدیث الخ" اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابو امامہ کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے علی بن یزید کے بارے میں کلام کیا اور انہیں ضعیف کہا وہ شامی ہیں۔

غلام بیچتے وقت دو بھائیوں یا ماں بیٹے میں تفریق کرنا

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے ماں اور بیٹے کے درمیان تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے عزیزوں کے درمیان تفریق کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دو غلام بطور ہدیہ عطا فرمائے جو آپس میں بھائی تھے۔ میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی! تمہارا ایک غلام کیا ہوا؟

وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبْيِ فِي الْبَيْعِ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُوَلَّدَاتِ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي أَرْضِ الْإِسْلَامِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي قَدِ اسْتَأْذَنْتُهَا فِي ذٰلِكَ فَرَضِيَتْ۔

بَابُ ٥٣ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا

١٢٩٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

١٢٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاسْتَغْرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوٰى مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ أَيْضًا وَحَدِيثُ جَرِيرٍ يُقَالُ تَدْلِيسٌ دَلَّسَ فِيهِ جَرِيرٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَتَفْسِيرُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا فَيَرُدُّهُ عَلَى الْبَائِعِ

فرماتے ہیں میں نے واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا اسے واپس لو (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث حسن غریب ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے قیدیوں کو بیچتے وقت تفریق کو بھی مکروہ کہا ہے۔ لیکن بعض علماء نے ان قیدیوں کو جو سرزمین اسلام میں پیدا ہوئے، جدا کرنے کی اجازت دی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے ابراہیم سے منقول ہے انہوں نے ماں بیٹے کو بیچتے وقت جدا کیا تو آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس عورت سے اس کے متعلق اجازت لی اور وہ اس پر راضی ہو گئی۔

غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ خراج ضمانت کے سبب ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی مروی ہے اور علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ خراج، ضمانت کے سبب ہے، یہ حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے صحیح غریب ہے امام بخاری نے عمر بن علی کی روایت سے اسے غریب کہا ہے۔ حالانکہ مسلم بن خالد زنجی نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا۔ جریر نے بھی ہشام سے روایت کیا۔ کہا گیا ہے کہ جریر کی روایت میں تدلیس ہے انہوں نے ہشام بن عروہ سے نہیں سنا۔ ضمانت کے سبب خراج کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے غلام خریدا اور اس سے نفع اٹھایا پھر اس میں عیب نظر آیا تو بیچنے والے کو واپس کر دے نفع خریدار کے

فَالْغَلَّةُ لِلْمُشْتَرِی لِاَنَّ الْعَبْدَ لَوْ هَلَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِی وَنَحْوُ هٰذَا مِنَ الْمَسَائِلِ یَكُوْنُ فِیْهِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ اَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا

١٢٩٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَاْكُلْ وَلَا یَتَّخِذْ خُبْنَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ وَرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو وَعُمَیْرٍ مَوْلٰی اٰبِی اللَّحْمِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَحْیٰی بْنِ سُلَیْمٍ وَقَدْ رَخَّصَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِابْنِ السَّبِیْلِ فِیْ اَكْلِ الثِّمَارِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ اِلَّا بِالثَّمَنِ۔

١٢٩٧۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ غَیْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

١٢٩٨۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ الْخُزَاعِیُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ صَالِحِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَرْمِیْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذُوْنِیْ فَذَهَبُوْا بِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِیْ نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْجُوْعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَاَرْوَاكَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ۔

لیے ہوگا اس لئے کہ اگر غلام ہلاک ہوتا تو خریدار کا مال ضائع ہوتا۔ اس قسم کے دوسرے مسائل جن میں ضمانت کے سبب سے خراج ہے یہی صورت ہے۔

مسافر کا راستہ کے باغ سے پھل کھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی باغ میں داخل ہو تو اس سے کھا سکتا ہے لیکن باندھ کر نہ لے جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عباد بن شرحبیل، رافع بن عمرو، عمیر مولیٰ ابی لحم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابن عمر غریب ہے۔ اس طریق سے ہم اسے صرف یحییٰ بن سلیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے مسافر کو پھل کھانے کی اجازت دی ہے البتہ بعض نے قیمت ادا کئے بغیر (کھانے کو) مکروہ کہا ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جو ضرورت مند (بھوکا) اس سے کھائے اور باندھ کر نہ لے جائے تو اسے کوئی ڈر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں انصار کی کھجوروں پر پتھر مار رہا تھا۔ وہ مجھے پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے پوچھا اے رافع! تم ان کی کھجوروں پر پتھر کیوں مار رہے تھے۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بھوک کے سبب آپ نے فرمایا پتھر نہ مارو جو گر جائے کھا لیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر و سیراب کر دے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ۔

خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع محاقلہ، مزابنہ مخابرہ اور غیر معلوم چیز کی استثناء سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی بواسطہ یونس بن عبید اللہ عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

ف:۔ محاقلہ اور مزابنہ کی تعریف حدیث نمبر ۱۲۳۱ میں گزر چکی ہے مخابرہ زمین بٹائی پر دینے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِي وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا مِمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوزَنُ مِمَّا لَا يُؤْكَلُ وَلَا يُشْرَبُ أَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَهُ وَإِنَّمَا التَّشْدِيدُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الطَّعَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

قبضہ سے پہلے غلہ بیچنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اکثر علماء کا اس پر عمل ہے انہوں نے خریدار کے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے قبضہ سے پہلے ایسی اشیاء کے بیچنے کی اجازت دی ہے جن کا وزن اور ناپ بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کھائی پی جاتی ہیں۔ علماء کے نزدیک صرف کھانے پینے کی چیزوں میں سختی ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ

اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ کوئی دوسرے کے پیغام

بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَمَعْنَى الْبَيْعِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ السَّوْمُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِي حِجْرِي قَالَ أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي طَلْحَةَ رَوَى الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ عِنْدَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِي لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی آدمی اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت نہ لگائے بعض علماء کے نزدیک اس حدیث میں بیع سے قیمت لگانا مراد ہے۔

شراب بیچنے کی ممانعت

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے زیر نگرانی یتیموں کے لئے کچھ شراب خریدی تھی (اور ابھی حرام نہیں ہوئی تھی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بہا دو اور مٹکے توڑ دو۔ اس باب میں جابر، عائشہ، ابوسعید، ابن مسعود، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں ثوری نے حدیث ابوطلحہ بواسطہ سدی اور یحییٰ بن عباد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ابوطلحہ ان کے پاس تھے۔ اور یہ حدیث لیث کی روایت سے اصح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کیا شراب کا سرکہ بنایا جائے آپ نے فرمایا "نہیں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔ شراب نچوڑنے والا، نچڑوانے والا، پینے والا اٹھانے والا، جس کے لئے اٹھائی جائے، پلانے والا، بیچنے والا، اس کی قیمت کھانے والا، خریدنے والا اور جس کے لئے خریدی جائے۔ یہ حدیث، حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عباس، ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ إِذْنِ الْأَرْبَابِ

١٣٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالُوا إِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيفَةِ سَمُرَةَ.

مالک کی اجازت بغیر دودھ دوہنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی (کسی کے) مویشیوں پر گزرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو اور وہ اجازت (بھی) دے دے تو اس کا دودھ دوہ کر پیئے اور اگر وہاں کوئی نہ ہو تو تین مرتبہ آواز دے اگر جواب آئے تو اس سے اجازت لے اگر کوئی جواب نہ دے تو دوہ کر پیئے لیکن ساتھ نہ لے جائے اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث سمرہ حسن غریب صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق اس کے قائل ہیں۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں حسن کا سمرہ سے سماع صحیح ہے بعض محدثین نے سمرہ سے حسن کی روایت میں کلام کیا ہے اور فرمایا کہ وہ سمرہ کے صحیفہ سے نقل

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

١٣٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهِ السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهَا ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

مردار کی کھال اور بتوں کا بیچنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام فرمائی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! مردار کی چربی کا کیا حکم ہے کیونکہ اس سے کشتیوں پر ملا جاتا ہے اور چمڑوں پر بطور تیل استعمال کی جاتی ہے۔ اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ بھی حرام ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلایا پھر بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے اس باب میں حضرت عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ مِنَ الْهِبَةِ

١٣٠٧ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ ۔

١٣٠٨ ۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاؤُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ ۔

ہبہ واپس لینے کی ممانعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفات ذمیمہ کا اپنانا ہمارے (مسلمانوں کے) شایان شان نہیں ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو اپنی قے چاٹتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو جائز نہیں کہ عطیہ دے کر واپس لے البتہ باپ اپنے بیٹے کو عطیہ دے کر واپس لے سکتا ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی حسین معلم عمرو بن شعیب اور طاؤس، حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کو عطیہ دے اسے واپس لوٹانے کا کوئی حق نہیں۔ اور کسی غیر کو دیا تو واپس لے سکتا ہے بشرطیکہ اس کا بدلہ نہ لیا ہو۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کسی کے لئے دیا ہوا عطیہ واپس لینا جائز نہیں البتہ والد اپنے بیٹے کو عطیہ دے تو واپس لے سکتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا کہ باپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص عطیہ دے کر واپس نہیں لے سکتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

١٣٠٩ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ

عرایا اور اسکی اجازت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوٰى أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ.

سے منع فرمایا البتہ عرایا والوں کو اندازہ کے مطابق بیچنے کی اجازت دی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ محمد بن اسحاق نے زید بن ثابت کی روایت اسی طرح بیان کی ایوب، عبید اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اس اسناد سے بواسطہ ابن عمر، حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق (ساٹھ صاع) سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے۔ یہ روایت، محمد بن اسحاق کی روایت سے صحیح ہے۔

نوٹ:۔ عرایا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو اپنے باغ میں سے کھجور عاریتاً کھانے کے لئے دے پھر اس کو موہوب لہٗ کا آنا جانا دشوار گزرے تو وہ اس کے بدلے اس کو اتاری ہوئی کھجوریں دے دے۔ (ملخصاً از لمعات، مترجم)

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلٰى ابْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ كَذَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم ہونے کی صورت میں عرایا کو بیچنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ

امام مالک رحمہ اللہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عرایا کے پانچ وسق یا اس سے کم کو بیچنے کی اجازت فرمائی۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ قَالُوا إِنَّ الْعَرَايَا مُسْتَثْنَاةٌ مِنْ جُمْلَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالُوا لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کے بدلے عرایا کے بیچنے کی اجازت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی ان میں شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں بیع عرایا ممنوعہ سودوں مثلاً بیع محاقلہ اور مزابنہ (وغیرہ) سے مستثنیٰ ہے۔ ان علماء نے حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال

مَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ وَمَعْنٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَیْهِمْ فِیْ هٰذَا لِاَنَّهُمْ شَكَوْا اِلَیْهِ وَقَالُوْا لَا نَجِدُ مَا نَشْتَرِیْ مِنَ الثَّمَرِ اِلَّا بِالتَّمْرِ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَنْ یَّشْتَرُوْهَا فَیَاْكُلُوْهَا رُطَبًا

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِیْدِ ابْنِ كَثِیْرٍ ثَنَا بَشِیْرُ بْنُ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ وَسَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَصْحَابِ الْعَرَایَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِیْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

کیا لیکن شرط یہ ہے کہ پانچ وسق سے کم ہو بعض علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سہولت کا ارادہ فرمایا کیونکہ انہوں نے شکایت کی کہ ہم عرایا کے پھل خریدنے کیلئے کھجوریں ہی رکھتے ہیں۔ لہٰذا آپ نے انہیں اجازت دے دی کہ پانچ وسق سے کم ہونے کی صورت میں خرید لیا اور تازہ کھجوریں کھائیں

رافع بن خدیج اور سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع مزابنہ یعنی کچے پھل خشک کھجوروں کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا لیکن عرایا والوں کو اس کی اجازت دی نیز آپ نے تازہ انگور کے بدلے خشک انگور بیچنے اور تخمینہ کے ساتھ کسی قسم کا پھل بیچنے سے (بھی) منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ النَّجْشِ

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَیْبَةُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا النَّجْشَ اَنْ یَّاْتِیَ الرَّجُلُ الَّذِیْ یُبْصِرُ السِّلْعَةَ اِلٰی صَاحِبِ السِّلْعَةِ فَیَسْتَامُ بِاَكْثَرَ مِمَّا تَسْوٰی وَذٰلِكَ عِنْدَ مَا یَحْضُرُهُ الْمُشْتَرِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّغْتَرَّ الْمُشْتَرِیْ بِهٖ وَلَیْسَ مِنْ رَاْیِهِ الشِّرَاءُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اَنْ یَّخْدَعَ الْمُشْتَرِیَ بِمَا یَسْتَامُ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخَدِیْعَةِ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَاِنْ نَجَشَ رَجُلٌ فَالنَّاجِشُ اٰثِمٌ فِیْمَا یَصْنَعُ وَالْبَیْعُ جَائِزٌ لِاَنَّ الْبَائِعَ غَیْرُ النَّاجِشِ۔

دلالی میں قیمت زیادہ لگانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں نجش نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ نجش مکروہ ہے۔ نجش یہ ہے کہ کوئی ماہر تجارت آئے اور خریدار کی موجودگی میں تاجر کے پاس آکر سامان کی اصل قیمت سے زیادہ مول لگائے اور مقصد خریدنا نہ ہو بلکہ محض خریدار کو دھوکہ دینا چاہتا ہو۔ یہ دھوکہ کی ایک قسم ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی نجش کرے تو وہ اپنے اس فعل کے سبب گناہگار ہوگا لیکن بیع جائز ہے کیوں کہ بیچنے والے نے نجش نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

١٣١٥ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ وَعِنْدِي وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِحْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَهْلُ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ الرُّجْحَانَ فِي الْوَزْنِ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

وزن میں زیادہ دینا

سوید بن قیس سے روایت ہے کہ میں اور مخرفہ عبدی مقام ہجر سے کپڑے بیچنے کے لئے لائے ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور سلوار کا بھاؤ کرایا میرے پاس ایک تولنے والا بیٹھا تھا جو اجرت پر تولا کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تول اور جھکتا ہوا تول اس باب میں حضرت جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث سوید حسن صحیح ہے ۔ اہل علم وزن میں جھکاؤ کو پسند کرتے ہیں شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ سماک ، ابوصفوان سے روایت کرتے ہوئے پوری حدیث بیان کی ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهِ

١٣١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ وَأَبِي قَتَادَةَ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَعُبَادَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

١٣١٧ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا وَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تنگ دست کو مہلت دینا اور اس سے نرمی برتنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کے سائے میں رکھے گا جب کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا ۔ اس باب میں حضرت ابوالیسر، ابوقتادہ حذیفہ ، ابومسعود اور عبادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ، حدیث ابوہریرہ حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے ۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہ ملی البتہ یہ کہ وہ ایک امیر آدمی تھا جب لوگوں سے لین دین کا معاملہ کرتا تو اپنے غلاموں کو حکم دیتا ۔۔ کہ تنگ دست سے درگزر کریں ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس بات کے اس سے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا اس سے درگزر کرو ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ أَنَّهُ ظُلْمٌ

١٣١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالشَّرِيدِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَاهُ إِنَّهُ إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلٰى مَلِيٍّ فَاحْتَالَهُ فَقَدْ بَرِئَ الْمُحِيلُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْمُحِيلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا تَوِيَ مَالُ هٰذَا بِإِفْلَاسِ الْمُحَالِ عَلَيْهِ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْأَوَّلِ وَاحْتَجُّوا بِقَوْلِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهِ حِينَ قَالُوا لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى قَالَ إِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى هٰذَا إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلٰى آخَرَ وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ مَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ مُعْدِمٌ فَلَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى۔

مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کو مالدار کے پیچھے لگا دیا جائے تو وہ پیچھا کرے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور شرید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم میں سے کسی کو مالدار سے وصولی قرض پر مامور کیا جائے تو وہ اس ذمہ داری کو قبول کرے بعض علماء فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی مالدار کے حوالے کر دیا جائے اور وہ اسے قبول کرے تو حوالہ کرنے والا بری ہو گیا اب قرض مانگنے والے کو حوالہ کرنے والے سے مانگنے کا کوئی حق نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں اگر مالدار کے مفلس ہو جانے کے باعث قرض مانگنے والے کا مال تلف ہوتا ہے۔ تو اسے پہلے مقروض کے پاس جانے کا حق ہے۔ ان علماء نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے قول سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں مسلمان کا مال تلف نہیں ہو سکتا۔ اسحاق فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرض خواہ کو دوسرے شخص کے حوالے کر دیا جائے اور وہ اسے مالدار

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

١٣١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ بِالشَّيْءِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا لَمَسْتُ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ كَانَ لَا يَرٰى مِنْهُ شَيْئًا مِثْلَ مَا يَكُونُ فِي الْجِرَابِ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا مِنْ بُيُوعِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ۔

منابذہ اور ملامسہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کہے جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو تیرے اور میرے درمیان بیع واجب ہو جائے گی اور ملامسہ یوں کہنا ہے کہ جب میں کسی چیز کو ہاتھ لگاؤں تو سودا ہو گیا اگرچہ اس میں سے کوئی چیز نہ دیکھتا ہو جیسے کوئی چیز غلاف وغیرہ میں ہو یہ دور جاہلیت کی بیع ہے اس لئے اس سے منع فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

غلہ اور کھجور میں بیع سلم

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَجَازُوا السَّلَفَ فِي الطَّعَامِ وَالثِّيَابِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يُعْرَفُ حَدُّهُ وَصِفَتُهُ وَاخْتَلَفُوا فِي السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں بیع سلم کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا جو بیع سلم کرے تو وہ معلوم پیمانہ اور معلوم وزن میں معلوم وقت تک کرے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے ان کے نزدیک غلے، کپڑے اور ان دوسری چیزوں میں جن کی مقدار اور صفت معلوم ہو، بیع سلم جائز ہے۔ جانوروں کی بیع سلم میں اختلاف ہے بعض صحابہ اور تابعین اہل علم کے نزدیک ان میں بھی جائز ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء نے جانوروں میں بیع سلم کو مکروہ کہا ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

ف: بیع میں اگر ایک طرف عین ہو اور دوسری طرف ثمن ہو اور ثمن کا فوراً دینا ضروری ہو تو یہ بیع سلم ہے۔ لہٰذا بیع سلم میں جس کو خریدا جاتا ہے وہ بائع کے ذمہ دین ہے اور مشتری ثمن کو فی الحال ادا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۶۳) - مترجم

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ

مشترک زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَائِطٍ فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذٰلِكَ حَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَى شَرِيكِهِ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ يُقَالُ إِنَّهُ مَاتَ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کا باغ میں کوئی شریک ہو وہ شریک پر پیش کیے بغیر اپنا حصہ نہ بیچے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے سلیمان یشکری کا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں انتقال ہو گیا۔ قتادہ اور ابوبشر نے بھی سلیمان سے کچھ نہیں سنا۔

قَالَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَتَادَةُ وَلَا أَبُو بِشْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ سَمَاعًا مِنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فَلَعَلَّهُ سَمِعَ مِنْهُ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَإِنَّمَا يُحَدِّثُ قَتَادَةُ عَنْ صَحِيفَةِ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ وَكَانَ لَهُ كِتَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

البتہ ہو سکتا ہے عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان سے کچھ سنا ہو۔ قتادہ، سلیمان یشکری کے صحیفہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ ان کے پاس حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کتاب تھی۔

١٣٢٢۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ذَهَبُوا بِصَحِيفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَأَخَذَهَا أَوْ قَالَ فَرَوَاهَا وَذَهَبُوا بِهَا إِلَى قَتَادَةَ فَرَوَاهَا فَأَتَوْنِي بِهَا فَلَمْ أَرْوِهَا.

ابوبکر عطار نے بواسطہ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، سلیمان تیمی سے نقل کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا صحیفہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے اس کو لے لیا یا (کہا) اس سے روایت کی۔ حضرت قتادہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے بھی اس سے روایت کی پھر میرے پاس لائے لیکن میں نے اس سے روایت نہیں کی۔

بَابُ ٩٠ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

مخابرت اور معاومت

١٣٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نوٹ:۔ ان تمام کی تعریفیں گذشتہ صفحات میں گذر چکی ہیں۔ (مترجم)

بَابُ ٩١

١٣٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلِمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چیزوں کا نرخ بڑھ گیا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے نرخ مقرر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرخ مقرر کرنے والا، تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا اور رزق دینے والا ہے اور مجھے تمنا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملوں کہ تم میں سے کوئی اپنے خون اور مال کا مجھ سے طلب گار نہ ہو۔

صحیحٌ.

باب ۵۹۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوعِ

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ دِينَارٍ وَحُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْغِشَّ وَقَالُوا الْغِشُّ حَرَامٌ.

باب ۵۹۳ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

۱۳۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَأَعْطٰى سِنًّا خَيْرًا مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِاسْتِقْرَاضِ السِّنِّ مِنَ الْإِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ.

۱۳۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بیع میں دھوکہ دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر سے گزرے آپ نے دست مبارک اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیاں میں تری اور نمی آگئی آپ نے فرمایا اے غلہ کے مالک! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر بارش کا پانی پڑ گیا تو آپ نے فرمایا تم نے اسے اوپر کیوں نہیں کیا تاکہ لوگ دیکھتے۔ پھر فرمایا جس نے دھوکہ کیا وہ ہم سے نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوحمراء، ابن عباس، بریدہ، ابوبردہ بن دینار اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک (خرید فروخت میں) دھوکہ و فریب حرام ہے۔

اونٹ اور دیگر جانور قرض لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا پھر اس سے بہتر جوان اونٹ اسکو دیا۔ اور فرمایا تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو ادائے قرض میں اچھے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور سفیان نے اسے سلمہ سے روایت کیا بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ اونٹ (وغیرہ) کے ادھار لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت سختی سے قرض (کی واپسی) کا تقاضا کیا۔ صحابہ کرام نے اسے کچھ کہنے کا ارادہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو حق والے کو کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔ آپ نے فرمایا اونٹ خرید کر اس کو دے دو صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس کے اونٹ (جیسا نہ ملا بلکہ اس) سے افضل ملا آپ نے فرمایا یہی خرید کر اسے دے دو تم میں اچھا وہ ہے جو قرض کی ادائیگی کرنے میں اچھا ہو۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اللہ شعبہ سلمہ بن کہیل سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا أَجِدُ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا۔ پھر آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس شخص کو جوان اونٹ دے کر قرض ادا کر دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو ان میں اس کے اونٹ سے اچھا اونٹ ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی دے دو بے شک وہی لوگ اچھے ہیں جو قرض کی ادائیگی اچھی طرح کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۴۳

قرض کا تقاضا کیسے ہو

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیچنے میں نرمی کرنے والے۔ خریدنے میں نرمی برتنے والے اور قرض کے تقاضہ میں نرمی کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ یونس اور سعید مقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا عَبْدُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الوھاب بن عطاء ثنا اسرائیل عن زید بن عطاء ابن السائب عن محمد بن المنکدر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر اللہ لرجل کان قبلکم کان سھلا اذا باع سھلا اذا اشتری سھلا اذا اقتضی ھذا حدیث غریب صحیح حسن من ھذا الوجہ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک آدمی کو بخش دیا وہ بیچنے، خریدنے اور تقاضہ قرض میں نرمی اختیار کرتا تھا۔ یہ حدیث غریب صحیح اس طریق سے حسن ہے۔

باب ٩٥ النھی عن البیع فی المسجد

مسجد میں خرید و فروخت کا حکم

١٣٢٢۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا عارم ثنا عبد العزیز بن محمد قال اخبرنی یزید ابن خصیفۃ عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک واذا رایتم من ینشد فیہ ضالۃ فقولوا لا رد اللہ علیک حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن غریب والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم کرھوا البیع والشراء فی المسجد وھو قول احمد واسحق وقد رخص بعض اھل العلم فی البیع والشراء فی المسجد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہے تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو نفع مند نہ کرے اور جب کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ اسے تیری طرف واپس نہ لوٹائے حدیث ابو ہریرہ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ مسجد میں خرید و فروخت مکروہ ہے امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ البتہ بعض علماء نے مسجد میں خرید و فروخت کی اجازت دی ہے (بشرطیکہ سامان باہر ہو۔ مترجم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الاحکام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابواب احکام

باب ٩٦ ما جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القاضی

قاضی

١٣٢٣۔ حدثنا محمد بن عبد الاعلی ثنا المعتمر بن سلیمان قال سمعت عبد الملک یحدث عن عبد اللہ

عبد اللہ بن موہب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

بن موهب ان عثمان قال لابن عمر اذهب فاقض بين الناس قال او تعافيني يا امير المؤمنين قال فما تكره من ذلك وقد كان ابوك يقضي قال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان قاضيا فقضى بالعدل فبالحري ان ينقلب منه كفافا فما ارجو بعد ذلك وفي الحديث قصة وفي الباب عن ابي هريرة حديث ابن عمر حديث غريب وليس اسناده عندي بمتصل وعبد الملك الذي روى عنه المعتمر هذا هو عبد الملك بن ابي جميلة.

فرمایا جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین مجھے معاف رکھیں۔ آپ نے فرمایا تم اسے ناپسند کیوں کرتے ہو تمہارے والد بھی تو فیصلہ کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ جو شخص قاضی ہو اور وہ انصاف سے فیصلہ کرے تو اس کام سے برابری کی بنیاد پر فارغ ہونے کے لائق ہے۔ اس کے بعد میں کس چیز کی امید رکھوں اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر غریب ہے میرے نزدیک اسکی سند متصل نہیں عبد الملک جن سے معتمر روایت کرتے ہیں یہ عبد الملک بن ابی جمیلہ ہیں۔

١٣٣٤۔ حدثنا هناد ثنا وكيع عن اسرائيل عن عبد الاعلى عن بلال ابن ابي موسى عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سال القضاء وكل الى نفسه ومن اجبر عليه ينزل عليه ملك فيسدده.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے منصب قضاء کا خود سوال کیا وہ اپنے نفس کے حوالے کیا گیا اور جس کو زبردستی یہ عہدہ دیا گیا اس پر ایک فرشتہ اترتا ہے۔ جو اس کی مدد کرتا ہے۔

١٣٣٥۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن ثنا يحيى ابن حماد عن ابي عوانة عن عبد الاعلى الثعلبي عن بلال ابن مرداس الفزاري عن خيثمة وهو البصري عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابتغى القضاء وسال فيه شفعاء وكل الى نفسه ومن اكره عليه انزل الله عليه ملكا يسدده هذا حديث حسن غريب وهو اصح من حديث اسرائيل عن عبد الاعلى.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے عہدہ قضاء طلب کیا اور اس کے لیے سفارش لایا وہ اپنے نفس کے حوالے کیا گیا اور جو اس پر مجبور کیا گیا اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ اتارتا ہے جو اسے راہ راست پر رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اسرائیل کی روایت سے اصح ہے۔

١٣٣٦۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا الفضيل بن سليمان عن عمرو بن ابي عمرو عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولي القضاء او جعل قاضيا بين الناس فقد ذبح بغير سكين هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي ايضا من غير هذا الوجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو قضاء سونپی گئی یا (فرمایا) اسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

وسلم.

باب ٩٥ ما جاء في القاضي يصيب ويخطئ

١٣٣٧ - حدثنا حسين بن مهدي ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن سفيان الثوري عن يحيى بن سعيد عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب فله أجران وإذا حكم فأخطأ فله أجر واحد وفي الباب عن عمرو بن العاص وعقبة بن عامر حديث أبي هريرة حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه إلا من حديث سفيان الثوري عن يحيى بن سعيد إلا من حديث عبد الرزاق عن معمر عن سفيان الثوري.

قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا حاکم فیصلہ کرتے وقت غور و فکر سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر خطا ہو جائے تو اس کے لئے ایک ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابوہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے۔ بواسطہ سفیان ثوری، یحییٰ بن سعید کی روایت سے ہم اسے صرف بواسطہ عبدالرزاق اور معمر، سفیان ثوری سے پہچانتے ہیں۔

باب ٩٦ ما جاء في القاضي كيف يقضي

١٣٣٨ - حدثنا هناد ثنا وكيع عن شعبة عن أبي عون عن الحارث ابن عمرو عن رجال من أصحاب معاذ عن معاذ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا إلى اليمن فقال كيف تقضي فقال أقضي بما في كتاب الله قال فإن لم يكن في كتاب الله قال فبسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فإن لم يكن في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أجتهد رأيي قال الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله.

١٣٣٩ - حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدي قالا ثنا شعبة عن أبي عون عن الحارث بن عمرو ابن أخ للمغيرة بن شعبة عن أناس من أهل حمص عن معاذ عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه هذا الحديث لا

قاضی کیسے فیصلہ کرے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا کیسے فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب میں موجود نہ ہو (یعنی تم نہ پاؤ) عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ہو عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب و سنت کے مطابق) اجتہاد کروں گا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے اپنے رسول کے قاصد کو یہ توفیق دی۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ، ابوعون، حارث بن عمرو (حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بھتیجے) اور اہل حمص، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے

نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَأَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ

بَابُ ٨٩٩ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ الْعَادِلِ

١٣٣٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَأَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

١٣٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ.

بَابُ ٩٠٠ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي لَا يَقْضِي بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

١٣٣٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِي كَيْفَ تَقْضِي قَالَ عَلِيٌّ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ ٩٠١ مَا جَاءَ فِي إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

ہیں۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ ابوعون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

عادل حاکم کی فضیلت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت اور ان سب سے زیادہ دور بیٹھنے والا شخص ظالم حکمران ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوسعید حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قاضی کو فریقین کی بات سننے سے پہلے فیصلہ نہیں کرنا چاہیے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب دو آدمی تمہارے پاس فیصلہ لینے آئیں تو دوسرے کی بات سننے سے پہلے ایک کے حق میں فیصلہ نہ کرنا عنقریب تم فیصلہ کرنے کا طریقہ جان لو گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

رعایا کی خبر گیری

١٣٤٢ - حدثنا أحمد بن منيع ثنا إسمعيل بن إبراهيم قال ثني علي بن الحكم ثني أبو الحسن قال قال عمرو بن مرة لمعاوية إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من إمام يغلق بابه دون ذوي الحاجة والخلة والمسكنة إلا أغلق الله أبواب السماء دون خلته وحاجته ومسكنته فجعل معاوية رجلا على حوائج الناس وفي الباب عن ابن عمر حديث عمرو بن مرة حديث غريب وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه وعمرو بن مرة الجهني يكنى أبا مريم.

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو حاکم حاجتمندوں، غریبوں اور مسکینوں پر اپنا دروازہ بند کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، غربت اور محتاجی کے وقت اس پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات (معلوم کرنے کے لئے ان) پر ایک آدمی مقرر فرما دیا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث عمرو بن مرہ غریب ہے اس طریق کے علاوہ بھی یہ حدیث مروی ہے، عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابو مریم ہے۔

١٣٤٣ - حدثنا علي بن حجر ثنا يحيى بن حمزة عن يزيد بن أبي مريم عن القاسم بن مخيمرة عن أبي مريم صاحب النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا الحديث بمعناه.

علی بن حجر نے بواسطہ یحییٰ بن حمزہ، یزید بن مریم اور قاسم بن مخیمرہ، ابو مریم رضی اللہ عنہ (صحابی) سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کی۔

باب ٩٠٢ ما جاء لا يقضي القاضي وهو غضبان

قاضی حالت غصہ میں فیصلہ نہ دے

١٣٤٥ - حدثنا قتيبة ثنا أبو عوانة عن عبد الملك ابن عمير عن عبد الرحمن بن أبي بكرة قال كتب أبي إلى عبيد الله بن أبي بكرة وهو قاض أن لا تحكم بين اثنين وأنت غضبان فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحكم الحاكم بين اثنين وهو غضبان هذا حديث حسن صحيح وأبو بكرة اسمه نفيع.

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکرہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبیداللہ بن ابو بکرہ کو لکھا اور وہ قاضی تھے کہ حالت غصہ میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حاکم غصہ کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو بکرہ کا نام نفیع ہے

باب ٩٠٣ ما جاء في هدايا الأمراء

حاکموں کا تحائف قبول کرنا

١٣٤٦ - حدثنا أبو كريب ثنا أبو أسامة عن داود بن يزيد الأودي عن المغيرة بن شبيل عن معاذ بن جبل قال بعثني رسول الله صلى الله عليه

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا جب میں چلا

وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ أَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرُدِدْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِهَذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

١٣٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ حَدِيدَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ.

١٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تو میرے پیچھے ایک آدمی بھیج کر مجھے واپس بلا لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو میں نے تمہارے پیچھے آدمی کیوں بھیجا؟ (اس لئے کہ) میری اجازت بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز لے کر حاضر ہوگا۔ اسی بات کے لئے میں نے تمہیں بلایا ہے، اب اپنے کام پر جاؤ۔ اس باب میں حضرت عدی بن عمیرہ، بریدہ، مستورد بن شداد، ابوحمید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث معاذ حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ ابواسامہ بروایت داؤد اودی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

فیصلے سے متعلق رشوت دینے اور لینے والا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلے کے سلسلے میں رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابن حدیدہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت عبداللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ اور ان کے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور یہ صحیح نہیں۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے سنا فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو سے ابوسلمہ کی روایت اس باب میں احسن اور اصح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٩٠٥ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

١٣٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَسَلْمَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ٩٠٦ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ يُقْضٰى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ

١٣٥٠ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنْ قَضَيْتُ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ٩٠٧ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

١٣٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ

تحفہ اور دعوت قبول کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا کھر (بھی) تحفے کے طور پر بھیجا جائے تو میں قبول کروں گا۔ اور اگر مجھے اس پر بلایا جائے تو میں چلا جاؤں گا۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ مغیرہ بن شعبہ، سلمان، معاویہ بن حیدہ اور عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا جائز نہیں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آتے ہو اور میں بھی ایک انسان ہوں ہو سکتا ہے تم میں سے ایک اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز زبان ہو پس اگر میں کسی کے لئے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کر دوں تو میں اس کے لئے دوزخ کا ایک ٹکڑا کاٹتا ہوں لہٰذا وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ام سلمہ حسن صحیح ہے۔

مدعی کے ذمہ گواہ اور مدعیٰ علیہ پر قسم

حضرت علقمہ بن ابو وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

قال جاء رجل من حضرموت ورجل من كندة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال الحضرمي يا رسول الله إن هذا غلبني على أرض لي فقال الكندي هي أرضي وفي يدي ليس له فيها حق فقال النبي صلى الله عليه وسلم للحضرمي ألك بينة قال لا قال فلك يمينه قال يا رسول الله إن الرجل فاجر لا يبالي على ما حلف عليه وليس يتورع من شيء قال ليس لك منه إلا ذلك قال فانطلق الرجل ليحلف له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أدبر لئن حلف على ماله ليأكله ظلما ليلقين الله وهو عنه معرض وفي الباب عن عمر وابن عباس وعبد الله بن عمرو والأشعث بن قيس حديث وائل بن حجر حديث حسن صحيح.

١٣٥٢ . حدثنا علي بن حجر ثنا علي بن مسهر وغيره عن محمد بن عبيد الله عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم قال في خطبته البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه هذا حديث في إسناده مقال ومحمد بن عبيد الله العرزمي يضعف في الحديث من قبل حفظه ضعفه ابن المبارك وغيره.

١٣٥٣ . حدثنا محمد بن سهل بن عسكر البغدادي ثنا محمد بن يوسف ثنا نافع بن عمر الجمحي عن عبد الله بن أبي مليكة عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى أن اليمين على المدعى عليه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أن البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه.

خدمت میں دو آدمی ایک حضر موت سے اور دوسرا کندہ سے آئے۔ حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ کندی نے کہا یہ میری زمین ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔ اسکا اس پر کوئی حق نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں۔ اس نے عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا پھر تیرے لئے اس (مدعی علیہ) کی قسم ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ فاجر شخص ہے جس چیز کی قسم کھائے اس کی پرواہ نہیں کرتا اور وہ کسی چیز سے ڈرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اسکی طرف سے تیرے لئے صرف یہی ہے۔ راوی فرماتے ہیں وہ کندی شخص اس کے لئے قسم کھانے چلا جب اس نے پشت پھیری تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے اسکے مال پر قسم کھائی تاکہ اسے ظلماً کھائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کریگا کہ وہ اس کی طرف توجہ نہیں فرمائیگا۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث وائل بن حجر حسن صحیح ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا گواہ، مدعی کے ذمہ ہیں اور قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے۔ محمد بن عبید اللہ بن عرزمی کو حدیث میں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کیا گیا ہے۔ ابن مبارک وغیرہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ گواہ مدعی کے ذمہ اور قسم مدعا علیہ پر ہے۔

باب ٩٠٠ ماجاء في اليمين مع الشاهد

١٣٥٤ - حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدورقي ثنا عبد العزيز بن محمد قال ثني ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم باليمين مع الشاهد الواحد قال ربيعة واخبرني ابن لسعد بن عبادة قال وجدنا في كتاب سعد ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد وفي الباب عن علي وجابر وابن عباس وسرق حديث ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد حديث حسن غريب.

١٣٥٥ - حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن ابان قالا ثنا عبد الوهاب الثقفي عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد.

١٣٥٦ - حدثنا علي بن حجر ثنا اسمعيل ابن جعفر ثنا جعفر بن محمد عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد الواحد قال وقضى بها علي فيكم وهذا اصح وهكذا روى سفيان الثوري عن جعفر بن محمد عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وروى عبد العزيز بن ابي سلمة ويحيى بن سليم هذا الحديث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم رأوا ان اليمين مع الشاهد الواحد جائز في الحقوق والاموال وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق وقالوا لا يقضى باليمين مع الشاهد الواحد الا في

گواہ کے ساتھ قسم بھی لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ ربیعہ کہتے ہیں مجھے سعد بن عبادہ کے لڑکے نے خبر دی کہ ہم نے سعد بن عبادہ کی کتاب میں پایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا حسن غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ کی موجودگی میں قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا

✤

جعفر بن محمد اپنے والد سے راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ کی موجودگی میں قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے درمیان اسی کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ جعفر بن محمد اور محمد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے عبدالعزیز بن ابو سلمہ اور یحیی بن سلیم نے یہ حدیث بواسطہ جعفر بن محمد اور محمد، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ ایک گواہ کے موجودگی میں حقوق اور اموال میں قسم لینا جائز ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا

الْحُقُوقِ وَالْأَمْوَالِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يُقْضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ.

بَابُ ٩٠٩ مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

١٣٥٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شِقْصًا أَوْ قَالَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٣٥٨ - حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شِقْصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ. فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

١٣٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

یہی قول ہے کہ ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ صرف حقوق و اموال میں ہی فیصلہ کیا جائے۔ البتہ بعض علماء کوفہ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ فیصلہ کرنا جائز کہا ہے۔

مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا۔ تو اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ اس کی باقی قیمت کے برابر ہو جائے تو وہ آزاد ہو گا ورنہ اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا۔ ایوب کہتے ہیں نافع نے بعض اوقات اس روایت میں یوں کہا "اس سے اتنا آزاد ہوا جتنا اس نے آزاد کیا" حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ سالم نے بھی بواسطہ والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اس کی قیمت کے برابر مال ہے تو وہ اس کے مال سے آزاد ہو گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس مال ہے تو اس کے مال سے آزاد ہو گا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں تو انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے اور غلام سے محنت کرا کے بقیہ حصہ کی قیمت ادا کر دی جائے لیکن اس کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالا جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحیی بن سعید، سعید بن عروبہ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ شَقِيصًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَمْرَ السِّعَايَةِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السِّعَايَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ السِّعَايَةَ فِي هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ غَرِمَ نَصِيبَ أَخِيهِ وَعَتَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنَ الْعَبْدِ مَا عَتَقَ وَلَا يُسْتَسْعٰى وَقَالُوا بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

بَابُ ٩١٠ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرٰى

١٣٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا أَوْ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَمُعَاوِيَةَ.

١٣٦٢ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَلِعَقِبِهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى

سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور "نصیبہ" کی جگہ "شقیصہ" کا لفظ استعمال کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابان بن یزید نے قتادہ سے سعید بن ابو عروبہ کی روایت کی مثل نقل کی۔ لیکن محنت کا ذکر نہیں کیا۔ غلام سے محنت کرانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے محنت کرائی جائے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔ امام اسحاق بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دیکھا جائے اگر اس کے پاس اپنے ساتھی کا حصہ ادا کرنے کے لئے مال ہے تو یہ غلام آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہوگا لیکن اس سے محنت مشقت نہیں کرائی جائیگی۔ ان حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مطابق رائے دی ہے۔ اہل مدینہ کا یہی قول ہے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

عمر بھر کیلئے کوئی چیز ہبہ کرنا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ (عمر بھر کے لئے ہبہ) اس (جس کو ہبہ کیا گیا) کے گھر والوں کے لئے جائز ہے یا (فرمایا) اس کے گھر والوں کے لئے وراثت ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، جابر، ابوہریرہ، عائشہ، ابن زبیر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کسی دوسرے شخص نے عمر بھر کے لئے کوئی چیز ہبہ کی جائے وہ اس کے لئے اور اس کے ورثاء کے لئے ہوگی وہ اسی کے لئے رہیگا جس کو دیا گیا۔ دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا جس میں میراث واقع ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے معمر اور کئی دوسرے حضرات نے زہری سے مالک کی روایت کی طرح نقل کیا۔ بعض محدثین نے زہری سے روایت کیا لیکن "ولعقبہ" کے الفاظ مذکور نہیں۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب معطی نے کہا:

هذا عند بعض أهل العلم قالوا إذا قال هي لك حياتك ولعقبك فإنها لمن أعمرها لا ترجع إلى الأول وإذا لم يقل لعقبك فهي راجعة إلى الأول إذا مات المعمر وهو قول مالك بن أنس والشافعي وروي من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى جائزة لأهلها والعمل على هذا عند أهل العلم قالوا إذا مات المعمر فهي لورثته وإن لم تجعل لعقبه وهو قول سفيان الثوري وأحمد وإسحاق.

یہ ساری زندگی تیرے لئے اور تیرے بعد والوں کے لئے ہے تو یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ پہلے کی طرف واپس نہیں ہوگا۔ اور اگر "بعد والوں کے لئے" کے الفاظ نہ کہے تو موہوب لہ کے مرنے بعد واہب کو واپس دیا جائے گا۔ مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ عمریٰ اپنے اہل کے لئے جائز ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ موہوب لہ کے مرنے پر وہ اس کے ورثاء کے لئے ہوگا اگرچہ واہب نے یہ نہ کہا ہو کہ تیرے بعد والوں کے لئے ہے۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ٩١١ ما جاء في الرقبى

رقبیٰ کا حکم

١٣٦٣ - حدثنا أحمد بن منيع ثنا هشيم عن داود بن أبي هند عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرى جائزة لأهلها والرقبى جائزة لأهلها هذا حديث حسن وقد رواه بعضهم عن أبي الزبير عن جابر موقوفا والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أن الرقبى جائزة مثل العمرى وهو قول أحمد وإسحق وفرق بعض أهل العلم من أهل الكوفة وغيرهم بين العمرى والرقبى فأجازوا العمرى ولم يجيزوا الرقبى وتفسير الرقبى أن يقول هذا الشيء لك ما عشت فإن مت قبلي فهي راجعة إلي وقال أحمد وإسحق الرقبى مثل العمرى وهي لمن أعطيها ولا ترجع إلى الأول.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ اس کے اہل کے لئے جائز ہے اور رقبیٰ اس کے اہل کے لئے جائز ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے بواسطہ ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ رقبیٰ عمریٰ کی طرح جائز ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کوفہ اور دوسرے حضرات نے عمریٰ اور رقبیٰ میں فرق کرتے ہوئے عمریٰ کو جائز رکھا لیکن رقبیٰ کو ناجائز کہا۔ رقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ دینے والا دوسرے کو کہے جب تک تو زندہ ہے یہ چیز تیرے لئے ہے اگر تم مجھ سے پہلے مرجاؤ تو یہ دوبارہ میری ہو جائے گی۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں رقبیٰ، عمریٰ کی طرح ہے اور یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا دینے والے کو واپس نہیں کیا جائے گا۔

✧ ✧ ✧

باب ٩١٣ ما ذكر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلح بين الناس

لوگوں کے درمیان صلح کرانا

١٣٦٤ - حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا أبو عامر

عمرو بن عوف مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

الْعَقَدِيُّ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے درمیان صلح کرانا جائز ہے مگر وہ صلح جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے جائز نہیں اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں مگر ایسی شرط جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے (جائز نہیں)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٩١٣ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطِ جَارِهِ خَشَبًا

١٣٦٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ طَأْطَئُوا رُءُوسَهُمْ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالُوا لَهُ أَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی سے اسکا پڑوسی اسکی دیوار میں لکڑی گاڑنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے سر جھکا دیئے آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرتے دیکھتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں اسے تمہارے کندھوں کے درمیان گاڑ دوں گا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء جن میں مالک بن انس رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع کر سکتا ہے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ٩١٤ مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ

١٣٦٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هُشَيْمٍ عَنْ

سچی قسم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صحیح قسم وہی ہے جس کے سبب تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ہشیم، عبداللہ ابن ابو صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ ھُوَ اَخُوْ سُہَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِیَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیِّ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا کَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَالنِّیَّۃُ نِیَّۃُ الْحَالِفِ وَاِنْ کَانَ الْمُسْتَحْلِفُ مَظْلُوْمًا فَالنِّیَّۃُ نِیَّۃُ الَّذِیْ اسْتَحْلَفَ

سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ ٩١٥ مَا جَاءَ فِی الطَّرِیْقِ اِذَا اخْتُلِفَ فِیْہِ کَمْ یُجْعَلُ

اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے

١٣٦٧۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْمُثَنَّی بْنِ سَعِیْدٍ الضُّبَعِیِّ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ نَہِیْکٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِیْقَ سَبْعَۃَ اَذْرُعٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا راستہ سات ہاتھ بناؤ۔

١٣٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا الْمُثَنَّی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ کَعْبٍ الْعَدَوِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ فَاجْعَلُوْہُ سَبْعَۃَ اَذْرُعٍ وَھٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ بُشَیْرِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی بَعْضُھُمْ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ نَہِیْکٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَھُوَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب راستے کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے سات ہاتھ بناؤ۔ وکیع کی روایت سے یہ اصح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے بواسطہ بشیر بن کعب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے۔ بعض محدثین نے بواسطہ قتادہ اور بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی اور وہ غیر محفوظ ہے۔

بَابُ ٩١٦ مَا جَاءَ فِیْ تَخْیِیْرِ الْغُلَامِ بَیْنَ اَبَوَیْہِ اِذَا افْتَرَقَا

ماں باپ کی جدائی کی صورت میں لڑکے کو اختیار دیا جائے

١٣٦٩۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زِیَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ھِلَالِ ابْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَۃَ الثَّعْلَبِیِّ عَنْ اَبِیْ مَیْمُوْنَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَجَدِّ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ مَیْمُوْنَۃَ اسْمُہٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کو ماں اور باپ کے درمیان اختیار دیا کہ جس کے پاس جی چاہے رہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابومیمونہ کا نام

سُلَيْمٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا يُخَيَّرُ الْغُلَامُ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا الْمُنَازَعَةُ فِي الْوَلَدِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَا مَا كَانَ الْوَلَدُ صَغِيْرًا فَالْأُمُّ أَحَقُّ فَإِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِيْنَ خُيِّرَ بَيْنَ أَبَوَيْهِ وَهِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُوْنَةَ هُوَ هِلَالُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أُسَامَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ.

سلیم ہے۔ بعض صحابہ کرام اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ والدین کے درمیان بیٹے کے بارے میں اختلاف کی صورت میں بچے کو اختیار دیا جائے جہاں اس کا جی چاہے رہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ نیز یہ دونوں فرماتے ہیں جب چھوٹا ہو تو ماں زیادہ حقدار ہے اور جب سات سال کا ہو جائے تو اختیار دیا جائے گا۔ ہلال بن ابو میمونہ سے ہلال بن علی بن اسامہ مراد ہیں اور یہ مدنی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن ابو کثیر، مالک بن انس، فلیح اور سلیمان نے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۹۱۵ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

باپ بیٹے کے مال سے خرچ کر سکتا ہے

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَأَكْثَرُهُمْ قَالُوْا عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا إِنَّ يَدَ الْوَالِدِ مَبْسُوْطَةٌ فِي مَالِ وَلَدِهٖ يَأْخُذُ مَا شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَأْخُذُ مِنْ مَالِهٖ إِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا سب سے پاک کھانا وہ ہے جو تم اپنی کمائی سے کھاؤ۔ اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی سے ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے اسے بواسطہ عمارہ بن عمیر اور ان کی والدہ عمارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ اکثر نے ان کی پھوپھی کے واسطے سے ام المومنین سے نقل کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں باپ کا ہاتھ اولاد کے مال پر کھلا ہے اس سے جتنا چاہے لے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس کے مال سے صرف ضرورت کے وقت نکال سکتا ہے۔

بَابُ ۹۱۶ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ مَا يُحْكَمُ لَهٗ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

کسی شخص کی کوئی چیز توڑ دی جائے تو کیا حکم ہے

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَهْدَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے آپ کی

بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِي قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ الْقَصْعَةَ بِيَدِهَا فَأَلْقَتْ مَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَإِنَاءٌ بِإِنَاءٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خدمت میں ایک پیالے میں کھانا بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ مار کر پیالہ گرادیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے کے بدلے کھانا اور برتن کے بدلے برتن ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٧٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا أَرَادَ عِنْدِي سُوَيْدٌ الْحَدِيثَ الَّذِي رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَحَدِيثُ الثَّوْرِيِّ أَصَحُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالہ مستعار لیا وہ کہیں ضائع ہوگیا تو آپ نے اس کے بدلے انکو قیمت ادا کی۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میرے نزدیک سوید نے ثوری والی روایت بیان کرنا چاہی۔ حدیث ثوری اصح ہے۔

بَابُ ٩١٩ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

مرد اور عورت کی حد بلوغ

١٣٧٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں مجھے ایک لشکر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس وقت میں چودہ سال کا تھا آپ نے مجھے قبول نہ فرمایا۔ آئندہ سال ایک لشکر میں مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول فرمالیا۔ نافع فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے۔ پھر آپ نے لکھا پندرہ سال والے کے لیے حصہ مقرر کیا جائے۔

١٣٧٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ أَنَّ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَذَكَرَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ حَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبیداللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کیا لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے۔ ابن عیینہ نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ لڑکوں اور مجاہدین کے درمیان حد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی فرماتے ہیں

وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ يَرَوْنَ أَنَّ الْغُلَامَ إِذَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ وَإِنِ احْتَلَمَ قَبْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ الْبُلُوغُ ثَلٰثُ مَنَازِلَ بُلُوغُ خَمْسَ عَشْرَةَ أَوِ الْاِحْتِلَامُ فَإِنْ لَمْ يُعْرَفْ سِنُّهُ وَلَا احْتِلَامُهُ فَالْإِنْبَاتُ يَعْنِي الْعَانَةَ.

بَابُ ٩٢٠: مَا جَاءَ فِي مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ

١٣٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ آتِيَهُ بِرَأْسِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ وَرُوِيَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ خَالِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ٩٢١: مَا جَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُونُ أَحَدُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْآخَرِ فِي الْمَاءِ

١٣٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو وہ مردوں کے حکم میں ہے۔ اگر پندرہ سال سے پہلے اسے احتلام آئے تو اس وقت سے مردوں کے حکم میں ہوگا۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ فرماتے ہیں۔ بلوغ کی تین منازل ہیں۔ پندرہ سال یا احتلام اور اگر یہ دونوں معلوم نہ ہو سکیں تو زیر ناف بالوں کا آنا۔

سوتیلی ماں سے نکاح کا حکم

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے ان کے پاس ایک جھنڈا تھا۔ میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا سر لانے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا ہے۔ اس باب میں حضرت قرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث براء حسن غریب ہے محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث بواسطہ عدی بن ثابت اور عبداللہ بن یزید حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی بواسطہ اشعث، عدی اور یزید بن براء بھی حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نیز بواسطہ اشعث عدی اور یزید بن براء ان کے ماموں سے بھی مروی ہے۔

ایک شخص کی زمین پست جگہ ہو تو پانی کا حکم

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ ایک انصاری نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پتھریلی زمین کی ان نالیوں کے بارے میں جھگڑا کیا جن کے ذریعے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا پانی گزرنے دو۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا۔ چنانچہ دونوں اپنا جھگڑا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے زبیر! اپنی زمین کو سیراب کرو پھر اپنے پڑوسی کیلئے چھوڑ دو۔ یہ سن کر انصاری کو غصہ آگیا۔ کہنے لگا اس لیے کہ یہ آپکے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ آپنے فرمایا زبیر! سیراب کرو پھر پانی روک دو یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قسم بخدا میرا خیال ہے یہ آیت اسی کے بارے میں نازل ہوئی فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم الخ۔ اے محبوب تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپکو آپس کے جھگڑوں میں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری اور عروہ بن زبیر حضرت زبیر سے روایت کیا حضرت عبداللہ بن زبیر کا واسطہ ذکر نہیں عبداللہ بن وہب، لیث سے اور یونس زہری سے روایت کرتے ہیں لیکن پہلی روایت کی طرح یہاں بھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

بَابُ ٩٢٣ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

تنگدست کا مرتے وقت غلام آزاد کرنا

١٣٧٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ يَرَوْنَ الْقُرْعَةَ فِي هٰذَا وَفِي غَيْرِهِ وَأَمَّا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ فَلَمْ يَرَوُا الْقُرْعَةَ وَقَالُوا يُعْتَقُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری نے مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کیے۔ انکے پاس انکے سوا اور کچھ مال نہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے اسے سخت سست کہا۔ پھر ان غلاموں کو بلایا ان کے حصے کیے اور ان میں قرعہ اندازی فرمائی دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلامی میں باقی رکھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث عمران بن حصین حسن صحیح ہے۔ عمران بن حصین سے اس کے علاوہ بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں کہ اس میں اور اس طرح کے دوسرے معاملات میں قرعہ اندازی کی جائے۔ بعض علماء کوفہ اور دیگر حضرات کے نزدیک قرعہ اندازی نہ ہوگی بلکہ ہر غلام سے ایک تہائی آزاد ہو جائے گا۔ دو تہائی کی آزادی کے لیے ان

مِنْ كُلِّ عَبْدٍ الثُّلُثَ يَسْتَسْعِي فِي الثُّلُثَيْ قِيمَتِهِ وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو۔

سے محنت مزدوری کرائی جائے گی۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ ٩٢٣ مَا جَاءَ فِي مَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ

١٣٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مُسْنَدًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

١٣٧٩ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَاصِمًا الْأَحْوَلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُتَابَعْ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

رشتہ دار کا غلامی میں آجانا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے کسی محرم رشتہ دار کا مالک بنے وہ (رشتہ دار) آزاد ہے۔

اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ سے مسنداً جانتے ہیں۔ بعض نے بواسطہ قتادہ اور حسن، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا کچھ حصہ روایت کیا۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آجائے وہ آزاد ہے۔ اس حدیث میں صرف محمد بن بکر نے عاصم احول کا واسطہ ذکر کیا ہے بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آجائے آزاد ہو جائے گا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے بواسطہ سفیان ثوری اور عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا۔ اس حدیث میں ضمرہ بن ربیعہ کا کوئی متابع نہیں محدثین کے نزدیک اس روایت میں غلطی ہوئی۔

☆ ☆ ☆

بَابُ ٩٢٤ مَا جَاءَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

١٣٨٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ

کسی کی زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کرنا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحٰقَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ لَا أَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحٰقَ إِلَّا مِنْ رِوَايَةِ شَرِيكٍ قَالَ مُحَمَّدٌ ثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

بَابُ ۹۲۵ مَا جَاءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ قَدْ نَحَلْتَهُ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْوَلَدِ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ يُسَوِّي بَيْنَ وَلَدِهِ حَتّٰى فِي الْقُبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَوِّي بَيْنَ وَلَدِهِ فِي النَّحْلِ وَالْعَطِيَّةِ الذَّكَرُ وَالْأُنْثٰى سَوَاءٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الْوَلَدِ أَنْ يُعْطَى الذَّكَرُ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ مِثْلَ قِسْمَةِ الْمِيرَاثِ وَهُوَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوسرے کی زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کی اسے کھیتی سے کچھ نہیں ملے گا۔ صرف مزدوری کا ملے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ابو اسحٰق سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے نیز فرمایا۔ میں اس کو ابو اسحٰق سے صرف شریک کی روایت سے پہچانتا ہوں۔ امام بخاری فرماتے ہیں ہم سے معقل بن مالک بصری نے بواسطہ عقبہ بن اصم عطاء اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

اولاد کو عطیہ دیتے وقت مساوات قائم رکھنا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے والد نے اپنے ایک لڑکے کو ایک غلام عطیہ دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کو گواہ بنانے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے؟ عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا "اسے بھی واپس لے لو"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اولاد میں برابری مستحب ہے۔ یہاں تک کہ بعض علماء کے نزدیک چومنے میں بھی برابری چاہیے۔ بعض علماء فرماتے ہیں عطیات دینے میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں برابر ہیں۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ کچھ علماء کے نزدیک مساوات یہ ہے کہ لڑکوں کو میراث کی طرح (یہاں بھی) دوگنا دیا جائے۔ امام

قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

بَابُ ٩٢٦ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

١٣٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّرِيدِ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَنَسٍ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوٰى عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَلَا نَعْرِفُ حَدِيثَ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحِيحٌ.

بَابُ ٩٢٧ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ

احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

حق شفعہ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حقدار ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت شرید، ابو رافع اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث سمرہ حسن صحیح ہے۔ عیسیٰ بن یونس نے بواسطہ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔ سعید بن عروبہ بواسطہ قتادہ، حسن اور سمرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک حسن کی سمرہ سے روایت صحیح ہے۔ حضرت انس سے قتادہ کی روایت ہمیں صرف عیسیٰ بن یونس سے معلوم ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی کی روایت بواسطہ عمرو بن شرید اور ان کے والد شرید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن ہے۔ ابراہیم بن میسرہ بواسطہ عمرو بن شرید اور ابو رافع، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

غائب کے لیے حق شفعہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اسکا انتظار کیا جائے، اگرچہ غائب ہو جبکہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالملک بن ابی سلیمان کے سوا ہم کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ جس نے بواسطہ عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہو۔ شعبہ نے اس حدیث کے سبب

شُعْبَةُ فِي عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرَ شُعْبَةَ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانٌ يَعْنِي فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا فَإِذَا قَدِمَ فَلَهُ الشُّفْعَةُ وَإِنْ تَطَاوَلَ ذٰلِكَ.

عبدالملک بن ابی سلیمان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ لہٰذا عبداللہ ابن مبارک، سفیان ثوری سے منقول ہے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان، علم میں ترازو ہیں۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے کہ آدمی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے اگرچہ غائب ہو وہ واپس آنے پر شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔ اگرچہ یہ مدت کتنی ہی طویل ہو۔

❋ ❋ ❋

بَابُ ٩٢٨ إِذَا حُدَّتِ الْحُدُودُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

حدود اور حصے مقرر ہونے پر حق شفعہ باقی نہیں رہتا

١٣٢٨ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ مُرْسَلًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِثْلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ الشُّفْعَةَ إِلَّا لِلْخَلِيطِ وَلَا يَرَوْنَ لِلْجَارِ شُفْعَةً إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلِيطًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الشُّفْعَةُ لِلْجَارِ وَاحْتَجُّوا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ وَقَالَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حدیں مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیے جائیں تو شفعہ کا حق نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض رواۃ نے اسے ابوسلمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان بھی شامل ہیں، کا اس حدیث پر عمل ہے بعض تابعین فقہاء جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز وغیرہ رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے ان میں یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور مالک بن انس رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ امام شافعی، احمد، اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ شفعہ صرف شریک کے لیے ہے۔ پڑوسی اگر شریک نہ ہو تو اسے حق شفعہ حاصل نہیں ہوگا بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں۔ پڑوسی کو حق شفعہ حاصل ہے۔ ان حضرات نے مرفوع حدیث سے استدلال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا ہمسایہ قربت

الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ

بَابُ ۹۲۹ مَا جَاءَ اَنَّ الشَّرِيْكَ شَفِيْعٌ

حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۳۸۶ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ مِثْلَ هٰذَا لَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ ثِقَةٌ يُمْكِنُ اَنْ يَكُوْنَ الْخَطَاُ مِنْ غَيْرِ اَبِيْ حَمْزَةَ.

۱۳۸۷ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا تَكُوْنُ الشُّفْعَةُ فِي الدُّوْرِ وَالْاَرَضِيْنَ وَلَمْ يَرَوُا الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

بَابُ ۹۳۰ مَا جَاءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ

۱۳۸۸ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

شریک کے لیے حق شفعہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریک شفیع کا مستحق ہے۔ اور شفعہ ہر (غیر منقولہ) چیز میں ہوتا ہے۔ ہم اسے صرف ابوحمزہ سکری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

ہناد نے بواسطہ ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ دوسرے افراد نے بھی عبدالعزیز بن رفیع سے بے واسطہ ابن عباس اس کی مثل روایت کی۔ ابوحمزہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابوحمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کسی دوسرے سے غلطی واقع ہوئی ہو۔

ہناد نے بواسطہ ابوالاحوص، عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر بن عیاش کی روایت کی مثل روایت کی۔ اکثر علماء فرماتے ہیں۔ شفعہ مکانات اور زمین میں ہوتا ہے۔ ہر چیز میں شفعہ نہیں جب کہ بعض علماء کے نزدیک ہر چیز میں شفعہ ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

گری پڑی چیز اور گم شدہ جانور کا حکم

سوید بن غفلہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔

هَنَّادٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ قَالَا دَعْهُ فَقُلْتُ لَا أَدَعُهُ تَأْكُلُهُ السِّبَاعُ لَآخُذَنَّهُ فَلَأَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا آخَرَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ وَقَالَ أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا هٰذَا

١٣٨٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى تَلْقٰى رَبَّهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلّٰى وَعِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ حَدِيثُ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ (باہر) نکلا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ ابن نمیر کی روایت میں ہے میں نے ایک کوڑا پڑا ہوا دیکھا اور اٹھا لیا۔ دونوں حضرات نے کہا۔ اسے رکھ دو تاکہ درندے کھا لیں میں نے کہا درندوں کے کھانے کیلئے نہیں چھوڑوں گا بلکہ اسے لوں گا اور اس سے نفع اٹھاؤں گا پھر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اسکے بارے میں پوچھا۔ ان سے پورا واقعہ عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ مجھے نبی اکرم کے زمانہ اقدس میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لیکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا ایک سال تک تشہیر کرو۔ میں نے ایک سال تشہیر کی مجھے اسکا پہچاننے والا کوئی نہ ملا تو میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک سال اور تشہیر کرو میں نے ایک سال مزید تشہیر کی پھر لیکر حاضر بارگاہ ہوا۔ آپ نے فرمایا مزید ایک سال تشہیر کرو نیز فرمایا اسکی تعداد ظرف اور جس رسی وغیرہ سے باندھی ہوئی ہے اسکو ذہن نشین رکھو جب کوئی لینے والا آ کر اسکی تعداد برتن اور رسی وغیرہ بتائے تو اسے دے دو ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری ہوئی چیز کا حکم پوچھا۔ آپ نے فرمایا ایک سال تشہیر کرو۔ پھر اس کا بندھن ظرف اور غلاف پہچان لو اور خرچ کر دو۔ اگر کوئی آ جائے تو اسے دے دو۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ وہ تیرے لیے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا حکم کیا ہے؟ راوی فرماتے ہیں یہ سنکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا یہاں تک کہ رخسار مبارک یا (فرمایا) چہرہ انور سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا واسطہ اس کی جوتیاں اور سیرابی اس کے پاس ہے حتیٰ کہ وہ اپنے مالک کے پاس پہنچ جائے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب عبداللہ بن عمر، جارود بن معلی عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث زید بن خالد حسن صحیح ہے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوا فِي اللُّقَطَةِ إِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُعَرِّفُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ لَمْ يَرَوْا لِصَاحِبِ اللُّقَطَةِ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا إِذَا كَانَ غَنِيًّا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَنْتَفِعُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَنِيًّا لِأَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَصَابَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعَرِّفَهَا ثُمَّ يَنْتَفِعَ بِهَا وَكَانَ أُبَيٌّ كَثِيرَ الْمَالِ مِنْ مَيَاسِيرِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعَرِّفَهَا فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَهَا فَلَوْ كَانَتِ اللُّقَطَةُ لَمْ تَحِلَّ إِلَّا لِمَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ لَمْ تَحِلَّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصَابَ دِينَارًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَّفَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهِ وَكَانَ عَلِيٌّ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَتِ اللُّقَطَةُ يَسِيرَةً أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَلَا يُعَرِّفَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ دُونَ دِينَارٍ يُعَرِّفُهَا قَدْرَ جُمُعَةٍ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً

حدیث یزید مولیٰ منبعث۔ زید بن خالد سے حسن صحیح ہے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ ایک سال تشہیر کی جائے اور مالک نہ ملے تو اس سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ یہی فرماتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں۔ ایک سال تشہیر کرے مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ صدقہ کر دے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کے نزدیک گمشدہ چیز کو پانے والا امیر ہو تو وہ اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ اگرچہ مالدار نفع اٹھا سکتا ہے کیونکہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک تھیلی پائی جس میں سو دینار تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ایک سال تشہیر کریں پھر نفع اٹھائیں اور حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کثیر المال تھے۔ اور دولتمند صحابہ کرام میں سے تھے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہیر کا حکم دیا۔ پھر مالک کے نہ ملنے پر استعمال کا حکم دیا۔ اگر گمشدہ چیز حلال نہ ہوتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے بھی حلال نہ ہوتی کیونکہ آپ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دینار پایا۔ اس کی تشہیر کی پھر جب کوئی پہچاننے والا نہ ملا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے صدقہ جائز نہیں۔ بعض اہل علم نے بلا تشہیر گم شدہ چیز کھانے کی اجازت دی ہے۔ جب کہ قلیل ہو۔ بعض فرماتے ہیں۔ دینار سے کم ہو تو ایک ہفتہ تشہیر کرے اسحٰق بن ابراہیم رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ چیز کا حکم پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: ایک سال اس کی تشہیر کرو۔ اگر مالک مل جائے تو واپس کر دو ورنہ اس کا برتن، بندھن اور اس کی

فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيثُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَرَخَّصُوا فِي اللُّقَطَةِ إِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

تعداد ذہن نشین کر لو۔ پھر اسے کھا ڈالو اس کے بعد مالک آجائے تو اسے دے دو۔ یہ حدیث حسن صحیح، اسی طریق سے غریب ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں سب سے زیادہ صحیح یہی حدیث ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے گم شدہ چیز سے ایک سال تشہیر کے بعد مالک نہ ملنے کی صورت میں نفع حاصل کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۹۳۱ مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهَا لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُوْرَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُ قَرَأَهَا فِي قِطْعَةِ أَدِيمٍ أَحْمَرَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ إِسْمٰعِيلُ وَأَنَا قَرَأْتُهَا عِنْدَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَكَانَ فِيهِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا فِي إِجَازَةِ وَقْفِ الْأَرَضِينَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ۔

احکام وقف

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین بطور غنیمت ملی۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خیبر سے مال ملا ہے اس جیسا نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہو تو اصل زمین وقف کر دو اور حاصل کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ میں دے دیا تاکہ اس کی اصل نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے اور نہ وراثت میں دی جائے۔ اسے محتاجوں، رشتہ داروں، غلاموں کے آزاد کرنے، اللہ کے راستے میں مسافروں اور مہمانوں میں صدقہ کیا جائے جو اس کا متولی بنے اسے اس سے دستور کے مطابق کھانے اور دوستوں کو کھلانے میں کوئی حرج نہیں البتہ جمع نہ کرے کہ کہیں المال ہی بن جائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اسے مال اکٹھا کرنے کا ذریعہ نہ بنائے۔ ابن عون فرماتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ایک سرخ چمڑے کے ٹکڑے پر غیر متاثل کے الفاظ پڑھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسماعیل فرماتے ہیں میں نے ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس پڑھا انہیں بھی یہی الفاظ تھے۔ بعض صحابہ اور علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ ہم زمین وغیرہ کو وقف کرنے میں متقدمین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پاتے۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں۔ البتہ تین عمل (باقی رہتے ہیں) صدقہ جاریہ نفع بخش علم اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۳۲ مَا جَاءَ فِي الْعَجْمَاءِ أَنَّ جُرْحَهَا جُبَارٌ

چوپایہ کا زخمی کرنا معاف ہے

۱۳۹۳ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا زخم معاف ہے کنواں کھودتے وقت گر کر مرنے والے اور کان میں دب کر مر جانے والے کا خون معاف ہے۔ اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت جابر عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قتیبہ نے بواسطہ لیث، ابن شہاب، سعید بن مسیب، سلمہ بن عبدالرحمن اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۱۳۹۵ ۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَتَفْسِيرُ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ يَقُولُ هَدَرٌ لَا دِيَةَ فِيهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ مِنْ صَاحِبِهَا فَمَا أَصَابَتْ فِي انْفِلَاتِهَا فَلَا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ يَقُولُ إِذَا احْتَفَرَ الرَّجُلُ مَعْدِنًا فَوَقَعَ فِيهِ إِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ الْبِئْرُ إِذَا احْتَفَرَهَا الرَّجُلُ لِلسَّبِيلِ فَوَقَعَ فِيهَا إِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَالرِّكَازُ مَا وُجِدَ مِنْ دَفْنِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ وَجَدَ رِكَازًا أَدَّى مِنْهُ الْخُمُسَ إِلَى السُّلْطَانِ وَمَا بَقِيَ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ.

انصاری بواسطہ معن حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ چوپائے کا زخم معاف ہے کا مطلب یہ ہے کہ وہ معاف ہے اس پر کوئی دیت نہیں۔ بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا کہ وہ جانور ہے جو مالک سے بھاگ گیا۔ اگر وہ کسی کو زخمی کر دے تو مالک پر جرمانہ نہیں۔ کان کی معافی کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے کان کھودی اور کوئی شخص اس میں گر کر مر گیا تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں۔ اسی طرح کسی نے مسافروں کے لیے کنواں کھودا اور اس میں کوئی شخص گر کر مر گیا تو مالک پر جرمانہ نہ ہو گا رکاز میں پانچواں حصہ ہے اور رکاز سے جاہلیت کے دور کا دفینہ مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس کو یہ دفینہ ملے وہ پانچواں حصہ حکومت کو دے۔ باقی کا وہ خود مالک ہے۔

باب ۹۲۲ مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

بنجر زمین کا آباد کرنا

١٣٩٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کے لیے ہے۔ اس میں غاصب ظالم کا کوئی حق نہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٣٩٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ قَالُوا لَهُ أَنْ يُحْيِيَ الْأَرْضَ الْمَوَاتَ بِغَيْرِ إِذْنِ السُّلْطَانِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُحْيِيَهَا إِلَّا بِإِذْنِ السُّلْطَانِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيرٍ وَسَمُرَةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کے لیے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں بادشاہ کی اجازت کے بغیر بھی بنجر زمین آباد کی جا سکتی ہے بعض علماء فرماتے ہیں۔ بادشاہ کی اجازت بغیر آباد نہیں کر سکتا۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

اس باب میں حضرت جابر، عمرو بن عوف مزنی (کثیر کے دادا) اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

١٣٩٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيَّ عَنْ قَوْلِهِ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ فَقَالَ الْعِرْقُ الظَّالِمُ الْغَاصِبُ الَّذِي يَأْخُذُ مَا لَيْسَ لَهُ قُلْتُ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَغْرِسُ فِي أَرْضِ غَيْرِهِ قَالَ هُوَ ذٰلِكَ.

ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں میں نے ابو ولید طیالسی سے پوچھا "عرق ظالم کے لیے حق نہیں" سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا عرق ظالم سے غاصب مراد ہے جو دوسروں کی چیز چھین لے میں نے کہا وہ شخص جو دوسروں کی زمین میں درخت لگائے۔ انھوں نے فرمایا ہاں وہی ہے۔

باب ۹۲۳ مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

جاگیر بخشنا

١٣٩٩ ـ قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سُمَيْرٍ عَنْ أَبْيَضَ بْنِ

حضرت ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے لیے نمک کی کان مقرر کرانے حاضر ہوئے ۔ آپ نے مقرر کر دی جب وہ واپس ہوئے تو مجلس

حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَنْ مَا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْإِبِلِ فَأَقَرَّ بِهِ قُتَيْبَةُ وَقَالَ نَعَمْ.

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثُ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقَطَائِعِ يَرَوْنَ جَائِزًا أَنْ يُقْطِعَ الْإِمَامُ لِمَنْ رَأَى ذَلِكَ.

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ مَحْمُودٌ ثَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيهِ وَبَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا إِيَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یمن سے ایک آدمی نے عرض کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے اس کیلئے کیا مقرر فرمایا؟ آپ نے تو اس کے لیے نہ ختم ہونے والا پانی مقرر فرمایا۔ راوی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کان ان سے واپس لے لی پھر انہوں نے آپ سے پیلو کے درختوں کی زمین گھیرنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ زمین جس میں اونٹوں کے کھر نہ پہنچیں۔ (یعنی چراگاہوں سے دور ہو) قتیبہ نے اس روایت کی تصدیق کی۔

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے محمد بن یحییٰ بن قیس مازنی سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس باب میں حضرت وائل اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابیض بن حمال کی روایت حسن غریب ہے۔

بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ حکمران جس کے لیے چاہے جاگیر مقرر کر سکتا ہے۔

علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حضر موت میں ایک زمین جاگیر کے طور پر دی۔ محمود کہتے ہیں۔ نضر نے شعبہ سے روایت کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا "اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ دیا انہیں کے لیے بھیجا۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۳۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأُمِّ مُبَشِّرٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

درخت لگانے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درخت لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے انسان، پرندے یا جانور کھائیں وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ایوب، ام مبشر، جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۳۶ مَا جَاءَ فِي الْمُزَارَعَةِ

کھیتی باڑی کرنا

۱۳۰۳۔ حدثنا إسحاق بن منصور ثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم عامل أهل خيبر بشطر ما يخرج منها من ثمر أو زرع وفي الباب عن أنس وابن عباس وزيد بن ثابت وجابر هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لم يروا بالمزارعة بأسا على النصف والثلث والربع واختار بعضهم أن يكون البذر من رب الأرض وهو قول أحمد وإسحاق وكره بعض أهل العلم المزارعة بالثلث والربع ولم يروا بمساقاة النخيل بالثلث والربع بأسا وهو قول مالك بن أنس والشافعي ولم ير بعضهم أن يصح شيء من المزارعة إلا أن تستأجر الأرض بالذهب والفضة.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے وہاں کے پھلوں اور کھیتی کی نصف پیداوار کا معاملہ طے کیا۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عباس، زید بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ نصف تہائی یا چوتھائی پر مزارعت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ بعض کے نزدیک مختار یہ ہے کہ بیج مالک زمین کا ہو۔ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض کے نزدیک تہائی اور چوتھائی پر مزارعت مکروہ ہے۔ البتہ تہائی اور چوتھائی پر درختوں کا معاملہ طے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک مزارعت کسی صورت میں جائز نہیں مگر یہ کہ زمین سونے اور چاندی کے بدلے میں لی جائے۔

باب ۹۳۷

۱۳۰۴۔ حدثنا هناد ثنا أبو بكر بن عياش عن أبي حصين عن مجاهد عن رافع بن خديج قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أمر كان لنا نافعا إذا كانت لأحدنا أرض أن يعطيها ببعض خراجها أو بدراهم وقال إذا كانت لأحدكم أرض فليمنحها أخاه أو ليزرعها.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرمایا جس میں (بظاہر) ہمارا نفع تھا وہ یہ کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی زمین پیداوار کے کچھ حصہ یا دراہم کے بدلے مزارعت پر دے۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی زمین کا مالک ہو تو وہ اپنے بھائی کو بطور ادھار دے یا خود زراعت کرے۔

۱۳۰۵۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا الفضل بن موسى الشيباني ثنا شريك عن شعبة عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يحرم المزارعة ولكن أمر أن يرفق بعضهم ببعض هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن زيد بن ثابت حديث رافع حديث فيه اضطراب يروى هذا الحديث عن رافع بن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت کو حرام نہیں فرمایا۔ لیکن ایک دوسرے کے ساتھ نرمی برتنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ رافع کی روایت میں اضطراب ہے یہ حدیث حضرت رافع سے ان کے چچاؤں کے واسطہ

حَدِيْثِهِ عَنْ عُمُوْمَتِهِ وَيُرْوٰى عَنْ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ وَهُوَ اَحَدُ عُمُوْمَتِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْهُ عَلٰى رِوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ۔

سے بھی مذکور ہے اور ظہیر بن رافع کے واسطہ سے بھی مذکور ہے اور یہ بھی ان کے چچا ہیں۔ حضرت رافع سے یہ حدیث مختلف طرق سے مروی ہے۔

فائدہ:۔ کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہو گی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی یا دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی۔ اس کو مزارعت کہتے ہیں۔ بٹائی پر کھیت دینے کا بھی یہی مطلب ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مزارعت ناجائز ہے۔ مگر آپ کے شاگرد حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول پر فتویٰ ہے کہ مزارعت جائز ہے۔ لیکن اس کے جواز کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے۔
بہار شریعت (ج ۱۵ ص ۹۹) مصنفہ صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ۔

(مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب دیت

بَابُ ۹۳۰ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ

دیت میں کتنے اونٹ ہیں

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطاء میں بیس اونٹ اور بیس اونٹنیاں ایک سالہ بیس اونٹ دو سالہ، بیس اونٹ تین سالہ اور بیس اونٹ چار سالہ، (کل ایک سو اونٹ) دیت مقرر فرمائی۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْقُوْفًا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ الدِّيَةَ تُؤْخَذُ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَرَاَوْا اَنَّ دِيَةَ الْخَطَاِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ الْعَاقِلَةَ

ابو ہشام رفاعی نے بواسطہ ابن ابی زائدہ واسطہ ابو خالد احمر حجاج بن ارطاۃ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث اسی طریق سے مرفوعاً جانتے ہیں ان سے موقوفاً بھی مروی ہے بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں امام احمد اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ دیت تین سالوں میں ہر سال ایک تہائی کے حساب سے لی جائے نیز فرماتے ہیں کہ قتل خطاء کی دیت عاقلہ پر ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عاقلہ سے مرد کی طرف سے رشتہ دار مراد ہیں۔

قَرَابَةُ الرَّجُلِ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى نِصْفِ دِينَارٍ فَإِنْ تَمَّتِ الدِّيَةُ وَإِلَّا نُظِرَ إِلَى أَقْرَبِ الْقَبَائِلِ مِنْهُمْ فَأُلْزِمُوا ذَلِكَ.

١٤٠٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذَلِكَ لِتَشْدِيدِ الْعَقْلِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

امام شافعی اور مالک رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ دیت عصبہ پر ہوتی ہے عورتوں اور بچوں پر نہیں ان میں سے ہر ایک پر ایک چوتھائی دینار جرمانہ کیا جائے بعض نے نصف دینار کہا ہے اگر دیت پوری ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ باقی دیت

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے وہ مقتول کے ورثا کے حوالے کیا جائے وہ اگر چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں دیت لے لیں اور یہ (دیت) تیس تین سالہ تیس چار سالہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں اور اگر صلح کریں تو وہ بھی ہے جس پر صلح کر لی اور یہ دیت کے سخت ہونے کی وجہ سے ہے۔ عبداللہ بن عمرو کی روایت غریب ہے۔

باب ٩٣٥ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

١٤٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

١٤١٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الدِّيَةَ عَشَرَةَ آلَافٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا أَعْرِفُ الدِّيَةَ إِلَّا مِنَ الْإِبِلِ وَهِيَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ.

نقد کی صورت میں دیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر فرمائی

سعید بن عبدالرحمن مخزومی ابواسطہ سفیان بن عیینہ عمرو بن دینار اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں، ابن عیینہ کی روایت میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے محمد بن مسلم کے علاوہ کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہو بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک دیت دس ہزار درہم ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں امام شافعی فرماتے ہیں میں دیت میں اونٹوں کا دینا ہی صحیح سمجھتا ہوں اور وہ سو اونٹ ہیں۔

باب ٩٣٦ مَا جَاءَ فِي الْمُوضِحَةِ.

ایسے زخم کی دیت جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے

١٣١١- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ أَنَّ فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن زخموں میں ہڈی کھل جائے ان میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کہ ایسے زخموں میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

بَابُ ٩٤٢ مَا جَاءَ فِيْ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

١٣١٢- حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشَرَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ أُصْبُعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح غریب ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔
سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

١٣١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی چھنگلی انگلی اور انگوٹھا (دیت میں) برابر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٩٤٣ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ۔

دیت معاف کرنا

١٣١٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ ثَنَا أَبُو السَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّيْ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّا سَنُرْضِيْكَ وَأَلَحَّ الْآخَرُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ شَأْنَكَ بِصَاحِبِكَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابو السفر سے روایت ہے قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے استغاثہ کرتے ہوئے عرض کیا۔ امیر المومنین اس نے میرا دانت توڑا ہے۔ حضرت معاویہ نے فرمایا عنقریب ہم تجھے راضی کریں گے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے اپنے ساتھی کا اختیار ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس شخص کا بدن

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قَالَ فَإِنِّي أَذَرُهَا لَهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَاجَرَمَ لَا أُخَيِّبُكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا أَعْرِفُ لِأَبِي السَّفَرِ سَمَاعًا مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمِدَ الثَّوْرِيُّ۔

زخمی ہو جائے اور وہ معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ انصاری نے کہا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ حضرت ابودرداء نے فرمایا میرے کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ رکھا اس پر انصاری نے کہا میں اسے معاف کرتا ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً میں تمہیں محروم نہیں کروں گا اور آپ نے اس کیلئے کچھ مال کا حکم دیا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ابوالسفر کو حضرت ابودرداء سے سماع حاصل ہے ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے۔ ابن یحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ ۹۳۳ مَا جَاءَ فِيمَنْ رُضِخَ رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ فَأَخَذَهَا يَهُودِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ فَأُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ أَفُلَانٌ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا نَعَمْ قَالَ فَأُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ۔

کسی کا سر پتھر سے کچلنے والے کی سزا

حضرت انس سے روایت ہے ایک لڑکی باہر نکلی وہ زیور پہنے ہوئے تھی ایک یہودی نے اسے پکڑا اس کا سر پتھر سے کچل دیا اور زیور اتار لیا۔ راوی فرماتے ہیں وہ اس حالت میں پائی گئی کہ اس میں جان باقی تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی تو آپ نے اس سے پوچھا تجھے کس نے قتل کیا؟ کیا فلاں نے قتل کیا؟ لڑکی نے سر سے اشارہ کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ آپ نے یہودی کا نام لیا تو اس نے سر کے اشارے سے "ہاں" کہا راوی فرماتے ہیں وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں قصاص صرف تلوار سے ہے۔

بَابُ ۹۳۴ مَا جَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

قتل مومن

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان کے قتل سے دنیا کا ختم ہو جانا زیادہ بے وقعت ہے

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر شعبہ یعلیٰ بن عطاء اور عطاء حضرت

شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَبُرَيْدَةَ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو وَهٰكَذَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مَوْقُوفًا وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ۔

بَابُ ۹۵ اَلْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ۔

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ۔

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ثَنَا أَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ ۹۶ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُ مِنْهُ أَمْ لَا

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی غیر مرفوعاً حدیث روایت کی۔ ابن ابی عدی کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر ہیں۔ عبداللہ بن عمرو کی روایت کو ابن ابی عدی نے بواسطہ شعبہ، یعلی بن عطاء سے یونہی غیر مرفوع روایت کیا۔ سفیان ثوری نے بھی یعلی بن عطاء سے اسی طرح موقوف روایت کیا۔ حدیث مرفوع سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

خون کا فیصلہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ کیا جائے گا۔ حدیث عبداللہ حسن صحیح ہے۔ کئی افراد نے اعمش سے اسی طرح مرفوع روایت کی۔ بعض نے اعمش سے غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) بندوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہوگا وہ خون ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ ہوگا۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمام آسمانوں وزمین والے کسی مومن کے قتل میں شریک ہوں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باپ بیٹے کو قتل کرے تو کیا حکم ہے؟

١٤٢٢۔ حدثنا علي بن حجر ثنا إسمعيل بن عياش ثنا المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن سراقة بن مالك قال حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقيد الأب من ابنه ولا يقيد الابن من أبيه هذا حديث لا نعرفه من حديث سراقة إلا من هذا الوجه وليس إسناده بصحيح رواه إسمعيل بن عياش عن المثنى بن الصباح والمثنى ابن الصباح يضعف في الحديث وقد روى هذا الحديث أبو خالد الأحمر عن الحجاج عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روى هذا الحديث عن عمرو بن شعيب مرسلا وهذا حديث فيه اضطراب والعمل على هذا عند أهل العلم أن الأب إذا قتل ابنه لا يقتل به وإذا قذفه لا يحد۔

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے سے باپ کا قصاص لیتے تھے لیکن باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیتے تھے اس حدیث کو سراقہ کی روایت سے ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند صحیح نہیں اسماعیل بن عیاش نے مثنی بن صباح سے روایت کیا اور مثنی بن صباح کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ ابو خالد احمر نے اس کو بواسطہ حجاج بن ارطاۃ، عمرو بن شعیب بواسطہ والد ان کے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ باپ بیٹے کو قتل کرے تو قصاص نہ لیا جائے۔ اور اگر تہمت لگائے تو حد قائم نہ کی جائے۔

٭ ٭ ٭

١٤٢٣۔ حدثنا أبو سعيد الأشج ثنا أبو خالد الأحمر عن حجاج بن أرطاة عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يقاد الوالد بالولد

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ باپ سے بیٹے کا قصاص نہ لیا جائے۔

١٤٢٤۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن أبي عدي عن إسمعيل بن مسلم عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقام الحدود في المساجد ولا يقتل الوالد بالولد هذا حديث لا نعرفه بهذا الإسناد مرفوعا إلا من حديث إسمعيل بن مسلم و إسمعيل بن مسلم المكي قد تكلم فيه بعض أهل العلم من قبل حفظه۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں قائم نہ کی جائیں اور بیٹے کے بدلے باپ کو قتل نہ کیا جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن مسلم کی روایت سے مرفوعًا جانتے ہیں۔

اسماعیل بن مسلم مکی کے حفظ میں بعض اہل علم نے کلام کیا۔

باب ٩٢٧ ما جاء لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث۔

تین باتوں کے علاوہ مسلمان کا قتل جائز نہیں

١٤٢٥۔ حدثنا هناد ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن مسعود

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ تین صورتوں کے علاوہ ان کا خون حلال نہیں۔ شادی شدہ زانی، قتل کرنے والا اور دین اسلام کو چھوڑنے اور (مسلمان) جماعت سے الگ ہونے والا۔ (مرتد) اس باب میں حضرت عثمان، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۴۸ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهَدَةً

معاہد کو قتل کرنا

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَهْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو! جو کسی معاہد (جس سے معاہدہ ہو) کو قتل کرے جس کے لیے اللہ اور رسول کا ذمہ ہو اس نے اللہ تعالیٰ کا ذمہ توڑ دیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہو گی۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اور آپ سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۹۴۹

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ سَعْدٍ الْبَقَّالُ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عامریوں کو مسلمانوں کی دیت دلوائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دونوں سے عہد تھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابوسعید بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

⁂ ⁂ ⁂

بَابُ ۹۵۰ مَا جَاءَ فِيْ حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ۔

مقتول کے ولی کو اختیار ہے

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَا نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ نَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر فتح عطا فرمائی تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی

عَلٰی رَسُوْلِهٖ مَکَّةَ فَاَمِرَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یَّعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ یَّقْتُلَ وَفِی الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ شُرَیْحٍ خُوَیْلِدِ بْنِ عَمْرٍو۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَکَّةَ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَسْفِکَنَّ فِیْهَا دَمًا وَلَا یَعْضِدَنَّ فِیْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِیْ وَلَمْ یُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ هِیَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ اِنَّکُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَیْلٍ وَاِنِّیْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَاَهْلُهٗ بَیْنَ خِیْرَتَیْنِ اِمَّا اَنْ یَّقْتُلُوْا اَوْ یَاْخُذُوا الْعَقْلَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَحَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَاهُ شَیْبَانُ اَیْضًا عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ مِثْلَ هٰذَا وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَلَهٗ اَنْ یَّقْتُلَ اَوْ یَعْفُوَ اَوْ یَاْخُذَ الدِّیَةَ وَذَهَبَ اِلٰی هٰذَا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ اِلٰی وَلِیِّهٖ فَقَالَ الْقَاتِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ قَتْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ اِنْ کَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰی عَنْهُ الرَّجُلُ وَکَانَ مَکْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ یَجُرُّ نِسْعَتَهٗ فَکَانَ یُسَمّٰی ذَا النِّسْعَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

پھر فرمایا جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے وہ معاف کرنے یا قتل کرنے میں سے جس کو بہتر سمجھے اختیار کرے۔ اس باب میں حضرت وائل بن حجر، انس، ابو شریح اور خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا لوگوں نے نہیں بنایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ نہ تو اس میں خونریزی کرے اور نہ ہی اس کا کوئی درخت کاٹے اور اگر کوئی بہانہ بنانے والا یہ حیلہ پیش کرے کہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی تو حلال کیا گیا تھا تو (بات یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حلال کیا لوگوں کے لیے نہیں۔ اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال کیا تھا پھر یہ تا قیامت حرام ہے (اس کے باوجود) پھر تم نے اے خزاعہ کی جماعت ہذیل کے ایک شخص کو قتل کیا میں اس کا خون بہا دے دیتا ہوں اس کے بعد جس کا رشتہ قتل ہو جائے انہیں دو باتوں میں بہتر بات کا اختیار ہے یا قتل کریں یا دیت لے لیں یہ حدیث اور حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ شیبان نے بھی اس کو یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی کی مثل روایت کیا۔ ابو شریح خزاعی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا کوئی عزیز قتل ہو جائے اسے اختیار ہے کہ قصاص لے یا معاف کر دے اور دیت لے لے۔ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک آدمی قتل کیا گیا۔ قاتل مقتول کے ورثاء کے حوالے کیا گیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے اور اس کے باوجود تو نے اس کے قصاص میں قتل کر دیا تو تو جہنم میں جائے گا۔ اس پر اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ وہ رسی سے باندھا ہوا تھا اس کو گھسیٹتے ہوئے باہر نکالا گیا تو وہ رسی والا (ذو النسعہ) مشہور ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۵۱ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

۱۴۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَسَمُرَةَ وَالْمُغِيرَةِ وَيَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَأَبِي أَيُّوبَ حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْمُثْلَةَ۔

۱۴۳۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَبُو الْأَشْعَثِ اسْمُهُ شُرَحْبِيلُ بْنُ آدَةَ۔

مثلہ کی ممانعت

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو امیر لشکر بنا کر بھیجتے تو اسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتے آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کے راستے میں کفار سے جہاد کرو۔ خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، مثلہ نہ کرو (اعضاء جسم نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، شداد بن اوس، سمرہ، مغیرہ، یعلیٰ بن مرہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم نے مثلہ کو مکروہ کہا ہے۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان کو لازم رکھا لہذا جب قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو، جب ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے کرو۔ جب تم میں سے کوئی ذبح کرنا چاہے چھری تیز کرلے اور ذبیحہ کو آرام دے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو الاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

بَابُ ۹۵۲ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ۔

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

جنین کی دیت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو سوکنیں تھیں ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمہ کی لکڑی دے ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہوگیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (پیٹ کے بچے) کی دیت ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا اور اسے عورت کے خاندان کے ذمہ قرار دیا۔ حسن کہتے ہیں زید بن حباب نے بواسطہ سفیان، منصور سے یہ حدیث روایت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ أَيُعْطَى مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلْ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْغُرَّةُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ أَوْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَوْ فَرَسٌ أَوْ بَغْلٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا جس کے خلاف فیصلہ دیا اس نے عرض کیا کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ ہی چلایا اس قسم کے بچہ کی دیت نہیں لی جاتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شاعروں کی سی باتیں کرتا ہے بیشک اس کی دیت ایک غرہ ہے غلام ہو یا لونڈی۔ اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں غرہ سے مراد غلام یا لونڈی یا پانچسو درہم ہیں بعض فرماتے ہیں گھوڑا یا خچر بھی اس میں داخل ہیں

بَابُ ۹۵۱ مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءُ فِي بَيْضَاءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ فِيهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهِدِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی رضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس ایسی تحریر ہے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا مجھے کوئی علم نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو سمجھ عطا فرماتا ہے اور جو کچھ صحیفہ میں ہے راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے؟ حضرت علی نے فرمایا دیت، قیدی کا چھڑانا اور یہ کہ کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو نہ قتل کیا جائے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث علی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری مالک بن انس، شافعی احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے فرماتے ہیں کافر کے بدلے مومن کو قتل نہ کیا جائے بعض علماء فرماتے ہیں ذمی کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا۔ پہلا قول اصح ہے۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے۔ اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت حسن ہے۔ یہودی اور نصرانی کی دیت میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

فِيْ دِيَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَبِهٰذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ الْمَجُوْسِيِّ ثَمَانُ مِائَةٍ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہیں۔ امام مالک شافعی اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهٗ۔

۱۴۳۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ إِلَى هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِي النَّفْسِ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا قَتَلَ عَبْدَهٗ لَا يُقْتَلُ بِهٖ وَإِذَا قَتَلَ عَبْدَ غَيْرِهٖ قُتِلَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

غلام کو قتل کرنا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم اسے قتل کریں گے اور جس نے غلام کے اعضاء کاٹے ہم اس کے اعضاء کاٹیں گے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض تابعی علماء جن میں حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں اسی طرف گئے ہیں بعض علماء جن میں حضرت حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔ فرماتے ہیں آزاد اور غلام کے درمیان جان اور زخم میں قصاص نہیں ہے امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں مالک اپنے غلام کو قتل کرے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے دوسرے کے غلام کا قاتل قصاص میں قتل کیا جائے یہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔

۱۴۳۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُوْ عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ

خاوند کی دیت سے عورت کا حصہ

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے دیت مرد کے قبیلہ پر ہے اور عورت خاوند کی دیت سے وارث نہیں ہوتی یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف لکھا اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کا وارث بناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اسی پر

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

عمل ہے۔

بَابُ ٩٥ مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

١٣٣٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمَا أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ وَسَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ وَهُمَا أَخَوَانِ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

قصاص

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کسی دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا اس نے ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ یہ لوگ اپنا جھگڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے آپ نے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کو اس طرح کاٹ کھاتا ہے جس طرح اونٹ کاٹ کھاتے ہیں تمہارے لیے دیت نہیں ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "والجروح قصاص" (زخموں میں بدلہ ہے) اس باب میں حضرت یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔ عمران بن حصین کی روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٩٥ مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

١٣٤٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ بَهْزٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ أَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَأَطْوَلَ۔

تہمت میں قید کرنا

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت (لگانے کی سزا) میں قید کر دیا پھر اسے چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث بہز حسن ہے اسماعیل بن ابراہیم نے بہز بن حکیم سے یہ روایت اس سے زیادہ طویل اور مکمل روایت کی۔

بَابُ ٩٥ مَا جَاءَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

١٣٤١۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٣٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ

اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

ثنا عبد العزیز بن المطلب عن عبد الله بن الحسن عن ابراهیم بن محمد بن طلحة عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهید وفی الباب عن علی وسعید بن زید وابی هریرة وابن عمر وابن عباس وجابر حدیث عبد الله بن عمرو حدیث حسن وقد روی عنه من غیر وجه وقد رخص بعض اهل العلم للرجل ان یقاتل عن نفسه وماله وقال ابن المبارك یقاتل عن ماله ولو درهمین.

علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے اس باب میں حضرت علی، سعید بن زید، ابوہریرہ، ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہے۔ عبداللہ بن عمرو کی حدیث حسن ہے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے بعض علماء نے جان و مال کی حفاظت میں لڑنے کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں اپنے مال کی حفاظت میں لڑے اگرچہ دو درہم ہوں۔

۞ ۞ ۞

۱۴۲۳۔ حدثنا هارون بن اسحق الهمدانی ثنی محمد بن عبد الوهاب عن سفیان الثوری عن عبد الله بن الحسن قال ثنی ابراهیم بن محمد بن طلحة قال سفیان واثنی علیه خیرا قال سمعت عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ارید ماله بغیر حق فقاتل فقتل فهو شهید هذا حدیث صحیح.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس آدمی کا مال ناحق طور پر لینے کا ارادہ کیا گیا وہ لڑا اور مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے

۱۴۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن عبد الله بن الحسن عن ابراهیم بن محمد بن طلحة عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، عبداللہ بن حسن، ابراہیم بن محمد بن طلحہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کی۔

۱۴۲۵۔ حدثنا عبد بن حمید قال اخبرنی یعقوب بن ابراهیم بن سعد ثنا ابی عن ابیه عن ابی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن سعید بن زید قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من قتل دون ماله فهو شهید ومن قتل دون دمه فهو شهید ومن قتل دون دینه فهو شهید ومن قتل دون اهله فهو شهید هذا حدیث حسن صحیح وهكذا روی غیر واحد عن ابراهیم بن سعد نحو هذا ویعقوب هو

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو آدمی اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے شہید ہے اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ اور اہل و عیال کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد سے متعدد افراد نے اسی طرح اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یعقوب، ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف زہری کا

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ.

بَابُ ۹۵۹ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

۱۴۴۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا قَدْ قُتِلَ فَأَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ لِلْكُبْرِ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ

۱۴۴۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْقَسَامَةِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ الْقَوَدَ بِالْقَسَامَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْقَسَامَةَ لَا تُوجِبُ الْقَوَدَ وَإِنَّمَا تُوجِبُ الدِّيَةَ.

کے صاحبزادے ہیں۔

❊ ❊ ❊

قسامت

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید باہر نکلے خیبر میں پہنچے تو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پھر حضرت محیصہ نے حضرت عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا۔ چنانچہ وہ خود، حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن ان میں سے چھوٹے تھے انہوں نے گفتگو کرنا چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو۔ وہ خاموش ہو گئے اور ان کے دوسرے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ پھر یہ بھی ان کے ساتھ بولنے لگے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ اپنے ساتھی یا اس کے قاتل کے حق پر ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا ہم کیسے قسم کھائیں جبکہ ہم موجود نہیں تھے۔ آپ نے فرمایا تو یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو بری کر دیں۔ کہنے لگے ہم کفار کی قسمیں کیسے قبول کریں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

حسن بن علی خلال بواسطہ یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار اور سہل بن ابی حثمہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قسامت کے بارے میں اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ بعض فقہاء مدینہ کے خیال میں قسامت سے قصاص آتا ہے۔ بعض اہل کوفہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا صرف دیت واجب ہوتی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

أبواب الحدود

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ۹۶ ما جاء فيمن لا يجب عليه الحد

۱۴۴۸۔ حدثنا محمد بن يحيى القطعي ثنا بشر بن عمر ثنا همام عن قتادة عن الحسن البصري عن علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رفع القلم عن ثلثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يشب وعن المعتوه حتى يعقل وفي الباب عن عائشة حديث علي حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي من غير وجه عن علي وذكر بعضهم وعن الغلام حتى يحتلم ولا نعرف للحسن سماعا عن علي بن أبي طالب وقد روي هذا الحديث عن عطاء بن السائب عن أبي ظبيان عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا الحديث ورواه الأعمش عن أبي ظبيان عن ابن عباس عن علي موقوفا ولم يرفعه والعمل على هذا الحديث عند أهل العلم وأبو ظبيان اسمه حصين بن جندب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب حدود

جس پر حد واجب نہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور پاگل جب تک کہ عقل نہ آ جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث علی اسی طریق سے حسن غریب ہے اور آپ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض علماء نے "بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے" کے الفاظ بھی مذکور ہیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا حضرت علی سے سماع ہمارے علم میں نہیں یہ حدیث بواسطہ عطاء بن سائب ابو ظبیان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اعمش سے بواسطہ ابو ظبیان اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے۔ ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

باب ۹۶ ما جاء في درء الحدود

۱۴۴۹۔ حدثنا عبد الرحمن الأسود أبو عمرو البصري ثنا محمد بن ربيعة ثنا يزيد بن زياد الدمشقي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادرءوا الحدود عن المسلمين ما استطعتم فإن كان له مخرج فخلوا

حدود کا ساقط کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دور کرو۔ اگر اس کے لیے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو۔ امام کا غلطی سے معاف

سَبِيْلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرِوَايَةُ وَكِيْعٍ أَصَحُّ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ وَيَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ الْكُوْفِيُّ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَأَقْدَمُ۔

کر دینا غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے۔

٭ ٭ ٭

ہناد نے بواسطہ وکیع یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی روایت کے ہم معنی غیر مرفوع ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ کو مرفوعاً ہم صرف محمد بن ربیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وکیع نے یزید بن زیاد سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع روایت کیا۔ وکیع کی روایت اصح ہے۔ متعدد صحابہ کرام سے اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ یزید بن زیاد دمشقی حدیث میں ضعیف ہے۔ یزید بن زیاد کوفی اس سے اثبت و اقدم ہے

٭ ٭ ٭

بَابُ ۹۶۳ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمان کی پردہ پوشی

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِيْ عَوَانَةَ وَرَوٰى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے دنیاوی مصائب میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مصیبت دور فرمائے گا جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ کو اسی طرح متعدد افراد نے بواسطہ اعمش اور ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے ابوصالح نے اسی طرح روایت بیان کی۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنِيْ أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ہمیں عبید بن اسباط بن محمد نے بواسطہ والد، اعمش سے اس کی خبر دی۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے ہلاکت میں ڈالے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت برآری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو آدمی کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی کوئی مصیبت دور فرمائے گا جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، یہ حدیث حسن صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ ٩٦٣ مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

حد میں تلقین کرنا

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا "مجھے آپکے متعلق پہنچنے والی خبر صحیح ہے؟" انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم فلاں کی لونڈی سے صحبت کر بیٹھے ہو انہوں نے عرض کیا "جی ہاں" پھر انہوں نے چار مرتبہ گواہی دی یعنی اقرار کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں رجم کیا گیا اس باب میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابن عباس حسن ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ سماک بن حرب حضرت سعید بن جبیر سے مرسل روایت کی ہے حضرت ابن عباس کا واسطہ مذکور نہیں۔

بَابُ ٩٦٤ مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ

معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے آپ نے رخ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے آئے۔ اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کیا ہے آپ نے رخ انور پھیر لیا۔ وہ دوسری جانب سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے زنا کا ارتکاب ہوا ہے چوتھی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے رجم کرنے کا حکم دیا چنانچہ انہیں پتھریلی زمین کی طرف لے جا کر سنگسار کیا گیا جب انہیں پتھروں سے تکلیف پہنچی تو بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے پاس اونٹ کا جبڑا تھا اس نے اس سے انکو

مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزِّنَا إِذَا أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ مَرَّةً أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَحُجَّةُ مَنْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي زَنَى بِامْرَأَةِ هَذَا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ يَقُلْ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

مارا اور لوگوں نے بھی مارا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے۔ لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا کہ جب انہوں نے پتھروں اور موت کی تکلیف محسوس کی تو بھاگ گئے آپ نے فرمایا تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنیٰ مذکور ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر زنا کا اعتراف کیا آپ نے اعراض فرمایا اس نے پھر اعتراف کیا آپ نے پھر توجہ نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ عرض کیا نہیں۔ پوچھا شادی شدہ ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ کے حکم سے اسے عید گاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ گیا لیکن پکڑا گیا اور پھر پتھر مارے گئے یہاں تک کہ مر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اچھے کلمات فرمائے لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ زنا کا معترف جب اپنے خلاف چار مرتبہ شہادت دے اس پر حد قائم کی جائے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں ایک مرتبہ بھی گواہی دے تو حد لگائی جائے۔ امام مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں ان لوگوں نے حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا کہ دو آدمی بارگاہ نبوی میں اپنا جھگڑا لے کر حاضر ہوئے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ (طویل حدیث ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انیس! اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے سنگسار کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ کی قید نہیں لگائی۔

بَابُ ٩٦٥ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُشْفَعَ فِي الْحُدُودِ

١٣٥٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْعَجْمَاءِ وَيُقَالُ ابْنُ الْأَعْجَمِ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حدود میں سفارش کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں متفکر ہوئے جس نے چوری کی تھی۔ کہنے لگے اس کے متعلق بارگاہ رسالت میں کون سفارش کرے۔ سب نے کہا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، کے سوا کون اس کی جرات کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم حدود اللہ میں سفارش کرتے ہو پھر آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی معزز چوری کرتا اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے اللہ کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کریں تو ان کا بھی ہاتھ کاٹتا۔ اس باب میں حضرت مسعود بن عجماء (ابن اعجم بھی کہا جاتا ہے) ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٩٦٦ مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

١٣٥٨۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَإِنِّي خَائِفٌ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ الِاعْتِرَافُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

تحقیق رجم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ پر کتاب اتاری اور جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا اس میں آیت رجم بھی ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں طویل عرصہ گزرنے پر کوئی کہنے والا کہے ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم کا حکم نہیں پاتے پس وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ایک فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں۔ سن لو بے شک رجم اس زانی پر ثابت ہے جو شادی شدہ ہو اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ہو جائے یا خود اعتراف کر لے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ تَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم کیا اور میں نے بھی رجم کیا اگر مجھے اللہ کی کتاب میں زیادتی ناپسند نہ ہوتی تو میں اسے مصحف میں لکھ دیتا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کچھ آنے والے لوگ اسے کتاب اللہ میں نہ پاکر اس کا انکار نہ کر جائیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ اور آپ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ٩٦٧ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

شادی شدہ (زانی) کو سنگسار کرنا

١٣٦٠ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فَأَتَكَلَّمَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ دو آدمی جھگڑتے ہوئے آئے۔ ان میں سے ایک آپ کی طرف اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ اس کے مخالف نے جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا بھی کہا۔ یا رسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجیے اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجیے میرا لڑکا اسکے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس نے اسکی عورت سے زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے پر رجم کا حکم آتا ہے پس میں نے اسکی طرف سے سو بکریاں اور ایک غلام فدیہ میں دے دیا پھر اہل علم سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال تک جلاوطن کرنا ہے اور اس شخص کی عورت پر سنگساری ہے نبی اکرم نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرونگا۔ بکریاں اور غلام تجھے واپس ملیگا اور تیرے لڑکے پر سو درے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے پھر فرمایا اے انیس! اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ اگر اقرار کرے تو اسے رجم کر دو انیس ان کے پاس گئے اس نے اقرار کیا تو انہوں نے اسے رجم کیا۔

١٣٦١ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اسحٰق بن موسیٰ انصاری بواسطہ معن، مالک، ابن شہاب اور عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابوہریرہ و زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی

عليه وسلم نحوه بمعناه.

١٤٦٢ - حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب بإسناده نحو حديث مالك بمعناه وفي الباب عن أبي بكر وعبادة بن الصامت وأبي هريرة وأبي سعيد وابن عباس وجابر بن سمرة وهزال وبريدة وسلمة ابن المحبق وأبي برزة وعمران بن حصين حديث أبي هريرة وزيد بن خالد حديث حسن صحيح وهكذا روى مالك بن أنس ومعمر وغير واحد عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن أبي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم ورووا بهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا زنت الأمة فاجلدوها فإن زنت في الرابعة فبيعوها ولو بضفير. وروى سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله عن أبي هريرة وزيد بن خالد وشبل قالوا كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم هكذا روى ابن عيينة الحديثين جميعا عن أبي هريرة وزيد بن خالد وشبل وحديث ابن عيينة وهم فيه سفيان بن عيينة أدخل حديثا في حديث والصحيح ما روى الزبيدي ويونس بن يزيد وابن أخي الزهري عن الزهري عن عبيد الله عن أبي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا زنت الأمة فهذا الصحيح عند أهل الحديث وشبل بن خالد لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم إنما روى شبل عن عبد الله بن مالك الأوسي عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا أصح وحديث ابن عيينة غير محفوظ وروي عنه أنه قال شبل بن حامد وهو خطأ إنما هو شبل بن خالد ويقال أيضا شبل بن خليد.

١٤٦٣ - حدثنا قتيبة ثنا هشيم عن منصور بن زاذان عن الحسن عن حطان بن عبد الله عن عبادة بن

حدیث نقل کرتے ہیں۔

قتیبہ نے بواسطہ لیث، ابن شہاب سے اپنی سند سے حدیث مالک کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عبادہ بن صامت، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عباس، جابر بن سمرہ، ہزال، بریدہ، سلمہ بن محبق، ابوبرزہ، اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی روایت حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس، معمر اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ زہری عبیداللہ بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے انہی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً ہے۔ آپ نے فرمایا اگر لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر چوتھی مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔ سفیان بن عیینہ بواسطہ زہری اور عبیداللہ، حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کیں۔ ابن عیینہ کی روایت میں وہم ہوا سفیان بن عیینہ نے ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دیا۔ صحیح وہ ہے جو زبیدی، یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے بواسطہ زہری اور عبیداللہ حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے الخ زہری بواسطہ عبیداللہ اور شبل بن خالد عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے الخ۔ محدثین کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے شبل بن خالد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔ شبل، عبداللہ بن مالک اوسی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔ حدیث ابن عیینہ غیر محفوظ ہے انہی سے شبل بن حامد مذکور ہے جو غلط ہے صحیح نام شبل بن خالد ہے شبل بن خلید بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے

الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا عني فقد جعل الله لهن سبيلا الثيب بالثيب جلد مائة ثم الرجم والبكر بالبكر جلد مائة ونفي سنة هذا حديث صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم علي بن أبي طالب وأبي بن كعب وعبد الله بن مسعود وغيرهم قالوا الثيب يجلد ويرجم وإلى هذا ذهب بعض أهل العلم وهو قول إسحاق وقال بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم أبو بكر وعمر وغيرهما الثيب إنما عليه الرجم ولا يجلد وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل هذا في غير حديث في قصة ماعز وغيره أنه أمر بالرجم ولم يأمر أن يجلد قبل أن يرجم والعمل على هذا عند بعض أهل العلم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد.

راستہ مقرر کر دیا شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو سو درے اور پھر رجم ہے اور اگر دونوں غیر شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطن کرنا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت علی بن ابی طالب، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہم) بھی شامل ہیں اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ شادی شدہ کو درے بھی مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے بعض علماء اسی کی طرف گئے ہیں۔ امام اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور دوسرے حضرات بھی شامل ہیں فرماتے ہیں۔ شادی شدہ کو صرف سنگسار کرنا ہے درے مارنا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ماعز وغیرہ کے قصے میں اسی طرح مذکور ہے کہ آپ نے رجم کا حکم دیا اور رجم سے پہلے درے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری ابن مبارک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۶۸ منه

۱۴۳۴۔ حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق نا معمر عن يحيى ابن أبي كثير عن أبي قلابة عن أبي المهلب عن عمران ابن حصين أن امرأة من جهينة اعترفت عند النبي صلى الله عليه وسلم بالزنا وقالت أنا حبلى فدعا النبي صلى الله عليه وسلم وليها فقال أحسن إليها فإذا وضعت حملها فأخبرني ففعل فأمر بها فشدت عليها ثيابها ثم أمر برجمها فرجمت ثم صلى عليها فقال له عمر بن الخطاب يا رسول الله رجمتها ثم تصلي عليها فقال لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من أهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت شيئا أفضل من أن جادت بنفسها لله وهذا حديث صحيح.

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور کہا میں حاملہ ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا اس سے اچھا سلوک کر جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتانا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر اس کے کپڑے باندھ دیے گئے پھر آپ نے سنگساری کا حکم دیا تو اسے سنگسار کیا گیا آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) آپ نے اسے سنگسار بھی کیا اور اس پر جنازہ بھی پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ستر اہل مدینہ پر تقسیم کی جائے تو ان سب کو کافی ہو کیا تم نے اس سے افضل چیز پائی کہ اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کر دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ٩٦٦ مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ

١٣٦٥ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٣٦٦ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا اخْتَصَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوا إِلَى حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ حَكَمُوا بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُقَامُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ فِي الزِّنَا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

اہل کتاب کو سنگسار کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک عورت کو سنگسار کیا۔ اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، براء، جابر ابن ابی اوفی، عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ جابر بن سمرہ کی روایت حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب اہل کتاب کا جھگڑا ہو اور وہ اپنا مقدمہ مسلمان حکام کے پاس لائیں تو ان کے درمیان قرآن وسنت اور مسلمانوں کے احکام کے ساتھ فیصلہ کیا جائے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ان پر زنا کی حد نہ لگائی جائے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ٩٧٠ مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ

١٣٦٧ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ فَرَفَعُوهُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ۔

جلاوطن کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درے مارے اور جلا وطن کیا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی درے مارے اور جلا وطن کیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر غریب ہے۔ متعدد افراد نے اسے عبداللہ بن ادریس سے مرفوعاً روایت کیا۔ بعض نے عبداللہ بن ادریس سے ہی یہ حدیث روایت کی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے درے مارے اور جلا وطن کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درے مارے اور جلا وطن کیا۔

۱۳۶۸ - حَدَّثَنَا بِذَالِكَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَهٰكَذَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَغَيْرُهُمْ كَذَالِكَ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ .

ابو سعید اشج نے عبداللہ بن ادریس سے اسی طرح نقل کیا ابن ادریس کے علاوہ بھی یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے اسی طرح مروی ہے۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جلاوطن کرنا ثابت ہے۔ حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد، عبادہ بن صامت اور دیگر صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر، عمر، علی، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم (رضی اللہ عنہم) شامل ہیں، کا اسی پر عمل ہے۔ متعدد فقہاء تابعین سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

سفیان ثوری، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

٭ ٭ ٭

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ كَفَّارَةٌ لِأَهْلِهَا

۱۳۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَمْ أَسْمَعْ فِي هٰذَا الْبَابِ أَنَّ الْحَدَّ يَكُونُ كَفَّارَةً لِأَهْلِهَا شَيْئًا أَحْسَنَ

حدود کفارۂ گناہ ہیں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے آپ نے فرمایا۔ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے اور زنا کے مرتکب نہیں ہو گے" پھر آپ نے آیت پڑھ کر سنائی۔ اور فرمایا تم میں سے جس نے اپنا عہد پورا کیا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے جس نے ان میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا پھر اسے سزا دی گئی تو یہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ اور جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے اسے عذاب دے اور چاہے بخش دے۔ اس باب میں حضرت علی، جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عبادہ بن صامت حسن صحیح ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اس باب میں کہ حد اپنے اہل کیلئے

مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأُحِبُّ لِمَنْ أَصَابَ ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهِ وَيَتُوْبَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ أَنَّهُمَا أَمَرَا رَجُلًا أَنْ يَسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهٖ.

بَابُ ۹۷۲ مَا جَاءَ فِيْ إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْإِمَاءِ

۱۴۷۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى أَرِقَّائِكُمْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ وَإِنَّ أَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَجْلِدَهَا فَأَتَيْتُهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُّهَا أَنْ أَقْتُلَهَا أَوْ قَالَ تَمُوْتَ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ أَحْسَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلَاثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْأَوْسِيِّ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا أَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الْحَدَّ عَلٰى مَمْلُوْكِهٖ دُوْنَ السُّلْطَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَدْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ وَلَا يُقِيْمُ الْحَدَّ هُوَ بِنَفْسِهٖ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

بَابُ ۹۷۳ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ السَّكْرَانِ

کفارہ ہے۔ اس سے احسن حدیث میں نے نہیں سنی نیز بہتر یہ ہے کہ جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈال دے تو بہتر یہ ہے کہ وہ بھی اپنے گناہ کو چھپائے اور اپنے رب سے توبہ کرے۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے کہ ان دونوں حضرات نے ایک آدمی کو اپنا گناہ چھپانے کا حکم دیا۔

لونڈیوں پر حد قائم کرنا

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا لوگو! اپنے شادی شدہ اور کنوارے غلاموں پر حد قائم کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کا ارتکاب کیا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اسے درے لگاؤں میں اس کے پاس آیا تو دیکھا کہ اس کے ہاں نیا نیا بچہ پیدا ہوا ہے۔ مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو وہ میرے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گی یا (فرمایا) مر جائے گی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کا ارتکاب کرے اسے کتاب اللہ کے مطابق تین مرتبہ تک درے مارے اگر چوتھی مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کر دے اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔ اس باب میں حضرت زید بن خالد اور بواسطہ شبل، عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور آپ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس کے مطابق عمل ہے کہ مالک خود اپنے غلام پر حد قائم کر سکتا ہے حاکم سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ حاکم کے حوالے کرے خود حد نہ لگائے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

نشہ والے کی حد

۱۳۷۲ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ قَالَ مِسْعَرٌ أَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حد میں چالیس جوتے مارے مسعر فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ شراب کی حد ماری تھی اس باب میں حضرت علی، عبدالرحمن بن ازہر، ابو ہریرہ، سائب ابن عباس اور عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سعید کی روایت حسن ہے۔ ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔

* * *

۱۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ حَدَّ السَّكْرَانِ ثَمَانُونَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اسے کھجور کی دو چھڑیوں سے تقریباً چالیس بار مارا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سب سے ہلکی حد اسی درے ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ شرابی کی سزا اسی (کوڑے) ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ

شرابی کی سزا تین مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل

۱۳۷۴ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيدِ وَشُرَحْبِيلَ بْنِ أَوْسٍ وَجَرِيرٍ وَأَبِي الرَّمْدَاءِ الْبَلَوِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثُ مُعَاوِيَةَ هَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب پینے والے کو کوڑے مارو۔ اگر چوتھی مرتبہ پیے تو قتل کرو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، شرید، شرحبیل بن اوس، جریر، ابو رمد بلوی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ ثوری نے بھی اسی طرح بواسطہ عاصم اور ابو صالح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ابن جریج اور معمر نے بواسطہ سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہیں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں اس باب میں ابو صالح

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ هَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ قَالَ ثُمَّ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ وَكَذَلِكَ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَرُفِعَ الْقَتْلُ وَكَانَتْ رُخْصَةً وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمُ اخْتِلَافًا فِي ذَلِكَ فِي الْقَدِيمِ وَالْحَدِيثِ وَمِمَّا يُقَوِّي هَذَا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ .

کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت حضرت ابوہریرہ سے روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ قتل کا حکم شروع شروع میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب پیئے اسے کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ پیئے تو قتل کر دو۔ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ نے اسے درے مارے قتل نہیں کیا۔ زہری نے بواسطہ قبیصہ بن ذویب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔ فرماتے ہیں۔ قتل کا حکم اٹھا دیا گیا۔ اور رخصت دی گئی۔ عام علماء کا اسی پر عمل ہے ہم اس بارے میں پہلے اور پچھلے علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پاتے۔ اس بات کو ایک دوسری حدیث سے بھی تائید حاصل ہے جو مختلف طرق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا توحید و رسالت کی گواہی دینے والے مسلمان کا خون صرف تین وجہ سے حلال ہے۔ کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے، شادی شدہ ہو کر زنا کرے اور اپنے دین کو چھوڑ دے۔

بَابُ ۹۷۵ مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ

کس قدر چوری پر ہاتھ کاٹا جائے

۱۴۷۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْهُ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوفًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد پر ہاتھ کاٹتے تھے۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث متعدد طرق سے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوف روایت کی ہے۔

۱۴۷۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین درہم مالیت کی ڈھال چوری کرنے پر ہاتھ

فی مجن قیمته ثلاثة دراهم وفی الباب عن سعد وعبد الله بن عمرو وابن عباس وابی هریرة وام ایمن حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم ابو بکر الصدیق قطع فی خمسة دراهم وروی عن عثمان وعلی انهما قطعا فی ربع دینار وروی عن ابی هریرة وابی سعید انهما قالا تقطع الید فی خمسة دراهم والعمل علی هذا عند بعض فقهاء التابعین وهو قول مالك بن انس والشافعی واحمد واسحق راوا القطع فی ربع دینار فصاعدا وقد روی عن ابن مسعود انه قال لا قطع الا فی دینار او عشرة دراهم وهو حدیث مرسل رواه القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود والقاسم لم یسمع عن ابن مسعود والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة قالوا لا قطع فی اقل من عشرة دراهم۔

کاٹا۔ اس باب میں حضرت سعد، عبداللہ بن عمرو، ابن عباس، ابوہریرہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل ہیں۔ انہوں نے پانچ درہم پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے انہوں نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا۔ حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا پانچ درہم (کی چوری) پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ بعض فقہاء تابعین کا اس پر عمل ہے۔ امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا ایک دینار یا دس درہم سے کم پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ قاسم بن عبدالرحمن نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ حالانکہ قاسم کا آپ سے سماع نہیں بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دس دراہم سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

باب ۹ ما جاء فی تعلیق ید السارق

۱۳۴۷۔ حدثنا قتیبة ثنا عمر بن علی المقدمی ثنا الحجاج عن مکحول عن عبد الرحمن بن محیریز قال سالت فضالة بن عبید عن تعلیق الید فی عنق السارق امن السنة هو قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بسارق فقطعت یده ثم امر بها فعلقت فی عنقه هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عمر بن علی المقدمی عن الحجاج بن ارطاة وعبد الرحمن بن محیریز هو اخو عبد الله بن محیریز شامی۔

چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانا

عبدالرحمن بن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر آپ کے حکم سے اسکی گردن میں لٹکا دیا گیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف بواسطہ عمر بن علی مقدمی، حجاج بن ارطاۃ کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبدالرحمن بن محیریز، عبداللہ بن محیریز کے بھائی ہیں اور شامی ہیں۔

باب ما جاء فی الخائن والمختلس والمنتهب

خائن، اچکے اور لٹیرے کا حکم

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ بَصْرِيٌّ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَسْمَلِيِّ كَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خیانت کرنے والے اچکے اور لٹیرے کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے مغیرہ بن مسلم نے بواسطہ ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ابن جریج کی روایت کے ہم معنی نقل کیا۔ مغیرہ بن مسلم بصری ہیں۔ عبدالعزیز قسملی کے بھائی ہیں۔

علی بن مدینی نے یہی کہا ہے۔

بَابُ ۹۷۸ مَا جَاءَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

درخت پر پھل اور گابھے کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ هٰكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ درخت پر لٹکے ہوئے پھل اور گابھے کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں۔ بعض محدثین نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان اور ان کے چچا واسع بن حبان حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے لیث بن سعد کی روایت کے ہم معنی بیان کیا۔ مالک بن انس اور کئی دوسرے حضرات نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان اور رافع بن خدیج، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ واسع بن حبان نقل کی ہے۔

بَابُ ۹۷۹ مَا جَاءَ أَنْ لَا يُقْطَعَ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ

جہاد کے موقع پر ہاتھ نہ کاٹے جائیں

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا وَيُقَالُ بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْأَوْزَاعِيُّ لَا يَرَوْنَ أَنْ

حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جہاد میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابن لہیعہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعی بھی ان میں شامل ہیں۔ ان کے نزدیک میدان جہاد میں دشمن کے سامنے حد قائم کرنا

يُقَامُ الْحَدُّ فِي الْغَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ مَنْ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ مِنْ أَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ أَقَامَ الْحَدَّ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ كَذَٰلِكَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ.

جائز نہیں ممکن ہے وہ شخص دشمن سے جا ملے البتہ جب امام دارالحرب سے دارالسلام میں واپس آئے تو اس وقت مجرم پر حد قائم کرے۔ امام اوزاعی نے اسی طرح فرمایا ہے۔

بَابُ ۹۰ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

بیوی کی لونڈی سے صحبت کرنا

۱۳۸۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَأَيُّوبَ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ لَأَجْلِدَنَّهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ.

حضرت حبیب بن سالم سے روایت ہے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا میں اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر اس کی بیوی نے اپنی لونڈی سے صحبت اس کے لیے حلال کی تھی تو میں اسے سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے رجم کروں گا۔

۱۳۸۲ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ حَدِيثُ النُّعْمَانِ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَأَبُو بِشْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ إِلَى مَا رَوَى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

علی بن حجر نے بواسطہ ہشیم ابوبشر اور حبیب بن سالم نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن محبق سے بھی اسکے ہم معنی مذکور ہے۔ اسکی سند میں اضطراب ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں قتادہ نے حبیب ابن سالم سے یہ حدیث نہیں سنی۔ انہوں نے اسے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے۔ ابوبشر نے بھی یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی بلکہ خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے۔ علماء کا اس آدمی کے بارے میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے۔ متعدد صحابہ کرام سے جن میں حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ مروی ہے کہ اس پر رجم ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس پر حد نہیں تعزیر ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہا اللہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا ہے۔

بَابُ ۹۱ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

جس عورت سے زبردستی زنا کیا جائے اس کا حکم

۱۳۸۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

عبدالجبار بن وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم

الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَا أَدْرَكَهُ يُقَالُ إِنَّهُ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ بِأَشْهُرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرَهَةِ حَدٌّ.

۱۴۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَأَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت زنا پر مجبور کی گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد نہ لگائی اور مرد پر حد قائم کی۔ راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا آپ نے اس کو مہر دینے کا فیصلہ کیا یا نہیں؟ یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ یہ روایت متعدد طرق سے مروی ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں۔ عبدالجبار بن وائل بن حجر نے نہ تو اپنے والد سے کچھ سنا اور نہ ان کا زمانہ پایا۔ کہا جاتا ہے یہ اپنے والد کی وفات کے چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ کہ مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں۔

۞ ۞ ۞

علقمہ بن وائل کندی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت نماز پڑھنے کے ارادے سے باہر نکلی۔ ایک آدمی اسے ملا اور اس نے اسے ڈھانک لیا پھر اس سے اپنی حاجت پوری کی وہ چلائی لیکن وہ چلا گیا۔ ایک دوسرا آدمی گزرا تو اس عورت نے کہا فلاں آدمی نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے پھر وہ مہاجرین کی ایک جماعت کے پاس سے گزری اور کہا فلاں نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے۔ وہ گئے اور اس آدمی کو پکڑ لائے جس کے متعلق اس عورت کا گمان تھا کہ اس نے اس سے زنا کیا ہے۔ جب اس کے سامنے لائے تو اس نے کہا ہاں یہی ہے پھر وہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے جب آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اصل زانی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! اس عورت سے میں نے زنا کیا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پہلے آدمی سے اچھا کلام کیا اور زانی کے بارے میں فرمایا اسے سنگسار کرو۔ پھر فرمایا اس نے ایسی توبہ کی اگر تمام اہل مدینہ یہ توبہ کریں تو ان سے قبول کی جاتی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ علقمہ بن وائل بن حجر کا اپنے والد سے سماع حاصل ہے۔ عبدالجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔ عبدالجبار نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

باب ۹۸۲ ما جاء فيمن يقع على البهيمة

۱۴۸۵ - حدثنا محمد بن عمرو السواق ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن أبي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه وقع على بهيمة فاقتلوه واقتلوا البهيمة فقيل لابن عباس ما شأن البهيمة فقال ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك شيئا ولكن أرى رسول الله صلى الله عليه وسلم كره أن يؤكل من لحمها أو ينتفع بها وقد عمل بها ذلك العمل هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث عمرو بن أبي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى سفيان الثوري عن عاصم عن أبي رزين عن ابن عباس أنه قال من أتى بهيمة فلا حد عليه.

۱۴۸۶ - حدثنا بذلك محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان الثوري وهذا أصح من الحديث الأول والعمل على هذا عند أهل العلم وهو قول أحمد وإسحق.

چوپائے سے بدفعلی کرنے کی سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو چوپائے سے بدفعلی کرتے پاؤ اسے قتل کر دو۔ اور جانور کو بھی ہلاک کر دو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا چوپائے کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے آپ ایسے جانور کا گوشت کھانا یا اس سے نفع اٹھانا کہ جس کے ساتھ ایسا عمل کیا گیا ہو ناپسند کرتے تھے اس حدیث کو ہم صرف عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان ثوری نے بواسطہ عاصم اور ابی رزین، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ جو آدمی چوپائے سے بدفعلی کرے اس پر حد نہیں۔

❊ ❊ ❊

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان ثوری سے اس کی خبر دی اور یہ پہلی حدیث سے اصح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۹۸۳ ما جاء في حد اللوطي

۱۴۸۷ - حدثنا محمد بن عمرو السواق ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن أبي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به وفي الباب عن جابر وأبي هريرة وإنما نعرف هذا الحديث عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم من هذا الوجه وروى محمد بن إسحق هذا الحديث عن عمرو بن أبي عمرو فقال ملعون من

لواطت کی سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قوم لوط جیسا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ہم اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عمرو بن ابی عمرو سے روایت کیا اور فرمایا قوم لوط کا سا عمل کرنے والا ملعون ہے قتل کا ذکر نہیں کیا۔ نیز یہ بھی مذکور ہے کہ چوپائے سے بدفعلی

عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْقَتْلَ وَذَكَرَ فِيهِ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ وَهَذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِي وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ.

کرنے والا بھی ملعون ہے۔ بواسطہ عاصم بن عمر، سہیل بن ابی صالح اور ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاعل اور مفعول (دونوں) کو قتل کر دو۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے ہم نہیں جانتے کہ اسے عاصم کے سوا کسی اور نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کیا ہو۔ عاصم بن عمر حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہے۔ لوطی کی سزا میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک شادی شدہ ہو یا کنوارا اس پر رجم ہے یہ امام مالک شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول ہے۔ بعض فقہاء تابعین جن میں حضرت حسن بصری، ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ شامل ہیں، فرماتے ہیں لواطت کرنے والے کی حد بھی وہی ہے جو زانی کی ہے۔

سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر قوم لوط کے سے عمل کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے اس طریق یعنی بواسطہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

❁ ❁ ❁

بَابُ ۹۸۴ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

مرتد کی سزا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو جو اسلام سے پھر چکی تھی، جلا دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پتہ چلا تو فرمایا اگر میں ہوتا تو انہیں ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق قتل کرتا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا دین بدلے اسے قتل کر دو میں انہیں نہ جلاتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم قال لا تعذبوا بعذاب اللہ فبلغ ذلک علیا فقال صدق ابن عباس هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم فی المرتد واختلفوا فی المرأة اذا ارتدت عن الاسلام فقالت طائفة من اهل العلم تقتل وهو قول الاوزاعی واحمد واسحق وقالت طائفة منهم تحبس ولا تقتل وهو قول سفیان الثوری وغیره من اهل الکوفة

نے فرمایا اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو سزا نہ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مرتد کے بارے میں اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ عورت اسلام کو چھوڑ جائے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے علماء کی ایک جماعت کہتی ہے اسے بھی قتل کیا جائے امام اوزاعی احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے جبکہ ایک جماعت کہتی ہے اسے قید کیا جائے قتل نہ کیا جائے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے

باب ۹۵ ما جاء فیمن شهر السلاح

مسلمان پر ہتھیار اٹھانا

۱۴۹۰۔ حدثنا ابو کریب وابو السائب قالا ثنا ابو اسامة عن برید بن عبد اللہ بن ابی بردة عن جده ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا وفی الباب عن ابن عمر وابن الزبیر وابی هریرة وسلمة بن الاکوع حدیث ابی موسی حدیث حسن صحیح۔

حضرت ابو موسیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں آپ نے فرمایا جس نے ہم پر (مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن زبیر، ابوہریرہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ابو موسیٰ کی روایت حسن صحیح ہے۔

باب ۹۶ ما جاء فی حد الساحر

جادوگر کی سزا

۱۴۹۱۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا ابو معاویة عن اسماعیل بن مسلم عن الحسن عن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حد الساحر ضربة بالسیف هذا حدیث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه واسمعیل بن مسلم المکی یضعف فی الحدیث من قبل حفظه واسماعیل بن مسلم العبدی البصری قال وکیع هو ثقة ویروی عن الحسن ایضا والصحیح عن جندب موقوف والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم وغیرهم وهو قول مالک بن انس وقال الشافعی انما یقتل الساحر اذا کان یعمل فی سحره ما یبلغ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جادوگر کی سزا تلوار کی ایک مار ہے۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم مکی حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہے۔ اسماعیل بن مسلم عبدی بصری کے بارے میں وکیع فرماتے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ یہ حسن سے بھی روایت کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ یہ روایت حضرت جندب سے موقوف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ اگر جادوگر کا عمل کفر تک پہنچ جائے تو اسے قتل کیا جائے ورنہ

الْكَفَّ فَإِذَا عَمِلَ عَمَلًا دُونَ الْكَفِّ فَلَمْ نَرَ عَلَيْهِ قَتْلًا.

بَابُ ۹۸۲ مَا جَاءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهِ

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاحْرِقُوا مَتَاعَهُ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُحْرِقَ مَتَاعُهُ فَوُجِدَ فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هَذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّمَا رَوَى هَذَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ وَهُوَ أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَالِّ فَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِحَرْقِ مَتَاعِهِ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

بَابُ ۹۸۳ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقُولُ لِلْآخَرِ يَا مُخَنَّثُ

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ هَذَا الْحَدِيثُ لَا

نہیں۔

خائن کی سزا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے مال غنیمت میں چوری کرتا پاؤ اس کا سامان جلا دو۔ صالح (راوی) کہتے ہیں میں مسلمہ کے پاس گیا ان کے پاس سالم بن عبداللہ بھی تھے۔ انہوں نے ایک ایسے آدمی کو پایا جس نے خیانت کی تھی، سالم نے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اس کا سامان جلانے کا حکم دیا۔ اس کا سامان جلایا گیا تو اس میں سے ایک قرآن شریف بھی ملا حضرت سالم نے فرمایا اسے فروخت کر دو اور قیمت صدقہ کر دو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ اسے صالح بن محمد بن زائدہ نے روایت کیا ہے اور یہ ابو واقد لیثی منکر الحدیث ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ بھی خیانت کرنے والے کے بارے میں روایات ہیں۔ لیکن آپ نے اس کا سامان جلانے کا حکم نہیں دیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

کسی کو ہیجڑا کہنے کی سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے کو "اے یہودی" کہہ کر پکارے تو اسے بیس درے مارو اور جب کہے "اے ہیجڑے" تب بھی بیس درے لگاؤ۔ اور جو محرم عورت سے زنا کرے اسے قتل کر دو۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم بن اسماعیل کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَقُرَّةُ بْنُ إِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا قَالُوا مَنْ أَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ تَزَوَّجَ أُمَّهُ قُتِلَ وَقَالَ إِسْحٰقُ مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ قُتِلَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف طرق سے مروی ہے براء بن عازب اور قرہ بن ایاس روایت کرتے ہیں، ایک آدمی نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہمارے اصحاب کے نزدیک اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو آدمی جان بوجھ کر کسی محرم عورت کے پاس جائے یعنی زنا کرے تو اسے قتل کیا جائے۔ امام احمد فرماتے ہیں ماں سے نکاح کرنے والے کو قتل کیا جائے۔

امام اسحٰق فرماتے ہیں جو کسی محرم عورت سے نکاح کرے اسے بھی قتل کیا جائے۔

بَابُ ۹۸۹ مَا جَاءَ فِي التَّعْزِيرِ

تعزیر

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرٍ فَأَخْطَأَ فِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَطَأٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ إِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّعْزِيرِ وَأَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي التَّعْزِيرِ هٰذَا الْحَدِيثُ.

حضرت ابوبردہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا (کسی دوسری سزا میں) دس کوڑوں سے زائد نہ مارے جائیں۔ ابن لھیعہ نے اس حدیث کو بکیر سے روایت کیا لیکن غلطی کی اور کہا عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ بواسطہ والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں یہ سند غلط ہے۔ صحیح وہ ہے جو لیث بن سعد نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ اور ابوبردہ بن نیار، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف بکیر بن اشج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا تعزیر کے بارے میں اختلاف ہے۔ تعزیر کے ضمن میں سب سے بہتر یہی روایت ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭

اَبْوَابُ الصَّيْدِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۹۹: مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

۱۳۹۵۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا قبيصة ثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن عدي بن حاتم قال قلت يا رسول الله انا نرسل كلابا لنا معلمة قال كل ما امسكن عليك قلت يا رسول الله وان قتلن قال وان قتلن ما لم يشركها كلب غيرها قال قلت يا رسول الله انا نرمي بالمعراض قال ما خزق فكل وما اصاب بعرضه فلا تاكل۔

۱۳۹۶۔ حدثنا محمد بن يحيى ثنا محمد بن يوسف ثنا سفيان عن منصور نحوه الا انه قال وسئل عن المعراض وهذا حديث حسن صحيح۔

۱۳۹۷۔ حدثنا احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا الحجاج عن مكحول عن ابي ثعلبة والحجاج عن الوليد ابن ابي مالك عن عائذ الله بن عبد الله انه سمع ابا ثعلبة الخشني قال قلت يا رسول الله انا اهل صيد فقال اذا ارسلت كلبك وذكرت اسم الله عليه فامسك عليك فكل قلت وان قتل قال وان قتل قلت انا اهل رمي قال ما ردت عليك قوسك فكل قال قلت انا اهل سفر نمر باليهود والنصارى والمجوس فلا نجد غير آنيتهم قال فان لم تجدوا غيرها فاغسلوها بالماء ثم كلوا فيها واشربوا وفي الباب عن عدي بن حاتم

ابواب شکار

کتے کے شکار کردہ جانور کو کھانے کے احکامات

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو (شکار پر) چھوڑتے ہیں آپ نے فرمایا جو کچھ تمہارے لیے روک رکھیں اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگرچہ مار ڈالیں؟ فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جب تک کوئی دوسرا کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بغیر پر کے تیر پھینکتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا۔ جسے وہ پھاڑ دے کھاؤ اور جسے چوڑائی کی طرف سے لگے اسے نہ کھاؤ۔

محمد بن یحیٰی نے بواسطہ محمد بن یوسف اور سفیان منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی البتہ اتنا اضافہ ہے کہ آپ سے تیر کے بارے میں پوچھا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائذ اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو ثعلبہ خشنی سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکاری لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب تم اپنا کتا چھوڑو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو پس وہ تمہارے لیے شکار کر کے پکڑ رکھے تو اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا اگرچہ مار ڈالے فرمایا اگرچہ مار ڈالے میں نے عرض کیا ہم تیر انداز ہیں آپ نے فرمایا تمہاری کمان جو چیز تمہاری طرف لوٹا دے اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا ہم سفر والے ہیں یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن نہیں ملتا (تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا۔ اگر اور برتن نہ پاؤ تو انہیں پانی سے دھو کر ان میں کھاؤ اور پیو۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی

وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَائِذُ اللّٰهِ هُوَ اَبُوْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ.

روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ سے ابو ادریس خولانی مراد ہیں۔

بَابُ ۹۹۱ مَا جَآءَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ

مجوسی کے کتے کا شکار کردہ جانور

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى نَا وَكِيعٌ نَا شَرِيكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُرَخِّصُونَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ وَالْقَاسِمُ بْنُ اَبِي بَزَّةَ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجوسی کے کتے کے شکار سے روکا گیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اسے ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ مجوسی کے کتے کا شکار کھانے کی اجازت نہیں دیتے۔

قاسم بن ابو بزہ سے قاسم بن نافع مکی مراد ہیں۔

بَابُ ۹۹۲ فِي صَيْدِ الْبُزَاةِ

باز کا شکار کیا ہوا جانور

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَنَّادٌ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالُوْا نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِي فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِصَيْدِ الْبُزَاةِ وَالصُّقُورِ بَاْسًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْبُزَاةُ هُوَ الطَّيْرُ الَّذِي يُصَادُ بِهِ مِنَ الْجَوَارِحِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ فَسَّرَ الْكِلَابَ وَالطَّيْرَ الَّذِي يُصَادُ بِهِ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي صَيْدِ الْبَازِي وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ وَقَالُوْا اِنَّمَا تَعْلِيمُهُ اِجَابَتُهُ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَالْفُقَهَاءُ اَكْثَرُهُمْ قَالُوْا يَاْكُلُ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کیے ہوئے جانور کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا جو کچھ وہ تمہارے لیے پکڑ رکھے اسے کھالو اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ مجاہد شعبی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ باز اور شکرے کے شکار کردہ جانور کو کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ مجاہد فرماتے ہیں باز وہ پرندہ ہے جس سے شکار کرتے ہیں یہاں جوارح یہی ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جن جوارح کو تم سکھاؤ اس سے وہ کتے اور پرندے مراد ہیں جن کے ساتھ شکار کیا جاتا ہے بعض اہل علم نے شکار کردہ جانور میں سے کچھ کھا جانے کی صورت میں بھی باز کا شکار جائز رکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں باز کا سکھانا یہ ہے کہ وہ جواب دے بعض علماء نے اس صورت میں شکار کو مکروہ کہا ہے اکثر فقہاء فرماتے ہیں باز کا شکار کھائے۔ اگرچہ وہ اس میں سے کچھ کھالے

بَابُ ۹۹۳ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

تیر لگے ہوئے شکار کا غائب ہو جانا

۱۵۰۰۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا أبو داود ثنا شعبة عن أبي بشر قال سمعت سعيد بن جبير يحدث عن عدي بن حاتم قال قلت يا رسول الله أرمي الصيد فأجد فيه من الغد سهمي قال إذا علمت أن سهمك قتله ولم تر فيه أثر سبع فكل هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم وروى شعبة هذا الحديث عن أبي بشر وعبد الملك بن ميسرة عن سعيد بن جبير عن عدي بن حاتم وكلا الحديثين صحيح وفي الباب عن أبي ثعلبة الخشني.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں دوسرے دن اس میں اپنا تیر پاتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے تیر نے اسے مارا ہے اور تم اس میں کسی درندے کا نشان نہ دیکھو تو (اسے) کھا لو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے) اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث ابو بشر سے اور عبد الملک بن میسرہ نے بواسطہ سعید بن جبیر حضرت عدی بن حاتم سے روایت کی دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ اس باب میں ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

باب ۹۹۲ في من يرمي الصيد فيجده ميتا في الماء

تیر لگے ہوئے شکار کا پانی میں گرنا

۱۵۰۱۔ حدثنا أحمد بن منيع ثنا ابن المبارك قال أخبرني عاصم الأحول عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصيد فقال إذا رميت بسهمك فاذكر اسم الله فإن وجدته قد قتل فكل إلا أن تجده قد وقع في ماء فلا تأكل فإنك لا تدري الماء قتله أو سهمك هذا حديث حسن صحيح.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا جب تیر پھینکو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اگر اسے مرا ہوا پاؤ تو کھا لو البتہ اگر اس حالت میں پاؤ کہ وہ پانی میں گر گیا ہے تو نہ کھاؤ کیونکہ معلوم نہیں اسے پانی نے مارا ہے یا تمہارے تیر نے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۲۔ حدثنا ابن أبي عمر ثنا سفيان عن مجالد عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيد الكلب المعلم قال إذا أرسلت كلبك وذكرت اسم الله فكل ما أمسك عليك فإن أكل فلا تأكل فإنما أمسك على نفسه قلت يا رسول الله أرأيت إن خالطت كلابنا كلاب أخرى قال إنما ذكرت اسم الله على كلبك ولم تذكر على غيره قال سفيان كره له أكله والعمل على هذا عند بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سدھائے ہوئے کتے کے شکار کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا جب بسم اللہ پڑھ کر اپنا سدھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑو تو جو کچھ تمہارے لیے اٹھا لائے اسے کھاؤ اور اگر اس نے کھایا ہو تو اب نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے اٹھایا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہمارے کتے دوسرے کتوں سے مخلوط ہو جائیں تو کیا حکم ہے۔ فرمایا تو نے اپنے کتوں پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسروں کے کتوں پر تو نہیں۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں۔ اس کا کھانا مکروہ ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اسی پر عمل ہے

غَيْرِهِمْ فِي الصَّيْدِ وَالذَّبِيحَةِ إِذَا وَقَعَا فِي الْمَاءِ أَنْ لَا يَأْكُلَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الذَّبِيحَةِ إِذَا قُطِعَ الْحُلْقُومُ فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ فَمَاتَ فِيهِ فَإِنَّهُ يُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكَلْبِ إِذَا أَكَلَ الصَّيْدَ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْأَكْلِ مِنْهُ وَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ.

بَابُ ۹۹۵ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

۱۵۰۳ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ.

۱۵۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

بَابُ ۹۹۶ فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

۱۵۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ صَادَ أَرْنَبًا أَوِ اثْنَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعٍ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُذَكّٰى بِمَرْوَةٍ وَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِ الْأَرْنَبِ

کہ جب شکار اور ذبیحہ پانی میں گر جائیں تو نہ کھایا جائے۔ بعض علماء ذبیحہ کے بارے میں فرماتے ہیں، حلقوم کٹنے کے بعد پانی میں گر جائے اور وہیں مر جائے تو اسے کھایا جائے۔ ابن مبارک کا یہی قول ہے۔ کتا شکار سے کچھ کھائے تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں اگر کتا اس سے کھائے تو آپ اسے نہ کھاؤ۔ سفیان، عبداللہ بن مبارک، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اس سے کھانے کی اجازت دی ہے۔ اگرچہ کتے نے اس سے کھایا ہو۔

بے پر کے تیر کا شکار

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پر کے تیر سے شکار کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا جس کو اس کی دھار دار نوک سے مارو اسے کھاؤ اور جسے چوڑائی کی طرف سے مارو وہ مردار ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، زکریا، شعبی اور عدی بن حاتم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

سفید پتھر سے ذبح کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری قوم کے ایک شخص نے ایک یا دو خرگوش شکار کیے پھر ان کو سفید پتھر سے ذبح کر کے لٹکایا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو اس کے بارے میں حکم پوچھا آپ نے ان کے کھانے کی اجازت دے دی۔ اس باب میں محمد بن صفوان، رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بعض علماء نے سفید پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت دی ہے اور خرگوش کھانے

بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ أَكْلَ الْأَرْنَبِ وَاخْتَلَفَ أَصْحَابُ الشَّعْبِيِّ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوَى عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ أَصَحُّ وَرَوَى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الشَّعْبِيُّ رَوَى عَنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

بَابُ ۹۹۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْإِفْرِيقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هُوَ الْقُطَعِيُّ سُئِلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمَى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ أَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّيَهَا.

میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔ یہ اکثر اہل علم کا قول ہے۔ بعض علماء نے خرگوش کا کھانا مکروہ کہا ہے۔ شعبی کے شاگردوں نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ داؤد بن ابی ہند بواسطہ شعبی، محمد بن صفوان سے روایت کرتے ہیں اور عاصم احول بواسطہ شعبی، صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان سے روایت کرتے ہیں محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے۔ جابر جعفی بواسطہ شعبی حضرت جابر بن عبداللہ سے قتادہ کی روایت کی مثل روایت کرتے ہیں ہو سکتا ہے شعبی نے ان تمام سے روایت کیا ہو۔ محمد فرماتے ہیں حضرت جابر سے شعبی کی روایت غیر محفوظ ہے۔

نشانہ قائم کرکے مارے ہوئے جانور کا حکم

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مجثمہ" کے کھانے سے منع فرمایا اور یہ وہ جانور ہے جس کو کھڑا کرکے تیر کا نشانہ بنائیں۔ اس باب میں حضرت عرباض بن ساریہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو داؤد کی روایت غریب ہے۔

❊ ❊ ❊

ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر نوک دار دانتوں والے درندوں، ناخنوں والے پرندوں، گھریلو پالتو گدھے کے گوشت، مجثمہ، دوسرے سے اچکے ہوئے جانور کے کھانے اور غنیمت میں حاصل ہونے والی حاملہ لونڈی سے بچہ پیدا ہونے سے قبل جماع کرنے سے منع فرمایا۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں یہ قطعی ممانعت ہے۔ ابوعاصم سے مجثمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجثمہ یہ ہے کہ شکار یا کسی اور چیز کو کھڑا کرکے اس پر تیر اندازی کی جائے۔ خلیسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کسی درندے یا بھیڑیے سے کوئی جانور بچا لیا جائے تو وہ ذبح کرنے سے پہلے ہی ہاتھ میں مر جائے۔ (یہ خلیسہ ہے)

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَّخَذَ شَيْءٌ فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ذی روح چیز کو پکڑ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۹۸ فِيْ ذَكٰوةِ الْجَنِيْنِ

جانور کے پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ ح وَثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاَبُو الْوَدَّاكِ اسْمُهٗ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاملہ جانور کا ذبح حمل کے ذبح کو بھی کفایت کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابو امامہ، ابو درداء اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ اسی طریق کے علاوہ بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان، ابن مبارک، شافعی، احمد، اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ ابو ودّاک کا نام جبر بن نوف ہے۔

بَابُ ۹۹۹ فِيْ كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ وَذِيْ مِخْلَبٍ

کچلی والا درندہ اور پنجوں والا پرندہ کھانا منع ہے

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے (کے کھانے) سے منع فرمایا۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهٗ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

سعید بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے کہا سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

١٥١٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر گھریلو گدھے، خچروں کے گوشت کچلی والے درندے اور پنجوں والے پرندوں (کے کھانے) سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عرباض بن ساریہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث جابر حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والا درندہ حرام قرار دیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ عبداللہ بن مبارک، شافعی احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

❖ ❖ ❖

بَابُ مَا جَاءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

١٥١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ.

١٥١٥۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

زندہ جانوروں سے گوشت کاٹنا

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے (تو) دیکھا کہ وہاں کے لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ دنبوں کی چکیاں کاٹتے ہیں۔ آپ نے فرمایا زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

❖ ❖ ❖

ابراہیم بن یعقوب نے بواسطہ ابوالنضر، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف زید بن اسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

بَابٌ فِي الذَّكٰوةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

حلق اور لبہ میں ذبح کرنا

١٥١٦ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ هَذَا فِي الضَّرُورَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي الْعُشَرَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْمُهُ أُسَامَةُ بْنُ قِهْطِمٍ وَيُقَالُ يَسَارُ بْنُ بَرْزٍ وَيُقَالُ ابْنُ بَلْزٍ وَيُقَالُ اسْمُهُ عُطَارِدٌ.

حضرت ابو العشراء اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ذبح صرف حلق اور لبہ (سینے سے اوپر کی جگہ جہاں سے اونٹ ذبح کیے جاتے ہیں) ہی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم ران میں بھی نیزہ مارو تو جائز ہے۔ احمد بن منیع، یزید بن ہارون سے نقل کرتے ہیں کہ ضرورت کے وقت ایسا کر سکتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ ابو العشراء ان کے والد سے ہم اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری روایت نہیں جانتے۔ ابو العشراء کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسامہ بن قہطم بتایا ہے۔ یسار بن برز بھی کہا جاتا ہے۔ ابن بلز اور عطارد بھی کہا گیا ہے۔

باب ۱۰۲ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ

گرگٹ کو مارنا

١٥١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْأُولَى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ شَرِيكٍ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہلی ضرب میں گرگٹ کو ہلاک کیا اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں اگر دوسری ضرب سے مارے تو اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں اگر تیسری وار سے مارے تو اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، سعد، عائشہ اور ام شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۳ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

سانپ کو مارنا

١٥١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَ

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سانپوں کو قتل کرو۔ بالخصوص وہ سانپ جن پر گرگٹ کے تیل جیسے نشان ہوں اور جس کی دم کٹی ہوئی ہو کیونکہ یہ آنکھوں کو اندھا کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عائشہ، ابوہریرہ اور سہل بن سعد

أبي هريرة وسهل بن سعد وهذا حديث حسن صحيح وقد روي عن ابن عمر عن أبي لبابة أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى بعد ذلك عن قتل جنان البيوت وهي العوامر ويروى عن ابن عمر عن زيد بن الخطاب أيضا وقال عبد الله بن المبارك إنما يكره من قتل الحيات الحية التي تكون دقيقة كأنها فضة لا تلتوي في مشيتها.

١٥١٩ - حدثنا هناد ثنا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن صيفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لبيوتكم عمارا فحرجوا عليهن ثلاثا فإن بدا لكم بعد ذلك منهن شيء فاقتلوه هكذا روى عبيد الله بن عمر هذا الحديث عن صيفي عن أبي سعيد وروى مالك بن أنس هذا الحديث عن صيفي عن أبي السائب مولى هشام بن زهرة عن أبي سعيد وفي الحديث قصة.

١٥٢٠ - حدثنا بذلك الأنصاري ثنا معن ثنا مالك وهذا أصح من حديث عبيد الله بن عمر وروى محمد بن عجلان عن صيفي نحو رواية مالك.

١٥٢١ - حدثنا هناد ثنا ابن أبي زائدة ثنا ابن أبي ليلى عن ثابت البناني عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال قال أبو ليلى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ظهرت الحية في المسكن فقولوا لها إنا نسألك بعهد نوح وبعهد سليمان بن داود أن لا تؤذينا فإن عادت فاقتلوها هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث ثابت البناني إلا من هذا الوجه من حديث ابن أبي ليلى.

باب ما جاء في قتل الكلاب

١٥٢٢ - حدثنا أحمد بن منيع ثنا هشيم ثنا منصور بن زاذان ويونس عن الحسن عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابن عمر، ابو لبابہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کے بعد گھر کے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ انکو عوامر (گھر والے) کہتے ہیں۔ بواسطہ ابن عمر، حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں ان سانپوں کو مارنا مکروہ ہے جو پتلے ہوں چاندی کی طرح چمکتے اور چلنے میں بل نہ کھاتے ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے گھروں میں عمار (سانپ) ہیں پس ان پر تین مرتبہ تنگی کرو یعنی انہیں کہو تم تنگی میں ہو اگر دوبارہ آئے گے تو ہم تم پر تنگی کریں گے پھر ہمیں ملامت نہ کرنا (یعنی) اگر اسکے بعد ظاہر ہوں تو انہیں ہلاک کر دو۔ عبید اللہ بن عمر نے بواسطہ صیفی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ صیفی اور ابو السائب مولی ہشام بن زہرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

انصاری نے بواسطہ معن، مالک سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ حدیث بیان کی۔ عبید اللہ بن عمر کی روایت سے یہ اصح ہے محمد بن عجلان نے صیفی سے مالک کی روایت کی طرح نقل کیا۔

حضرت ابو لیلی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گھر کے سانپ نظر آئے تو اسے کہو ہم تمہیں نوح اور سلیمان بن داؤد (علیہم السلام) کے عہد کا واسطہ دیتے ہیں کہ ہمیں تکلیف نہ پہنچانا اس کے بعد بھی نکلے تو اسے قتل کر دو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ثابت بنانی کی روایت سے صرف اسی طریق یعنی ابن ابی لیلی کی روایت سے جانتے ہیں۔

کتوں کو ہلاک کرنا

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے امت مخلوق کی طرح ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان تمام کو ہلاک

لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ شَيْطَانٌ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْبَهِيمُ الَّذِي لَا يَكُونُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْبَيَاضِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَيْدَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ.

بَابُ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا أَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ.

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ قِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ

کر دینے کا حکم دیتا پس ان میں سے خالص سیاہ کتوں کو مار ڈالو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر، ابو رافع اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں مروی ہے خالص سیاہ کتا شیطان ہے اور یہ وہ کتا ہے جس میں بالکل سفیدی نہ ہو۔ بعض علماء نے خالص سیاہ کتے سے شکار کردہ جانور کو مکروہ کہا ہے۔

کتا رکھنے والے کی نیکیوں میں کمی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے شکاری کتے یا حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کا اندازہ کم کیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مغفل، ابوہریرہ، سفیان اور ابن ابی زہیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا یا کھیتی کی حفاظت والا کتا۔ (وہ بھی مستثنیٰ ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے اور جانوروں کی حفاظت والے کتے کے علاوہ دیگر کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔ حضرت ابوہریرہ تو کھیتی کی حفاظت والے کتے کی بھی استثناء کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اس لیے کہ ان کی کھیتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت اور کھیتی باڑی کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھا ہر روز اس کے عمل سے دو قیراط

أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ وَإِنْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاةٌ وَاحِدَةٌ.

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ بِهٰذَا.

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ إِنِّي لَمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهِ

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا أَوْ ظُفُرًا وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے برابر کمی کی جاتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے کتا پالنے کی اجازت دی ہے اگرچہ کسی کے پاس ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

اسحٰق بن منصور نے بواسطہ حجاج بن محمد اور ابن جریج بواسطہ عطاء ہمیں اس کی خبر دی۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ان لوگوں میں سے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس سے شاخیں اٹھائے ہوئے تھے اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیتا ان میں سے خالص سیاہ کتوں کو ہلاک کر دو اور جتنے گھر والے کتوں کو پرورش کرتے ہیں ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی کی جاتی ہے۔ البتہ شکاری کتے یا کھیتی باڑی اور بکریوں کی حفاظت کرنے والے کتوں کی اجازت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ حسن اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

بانس وغیرہ سے ذبح کرنا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم دشمن سے ملتے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں (جانور کیسے ذبح کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھاؤ جب تک دانت اور ناخن نہ ہوں۔ عنقریب میں اس کے بارے میں تم سے بیان کروں گا۔ دانت (اس لیے کہ) ہڈی ہیں اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سفیان ثوری سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں۔ مجھ سے میرے والد نے بواسطہ عبایہ بن رفاعہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم

نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَهٰذَا أَصَحُّ وَعَبَايَةُ قَدْ سَمِعَ مِنْ رَافِعٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنْ يُذَكّٰى بِسِنٍّ وَلَا بِعَظْمٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَعِيْرِ إِذَا نَدَّ

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا.

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَبَايَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَهٰذَا أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ.

اٰخِرُ أَبْوَابِ الصَّيْدِ

أَبْوَابُ الْأَضَاحِيْ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْأُضْحِيَةِ

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِيُّ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ أَبِي الْمُثَنّٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اس میں عبایہ کے بعد انکے والد کا ذکر نہیں۔ یہ اصح ہے عبایہ کو رافع سے سماع حاصل ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ ہڈی اور دانت سے ذبح کرنے کو جائز نہیں سمجھتے۔

بدکے ہوئے جانور کو مارنا

حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ قوم کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بدک گیا۔ ان کے پاس گھوڑا نہیں تھا۔ ایک آدمی نے تیر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی پن ہوتا ہے۔ پس جو جانور اس طرح کرے تو تم بھی ایسا ہی کیا کرو۔

٭ ٭ ٭

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان، ان کے والد عبایہ بن رفاعہ اور انکے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اس میں عبایہ کے بعد ان کے والد کا واسطہ مذکور نہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ شعبہ نے بواسطہ سعید بن مسروق سفیان کی روایت سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

شکار کے ابواب ختم ہوئے

ابواب قربانی

قربانی کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کا کوئی عمل خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں، قربانی کا جانور قیامت کے دن

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْمُثَنّٰى اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأُضْحِيَّةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ وَيُرْوٰى بِقُرُونِهَا.

بَابُ ۱۰۰۹ فِي الْأُضْحِيَّةِ بِكَبْشَيْنِ

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي رَافِعٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْكُوفِيُّ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقِيلَ لَهٗ فَقَالَ أَمَرَنِي بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدَعُهٗ أَبَدًا هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُضَحّٰى عَنِ الْمَيِّتِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُضَحّٰى عَنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلَا

اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا اور بے شک اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس دل کی خوشی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو المثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے۔ ابن ابی فدیک ان سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے قربانی کے بارے میں فرمایا کہ قربانی کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔ نیز یہ بھی روایت ہے کہ ہر سینگ کے بدلے نیکی ہے۔

دو مینڈھوں کی قربانی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے سیاہی مائل سفید دو مینڈھے اپنے دست مبارک سے ذبح کیے بسم اللہ پڑھ کر تکبیر کہی اور ان کی گردن پر اپنا پاؤں مبارک رکھا۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ، ابوہریرہ، جابر، ابو ایوب، ابو الدرداء، ابو رافع، ابن عمر اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت حنش سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے ایک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔ آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے لہٰذا میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے میت کی طرف سے قربانی کرنے کی اجازت دی ہے۔ جب کہ بعض کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک میت

يُضَحِّي عَنْهُ ثُمَّ ضَحَّى فَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا كُلِّهَا.

باب ۱۱۰ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ.

باب ۱۱۱ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ لَا يُضَحَّى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَلَا بِالْمَرِيضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تُنْقِي.

۱۵۲۷ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

باب ۱۱۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۲۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ

کی طرف سے صدقہ دینا زیادہ پسندیدہ ہے اور اسکی طرف سے قربانی نہ کی جائے اور اگر کرے تو اس سے کچھ بھی نہ کھائے بلکہ تمام کا تمام صدقہ کر دے

کس جانور کی قربانی مستحب ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے موٹے تازے نر دنبے کی قربانی دی۔ وہ سیاہی میں کھاتا سیاہی میں چلتا اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف حفص بن غیاث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

کس جانور کی قربانی ناجائز ہے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لنگڑے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو نہ اس کانے جانور کی جس کا کانا پن ظاہر ہو اور نہ اس بیمار جانور کی قربانی کی جائے جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ ایسے دبلے پتلے کی جس کی ہڈی میں گودا نہ ہو۔

ہناد نے بواسطہ ابن ابی زائدہ، شعبہ، سلیمان بن عبدالرحمن، عبید بن فیروز اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف بواسطہ عبید بن فیروز حضرت براء بن عازب کی روایت سے جانتے ہیں۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔

کس جانور کی قربانی مکروہ ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ (قربانی کے جانور کی) آنکھ اور کان غور سے دیکھ لیا کریں اور ایسے جانور کا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوْقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوْبَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَشُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيُّ كُوْفِيٌّ وَشُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ الْقَاضِيْ يُكْنٰى اَبَا اُمَيَّةَ وَشُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ كُوْفِيٌّ وَهَانِئٌ لَهٗ صُحْبَةٌ وَكُلُّهُمْ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ فِيْ عَصْرٍ وَّاحِدٍ.

قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں۔ یا پھٹے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

حسن بن علی نے بواسطہ عبیداللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابواسحٰق، شریح بن نعمان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مثل حدیث روایت کی۔ لیکن اس میں اضافہ یہ ہے آپ نے فرمایا۔ مقابلہ وہ ہے جسکا کان کنارے سے کٹا ہوا ہو۔ مدابرہ وہ ہے جسکے کان کو پچھلی طرف سے کاٹا گیا ہو۔ شرقاء وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو اور خرقاء وہ ہے جس کے کان میں سوراخ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شریح بن نعمان صائدی کوفی ہیں اور شریح بن حارث کندی کوفی ہیں اور قاضی ہیں ابوامیہ انکی کنیت ہے۔ شریح بن ہانی کوفی ہیں اور ہانی کو شرف صحبت حاصل ہے۔ یہ تمام ہم عصر ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب ہیں۔

بَابٌ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّاْنِ فِي الْاَضَاحِيْ

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ كِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَ اَوْ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ بِلَالٍ بِنْتِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْهَا وَجَابِرٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّاْنِ يُجْزِئُ فِي الْاُضْحِيَةِ.

چھ مہینے کی بھیڑ کی قربانی

حضرت ابوکباش فرماتے ہیں میں چھ ماہی بھیڑیں بغرض تجارت مدینہ طیبہ لایا وہ کساد بازاری کا شکار ہوگئیں پھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا چھ مہینے کی بھیڑ (مینڈھا جو اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال کا نظر آتا ہو) کی قربانی اچھی ہے۔ ابوکباش کہتے ہیں یہ سن کر لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ام بلال بنت ہلال، بلال، جابر، عقبہ بن عامر اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ غریب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم حضرات کا اس حدیث پر عمل ہے۔ کہ چھ ماہی مینڈھے کی قربانی جائز ہے۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِيْ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ أَوْ جَدْيٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ قَالَ وَكِيْعٌ الْجَذَعُ يَكُوْنُ ابْنَ سَبْعَةِ أَوْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّحَايَا فَبَقِيَتْ جَذَعَةٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا أَنْتَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بکریاں دیں کہ آپ کے صحابہ کرام کے درمیان قربانی کے لیے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد ایک چھ یا سات ماہ کا بچہ رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کر دو۔ وکیع فرماتے ہیں جذع چھ یا سات ماہ کا ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس طریق کے علاوہ بھی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور تقسیم کیے تو ایک جذعہ باقی رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ تم خود اس کی قربانی کر دو۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَأَبُوْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے یزید بن ہارون اور ابوداؤد سے بیان کی یہ دونوں فرماتے ہیں ہم سے ہشام بن دستوائی نے بواسطہ یحییٰ بن کثیر، بعجہ بن عبداللہ بن بدر اور عقبہ بن عامر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

بَابُ (۱۳) فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْأُضْحِيَةِ

قربانی میں شریک ہونا

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْأَشَدِّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ عید قربان آگئی چنانچہ ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔ اس باب میں حضرت ابوالاشد اسلمی (بواسطہ اپنے والد و دادا سے روایت کرتے ہیں) اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت حسن غریب ہے، ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ میں سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی اور سات ہی کی طرف سے گائے قربان کی

وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ
وَإِسْحَاقَ وَقَالَ إِسْحٰقُ يُجْزِيْ أَيْضًا الْبَعِيْرُ عَنْ
عَشَرَةٍ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

١٥٣٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَإِنْ وَلَدَتْ قَالَ
اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ
الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَأْسَ أُمِرْنَا
أَوْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.

١٥٣٦۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُضَحّٰى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ
مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
صَحِيْحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے
سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد، اسحق (اور حضرت
امام اعظم ابو حنیفہ) رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ اسحق
فرماتے ہیں۔ اونٹ دس کی طرف سے بھی جائز ہے۔ انہوں
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال
کیا۔

حضرت حجیہ بن عدی سے مروی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے (کافی) ہے
میں نے عرض کیا "اگر بچہ جنے؟" فرمایا "بچے کو ساتھ ہی ذبح کر دو"
میں نے عرض کیا "لنگڑی گائے کا کیا حکم ہے" فرمایا "جب قربان گاہ
تک پہنچ جائے" میں نے پوچھا "جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے
ہوں" فرمایا "کچھ حرج نہیں" ہمیں حکم دیا گیا اور رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم آنکھوں اور کانوں کو غور
سے دیکھ لیا کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے
اسے سلمہ بن کہیل سے روایت کیا ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے سینگ والے اور کان والے جانور کی
قربانی سے منع فرمایا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن
مسیب رضی اللہ عنہ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے
فرمایا۔ عضب سے آدھا یا اس سے زائد کا کٹ
جانا مراد ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٠١٥ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِيْ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

ایک بکری تمام گھر والوں کی طرف سے کافی ہے

١٥٣٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ
الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنِيْ عُمَارَةُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ
سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ

حضرت عمارہ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے عطاء بن یسار
سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے ابو ایوب سے پوچھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں قربانیاں کیسے ہوا کرتی تھیں؟ انہوں
نے فرمایا ایک آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعِمُونَ حَتَّى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ مَدِينِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ضَحَّى بِكَبْشٍ فَقَالَ هٰذَا عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تُجْزِئُ الشَّاةُ إِلَّا عَنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

بکری قربان کیا کرتا تھا۔ وہ اس سے خود بھی کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلاتے یہاں تک کہ لوگوں نے فخر شروع کیا اور اب یہ صورت ہو گئی جو تم دیکھ رہے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عمارہ بن عبداللہ مدنی ہیں مالک بن انس نے بھی ان سے روایت کی ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا کہ آپ نے ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا یہ میری اس امتی کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کرے گا بعض علماء فرماتے ہیں ایک بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ اور دیگر اہل علم (حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ) کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۰۱۶

قربانی سنت ہے

۱۵۳۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِيَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْقِلُ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْأُضْحِيَةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَلٰكِنَّهَا سُنَّةٌ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ[1] أَنْ يُعْمَلَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ۔

جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ اس نے دوبارہ یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا تجھے عقل ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے یہ حدیث حسن ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے[1]۔ اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے۔

[1]۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور امام حسن کے نزدیک ہر آزاد مسلمان اور مقیم صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے۔ امام احمد سے ایک روایت ہے کہ ان کے نزدیک مالدار پر واجب اور فقیر کے لیے سنت ہے۔ وجوب کی دلیل مخنف بن سلیم کی روایت ہے جسے ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا حضرت مخنف فرماتے ہیں ہم عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی (واجب) ہے۔ اور یہ انداز وجوب کا ہے۔ نیز فرمایا جو گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ اس قسم کی وعید واجب کے چھوڑنے پر ہوتی ہے۔

(ترمذی ص ۲۲۶۔ مترجم)

١٥٤٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں دس سال قیام پذیر رہے اور آپ قربانی دیتے رہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭

بَابٌ ١١١ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز عید کے بعد ذبح کرنا

١٥٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ جِيرَانِي قَالَ فَأَعِدْ ذِبْحَكَ بِآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرُ نَسِيكَتِكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ[1] بَعْدَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَجُنْدُبٍ وَأَنَسٍ وَعُوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُضَحّٰى بِالْمِصْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْإِمَامُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِأَهْلِ الْقُرٰى فِي الذَّبْحِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُجْزِئَ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ وَقَالُوا إِنَّمَا يُجْزِئُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا آپ نے فرمایا نماز عید پڑھنے سے پہلے کوئی شخص (قربانی کا جانور) ذبح نہ کرے فرماتے ہیں میرے ماموں نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! آج کے دن گوشت ناپسند ہوتا ہے اور میں نے قربانی میں جلدی کی تاکہ اپنے گھروالوں اور ہمسایوں کو کھلاؤں۔ آپ نے فرمایا دوسرا جانور ذبح کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس سال سے کم عمر کا بکری کا بچہ ہے۔ جو دو گوشت والی بکریوں سے اچھا ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں اور یہ تیری اچھی قربانی ہے اور تیرے بعد کسی کے لیے (بکری کا) سال سے کم عمر کا بچہ جائز نہیں[1]۔ اس باب میں حضرت جابر، جندب، انس، عویمر بن اشقر، ابن عمر اور ابو زید انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ شہر میں امام کے نماز عید پڑھانے سے قبل قربانی نہ کرے علماء کی ایک جماعت نے دیہاتیوں کو طلوع فجر کے بعد قربانی کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اہل علم کا اجماع ہے کہ چھ ماہی بکری کی قربانی جائز نہیں۔ البتہ بھیڑ کا چھ ماہ بچہ جائز ہے۔

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم خداوندی کے تحت جس کے لیے جو چاہیں حلال فرمائیں جس کے لیے جو چاہیں حرام قرار دیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیارات بخشے جس پر یہ واقعہ شاہد عدل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے امام احمد رضا بریلی قدس سرہ کی تصنیف "الامن والعلی" کا مطالعہ کیجیے۔ (مترجم)

بَابُ ۱۱۸ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَتِهِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَإِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

بَابُ ۱۱۹ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوْا نَا أَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلٰى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ فَكُلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَنُبَيْشَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَأَنَسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ۔

تین دن کے بعد گوشت کھانے کی اجازت

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا کرتا تھا۔ تاکہ گنجائش والے ان لوگوں پر وسعت کریں جنہیں گنجائش نہیں۔ پس جتنا چاہو کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کر لو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، نبیشہ، ابو سعید، قتادہ بن نعمان، انس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّيْ مِنَ النَّاسِ فَأَحَبَّ أَنْ يُطْعِمَ

حضرت عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں۔ میں نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ قربانی کرنے والے کم تھے۔ اس لیے آپ چاہتے تھے کہ ان لوگوں کو کھلایا جائے جو

مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عَشْرَةِ أَيَّامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

بَابُ ١٢ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

١٥٥٣۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَمِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَتِيرَةُ ذَبِيحَةٌ كَانُوا يَذْبَحُونَهَا فِي رَجَبٍ لِأَنَّهُ أَوَّلُ شَهْرٍ مِنْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ وَأَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَأَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ.

بَابُ ١٣ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ

١٥٥٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مَاهِكٍ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَسَأَلُوهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأُمِّ كُرْزٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَسَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

قربانی نہیں کر سکتے پس ہم جانور کا ہاتھ بچا کر رکھتے اور اسے دس دن بعد کھاتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المومنین سے مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ام المومنین سے یہ حدیث دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

فرع اور عتیرہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اسلام میں) فرع اور عتیرہ کا کوئی جواز نہیں۔ فرع اونٹنی کے سب سے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے لوگ (زمانہ جاہلیت میں) ذبح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت نبیشہ اور مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ ذبیحہ ہے جسے وہ رجب کی تعظیم کی خاطر رجب میں ذبح کرتے تھے۔ کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ ہے۔ حرمت والے مہینے رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں۔ حج کے مہینے شوال، ذیقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر حضرات سے حج کے مہینوں کے بارے میں اسی طرح مروی ہے۔

عقیقہ

حضرت یوسف بن ماھک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن کے پاس گئے اور ان سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا انھوں نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ام کرز، بریدہ، سمرہ، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، انس، سلمان بن عامر، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ

وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَفْصَةُ هِيَ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

١٥٥٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ كُرْزٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

١٥٥٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى.

١٥٥٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هٰذَا الْحَدِيثُ صَحِيحٌ.

حسن صحیح ہے۔

حفصہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔

سباع بن ثابت سے روایت ہے۔ محمد بن سباع بن ثابت نے انہیں ام کرز سے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ ان کا نر یا مادہ ہونا کچھ نقصان نہیں دیتا۔

٭ ٭ ٭

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہونے پر عقیقہ (سنت) ہے۔ اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے ایذا رساں چیزیں (بال وغیرہ) دور کرو۔

حسن نے بواسطہ عبدالرزاق، ابن عیینہ، عاصم بن سلیمان احول، حفصہ بنت سیرین رباب اور سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ١٠٢٢ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

بچے کے کان میں اذان دینا

١٥٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ

حضرت عبیداللہ بن ابو رافع اپنے والد (ابو رافع) رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں جب وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے، نماز کی اذان جیسی اذان کہی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس پر عمل ہے۔ نبی اکرم

عَلَيْهِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقِيقَةِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی عقیقہ کے بارے میں مروی ہے کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ دیا۔ بعض علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

باب ۱۰۲۳

بہترین قربانی اور کفن

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین قربانی (سینگ والے) دنبے کی ہے اور بہترین کفن حلہ ہے یہ حدیث غریب ہے۔

عفیر بن معدان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

باب ۱۰۲۴

قربانی واجب ہے

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا ابْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَةٌ وَعَتِيرَةٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ.

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ میں نے سنا آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی (واجب) ہے۔ اور عتیرہ! تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے یہ وہی ہے جسے تم رجبیہ کہتے ہو (اس کا مفہوم گزر چکا ہے۔ مترجم) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق یعنی ابن عون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۰۲۵

ایک بکری سے عقیقہ

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری کی عقیقہ (میں ذبح) کی۔

وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ۔

باب ۱۰۲۶

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ إِذَا ذَبَحَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يُقَالُ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ۔

باب ۱۰۲۷

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ

اور فرمایا اے فاطمہ! ان کا سر مونڈھ کر بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرو (ان کا وزن ایک درہم یا درہم سے کچھ کم تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس کی سند متصل نہیں ابو جعفر محمد بن علی نے حضرت علی بن ابی طالب کو نہیں پایا۔

تکبیر کہہ کر ذبح کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر نیچے تشریف لائے اور دو مینڈھے منگوا کر انہیں ذبح کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

☆ ☆ ☆

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عید قربان کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے خطبہ ختم فرمایا تو منبر سے نیچے تشریف لائے ایک مینڈھا لایا گیا اور آپ نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر، یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ ذبح کرتے وقت آدمی کو تکبیر کہنی چاہیے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں۔

☆ ☆ ☆

عقیقہ کب کیا جائے

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم

مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ عقیقہ کے عوض رہن رکھا جاتا ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے۔

١٥٦٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُذْبَحَ عَنِ الْغُلَامِ الْعَقِيْقَةُ يَوْمَ السَّابِعِ فَاِنْ لَمْ يَتَهَيَّاْ يَوْمَ السَّابِعِ فَيَوْمَ الرَّابِعَ عَشَرَ فَاِنْ لَمْ يَتَهَيَّاْ عُقَّ عَنْهُ يَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالُوْا لَا يُجْزِئُ فِي الْعَقِيْقَةِ مِنَ الشَّاةِ اِلَّا مَا يُجْزِئُ فِي الْاُضْحِيَةِ.

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حسن اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ مستحب سمجھتے ہیں کہ بچے کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے۔ اگر ساتویں دن میسر نہ ہو تو چودھویں دن اگر چودھویں دن بھی نہ ہو تو اکیسویں دن (ذبح کیا جائے) علماء فرماتے ہیں عقیقہ میں اسی قسم کی بکری جائز ہے جو قربانی میں جائز ہے۔

باب ١٠٢٨

١٥٦٧ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمَرَ اَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ كَانَ يَقُوْلُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَهَبَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح نام عمرو بن مسلم ہے (عمر بن مسلم نہیں) ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی دوسرے افراد نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ سعید بن مسیب اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی حدیث کی طرف گئے ہیں بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ بال اور ناخن کاٹنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں۔ انہوں نے حضرت

فَقَالُوْا لَا بَأْسَ اَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ النُّذُوْرِ وَالْاَيْمَانِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذریں اور قسمیں

بَابُ ۱۹ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ

گناہ میں نذر نہیں

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ لِاَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ رَوٰى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيْثُ هُوَ هٰذَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ میں نذر اور پورا کرنا جائز نہیں۔ اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ زہری نے ابوسلمہ سے یہ حدیث نہیں سنی ہیں امام ترمذی نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں یہ حدیث متعدد لوگوں سے مروی ہے۔ ان میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق شامل ہیں جو بواسطہ زہری سلیمان بن ارقم، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث یہی ہے۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ يُوْسُفَ التِّرْمِذِيُّ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جائے گی۔ اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے یہ حدیث غریب ہے اور ابوصفوان بواسطہ یونس کی روایت سے اصح ہے۔ ابوصفوان مکی ہیں اور ان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا كَفَّارَةَ فِي ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللهَ فَلَا يَعْصِهِ۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ قَالُوا لَا يَعْصِي اللهَ وَلَيْسَ فِيهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ إِذَا كَانَ النَّذْرُ فِي مَعْصِيَةٍ

بَابُ ۱۰۳ لَا نَذْرَ فِي مَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

کا نام عبداللہ بن سعید ہے۔ حمیدی اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ گناہ سے متعلق نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کچھ کفارہ نہیں۔

امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

٭ ٭ ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے اسے اطاعت کرنی چاہیے۔ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ بن عمر، طلحہ بن عبدالملک ایلی، قاسم بن محمد اور عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے اسے قاسم بن محمد سے روایت کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم اسی کے قائل ہیں۔ امام مالک اور شافعی بھی کہتے ہیں کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے لیکن اس میں قسم والا کفارہ بھی نہیں یعنی جب کہ گناہ کی نذر مانی ہو۔ (امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک کفارہ دینا پڑے گا جس طرح اس سے پہلے حدیث گزر چکی۔ مترجم)

جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر کا حکم

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر پوری کرنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ضروری نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۳۱ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدٌ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةُ يَمِينٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

نذر غیر معین کا کفارہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر غیر معین کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٭ ٭ ٭

باب ۱۰۳۲ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

قسم کے خلاف بہتر چیز دیکھنے پر کیا کرے

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبدالرحمن! حکومت مت مانگو اگر تمہیں مانگنے سے ملی تو تم اسی کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر مانگے بغیر ملے گی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب کسی بات پر قسم کھاؤ پھر اس کے خلاف کرنے میں بہتری دیکھو تو جو بہتر ہے اسے کرو اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم، ابو درداء، انس، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، ام سلمہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

عبدالرحمن بن سمرہ کی روایت حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۳۳ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ۔

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ تُجْزِئُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُكَفِّرُ إِلَّا بَعْدَ الْحِنْثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِنْ كَفَّرَ بَعْدَ الْحِنْثِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ كَفَّرَ قَبْلَ الْحِنْثِ أَجْزَأَهُ

بَابُ ١١٣٢ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ ـ

١٥٧٦ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَهٰكَذَا رَوَى سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أَيُّوبُ أَحْيَانًا يَرْفَعُهُ وَأَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ إِذَا كَانَ مَوْصُولًا بِالْيَمِينِ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ ـ

١٥٧٧ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

جس نے کسی بات پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف میں بہتری دیکھی تو چاہیے کہ قسم کا کفارہ دے اور اس کے خلاف کرے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا نہ کرے۔ سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں قسم توڑنے کے بعد ادا کرنا مجھے پسند ہے اور پہلے ادا کرنا کافی ہے۔

قسم میں استثناء کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہا تو وہ حانث نہیں ہوگا (یعنی توڑنے پر کفارہ نہ ہوگا) اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابن عمر کی روایت حسن ہے۔ عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی ہے۔ سالم نے بھی حضرت ابن عمر سے اسی طرح موقوف روایت کی ہم ایوب سختیانی کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں جانتے جس نے مرفوعاً روایت کی ہو۔ اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں۔ ایوب کبھی مرفوعاً بیان کرتے ہیں اور کبھی غیر مرفوع۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ قسم کے ساتھ ملا کر ان شاء اللہ کہنے پر حانث نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

٭ ٭ ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھاتے ہوئے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ خَطَاءٌ أَخْطَأَ فِيْهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهُ مِنْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَأُطِيْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَلِدِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَكَانَ كَمَا قَالَ هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ سَبْعِيْنَ امْرَأَةً وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَأُطِيْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَأَةٍ۔

بَابُ ١٢٣٥: فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ۔

١٥٧٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَأَبِيْ وَأَبِيْ فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقُتَيْلَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلَا آثِرًا يَقُوْلُ لَمْ آثُرْهُ عَنْ غَيْرِيْ يَقُوْلُ لَمْ أَذْكُرْهُ عَنْ غَيْرِيْ۔

١٥٧٩۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

انشاء اللہ کہا وہ حانث نہ ہوگا۔" میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ اس حدیث میں خطا ہے اور وہ خطا عبدالرزاق سے سرزد ہوئی۔ معمر کی روایت سے مختصر بیان کر دی۔ پوری حدیث یوں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) نے فرمایا میں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا ان میں سے ہر عورت ایک بچہ جنے گی۔ چنانچہ وہ ان عورتوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا اس نے بھی نصف بچہ جنا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو جیسے کہا تھا اسی طرح ہو جاتا۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور ابن طاؤس طاؤس سے اسی طرح طویل حدیث روایت کی اور ستر عورتوں والا قول نقل کیا۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد بن سلیمان علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات ایک سو عورتوں کے پاس جاؤں گا۔

غیراللہ کی قسم کھانا

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرمایا حضرت عمر فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کبھی بھی یہ قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے نہ کسی اور کی طرف سے اس باب میں حضرت ثابت بن ضحاک، ابن عباس، ابوہریرہ، قتیلہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبید فرماتے ہیں۔ "لا آثرا" کا مطلب یہ ہے کہ غیر کی طرف سے حکایت کرتے ہوئے بھی یہ قسم نہیں کھائی یعنی غیر کی طرف سے ذکر نہیں کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَسْكُتْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سواروں کی جماعت میں اس حال میں پایا کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ قسم کھانے والا۔ یا تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٠٣٦

١٥٨٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَتَفْسِيرُ هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ قَوْلَهُ فَقَدْ كَفَرَ وَأَشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيظِ وَالْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ وَأَبِي وَأَبِي فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَهٰذَا مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرِّيَاءُ شِرْكٌ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الْآيَةَ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا الآيَةَ قَالَ لَا يُرَائِي۔

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کعبۃ اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ کفر و شرک سے محض سختی اور دھمکی مراد ہے اور اس کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے اسے "لا الٰہ الا اللہ" کہنا چاہیے اور یہ اسی طرح ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ریا شرک ہے۔ بعض علماء نے اس آیت "من کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً" کی تفسیر میں کہا ہے کہ کسی کو دکھانے کے لیے نہ کرے۔

بَابُ ١٠٣٧ فِي مَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

پیادہ چلنے کی قسم کھانا اور اس کی طاقت نہ رکھنا

١٥٨١ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَذَرَتِ امْرَأَةٌ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ کی طرف پیدل جائے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے پرواہ ہے اسے کہو کہ سوار ہو کر جائے

ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوهَا فَلْتَرْكَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ يَتَهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ ۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِذَا نَذَرَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَمْشِيَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ شَاةً ۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس، حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو اکروری کے سبب اپنے بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اسے کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسکے اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

محمد بن مثنی نے بواسطہ ابن ابی عدی، حمید اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا الخ۔ اسکے ہم معنی ذکر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی عورت پیدل چلنے کی نذر مانے تو اسے چاہیے کہ سوار ہو اور قربانی کیلئے ایک بکری بھیجے

بَابُ ۱۰۳۸ فِي كَرَاهِيَةِ النُّذُورِ ۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا النَّذْرَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ فِي النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ وَإِنْ نَذَرَ الرَّجُلُ بِالطَّاعَةِ فَوَفَّى بِهِ فَلَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَيُكْرَهُ لَهُ النَّذْرُ ۔

نذر کی کراہیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نذر نہ مانو کیونکہ نذر تقدیر سے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ لیکن اسکے ذریعے بخیل سے کچھ مال نکال لیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ نذر مکروہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔ فرمانبرداری اور نافرمانی دونوں طرح کی نذر مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص اطاعت کی نذر مانے پھر اسے پورا کرے تو اسے ثواب حاصل ہوگا۔ اگرچہ اس کے لیے نذر مکروہ ہے۔

بَابُ ۱۰۳۹ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ ۔

نذر کا پورا کرنا

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ قَالُوا إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ نَذْرُ طَاعَةٍ فَلْيَفِ بِهِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صَوْمٌ إِلَّا أَنْ يُوجِبَ عَلَى نَفْسِهِ صَوْمًا وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دور جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں گا آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عمر حسن صحیح ہے بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اسلام لائے اور اس کے ذمہ نیکی وعبادت کی نذر ہو تو اسے پورا کرے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں روزے کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں۔ جب کہ دوسرے علماء فرماتے ہیں۔ معتکف کے لئے روزہ ضروری نہیں البتہ یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ واجب کرلے انہوں نے حدیث عمر سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے دور جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کی نذر مانی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے قسم کھاتے تھے

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَثِيرًا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَذَا الْيَمِينِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ قسم کھایا کرتے تھے۔ ”دلوں کو پھیرنے والے کی قسم“ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابٌ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

غلام آزاد کرنے کا ثواب

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مومن غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی آزاد کرے گا۔ اس باب میں

وَجْهَهُ بِفَرْجِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِي أُمَامَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت عائشہ، عمرو بن عبسہ، ابن عباس، واثلہ بن اسقع، ابوامامہ، کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابن الهاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے وہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ حضرت مالک بن انس اور دیگر اہل علم نے ان سے روایت کی ہے۔

٭ ٭ ٭

بَابٌ ۱۰۲۲ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

خادم کو طمانچہ مارنے کا کفارہ

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَ إِخْوَةٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَطَمَهَا عَلٰى وَجْهِهَا

حضرت سوید بن مقرن مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہم سات بھائیوں کی ایک ہی خادمہ تھی ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مارا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے آزاد کر دیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد افراد نے اسے حضرت حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے۔ بعض نے اس حدیث میں یہ بیان کیا کہ اس نے منہ پر طمانچہ مارا۔

بَابٌ ۱۰۲۳

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ قَالَ هُوَ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ إِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ الشَّيْءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ أَتٰى عَظِيمًا وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَإِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ ذَهَبَ أَبُو

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اسی طرح ہے جیسا اس نے کہا" یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ جب کوئی شخص کسی غیر اسلامی ملت کی قسم کھائے اور کہے اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی ہوں یا عیسائی۔ پھر اس نے وہ کام کیا تو بعض فرماتے ہیں اس نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا لیکن اس پر کفارہ نہیں۔ یہ قول اہل مدینہ کا ہے اور مالک بن انس بھی اسی کے قائل ہیں۔ ابو عبیدہ بھی اسی

عُبَيْدٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

کی طرف گئے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں اس پر کفارہ ہوگا۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ١٠٤٣

مشقت میں ڈالنے والی نذر کا حکم

١٥٩٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أُخْتِيْ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بہن نے نذر مانی ہے کہ وہ ننگے پاؤں اور ننگے سر پیدل بیت اللہ شریف کی طرف جائے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کے مشقت اٹھانے سے کوئی سروکار نہیں اسے چاہیے کہ سوار ہو کر سر پر دوپٹہ لے اور تین دن کے روزے رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

١٥٩١۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا أَبُو الْمُغِيْرَةِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُو الْمُغِيْرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِيُّ الْحِمْصِيُّ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھاتے ہوئے لات و عزیٰ کی قسم کھائی ہو اسے "لا الٰہ الا اللہ" پڑھنا چاہیے۔ اور جس نے کہا آؤ جوا کھیلیں اسے صدقہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو مغیرہ خولانی حمصی کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

بَابُ ١٠٤٤ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ۔

میت کی طرف سے نذر پوری کرنا

١٥٩٢۔ قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو ان کی ماں کے ذمہ تھی اور وہ پورا کرنے سے پہلے انتقال کر گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے نذر پوری کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۴۶ ما جاء في فضل من أعتق

۱۵۹۳ حدثنا محمد بن عبدة الضبي نا عمار بن عيينة وهو أخو سفيان بن عيينة عن حصين عن سالم بن أبي الجعد عن أبي أمامة وغيره من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أيما امرئ مسلم أعتق امرأ مسلما كان فكاكه من النار يجزي كل عضو منه عضوا منه وأيما امرئ مسلم أعتق امرأتين مسلمتين كانتا فكاكه من النار يجزي كل عضو منهما عضوا منه وأيما امرأة مسلمة أعتقت امرأة مسلمة كانت فكاكها من النار يجزي كل عضو منها عضوا منها هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابو امامہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو آزاد کرے تو یہ اس کے لیے دوزخ سے رہائی کا باعث ہوگا۔ اس کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے بدلے کافی ہوگا اور جو مسلمان مرد دو عورتوں کو آزاد کرے تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رہائی کا باعث ہوں گی اور ان کا ہر عضو اس کے اعضاء کے بدلے کفایت کرے گا۔ اور جو عورت کسی مسلمان کو آزاد کرے تو یہ اس کے جہنم سے آزاد ہونے کا سبب ہوگا۔ اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے کافی ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

أبواب السير

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ۱۰۴۷ ما جاء في الدعوة قبل القتال

۱۵۹۴ حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن عطاء بن السائب عن أبي البختري أن جيشا من جيوش المسلمين كان أميرهم سلمان الفارسي حاصروا قصرا من قصور فارس فقالوا يا أبا عبد الله ألا ننهد إليهم قال دعوني أدعهم كما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعوهم فأتاهم سلمان فقال لهم إنما أنا رجل منكم فارسي ترون العرب يطيعونني فإن أسلمتم فلكم مثل الذي

ابواب جہاد

لڑائی سے پہلے دعوت اسلام

حضرت ابو البختری سے روایت ہے کہ ایک اسلامی لشکر نے جس کے امیر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے، ایران کے ایک محل کا محاصرہ کر لیا لوگوں نے کہا اے ابو عبداللہ کیا ہم جنگ کے لیے نہ کھڑے ہو جائیں تو حضرت سلمان نے فرمایا مجھے ان کو اسلام کی دعوت دے لینے دو جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت اسلام دیتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمان ان کے پاس آئے اور فرمایا میں تم ہی میں سے ایک فارسی آدمی ہوں تم دیکھ رہے ہو کہ عرب میری اطاعت

لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِينَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَأَعْطُونَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ قَالَ وَرَطَنَ إِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُودِينَ وَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالُوا مَا نَحْنُ بِالَّذِي نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلَكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا تَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَى مِثْلِ هَذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوا إِلَيْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا إِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذَلِكَ الْقَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ سَلْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا وَسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنْ يُدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنْ تُقُدِّمَ إِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَكُونُ ذَلِكَ أَهْيَبَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا دَعْوَةَ الْيَوْمَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَدًا يُدْعَى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُقَاتَلُ الْعَدُوُّ حَتَّى يُدْعَوْا إِلَّا أَنْ يَعْجَلُوا عَنْ ذَلِكَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ۔

کرتے ہیں اگر تم اسلام قبول کر لو تو تمہارے لیے بھی وہی کچھ ہوگا جو ہمارے لیے ہے اور تم پر بھی وہی بات لازم ہوگی جو ہم پر لازم ہے اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہو گے تو ہم تمہیں اسی پر چھوڑ دیں گے لیکن تمہیں ذلت قبول کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں جزیہ دینا ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں آپ نے انہیں فارسی زبان میں فرمایا اور تم قابل تعریف نہ ہو گے۔ اور اگر تم نے (جزیہ کا بھی) انکار کیا تو ہم تم سے برابری کے ساتھ لڑیں گے۔ انہوں نے کہا ہم جزیہ دینے والے لوگ نہیں ہیں بلکہ ہم تم سے لڑیں گے۔ مسلمانوں نے کہا اے ابو عبداللہ کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ راوی فرماتے ہیں آپ نے انہیں تین دن اسی طرح دعوت دی پھر فرمایا جہاد کے لیے بڑھو پس ہم انکی طرف بڑھے اور یہ قلعہ فتح کر لیا۔ اس باب میں حضرت بریدہ، نعمان بن مقرن، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث سلمان حسن ہے ہم اسے صرف عطاء ابن سائب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالبختری نے حضرت سلمان کو نہیں پایا کیونکہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نہیں پایا جبکہ حضرت سلمان، ان سے پہلے انتقال فرما چکے تھے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم اسطرف گئے ہیں کہ لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے۔ اسحاق بن ابراہیم بھی اسی کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اگر انہیں پہلے دعوت دی جائے تو یہ اچھا ہے اور رعب کا باعث ہے بعض علماء فرماتے ہیں اس دور میں دعوت اسلام کی ضرورت نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ اب بھی کسی کو دعوت دی جائے امام شافعی فرماتے ہیں دشمن کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے جنگ نہ کی جائے جب تک کہ وہ جلدی نہ کریں اور اگر نہیں۔

بَاب ١٠٢٨

جس بستی میں مسجد ہو وہاں کسی کو قتل نہ کیا جائے

١٥٩٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُولُ لَهُمْ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا

حضرت ابن عصام مزنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور انہیں شرف صحبت حاصل ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کو بھیجتے تو ان سے فرماتے جب کہیں مسجد دیکھو یا مؤذن کی آواز سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی

حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

بَابُ ۱۰۴۹ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

۱۵۹۶- حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ أَتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْخَمِيسَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ.

۱۵۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَأَنْ يُبَيِّتُوا وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبَيِّتَ الْعَدُوَّ لَيْلًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِيسَ يَعْنِي بِهِ الْجَيْشَ

بَابُ ۱۰۵۰ فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ

۱۵۹۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا وَلَمْ

روایت ہے۔

شبخون مارنا اور لوٹ مار کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی قوم پر رات کے وقت پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے لوٹ مار نہ کرتے صبح ہوئی تو یہودی بیلچے اور ٹوکرے لے کر (کام کاج کے لیے) نکلے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پکارنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سمیت آگئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ اکبر خیبر ویران ہوا ہم جب کسی میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح کیا ہی بری ہوتی ہے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے میدان میں تین دن تک ٹھہرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت انس سے حمید کی روایت بھی صحیح ہے علماء کی ایک جماعت نے رات کو جانے اور لوٹ مار کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض نے ناپسند کیا ہے۔ امام احمد و اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں دشمن پر رات کو حملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ "وافق محمد الخمیس" کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے ساتھ لشکر بھی ہے۔

آگ لگانا اور توڑ پھوڑ کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلا دیے اور کاٹے اور یہی مقام بویرہ ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی تم نے کھجوروں کے جن درختوں کو کاٹا اور جن کو ان کی جڑوں پر چھوڑ دیا تو یہ اللہ کے حکم سے ہے اور اس لیے کہ وہ فاسقوں کو ذلیل و رسوا کرے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح

يَرَوْا بَأْسًا بِقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَتَخْرِيبِ الْحُصُونِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَنَهَى أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَنْ يَقْطَعَ شَجَرًا مُثْمِرًا أَوْ يُخَرِّبَ عَامِرًا وَعَمِلَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ بِالتَّحْرِيقِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَالثِّمَارِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَقَدْ تَكُونُ فِي مَوَاضِعَ لَا يَجِدُونَ مِنْهُ بُدًّا فَأَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تُحَرَّقُ وَقَالَ إِسْحٰقُ التَّحْرِيقُ سُنَّةٌ إِذَا كَانَ أَنْكٰى فِيهِمْ۔

علماء کی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے اور انہوں نے درخت کاٹنے اور قلعوں کی توڑ پھوڑ میں کچھ حرج نہیں جانا بعض کے نزدیک یہ مکروہ ہے امام اوزاعی کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھل دار درخت کاٹنے یا عمارت تباہ کرنے سے منع فرمایا۔ اور آپ کے بعد مسلمان اسی پر عمل پیرا ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں دشمن کی زمین میں آگ لگانے درخت کاٹنے اور پھل توڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں بعض مقامات پر یہ ضروری ہو سکتا ہے لیکن بے فائدہ نہ جلایا جائے امام اسحق فرماتے ہیں جلا دینا سنت ہے جب دشمن کے لیے زیادہ موثر ثابت ہو۔

بَابُ ۱۰۵۱ مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ۔

مال غنیمت

۱۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي مُوسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَيَّارٌ هٰذَا يُقَالُ لَهُ سَيَّارٌ مَوْلٰى بَنِي مُعَاوِيَةَ وَرَوٰى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے (دوسرے) انبیاء علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی ہے یا فرمایا میری امت کو دیگر امتوں پر فضیلت بخشی اور ہمارے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا اس باب میں حضرت علی، ابوذر، عبداللہ بن عمرو، ابوموسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوامامہ حسن صحیح ہے یہ سیار، بنو معاویہ کے غلام سیار کہلاتے ہیں۔ ان سے سلیمان تیمی، عبداللہ بن بحیر اور کئی دوسرے حضرات نے روایات لی ہیں۔

۱۶۰۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ باتوں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) مجھے جامع کلام عطا کی گئی (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۳) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں (۴) تمام زمین میرے لیے سجدہ اور طہارت کا ذریعہ بنائی گئی (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ (۶) اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۵۲ فِي سَهْمِ الْخَيْلِ۔

گھڑ سوار کا حصہ

۱۶۰۱۔ حدثنا أحمد بن عبدة الضبي وحميد بن مسعدة قالا ثنا سليم بن أخضر عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم في النفل للفرس بسهمين وللرجل بسهم۔

۱۶۰۲۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سليم بن أخضر نحوه وفي الباب عن مجمع بن جارية وابن عباس وابن أبي عمرة عن أبيه وهذا حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري والأوزاعي ومالك بن أنس وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق قالوا للفارس ثلاثة أسهم سهم له وسهمان لفرسه وللراجل سهم۔

باب ۱۰۵۳: ما جاء في السرايا

۱۶۰۳۔ حدثنا محمد بن يحيى الأزدي البصري وأبو عمار وغير واحد قالوا ثنا وهب بن جرير عن أبيه عن يونس بن يزيد عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الصحابة أربعة وخير السرايا أربعمائة وخير الجيوش أربعة آلاف ولا يغلب اثنا عشر ألفا من قلة هذا حديث حسن غريب لا يسنده كبير أحد غير جرير بن حازم وإنما روي هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وقد رواه حبان بن علي العنزي عن عقيل عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن النبي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کے لیے دو حصے اور پیدل کے لیے ایک حصے کے طور پر تقسیم فرمائی۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن ابن مہدی اسلیم بن اخضر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت مجمع بن جاریہ، ابن عباس اور ابن ابی عمرہ (والد سے) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں سوار کے لیے تین حصے ہیں ایک اس کا اپنا حصہ اور دو حصے گھوڑے کے لیے اور پیدل کے لیے ایک حصہ ہے۔

چھوٹے لشکر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین ساتھی چار ہیں۔ بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو۔ بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار افراد پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار کا لشکر کمی کے باعث مغلوب نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ جریر بن حازم کے علاوہ کسی بڑے نے اسے مسند نہیں بیان کیا یہ حدیث بواسطہ زہری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ حبان بن علی عنزی نے بواسطہ عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔

لیث بن سعد نے بواسطہ عقیل اور زہری،

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

باب ۱۰۵۴ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءُ

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسْهَمُ لِلْمَرْأَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّبْيَانِ بِخَيْبَرَ وَأَسْهَمَتْ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ لِكُلِّ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ بِخَيْبَرَ وَأَخَذَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ۔

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ يَقُولُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْغَنِيمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا۔

باب ۱۰۵۵ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدٍ

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرسل روایت کیا۔

مال غنیمت میں سے کس کس کو حصہ دیا جائے

یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر استفسار کیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو شریک جنگ کرتے تھے اور کیا آپ ان کو مال غنیمت میں سے حصہ دیتے تھے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا آپ عورتوں کو جنگ میں شریک کرتے تھے۔ ہاں آپ انہیں شریک جنگ فرماتے تھے وہ بیماروں کا علاج معالجہ کرتیں اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا لیکن ان کے لیے حصہ مقرر نہیں ہوتا تھا۔ اس باب میں حضرت انس اور ام عطیہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور شافعی رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علما فرماتے ہیں عورت اور بچے کے لیے حصہ مقرر کیا جائے امام اوزاعی اسی کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کے لیے حصہ مقرر فرمایا۔ اور مسلمان حکمرانوں نے ہر اس بچے کا حصہ مقرر کیا جو دارالحرب میں پیدا ہوا امام اوزاعی فرماتے ہیں نبی اکرم نے خیبر میں عورتوں کا حصہ مقرر فرمایا اور بعد میں

ہمیں علی بن خشرم نے بواسطہ عیسی بن یونس، امام اوزاعی سے اس کی خبر دی۔ "یحذین من الغنیمۃ" کا مطلب یہ ہے کہ انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا تھا۔

کیا غلام کو حصہ دیا جائیگا

حضرت عمیر مولی ابی اللحم فرماتے ہیں میں اپنے آقا کے ہمراہ

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَنِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُسْهَمَ لِلْمَمْلُوكِ وَلَكِنْ يُرْضَخُ لَهُ بِشَيْءٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ ۔

خیبر کی لڑائی میں شریک ہوا تو لوگوں نے میرے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی کہ یہ غلام ہے فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی میں شریک ہونے کا حکم دیا اور میرے گلے میں تلوار لٹکا دی گئی میں اسے زمین پر گھسیٹنے لگا اور میرے لیے کچھ گھریلو سامان دینے کا حکم فرمایا میں نے آپ کے سامنے ایک تعویذ (کا مضمون) بیان کیا جس سے میں دیوانوں کا علاج کیا کرتا تھا تو آپ نے مجھے اس کا بعض حصہ چھوڑنے اور بعض باقی رکھنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ غلام کا حصہ مقرر نہ کیا جائے لیکن اسے کچھ نہ کچھ دے دیا جائے سفیان ثوریؒ، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۱۰۶۲ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ ۔

کیا ذمی کو حصہ دیا جائے

۱۴۰۷ ۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْأَةً وَنَجْدَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْتَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا يُسْهَمُ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ الْعَدُوَّ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُسْهَمَ لَهُمْ إِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَيُرْوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ قَاتَلُوا مَعَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب آپ وبرہ کا پتھریلی زمین میں پہنچے تو ایک مشرک آدمی آپ سے ملا جس کی بہادری اور شجاعت کا چرچا تھا آپ نے اس سے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا واپس چلا جا میں مشرک سے مدد نہیں لیتا اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں ذمی لوگوں کا حصہ مقرر نہ کیا جائے اگرچہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دشمن سے لڑیں بعض علماء کے نزدیک اگر وہ مسلمانوں کی حمایت میں دشمن قوم سے لڑتے ہیں تو ان کا حصہ مقرر کیا جائے گا زہری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے ایک جماعت کا جو مسلمانوں کی حمایت میں لڑی تھی، حصہ مقرر فرمایا اس کی خبر ہمیں قتیبہ بن سعید نے بواسطہ عبدالوارث بن سعید اور عزرہ بن ثابت، زہری سے دی۔

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا بُرَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِينَ قَبْلَ أَنْ يُسْهَمَ لِلْخَيْلِ أُسْهِمَ لَهُ

حضرت ابوموسٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر میں حاضر ہوا تو آپ نے خیبر کے فاتحین کے ساتھ ہمیں بھی حصہ عنایت فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں سواروں کے لیے حصہ مقرر ہونے سے پہلے جو شخص مسلمانوں کے ساتھ ملے اس کے لیے حصہ مقرر کیا جائے گا۔

بَابٌ ۱۰۵۵ مَا جَاءَ فِي الْانْتِفَاعِ بِآنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ۔

مشرکین کے برتن استعمال کرنا

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ قَالَ أَنْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَوَاهُ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَأَبُو قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتن استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا انہیں دھو کر پاک کرو اور ان میں کھانا پکاؤ۔ اور آپ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابوثعلبہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ ابوادریس خولانی نے اسے ابوثعلبہ سے روایت کیا۔ ابوقلابہ کو ابوثعلبہ سے سماع نہیں۔ انہوں نے بواسطہ ابواسماء، ابوثعلبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ قَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں کیا ان کے برتنوں میں کھائیں؟ آپ نے فرمایا اگر دوسرے برتن میسر ہوں تو ان میں نہ کھاؤ۔ ورنہ انہیں دھو کر ان میں کھالو۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے

۞ ۞ ۞

باب ١٠٥٥ في النفل

١٦١١ - حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان عن عبد الرحمن بن الحارث عن سليمان بن موسى عن مكحول عن أبي سلام عن أبي أمامة عن عبادة بن الصامت أن النبي صلى الله عليه وسلم كان ينفل في البدأة الربع وفي القفول الثلث وفي الباب عن ابن عباس وحبيب بن مسلمة ومعن بن يزيد وابن عمر وسلمة بن الأكوع وحديث عبادة حديث حسن وقد روي هذا الحديث عن أبي سلام عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم۔

١٦١٢ - حدثنا هناد ثنا ابن أبي الزناد عن أبيه عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم تنفل سيفه ذا الفقار يوم بدر وهو الذي رأى فيه الرؤيا يوم أحد هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من هذا الوجه من حديث ابن أبي الزناد وقد اختلف أهل العلم في النفل من الخمس فقال مالك بن أنس لم يبلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نفل في مغازيه كلها وقد بلغني أنه نفل في بعضها وإنما ذلك على وجه الاجتهاد من الإمام في أول المغنم وآخره قال ابن منصور قلت لأحمد أن النبي صلى الله عليه وسلم نفل إذا فصل بالربع بعد الخمس وإذا قفل بالثلث بعد الخمس فقال يخرج الخمس ثم ينفل مما بقي ولا يجاوز هذا وهذا الحديث على ما قال ابن المسيب النفل من الخمس قال إسحق كما قال۔

فوجیوں کو انعام دینا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن پر شروع شروع میں حملہ کرنے والوں کو چوتھائی اور واپس لوٹتے وقت حملہ کرنے والوں کو ایک تہائی حصہ سے زائد دیتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، حبیب بن مسلمہ، معن بن یزید، ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حدیث عبادہ حسن ہے۔ بواسطہ ابو اسلام ایک نامعلوم صحابی سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

❖

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ذوالفقار نامی تلوار اپنے حصے سے زیادہ لی۔ اور اسی کے متعلق آپ نے احد کے دن خواب میں دیکھا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اسی طریق یعنی ابن ابی الزناد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا خمس (پانچویں حصے) کے دینے میں اختلاف ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں مجھے یہ بات نہیں پہنچی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام جنگوں میں بطور زائد کچھ دیا ہو۔ البتہ بعض غزوات کے بارے میں خبر پہنچی ہے اور یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے چاہے لڑائی کے شروع میں دے یا آخر میں۔ ابن منصور کہتے ہیں میں نے امام احمد سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے شروع میں خمس دینے کے بعد چوتھائی حصہ بطور انعام دیا اور واپسی پر تیسرا حصہ انعام میں دیا تو انہوں نے فرمایا خمس نکال لیتے تھے۔ پھر بقیہ میں سے انعام دیتے لیکن اس سے تجاوز نہ فرماتے۔ یہ حدیث ابن مسیب کے قول کی تائید کرتی ہے کہ خمس میں سے انعام دیا جاتا ہے۔ امام اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں۔

بَابُ ۱۰۵۹ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ

۱۴۱۳ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

۱۴۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَأَنَسٍ وَسَمُرَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْإِمَامِ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ السَّلَبِ الْخُمُسَ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ النَّفَلُ أَنْ يَقُولَ الْإِمَامُ مَنْ أَصَابَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَيْسَ فِيهِ الْخُمُسُ وَقَالَ إِسْحٰقُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْئًا كَثِيرًا فَرَأَى الْإِمَامُ أَنْ يُخْرِجَ مِنْهُ الْخُمُسَ كَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

مقتول کا سامان قاتل کیلئے ہے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کے پاس گواہ بھی ہوں مقتول کا سامان اسی کے لیے ہے۔

اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان یحییٰ بن سعید اسی سند کیساتھ اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت عوف بن مالک، خالد بن ولید، انس اور سمرہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو محمد سے نافع مولی ابوقتادہ مراد ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعی، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں امام کو اختیار ہے کہ اس چھینے ہوئے مال میں سے خمس نکال لے سفیان ثوری فرماتے ہیں نفل یہ ہے کہ امام کہے جسے جو چیز مل جائے وہ اسکی ہے اور جو کسی کو قتل کرے تو مقتول کا سامان قاتل کے لیے ہے۔ تو یہ جائز ہے اس میں خمس نہ ہوگا۔ اسحاق فرماتے ہیں سامان قاتل کا ہوگا لیکن جب زیادہ ہو تو امام کو اس سے پانچواں حصہ نکالنے کا حق ہے جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

بَابُ ۱۰۶۰ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

تقسیم سے پہلے مال غنیمت فروخت کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے مال غنیمت خریدنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ما جاء في كراهية وطي الحبالى من السبايا۔

۱۶۱۶۔ حدثنا محمد بن يحيى النيسابوري ثنا أبو عاصم النبيل عن وهب أبي خالد قال حدثتني أم حبيبة بنت عرباض بن سارية أن أباها أخبرها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن توطأ السبايا حتى يضعن ما في بطونهن وفي الباب عن رويفع بن ثابت وحديث عرباض حديث غريب والعمل على هذا عند أهل العلم وقال الأوزاعي إذا اشترى الرجل الجارية من السبي وهي حامل فقد روي عن عمر بن الخطاب أنه قال لا توطأ حامل حتى تضع قال الأوزاعي وأما الحرائر فقد مضت السنة فيهن بأن أمرن بالعدة كل هذا حدثني علي بن خشرم قال ثني عيسى بن يونس عن الأوزاعي۔

حاملہ قیدی عورتوں سے صحبت ناجائز ہے

ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتی ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدی عورتوں سے بچہ جننے سے پہلے جماع کرنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عرباض غریب ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے امام اوزاعی فرماتے ہیں جب کوئی آدمی قیدی لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بچہ جننے سے پہلے اس کے ساتھ جماع نہ کیا جائے۔ اوزاعی فرماتے ہیں آزاد عورتوں کے بارے میں سنت یہ ہے کہ انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا جائے (ہم بستر ہوں) مجھے علی بن خشرم نے بواسطہ عیسیٰ بن یونس، اوزاعی سے ان تمام باتوں کی خبر دی۔

باب ما جاء في طعام المشركين۔

۱۶۱۷۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا أبو داود الطيالسي عن شعبة أخبرني سماك بن حرب قال سمعت قبيصة بن هلب يحدث عن أبيه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن طعام النصارى فقال لا يتخلجن في صدرك طعام ضارعت فيه النصرانية هذا حديث حسن قال محمود وقال عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن سماك عن قبيصة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال محمود وقال وهب بن جرير عن شعبة عن سماك عن مري بن قطري عن عدي بن حاتم عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله والعمل على هذا عند أهل العلم من الرخصة في طعام أهل الكتاب۔

مشرکین کے کھانے

حضرت قبیصہ بن ھلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ تیرے دل میں نصرانیوں کے کھانے سے شکوک و شبہات پیدا نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ محمود کہتے ہیں۔ عبید اللہ بن موسیٰ نے بواسطہ اسرائیل، سماک، قبیصہ ان کے والد ھلب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ محمود نے بواسطہ وہب بن جریر، شعبہ، سماک، مری بن قطری اور عدی بن حاتم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اہل کتاب کا کھانا جائز ہے۔

❖ ❖ ❖

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُيَيٌّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَبَيْنَ الْإِخْوَةِ۔

قیدیوں کو الگ الگ کرنا

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص ماں اور بچے کو الگ الگ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اسکے احباب کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ وہ قیدی ماں اور بیٹے باپ اور بیٹے نیز بھائیوں کے درمیان تفرقہ کو مکروہ جانتے ہیں۔

❋ ❋ ❋

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأُسَارٰى وَالْفِدَاءِ۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرَئِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ أَوْ يُقْتَلُ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَرَوٰى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ

قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ان پر اترے اور فرمایا اپنے صحابہ کرام کو بدر کے قیدیوں کے بارے میں قتل یا فدیہ کا اختیار دیجئے مگر اس شرط پر کہ آئندہ سال اتنے ہی صحابہ کرام شہید ہوں گے۔ صحابہ کرام نے کہا ہمیں فدیہ لینا اور اپنا قتل ہونا پسند ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس، ابوبرزہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ثوری کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابواسامہ نے بواسطہ ھشام، ابن سیرین، عبیدہ اور علی مرتضیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن عون نے بواسطہ ابن سیرین عبیدہ اور علی مرتضیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ۔

ابو داؤد حفری کا نام عمر بن سعد ہے۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمُّ أَبِي قِلَابَةَ هُوَ أَبُو الْمُهَلَّبِ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو قِلَابَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمُنَّ عَلَى مَنْ شَاءَ مِنَ الْأُسَارَى وَيَقْتُلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيَفْدِيَ مَنْ شَاءَ وَاخْتَارَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ بَلَغَنِي أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ مَنْسُوخَةٌ قَوْلُهُ تَعَالَى فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً نَسَخَتْهَا فَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ إِذَا أُسِرَ الْأَسِيرُ يُقْتَلُ أَوْ يُفَادَى أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ إِنْ قَدَرُوا أَنْ يُفَادُوا فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَإِنْ قُتِلَ فَمَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا قَالَ إِسْحٰقُ الْإِثْخَانُ أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا فَأَطْمَعُ بِهِ الْكَثِيرَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مسلمان قیدیوں کو ایک مشرک قیدی کے بدلے میں چھڑا لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقلابہ کے چچا ابو المہلب ہیں اور ان کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔ ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ امام کو اختیار ہے قیدیوں میں سے جس کو چاہے فدیہ لئے بغیر چھوڑ دے جس کو چاہے قتل کر دے اور جس سے چاہے فدیہ لے۔ بعض علماء نے فدیہ پر قتل کو ترجیح دی ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنی "فاما منا بعد واما فداء" الخ "فاقتلوهم حيث ثقفتموهم" اس کی ناسخ ہے۔ ہناد نے بواسطہ ابن مبارک، اوزاعی سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اسحٰق بن منصور کہتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا کفار قیدی بن کر آئیں تو آپ کے نزدیک ان کو قتل کرنا بہتر ہے یا فدیہ لینا؟ فرمایا اگر وہ فدیہ دے سکتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر قتل کیے جائیں تو میں اس میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ اسحٰق فرماتے ہیں۔ خون بہانا مجھے زیادہ پسند ہے۔ بشرطیکہ اس میں عام دستور کی مخالفت نہ ہو مجھے اس میں زیادہ ثواب کی امید ہے۔

بَابُ ١٠٦١ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهَى عَنْ قَتْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض غزوات میں ایک مقتولہ عورت ملی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ اس باب

النساء والصبيان وفي الباب عن بريدة ورباح ويقال رباح ابن الربيع والأسود بن سريع وابن عباس والصعب بن جثامة هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كرهوا قتل النساء والولدان وهو قول سفيان الثوري والشافعي ورخص بعض أهل العلم في البيات وقتل النساء فيهم والولدان وهو قول أحمد وإسحق ورخصا في البيات.

میں حضرت بریدہ، رباح (رباح بن ربیع بھی کہا گیا ہے) اسود بن سریع، ابن عباس اور صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا مکروہ ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں بعض علماء نے شبخون مارنے نیز عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں یہ دونوں حضرات شبخون مارنے کی اجازت دیتے ہیں۔

۱۶۲۲۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال أخبرني الصعب بن جثامة قال قلت يا رسول الله إن خيلنا أوطئت من نساء المشركين وأولادهم قال هم من آبائهم هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے گھوڑوں نے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کو روند ڈالا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ اپنے بڑوں کے تابع ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۰۶۶

کفار کو نہ جلانا

۱۶۲۳۔ حدثنا قتيبة ثنا الليث عن بكير بن عبد الله عن سليمان بن يسار عن أبي هريرة قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث فقال إن وجدتم فلانا وفلانا لرجلين من قريش فأحرقوهما بالنار ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أردنا الخروج إني كنت أمرتكم أن تحرقوا فلانا وفلانا بالنار وإن النار لا يعذب بها إلا الله فإن وجدتموهما فاقتلوهما وفي الباب عن ابن عباس وحمزة بن عمرو الأسلمي حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم وقد ذكر محمد بن إسحق بين سليمان بن يسار وبين أبي هريرة رجلا في هذا الحديث وروى غير واحد مثل رواية الليث وحديث الليث بن سعد أشبه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور دو قریشیوں کا نام لے کر فرمایا اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو انہیں جلا دینا۔ پھر جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا میں نے تمہیں فلاں فلاں کو جلانے کا حکم دیا تھا۔ لیکن آگ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے لہٰذا اگر انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے (اور علماء کا اسی پر عمل ہے) محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں اس حدیث میں سلیمان بن یسار اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ ہے۔

دوسرے لوگوں نے بھی لیث کی روایت کی طرح روایت کیا ہے۔ لیث بن سعد کی روایت اشبہ

وَأَصَحُّ ۔

اور اصح ہے۔

بَابُ ٦٦ مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ ۔

١٦٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ۔

١٦٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ الْكَنْزِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هَكَذَا قَالَ سَعِيدٌ الْكَنْزُ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ فِي حَدِيثِهِ الْكِبْرُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ ۔

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سِمَاكٌ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ يَا عُمَرُ فَنَادِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ۔

مال غنیمت میں خیانت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ تکبر، خیانت اور قرض سے پاک ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی روح، جسم سے اس حال میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں خزانہ، خیانت اور قرض سے پاک ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ سعید نے اسی طرح کنز (خزانہ) فرمایا اور ابوعوانہ نے اپنی روایت میں کبر (تکبر) کا لفظ نقل کیا اور معدان کا واسطہ بھی ذکر نہیں کیا۔ سعید کی روایت اصح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! فلاں شخص شہید ہوا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرائی تھی۔ پھر فرمایا اے عمر! اٹھو اور تین مرتبہ اعلان کرو۔ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ٦٧ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَفِي الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَهَذَا

عورتوں کی جنگ میں شرکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند دوسری انصار خواتین کو لڑائی میں ساتھ لے جاتے وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کا مرہم پٹی کرتیں۔ اس باب میں حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن

حدیث حسن صحیح۔

باب ۲۶۱ ما جاء فی قبول ھدایا المشرکین۔

۱۶۲۸۔ حدثنا علی بن سعید الکندی ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن اسرائیل عن ثویر عن ابیہ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کسریٰ اھدی لہ فقبل وان الملوک اھدوا الیہ فقبل منھم وفی الباب عن جابر ھذا حدیث حسن غریب وثویر ھو ابن ابی فاختۃ اسمہ سعید بن علاقۃ وثویر یکنی ابا جھم۔

۱۶۲۹۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو داود عن عمران القطان عن قتادۃ عن یزید بن عبد اللہ بن الشخیر عن عیاض بن حمار انہ اھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ھدیۃ لہ او ناقۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلمت فقال لا قال فانی نھیت عن زبد المشرکین قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح ومعنی قولہ انی نھیت عن زبد المشرکین یعنی ھدایاھم وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقبل من المشرکین ھدایاھم۔ وذکر فی ھذا الحدیث الکراھیۃ واحتمل ان یکون ھذا بعد ما کان یقبل منھم ثم نھی عن ھدایاھم۔

باب ما جاء فی سجدۃ الشکر۔

۱۶۳۰۔ حدثنا محمد بن المثنی ثنا ابو عاصم ثنا بکار بن عبد العزیز بن ابی بکرۃ عن ابیہ عن ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ امر فسر بہ فخر ساجدا ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا

رہا ہے۔

مشرکین کے تحائف قبول کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسریٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحائف بھیجے تو آپ نے قبول فرمائے دیگر بادشاہوں نے بھی آپ کے پاس تحائف بھیجے آپ نے انہیں بھی قبول فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثویر ابو فاختہ کے بیٹے ہیں ان کا نام سعید بن علاقہ ہے اور کنیت ابو جہم ہے۔

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اونٹنی بطور تحفہ بھیجی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسلام لائے ہو؟ کہا نہیں فرمایا مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے روکا گیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زبد المشرکین سے مشرکین کے تحائف مراد ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ مشرکین کے تحائف قبول فرمایا کرتے تھے۔

اس حدیث میں کراہیت مذکور ہے۔ ہو سکتا ہے یہ بعد کا واقعہ ہو پہلے آپ قبول فرماتے ہوں بعد میں منع کر دیا گیا ہو۔

* * * *

سجدۂ شکر

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خبر آئی جس سے آپ کو مسرت ہوئی تو آپ سجدے میں گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بکار بن

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا سَجْدَةَ الشُّكْرِ۔

عبدالعزیز کی روایت سے جانتے ہیں۔ اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ سجدۂ شکر جائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ۔

عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت بھی اپنی قوم کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔ اس باب میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَجَازُوا أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ أَجَازَا أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَجَازَ أَمَانَ الْعَبْدِ وَأَبُو مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ وَاسْمُهُ يَزِيدُ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَنْ أَعْطَى الْأَمَانَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ جَائِزٌ عَلٰى كُلِّهِمْ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے اپنے خاوند کے دو رشتہ دار مردوں کو پناہ دی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی پناہ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ انہوں نے عورت کے کسی کو پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ امام احمد اور اسحق اسی کے قائل ہیں کہ عورت اور غلام کا پناہ دینا درست ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے غلام کا پناہ دینا جائز رکھا ہے۔ ابومرہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں انہیں ام ہانی کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے ان کا نام یزید ہے حضرت علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ان میں سے ادنیٰ بھی پناہ دے سکتا ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی ایک کا پناہ دینا سب کی طرف سے جائز ہے۔ (امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک شرط یہ ہے کہ پناہ دینے والا جنگ میں شریک ہو۔ مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَدْرِ۔

عہد شکنی

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ

سلیم بن عامر فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ اور رومیوں کے

انبأنا شعبة قال أخبرني أبو الفيض قال سمعت سليم بن عامر يقول كان بين معاوية وبين أهل الروم عهد وكان يسير في بلادهم حتى إذا انقضى العهد أغار عليهم فإذا رجل على دابة أو على فرس وهو يقول الله أكبر وفاء لا غدر فإذا هو عمرو بن عبسة فسأله معاوية عن ذلك فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان بينه وبين قوم عهد فلا يحلن عهدا ولا يشدنه حتى يمضي أمده أو ينبذ إليهم على سواء قال فرجع معاوية بالناس هذا حديث حسن صحيح.

درمیان ایک معاہدہ تھا حضرت امیر معاویہ ان کے شہروں کی طرف تشریف لے گئے۔۔۔ تاکہ جب معاہدہ ختم ہو تو ان پر غارت گری کریں۔ اچانک ایک آدمی کو چار پائے یا گھوڑے پر دیکھا وہ کہہ رہا تھا۔ اللہ اکبر! عہد پورا کرو عہد شکنی نہ کرو۔ کیا دیکھتے ہیں کہ یہ شخص عمرو بن عبسہ ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ اس معاہدہ کو نہ توڑے اور نہ باندھے جب تک کہ اس کی مدت ختم ہو جائے یا وہ برابری کی بنیاد پر ان کی طرف پھینک نہ دے فرماتے ہیں یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لیکر واپس لوٹ گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٠: ما جاء أن لكل غادر لواء يوم القيامة.

قیامت کے دن عہد شکن کا جھنڈا الگ ہوگا

١٦٣٤- حدثنا أحمد بن منيع ثنا إسمعيل بن إبراهيم قال ثني صخر بن جويرية عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الغادر ينصب له لواء يوم القيامة وفي الباب عن علي وعبد الله بن مسعود وأبي سعيد الخدري وأنس وهذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، ابو سعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣١: ما جاء في النزول على الحكم.

ثالث کے حکم پر راضی ہونا

١٦٣٥- حدثنا قتيبة ثنا الليث عن أبي الزبير عن جابر أنه قال رمي يوم الأحزاب سعد بن معاذ فقطعوا أكحله أو أبجله فحسمه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنار فانتفخت يده فلما رأى ذلك قال اللهم لا تخرج نفسي حتى تقر عيني من بني قريظة فاستمسك عرقه فما قطر قطرة حتى نزلوا على حكم سعد بن معاذ فأرسل إليه فحكم أن يقتل رجالهم ويستحيي نساؤهم يستعين بهن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احزاب کے دن حضرت سعد بن معاذ کے تیر لگا تو لوگوں نے (البطن علاج) بازو کے درمیان سے رگ کاٹ دی اور رسول اکرم نے اسے اس جگہ سے داغ دیا لیکن ان کا ہاتھ پھول گیا تو آپ نے چھوڑ دیا اور پھر خون جاری ہو گیا آپ نے دوبارہ داغا تو پھر پھول گیا یہ دیکھ کر حضرت سعد نے دعا مانگی یا اللہ جب تک بنو قریظہ سے میری آنکھیں ٹھنڈی نہ کر دے میری جان نہ نکالنا اس پر رگ کا خون تھم گیا اور اس سے ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا یہاں تک کہ وہ بنو قریظہ حضرت سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہو گئے آپ نے ان کی طرف ایک آدمی بھیجا انہوں نے فیصلہ کیا کہ بنو قریظہ کے تمام مرد مارے جائیں اور عورتیں زندہ چھوڑی جائیں تاکہ مسلمان

الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ وَكَانُوا أَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمُ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ان سے مدد حاصل کریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے بارے میں تمہارا حکم اللہ کے فیصلے کے مطابق ہے وہ چار سو تھے جب انکے قتل سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رگ پھر کھل گئی اور انکا وصال ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید اور عطیہ قرظی سے روایات مذکور ہیں۔

١٦٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِينَ لَمْ يُنْبِتُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهُ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کر دو اور نابالغ بچوں کو زندہ رہنے دو۔ بچے وہ ہیں جن کے زیر ناف بال نہ آئے ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

١٦٣٧ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ يَرَوْنَ الْإِنْبَاتَ بُلُوغًا إِنْ لَمْ يُعْرَفِ احْتِلَامُهُ وَلَا سِنُّهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قریظہ کے دن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے تو جس کے زیر ناف بال اُگے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں اگے تھے اسے چھوڑ دیا میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اُگے تھے چنانچہ مجھے بھی چھوڑ دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ احتلام اور عمر کا پتہ نہ چلے تو بالوں کا اگنا علامت بلوغ ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِلْفِ.

قسم کا پورا کرنا

١٦٣٨ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ يَعْنِي الْإِسْلَامَ إِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ جاہلیت کے عہد پورے کرو۔ کیونکہ اسلام اسے اور مضبوط کرتا ہے۔ لیکن اسلام میں آنے کے بعد کوئی نیا معاہدہ نہ کرو۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ام سلمہ، جبیر بن مطعم، ابوہریرہ، ابن عباس اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب في أخذ الجزية من المجوسي

۱۶۳۹ - حدثنا أحمد بن منيع ثنا أبو معاوية ثنا الحجاج بن أرطاة عن عمرو بن دينار عن بجالة بن عبدة قال كنت كاتبا لجزء بن معاوية على مناذر فجاءنا كتاب عمر انظر مجوس من قبلك فخذ منهم الجزية فإن عبد الرحمن بن عوف أخبرني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ الجزية من مجوس هجر. هذا حديث حسن.

۱۶۴۰ - حدثنا ابن أبي عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن بجالة أن عمر كان لا يأخذ الجزية من المجوس حتى أخبره عبد الرحمن بن عوف أن النبي صلى الله عليه وسلم أخذ الجزية من مجوس هجر وفي الحديث كلام أكثر من هذا. هذا حديث حسن صحيح.

مجوس سے جزیہ لینا

حضرت بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں مقام مناذر میں جزء بن معاویہ کا منشی تھا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ دیکھو تمہارے پاس جو جو مجوسی ہیں ان سے جزیہ لو۔ کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت بجالہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء ما يحل من أموال أهل الذمة

۱۶۴۱ - حدثنا قتيبة ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله إنا نمر بقوم فلا هم يضيفونا ولا هم يؤدون ما لنا عليهم من الحق ولا نحن نأخذ منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أبوا إلا أن تأخذوا كرها فخذوا. هذا حديث حسن وقد رواه الليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب أيضا وإنما معنى هذا الحديث أنهم كانوا يخرجون في الغزو فيمرون بقوم ولا يجدون من الطعام ما يشترون بالثمن فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن أبوا أن يبيعوا إلا أن تأخذوا كرها فخذوا

ذمیوں کے مال سے کس قدر لینا جائز ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایک قوم کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اور نہ وہ ہمارا مالی حق ادا کرتے ہیں اور نہ ہی ہم ان سے لیتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ دینے سے انکار کریں تو زبردستی لے لو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ لیث بن سعد نے بھی اسے یزید بن حبیب سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی کے لیے جاتے وقت ایسی قوم کے پاس سے گزرتے جن سے کھانے پینے کی چیزیں نہ خرید سکتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ زبردستی کے بغیر بیچنے پر راضی نہ ہوں تو زبردستی لے لو۔ بعض احادیث میں اس کی تفسیر اسی طرح مروی ہے

هٰكَذَا أُرْوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مُفَسَّرًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ وہ بھی اسی طرح کا حکم دیتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ۔

ہجرت

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا۔ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں ہاں جہاد اور نیت باقی ہے جب تمہیں جہاد کی طرف بلایا جائے تو نکل پڑو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیعت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعُبَادَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبُو سَلَمَةَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول لقد رضی اللہ الخ کے متعلق مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ بھاگنے پر بیعت کی تھی موت پر بیعت نہیں کی تھی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع، ابن عمر، عبادہ اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بواسطہ عیسیٰ بن یونس اوزاعی یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الخ۔ اس میں ابوسلمہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❊ ❊ ❊

حضرت یزید بن ابو عبید کہتے ہیں میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم نے حدیبیہ کے دن کس بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے

يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٦٣٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٦٣٦۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنَى كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ قَدْ بَايَعَهُ قَوْمٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ عَلَى الْمَوْتِ وَاِنَّمَا قَالُوْا لَا نَزَالُ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا لَمْ نُقْتَلْ وَبَايَعَهُ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَفِرُّ۔

فرمایا موت پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سننے اور ماننے پر آپ کی بیعت کیا کرتے تھے آپ ہم سے فرماتے جس قدر تم طاقت رکھتے ہو (اطاعت کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر موت کی بیعت نہیں کی تھی بلکہ نہ بھاگنے کی بیعت کی تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے دونوں حدیثوں کا مطلب صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام نے موت پر بیعت کی اور انہوں نے عرض کیا ہم مرتے دم تک آپ کے سامنے رہیں گے۔ اور دوسروں نے بیعت کرتے ہوئے عرض کیا ہم نہیں بھاگیں گے۔

بَابٌ فِيْ نَكْثِ الْبَيْعَةِ۔

١٦٣٧۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا فَاِنْ اَعْطَاهُ وَفٰى لَهُ وَاِنْ لَّمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بیعت توڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین (قسم کے) آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک آدمی وہ ہے جس نے امام کے ہاتھ پر بیعت کی اگر اس نے کچھ دیا تو بیعت پوری کی ورنہ چھوڑ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بَيْعَةِ الْعَبْدِ۔

١٦٣٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ

غلام کی بیعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا غلام ہونا معلوم نہ ہوا جب اس کا آقا آیا تو آپ نے فرمایا اسے مجھ پر بیچ دو۔ چنانچہ آپ نے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے اسے خرید لیا اس کے بعد آپ اس وقت تک بیعت نہ فرماتے جب تک یہ نہ پوچھ لیتے کہ کیا وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے حدیث جابر

حدیث أبي الزبير.

حسن غریب صحیح ہے ہم اسے صرف ابوالزبیر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ما جاء في بيعة النساء.

١٦٤٩ - حدثنا قتيبة ثنا سفيان عن محمد بن المنكدر سمع أميمة بنت رقيقة تقول بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في نسوة فقال لنا فيما استطعتن وأطقتن قلت الله ورسوله أرحم بنا منا بأنفسنا فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم بايعنا قال سفيان تعني صافحنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما قولي لمائة امرأة كقولي لامرأة واحدة وفي الباب عن عائشة وعبد الله بن عمرو وأسماء بنت يزيد وهذا حديث حسن صحيح لا نعرفه إلا من حديث محمد بن المنكدر وروى سفيان الثوري ومالك بن أنس وغير واحد هذا الحديث عن محمد بن المنكدر نحوه.

عورتوں کی بیعت

حضرت امیمہ بنت رقیقہ فرماتی ہیں میں نے چند عورتوں کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے فرمایا۔ جتنے عمل کی تم طاقت اور قدرت رکھو۔ میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہمارے نفسوں سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں بیعت کیجیے۔ سفیان کہتے ہیں۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ ہم سے مصافحہ کیجیے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سو عورتوں سے بھی میری بات وہی ہے جو ایک عورت سے ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن منکدر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور کئی دوسرے حضرات نے محمد بن منکدر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

باب ما جاء في عدة أصحاب بدر.

١٦٥٠ - حدثنا واصل بن عبد الأعلى الكوفي ثنا أبو بكر بن عياش عن أبي إسحق عن البراء قال كنا نتحدث أن أصحاب بدر يوم بدر كعدة أصحاب طالوت ثلاث مائة وثلاثة عشر وفي الباب عن ابن عباس وهذا حديث حسن صحيح وقد رواه الثوري وغيره عن أبي إسحق.

اصحاب بدر کی تعداد

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ بدر کے دن اصحاب بدر اصحاب طالوت کی طرح تین سو تیرہ تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری وغیرہ نے اسے ابو اسحق سے روایت کیا ہے۔

باب ما جاء في الخمس.

١٦٥١ - حدثنا قتيبة ثنا عباد بن عباد المهلبي عن أبي جمرة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لوفد عبد القيس آمركم أن تؤدوا خمس ما غنمتم وفي الحديث قصة هذا حديث حسن صحيح

خمس (پانچواں حصہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس کے وفد سے فرمایا میں تمہیں مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتیبہ نے بواسطہ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ۔

حماد بن زید اور ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ۔

تقسیم سے پہلے مال غنیمت لینا

حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کچھ جلد باز لوگ آگے بڑھے اور انہوں نے مال غنیمت لینے میں جلدی کی اور گوشت پکایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے لوگوں میں تھے۔ آپ ہنڈیوں کے پاس سے گزرے تو ان کے الٹا دینے کا حکم دیا چنانچہ وہ الٹا دی گئیں پھر ان کے درمیان تقسیم فرمایا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔ سفیان ثوری نے بواسطہ والد اور عبایہ، رافع بن خدیج سے روایت کیا لیکن درمیان میں عبایہ کے والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهَذَا أَصَحُّ وَعَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ وَأَنَسٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان سے ہمیں اس کی خبر دی اور یہ اصح ہے۔ عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے روایت کیا۔ اس باب میں حضرت ثعلبہ بن حکم انس، ابوریحانہ، ابودرداء، عبدالرحمن بن سمرہ، زید بن خالد، جابر، ابوہریرہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تقسیم سے قبل مال غنیمت میں سے کچھ لیا وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ

اہل کتاب کو سلام کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو۔ جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کر دو۔

فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ لِأَنَّهُ يَكُونُ تَعْظِيمًا لَهُمْ وَإِنَّمَا أُمِرَ الْمُسْلِمُونَ بِتَذْلِيلِهِمْ وَكَذٰلِكَ إِذَا لَقِيَ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَلَا يَتْرُكُ الطَّرِيقَ عَلَيْهِ لِأَنَّ فِيهِ تَعْظِيمًا لَهُمْ۔

اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، ابوبصرہ غفاری (صحابی رسول علیہ السلام) سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کا مطلب بعض علماء نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کراہت کی وجہ ان کی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح اگر ان میں سے کسی سے رستے میں ملاقات ہو تو اس کے لیے راستہ نہ چھوڑا جائے کیونکہ اس میں ان کی تعظیم ہے۔

⁂ ⁂ ⁂

١٦٥٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہودی تمہیں سلام کہتا ہے تو وہ "السام علیکم" (تم پر موت ہو) کہتا ہے۔ تم اس کے جواب میں (صرف) "علیک" (تجھ پر ہو)۔ کہا کرو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ۔

مشرکین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا

١٦٥٧۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم کی طرف ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا تو لوگوں نے سجدوں کے ذریعے پناہ ڈھونڈی لیکن لشکر نے ان کے قتل میں جلدی کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر چلا تو آپ نے انہیں نصف دیت دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکین کے درمیان مقیم ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں بیزار ہیں؟ فرمایا تاکہ وہ مشرکین کی مشابہت نہ اختیار کریں۔

١٦٥٨۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ وَهٰذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ إِسْمٰعِيلَ قَالُوا عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ھناد نے بواسطہ عبدہ اسماعیل بن ابی خالد قیس بن ابی حازم سے ابومعاویہ کی حدیث کی طرح روایت کیا اس میں جریر کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اس باب میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ اکثر اصحاب اسماعیل نے اسماعیل از قیس بن ابی حازم کا ذکر کیا لیکن جریر کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ حماد بن سلمہ نے

وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الصَّحِيحُ حَدِيثُ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَيُرْوَى سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِينَ وَلَا تُجَامِعُوهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ أَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ۔

بواسطہ حجاج بن ارطاۃ، اسماعیل بن ابی خالد اور قیس، جریر سے ابو معاویہ کی روایت کی طرح نقل کی۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے سنا فرماتے تھے صحیح یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیس کی روایت مرسل ہے۔ سمرہ بن جندب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا مشرکین کے ساتھ رہائش نہ رکھو اور نہ ان کے ساتھ مجلس رکھو پس جو شخص ان کے ساتھ مقیم ہوا یا ان کی مجلس اختیار کی وہ انہی کی مثل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ۔

جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کا اخراج

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے ضرور نکالوں گا اور اس میں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا۔

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انشاء اللہ اگر میں (ظاہر زندگی سے) زندہ رہا۔ (ورنہ تو آپ آج بھی زندہ ہیں) تو یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تشریف لائیں اور پوچھا آپ کا وارث کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور بچے۔ خاتون جنت نے فرمایا تو پھر میں اپنے والد کی وارث کیوں نہیں ہوتی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے

يَقُولُ مَا أُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا أَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۶۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهٰذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

(انبیاء کی) وراثت نہیں ہوتی لیکن میں آنحضرت کے بعد ان لوگوں پر خرچ کروں گا جن پر آپ خرچ کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے اسے بواسطہ محمد بن عمرو اور ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسند بیان کیا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تشریف لائے پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما باہم جھگڑتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تمہیں اس خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی ہوں۔ تم اور یہ (حضرت عباس اور حضرت علی) دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آگئے تم اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگنے لگے اور یہ اپنی زوجہ کے والد کا ترکہ مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے اللہ جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سچے نیکوکار راہ ہدایت پر چلنے والے اور حق کے تابع تھے اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت مالک بن انس کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ ۹ مَا جَاءَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذِهِ لَا تُغْزٰى بَعْدَ الْيَوْمِ۔

فتح مکہ کے دن اعلان مکہ

۱۶۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

حضرت حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

ثنا زكريا بن أبي زائدة عن الشعبي عن الحارث بن مالك بن برصاء قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة يقول لا تغزى هذه بعد اليوم إلى يوم القيمة وفي الباب عن ابن عباس وسليمان بن صرد ومطيع هذا حديث حسن صحيح وهو حديث زكريا بن أبي زائدة عن الشعبي لا نعرفه إلا من حديثه.

باب ۱۹۰ ما جاء في الساعة التي يستحب فيها القتال.

۱۶۶۴۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام قال ثني أبي عن قتادة عن النعمان بن مقرن قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان إذا طلع الفجر أمسك حتى تطلع الشمس فإذا طلعت قاتل فإذا انتصف النهار أمسك حتى تزول الشمس فإذا زالت الشمس قاتل حتى العصر ثم أمسك حتى يصلي العصر ثم يقاتل وكان يقال عند ذلك تهيج رياح النصر ويدعوا المؤمنون لجيوشهم في صلوتهم وقد روي هذا الحديث عن النعمان بن مقرن بإسناد أوصل من هذا وقتادة لم يدرك النعمان بن مقرن مات النعمان في خلافة عمر بن الخطاب.

۱۶۶۵۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا عفان بن مسلم والحجاج بن منهال قالا ثنا حماد بن سلمة ثنا أبو عمران الجوني عن علقمة بن عبد الله المزني عن معقل بن يسار أن عمر بن الخطاب بعث النعمان بن مقرن إلى الهرمزان فذكر الحديث بطوله فقال النعمان بن مقرن شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان إذا لم يقاتل أول النهار انتظر حتى تزول الشمس وتهب الرياح وينزل النصر هذا حديث حسن صحيح وعلقمة بن عبد الله هو أخو بكر بن

فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا آج کے بعد قیامت تک مکہ پر جہاد نہیں ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، سلیمان بن صرد اور مطیع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ زکریا بن ابی زائدہ کی روایت ہے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اسے زکریا کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

لڑائی کے مستحب اوقات

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوا جب صبح طلوع ہوتی تو آپ سورج طلوع ہونے تک ٹھہر جاتے۔ طلوع آفتاب کے بعد لڑائی لڑتے۔ دوپہر کو رک جاتے۔ سورج کے ڈھلنے پر عصر تک لڑتے پھر رک جاتے نماز عصر کے بعد پھر لڑتے اور کہا جاتا اس وقت مدد کی ہوائیں چلتی ہیں اور مسلمان نمازوں میں اپنے لشکروں کی کامیابی کی دعائیں مانگتے تھے۔ نعمان بن مقرن سے یہ حدیث اس سند سے زیادہ متصل سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ قتادہ نے نعمان بن مقرن کا زمانہ نہیں پایا۔ نعمان کا خلافت عمر میں انتقال ہو چکا تھا۔

❖ ❖

حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزان کی طرف بھیجا الخ طویل حدیث ذکر کی۔ نعمان بن مقرن فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوا۔ جب آپ شروع دن میں لڑائی نہ لڑتے تو سورج کے ڈھلنے کا انتظار فرماتے۔ ہوائیں چلتیں اور مدد اترتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علقمہ بن عبداللہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی

عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ۔

بَابُ ۱۹ مَا جَاءَ فِي الطِّيَرَةِ۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ سُلَيْمَانُ هٰذَا عِنْدِي قَوْلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَابِسٍ التَّمِيمِيِّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَرَوَى شُعْبَةُ أَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيحُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

باب

بدفالی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدفالی شرک ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے تھے سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ وما منا الخ۔ میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابوہریرہ، حابس التمیمی، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن کہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ نے بھی اسے سلمہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! فال کیا ہے؟ فرمایا "اچھی بات" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ضرورت سے باہر نکلتے تو آپ کو یہ الفاظ سننا اچھا معلوم ہوتا یا راشد (اے ٹھیک راستہ چلنے والے) یا نجیح (اے کامیاب) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۲۰ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ۔

جہاد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ أَيَّتُهَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى الْأَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ فَلَا تُنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ أَمْ لَا أَوْ نَحْوَ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ عَلَيْهِمْ هَكَذَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ

کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجتے وقت خاص اس کی ذات کے بارے میں تقویٰ کی اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کی نصیحت فرماتے اور فرماتے اللہ کے نام سے اس کے راستے میں لڑو۔ اللہ کا انکار کرنے والوں سے لڑو، مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، مثلہ نہ بناؤ (اعضاء کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ جب مشرک دشمن سے مقابلہ ہو تو انہیں تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ ان میں سے جس بات کو مان جائیں قبول کر لو اور ان سے ہاتھ روک لو۔ انہیں اسلام کی طرف بلاؤ۔ اپنا وطن چھوڑ کر اس جگہ جائیں جہاں مہاجرین رہتے ہیں اور انہیں یہ بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں وہی کچھ ملے گا جو مہاجرین کو ملتا ہے اور ان کے ذمہ وہی امور ہوں گے جو مہاجرین کے ذمہ ہیں اور اگر وہ ہاں جانے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ تم لوگ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو تم پر وہی حکم جاری ہوگا جو دیہاتی مسلمانوں پر ہے۔ مال غنیمت اور فے میں سے کچھ حصہ نہیں ملے گا جب تک کہ جہاد نہ کرو۔ اگر وہ ان باتوں سے انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگو اور ان سے لڑو۔ اور جب کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ تم سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ چاہیں تو انہیں اللہ اور رسول کا ذمہ نہ دو بلکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دو۔ اس لیے کہ تمہارے لیے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا اللہ اور رسول کے ذمہ کے توڑنے سے بہتر ہے اور جب کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ چاہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق اتارو تو انہیں مت اتارو بلکہ اپنے فیصلے پر اتارو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو پہنچو گے یا نہیں یا اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابو احمد و سفیان، علقمہ بن مرثد سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ لو اگر اس سے بھی انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ وکیع اور کئی دوسرے حضرات

وَرَوَى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَذَكَرَ فِيهِ أَمْرَ الْجِزْيَةِ۔

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيرُ إِلَّا عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ فَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

نے سفیان سے اسی طرح روایت کی ہے۔ محمد بن بشار کے غیر نے بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہوئے جزیہ کا ذکر کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت حملہ آور ہوتے تھے۔ اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے۔ ایک دن آپ انتظار میں تھے کہ ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا "اللہ اکبر اللہ اکبر" آپ نے فرمایا۔ دین فطرت پر ہے۔ اس نے کہا "اشہد ان لا الہ الا اللہ" آپ نے فرمایا۔ دوزخ سے نجات پائی۔ حسن فرماتے ہیں ہم سے ولید نے اسی سند کیساتھ اس کی مثل حماد بن سلمہ سے یہ حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب فضائل جہاد

بَابُ ۱۰۹۱ فَضْلِ الْجِهَادِ۔

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَرَدُّوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الشِّفَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَأَبِي مُوسٰى وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنِي مَرْزُوقٌ أَبُو بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جہاد کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ! کونسی چیز جہاد کے برابر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ انہوں نے دو یا تین مرتبہ یہی سوال کیا آپ نے (ہر مرتبہ) یہی فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ تیسری مرتبہ فرمایا مجاہد جب تک کردہ جہاد سے نہ لوٹے، کی مثال اس روزہ دار اور رات کو (نماز کے لیے) کھڑے رہنے والے کی سی ہے جو نماز اور روزے میں سستی نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت شفاء، عبداللہ بن حبشی، ابوموسیٰ، ابوسعید، ام مالک بہزیہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے راستے میں جہاد کرتا ہے میں اس کا ضامن ہوں اگر میں اس کی

وَسَلَّمَ يَعْنِي يَقُولُ اللهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِي هُوَ عَلَيَّ ضَمَانٌ إِنْ قَبَضْتُهُ أَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

روح قبض کرتا ہوں تو اسے جنت کا وارث بناتا ہوں اور اگر واپس (گھر) لوٹاتا ہوں تو ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ لوٹاتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب صحیح ہے۔

بَابُ ۹۵ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مجاہد کی موت

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا (بڑا) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ذکر ہیں۔ فضالہ بن عبید کی روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ زَحْزَحَهُ اللهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا أَحَدُهُمَا يَقُولُ سَبْعِينَ وَالْآخَرُ يَقُولُ أَرْبَعِينَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْأَسْوَدِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَسَدِيُّ الْمَدَنِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ۔

جہاد میں روزہ رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اسے ستر سال جہنم سے دور رکھے گا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دو راویوں میں سے) ایک راوی نے ستر اور دوسرے نے چالیس سال کا قول کیا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ابو الاسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی مدنی ہے اس باب میں حضرت ابو سعید، انس، عقبہ بن عامر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ح وَثَنَا مَحْمُودُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو وہ دن اسے جہنم سے ستر سال (کی مسافت) دور رکھے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح

ہے

٭

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنی خندق بنا دے گا۔ یہ حدیث ابوامامہ کی روایت سے غریب ہے۔

٭ ٭

بَابٌ ۹۰۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جہاد میں مال خرچ کرنا

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ۔

حضرت خریم بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کے لیے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے رکین بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ ۹۱۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

جہاد میں خدمتگاری کی فضیلت

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا وَخُولِفَ زَيْدٌ فِي بَعْضِ

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے ایک غلام خدمت کے لیے دے دینا یا سائے کے لیے خیمہ دینا یا جوان اونٹنی دے دینا۔ معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسل بھی مروی ہے۔ بعض اسناد میں زید کی مخالفت کی گئی ہے۔ ولید بن جمیل نے

إِسْنَادِهِ مَدَنِيُّ الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنِيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ۔

بَابُ ۱۰۹۹ مَا جَاءَ فِيمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ ثَنَا أَبُو إِسْمَعِيلَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

یہ حدیث بواسطہ قاسم ابو عبدالرحمٰن اور ابوامامہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

☆ ☆

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے راستے میں سائے کے لیے خیمہ دینا یا خدمت کے غلام دینا یا جوان اونٹنی دینا بہترین صدقہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

اور میرے (امام ترمذی) کے نزدیک یہ معاویہ بن صالح کی روایت سے اصح ہے۔

☆ ☆ ☆

مجاہد کو سامان جنگ دینا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو سامان جنگ مہیا کیا وہ بھی مجاہد ہے اور جس نے کسی غازی کے گھر کی (بطور نائب) حفاظت کی گویا کہ وہ بھی شریک جہاد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے کسی غازی کو سامان جہاد مہیا کیا یا اس کے گھر کی نگرانی کی گویا کہ وہ بھی شریک جہاد ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ تعالےٰ کے راستے میں مجاہد کو سامانِ جہاد مہیا کیا گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید عبدالملک بن ابی سلیمان، عطاء اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم

خالد الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

باب من اغبرت قدماه في سبيل الله۔

۱۶۸۵۔ حدثنا أبو عمار ثنا الوليد بن مسلم عن بريد بن أبي مريم قال لحقني عباية ابن رفاعة بن رافع وأنا ماش إلى الجمعة فقال أبشر فإن خطاك هذه في سبيل الله سمعت أبا عبس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغبرت قدماه في سبيل فهما حرام على النار هذا حديث حسن صحيح غريب وأبو عبس اسمه عبد الرحمن بن جبير وفي الباب عن أبي بكر ورجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وبريد بن أبي مريم هو رجل شامي روى عنه الوليد بن مسلم ويحيى بن حمزة وغير واحد من أهل الشام وبريد بن أبي مريم كوفي أبوه من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم واسمه مالك بن ربيعة۔

اللہ کی راہ میں قدموں کا غبار آلود ہونا

حضرت برید بن ابو مریم فرماتے ہیں کہ میں نماز جمعہ کے لیے پیدل جا رہا تھا کہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس کو فرماتے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ان پر دوزخ حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابو عبس کا نام عبدالرحمن بن جبیر ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ برید بن ابو مریم شامی ہیں ان سے ولید بن مسلم یحییٰ بن حمزہ اور متعدد اہل شام نے روایت کیا ہے۔ برید بن ابو مریم کوفی کے والد صحابی تھے اور ان کا نام مالک بن ربیعہ تھا۔

باب ما جاء في فضل الغبار في سبيل الله۔

۱۶۸۶۔ حدثنا هناد ثنا ابن المبارك عن عبد الرحمن بن عبد الله المسعودي عن محمد بن عبد الرحمن عن عيسى بن طلحة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج النار رجل بكى من خشية الله حتى يعود اللبن في الضرع ولا يجتمع غبار في سبيل الله ودخان جهنم هذا حديث حسن صحيح ومحمد بن عبد الرحمن هو مولى آل طلحة مدني۔

جہاد میں پہنچنے والی گرد و غبار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گرد و غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمن مولیٰ آل طلحہ مدنی ہیں۔

باب ما جاء من شاب شيبة في سبيل الله۔

۱۶۸۷۔ حدثنا هناد ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن سالم بن أبي الجعد أن شرحبيل

اللہ کے راستے میں بڑھاپا آنا

سالم بن ابو جعد کہتے ہیں کہ شرحبیل بن سمط نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

بن السمط قال يا كعب بن مرة حدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم واحذر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من شاب شيبة في الإسلام كانت له نورا يوم القيامة وفي الباب عن فضالة بن عبيد وعبد الله بن عمرو حديث كعب بن مرة حديث حسن هكذا رواه الأعمش عن عمرو بن مرة وقد روي هذا الحديث عن منصور عن سالم بن أبي الجعد وأدخل بينه وبين كعب بن مرة في الإسناد رجلا ويقال كعب بن مرة ويقال مرة بن كعب البهزي والمعروف من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مرة بن كعب البهزي وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أحاديث۔

١٦٨٨۔ حدثنا إسحق بن منصور ثنا حيوة بن شريح عن بقية عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة الحضرمي عن عمرو بن عبسة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شاب شيبة في سبيل الله كانت له نورا يوم القيامة هذا حديث حسن صحيح غريب وحيوة بن شريح هو ابن يزيد الحمصي۔

کرکے حدیث سنائیں اور اس میں ترمیم و اضافہ سے احتیاط کریں۔ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص حالت اسلام میں بڑھاپے کو پہنچے تو یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے روشنی کا باعث ہوگا۔ اس باب میں حضرت فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ کعب بن مرہ کی روایت حسن ہے۔ اعمش نے عمرو بن مرہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ بواسطہ منصور سالم بن ابی الجعد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ لیکن ان کے اور کعب کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ ہے۔ کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہا جاتا ہے۔ مرہ بن کعب بہزی مشہور صحابی ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص راہ خداوندی میں بڑھاپے کو پہنچ جائے تو یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور (کا باعث) ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حیوہ بن شریح سے ابن یزید حمصی مراد ہیں۔

باب ١١٠٣ ما جاء من ارتبط فرسا في سبيل الله۔

جہاد کے لیے گھوڑا رکھنا

١٦٨٩۔ حدثنا قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخيل معقود في نواصيها الخير إلى يوم القيامة الخيل ثلاثة هي لرجل أجر وهي لرجل ستر وهي على رجل وزر فأما الذي هي له أجر فالذي يتخذها في سبيل الله فيعدها له هي له أجر لا يغيب في بطونها شيئا إلا كتب الله له أجرا هذا حديث حسن صحيح وقد روى مالك عن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے بھلائی کی گرہ ہے۔ گھوڑے کی تین حیثیتیں ہیں۔ اور ایک شخص کے لیے باعث اجر و ثواب، ایک کے لیے باعث پردہ اور ایک کے لیے وبال جان۔ جس کے لیے ثواب کا باعث ہے یہ وہ شخص ہے جو اسے جہاد کے لیے رکھتا ہے اور اسی کے لیے اسے تیار کرتا ہے تو یہ اس کے لیے ثواب کا باعث ہے۔ اور جب بھی وہ اسکے پیٹ میں کوئی چیز ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسکا ثواب لکھ دیتا ہے۔ یہ حدیث

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

حسن صحیح ہے۔ مالک بن زید بن اسلم نے بواسطہ صالح اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ ۱۱۰ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

اللہ کے راستے میں تیراندازی

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ وَالْمُمِدَّ بِهِ قَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا کاریگر جو اس کے بنانے میں بھلائی کی امید رکھے، پھینکنے والا اور اس کا معاون، آپ نے فرمایا تیر اندازی کرو اور شہسواری کرو۔ لیکن مجھے شہسواری کی بنسبت تیر اندازی زیادہ پسند ہے مسلمان کے لیے ان تین کھیلوں، تیر اندازی، گھوڑوں کو سدھانے اور گھر والوں سے کھیلنے کے علاوہ تمام کھیل بیکار ہیں یہ تین صحیح ہیں۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

احمد بن منیع نے بواسطہ یزید بن ہارون، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلام عبداللہ بن ازرق اور عقبہ بن عامر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت کعب بن مرہ، عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو نَجِيحٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَزْرَقِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ۔

حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر اندازی کرتا ہے اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابونجیح سے عمرو بن عبسہ سلمی مراد ہیں۔ اور عبداللہ بن ازرق سے مراد عبداللہ بن زید ہیں۔

❁ ❁ ❁

بَابُ ۱۱۱ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اسلامی سرحدوں کی حفاظت

١٦٩٣- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَأَبِي رَيْحَانَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شُعَيْبِ بْنِ رُزَيْقٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی۔ اللہ کے خوف سے رونے والی آنکھ اور اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والی آنکھ۔ اس باب میں حضرت عثمان اور ابوریحانہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف شعیب بن زریق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشُّهَدَاءِ۔

شہید کا ثواب

١٦٩٤- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں۔ اور جنت کے پھلوں یا (فرمایا) جنت کے درختوں سے کھاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦٩٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے سامنے جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین شخص پیش کیے گئے ایک شہید، دوسرا ایک مالک اور حرام و شبہات سے بچنے والا اور تیسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرتا اور مالکوں کی خیر خواہی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

١٦٩٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْكُوفِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيئَةٍ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ إِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الدَّيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت ہر گناہ کو مٹا دیتی ہے۔ حضرت جبرئیل نے عرض کیا "قرض کے سوا؟" آپ نے فرمایا "ہاں قرض کے سوا" اس باب میں حضرت کعب بن عجرہ، جابر، ابوہریرہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس غریب ہے ہم اسے ابوبکر (راوی) سے صرف اس شیخ (یحییٰ بن طلحہ کوفی) کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے

وَقَالَ اُرٰى اَنَّهُ اَرَادَ حَدِيْثَ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا اِلَّا الشَّهِيْدُ۔

١٦٩٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ۔

١٦٩٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ قَدْ رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَشْيَاخٍ مِنْ خَوْلَانَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ وَ

بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میرا خیال ہے امام بخاری نے اس سے حضرت انس کی روایت حمید مراد لی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ شہید کے علاوہ کوئی جنتی دنیا میں واپس آنے پر خوش نہ ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کے علاوہ کوئی دوسرا شخص جس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتری ہو دنیا کی طرف لوٹنا اور دنیا و مافیہا کا حاصل کرنا پسند نہیں کرتا کیونکہ شہید شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہے۔ پس وہ چاہتا ہے کہ دنیا کی طرف دوبارہ بھیجا جائے اور دوبارہ جام شہادت نوش کرے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا شہید چار قسم کے لوگ ہیں۔ ایک کامل مومن جو دشمن سے لڑا اور اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدہ کو سچ کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف نظریں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے۔ اور فرمایا "اس طرح" اور سر کو اٹھایا یہاں تک کہ ان کی ٹوپی مبارک گر گئی۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد ہے۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی۔ پھر فرمایا ایک کامل مومن جو دشمن سے لڑا لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کا یہ حال ہے گویا کہ اس کے جسم میں کسی نے خاردار (کیکر) درخت کے کانٹے چبھو دیئے ہوں۔ ایک تیر اسے آ کر لگے لیکن اسے پتہ تک نہ چلے اور وہ جام شہادت نوش کر جائے یہ دوسرے درجہ میں ہے۔ اور ایک مومن جس کے پاس نیک اور برے اعمال ملے جلے ہیں اس نے دشمن سے مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یہ تیسرے درجہ میں ہے اور وہ مومن جس نے گناہ ہونے کے سبب اپنے نفس پر زیادتی کی اس نے دشمن سے مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے وعدہ کو سچا کیا یہاں تک کہ جام شہادت نوش کیا یہ چوتھے درجہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے عطاء ابن دینار کی روایت سے معروف ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ سعید بن ابی ایوب نے یہ حدیث بواسطہ عطاء بن دینار اور خولانی شیوخ سے روایت کی ابو یزید کا

قَالَ عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ۔

بَابُ ۱۱۰۹ مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ هِيَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

بَابُ ۱۱۱۰ مَا جَاءَ مَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَلِلدُّنْيَا۔

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً

واسطہ ذکر نہیں عطاء ابن دینار فرماتے ہیں اس حدیث میں کوئی ڈر نہیں۔

سمندر کے راستے جہاد کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لاتے تو وہ آپکو کھانا کھلاتیں اور یہ ام حرام حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپکو کھانا کھلایا اور بیٹھ کر آپکے سر مبارک سے جوئیں ٹٹولنے لگیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہوگئے پھر بیدار ہوئے تو تبسم کناں تھے ام حرام فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مسکراہٹ کا سبب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے وہ اس سمندر کے درمیان سوار ہوکر سفر کریں گے اور تخت نشین بادشاہوں کی طرح یا تخت نشین بادشاہوں کی طرح جہاد کریں گے۔ ام حرام فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپنے ان کے لیے دعا فرمائی پھر سر انور رکھکر آرام فرما ہوگئے مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے اسکے بعد وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کردے آپ نے فرمایا تم پہلے لوگوں میں سے ہو چنانچہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندر کے سفر پر گئیں لیکن سمندر سے باہر جانور سے گر پڑیں اور انتقال کر گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام حرام بنت ملحان، ام سلیم کی بہن اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔

ریاکاری اور طلب دنیا کی خاطر لڑنا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو بہادری دکھانے کیلئے لڑتا ہے اور جو اپنی غیرت کی خاطر لڑتا ہے اور جو شخص دکھاوے کیلئے لڑتا ہے

لہ یہاں اصل عبارت کا ترجمہ ہے ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور ... ہیں اس لیے طہارت و نظافت ... بلکہ آپکے پسینہ مبارک کو بطور عطر جمع کرکے استعمال کیا جاتا تھا اور وہ دیگر خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔ ... مترجم

وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ هٰذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

ان میں سے کون اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال (کے ثواب) کا دارومدار نیت پر ہے آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کی رضا) کے لیے ہو جس کی ہجرت (واقعی) اللہ اور رسول ہی کی طرف ہے اور جس شخص کی ہجرت حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کی نیت سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہو گی جس کی اس نے نیت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس، سفیان ثوری اور کئی دیگر ائمہ نے اسے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سعید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

❁

بَابُ ۱۱۱: فِيْ فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

صبح و شام جہاد میں جانے کی فضیلت

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَدْوَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ يَدِهِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام راہ خداوندی میں جہاد کے لیے جانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اور جنت میں کمان بھر یا ایک بالشت جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ اور اگر کوئی جنتی عورت زمین کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ ہے سب کو منور کر دے اور دونوں کے درمیان فضا کو معطر کر دے اور اس کی اوڑھنی دنیا ومافیہا سے بہتر ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں بوقت صبح ایک بار جانا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ اور جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس، ابوایوب،

وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٧٠٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هُوَ الْكُوفِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ هُوَ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ۔

١٧٠٥۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بَابُ ١١١١ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ۔

١٧٠٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ

اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ و حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ صبح یا شام جہاد کے لیے جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوحازم جو حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کوفی ہیں ان کا نام سلمان ہے۔ اور وہ عزہ اشجعیہ کے غلام تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا ایک ایسی گھاٹی سے گزر ہوا جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ انہیں وہ چشمہ اپنی عمدگی کے سبب پسند آیا۔ کہنے لگا کیا اچھا ہوتا کہ میں لوگوں سے الگ ہو کر اس وادی میں ٹھہرتا لیکن میں جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں ایسا نہیں کرسکتا چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ تمہارا میدان جہاد میں کھڑا رہنا گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخشش دے اور جنت میں داخل کرے۔ اللہ کے راستے میں لڑو جس نے اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیان جتنا وقت بھی اللہ کے راستے میں لڑائی کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

کون لوگ بہتر ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اچھے لوگ نہ بتاؤں؟ فرمایا۔ وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے رکھتے ہیں کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اس کے بعد کونسا آدمی افضل ہے؟ وہ شخص جو اپنی بکریوں کے ساتھ لوگوں سے علیحدہ رہتا ہے اور ان میں اللہ کا حق

اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ادا کرتا ہے (پھر فرمایا) کیا میں تمہیں برا آدمی نہ بتاؤں؟ فرمایا وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ نہ دے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ١١١٠ مَا جَاءَ فِيْمَنْ سَاَلَ الشَّهَادَةَ۔

شہادت کی دعا مانگنا

١٧٠٧۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَادِقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ الشَّهِيْدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل کے ساتھ شہادت کا سوال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٧٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهٖ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنٰى اَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ اِسْكَنْدَرَانِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے قلب صادق کے ساتھ شہادت مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجے تک پہنچائے گا اگرچہ اپنے بستر پر مرے۔ یہ حدیث حسن، سہل بن حنیف کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن صالح نے اسے عبدالرحمٰن بن شریح سے روایت کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابوشریح ہے اور وہ اسکندرانی ہے اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔

بَابُ ١١١١ مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ وَعَوْنِ اللّٰهِ اِيَّاهُمْ۔

مجاہد، مکاتب[1] اور نکاح کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد

١٧٠٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

[1] مکاتب وہ غلام ہے جسے مالک کہے مجھے اتنی رقم ادا کر دے تو تو آزاد ہے۔ ١٢ مترجم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٥٧٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

(کے ذمہ کرم) احسان کی مدد لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا، مکاتب جو بدل کتابت ادا کرنا چاہتا ہے، اور وہ شخص جو پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان آدمی اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان جتنا وقت جہاد کرے اس کے لیے جنت واجب ہے اور جسے اللہ کے راستے میں زخم پہنچا یا کوئی مصیبت پہنچی وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رنگین خون کے ساتھ آئے گا اس کا رنگ زعفرانی اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ١١٤ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ۔

اللہ کی راہ میں زخمی ہونا

١٥٧١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ زخم کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ١١٥ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ۔

کون سا عمل افضل ہے

١٥٧٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ وَأَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ قِيْلَ ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے۔ یا کونسا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کونسا عمل ہے؟ فرمایا "جہاد عمل کی کوہان ہے" پوچھا گیا پھر کونسا عمل افضل ہے فرمایا "حج مقبول" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۱۱۱۶

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسٰى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ اسْمُهُ۔

بَاب ۱۱۱۷ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَاب ۱۱۱۸

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے دشمن کے مقابل سنا فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔ حاضرین میں سے ایک پراگندہ حال شخص نے پوچھا کہ آپ نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے؟ فرمایا ہاں۔ راوی فرماتے ہیں وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور کہا میں تمہیں (الوداعی) سلام کہتا ہوں پھر اس نے تلوار کی میان کو توڑ ڈالا اور لڑنے لگا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کا نام ابوبکر بن ابوموسیٰ ہے۔

بہترین انسان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا انسان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا وہ مومن جو کسی گھاٹی میں سکونت پذیر ہو اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو اپنی شر سے محفوظ رکھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شہید کا اعزاز

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کی چھ خصلتیں ہیں۔ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے عذاب قبر سے محفوظ ہوتا ہے۔ بڑی گھبراہٹ سے امن

أَهْلِ دُفْعَةٍ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ حَتّٰى أُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرٰى مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْكَرَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ثَنِي أَبُو النَّضْرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَرَوْحَةٌ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ لَغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِي مُرَابَطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہو گا اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا بڑی آنکھوں والی بہتر حوریں اس کے نکاح میں دی جائیں گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے معاملے میں اس کی سفارش قبول ہو گی۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی جنتی دنیا کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرے گا۔ البتہ شہید چاہے گا کہ دنیا میں دوبارہ بھیجا جائے وہ کہے گا یہاں تک کہ دس مرتبہ اللہ کے راستے میں شہید کیا جاؤں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ عزت کو دیکھ چکا ہو گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ اور انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن (اسلامی سرحدات کی) نگرانی کرنا دنیا اور اس کی تمام آرائشوں سے بہتر ہے نیز ایک شام یا ایک صبح جہاد کے لیے نکلنا دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اور جنت میں تمہارے ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن منکدر فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت شرحبیل بن سمط رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ چھاؤنی میں پہرہ دے رہے تھے اور یہ بات انہیں اور ان کے ساتھیوں پر شاق گزر رہی تھی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن سمط کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے فرمایا ہاں ضرور سنائیے۔ فرمایا میں نے

بَلَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ فِيهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنُمِّيَ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

١٦٧٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْمُسْلِمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هُوَ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ سَلْمَانَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

١٦٧١۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ أَبُو صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ اسْمُهُ بُرْكَانُ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل (یا فرمایا) بہتر ہے اور جو آدمی اس دوران فوت ہو جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اسکا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد کی کسی نشانی کے بغیر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا (گویا) وہ اس طرح ملاقات کریگا کہ اس کے دین میں نقصان ہوگا۔ اسماعیل بن رافع کی روایت سے یہ حدیث غریب ہے۔ اسماعیل بن رافع کو بعض محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے سنا فرماتے تھے وہ ثقہ ہے اور مقارب الحدیث ہے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ حدیث سلمان کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن منکدر نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔ بواسطہ ایوب بن موسیٰ، مکحول، شرحبیل بن سمط اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

حضرت ابوصالح مولیٰ عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث تم سے مخفی رکھی تاکہ تم مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ۔ پھر میں نے اس کا بیان کرنا مناسب سمجھا تاکہ ہر آدمی اپنے لیے جو مناسب سمجھے اس پر عمل کرے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن (اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا دوسرے ہزار دنوں کی منازل سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: ابوصالح مولیٰ عثمان کا نام برکان ہے۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو بوقت شہادت اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے۔ جتنی تمہیں مچھر وغیرہ کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ خشیت الٰہی میں گرنے والے آنسو کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں بہنے والے خون کا قطرہ دو نشان یہ ہیں۔ اللہ کی راہ (جہاد) میں پہنچنے والے زخم کا نشان اور کسی فریضہ خداوندی کو ادا کرنے کا نشان۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

أَبْوَابُ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب جہاد

بَابُ ۱۱۹ فِيْ أَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُوْدِ۔

معذور افراد کا جہاد میں شریک نہ ہونا

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ أَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ هَلْ لِيْ رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شانے کی ہڈی یا تختی لاؤ آپ نے اس پر یہ آیت لکھی "لا یستوی القاعدون من المؤمنین" حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے عرض کرنے لگے کیا میرے لیے عدم شرکت کی اجازت ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "غیر اولی الضرر" (معذور لوگوں کے علاوہ گھروں میں بیٹھنے والے اور اپنے مالوں اور نفسوں کے ساتھ جہاد کرنے والے برابر نہیں) اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اور بواسطہ سلیمان تیمی ابواسحاق کی روایت سے غریب ہے۔ شعبہ

إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

اور ثوری نے بھی اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ١٢٠ مَا جَاءَ فِيمَنْ خَرَجَ إِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ۔

والدین کو چھوڑ کر جہاد کے لیے جانا

١٧٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْأَعْمَى الْمَكِّيُّ وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر جہاد (میں جانے) کی اجازت مانگنے لگا آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں۔ اس نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا تو ان کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو (یعنی ان کی خدمت ہی تمہارے لیے جہاد ہے) اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو العباس، نابینا شاعر ہیں اور مکی ہیں ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

بَابُ ١٢١ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ وَحْدَهُ سَرِيَّةً وَاحِدَةً۔

ایک شخص کو لشکر پر امیر مقرر کرنا

١٧٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ۔

حجاج بن محمد، ابن جریج سے اللہ تعالیٰ کے قول "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم الخ" سے متعلق نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک چھوٹے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا ابن جریج کہتے ہیں مجھے یعلی بن مسلم نے بواسطہ سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بات کی خبر دی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ١٢٢ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ۔

آدمی کا تنہا سفر کرنا ناپسندیدہ ہے

١٧٢٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَرَى رَاكِبٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ تنہا سفر کے نقصان کو جانتے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرتا۔

بِكُلِّ يَعْنِي وَحْدَهُ -

١٧٢٨ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَسَنٌ -

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہیں۔ اور تین سوار، سوار ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عاصم کی روایت سے پہچانتے ہیں اور عاصم محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے ہیں۔

حدیث عبداللہ بن عمرو حسن ہے۔

بَابُ ١٢٣ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ -

جنگ کے موقعہ پر جھوٹ اور دھوکہ دہی

١٧٢٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ ایک دھوکہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی، زید بن ثابت، عائشہ، ابن عباس، ابوہریرہ، اسماء بنت یزید، کعب بن مالک اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٢٤ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ غَزَى -

غزوات نبوی کی تعداد

١٧٣٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ أَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلَ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرَاءِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے پوچھا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی جنگیں لڑیں، انہوں نے فرمایا "انیس غزوات" میں نے عرض کیا آپ کتنے غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے فرمایا "سترہ غزوات میں" میں نے پوچھا پہلا غزوہ کونسا تھا؟ فرمایا "ذات العشیرہ" یا "ذات العسیرہ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١١٢٥ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

١٧٣١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِينَ رَأَيْتُهُ كَانَ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَّفَهُ بَعْدُ۔

بَابُ ١١٢٦ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

١٧٣٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ١١٢٧ مَا جَاءَ فِي الْأَلْوِيَةِ۔

١٧٣٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

لشکر کی صف بندی اور تیاری

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر ہمیں رات کو ترتیب دیا۔ اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا محمد بن اسحاق کو عکرمہ سے سماع حاصل ہے۔ جب میں (امام ترمذی) امام بخاری سے ملا تو وہ محمد بن حمید رازی کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے پھر انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

لڑائی کے وقت دُعا

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے لشکروں کے خلاف دعا مانگتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا یا اللہ! کتاب کے اتارنے والے جلد حساب لینے والے دشمن کے لشکر کو شکست دے اور ان کے قدم اکھیڑ دے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

چھوٹے جھنڈے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن آدم کے واسطے سے شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے اسے صرف اسی روایت سے پہچانا متعدد راویوں نے بواسطہ شریک، عمار، اور ابوالزبیر جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

يحيى بن آدم عن شريك وقال غير واحد عن شريك بن عمار عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة وعليه عمامة سوداء قال محمد والحديث هو هذا والدهن بطن من بجيلة وعمار الدهني هو عمار بن معاوية الدهني ويكنى أبا معاوية وهو كوفي ثقة عند أهل الحديث۔

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کی دستار مبارک سیاہ رنگ کی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں اصل حدیث یہی ہے۔ دہن، قبیلہ بجیلہ کا ایک خاندان ہے۔ عمار دہنی سے عمار بن معاویہ دہنی مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ یہ کوفی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

بَابُ ١١٢٨ فِي الرَّايَاتِ۔

بڑے جھنڈے

١٧٣٤۔ حدثنا أحمد بن منيع ثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة ثنا أبو يعقوب الثقفي ثنا يونس بن عبيد مولى محمد بن القاسم قال بعثني محمد بن القاسم إلى البراء بن عازب أسأله عن راية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كانت سوداء مربعة من نمرة وفي الباب عن علي والحارث بن حسان وابن عباس هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن أبي زائدة وأبو يعقوب الثقفي اسمه إسحاق بن إبراهيم وروى عنه أيضا عبيد الله بن موسى۔

حضرت یونس بن عبید مولیٰ محمد بن قاسم فرماتے ہیں۔ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں پوچھوں انہوں نے فرمایا آپ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اور صوف سے بنا ہوا مربع صورت میں تھا۔ اس باب میں حضرت علی، حارث بن حسان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے۔ عبید اللہ بن موسیٰ نے ان سے روایت کی ہے۔

١٧٣٥۔ حدثنا محمد بن رافع ثنا يحيى بن إسحاق هو السالحيني ثنا يزيد بن حيان قال سمعت أبا مجلز لاحق بن حميد يحدث عن ابن عباس قال كانت راية النبي صلى الله عليه وسلم سوداء ولواؤه أبيض هذا حديث غريب من هذا الوجه من حديث ابن عباس۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا جب کہ چھوٹے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ ١١٢٩ مَا جَاءَ فِي الشِّعَارِ۔

خصوصی نشان

١٧٣٦۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا وكيع ثنا سفيان عن أبي إسحاق عن المهلب بن أبي صفرة عمن سمع

مہلب بن ابی صفرہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دشمن تم پر شبخون مارے تو کہو۔

النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان بيتكم العدو فقولوا حم لا ينصرون وفي الباب عن سلمة بن الاكوع وهكذا روى بعضهم عن ابي اسحق مثل رواية الثوري وروي عنه عن المهلب بن ابي صفرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا۔

ہم لا ینصرون۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ بعض حضرات نے ابو اسحٰق سے سفیان ثوری کی روایت کی طرح نقل کی ہے البتہ بعض نے ان سے بواسطہ مہلب بن ابی صفرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

باب ۱۳۱ ما جاء في صفة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک

۱۷۳۷۔ حدثنا محمد بن شجاع البغدادي ثنا ابو عبيدة الحداد عن عثمان بن سعد عن ابن سيرين قال صنعت سيفي على سيف سمرة وزعم سمرة انه صنع سيفه على سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان حنفيا هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد تكلم يحيى بن سعيد القطان في عثمان بن سعد الكاتب وضعفه من قبل حفظه۔

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار جیسی بنائی اور سمرہ کا خیال تھا کہ انہوں نے اپنی تلوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جیسی بنائی ہے اور وہ قبیلہ بنو حنیفہ کی تلواروں کی شکل تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب کے بارے میں کلام کیا اور اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا۔

باب ۱۳۱ في الفطر عند القتال۔

جنگ کے موقعہ پر روزہ افطار کرنا

۱۷۳۸۔ حدثنا احمد بن محمد بن موسى ثنا عبد الله بن المبارك ثنا سعيد بن عبد العزيز عن عطية بن قيس عن قزعة عن ابي سعيد الخدري قال لما بلغ النبي صلى الله عليه وسلم عام الفتح مر الظهران فاذننا بلقاء العدو فامرنا بالفطر فافطرنا اجمعون هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فتح مکہ کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مر الظہران پر پہنچ کر ہمیں دشمن کے ملنے کی خبر دی۔ اور روزہ افطار کرنے کا حکم فرمایا۔ تو ہم سب نے روزہ افطار کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۲ ما جاء في الخروج عند الفزع۔

خطرہ کے وقت نکلنا

۱۷۳۹۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو داود الطيالسي انبانا شعبة عن قتادة ثنا انس بن مالك قال ركب النبي صلى الله عليه وسلم فرسا لابي طلحة يقال له مندوب فقال ما كان من فزع وان وجدناه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مندوب نامی گھوڑے پر سوار ہو گئے (اور دشمن کی تلاش میں تشریف لے گئے واپسی پر) فرمایا کوئی خطرہ نہیں اور میں نے اس گھوڑے کو دریا پایا

لَبَحْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٧٤٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ١٣١ مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

١٧٤١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٧٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

١٧٤٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ

اس باب میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ (ایک مرتبہ) مدینہ طیبہ میں خطرہ پیدا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا مندوب نامی گھوڑا عاریتاً لیا۔ (اور دشمن کی طرف گئے واپسی پر) فرمایا ہم نے کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور ہم نے اسے دریا پایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لڑائی کے وقت ثابت قدمی

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے ایک آدمی نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری بلکہ چند جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری جبکہ قبیلہ ہوازن کے لوگ تیر برساتے ہوئے ان سے جا ملے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر مبارک پر سوار تھے اور حضرت ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب نے اس کی لگام پکڑ رکھی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے "میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں" اس باب میں حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے حنین کے دن اپنے آپ کو دیکھا تو اس وقت دونوں گروہ پیٹھ پھیر رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سو آدمی بھی نہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح عبید اللہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ حسین سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے فرماتے ہیں ایک رات اہل مدینہ ایک آواز

أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي السُّيُوفِ وَحِلْيَتِهَا۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ أَبُو جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ مَزِيدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَجَدُّ هُودٍ اسْمُهُ مَزِيدَةُ الْعَصَرِيُّ۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

بَابُ ۱۳۵ مَا جَاءَ فِي الدِّرْعِ۔

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى

کہ کوئی خوف زدہ ہو گئے (اور وہ تحقیق کے لیے نکلے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار (واپس) آتے ہوئے ملے۔ آپ نے تلوار لٹکا رکھی تھی فرمایا مت گھبراؤ مت گھبراؤ پھر فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو دریا پایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

تلوار اور اس کا جڑاؤ

حضرت ہود بن عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہم اپنے دادا مزیدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپکی تلوار پر سونے اور چاندی کا جڑاؤ کیا ہوا تھا طالب کہتے ہیں میں نے اپنے استاد سے چاندی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا تلوار کے قبضہ پر چاندی کی ٹوپی تھی۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہود کے دادا کا نام مزیدہ عصری تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کے قبضہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ ہمام اور قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یونہی مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ قتادہ، حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ پر چاندی کی ٹوپی تھی۔

زرہ پہننا

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ نے چٹان پر چڑھنے کا ارادہ فرمایا لیکن ایسا نہ ہو سکا تو آپ حضرت طلحہ کو نیچے بٹھا کر اوپر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ چٹان پر پہنچ گئے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ طلحہ نے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ۔

بَابُ ١٣٠ مَا جَاءَ فِي الْمِغْفَرِ۔

١٦٤٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ لَهُ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُ كَبِيرَ أَحَدٍ رَوَاهُ غَيْرَ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

بَابُ ١٣١ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ۔

١٦٤٨۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَرِيرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعُرْوَةُ هُوَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ وَيُقَالُ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْجِهَادَ مَعَ كُلِّ إِمَامٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

بَابُ ١٣٢ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ۔

١٦٤٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي

(جنت یا شفاعت) واجب کر لی۔ اس باب میں حضرت صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

خود پہننا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر خود تھی۔ آپ سے عرض کیا گیا ابن خطل کعبۃ اللہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم مالک کے سوا جو زہری سے راوی ہیں، کسی بڑے کو نہیں جانتے جس نے اسے روایت کیا ہو۔

گھوڑوں کی فضیلت

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی یعنی ثواب اور غنیمت قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی سے بندھی ہوئی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوسعید، جریر، ابوہریرہ، اسماء بنت یزید، مغیرہ بن شعبہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عروہ سے ابن ابی جعد بارقی مراد ہیں۔ عروہ بن جعد بھی کہا جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ فقہی مسئلہ ثابت ہوا کہ امام (عادل ہو یا غیر عادل) کی معیت میں قیامت تک کے لیے جہاد مقرر ہے۔

پسندیدہ گھوڑے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی برکت خالص سرخ رنگ میں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق

الشُّقْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا أَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

بَابُ ۱۱۳۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا سَلْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَأَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِيْ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ إِذَا حَدَّثْتَنِيْ فَحَدِّثْنِيْ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِيْ مَرَّةً بِحَدِيْثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَمَا أَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا۔

بَابُ ۱۱۴۰ مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ۔

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یعنی شیبان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین گھوڑا سیاہ رنگ کا گھوڑا ہے جس کی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ کچھ سفید ہوں پھر وہ جس کی پیشانی اور پاؤں بھی سفید ہوں لیکن دائیں پاؤں میں سفیدی نہ ہو۔ اگر سیاہ رنگ کا نہ ہو تو ان ہی صفات والا سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ وھب بن جریر اور یحییٰ بن ایوب یزید بن ابو حبیب سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

ناپسندیدہ گھوڑے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا گھوڑا ناپسند فرمایا جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک سیاہ ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے بواسطہ عبداللہ بن یزید خثعمی ابوزرعہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ھرم ہے۔

عمارہ بن قعقاع فرماتے ہیں مجھے ابراہیم نخعی نے فرمایا جب مجھ سے حدیث بیان کرنا ہو تو ابوزرعہ سے نقل کیا کرو۔ کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی پھر میں نے کئی سال بعد اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک حرف بھی کم نہ کیا۔

گھوڑ دوڑ کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکے پھلکے کیے گئے گھوڑوں کو حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا اور ان دونوں جگہوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ تھا اور جن گھوڑوں

أَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى فَوَثَبَ بِي فَرَسِي جِدَارًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ۔

کر کے تیار نہیں کیا گیا تھا انہیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا یہ ایک میل کا فاصلہ تھا میں بھی گھوڑا دوڑانے والوں میں تھا میرا گھوڑا مجھے لے کر دیوار پھلانگ گیا تھا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، جابر، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ثوری کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیروں (اونٹوں کے) سموں اور (گھوڑوں کے) کھروں کے علاوہ اور کسی چیز کے مقابلہ پر انعام لینا صحیح نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُوسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَوَهِمَ فِيهِ الثَّوْرِيُّ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

گدھوں سے گھوڑیوں پر جفتی کرانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور بندے تھے۔ آپ نے ہمیں دوسروں کے مقابلہ میں صرف تین چیزوں کے ساتھ خاص کیا ہمیں حکم فرمایا کہ ہم کامل وضو کریں، صدقہ نہ کھائیں اور گدھوں کو گھوڑیوں پر جفتی نہ کرائیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے اسے ابو جہضم سے روایت کرتے ہوئے کہا بواسطہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس، حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے تھے حدیث ثوری غیر محفوظ ہے ثوری سے اس میں خطا ہوئی۔ صحیح روایت وہ ہے جسے اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث بن سعید نے بواسطہ ابو جہضم اور عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ۔

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

مسلمان فقراء کے وسیلہ سے طلب فتح

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی

ثنا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر حدثني زيد بن أرطاة عن جبير بن نفير عن أبي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابغوني في ضعفائكم فإنما ترزقون وتنصرون بضعفائكم هذا حديث حسن صحيح۔

باب ١٣٢ ما جاء في الأجراس على الخيل

١٧٥٧۔ حدثنا قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس وفي الباب عن عمر وعائشة وأم حبيبة وأم سلمة هذا حديث حسن صحيح۔

باب ١٣٣ من يستعمل على الحرب۔

١٧٥٨۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد ثنا الأحوص بن جواب أبو الجواب عن يونس بن أبي إسحق عن أبي إسحق عن البراء أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث جيشين وأمر على أحدهما علي بن أبي طالب وعلى الآخر خالد بن الوليد وقال إذا كان القتال فعلي قال فافتتح علي حصنا فأخذ منه جارية فكتب معي خالد إلى النبي صلى الله عليه وسلم يشي به فقدمت على النبي صلى الله عليه وسلم فقرأ الكتاب فتغير لونه ثم قال ما ترى في رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال قلت أعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله وإنما أنا رسول فسكت وفي الباب عن ابن عمر هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث الأحوص بن جواب ومعنى قوله يشي به يعني النميمة۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا مجھے اپنے کمزوروں میں تلاش کرو۔ کیونکہ تمہیں کمزور (اور غریب) لوگوں کے سبب رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھوڑے کے گلے میں گھنٹی لٹکانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان مسافروں کا ساتھ نہیں دیتے جن میں کتا ہو اور نہ ہی ان کا ساتھ دیتے ہیں جن میں گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمر، عائشہ، ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوج کا سپہ سالار

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دوسرے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر کیا۔ اور فرمایا جب جنگ شروع ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سب پر امیر ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا تو اس میں سے ایک لونڈی لے لی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق شکایت تھی میں یہ خط لیکر حاضر ہوا آپ نے خط پڑھا تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا تیرا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول کو اس سے محبت ہے میں نے عرض کیا میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف احوص بن جواب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ "یشی بہ" کا مطلب چغلی کھانا ہے۔

بَابُ ١١ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ۔

١٤٥٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدِيثُ أَبِي مُوسَى غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا الصَّحِيحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

حاکم وقت کی ذمہ داری

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! تم سب نگران ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا وہ آدمی جو لوگوں پر امیر مقرر ہے وہ ذمہ دار ہے۔ اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران و ذمہ دار ہے اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا۔ غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے۔ اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ سنو! تم سب (اپنے اپنے دائرہ اختیار میں) ذمہ دار ہو اور ہر ایک سے اس کے متعلق امور کا سوال ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ انس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ حدیث ابوموسیٰ غیر محفوظ ہے۔ حدیث انس بھی غیر محفوظ ہے۔ ابراہیم بن بشار رمادی نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، بریدہ بن عبداللہ بن ابی بردہ اور ابو بردہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اسے مرسل روایت کیا ہے یہ اصح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم نے بواسطہ معاذ بن ہشام، ہشام اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس چیز کے متعلق پوچھے گا جس کا اسے نگران بنایا۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے معاذ بن ہشام نے بواسطہ ہشام، قتادہ اور حسن، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

بَابُ ١٢ مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ۔

١٤٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أُمِّ

حاکم کی اطاعت

حضرت ام الحصین احمسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا کہ آپ پر

الحصين الاحمسية قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب في حجة الوداع وعليه برد قد التفع به من تحت ابطه قالت وانا انظر الى عضلة عضده ترتج سمعته يقول يا ايها الناس اتقوا الله وان امر عليكم عبد حبشي مجدع فاسمعوا له واطيعوا ما اقام لكم كتاب الله وفي الباب عن ابي هريرة وعرباض بن سارية هذا حديث حسن صحيح قد روي من غير وجه عن ام حصين۔

چادر مبارک تھی جسے آپ نے بغل مبارک کے نیچے سے لپیٹ رکھا تھا۔ فرماتی ہیں میں نے آپ کے بازو کے پٹھے کو حرکت کرتے دیکھا آپ نے فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم پر نکٹا (ناک کٹا) حبشی غلام بھی مقرر کیا جائے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو جب تک کہ وہ کتاب اللہ کے مطابق حکم جاری کرے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ام حصین سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ١١٣٤ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔

خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں

١٦٦١۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السمع والطاعة على المرء المسلم فيما احب وكره ما لم يؤمر بمعصية فلا سمع عليه ولا طاعة وفي الباب عن علي وعمران بن حصين والحكم بن عمرو الغفاري هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر حاکم کی بات سننا اور ماننا فرض ہے چاہے پسند کرے یا نہ کرے جب تک کہ اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ اگر وہ گناہ کا حکم دیتا ہے تو اب نہ سننا فرض ہے اور نہ ماننا۔ اس باب میں حضرت علی، عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١١٣٥ مَا جَاءَ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ۔

چوپایوں کو آپس میں لڑانا اور چہرے پر نشان لگانا

١٦٦٢۔ حدثنا ابو كريب نا يحيى بن ادم عن قطبة بن عبد العزيز عن الاعمش عن ابي يحيى عن مجاهد عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحريش بين البهائم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

١٦٦٣۔ حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن الاعمش عن ابي يحيى عن مجاهد ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن التحريش بين البهائم ولم يذكر فيه عن ابن عباس ويقال هذا اصح من حديث قطبة وروى شريك هذا الحديث

حضرت مجاہد سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور لڑانے سے منع فرمایا۔ اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ کہا گیا یہ حدیث قطبہ کی روایت سے اصح ہے۔ شریک نے بواسطہ اعمش، مجاہد اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى وَرَوٰى أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَعِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ۔

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حدیث روایت کی ابو یحییٰ کا واسطہ مذکور نہیں ابو معاویہ نے بواسطہ اعمش اور مجاہد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت طلحہ، جابر، ابو سعید اور عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے اور مارنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۹ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰى يُفْرَضُ لَهٗ۔

حد بلوغ

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ حَدِيْثُ إِسْحٰقَ بْنِ يُوْسُفَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک جنگ کے موقع پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ برس تھی تو آپ نے مجھے (جہاد کے لیے) قبول نہ فرمایا پھر آئندہ سال مجھے ایک لشکر میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول فرما لیا۔ حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے پھر انہوں نے حکم جاری فرمایا کہ پندرہ برس کا ہو جانے کے لیے مال غنیمت سے حصہ مقرر کیا جائے

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبیداللہ سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لڑکوں اور مجاہدوں کے درمیان حد ہے۔ یہ مذکور نہیں کہ آپ نے مال غنیمت سے حصہ مقرر کرنے کا حکم فرمایا۔ حدیث اسحٰق بن یوسف حسن صحیح، سفیان ثوری کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ ۱۲۰ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

مقروض شہید

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں انہوں نے اپنے والد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَيُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا فَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ نَحْوَ هٰذَا عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

کرتے ہوئے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد اور اللہ پر ایمان لانا تمام اعمال سے افضل ہے۔ ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ مٹ جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" اگر تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس طرح شہید ہو کہ صبر کرنے والا اور ثواب کی نیت رکھنے والا ہو، آگے بڑھنے والا ہو نہ کہ پیچھے ہٹنے والا تو۔ پھر آپ نے پوچھا تم نے کیسے کہا تھا؟ اس نے عرض کیا کیا اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ مٹ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" (تیرے گناہ مٹ جائیں گے) بشرطیکہ تو صبر کرنے والا اور نیک نیت ہو اور پیٹھ نہ پھیرے مگر قرض کی معافی نہیں۔ مجھے یہ بات حضرت جبرئیل نے بتائی ہے۔ اس باب میں حضرت انس، محمد بن جحش اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض لوگوں نے اسے حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری اور کئی دوسرے لوگوں نے اس کی مثل حدیث بواسطہ عبداللہ بن ابو قتادہ اور ابو قتادہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ یہ روایت بواسطہ سعید مقبری حضرت ابوہریرہ کی روایت سے اصح ہے۔

بَابُ ١١: مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ۔

شہداء کو دفن کرنا

١٦٦٨ - حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَمَاتَ أَبِي فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زخموں کی شکایت کی گئی آپ نے فرمایا کشادہ قبریں کھودو (میت کے ساتھ) احسان کرو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین شہداء کو دفن کرو، زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو آگے رکھو۔ راوی فرماتے ہیں میرے باپ کا بھی انتقال ہوا تھا تو انہیں دو آدمیوں سے آگے رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت خباب، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَأَبُو الدَّهْمَاءِ اسْمُهُ قِرْفَةُ بْنُ بُهَيْسٍ۔

بَابُ ١٥٢ مَا جَاءَ فِي الْمَشُوْرَةِ۔

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيْءَ بِالْأُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ وَأَنَسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ وَيُرْوٰى عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشُوْرَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ١٥٣ مَا جَاءَ لَا تُفَادٰى جِيْفَةُ الْأَسِيْرِ۔

١٦٨٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ أَرَادُوْا أَنْ يَشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيْعَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ أَيْضًا عَنِ الْحَكَمِ - قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ وَلٰكِنْ لَا نَعْرِفُ صَحِيْحَ حَدِيْثِهِ مِنْ سَقِيْمِهِ وَلَا أَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا وَابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى صَدُوْقٌ فَقِيْهٌ وَرُبَّمَا يَهِمُ فِي الْإِسْنَادِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ فُقَهَاؤُنَا

مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان وغیرہ نے اسے بواسطہ ایوب اور حمید بن ہلال ہشام بن عامر سے روایت کیا ہے۔ ابوالدہماء کا نام قرفہ بن بہیس ہے۔

مشورہ کرنا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بدر کے دن قیدی لائے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) پوچھا ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ (راوی نے) طویل واقعہ ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوایوب، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔

کافر قیدی کی لاش کی قیمت لینا صحیح نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مشرکین نے ایک مشرک کی لاش خریدنا چاہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سے انکار فرما دیا۔ اس حدیث کو ہم صرف حکم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حجاج بن ارطاۃ نے بھی اسے حکم سے روایت کیا ہے۔ احمد بن حسن فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ سچے ہیں۔ لیکن ان کی صحیح اور ضعیف روایت میں امتیاز نہیں ہو سکتا میں ان سے کوئی روایت نہیں لیتا۔ وہ سچے ہیں۔ لیکن بسا اوقات ان سے سند میں خطا واقع ہو جاتی ہے۔ نصر بن علی نے بواسطہ عبداللہ بن داؤد، سفیان ثوری کا قول نقل کیا وہ فرماتے ہیں۔ ابن

ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شُبْرُمَةَ۔

بَابُ ١١٥١ مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ۔

١٧٧١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً يَعْنِي أَنَّهُمْ فَرُّوا مِنَ الْقِتَالِ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَالْعَكَّارُ الَّذِي يَفِرُّ إِلٰى إِمَامِهِ لِيَنْصُرَهُ لَيْسَ يُرِيدُ الْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ۔

١٧٧٢۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ١١٥٢ مَا جَاءَ فِي تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ۔

١٧٧٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہمارے نقیہ ہیں۔

جنگ سے بھاگنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا ہم (میدان سے) بھاگ کھڑے ہوئے اور مدینہ طیبہ جا پہنچے۔ ہم نے یہ بات مخفی رکھی اور کہا ہم ہلاک ہو گئے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم بھاگنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم پناہ لینے والے ہو اور میں تمہارا مددگار ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن ابو زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ "فحاص الناس حیصۃ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ "بل انتم العکارون" عکار وہ شخص ہے جو حصول مدد کے لیے اپنے امام کی طرف بھاگ کھڑا ہو لڑائی سے بھاگنا مراد نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جنگ احد کے دن میری پھوپھی میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لائیں اتنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی شہیدوں کو ان کی شہادت گاہ پر واپس لے جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سفر سے واپس آنے والوں کا استقبال

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے۔ تو لوگ آپ کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع کی طرف نکلے سائب فرماتے ہیں میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا اس وقت میں بچہ تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰ مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مالِ فئ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے قبیلہ بنو نضیر کا مال ان چیزوں میں سے تھا جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ کے بغیر دیا تھا اور مسلمانوں نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ ہی اونٹ ۔ اس لیے یہ مال خالص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا ۔ اور آپ سے سال بھر گھر والوں کے خرچ کے لیے علیحدہ فرماتے پھر جو باقی بچتا اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کی تیاری کے لیے گھوڑوں اور ہتھیاروں پر خرچ فرماتے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ اللِّبَاسِ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب لباس

بَابُ ۱ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأُمِّ هَانِئٍ وَأَنَسٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مردوں کیلیے سونا اور ریشم حرام ہے ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میری امت کے مردوں پر ریشمی لباس اور سونا حرام ہے ۔ عورتوں کے لیے حلال ہے ۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، عقبہ بن عامر، ام ہانی، انس، حذیفہ، عبداللہ بن عمرو، عمران بن حصین، عبداللہ بن زبیر، جابر، ابوریحانہ، ابن عمر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ

حضرت سوید بن غفلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ۔ آپ نے مقام جابیہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ

عُمَرَ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ١١٥٨ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ۔

١٦٧٧۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ١١٥٩

١٦٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ فَبَكَى وَقَالَ إِنَّكَ لَشَبِيهٌ بِسَعْدٍ وَإِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ وَإِنَّهُ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ أَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا فَقَالُوا مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ١١٦٠ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ۔

١٦٧٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے (مردوں کو) ریشم سے منع فرمایا۔ البتہ دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار جائز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جنگ کے موقع پر ریشمی لباس کی اجازت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوئیں پڑنے کی شکایت کی تو آپ نے ان دونوں کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے ان دونوں کو یہ کرتے پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک

حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں انکی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں واقد بن عمرو ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ (یہ سنکر) حضرت انس رو پڑے اور فرمایا تم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہم شکل ہو اور حضرت سعد عظیم اور طویل القامت لوگوں میں سے تھے (ایک مرتبہ) انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیباج کا ایک جبہ بھیجا جس میں سونے کا کام (کیا گیا) تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہن کر منبر پر تشریف لائے بیٹھے یا کھڑے ہوئے لوگ اسے چھونے لگے ہم نے آج جیسا کپڑا کبھی نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تم اس پر تعجب کرتے ہو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنتی رومال اس سے اچھے ہیں جو تم دیکھ رہے ہو اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مرد کو سرخ کپڑا پہننے کی اجازت

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرخ کپڑے پہنے ہوئے کسی گیسوؤں والے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں تک تھے۔ کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ

وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِيْ رِمْثَةَ وَأَبِيْ جُحَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تھا (سینہ مبارک کشادہ تھا) آپ نہ تو زیادہ پست قد تھے اور نہ زیادہ طویل قد کے تھے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، ابو رمثہ اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٦١ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ۔

مردوں کیلئے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

١٦٨٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حدیث علی حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٦٢ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْفِرَاءِ۔

پوستین پہننا

١٦٨١۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى الْفَزَارِيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَكَأَنَّ الْحَدِيْثَ الْمَوْقُوْفَ أَصَحُّ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور پوستین کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس کے بارے میں سکوت ہے وہ معاف شدہ چیزوں میں سے ہے۔ اس باب میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ سفیان ثوری نے اسے ابو سلیمان تیمی اور ابو عثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر نقل کیا۔ گویا کہ موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے

بَابُ ٦٣ مَا جَاءَ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

دباغت شدہ چمڑے کا حکم

١٦٨٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِهَا أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے فرمایا تم اس کا چمڑہ اتار کر دباغت کیوں نہیں دے دیتے تاکہ اس سے نفع حاصل کرو اس باب میں حضرت سلمہ بن محبق، میمونہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے

بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ وَمَيْمُوْنَةَ وَ عَائِشَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ سَوْدَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُصَحِّحُ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَقَالَ احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ رَوٰى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

١٧٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ فَقَدْ طَهُرَتْ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ إِلَّا الْكَلْبَ وَالْخِنْزِيْرَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ جُلُوْدَ السِّبَاعِ وَشَدَّدُوْا فِيْ لُبْسِهَا وَالصَّلٰوةِ فِيْهَا قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ إِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ جِلْدَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ هٰكَذَا فَسَّرَهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَقَالَ إِنَّمَا يُقَالُ الْإِهَابُ لِجِلْدِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَالْحُمَيْدِيُّ الصَّلٰوةَ فِيْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

١٧٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف طرق سے اسکے ہم معنی مذکور ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بواسطہ میمونہ اور سودہ رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بلاواسطہ اور بواسطہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا دونوں کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں ہو سکتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بواسطہ میمونہ روایت کیا ہو اور ہو سکتا ہے بلاواسطہ روایت کیا ہو اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی گئی وہ پاک ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں مردار کا چمڑا اگر دباغت دیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کتے اور خنزیر کے چمڑے کے علاوہ ہر دباغت دیا ہوا چمڑا پاک ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے درندوں کے چمڑوں کو ناپسند کیا ہے اور انکے پہننے نیز ان میں نماز پڑھنے کے معاملے میں سختی برتی ہے۔ اسحق بن ابراہیم فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے چمڑے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ نضر بن شمیل نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے۔ اور فرمایا "اہاب" سے ان جانوروں کے چمڑے مراد ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ابن مبارک، احمد، اسحق اور حمیدی نے درندوں کی کھالوں پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پہنچا کہ مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع

عبد الرحمن بن ابی لیلی عن عبد الله بن عکیم قال اتانا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا تنتفعوا من المیتة باهاب ولا عصب هذا حدیث حسن ویروی عن عبد الله بن عکیم عن اشیاخ له هذا الحدیث ولیس العمل علی هذا عند اکثر اهل العلم وقد روی هذا الحدیث عن عبد الله بن عکیم انه قال اتانا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل وفاته بشهرین سمعت احمد بن الحسن یقول کان احمد بن حنبل یذهب الی هذا الحدیث لما ذکر فیه قبل وفاته بشهرین وکان یقول هذا اخر امر النبی صلی الله علیه وسلم ثم ترک احمد هذا الحدیث لما اضطربوا فی اسناده حیث روی بعضهم وقال عن عبد الله بن عکیم عن اشیاخ من جهینة ۔

باب ۱۶۴ ماجاء فی کراهیة جر الازار ۔

۱۷۸۵ ۔ حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالک ح وثنا قتیبة عن مالک عن نافع وعبد الله بن دینار وزید بن اسلم کلهم یخبر عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا ینظر الله یوم القیامة الی من جر ثوبه خیلاء وفی الباب عن حذیفة وابی سعید وابی هریرة وسمرة وابی ذر وعائشة وهبیب بن مغفل حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح ۔

باب ۱۶۵ ماجاء فی ذیول النساء ۔

۱۷۸۶ ۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من جر ثوبه خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیامة فقالت ام سلمة فکیف

حاصل مذکورہ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ عبداللہ بن عکیم ان کے شیوخ سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے دو ماہ پہلے ہمارے پاس مکتوب آیا۔ (امام ترمذی) نے امام احمد بن حسن رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس حدیث کے قائل تھے کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ پہلے کا ذکر ہے وہ فرماتے تھے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حکم تھا پھر امام احمد نے اس کی سند میں اضطراب کی وجہ سے اسے ترک کر دیا کیونکہ بعض نے اس کو عبداللہ بن عکیم اور ان کے شیوخ کے واسطے سے جہینہ سے روایت کیا ہے۔

تہبند کو گھسیٹنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہوا چلے۔ اس باب میں حضرت حذیفہ، ابو سعید، ابوہریرہ، سمرہ، ابوذر، عائشہ اور وہیب بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے

عورتوں کو دامن لٹکانے کی اجازت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں؟ آپ نے فرمایا۔ ایک

يصنع النساء بذيولهن قال يرخين شبرا فقالت إذا
تنكشف أقدامهن قال فيرخينه ذراعا لا يزدن
عليه هذا حديث حسن صحيح وفي الحديث رخصة
للنساء في جر الإزار لأنه يكون أستر لهن.

۱۷۸۷- حدثنا إسحق بن منصور ثنا عفان ثنا
حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أم الحسن أن أم
سلمة حدثتهم أن النبي صلى الله عليه وسلم شبر
لفاطمة شبرا من نطاقها ورواه بعضهم عن حماد
بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن أمه عن
أم سلمة.

باب ۱۱۶۶ ما جاء في لبس الصوف.

۱۷۸۸- حدثنا أحمد بن منيع ثنا إسمعيل بن
إبراهيم ثنا أيوب عن حميد بن هلال عن أبي بردة
قال أخرجت إلينا عائشة كساء ملبدا وإزارا
غليظا فقالت قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم
في هذين وفي الباب عن علي وابن مسعود وحديث
عائشة حديث حسن صحيح.

۱۷۸۹- حدثنا علي بن حجر ثنا خلف بن خليفة
عن حميد الأعرج عن عبد الله بن الحارث عن ابن
مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان على
موسى يوم كلمه ربه كساء صوف وجبة صوف
وكمة صوف وسراويل صوف وكانت نعلاه من
جلد حمار ميت هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من
حديث حميد الأعرج وحميد هو ابن علي الأعرج
منكر الحديث وحميد بن قيس الأعرج المكي صاحب
مجاهد ثقة الكمة القلنسوة الصغيرة.

باب ۱۱۶۷ ما جاء في العمامة السوداء.

بالشت لٹکالیں، عرض کیا اس صورت میں ان کے قدم کھل جائیں گے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہاتھ لٹکائیں لیکن اس سے زیادہ نہ لٹکائیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث میں عورتوں کو تہبند وغیرہ لٹکانے کی اجازت ہے کیونکہ یہ ان کیلئے زیادہ پردے کا باعث ہے

حضرت ام الحسن سے روایت ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے ان کے نطاق میں سے ایک بالشت کی مقدار نیچے لٹکانے کو جائز رکھا۔ بعض نے اس حدیث کو بواسطہ حماد بن سلمہ علی بن زید حسن اور ام حسن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

اونی کپڑا پہننا

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی اونی چادر اور موٹا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا ان دو کپڑوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس باب میں حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی حاصل کیا اس دن آپ پر اونی چادر اونی جبہ، اونی ٹوپی اور اونی شلوار تھی اور آپ کی جوتیاں مرے ہوئے گدھے کی کھال سے تھیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمید اعرج کی روایت سے پہچانتے ہیں اور یہ ابن علی اعرج منکر الحدیث ہے۔ اور حمید بن قیس اعرج مکی صاحب مجاہد ثقہ ہیں۔ اور الکمۃ چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

سیاہ عمامہ

١٧٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَرُكَانَةَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس باب میں حضرت عمرو بن حریث، ابن عباس اور رکانہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

١٧٩١ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ عَلِيٍّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تو اس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑتے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں۔ میں نے قاسم اور سالم کو دیکھا وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ لیکن سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔

بَابُ ١١٢٦ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے

١٧٩٢ - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی اور ریشمی کپڑے پہننے، رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

١٧٩٣ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ وَحَدِيثُ عِمْرَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، ابوہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عمران حسن صحیح ہے۔ ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

باب ١١٩١ ما جاء في خاتم الفضة۔

١٧٩٤۔ حدثنا قتيبة وغير واحد عن عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن أنس قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم من ورق وكان فصه حبشيا وفي الباب عن ابن عمر وبريدة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه۔

چاندی کی انگوٹھی پہننا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی (یعنی جزع یا عقیق سے) تھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ١١٩٢ ما جاء ما يستحب من فص الخاتم۔

١٧٩٥۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا حفص بن عمر بن عبيد الطنافسي ثنا زهير أبو خيثمة عن حميد عن أنس قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة فصه منه هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه۔

انگوٹھی کا مستحب نگینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی اسی سے تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۞ ۞

باب ١١٩٣ ما جاء في لبس الخاتم في اليمين۔

١٧٩٦۔ حدثنا محمد بن عبيد المحاربي ثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم صنع خاتما من ذهب فتختم به في يمينه ثم جلس على المنبر فقال إني كنت اتخذت هذا الخاتم في يميني ثم نبذه ونبذ الناس خواتيمهم وفي الباب عن علي وجابر وعبد الله بن جعفر وابن عباس وعائشة وأنس وحديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن نافع عن ابن عمر نحو هذا من غير هذا الوجه ولم يذكر فيه أنه تختم في يمينه۔

دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اسے دائیں ہاتھ میں پہنا پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا میں یہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنا کرتا تھا پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور صحابہ کرام نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، عبداللہ بن جعفر، ابن عباس، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ آپ نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔

١٧٩٧۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي ثنا جرير

حضرت صلت بن عبداللہ بن نوفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا إِخَالُهُ إِلَّا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ محمد بن اسحاق کی صلت بن عبداللہ بن نوفل سے روایت حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا أَصَحُّ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا کہ آپ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں یہ سب سے زیادہ صحیح روایت ہے۔

بَابُ ۱۲ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ۔

انگوٹھی کا نقش

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِي حَدِيثِهِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا ایک سطر میں لفظ "محمد" دوسری سطر میں لفظ "رسول" اور تیسری سطر میں لفظ "اللہ" تحریر تھا۔ محمد بن یحییٰ نے اپنی روایت میں تین سطروں کا ذکر نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث انس صحیح غریب ہے۔

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر "محمد رسول اللہ" نقش کروایا پھر فرمایا انگوٹھی پر نقش نہ کرایا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا تَنْقُشُوْا عَلَيْهِ نَهٰى اَنْ يَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلٰى خَاتَمِهٖ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

نقش سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں پر "محمد رسول اللہ" نقش نہ کرایا کرو۔

١٨٠٢۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اتار لیا کرتے تھے[1]

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّوْرَةِ۔

تصویر کی ممانعت

١٨٠٣۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهٰى اَنْ يَّصْنَعَ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ طَلْحَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویر رکھنے اور اس کے بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابو طلحہ، عائشہ، ابوہریرہ، اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

١٨٠٤۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَّنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا تَصَاوِيْرَ وَقَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کیلئے ان کے پاس گئے تو انہوں نے انکے پاس حضرت سہل بن حنیف کو پایا۔ فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ نے ایک آدمی کو بلایا تاکہ وہ انکے نیچے بچھے ہوئے قالین کو نکال دے۔ حضرت سہل نے پوچھا آپ کیوں نکلواتے ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ اس میں تصاویر ہیں اور اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ تم جانتے ہو۔ حضرت سہل نے فرمایا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے میں نقش کی استثناء نہیں فرمائی؟ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا ہاں (ٹھیک ہے) لیکن یہ میرے لیے زیادہ فرحت بخش ہے۔ (یعنی یہ تقویٰ ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ۔

تصویر بنانے والوں کی سزا

١٨٠٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

[1] چونکہ آپ کی انگوٹھی مبارک پر "محمد رسول اللہ" کندہ تھا۔ اس لیے احتراماً اسے اتار دیتے۔ (مترجم)

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا يَعْنِي الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

فرمایا جس نے تصویر بنائی اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا کرے گا یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے۔ حالانکہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔ اور جو آدمی ان لوگوں کی بات سننے کیلیے کان لگائے جو اس سے بھاگتے ہوں قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود ابوہریرہ، ابوجحیفہ عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں اور حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِضَابِ۔

خضاب لگانا

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ وَأَبِي رِمْثَةَ وَالْجَهْذَمَةِ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھاپے کو بدلو اور یہود ونصاریٰ سے مشابہت نہ رکھو۔ اس باب میں حضرت زبیر، ابن عباس، جابر، ابوذر، انس، ابورمثہ، جہدمہ، ابوالطفیل، جابر بن سمرہ، ابوجحیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُو الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيُّ اسْمُهٗ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین چیز جس کے ساتھ بڑھاپے کی سفیدی بدلی جائے مہندی اور وسمہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ۔

بال رکھنا اور گیسو بڑھانا

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ أَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے نہ تو آپ زیادہ طویل تھے اور نہ ہی پستہ قد جسم خوبصورت اور رنگ گندمی تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے۔ آپ چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا

وَلَا يَسْبِطُ إِذَا مَشَى يَتَكَفَّأُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَجَابِرٍ وَأُمِّ هَانِئٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ۔

اس باب میں حضرت عائشہ، براء، ابوہریرہ، ابن عباس، ابوسعید، وائل بن حجر، جابر اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن غریب اس طریق یعنی حمید کی روایت سے صحیح ہے۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ هَذَا الْحَرْفَ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے آپ کے بال مبارک کندھوں سے اوپر اور کانوں کی لو سے نیچے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب اس طریق سے صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ ان میں بالوں کا ذکر نہیں یہ صرف عبدالرحمن بن ابی الزناد کی روایت میں مذکور ہے اور وہ ثقہ حافظ ہیں۔

بَابُ ۱۱۰۰ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحیی بن سعید ہشام سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

بَابُ ۱۱۱ مَا جَاءَ فِي الْاِكْتِحَالِ۔

سرمہ لگانا

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اثمد کا سرمہ لگاؤ، یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

علی بن حجر اور محمد بن یحییٰ بواسطہ یزید بن ہارون عباد بن منصور سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے۔ ہم اسے ان الفاظ کے ساتھ صرف منصور بن عباد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اثمد سرمہ اپنا ؤ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے

بَابُ ۱۱۰۹ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

کپڑا کس طرح لپیٹنا منع ہے

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا تمام بدن کو ایک کپڑے میں لپیٹ دینا کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں اور دونوں زانوؤں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑا پیٹھ کی طرف سے لاتے ہوئے باندھنا کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، عائشہ، ابو سعید جابر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

بَابُ ۱۱۱۰ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

مصنوعی بال لگوانا

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ۔

لگوانے والی عورت نیز گودنے اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی نافع فرماتے ہیں گودنا مسوڑوں میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، اسماء بنت ابوبکر، معقل بن یسار، ابن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ ۱۱۸۱ مَا جَاءَ فِي رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ۔ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ نَحْوَهُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

ریشمی زین پوش کی ممانعت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زین پوش پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث براء حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اشعث بن ابی الشعثاء سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

۞ ۞ ۞

بَابُ ۱۱۸۲ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمٌ حَشْوُهُ لِيْفٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَجَابِرٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر مبارک پر آرام فرماتے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ ۱۱۸۳ مَا جَاءَ فِي الْقُمُصِ

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا أَبُوْ تُمَيْلَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُوْلِ

کرتہ پہننا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین لباس کرتہ تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبدالمومن بن خالد کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں متفرد ہیں۔ یہ مروزی ہیں بعض

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدِيثُ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَصَحُّ وَإِنَّمَا يُذْكَرُ فِيهِ أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ أُمِّهِ.

نے اسی حدیث کو ابو تمیلہ، عبدالمومن بن خالد، عبداللہ بن بریدہ اور ان کی والدہ کے واسطے سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابن بریدہ کی روایت (بواسطہ والدہ) زیادہ صحیح ہے۔ اس میں ابو تمیلہ اپنی والدہ کا ذکر کرتے ہیں۔

١٨١٩ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباس میں کرتہ زیادہ پسند تھا۔

١٨٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین لباس کرتہ تھا۔

١٨٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَإِنَّمَا رَفَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتداء فرماتے۔ متعدد افراد نے اس حدیث کو شعبہ سے اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ عبدالصمد نے مرفوع روایت کیا۔

١٨٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین کلائی تک تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۱۱۴ مَا يَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ، کرتہ یا چادر پھر فرماتے "اللھم لک الحمد الخ" یا اللہ! تمام حمد و ثنا تیرے ہی لیے ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کیلئے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ نیز اس کی شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس باب میں حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، ہشام بن یونس کوفی نے بواسطہ قاسم بن مالک مزنی، جریری سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۱۱۵ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْجُبَّةِ

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَهْدَى دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو إِسْحَاقَ الَّذِي رَوَى هٰذَا عَنِ الشَّعْبِيِّ هُوَ أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ وَاسْمُهُ سُلَيْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ هُوَ أَخُو أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ۔

جبّہ پہننا

حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت مغیرہ) سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبّہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دو موزے بطور ہدیہ پیش کیے تو آپ نے انہیں پہن لیا اسرائیل نے بواسطہ جابر عامر سے روایت کیا کہ ایک جبہ بھی بھیجا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں کو پہنا یہاں تک کہ وہ پھٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات نہ تھی کہ آیا وہ ذبح کیے جانور سے تھے یا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابواسحٰق جنہوں نے یہ حدیث شعبی سے روایت کی، ابواسحٰق شیبانی ہیں۔ ان کا نام سلیمان ہے۔ سلیمان بن عیاش، ابوبکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

٭ ٭ ٭

باب ١٣٦ ما جاء في شد الأسنان بالذهب

١٨٢٦ - حدثنا أحمد بن منيع ثنا علي بن هاشم بن البريد وأبو سعد الصنعاني عن أبي الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن عرفجة بن أسعد قال أصيب أنفي يوم الكلاب في الجاهلية فاتخذت أنفا من ورق فأنتن علي فأمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أتخذ أنفا من ذهب.

دانتوں پر سونا جڑوانا

حضرت عرفجه بن اسعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دور جاهلیت میں کلاب کی لڑائی میں میری ناک کٹ گئی تو میں نے چاندی کی ناک بنوائی۔ اس سے بدبو آنے لگی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی ناک بنانے کا حکم فرمایا۔

✤ ✤ ✤

١٨٢٧ - حدثنا علي بن حجر ثنا الربيع بن بدر ومحمد بن يزيد الواسطي عن أبي الأشهب نحوه هذا حديث حسن إنما نعرفه من حديث عبد الرحمن بن طرفة وقد روى سلم بن زرير عن عبد الرحمن بن طرفة نحو حديث أبي الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة وقال ابن مهدي سلم بن رزين وهو وهم وزرير أصح وقد روي عن غير واحد من أهل العلم أنهم شدوا أسنانهم بالذهب وفي هذا الحديث حجة لهم.

علی بن حجر نے بواسطہ ربیع بن بدر اور محمد بن یزید واسطی ابوالاشہب سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے عبدالرحمٰن بن طرفہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سلم بن زریر نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے ابوالاشہب کی روایت جیسی روایت نقل کی۔ ابن مہدی نے سلم بن رزین نام بتایا لیکن یہ غلط ہے۔ زریر زیادہ صحیح ہے۔ متعدد اہل علم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے دانت سونے سے جڑوائے اس حدیث میں ان کے لیے دلیل ہے۔

✤ ✤ ✤

باب ١١١ ما جاء في النهي عن جلود السباع

١٨٢٨ - حدثنا أبو كريب ثنا ابن المبارك ومحمد بن بشر وعبد الله بن إسماعيل عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أبي المليح عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن جلود السباع أن تفترش.

درندوں کی کھال استعمال کرنا

حضرت ابوالملیح اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا۔

✤ ✤ ✤

١٨٢٩ - حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا سعيد عن قتادة عن أبي المليح عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن جلود السباع ولا نعلم أحدا قال عن أبي المليح عن أبيه غير سعيد

حضرت ابوالملیح اپنے والد سے راوی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ ہم سعید بن ابی عروبہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے جس نے ابوالملیح کے والد

بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

١٨٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ وَهَذَا أَصَحُّ.

بَابُ ١١٨٨ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٨٣١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

١٨٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ١١٨٩ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

١٨٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ.

١٨٣٤ - حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

نعلین مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے دو دو تسمے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان میں دو دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص صرف ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں پہنے یا دونوں اتار دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبیداللہ

وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ وَلَا نَعْرِفُ لِحَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَصْلًا۔

١٨٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ وَلَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

بَابُ ١١٠ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

١٨٣٦ - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ كُوفِيٌّ ثَنَا هُرَيْمٌ وَهُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ۔

١٨٣٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَهٰذَا أَصَحُّ هٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ مَوْقُوفًا وَهٰذَا أَصَحُّ۔

بَابُ ١١١ مَا جَاءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ

بن عمرو الرقی نے یہ حدیث بواسطہ معمر اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ محدثین کے نزدیک دونوں حدیثیں غیر صحیح ہیں۔ حارث بن نبہان ان کے نزدیک حافظ نہیں ہم بواسطہ قتادہ انس کی روایت کے لیے کوئی اصل نہیں پاتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور معمر کی روایت بواسطہ ابوعمار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح نہیں۔

ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں بسا اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی جوتا پہن کر چلتے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک جوتا پہن کر چلیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اسی طرح موقوف روایت نقل کی۔ یہ اصح ہے۔

پہلے کس پاؤں میں جوتا پہنے

١٨٣٨ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ١١٩٢ مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ

١٨٣٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ وَأَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَا ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الَّذِي رَوٰى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ثِقَةٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ إِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ هُوَ نَحْوُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا يَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللّٰهِ وَيُرْوٰى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ صَحِبْتُ الْأَغْنِيَاءَ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَكْثَرَ هَمًّا مِنِّي أَرٰى دَابَّةً خَيْرًا مِنْ دَابَّتِي وَثَوْبًا خَيْرًا مِنْ ثَوْبِي وَصَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ.

بَابُ ١١٩٣

١٨٤٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتداء کرے۔ اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے۔ پس چاہیے کہ پہنتے ہوئے دایاں اور اتارتے ہوئے بایاں پہلے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کپڑے میں پیوند لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارا دنیا سے صرف اتنا تعلق ہونا چاہیے جتنا سوار کا توشہ ہوتا ہے۔ مالداروں کی مجلس سے اجتناب کرو۔ اور پیوند لگائے بغیر کپڑے کو پرانا نہ کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے سنا فرماتے تھے صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔ صالح بن ابوحسان جن سے ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں۔ ثقہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک کہ اغنیاء کی مجلس سے اجتناب کرو ایسے ہی ہے جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے آدمی کو دیکھے جسے صورت اور رزق میں اس پر فضیلت دی گئی ہے تو وہ اپنے سے کم درجہ کے ان لوگوں کو دیکھے جن پر اسے فضیلت دی گئی ہے۔ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں عیب نہ نکالے عون بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں میں نے مالدار لوگوں کی مجلس اختیار کی تو میں نے کسی کو بھی اپنے سے زیادہ مغموم نہ پایا اپنے جانور سے بہتر جانور دیکھتا اور اپنے کپڑوں سے اچھے کپڑے دیکھتا (لیکن) جب فقراء کی مجلس اختیار کی تو مجھے راحت نصیب ہوئی۔

گیسو مبارک

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

١٧٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ ضَفَائِرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ مَكِّيٌّ وَأَبُو نَجِيحٍ اسْمُهُ يَسَارٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَعْرِفُ لِمُجَاهِدٍ سَمَاعًا عَنْ أُمِّ هَانِئٍ.

باب ١١٩٤

١٧٤٢ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيَّ يَقُولُ كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ بَصْرِيٌّ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ وَبُطْحٌ يَعْنِي وَاسِعَةً.

باب ١١٩٥

١٧٤٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلُ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ کے چار گیسو مبارک (گندھے ہوئے) تھے

یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ کے چار گندھے ہوئے گیسو مبارک تھے۔ یہ حدیث حسن ہے عبداللہ بن ابو نجیح مکی ہیں۔ ابو نجیح کا نام یسار ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ام ہانی سے مجاہد کے سماع کا مجھے علم نہیں۔

صحابہ کرام کی ٹوپیاں

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام کی ٹوپیاں سروں سے ملی ہوئی تھیں (اونچی نہیں تھیں) یہ حدیث منکر ہے۔ عبداللہ بن بسر بصری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے "بطح" کے معنی کشادہ کے ہیں۔

تہبند کہاں تک لٹکایا جائے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا گوشت حصہ پکڑ کر فرمایا۔ تہبند کی یہ جگہ ہے اگر نہ مانے تو تھوڑا سا نیچے یہ بھی نہ ہو تو تہبند کا ٹخنوں سے کوئی تعلق نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے ابو اسحٰق سے روایت کیا ہے۔

ف۔ یعنی ٹخنے ننگے ہونے چاہییں تہبند اتنا نیچے نہ ہو جس سے ٹخنے چھپ جائیں۔ (مترجم)

بَابُ ۱۱۹۶ اَلْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا نَعْرِفُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيَّ وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ۔

ٹوپی پر عمامہ باندھنا

حضرت ابوجعفر بن محمد بن رکانہ رضی اللہ عنہم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رکانہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی لڑی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور کفار کے درمیان فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا ہے

یہ حدیث غریب ہے۔

اس کی سند قائم نہیں۔ ہم نہ تو ابوالحسن عسقلانی کو پہچانتے ہیں اور نہ ہی ابن رکانہ کو۔

بَابُ ۱۱۹۷ مَا جَاءَ فِي الْخَاتَمِ مِنَ الْحَدِيدِ وَالصُّفْرِ

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَ أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْهِ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ يُكْنَى أَبَا طَيْبَةَ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ۔

لوہے اور پیتل کی انگوٹھی

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تمہیں اہل جہنم کا لباس پہنے ہوئے دیکھتا ہوں پھر دوبارہ آیا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے مجھے تم سے بتوں کی بو آتی ہے پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا کیا بات ہے میں تم پر جنتیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں اس شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا چاندی کی اور اسے بھی مثقال بھر سے کم رکھو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور یہ مروزی ہیں۔

ف۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ سونا جنتی لوگوں کے لیے ہے لہٰذا دنیا میں مردوں کے لیے جائز نہیں۔ (مترجم)

بَابُ ۱۱۹۸ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ

ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت

حضرت ابن ابو مریم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَأَنْ أَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ وَفِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي مُوسَى وَاسْمُهُ عَامِرٌ.

بَابُ ١١٩٩

١٨٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ١٢٠٠ مَا جَاءَ عَلَى مَا كَانَ يَأْكُلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٨٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هَذِهِ السُّفَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يُونُسُ هَذَا هُوَ يُونُسُ الْإِسْكَافُ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ.

بَابُ ١٢٠١ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑے کے پہننے، اور کجاوے پر ریشمی سرخ کپڑا ڈالنے نیز اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ آپ نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابو موسیٰ سے ابو بردہ بن ابو موسیٰ مراد ہیں۔ ان کا نام عامر ہے۔

یمنی چادر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے، یمنی، دھاری دار چادر تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابواب طعام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو (میز) دسترخوان پر کھانا کھایا اور نہ چھوٹی پیالیوں میں اور نہ ہی آپ نے چپاتی تناول فرمائی۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا صحابہ کرام کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے۔ فرمایا ان چمڑے کے دسترخوانوں پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن بشار کہتے ہیں۔ یہ یونس، یونس اسکاف ہیں۔ عبدالوارث نے بواسطہ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

خرگوش کھانا

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِيْ بِفَخِذِهَا أَوْ بِوَرِكِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهُ قَالَ قُلْتُ أَكَلَهُ قَالَ قَبِلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمَّارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِأَكْلِ الْأَرْنَبِ بَأْسًا وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ الْأَرْنَبِ وَقَالُوْا إِنَّهَا تَدْمَى۔

حضرت ہشام بن زید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم نے مرالظہران میں خرگوش کو بھگایا صحابہ کرام اس کے پیچھے دوڑے میں نے اس کو پکڑ لیا پھر اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے ایک سفید پتھر سے ذبح کیا اور اس کی ران یا سرین دے کر مجھے بارگاہ نبوی میں بھیجا آپ نے اسے تناول فرمایا۔ (ہشام فرماتے ہیں) میں نے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا تو حضرت انس نے فرمایا آپ نے قبول فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابر، عمار، محمد بن صفوان (محمد بن صیفی بھی کہا جاتا ہے) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ خرگوش کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے البتہ بعض علماء کے نزدیک خرگوش کا کھانا مکروہ ہے کیونکہ اسے حیض (خون) آتا ہے۔

بَابُ ۱۲۰۲ مَا جَاءَ فِيْ أَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کھانا کیسا ہے

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ أَكْلِ الضَّبِّ فَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أُكِلَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا تَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَذُّرًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوسعید، ابن عباس، ثابت بن ودیعہ، جابر اور عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ گوہ کھانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے جبکہ بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی آپ نے اسے گندگی کی وجہ سے نہیں کھایا۔

بَابُ ۱۲۰۳ مَا جَاءَ فِيْ أَكْلِ الضَّبُعِ

بجو کا کھانا

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ

حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کیا بجو شکار کی چیز ہے؟ انہوں نے

بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَقَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَلَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِأَكْلِ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الضَّبُعِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ وَرَوَى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ.

۱۸۵۲- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِسْمَاعِيلَ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ ثِقَةٌ.

فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے؟ حضرت جابر نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ بجو کے کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اس بات کے قائل ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے مکروہ ہونے کے بارے میں بھی روایت مذکور ہے اس کی سند قوی نہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ یحییٰ بن قطان فرماتے ہیں جریر بن حازم نے یہ حدیث بواسطہ عبداللہ بن عبید بن عمیر، ابن ابی عمار اور جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر نقل کی۔ ابن جریج کی حدیث اصح ہے۔

حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے کھانے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص بجو بھی کھاتا ہے؟ پھر میں نے بھیڑیے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کیا کوئی بھلا آدمی بھیڑیا بھی کھاتا ہے؟ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے بواسطہ اسماعیل بن مسلم، عبدالکریم بن امیہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض محدثین نے اسماعیل کے بارے میں کلام کیا ہے۔ عبدالکریم بن امیہ سے عبدالکریم بن قیس مراد ہیں اور یہ قیس بن ابی المخارق ہیں۔ عبدالکریم بن مالک جزری ثقہ ہیں۔

بَابُ ۱۲۳ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانا

۱۸۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا (اجازت دی) اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ اس باب

وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

میں حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے متعدد افراد نے بواسطہ عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ حماد بن زید نے بواسطہ عمرو بن دینار اور محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمہ سے سنا فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ، حماد بن زید سے احفظ ہیں۔

ف۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے۔ آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (شرح معانی الآثار۔ ج ۲۔ ص ۳۵۴)۔

بَابُ ۱۲۰ مَا جَاءَ فِيْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

گھریلو گدھوں کے گوشت کا حکم

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقعہ پر عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ أَرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ غَيْرُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ أَرْضَاهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ۔

سعید بن عبد الرحمن بواسطہ سفیان اور زہری، حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کے صاحبزادگان حضرت عبد اللہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں دونوں بھائیوں میں سے حضرت حسن بن محمد رضی اللہ عنہ زیادہ بہتر ہیں۔ سعید بن عبد الرحمن کے علاوہ دوسرے لوگوں نے ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عبد اللہ بن محمد زیادہ پسندیدہ ہیں۔

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقعہ پر ہر کچلی والے جانور، گھڑا کرکے نشانہ بنائے ہوئے جانور اور گھریلو گدھوں کو حرام فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، براء، ابن ابی اوفی،

وَالْحِمَارِ الْإِنْسِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَنَسٍ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا ذَكَرُوا حَرْفًا وَاحِدًا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

بَابُ ١٢٦ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ فِي آنِيَةِ الْكُفَّارِ

١٨٥٧ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ ثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ قَالَ أَنْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ هٰذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَرُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ثَعْلَبَةَ اسْمُهُ جُرْثُومٌ وَيُقَالُ جُرْهُمٌ وَيُقَالُ نَاشِبٌ وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

١٨٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي آنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ

انس، عرباض بن ساریہ، ابو ثعلبہ، ابن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث روایت کی اور صرف ایک حصہ نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے جانور کو حرام قرار دیا۔

کفار کے برتنوں میں کھانا

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ انہیں دھو کر پاک کر لو اور ان میں کھانا پکاؤ اور آپ نے ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابو ثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے۔ جرہم اور ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابو قلابہ اور ابو اسماء رحبی بھی حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں۔ پس ان کی ہانڈیوں میں پکاتے اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے صاف کر لیا کرو پھر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکاری زمین میں ہوتے ہیں تو کیسے کیا کریں؟ آپ نے فرمایا۔ جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لیا پھر اس نے شکار کو مار دیا تو کھا لو اور اگر سکھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا ہو تو بھی کھا لو اور جب اللہ تعالیٰ کا

فَرَّيْ فَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ ١٢٠ مَا جَاءَ فِي الْفَارَةِ تَمُوْتُ فِي السَّمْنِ

١٨٥٩ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَصَحُّ وَرَوٰى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ.

بَابُ ١٢١ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

١٨٦٠ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نام لے کر تیر پھینکو اور جانور مر جائے تو بھی کھالو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھی میں چوہا مر جائے تو اس کا حکم

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ چوہے اور اس کے گرد گھی کو نکال کر پھینک دو۔ اور باقی کو کھا لو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بواسطہ زہری اور عبید اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ بروایت حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ معمر نے بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں۔ بواسطہ معمر، زہری اور سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں غلطی ہے بواسطہ زہری، عبید اللہ اور ابن عباس حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہم) کی روایت صحیح ہے۔

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہ تو بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ہی اس کے ساتھ پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے

قَالَ لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَفْصَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ.

بھی پیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، عمر بن ابی سلمہ، سلمہ بن اکوع، انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن عیینہ نے بواسطہ زہری، اور ابوبکر بن عبید اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ معمر اور عقیل بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۰۹ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ

انگلیاں چاٹنا

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ انگلیاں چاٹ لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کس انگلی میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی سہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۲۱۰ مَا جَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

لقمہ گر پڑے تو کیا کیا جائے

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر پڑے تو تنکے وغیرہ لگنے والی چیز کو اس سے جدا کر کے کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے۔ نیز آپ نے فرمایا۔ جب تم میں

أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو وہ اس سے گندگی دور کر کے اسے کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے نیز آپ نے پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٦٤ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ وَقَدْ رَوَى يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ.

حضرت معلی بن راشد ابوالیمان اپنی دادی ام عاصم (سنان بن سلمہ کی ام ولد) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نبیشۃ الخیر ہمارے پاس آئے تو ہم پیالے میں کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیالے میں کھائے پھر اسے چاٹ لے تو پیالہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف معلی بن راشد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور کئی دوسرے ائمہ نے یہ حدیث معلی بن راشد سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۲۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسَطِ الطَّعَامِ

کھانے کے درمیان سے کھانا مکروہ ہے

١٨٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے لہٰذا کناروں سے کھاؤ اور بیچ میں سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عطاء بن سائب سے معروف ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے عطاء بن سائب سے روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہے۔

بَابُ ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ

لہسن اور پیاز کا کھانا

١٨٦٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم

سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَقُرَّةَ وَابْنِ عُمَرَ.

بَابُ (٢١٣) مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ أَكْلِ الثُّوْمِ مَطْبُوْخًا

١٨٦٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ أَيُّوْبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى أَبُوْ أَيُّوْبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الثُّوْمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيْحِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٨٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ ثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيْحٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ إِلَّا مَطْبُوْخًا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ إِلَّا مَطْبُوْخًا قَوْلَهُ.

١٨٦٩ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ الثُّوْمِ إِلَّا مَطْبُوْخًا هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ وَرُوِيَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس میں سے کھایا پہلی مرتبہ فرمایا "لہسن" پھر فرمایا لہسن، پیاز اور گندنے میں سے، وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوایوب، ابوہریرہ، ابوسعید، جابر بن سمرہ، قرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

✣ ✣ ✣

پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے موقع پر) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں اقامت گزیں ہوئے تو آپ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ کھانا تناول فرمانے کے بعد بچا ہوا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر بھیج دیتے۔ ایک دن حضرت ابوایوب نے کھانا بھیجا تو آپ نے اس سے کچھ بھی نہ کھایا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے حاضر ہونے پر عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس میں لہسن تھا، اس لیے نہیں کھایا۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا "نہیں" بلکہ میں اسے اس کی بو کی وجہ سے پسند نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچے لہسن سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ آپ کے قول کے طور پر منقول ہے

✣ ✣ ✣

✣ ✣

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ انھوں نے کچے لہسن کو کھانا ناپسند فرمایا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بواسطہ شریک بن حنبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً

١٨٧٠ - حدثنا الحسن بن الصباح البزار ثنا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن أبي يزيد عن أبيه عن أم أيوب أخبرته أن النبي صلى الله عليه وسلم نزل عليهم فتكلفوا له طعاما فيه بعض هذه البقول فكره أكله فقال لأصحابه كلوه فإني لست كأحدكم إني أخاف أن أوذي صاحبي هذا حديث حسن صحيح غريب وأم أيوب هي امرأة أبي أيوب الأنصاري حدثنا محمد بن حميد ثنا زيد بن الحباب عن أبي خلدة عن أبي العالية قال الثوم من طيبات الرزق وأبو خلدة اسمه خالد بن دينار وهو ثقة عند أهل الحديث وقد أدرك أنس بن مالك وسمع منه وأبو العالية اسمه رفيع وهو الرياحي قال عبد الرحمن بن مهدي كان أبو خلدة خيارا مسلما.

رسلاً بھی مروی ہے۔

حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیام فرمایا۔ انہوں نے آپ کے لیے کھانے کا انتظام فرمایا۔ کھانا ان سبزیوں میں سے کچھ ڈالی تھی۔ آپ نے اس کا کھانا ناپسند فرمایا۔ اور صحابہ کرام سے فرمایا تم کھاؤ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ساتھی (فرشتوں) کو اس سے تکلیف نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ام ایوب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ لہسن پاکیزہ رزق میں سے ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے سماع کیا۔ ابو العالیہ کا نام رفیع ہے اور یہ ریاحی ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں ابو خلدہ بہترین مسلمان تھے۔

فائدہ:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بشر ہیں۔ آپ کو ہمارے جیسے بشر کہنا سراسر بے ادبی گستاخی اور جہالت ہے۔ کوئی مومن اس قسم کا ناشائستہ اور گستاخانہ کلمہ زبان پر نہیں لا سکتا۔ (مترجم)

باب ٢٤ ما جاء في تخمير الإناء وإطفاء السراج والنار عند المنام

سوتے وقت برتن ڈھانکنا نیز چراغ اور آگ کو بجھا دینا

١٨٧١ - حدثنا قتيبة عن مالك عن أبي الزبير عن جابر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أغلقوا الباب وأوكئوا السقاء وأكفئوا الإناء أو خمروا الإناء وأطفئوا المصباح فإن الشيطان لا يفتح غلقا ولا يحل وكاء ولا يكشف آنية فإن الفويسقة تحرق على الناس بيتهم وفي الباب عن ابن عمر وأبي هريرة وابن عباس هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) دروازے بند کر دو برتن اوندھے کر دو یا ڈھانپ دو اور چراغ گل کر دو۔ کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا۔ مشکیزے کی رسی نہیں کھولتا اور برتن کو ننگا نہیں کرتا۔ نیز چوہیا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۱۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

دو کھجوروں کو ملا کر کھانا

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت سعد مولیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۱۶ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

کھجور کا استحباب

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَى امْرَأَةِ أَبِي رَافِعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمیٰ زوجہ ابورافع سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۲۱۷ مَا جَاءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ

کھانا کھانے کے بعد شکر ادا کرنا

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس

بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَعَآئِشَۃَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاہُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ نَحْوَہٗ وَلَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ زَکَرِیَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ۔

بندے سے راضی ہوتا ہے جو کسی چیز سے کھا۔ نے یا پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر، ابو سعید، عائشہ، ابوایوب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ متعدد حضرات نے اسے زکریا بن ابو زائدہ سے اس کے ہم معنی روایت کیا ہم اسے صرف زکریا بن ابو زائدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ١٢١٨ مَا جَاءَ فِی الْاَکْلِ مَعَ الْمَجْذُوْمِ

مجذوم کے ساتھ کھانا کھانا

١٨٧٦۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَشْقَرُ وَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَا ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَۃَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّھِیْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَہٗ مَعَہٗ فِی الْقَصْعَۃِ ثُمَّ قَالَ کُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَۃَ ھٰذَا شَیْخٌ بَصْرِیٌّ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَۃَ شَیْخٌ اٰخَرُ مِصْرِیٌّ اَوْثَقُ مِنْ ھٰذَا وَاَشْھَرُ وَرَوٰی شُعْبَۃُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّھِیْدِ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ اَنَّ عُمَرَ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ وَحَدِیْثُ شُعْبَۃَ اَشْبَہُ عِنْدِیْ وَاَصَحُّ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں شامل کر دیا۔ پھر فرمایا اللہ کے نام سے اس پر اعتماد اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ یونس بن محمد مفضل بن فضالہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مفضل بن فضالہ بصری شیخ ہیں۔ ایک مفضل بن فضالہ مصری شیخ ہیں۔ جو ان سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔

شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حبیب بن شہید، ابن بریدہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا الخ۔

میرے (امام ترمذی کے) نزدیک شعبہ کی روایت اشبہ اور اصح ہے۔

بَابُ ١٢١٩ مَا جَاءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

١٨٧٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ ھٰذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جب کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعید

حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ نَضْرَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَجَهْجَاهٍ الْغِفَارِیِّ وَمَیْمُوْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو۔

١٨٧٨۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَیْفٌ کَافِرٌ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ اُخْرٰی فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهٗ حَتّٰی شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِیَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِاُخْرٰی فَلَمْ یَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

بَابُ ١٣٢ مَا جَاءَ فِیْ طَعَامِ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ

١٨٧٩۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ کَافِی الْاَرْبَعَةِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی جَابِرٌ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ یَکْفِی الثَّمَانِیَةَ۔

١٨٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

ابو نضرہ، ابو موسیٰ، جہجاہ غفاری، میمونہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک کافر مہمان ہوا۔ آپ نے اس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم فرمایا وہ دوہی گئی تو وہ تمام دودھ پی گیا پھر دوسری بکری کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا۔ پھر ایک اور دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا۔ یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسری صبح وہ اسلام لے آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بکری دوہنے کا حکم دیا۔ وہ دوہی گئی تو اس نے تمام دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا حکم فرمایا۔ وہ دوہی گئی تو سارا دودھ نہ پی سکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے۔ اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہے۔ اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک کا کھانا دو کو، دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو کافی ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، اعمش

بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

ابوسفیان اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابُ ۱۲۲۱ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانا

١٨٨١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ هٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ سِتَّ غَزَوَاتٍ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ وَاقِدٌ وَيُقَالُ وَقْدَانُ أَيْضًا وَأَبُو يَعْفُورٍ الْآخَرُ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہم ٹڈیاں کھاتے تھے۔ سفیان عیینہ نے ابو یعفور سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی اور چھ غزوات کا ذکر کیا سفیان ثوری نے ابو یعفور سے روایت کرتے ہوئے سات غزوات کہا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو یعفور کا نام واقد ہے۔ وقدان بھی کہا جاتا ہے۔ ایک دوسرے ابو یعفور ہیں جن کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے۔

١٨٨٢۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کئی جنگوں میں شرکت کی۔ ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے، ہم سے محمد بن بشار نے (بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے) یہ حدیث بیان کی۔

بَابُ ۱۲۲۲ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت اور دودھ

١٨٨٣۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجاست خور جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا۔ اس باب

الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثوری نے بواسطہ ابن ابی نجیح اور مجاہد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے، نجاست خور جانور کے دودھ اور مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی عدی نے بواسطہ سعید بن عروبہ، قتادہ، عکرمہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

فائدہ: نجاست خور جانور یا پرندے کے گوشت اور دودھ سے ممانعت اس وقت ہے جب اس کے گوشت اور دودھ میں نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے۔ ایسی صورت میں اسے بند رکھا جائے۔ یہاں تک کہ اثر نجاست زائل ہو جائے پھر اس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے اور دودھ پیا جا سکتا ہے۔ اگر اثر ظاہر نہ ہو تو بند رکھنے کے بغیر بھی کھا پی سکتے ہیں۔ لیکن بند رکھنا بہتر ہے۔ زرعی (مترجم)

بَابُ ۲۲۳ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ — مرغ کھانا

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ زَهْدَمٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَهْدَمٍ وَأَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ۔

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مرغ کھا رہے تھے، فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور زہدم سے کئی طرق سے مروی ہے۔ ہم اسے صرف زہدم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو العوام سے عمران قطان مراد ہیں۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ أَبِي مُوسَى

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ دُجَاجٍ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ ۔

کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس حدیث میں اس کے علاوہ بھی واقعہ مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب سختیانی نے یہ حدیث بواسطہ قاسم تیمی اور ابو قلابہ زہدم جرمی سے روایت کی ہے۔

* * *

باب ۱۲۴ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحُبَارٰى

سرخاب کا گوشت کھانا

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ سَفِيْنَةَ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَيَقُوْلُ بُرَيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ ۔

حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سرخاب کا گوشت کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک بھی روایت کرتے ہیں۔ انہیں برید بن عمر بن سفینہ بھی کہا جاتا ہے۔

باب ۱۲۵ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشِّوَاءِ

بھنا ہوا گوشت کھانا

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُغِيْرَةِ وَأَبِيْ رَافِعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا آپ نے اسے تناول فرمایا اور پھر وضو کیے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حارث، مغیرہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

* *

فائدہ:۔ حدیث بالا سے معلوم ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا جن احادیث میں اس قسم کا کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے کا ذکر ہے وہاں محض ہاتھ دھونا اور کلی کرنا مراد ہے اصطلاحی وضو مراد نہیں ہے۔
(مترجم)

باب ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

ٹیک لگا کر کھانا

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ وَرَوٰى زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تو ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے حضرت علی بن اقمر کی روایت سے پہچانتے ہیں زکریا بن ابوزائدہ، سفیان بن سعید اور کئی دوسرے حضرات نے اسے علی بن اقمر سے روایت کیا ہے۔ شعبہ نے بواسطہ سفیان ثوری، علی بن اقمر سے یہ حدیث روایت کی۔

بَابُ ۱۲۲ مَا جَاءَ فِيْ حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوْا ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مسہر نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

بَابُ ۱۲۳ مَا جَاءَ فِيْ إِكْثَارِ الْمَرَقَةِ

شوربہ زیادہ رکھنا

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ ثَنَا أَبِيْ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرٰى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ هُوَ الْمُعَبِّرُ

حضرت علقمہ بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو شوربہ زیادہ رکھے اگر اسے کھانے کو گوشت نہیں ملے گا تو شوربہ تو مل جائے گا یہ بھی تو ایک قسم کا گوشت ہی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی محمد بن فضاء کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن فضاء معبر ہیں۔ سلیمان بن حرب

وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلْقَمَةُ وَهُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ.

نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ علقمہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَنْقَزِيُّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ وَإِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھے اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے (مسلمان) بھائی سے خندہ روئی سے ہی پیش آئے۔ جب گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو شوربہ زیادہ رکھو اور اس سے اپنے پڑوسی کو (کم از کم) چلو بھر دے دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اسے ابوعمران جونی سے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۲۲۹ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ

ثرید کی فضیلت

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ کامل ہوئے اور عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران آسیہ زوجہ فرعون کامل ہوئیں۔ دوسری عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے ثرید کو باقی کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۳۰ مَا جَاءَ انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا

گوشت دانتوں سے نوچنا

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِي أَبِي فَدَعَا أُنَاسًا فِيهِمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے میری شادی کی اور چند لوگوں کو بلایا ان میں صفوان بن امیہ بھی تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ۔ کیونکہ یہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُعَلِّمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ.

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

۱۸۹۵ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ أَيُّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۹۶ ـ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَدُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَيَّانَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ ابْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ.

۱۸۹۷ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ يَحْيَى مِنْ وَلَدِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

زیادہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، ہم اس حدیث کو صرف عبدالکریم کی روایت سے پہچانتے ہیں بعض اہل علم نے عبدالکریم معلم کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ ایوب سختیانی بھی ان میں سے ہیں۔

چھری سے کاٹ کر گوشت کھانے کی اجازت

حضرت جعفر بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بکری کا شانہ چھری سے کاٹا اور پھر اس سے کھایا پھر (نیا) وضو کیے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین گوشت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور آپ کو اس کا بازو پیش کیا گیا۔ آپ کو وہ پسند تھا چنانچہ آپ نے اس سے دانتوں کے ساتھ نوچ کر کھایا۔ اس باب میں حضرت مسعود، عائشہ، عبداللہ بن جعفر اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے۔ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

* * *

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بازو کا گوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند نہ تھا بلکہ بات یہ تھی کہ آپ کو کبھی کبھار گوشت ملتا تھا۔

الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الذِّرَاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غِبًّا وَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ أَعْجَلُهَا نُضْجًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

بَابُ ٣٣ مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ

١٨٩٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

١٨٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ هَانِئٍ، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيدٍ.

١٩٠٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

١٩٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ أَوِ الْأُدْمُ الْخَلُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

١٩٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ

تو اس کی طرف جلدی فرماتے۔ کیونکہ وہ جلدی پک جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

سرکہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

مبارک بن سعید کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالنوں میں سے ہے۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بواسطہ یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ یہ فرق ہے کہ انہوں نے کہا بہترین سالن یا سالنوں میں سے بہترین سرکہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ہشام بن عروہ سے صرف سلیمان بن بلال کی روایت سے معروف ہے۔

حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے

بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِّبِيهِ فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدْمٍ فِيهِ خَلٌّ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأُمُّ هَانِئٍ مَاتَتْ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِزَمَانٍ ۔

پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں البتہ روٹی کا ایک خشک ٹکڑا اور سرکہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لاؤ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ام ہانی کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ام ہانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ (کی شہادت) کے کچھ بعد انتقال فرمایا۔

بَابُ ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْبِطِّيخِ بِالرُّطَبِ

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ ۔

تربوز کو کھجور کے ساتھ کھانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔ یزید بن رومان نے یہ حدیث بواسطہ عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۲۳ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ۔

ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۲۴ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اونٹوں کے پیشاب کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں بھیج دیا۔ اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث صحیح

وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَرِدَ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ رَوَاهُ أَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَرَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ۔

ثابت کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے ابو قلابہ نے بلاواسطہ اور سعید بن عروبہ نے بواسطہ قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔

فائدہ :- پیشاب پینا جائز نہیں یہ ایک مخصوص واقعہ تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص حالات کے تحت ایک خاص جماعت کو اجازت فرمائی۔

باب ١٢٣٢ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا

١٩٠٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ أَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَقَيْسٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَأَبُوْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِيْنَارٍ۔

حضرت سلمان فرماتے ہیں میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت بعد میں ہاتھ دھونے اور کلی کرنے میں ہے میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کھانے کی برکت پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے میں ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف قیس بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور قیس حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو ہاشم رمانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

باب ١٢٣٣ فِي تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

١٩٠٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا أَلَا نَأْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم وضو کیلئے پانی نہ لائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے عمرو بن دینار نے اسے بواسطہ سعید بن حویرث حضرت ابن عباس

دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُوضَعَ الرَّغِيفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ.

بَابُ ۱۲۳۹ مَا جَاءَ فِي اَكْلِ الدُّبَّاءِ

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِي طَالُوتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَاْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُولُ يَا لَكِ شَجَرَةً مَا اُحِبُّكِ اِلَّا لِحُبِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنِي مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

بَابُ ۱۲۴۰ مَا جَاءَ فِي اَكْلِ الزَّيْتِ

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهٖ فَاِنَّهٗ شَجَرَةٌ مُبَارَكَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا پسند نہیں فرماتے تھے نیز آپ روٹیوں کو پیالے کے نیچے رکھنا بھی پسند نہ فرماتے تھے۔

کدو کھانا

حضرت ابو طالوت فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو وہ کدو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے اے درخت! تیری کیا شان ہے تو مجھے کس قدر محبوب ہے (اور یہ محبت صرف) اس لیے (ہے) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تجھے محبوب رکھتے تھے اس باب میں حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ پیالے میں کدو کے ٹکڑے تلاش کر رہے تھے پس میں اس وقت سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

زیتون کھانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں جو معمر سے راوی ہیں۔ عبدالرزاق کی اس حدیث میں اضطراب ہے کبھی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کبھی وہ شک کے ساتھ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَلَى الشَّكِّ فَقَالَ أَحْسِبُهُ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

١٩١١- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ.

١٩١٢- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَطَاءٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى.

روایت کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ بواسطہ عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کبھی بواسطہ ابن اسلم اور اسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

ابو داؤد سلیمان نے بواسطہ عبدالرزاق، معمر از زید بن اسلم اور ان کے والد اسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو یہ مبارک درخت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ہم اسے عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ١٣٣ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ

غلام کے ساتھ کھانا

١٩١٣- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا إِيَّاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو خَالِدٍ وَالِدُ إِسْمَاعِيلَ اسْمُهُ سَعْدٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا خادم تمہارے کھانے کے لیے گرمی اور دھواں برداشت کرتا ہے۔ تو چاہیے کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھا لو۔ اگر انکار کرے تو ایک لقمہ لے کر اسے کھلا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو خالد، اسماعیل کے والد ہیں۔ ان کا نام سعد ہے

بَابُ ١٣٤ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

کھانا کھلانے کی فضیلت

١٩١٤- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا عُثْمَانُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُورَثُوا الْجِنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

علیہ وسلم نے فرمایا سلام (کرنا) پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور کھوپڑیوں پر مارو (جہاد کرو) جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، ابن عمر، انس، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانی (اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں) سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۹۱۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمٰن کی عبادت کرو کھانا کھلاؤ۔ اور سلام کو رواج دو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۲ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعَشَاءِ

رات کے کھانے کی فضیلت

۱۹۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَنْبَسَةُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَلَّاقٍ مَجْهُولٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کا کھانا (ضرور) کھاؤ اگرچہ مٹھی بھر کھجوریں ہی ہوں۔ کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا بوڑھا کر دیتا ہے۔

یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عنبسہ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

بَابُ ۱۲۳ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

۱۹۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ يَا بُنَيَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا، فرمایا بیٹا! قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ ہشام بن عروہ، ابو وجزہ سعدی اور قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی کے واسطے سے بھی حضرت

مَالِكٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔ ہشام بن عروہ کے اصحاب نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السَّوِيَّةِ أَبُو الْهُذَيْلِ قَالَ ثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأُتِينَا بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِي فِي نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُ اللَّهِ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

حضرت عکراش بن ذویب کہتے ہیں۔ بنو مرہ بن عبید نے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دے کر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ میں مدینہ طیبہ پہنچا تو آپ کو مہاجرین و انصار کے درمیان بیٹھا ہوا پایا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ اس پر ہمارے سامنے ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سارا ثرید اور گوشت کے ٹکڑے تھے۔ ہم نے آگے بڑھ کر کھانا شروع کیا میں نے اپنا ہاتھ بے ترتیبی سے ادھر ادھر پھیرنا شروع کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے سے کھایا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اے عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی ہے۔ پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی خشک یا تر کھجوریں تھیں (عبیداللہ کو شک ہے) میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کر دیا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پورے تھال میں چکر کاٹ رہا تھا۔ فرمایا عکراش! جہاں سے جی چاہے کھاؤ کیونکہ یہ ایک رنگ کے نہیں ہیں۔ پھر پانی لایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اقدس دھوئے اور ہاتھوں کی تری کو چہرۂ انور، بازوؤں اور سر پر ملا اور فرمایا عکراش! یہ اس کھانے سے وضو ہے جسے آگ جلا دے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف علاء بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ علاء اس حدیث میں متفرد ہیں اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوتَةِ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ

۱۹۲۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو بَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اٰخِرُ أَبْوَابِ الْأَطْعِمَةِ

تو بسم اللہ پڑھے، اگر شروع میں بھول جائے تو کہے "بسم اللہ فی اولہ وآخرہ" اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ صحابہ کرام کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اس نے دو لقموں میں سارا کھانا کھا لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تمہیں کافی ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح

چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بہت حساس ہے۔ پس اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو جو شخص اس حالت میں سو گئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے نفس کو ملامت کرے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ بواسطہ سہیل بن ابی صالح ان کے والد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہاتھوں میں چکنائی لگے ہوئے سو جائے پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے حدیث اعمش سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

ابواب طعام ختم ہوئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۲۳ مَا جَاءَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ

۱۹۲۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ اَبُوْ زَكَرِيَّا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعُبَادَةَ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۱۹۲۳۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پینے کے ابواب

شرابی کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ جو شخص دنیا میں شراب پیے اور اسی عادت میں مرجائے تو آخرت میں نہیں پیے گا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعید، عبداللہ بن عمرو، عبادہ، ابومالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیے اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ دوبارہ پیئے تو پھر چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور اگر پھر پیئے تو اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور اگر چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا۔ پوچھا

قِيلَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۲۳۲ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۱۹۲۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

۱۹۲۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي مُوسَى وَالْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ وَدَيْلَمٍ وَمَيْمُونَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَقُرَّةَ الْمُزَنِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۲۳۳ مَا جَاءَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

گیا اے ابو عبدالرحمٰن! نہر خبال کیا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا دوزخیوں کی پیپ کی ایک نہر ہے۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

ہر نشہ آور چیز حرام ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے نبیذ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ پینے کی ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن مسعود، ابو سعید، ابو موسیٰ، اشج عصری، دیلم، میمونہ، عائشہ، ابن عباس، قیس بن سعد، نعمان بن بشیر، معاویہ، عبداللہ بن مغفل، ام سلمہ، بریدہ، ابو ہریرہ وائل بن حجر اور قرہ مزنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ ابو سلمہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ متعدد افراد نے بواسطہ محمد بن عمرو، ابو سلمہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابو سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

جس کا زیادہ پینا نشہ لائے اسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابن عمر، اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى بْنِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ أَحَدُهُمَا فِي حَدِيْثِهِ الْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَالرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ وَأَبُوْ عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَيُقَالُ عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس سے ایک فرق (تین صاع کا پیمانہ) نشہ لائے، اس سے ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔ ایک راوی نے "حسوہ" کا لفظ کہا۔ (مطلب ایک ہے) یہ حدیث حسن ہے۔

لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابو عثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی روایت کی مثل نقل کی۔

ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے۔ عمر بن سالم بھی کہا گیا ہے۔

بَابُ ۱۲۲۹ مَا جَاءَ فِي نَبِيْذِ الْجَرِّ

سبز گھڑے کی نبیذ

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى وَأَبِي سَعِيْدٍ وَسُوَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا آپ نے فرمایا ہاں۔ طاؤس نے کہا اللہ کی قسم میں نے ابن عمر سے یہ سنا ہے۔ اس باب میں ابن ابی اوفیٰ، ابو سعید، سوید، عائشہ، ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۵۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ

۱۹۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ أَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ أَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا أَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَأَمَرَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمُرَ وَسَمُرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِذِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُونَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۷۵۱ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الظُّرُوفِ

۱۹۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۳۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي

کدو کے خول چوبی برتن اور سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے کی ممانعت

حضرت زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کن سے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا اپنی زبان میں بتایئے اور ہماری زبان میں اس کی وضاحت کیجیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا اور یہ سبز روغنی گھڑا ہوتا ہے۔ کدو سے یعنی کدو کے خول سے منع فرمایا اور نقیر سے منع فرمایا اور یہ کھجور کی جڑ ہوتی ہے جس کو اندر سے کھودا جاتا ہے یا کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے مزفت سے منع فرمایا۔ اور یہ رال کا روغنی برتن ہے اور مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن عباس، ابو سعید، ابو ہریرہ، عبدالرحمٰن بن یعمر، سمرہ انس، عائشہ، عمران بن حصین، عائذ بن عمرو، حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت

حضرت سلیمان بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (شراب کے) برتنوں سے روکا کرتا تھا بیشک برتن نہ تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں سے منع

الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الْأَنْصَارُ فَقَالُوْا لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلَا إِذًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

فرمایا تو انصار نے شکایت کی کہ ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوہریرہ، ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۵۲ مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

مشکیزے میں نبیذ بنانا

۱۹۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ أَعْلَاهُ لَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً وَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ بنایا کرتے تھے۔ اس کا وہ حصہ دھاگے سے باندھ دیا جاتا جہاں سے پانی لینے کے لیے سوراخ ہوتا ہے۔ ہم صبح کے وقت نبیذ بناتے اور آپ شام کو نوش فرماتے۔ شام کو نبیذ بناتے اور آپ بوقت صبح نوش فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یونس بن عبید کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث دوسرے طرق سے بھی مذکور ہے۔

بَابُ ۱۲۵۳ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِيْ يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

جن غلوں سے شراب بنائی جاتی ہے

۱۹۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک گندم سے شراب ہے۔ جو سے شراب ہے۔ کھجور سے شراب ہے۔ انگور سے شراب ہے۔ اور شہد سے شراب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ نَحْوَهٗ وَرَوٰى أَبُوْ حَيَّانَ

حضرت ابن حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ گندم سے شراب ہے۔ آگے یہی حدیث

التَّیْمِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ قَالَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ۔

۱۹۳۵۔ اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ التَّیْمِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ یَحْیَى بْنُ سَعِیْدٍ لَمْ یَكُنْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بِالْقَوِیِّ۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كَثِیْرٍ السُّحَیْمِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اَبُوْ كَثِیْرٍ السُّحَیْمِیُّ هُوَ الْغُبَرِیُّ اسْمُهُ یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غُفَیْلَةَ۔

بَابُ ۱۳۵۲ مَا جَاءَ فِیْ خَلِیْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ یُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِیْعًا هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَكِیْعٍ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُخْلَطَ بَیْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُخْلَطَ بَیْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الْجِرَارِ اَنْ یُنْبَذَ فِیْهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اُمِّهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

ذکور ہے۔

٭ ٭ ٭

احمد بن منیع نے بواسطہ عبداللہ بن ادریس، ابوحیان تیمی، شعبی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ گندم سے شراب ہے۔ یہ ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اصح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ ابراہیم بن مہاجر قوی نہیں تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہے۔ یعنی کھجور اور انگور سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوکثیر سحیمی، غبری ہیں۔ ان کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔

٭ ٭ ٭

کچی پکی کھجور ملانا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملانے نیز انگور اور کھجور ملانے سے منع فرمایا نیز سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس، جابر، ابوقتادہ، ابن عباس ام سلمہ اور معبد بن کعب (بواسطہ والدہ) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۵۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ۔

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینا

حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ نے پانی مانگا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لایا آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں نے اس کو منع کیا تھا لیکن اس نے نہ مانا (حالانکہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور حریر و دیبا (ریشمی کپڑے) پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں اس باب میں حضرت ام سلمہ، براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۵۶ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيلَ الْأَكْلُ قَالَ ذَاكَ أَشَدُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُودِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُودِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ وَالْجَارُودُ وَهُوَ ابْنُ الْمُعَلَّى يُقَالُ ابْنُ

کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ پوچھا گیا کھانے کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا یہ تو اس سے زیادہ سخت ہے۔

حضرت جارود بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسی طرح کئی حضرات نے یہ حدیث بواسطہ سعید قتادہ، ابومسلم اور جارود، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ بواسطہ قتادہ، یزید بن عبداللہ بن شخیر، ابومسلم اور جارود، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے۔ جارود بن معلی کو ابن العلاء کہا جاتا ہے۔ ابن معلی صحیح تام

الْعَلَاءِ وَالصَّحِيحُ ابْنُ الْمُعَلَّى۔

ہے۔

بَابُ ۱۲۵ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ابْنِ سَلْمٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْبَزَرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبُو الْبَزَرِيِّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عُطَارِدٍ۔

کھڑے ہو کر پینے کی اجازت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چلتے پھرتے کھاتے اور کھڑے ہو کر پیتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح عبید اللہ بن عمر کی روایت سے غریب ہے۔ عمران بن حدیر نے یہ حدیث بواسطہ ابو بزری، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

ابو بزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، سعد، عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد، دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پیتے دیکھا ہے۔

ف۔ زمزم کا پانی اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔ اس کے علاوہ کھڑے ہو کر پینے سے ممانعت ہے۔ البتہ کوئی معقول عذر مستثنیٰ ہے۔ (مترجم)

بَابُ ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں سانس لینا

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی نوش فرماتے وقت تین سانس لیتے اور فرماتے کہ یہ زیادہ خوشگوار

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ أَبِيْ عِصَامٍ عَنْ أَنَسٍ وَرَوٰى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلٰثًا

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلٰثًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ عَنِ ابْنٍ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ هُوَ أَبُوْ فَرْوَةَ الرُّهَاوِيُّ۔

بَابٌ ۱۲۵۹ مَا ذُكِرَ فِي الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قُلْتُ هُوَ أَقْوٰى أَمْ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ قَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُهُمَا عِنْدِيْ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ مِنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ وَالْقَوْلُ عِنْدِيْ مَا قَالَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ وَأَكْبَرُ وَقَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ

اور سیراب کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ھشام دستوائی بواسطہ ابو عصام، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

عزرہ بن ثابت بواسطہ ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن (سے پانی پینے) میں تین سانس لیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس سے نہ پیو۔ بلکہ دو دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو۔ پانی پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور فراغت پر "الحمد للہ" کہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ یزید بن سنان جزری، ابو فروہ رہاوی ہیں۔

دو بار سانس لیکر پینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت دو مرتبہ سانس لیا کرتے تھے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ رشدین بن کریب زیادہ قوی ہیں یا محمد بن کریب؟ انہوں نے فرمایا کس بات نے انہیں قریب کیا۔ میرے نزدیک رشدین کریب ارجح ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا محمد بن کریب رشدین بن کریب کی نسبت ارجح ہیں۔ میری (امام ترمذی کی) رائے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کی رائے کے مطابق ہے کہ رشدین بن کریب ارجح اور اکبر ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پایا اور انکی زیارت کی۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور

ورآءه وهما اخوان وعندهما مناكير

باب ۱۳۶ ماجاء في كراهية النفخ في الشراب

۱۹۴۹ - حدثنا علي بن خشرم ثنا عيسى بن يونس عن مالك بن انس عن ايوب وهو ابن حبيب انه سمع ابا المثنى الجهني يذكر عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن النفخ في الشراب فقال رجل القذاة اراها في الاناء فقال اهرقها قال فاني لا اروى من نفس واحد قال فابن القدح اذا عن فيك هذا حديث حسن صحيح.

۱۹۵۰ - حدثنا ابن ابي عمر ثنا سفيان عن عبد الكريم الجزري عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتنفس في الاناء او ينفخ فيه هذا حديث حسن صحيح.

باب ۱۳۷ ماجاء في كراهية التنفس في الاناء

۱۹۵۱ - حدثنا اسحاق بن منصور ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا شرب احدكم فلا يتنفس في الاناء هذا حديث حسن صحيح.

باب ۱۳۸ ماجاء في النهي عن اختناث الاسقية

۱۹۵۲ - حدثنا قتيبة ثنا سفيان عن الزهري عن عبيد الله ابن عبد الله عن ابي سعيد رواية انه نهى عن اختناث الاسقية وفي الباب عن جابر

دونوں کے پاس منکر روایات ہیں۔

پانی میں پھونکنا منع ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں پھونکنے سے منع فرمایا ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ دیکھوں فرمایا اسے گرا دو۔ اس نے کہا میں ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا فرمایا پیالہ اپنے منہ سے دور کرو (اور سانس لے کر پھر پیو۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

برتن میں سانس لینا مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

مشکیزہ (وغیرہ) اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مشکیزہ (وغیرہ) ٹیڑھا کر کے (منہ لگا کر) پانی پینے سے منع کیا گیا ہے اس باب میں حضرت جابر، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم

وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

بَابُ ۱۲۶۳ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

۱۹۵۳ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِیْسَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُنَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰی قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِیْهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِصَحِیْحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ یُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَلَا اَدْرِیْ سَمِعَ مِنْ عِیْسٰی اَمْ لَا.

۱۹۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَیَزِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ هُوَ اَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ وَهُوَ اَقْدَمُ مِنْهُ مَوْتًا.

بَابُ ۱۲۶۴ مَا جَاءَ اَنَّ الْاَیْمَنِیْنَ اَحَقُّ بِالشُّرْبِ

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِیْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ الْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حسن صحیح ہے۔

مندرجہ بالا مسئلہ میں اجازت

حضرت عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس کھڑے ہوئے اور اسے ٹیڑھا کر کے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا۔ اس باب میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ عبداللہ بن عمر (راوی) کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا گیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہیں عیسیٰ سے سماع حاصل ہے یا نہیں؟

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ اپنی دادی کبشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ سے منہ لگا کر کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا۔ (اس کے بعد) میں نے اٹھ کر مشکیزہ کا وہ حصہ (تبرک رکھنے کے لیے) کاٹ لیا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یزید بن یزید، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے بھائی ہیں اور ان سے پہلے فوت ہوئے۔

پینے میں دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ لایا گیا۔ جس میں پانی ملایا گیا تھا آپ کی داہنی جانب ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے نوش فرما کر (بچا ہوا) اعرابی کو دیا اور فرمایا دایاں پھر دایاں (زیادہ مستحق ہیں) اس باب میں حضرت ابن عباس، سہل بن سعد، ابن عمر اور عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٣٣ مَا جَاءَ اَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

١٩٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ ٣٣٦ مَا جَاءَ اَيُّ الشَّرَابِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٩٥٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

١٩٥٨ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ وَهٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پلانے والا آخر میں پیئے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پانی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام پانیوں میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی زیادہ پسند تھا۔ کئی افراد نے ابن عیینہ سے اسی طرح یعنی بواسطہ معمر، زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا لیکن صحیح وہ ہے جو زہری نے مرسلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں)

حضرت زہری سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا پانی بہتر ہے؟ فرمایا میٹھا اور ٹھنڈا۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور زہری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب

بَابُ ۱۲۶۵ مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَبَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَرَوَى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ فرمایا اپنی ماں سے۔ پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا اپنے باپ سے پھر حسب مراتب قریبی رشتہ داروں سے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، عائشہ اور ابودرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بہز بن حکیم، معاویہ بن حیدہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ ان سے معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور کئی دوسرے ائمہ راوی ہیں۔

بَابُ ۱۲۶۶ مِنْهُ

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِمِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ سَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ۔

افضل اعمال

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! افضل اعمال کونسے ہیں؟ فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ پھر کون سے؟ فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس کے بعد کونسا عمل ہیں؟ فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ بھی جواب دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شیبانی شعبہ اور کئی دوسرے حضرات نے اسے ولید بن عیزار سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ ابوعمرو، شیبانی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

بَابُ ۱۲۶۹ مَا جَاءَ مِنَ الْفَضْلِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ

۱۹۶۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ إِنَّ أُمِّي وَرُبَّمَا قَالَ أَبِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيبٍ.

۱۹۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

۱۹۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَى أَصْحَابُ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِالْبَصْرَةِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا بِالْكُوفَةِ مِثْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

ماں باپ کی رضامندی کی فضیلت

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور عرض کیا میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے۔ اب تیری مرضی اسے ضائع کرے یا محفوظ رکھے۔ سفیان نے (راوی) کبھی والدہ کا لفظ کہا اور کبھی والد کا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو عبدالرحمٰن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، یعلی بن عطاء اور عطاء، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی کے ہم معنی حدیث غیر مرفوع (موقوف) روایت کی۔ اصحاب شعبہ نے بھی اسی طرح بواسطہ شعبہ یعلی بن عطاء اور عطاء، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا۔ خالد بن حارث کے علاوہ شعبہ سے کسی اور نے مرفوع روایت نہیں کیا۔ خالد بن حارث ثقہ ہیں۔ قابل اعتماد ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن مثنیٰ سے سنا فرماتے ہیں میں نے بصرہ میں خالد بن حارث جیسا اور کوفہ میں عبداللہ بن ادریس جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابُ ۱۲۷۰ مَا جَاءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

ماں باپ کی نافرمانی

١٩٦٤۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں گناہوں سے بھی بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا راوی فرماتے ہیں آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر اٹھ کر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا نیز جھوٹی گواہی یا (فرمایا) جھوٹی بات آپ مسلسل فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ سکوت فرماتے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

١٩٦٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتُمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَشْتُمُ أُمَّهُ فَيَشْتُمُ أُمَّهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں سے ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ١٢٧ مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ

باپ کے دوستوں کی عزت کرنا

١٩٦٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے اس باب میں حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ١٢٨ مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْخَالَةِ

خالہ کے ساتھ نیکی کرنا

١٩٦٧ - حدثنا سفيان بن وكيع ثنا أبي عن إسرائيل ح وثنا محمد بن أحمد وهو ابن مدويه ثنا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل واللفظ لحديث عبيد الله عن أبي إسحاق الهمداني عن البراء بن عازب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخالة بمنزلة الأم وفي الحديث قصة طويلة هذا حديث صحيح.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خالہ ماں کے قائم مقام ہے۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

١٩٦٨ - حدثنا أبو كريب ثنا أبو معاوية عن محمد بن سوقة عن أبي بكر بن حفص عن ابن عمر أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أصبت ذنبا عظيما فهل لي من توبة قال هل لك من أم قال لا قال فهل لك من خالة فقال نعم قال فبرها وفي الباب عن علي.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے۔ آپ نے فرمایا تمہاری ماں ہے؟ عرض کیا "نہیں" فرمایا تمہاری خالہ ہے؟ عرض کیا "جی ہاں" آپ نے فرمایا اس سے اچھا سلوک کرو۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

١٩٦٩ - حدثنا ابن أبي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن محمد بن سوقة عن أبي بكر بن حفص عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن ابن عمر وهذا أصح من حديث أبي معاوية وأبو بكر بن حفص هو ابن عمر بن سعد بن أبي وقاص.

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، محمد بن سوقہ اور ابوبکر بن حفص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو معاویہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابوبکر بن حفص، عمر بن سعد بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں۔

باب ١٢٧٣ ما جاء في دعاء الوالدين

ماں باپ کی دعا

١٩٧٠ - حدثنا علي بن حجر ثنا إسمعيل بن إبراهيم الدستوائي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي جعفر عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث دعوات مستجابات لا شك فيهن دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالد على ولده وقد روى الحجاج الصواف هذا الحديث عن يحيى بن أبي كثير نحو حديث هشام وأبو جعفر المؤذن ولا نعرف اسمه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں بلاشک وشبہ قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا مسافر کی دعا اور بیٹے کے خلاف باپ کی بددعا۔ حجاج صواف نے یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے ہشام کی روایت کے ہم معنی بیان کی۔ ابوجعفر جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ انہیں ابوجعفر موذن کہا جاتا ہے۔ ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے اس کے علاوہ بھی

وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ

حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۲۷۴ مَا جَاءَ فِيْ حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ يَجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

حقوقِ والدین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ مگر یہ کہ اسے غلام پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف سہیل بن ابی صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان اور کئی دوسرے حضرات نے یہ حدیث سہیل سے روایت کی۔

بَابُ ۱۲۷۵ مَا جَاءَ فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فَقَالَ خَيْرُهُمْ وَاَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَعَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيْثُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ رَدَّادٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَمَعْمَرٌ كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيْثُ مَعْمَرٍ خَطَاٌ.

قطع رحمی

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابودرداء بیمار ہوئے تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کو آئے حضرت ابودرداء نے فرمایا میرے علم کے مطابق ابومحمد عبدالرحمن سب سے اچھے اور سب سے زیادہ صلہ رحم ہیں۔ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ میں رحمن ہوں میں نے رحمت کو پیدا کیا اور اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا۔ پس جو اسے ملائے گا میں اسے ملائے رکھوں گا اور جو اس کو قطع کرے گا اس سے قطع تعلق کروں گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابن ابی اوفیٰ عامر بن ربیعہ، ابوہریرہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث سفیان زہری سے صحیح ہے۔ معمر نے بھی یہ حدیث بواسطہ زہری، ابوسلمہ اور رداد لیثی، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔ معمر اسی طرح کہتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث معمر میں غلطی ہے۔

بَابُ ۱۲۷۶ مَا جَاءَ فِيْ صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ ثَنَا بَشِیْرٌ اَبُوْ اِسْمَاعِیْلَ وَفِطْرُ بْنُ خَلِیْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدلہ دینے والا صلہ رحم نہیں بلکہ صلہ رحم وہ ہے۔ کہ جب قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سلمان اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ سُفْیَانُ یَعْنِیْ قَاطِعَ رَحِمٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قاطع رحم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ حُبِّ الْوَلَدِ

اولاد کی محبت

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ سُوَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَقُوْلُ زَعَمَتِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَکِیْمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَ ابْنَیِ ابْنَتِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَتُجَهِّلُوْنَ وَاِنَّکُمْ لَمِنْ رَیْحَانِ اللّٰهِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُیَیْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِهٖ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ سَمَاعًا مِنْ خَوْلَةَ۔

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح باہر تشریف لے آئے کہ آپ اپنے نواسوں میں سے ایک کو گود میں لیے ہوئے تھے۔ اور فرما رہے تھے بے شک تم لوگ بخیل، بزدل اور جاہل بناتے ہو۔ اور بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کے پھولوں میں سے ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ابراہیم بن میسرہ سے ابن عیینہ کی حدیث ہم صرف ان ہی سے پہچانتے ہیں۔ خولہ سے عمر بن عبدالعزیز کا سماع ہم نہیں جانتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ رَحْمَةِ الْوَلَدِ

اولاد پر شفقت

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِیَّ صَلَّی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم کو دیکھا آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوم رہے تھے۔ ابن ابی عمر کہتے ہیں حضرت حسن

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ فَقَالَ إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یا حسین کا بوسہ لے رہے تھے، تو انہوں نے عرض کیا میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو کبھی نہیں چوما۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اس باب میں حضرت انس، عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۷۹ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ

لڑکیوں پر خرچ کرنا

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ وُهَيْبٍ وَقَدْ زَادُوا فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ رَجُلًا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے کسی ایک کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عقبہ بن عامر، انس، جابر، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔ سعد بن ابی وقاص، مالک بن وہیب ہیں۔ لوگوں نے اس سند میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے۔

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے پردہ ہوں گی۔

كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

١٩٨٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٩٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ حَدِيثٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ وَالصَّحِيحُ هُوَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ.

یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت جس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں، میرے پاس آئی اور کچھ مانگا میرے پاس صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر اٹھ کر چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمایا جائے قیامت کے دن یہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بنا جائیں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح داخل ہوں گے آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی اور کہا ابوبکر بن عبیداللہ بن انس جب کہ صحیح عبیداللہ بن ابوبکر بن انس ہے۔

باب ١٣ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ

١٩٨٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

یتیم پر رحم کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان یتیم کے کھانے پینے کی کفالت کرے اللہ تعالیٰ ضرور اسے جنت میں داخل کرے گا مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرے جس کی بخشش نہ ہو۔ اس باب میں حضرت مرہ فہری، ابوہریرہ، ابوامامہ، اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حنش سے حسین بن قیس مراد

وَحَنَشٌ هُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ يَقُولُ حَنَشٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

١٩٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ الْقُرَشِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ١٢٨ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

١٩٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زَرْبِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوَسِّعُوا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أُمَامَةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَزَرْبِيٌّ لَهُ أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ.

١٩٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا.

١٩٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ

ہیں۔ یہ ابوعلی رحبی ہیں۔ سلیمان تیمی، حنش کہتے ہیں اور یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والے جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے۔ آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بچوں پر رحم کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بوڑھا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے آیا۔ لوگوں نے اسے جگہ دینے میں دیر کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور بڑوں کی عزت نہ کی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، ابن عباس، اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ زربی حضرت انس بن مالک وغیرہ سے منکر احادیث نقل کرتا ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ پہچانے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ نیکی کا حکم نہ دے اور برائی

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ أَدَبِنَا وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُنْكِرُ هٰذَا التَّفْسِيْرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنْ مِلَّتِنَا.

بَابُ ۱۲۸ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ نَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاؤُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ سَمِعَ أَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَأَبُوْ عُثْمَانَ الَّذِي رَوٰى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ اسْمَهُ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ مُوْسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الَّذِي رَوٰى عَنْهُ أَبُو الزِّنَادِ وَقَدْ رَوٰى أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ حَدِيْثٍ.

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي قَابُوْسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ

سے منع کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن اسحاق کی عمرو بن شعیب سے روایت حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عمرو سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض علماء نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کہ "وہ ہم میں سے نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور طریقے پر نہیں۔ علی بن مدینی یحیی بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتے تھے۔ "ہم میں سے نہیں" یعنی ہماری ملت سے نہیں۔

لوگوں پر رحم کرنا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ابو سعید، ابن عمر، ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ میں نے ابوالقاسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا رحمت، بدبخت ہی (کے دل) سے نکالی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو عثمان جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ کہا جاتا ہے۔ یہ موسیٰ بن ابو عثمان کے والد ہیں، جن سے ابو الزناد راوی ہیں۔ ابو الزناد نے بواسطہ موسیٰ بن ابو عثمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (اللہ تعالیٰ) تم پر رحمت فرمائے گا۔ رحم، رحمٰن کی جڑ (رگ) سے ہے۔ (رحمٰن سے مشتق ہے) جو اس کو

ذَالِ السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بَابُ ۱۸۳ مَا جَاءَ فِي النَّصِيْحَةِ

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَجَرِيْرٍ وَحَكِيْمِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ وَثَوْبَانَ۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۱۸۴ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ

جائے گا اللہ تعالیٰ کا وصل پائے گا۔ اور جو اسے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ سے اس کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خیر خواہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین خیر خواہی (کا نام) ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کی کتاب ائمہ اسلام اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، تمیم داری، جریر، حکیم بن ابویزید بواسطہ والد ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی بیعت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسلمان کی مسلمان پر شفقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ اس کی خیانت کرتا ہے نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے پر حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے (دل کی طرف اشارہ فرمایا) کسی انسان کے لیے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر کہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ .

۱۹۹۴ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعَّفَهٗ شُعْبَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ .

بَابُ ۱۲۸۵ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

۱۹۹۵ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ .

بَابُ ۱۲۸۶ مَا جَاءَ فِي الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

۱۹۹۶ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ مَرْزُوْقٍ اَبِيْ بَكْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ ایک حصہ دوسرے کی تقویت کا باعث ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کا آئینہ ہے۔ اگر اس میں کوئی برائی دیکھے تو اسے مٹا دے۔ یحییٰ بن عبید اللہ کو شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

مسلمان کی پردہ پوشی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو آدمی کسی مسلمان سے کوئی دنیوی سختی دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی سختیوں میں سے کوئی سختی دور فرمائے گا۔ اور جو آدمی دنیا میں کسی تنگدست کو آسانی پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں خوش حال فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کا پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ابوعوانہ اور کئی دوسرے حضرات نے اسے بواسطہ اعمش اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کیا۔ حدثت عن ابی صالح " (مجہول الفاظ) کا ذکر نہیں کیا۔

مسلمان سے مصیبت دور کرنا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت کو تنگی سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

بَابٌ ۱۳۶ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْهَجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ

۱۹۹۷ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ هِنْدٍ الدَّارِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابٌ ۱۳۷ مَاجَاءَ فِيْ مُوَاسَاةِ الْاَخِ

۱۹۹۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ اُقَاسِمْكَ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدٰهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهٗ شَيْءٌ مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهٗ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا اَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ هٰذَا

کے چہرے کو آگ سے بچائے گا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن ہے۔

ترک ملاقات کی ممانعت

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے (ناراض رہے اگر دونوں کی ملاقات ہو تو یہ ادھر منہ پھیرے اور وہ ادھر منہ پھیرے ان میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس، ابوہریرہ، ہشام بن عامر اور ابوہند داری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسلمان بھائی کی غمخواری

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ حضرت سعد نے فرمایا آؤ کہ اپنا مال تقسیم کر کے آدھا تمہیں دے دوں۔ اور میری دو بیویاں ہیں میں ایک کو طلاق دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد اور مال میں برکت فرمائے۔ مجھے بازار کا راستہ بتا دو۔ انہوں نے بازار کا راستہ بتا دیا وہ بازار سے اس دن اس حالت میں واپس آئے کہ ان کے پاس پنیر اور گھی تھا جسے وہ بیچنے سے زیادہ لائے تھے پھر ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان پر زردی کے نشان ہیں۔ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مہر مقرر کیا ہے؟ عرض کیا ایک گٹھلی

حدیث حسن صحیح وقال احمد بن حنبل وزن نواۃ من ذهب وزن ثلثۃ دراهم وقال اسحاق وزن نواۃ من ذهب وزن خمسۃ دراهم اخبرني بذلك اسحاق بن منصور عن احمد بن حنبل واسحاق.

(ابو عیسیٰ) حمید کہتے ہیں یا عرض کیا گٹھلی کے ہم وزن سونا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں گٹھلی برابر سونا تین درہم ہوتا ہے۔ اسحاق فرماتے ہیں پانچ درہم ہوتا ہے۔ مجھے (امام ترمذی کو) احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہما اللہ سے اسحٰق بن منصور نے اس بات کی خبر دی ہے۔

باب ۱۲۸۹ ما جاء في الغيبة

غیبت

۱۹۹۹۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة قال قيل يا رسول الله ما الغيبة قال ذكرك اخاك بما يكره قال ارأيت ان كان فيه ما اقول قال ان كان فيه ما تقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه ما تقول فقد بهته وفي الباب عن ابي برزة وابن عمر وعبد الله بن عمرو هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ غیبت کیا چیز ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کرے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ پوچھا بتائیے اگر وہ بات اس میں پائی جاتی ہو (تو پھر بھی غیبت ہے) فرمایا اگر وہ بات اس میں ہے جو تو کہہ رہا ہے تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر اس میں نہیں تو تو نے بہتان باندھا۔ اس باب میں حضرت ابو برزہ، ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۰ ما جاء في الحسد

حسد

۲۰۰۰۔ حدثنا عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار العطار وسعيد بن عبد الرحمن قالا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وكونوا عباد الله اخوانا ولا يحل للمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاث هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابي بكر الصديق والزبير بن العوام وابن عمر وابن مسعود وابي هريرة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ قطع تعلق کرو نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو، نہ ایک دوسرے سے بغض و عداوت رکھو اور نہ آپس میں حسد کرو۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، زبیر بن عوام، ابن عمر، ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۲۰۰۱۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان الزهري عن سالم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد الا في اثنتين رجل اتاه الله مالا فهو ينفق منه اناء الليل واناء النهار ورجل

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک صرف دو آدمیوں پر حسد جائز ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا وہ رات اور دن اس میں سے راہ خدا میں خرچ

أَتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاۤءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاۤءَ النَّهَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا۔

کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) دیا وہ اس کے ساتھ رات اور دن نمازوں میں قیام کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

ف ۔ حسد یہ ہے کہ دوسرے سے زوال نعمت کا طلب ہو کہ اس کے پاس نہ ہو مجھے مل جائے اور رشک یہ ہے کہ اس کا طرح مجھے بھی مل جائے۔ حسد کسی طرح جائز نہیں جبکہ رشک نیک کاموں میں جائز بلکہ اچھا ہے۔ (مترجم)

بَابُ ۱۳۹۱ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

باہمی دشمنی

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے۔ کہ نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ انہیں لڑنے پر اکساتا ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور سلیمان بن عمرو بن احوص (بواسطہ والد) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

بَابُ ۱۳۹۲ مَا جَاءَ فِي اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

باہم صلح کرانا

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاۤءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَسْمَاۤءَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ خُثَيْمٍ وَرَوٰى دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین باتوں کے سوا جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے موقع پر جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا محمود نے اپنی روایت میں (لایحل کی جگہ) "لا یصلح الکذب" کہا یہ حدیث حسن ہے۔ اسماء کی حدیث سے ہم اسے صرف ابن خثیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ حضرت اسماء کا واسطہ مذکور نہیں۔ ہمیں ابوکریب نے بواسطہ ابن ابی زائدہ، داؤد بن ابی ہند سے اس کی خبر دی۔

أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۲۹۳ مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ ثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّيِّبُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

بَابُ ۱۲۹۴ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ وَبَشِيرٍ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى

اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

٭ ٭

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں۔ وہ اچھی بات کہے یا دوسرے تک پہنچائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خیانت اور دھوکہ

حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو ضرر پہنچائے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔ اور جو کسی کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں مبتلا کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو تکلیف پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

پڑوسی کے حقوق

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے لیے ان کے گھر بکری ذبح کی گئی جب آپ تشریف لائے تو پوچھا کیا تم نے اپنے یہودی پڑوسی کو ہدیہ بھیجا ہے (دو مرتبہ پوچھا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے متواتر پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ

ظننت انه سيورثه. وفي الباب عن عائشة وابن عباس وعقبة بن عامر وابي هريرة وانس وعبد الله بن عمرو والمقداد بن الاسود وابي شريح وابي امامة. هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وكذا روى هذا الحديث عن مجاهد عن عائشة وابي هريرة ايضا عن النبي صلى الله عليه وسلم.

٢٠٠٨۔ حدثنا قتيبة ثنا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد عن ابي بكر بن محمد وهو ابن عمرو بن حزم عن عمرة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما زال جبرئيل صلوات الله عليه يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه.

٢٠٠٩۔ حدثنا احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن حيوة بن شريح عن شرحبيل بن شريك عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الاصحاب عند الله خيرهم لصاحبه وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره. هذا حديث حسن غريب وابو عبد الرحمن الحبلي اسمه عبد الله بن يزيد.

پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، عقبہ بن عامر، ابوہریرہ، انس، عبداللہ بن عمرو، مقداد بن اسود، ابو شریح اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ بواسطہ مجاہد حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا وہ اسے وارث بنا کر چھوڑیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے حق میں بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو عبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

باب ۱۲۹۵ ما جاء في الاحسان الى الخادم

٢٠١٠۔ حدثنا بندار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان عن واصل عن المعرور بن سويد عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخوانكم جعلهم الله فتية تحت ايديكم فمن كان اخوه تحت يده فليطعمه من طعامه وليلبسه من لباسه ولا يكلفه ما يغلبه فان كلفه ما يغلبه فليعنه. وفي الباب عن علي وام سلمة وابن عمر وابي هريرة. هذا حديث حسن صحيح.

خادم سے اچھا سلوک کرنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو جوانی کی حالت میں تمہارا ماتحت بنا دیا ہے پس جس کا مسلمان بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے کھانے میں سے کھانا اور لباس میں سے لباس دے اور اسے ایسی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب ہو جائے اگر ایسی تکلیف دے تو اس کی مدد بھی کرے۔ اس باب میں حضرت علی، ام سلمہ، ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٠١١ - حدثنا احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون عن همام بن يحيى عن فرقد عن مرة عن ابي بكر الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة سيئ الملكة هذا حديث غريب وقد تكلم ايوب السختياني وغير واحد في فرقد السبخي من قبل حفظه.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غلاموں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے ایوب سختیانی اور کئی دوسرے حضرات نے فرقد سبخی کے بارے میں ان کے حفظ کی بنا پر کلام کیا ہے۔

باب ١٢٩٦ النهي عن ضرب الخدام وشتمهم

خادم کو مارنا اور گالی دینا

٢٠١٢ - حدثنا احمد بن محمد ثنا عبد الله عن فضيل بن غزوان عن ابن ابي نعم عن ابي هريرة قال قال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم نبي التوبة من قذف مملوكه بريئا مما قال له اقام الله عليه الحد يوم القيامة الا ان يكون كما قال هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن سويد بن مقرن وعبد الله بن عمر وابن ابي نعم هو عبد الرحمن بن ابي نعم البجلي يكنى ابا الحكم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوالقاسم نبی التوبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جبکہ وہ اس سے بری ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس قائل پر حد قائم کرے گا البتہ یہ کہ وہ غلام ایسا ہی ہو (جیسا اس نے کہا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن ابی نعم، عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہیں ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔

٢٠١٣ - حدثنا محمود بن غيلان ثنا مؤمل ثنا سفيان عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي مسعود قال كنت اضرب مملوكا لي فسمعت قائلا من خلفي يقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود فالتفت فاذا انا برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لله اقدر عليك منك عليه قال ابو مسعود فما ضربت مملوكا لي بعد ذلك هذا حديث حسن صحيح وابراهيم التيمي هو ابراهيم بن يزيد بن شريك.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ پیچھے سے کسی کہنے والے کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا: اے ابومسعود! جان لو ابومسعود! جان لو۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ آپ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے۔ جتنا تو اس پر ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد کبھی بھی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم تیمی، ابراہیم بن یزید بن شریک ہیں۔

باب ١٢٩٧ ما جاء في ادب الخادم

خادم کا ادب

٢٠١٤ - حدثنا احمد بن محمد ثنا عبد الله عن سفيان عن ابي هارون العبدي عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ضرب

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو اس سے اپنے ہاتھ اٹھا لے اور باز رہے

اَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَبُوْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ضَعَّفَ شُعْبَةُ اَبَا هَارُوْنَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيَى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِيْ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ حَتّٰى مَاتَ

عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ فرماتے ہیں ابن عون برابر ابو ہارون عبدی سے روایت کرتے رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

بَابُ ۱۲۹۸ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

خادم کو معاف کر دینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! میں خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ خاموش رہے پھر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر روز ستر مرتبہ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن وہب نے ابو ہانی خولانی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

قتیبہ نے بواسطہ عبداللہ بن وہب، ابو ہانی خولانی سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ بعض نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی سند کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔

بَابُ ۱۲۹۹ مَا جَاءَ فِيْ اَدَبِ الْوَلَدِ

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى عَنْ نَاصِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَنَاصِحُ بْنُ عَلَاءٍ الْكُوْفِيُّ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَاصِحٌ شَيْخٌ اٰخَرُ بَصْرِيٌّ يَرْوِيْ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ وَهُوَ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَامِرُ

اولاد کو ادب سکھانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا، ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ناصح بن علاء کوفی، محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ حدیث اسی طریق سے پہچانی جاتی ہے۔ ایک دوسرے ناصح بصری شیخ ہیں۔ وہ عمار بن ابو عمار وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان ناصح سے اثبت ہیں۔

حضرت ایوب بن موسیٰ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

بْنُ اَبِیْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَامِرِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ الْخَزَّازِ وَاَیُّوْبُ بْنُ مُوْسٰی هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ۔

کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر عطیہ نہیں دیتا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عامر بن ابو عامر خزار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ایوب بن موسیٰ، ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں۔

میرے (امام ترمذی کے) نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔

بَابٌ ۱۳۰ مَا جَاءَ فِیْ قَبُوْلِ الْهَدِیَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَیْهَا

ہدیہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَکْثَمَ وَعَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْبَلُ الْهَدِیَّةَ وَیُثِیْبُ عَلَیْهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

ہم اسے صرف عیسیٰ بن یونس کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

بَابٌ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِی الشُّكْرِ لِمَنْ اَحْسَنَ اِلَیْكَ

محسن کا شکریہ ادا کرنا

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا یَشْكُرِ النَّاسَ لَا یَشْكُرِ اللّٰهَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی ح وَثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ ثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْكُرِ اللّٰهَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث

حَسَنٌ صَحِيْحٌ

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ

۲۰۲۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَبُوْ زُمَيْلٍ قَالَ مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَأَبُوْ زُمَيْلٍ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي الْمِنْحَةِ

۲۰۲۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَشُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَفِي الْبَابِ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ وَرِقٍ إِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ قَرْضَ الدَّرَاهِمِ وَقَوْلُهٗ أَوْ هَدٰى زُقَاقًا إِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ هِدَايَةَ الطَّرِيْقِ

حسن ہے۔

نیکی کے کام

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ) ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، جابر، حذیفہ، عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابوزمیل سماک بن ولید حنفی ہیں اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

عاریت دینا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے دودھ یا ورق (رقم) کی عاریت دی یا سیدھا راستہ بتایا اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ابو اسحاق کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ منصور بن معتمر اور شعبہ نے اسے طلحہ بن مصرف سے روایت کیا۔ اس باب میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ ورق کی عاریت دینے سے مراد یہ ہے کہ روپے پیسے کا قرض دینا۔ "ہدی زقاقا" کا مطلب

وَهُوَ اِرْشَادُ السَّبِيْلِ

راستہ دکھانا ہے۔

بَابُ ١٣٤: مَا جَاءَ فِي اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا

٢٠٢٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِي الطَّرِيْقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار شاخ دیکھی اس نے اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول فرمایا اور اس کو بخشش دیا۔ اس باب میں حضرت ابو برزہ، ابن عباس اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٣٥: مَا جَاءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَةِ

مجالس امانت کے ساتھ ہیں

٢٠٢٥۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی بات کہہ کر چلا جائے تو وہ امانت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

ہم اسے ابن ابی ذئب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ١٣٦: مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

سخاوت

٢٠٢٦۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَاُعْطِيْ قَالَ نَعَمْ لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ يَقُوْلُ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصٰى عَلَيْكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس وہی کچھ ہے جو حضرت زبیر نے مجھے دیا ہے۔ کیا میں اس سے بھی دیا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (دینا) بند نہ کرو ورنہ تم پر بھی بندش کی جائے گی۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بواسطہ ابن ابی ملیکہ از عباد بن عبداللہ بن زبیر، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے

أيوب ولم يذكروا فيه عن عباد بن عبد الله بن الزبير.

2027 - حدثنا الحسن بن عرفة نا سعيد بن محمد الوراق عن يحيى بن سعيد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال السخي قريب من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار والجاهل السخي أحب إلى الله من عابد بخيل هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث يحيى بن سعيد إنما يروى عن الأعرج عن أبي هريرة إلا من حديث سعيد بن محمد وقد خولف سعيد بن محمد في رواية هذا الحديث عن يحيى بن سعيد إنما يروى عن يحيى بن سعيد عن عائشة شيء مرسل.

روایت کی کئی لوگوں نے اسے ایوب سے روایت کیا لیکن حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ تعالےٰ سے قریب، جنت سے قریب اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے بخیل اللہ تعالےٰ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم بواسطہ یحییٰ بن سعید اور اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو صرف سعید بن محمد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں سعید بن محمد کی مخالفت کی گئی ہے بواسطہ یحییٰ بن سعید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل مروی ہے۔

باب ما جاء في البخل

بخل

2028 - حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا أبو داود نا صدقة بن موسى نا مالك بن دينار عن عبد الله بن غالب الحداني عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان لا تجتمعان في مؤمن البخل وسوء الخلق وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث صدقة بن موسى.

2029 - حدثنا أحمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا صدقة بن موسى عن فرقد السبخي عن مرة الطيب عن أبي بكر الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان هذا حديث حسن غريب.

2030 - حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن میں یہ دو عادتیں نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بداخلاقی۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکار، بخیل، اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے

یہ حدیث حسن غریب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

بَابُ ۱۳۸ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

۲۰۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الدِّينَارِ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ بَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمُ اللَّهُ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۳۹ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةِ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

۲۰۳۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالضِّيَافَةُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن شریف بزرگ ہوتا ہے اور بدکار، دھوکہ باز بخیل ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

اہل وعیال پر خرچ کرنا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کا اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عمرو بن امیہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار ہے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے چارپائے پر خرچ کرے اور وہ دینار ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اہل وعیال سے شروع فرمایا پھر فرمایا اس شخص سے زیادہ باعظمت کون ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب ان کو پاکدامن رکھتا ہے اور اس کے ذریعے انہیں غنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مہمان نوازی

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے اسے اپنے مہمان کی اچھی طرح مہمان نوازی چاہیے۔ صحابہ کرام نے پوچھا پر تکلف مہمانی کب تک ہے آپ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات، ضیافت تین دن

ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٢٠٢٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا أُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا يَثْوِي عِنْدَهُ يَعْنِي الضَّيْفَ لَا يُقِيمُ عِنْدَهُ حَتَّى يَشْتَدَّ عَلَى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّيقُ إِنَّمَا قَوْلُهُ يُحْرِجُهُ يَقُولُ حَتَّى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ الْكَعْبِيُّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو.

بَابُ ١٣١ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ

٢٠٢٥ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.

٢٠٢٦ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ شَامِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ.

رات تک ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہے۔ اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ضیافت تین دن ہے۔ پر تکلف مہمان نوازی ایک دن رات ہے اور اس کے بعد جو کچھ اس پر خرچ کیا جائے صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیے اتنا ٹھہرنا جائز نہیں جس سے صاحب خانہ تنگ ہو جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

مالک بن انس اور لیث ابن سعد نے اسے حضرت سعید مقبری سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو شریح، خزاعی، کعبی اور عدوی ہیں۔ ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔

بیوہ اور یتیم کی خبر گیری

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اور محتاج کی خبر گیری کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس شخص کی طرح جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہے۔

انصاری نے بواسطہ معن، مالک، ثور بن زید اور ابو الغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابو الغیث کا نام سالم مولیٰ عبداللہ بن مطیع ہے۔ ثور بن یزید شامی ہیں۔ اور ثور بن زید مدنی ہیں۔

باب ١٣١ ما جاء في طلاقة الوجه وحسن البشر

٢٠٣٧۔ حدثنا قتيبة ثنا المنكدر بن محمد بن المنكدر عن أبيه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة وإن من المعروف أن تلقى أخاك بوجه طلق وأن تفرغ من دلوك في إناء أخيك وفي الباب عن أبي ذر هذا حديث حسن صحيح.

باب ١٣٢ ما جاء في الصدق والكذب

٢٠٣٨۔ حدثنا هناد ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شقيق بن سلمة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالصدق فإن الصدق يهدي إلى البر وإن البر يهدي إلى الجنة وما يزال الرجل يصدق ويتحرى الصدق حتى يكتب عند الله صديقا وإياكم والكذب فإن الكذب يهدي إلى الفجور وإن الفجور يهدي إلى النار وما يزال العبد يكذب ويتحرى الكذب حتى يكتب عند الله كذابا وفي الباب عن أبي بكر الصديق وعمر وعبد الله بن الشخير وابن عمر هذا حديث حسن صحيح

٢٠٣٩۔ حدثنا يحيى بن موسى قال قلت لعبد الرحيم بن هارون الغساني حدثكم عبد العزيز بن أبي رواد عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلا من نتن ما جاء به قال يحيى فأقر به عبد الرحيم بن هارون وقال نعم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه تفرد به عبد الرحيم بن هارون.

خندہ پیشانی اور خوش روئی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ یہ بھی ایک نیکی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آؤ۔ اور یہ کہ تم اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دو۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سچ اور جھوٹ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سچ کو لازم پکڑو بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے۔ اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور اسکا قصد کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے اجتناب کرو بے شک جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا ہے اور اسکا ارادہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عبداللہ بن شخیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے۔ تو فرشتے اس کی بدبو کی وجہ سے اس آدمی سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں یحییٰ فرماتے ہیں۔ عبدالرحیم بن ہارون نے اس کا اقرار کیا اور کہا "ہاں" یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

عبدالرحیم بن ہارون اس میں متفرد ہیں۔

باب ۱۳۱ ما جاء في الفحش

۲۰۳۰ - حدثنا محمد بن عبد الأعلى الصنعاني وغير واحد قالوا انا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان الفحش في شيء إلا شانه وما كان الحياء في شيء إلا زانه وفي الباب عن عائشة قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عبد الرزاق.

۲۰۳۱ - حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود انا شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا وائل يحدث عن مسروق عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خياركم احاسنكم اخلاقا ولم يكن النبي صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا هذا حديث حسن صحيح.

بے حیائی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔ اور حیاء جس چیز میں آتا ہے اسے مزین کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ فاحش تھے اور نہ تکلف فحش اختیار کرنے والے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۲ ما جاء في اللعنة

۲۰۳۲ - حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الرحمن بن مهدي نا هشام عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضبه ولا بالنار وفي الباب عن ابن عباس وابي هريرة وابن عمر وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح.

۲۰۳۳ - حدثنا محمد بن يحيى الأزدي البصري نا محمد بن سابق عن اسرائيل عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذي هذا حديث حسن غريب وقد روي عن عبد الله من غير هذا

لعنت بھیجنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، غضب اور دوزخ کی پھٹکار نہ بھیجو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت طعن کرنے والا، بہت لعنت کرنے والا، بے حیاء اور بیہودہ بکنے والا (کامل) مومن نہیں ہو سکتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے

الْوَجْهِ.

٢٠٤٤. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ.

بَابُ ١٣٥ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

٢٠٤٥. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِيسَى الثَّقَفِيِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ يَعْنِي بِهِ الزِّيَادَةَ فِي الْعُمُرِ.

بَابُ ١٣٦ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

٢٠٤٦. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْإِفْرِيقِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ الْإِفْرِيقِيُّ.

علاوہ کسی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ہوا پر لعنت بھیجی۔ آپ نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو۔ یہ تو پابند حکم ہے۔ اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی مستحق نہیں۔ تو لعنت اس کی طرف لوٹتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم بشر بن عمر کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو سند بیان کیا ہو۔

نسب کی تعلیم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسب کی اتنی تعلیم (ضرور) حاصل کرو جس کے ذریعے اپنے رشتہ داروں سے مل سکو۔ کیونکہ صلہ رحمی، اپنے لوگوں سے محبت، دولت کی زیادتی اور عمر کی بڑھنے کا سبب ہے۔

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا اس سے زیادہ جلد مقبول نہیں ہوتی جس قدر غائب کی دعا غائب کے حق میں مقبول ہوتی ہے یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ افریقی کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اور یہ عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ہیں۔

باب ۱۲۱ ماجاء في الشتم

٢٠٣٧. حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المستبان ما قالا فعلى البادي منهما ما لم يعتد المظلوم وفي الباب عن سعد وابن مسعود وعبد الله بن المغفل هذا حديث حسن صحيح

٢٠٣٨. حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود الحفري عن سفيان عن زياد بن علاقة قال سمعت المغيرة بن شعبة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الأموات فتؤذوا الأحياء وقد اختلف أصحاب سفيان في هذا الحديث فروى بعضهم مثل رواية الحفري وروى بعضهم عن سفيان عن زياد بن علاقة قال سمعت رجلا يحدث عند المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

٢٠٣٩. حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن زبيد بن الحارث عن أبي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر قال زبيد قلت لأبي وائل أأنت سمعته من عبد الله قال نعم هذا حديث حسن صحيح.

گالی دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ کہیں وہ ان میں سے ابتداء کرنے والے پر ہے جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ اس باب میں حضرت سعد، مسعود اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردوں کو گالی نہ دو اس طرح زندوں کو ایذا نہ پہنچاؤ گے۔ اصحاب سفیان کا اس حدیث میں اختلاف ہے بعض نے حفری کی روایت کی مثل روایت کی اور بعض نے بواسطہ سفیان، زیاد بن علاقہ سے روایت کی ہے (امام ترمذی) نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک آدمی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ زبید کہتے ہیں میں نے ابووائل سے پوچھا تم نے عبداللہ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا "ہاں"۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۱ ماجاء في قول المعروف

٢٠٥٠. حدثنا علي بن حجر نا علي بن مسهر عن عبد الرحمن بن إسحاق عن النعمان بن سعد عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن في الجنة غرفا ترى ظهورها من بطونها وبطونها

اچھی بات کہنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالا خانے ہیں جن کے بیرونی حصے اندر سے اور اندر کے حصے باہر سے نظر آتے ہوں گے۔ ایک

مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ.

اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس کے لیے ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو نماز ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے حضرت عبدالرحمٰن بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۳۱۹ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

نیک غلام کی فضیلت

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يُطِيْعَ رَبَّهٗ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهٖ يَعْنِي الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے ایک کے لیے کیا اچھی بات ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری بھی کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے۔ کعب فرماتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ أُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَأَبُو الْيَقْظَانِ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جو مشک کے ٹیلے پر ہوں گے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن۔ وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کیا۔ وہ شخص جس نے قوم کی امامت کی اور وہ قوم اس پر راضی ہو اور وہ آدمی جو رات دن میں پانچ نمازوں کے لیے اذان دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

بَابُ ۳۲۰ مَا جَاءَ فِيْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ ابْنِ أَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو تم جہاں بھی ہو۔ گناہ کے بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی

النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُوْدٌ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ اَبِیْ ذَرٍّ.

محمود بن غیلان نے بواسطہ ابو احمد و ابو نعیم اور سفیان حبیب سے اسی سند سے اس کے ہم معنی ذکر کیا ہے۔ محمود کہتے ہیں ہم سے وکیع نے بواسطہ سفیان، حبیب بن ابی ثابت، میمون بن ابی شبیب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ محمود فرماتے ہیں حضرت ابوذر کی روایت صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِیْ ظَنِّ السُّوْءِ

بدگمانی

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الظَّنُّ ظَنَّانِ فَظَنٌّ اِثْمٌ وَظَنٌّ لَيْسَ بِاِثْمٍ فَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِیْ هُوَ اِثْمٌ فَالَّذِیْ يَظُنُّ ظَنًّا وَيَتَكَلَّمُ بِهٖ وَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِیْ لَيْسَ بِاِثْمٍ فَالَّذِیْ يَظُنُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمان سے بچو کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے عبد بن حمید سے سنا وہ اصحاب سفیان سے نقل کرتے ہیں۔ کہ سفیان نے فرمایا گمان دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم کا گمان گناہ ہے جب کہ دوسری قسم گناہ نہیں گمان کرے پھر اسے زبان سے ظاہر کرے تو یہ گناہ ہے اور دل میں گمان ہو۔ لیکن زبان پر نہ لائے تو یہ گناہ نہیں۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِی الْمِزَاحِ

مزاح

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَضَّاحِ الْكُوْفِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى اَنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِّیْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ملے جلے رہتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابو عمیر! تمہارے نغیر کو کیا ہوا۔ (نغیر ایک چھوٹا پرندہ)۔

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِیُّ.

ہناد نے بواسطہ وکیع، شعبہ اور ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

٢٠٥٨ - حدثنا العباس بن محمد الدوري ثنا علي بن الحسن ثنا عبد الله بن المبارك عن أسامة بن زيد عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قالوا يا رسول الله إنك تداعبنا قال إني لا أقول إلا حقا هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله إنك تداعبنا إنما يعنون إنك تمازحنا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ، ہم سے مزاح فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں - یہ حدیث حسن ہے - "تداعبنا" یعنی آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں-

٢٠٥٩ - حدثنا محمود بن غيلان ثنا أبو أسامة عن شريك عن عاصم الأحول عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا ذا الأذنين قال محمود قال أبو أسامة يعني مازحه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے دو کانوں والے! محمود کہتے ہیں ابو اسامہ نے فرمایا کہ آپ نے اس طرح (ان الفاظ کے ساتھ) مزاح فرمایا-

٢٠٦٠ - حدثنا قتيبة ثنا خالد بن عبد الله الواسطي عن حميد عن أنس أن رجلا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني حاملك على ولد ناقة قال يا رسول الله ما أصنع بولد الناقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل تلد الإبل إلا النوق هذا حديث حسن غريب.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لیے جانور مانگا آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا- اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنیاں ہی تو اونٹ کو جنتی ہیں- یہ حدیث صحیح غریب ہے-

باب ٢٢ ما جاء في المراء

جھگڑا

٢٠٦١ - حدثنا عقبة بن مكرم العمي البصري ثنا ابن أبي فديك قال أخبرني سلمة بن وردان الليثي عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الكذب وهو باطل بني له في ربض الجنة ومن ترك المراء وهو محق بني له في وسطها ومن حسن خلقه بني له في أعلاها هذا حديث حسن لا نعرفه إلا من حديث سلمة بن وردان عن أنس.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے باطل جھوٹ بولنا چھوڑ دیا اس کے لیے بہشت کے کنارے پر مکان بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے اس کے لیے جنت کے درمیان مکان بنایا جائیگا اور خوش اخلاق کے لیے جنت کے اوپر والے حصے میں مکان بنایا جائیگا- یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی روایت سے پہچانتے ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں-

٢٠٦٢ - حدثنا فضالة بن الفضل الكوفي ثنا أبو بكر بن عياش عن ابن وهب بن منبه عن أبيه

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

٢٠٦٣ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

بَابٌ ٢٢٤ مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ

٢٠٦٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابٌ ٢٢٥ مَا جَاءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

٢٠٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا

لیے یہ گناہ کافی ہے کہ تم مسلسل جھگڑتے رہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس طرح ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کرو، مزاح نہ کرو اور نہ اس سے وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرو۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

خاطر مدارات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں آپ کی خدمت میں موجود تھی۔ آپ نے فرمایا قبیلہ کا یہ بیٹا یا (فرمایا) قبیلہ کا یہ بھائی کیا ہی برا ہے۔ پھر اسے اجازت مرحمت فرمائی اور اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کے بارے یہ بات فرمائی تھی پھر آپ نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! وہ شخص بدترین انسان ہے جسے لوگ محض اس کی فحش کلامی سے بچتے ہوئے چھوڑ دیں یا رخصت کر دیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دوستی اور دشمنی میں میانہ روی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے مرفوعاً بیان فرمایا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دوست سے کچھ ہلکی محبت رکھو ہو سکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دشمن ہو جائے۔ اور دشمن سے دشمنی میں بھی میانہ روی اختیار کرو ممکن ہے کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس سند سے ہم اس کو صرف اسی طریق سے

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ لَهٗ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفٌ قَوْلُهٗ.

باب ۱۳۶ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

۲۰۶۶. حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ** وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۶۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَنَعْلِيْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۶۸. حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبَهٗ مَا اَصَابَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۶۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ

پہچانتے ہیں۔ ایوب سے یہ حدیث دوسری اسناد سے بھی مروی ہے۔ حسن بن ابی جعفر نے اسے روایت کیا لیکن ضعیف ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

غرور و تکبر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ اور وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا **جس کے دل میں ایک دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا۔** اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس، سلمہ بن اکوع اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے کپڑے اچھے ہوں اور جوتا اچھا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنا درجہ بڑھاتا رہتا ہے حتیٰ کہ تکبر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے پھر اسے وہ مصیبت پہنچتی ہے جو متکبرین کو پہنچتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد

ثنا شبابۃ بن سوار عن القاسم بن عباس عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال یقولون لی فی التیہ وقد رکبت الحمار ولبست الشملۃ وقد حلبت الشاۃ وقد قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فعل ھذا فلیس فیہ من الکبر شیء ھذا حدیث حسن غریب۔

باب ۶۲ ما جاء فی حسن الخلق

۲۰۰۰۔ حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکۃ عن یعلی بن مملک عن ام الدرداء عن ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شیء اثقل فی المیزان المؤمن یوم القیمۃ من خلق حسن فان اللہ تعالی یبغض الفاحش البذی وفی الباب عن عائشۃ وابی ھریرۃ وانس واسامۃ بن شریک ھذا حدیث حسن صحیح۔

۲۰۰۱۔ حدثنا ابو کریب ثنا قبیصۃ بن اللیث عن مطرف عن عطاء عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شیء یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق وان صاحب حسن الخلق لیبلغ بہ درجۃ صاحب الصوم والصلوۃ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ۔

۲۰۰۲۔ حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء ثنا عبد اللہ بن ادریس ثنی ابی عن جدی عن ابی ھریرۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکثر ما یدخل الناس الجنۃ قال تقوی اللہ و حسن الخلق وسئل عن اکثر ما یدخل الناس النار قال الفم والفرج ھذا حدیث صحیح غریب و

سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے۔ حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا میں نے چادر پہنی اور بکری کا دودھ دوہا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو آدمی یہ امور سرانجام دے اس میں کسی قسم کا تکبر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خوش اخلاقی

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومن کی میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بے حیا، بدگو سے نفرت فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، انس اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو چیزیں میزان میں رکھی جائیں گی ان میں اچھے اخلاق سب سے زیادہ بھاری ہوں گے۔ بے شک خوش اخلاق آدمی اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کا درجہ پا لیتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے اعمال ہیں جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائیں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا خوف (تقویٰ) اور اچھے اخلاق۔ ان چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں تو فرمایا منہ (زبان) اور شرمگاہ

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ ھُوَ ابْنُ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَوْدِیُّ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ نَا اَبُوْ وَھْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّہٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ ھُوَ بَسْطُ الْوَجْہِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَکَفُّ الْاَذٰی۔

بَابٌ ۳۳۸ مَا جَاءَ فِی الْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالُوْا نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلُ اَمُرُّ بِہٖ فَلَا یَقْرِیْنِیْ وَلَا یُضَیِّفُنِیْ فَیَمُرُّ بِیْ اَفَاَجْزِیْہِ قَالَ لَا اَقْرِہٖ قَالَ وَرَاٰنِیْ رَثَّ الثِّیَابِ فَقَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ کُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْیُرَ عَلَیْکَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُو الْاَحْوَصِ اسْمُہٗ عَوْفُ بْنُ مَالِکِ بْنِ نَضْلَۃَ الْجُشَمِیُّ وَمَعْنٰی قَوْلِہٖ اَقْرِہٖ یَقُوْلُ اَضِفْہُ وَالْقِرٰی الضِّیَافَۃُ۔

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ ھِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جُمَیْعٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

بَابٌ ۳۳۹ مَا جَاءَ فِیْ زِیَارَۃِ الْاِخْوَانِ

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَیْنُ بْنُ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ عبداللہ بن ادریس، ابن یزید بن عبدالرحمٰن اودی ہیں۔ احمد بن عبدہ نے بواسطہ ابو وہب، حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ انہوں نے خوش اخلاقی کی تعریف میں فرمایا کشادہ روئی۔ خوب بھلائی کرنا اور تکلیف دور کرنا خوش اخلاقی ہے۔

احسان کرنا اور معاف کرنا

حضرت ابوالاحوص اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا پھر وہ میرے پاس سے گزرتا ہے کیا میں اسے اس کا بدلہ دوں آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ اس کی مہمان نوازی کرو فرماتے ہیں آپ نے مجھے میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھ کر پوچھا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا فرمائی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے "اقرہ" کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مہمان نوازی کرو۔ "قریٰ" ضیافت کے معنی میں ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر ایک کی رائے پر نہ چلو یعنی یوں نہ کہو کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے بلکہ اپنے آپ پر اعتماد و اطمینان رکھو، اگر لوگ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بھائیوں سے ملاقات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اَبِی کُبَیْشَةَ الْبَصْرِیُّ قَالاَ نَا یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ السَّدُوْسِیُّ نَا اَبُوْ سِنَانٍ الْقَسْمَلِیُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ سَوْدَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهٗ فِی اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْ سِنَانٍ اسْمُهٗ عِیْسٰی بْنُ سِنَانٍ وَقَدْ رَوٰی حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا مِّنْ هٰذَا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے تو ایک منادی پکارتا ہے تو پاک ہو، تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہو اور تو نے جنت میں اپنی جگہ بنالی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابوسفیان کا نام عیسٰی بن سنان ہے۔ حماد بن سلمہ نے بواسطہ ثابت، ابورافع اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کچھ روایت کیا ہے۔

بَابُ ١٣٢ مَا جَاءَ فِی الْحَیَاءِ

حیاء

٢٠٧٦۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِیْمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ بَکْرَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء، ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی ظلم ہے۔ اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوبکرہ، ابوامامہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٣٣ مَا جَاءَ فِی التَّاَنِّیْ وَالْعَجَلَةِ

توقف اور عجلت

٢٠٧٧۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَا نُوْحُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

حضرت عبداللہ بن سرجس المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا طریقہ، توقف اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

٢٠٧٨۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا نُوْحُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ عَاصِمٍ

قتیبہ نے بواسطہ نوح بن قیس، عبداللہ بن عمران اور عبداللہ بن سرجس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی عاصم کا واسطہ مذکور نہیں۔

وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ.

٢٠٧٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ.

٢٠٨٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

نصر بن علی کی روایت صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس سے فرمایا تم میں دو ایسی خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ بردباری اور ترقف (جلد بازی نہ کرنا) اس باب میں حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کام میں جلد بازی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے عبدالمہیمن بن عباس کے بارے میں کلام کیا اور انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا۔

بَابُ ٣٣٢ مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ

نرمی

٢٠٨١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جسے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جریر بن عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٣٣٣: مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی دُعا

٢٠٨٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا مظلوم کی دعا سے ڈر کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومعبد کا نام نافذ ہے اس باب میں حضرت انس

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مُعْتِبٍ اسْمُهُ نَافِذٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ

بَابُ ۳۳۴ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۰۸۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ وَيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدٍ.

بَابُ ۳۳۵ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ

۲۰۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

اخلاقِ نبوی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ آپ نے مجھے کبھی اُف تک بھی نہیں کہا۔ کسی کام کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوش خلق تھے۔ میں نے اون اور ریشم سے مخلوط اور محض ریشمی کپڑے کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ میں نے مشک اور عطر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار نہیں پایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوعبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارکہ کے بارے میں پوچھا تو ام المؤمنین نے فرمایا آپ نہ تو طبعاً فحش گو تھے نہ بتکلف فحش کہنے والے۔ آپ بازاروں میں شور کرنے والے بھی نہ تھے۔ اور نہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ عبدالرحمن بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔

حسنِ وفا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے جس قدر رشک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا اتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ پر نہیں ہوا۔ حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا تھا

مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهُنَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کثرت سے ذکر فرماتے اور اگر بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو تلاش کرتے اور ان کے ہاں ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ

بلند اخلاق

٢٠٨٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدِكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالثَّرْثَارُ هُوَ كَثِيرُ الْكَلَامِ وَالْمُتَشَدِّقُ هُوَ الَّذِي يَتَطَاوَلُ عَلَى النَّاسِ فِي الْكَلَامِ وَيَبْذُوا عَلَيْهِمْ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهٰذَا أَصَحُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہیں۔ اور میرے نزدیک تم میں سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور ہونے والے وہ لوگ ہیں جو بہت بولنے والے، لوگوں سے زبان درازی کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! بہت باتونی اور زبان دراز کا تو ہمیں علم ہے "متفیہقون" چہکنے والے کون ہیں؟ فرمایا تکبر کرنے والے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ "الثرثار" بہت کلام کرنے والا "متشدق" گفتگو کے ذریعے لوگوں پر فخر کرنے والا۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ مبارک بن فضالہ محمد بن منکدر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ عبد ربہ بن سعید کا واسطہ ذکر نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

لعن طعن کرنا

٢٠٨٧ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ لعنت بھیجنے والا ہو۔

باب ۱۳۳۸ مَاجَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيهِ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذَالِكَ مِرَارًا كُلَّ ذَالِكَ يَقُولُ لَا تَغْضَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو حَصِينٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ.

زیادہ غصہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ سکھائیے لیکن زیادہ نہ ہو تاکہ میں یاد رکھ سکوں آپ نے فرمایا غصہ نہ کیا کر۔ آپ نے یہ بات چند مرتبہ دہرائی کہ غصہ نہ کیا کر۔ اس باب میں حضرت ابوسعید اور سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصہ پی لے حالانکہ وہ اس کے نفاذ پر قادر ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا۔ اور اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرلے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۳۹ مَاجَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَزِيدُ بْنُ بَيَانٍ الْعُقَيْلِيُّ نَا أَبُو الرِّحَالِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا الشَّيْخِ يَزِيدَ بْنِ بَيَانٍ وَأَبُو الرِّحَالِ الْأَنْصَارِيُّ آخَرُ.

بڑوں کی تعظیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نوجوان کسی بوڑھے کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس جوان کے لیے کسی کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے بڑھاپے کے دور میں اس کی عزت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی شیخ یزید بن بیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالرحال انصاری دوسرے ہیں۔

باب ۱۳۴۰ مَاجَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرَيْنِ.

دو باہم ناراض آدمی

۲۰۹۱ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ رُدُّوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى فِي بَعْضِ الْحَدِيْثِ ذَرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَعْنِي الْمُتَصَارِمَيْنِ وَهٰذَا مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر غیر مشرک کی بخشش ہوتی ہے البتہ ایسے دو مسلمان جو آپس میں (ناراض ہو کر) جدا ہو گئے ہوں، کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دونوں کو واپس کر دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں ان دونوں کو صلح کرنے تک چھوڑ دو۔ "مہاجرین" سے ایک دوسرے سے قطع تعلق کرنے والے مراد ہیں۔ یہ اس کی مثل ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

بَابُ ۱۳۳۱ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ

صبر

۲۰۹۲ ۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكٍ فَلَنْ أَذْخَرَهُ عَنْكُمْ وَيُرْوٰى عَنْهُ فَلَنْ أَذْخَرَهُ عَنْكُمْ وَالْمَعْنٰى فِيْهِ وَاحِدٌ يَقُوْلُ لَنْ أَحْبِسَهُ عَنْكُمْ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار کے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے عطا فرمایا۔ پھر مانگا آپ نے دوبارہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا میرے پاس جو کچھ مال ہوگا میں اسے تم سے روک کر ہرگز جمع نہیں کروں گا۔ جو بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا۔ جو مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا۔ جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرمائیگا اور کسی کو صبر سے اچھی اور کشادہ چیز نہیں دی گئی۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک سے یہ حدیث "فلن ادخرہ" اور "فلن اذخرہ" دونوں کے ساتھ مروی ہے۔ یعنی ایک ہی، کہ میں تم سے روک کر نہیں رکھوں گا۔

بَابُ ۱۳۳۲ مَا جَاءَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

دو منہ والا

۲۰۹۳ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین آدمی وہ ہے جس کے دو منہ ہوں یعنی ایک کے ساتھ اور بات دوسرے کے ساتھ اور بات کرنے والا۔ اس باب میں حضرت عمار اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی

اَبِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

روایات ذکر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۳۳ مَا جَاءَ فِی النَّمَّامِ

٢٠٩٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّ هٰذَا یُبَلِّغُ الْاُمَرَآءَ الْحَدِیْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قَالَ سُفْیَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

چغل خور

حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو ان سے کہا گیا کہ یہ شخص لوگوں کی باتیں حاکموں تک پہنچاتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ سفیان کہتے ہیں۔ "قتات" چغل خور کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۳۴ مَا جَاءَ فِی الْعِیِّ

٢٠٩٥۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِیْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَیَاءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ قَالَ وَالْعِیُّ قِلَّةُ الْکَلَامِ وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفُحْشُ فِی الْکَلَامِ وَالْبَیَانُ هُوَ کَثْرَةُ الْکَلَامِ مِثْلُ هٰؤُلَآءِ الْخُطَبَآءِ الَّذِیْنَ یَخْطُبُوْنَ فَیُوَسِّعُوْنَ فِی الْکَلَامِ وَیَتَفَصَّحُوْنَ فِیْهِ مِنْ مَدْحِ النَّاسِ فِیْمَا لَا یُرْضِی اللّٰهَ۔

کم گوئی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابوغسان محمد بن مطرف کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ "العی" قلت کلام "البذاء" فحش گوئی "البیان" کثرت کلام۔ جس طرح ان خطباء کی عادت ہے۔ کہ خطبہ دیتے وقت بات کو بڑھا دیتے ہیں۔ اور لوگوں کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس پر اللہ تعالےٰ راضی نہیں ہوتا۔

بَابُ ۳۳۵ مَا جَاءَ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا

٢٠٩٦۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَیْنِ قَدِمَا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ

بعض بیان جادو ہوتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے زمانۂ رسالت میں دو آدمی آئے اور انہوں نے تقریر کی لوگ ان کی گفتگو سے تعجب کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بعض بیان جادو جیسا اثر رکھتا ہے۔ اس

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من البیان سحرا او ان بعض البیان سحر وفی الباب عن عمار وابن مسعود وعبد اللہ بن الشخیر ہذا حدیث حسن صحیح۔

باب میں حضرت عمار، ابن مسعود اور عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۶ ما جاء فی التواضع

تواضع

۲۰۹۷۔ حدثنا قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ رجلا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ وفی الباب عن عبد الرحمن بن عوف وابن عباس وابی کبشۃ الانماری واسمہ عمر بن سعید ہذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔ عفو ودرگزر سے آدمی کی عزت بڑھتی ہے۔ اور جو تواضع کرے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ابن عباس اور ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوکبشہ کا نام عمر بن سعد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷ ما جاء فی الظلم

ظلم

۲۰۹۸۔ حدثنا عباس العنبری نا ابو داود الطیالسی عن عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیامۃ وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعائشۃ وابی موسی وابی ہریرۃ وجابر ہذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن عمر۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظلم، قیامت کے اندھیروں سے ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابوموسیٰ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۱۳۸ ما جاء فی ترک العیب للنعمۃ

نعمت میں عیب جوئی نہ کرنا

۲۰۹۹۔ حدثنا احمد بن محمد نا عبد اللہ بن المبارک عن سفیان عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط کان اذا اشتہاہ اکلہ والا ترکہ ہذا حدیث حسن صحیح وابو حازم ہو الاشجعی واسمہ سلمان مولی عزۃ الاشجعیۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا خواہش ہوتی تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحازم اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان مولیٰ عزہ اشجعیہ ہے۔

بَابُ ٣٤٩ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

٢١٠٠ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ وَالْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللهِ مِنْكِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَقَدْ رَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

مومن کی تعظیم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور بلند آواز سے پکار کر فرمایا۔ اے وہ گروہ! جو زبان سے اسلام لائے لیکن انکے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا مسلمانوں کو ایذا نہ دو ان کو عیب مت لگاؤ اور ان کے عیبوں کے پیچھے مت پڑو۔ جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کے پیچھے پڑتا ہے (یعنی ظاہر فرماتا ہے) اور اللہ تعالیٰ جس کے عیوب کے پیچھے پڑا اسے ذلیل کیا۔ اگرچہ وہ اپنا گھر میں ہو۔ نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن کعبہ شریف کی طرف دیکھا اور فرمایا تو کس قدر با عظمت ہے اور تیری عزت کتنی عظیم ہے۔ لیکن مومن کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری عزت سے بھی زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم سمرقندی نے اسے حسین بن واقد سے اسکے ہم معنی روایت کیا۔ بواسطہ ابو برزہ اسلمی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہم معنی مروی ہے۔

بَابُ ٣٥٠ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ

٢١٠١ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تجربات

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لغزش کھانے والا ہی بردبار ہوتا ہے۔ اور تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ٣٥١ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ

٢١٠٢ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً

جو چیز نہیں دی گئی اس کا ظاہر کرنے والا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو کچھ عطیہ دیا گیا پھر وہ غنی ہو گیا تو چاہیے کہ بدلہ دے اور جس کو کچھ نہ ملا وہ زبان سے تعریف کرے کیونکہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ

فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ يَقُوْلُ كَفَرَ تِلْكَ النِّعْمَةَ.

ادا کر دیا اور جس نے چھپایا اس نے ناشکری کی اور جس نے اپنے آپ کو ایسے لباس سے آراستہ کیا جو اسے نہیں دیا گیا وہ جھوٹ کے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ "من کتم فقد کفر" سے مراد ناشکری ہے۔

بَابُ ۱۳۵۲ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوْفِ

نیکی کے ساتھ تعریف کرنا

۲۱۰۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ قَالَا نَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا گیا اور اس نے نیکی کرنے والے سے کہا اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اس نے پوری تعریف کی۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ ہم اسے اسامہ بن زید کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

اٰخِرُ أَبْوَابِ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی اور صلہ رحمی کے باب ختم ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب طب

بَابُ ۱۳۵۳ مَا جَاءَ فِي الْحِمْيَةِ

پرہیز کرنا

۲۱۰۴ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوْبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ

حضرت ام المنذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی آپ کے ہمراہ تھے ہمارے ہاں کھجوروں کے خوشے (پکنے کے لیے) لٹک

قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَمَعَهُ عَلِيٌّ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَيُرْوٰى هٰذَا عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

٢١٠٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَنْفَعُ لَكَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِيهِ أَيُّوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيثٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ۔

٢١٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ صُهَيْبٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

٢١٠٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ

ہے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا شروع کیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی کھانے لگے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا رک جاؤ رک جاؤ تم میں ابھی نقاہت ہے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے۔ حضرت ام المنذر فرماتی ہیں میں نے ان کے لیے چقندر اور جو پکائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! یہ لے لو یہ تمہارے زیادہ موافق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فلیح بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں بواسطہ فلیح بن سلیمان، ایوب بن عبدالرحمن سے یہ حدیث مروی ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابو عامر و ابو داؤد، فلیح بن سلیمان ایوب بن عبدالرحمن اور یعقوب بن ابو یعقوب ام المنذر انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "میرے گھر تشریف لائے" اس کے بعد یونس بن محمد کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ اس میں "انفع" (زیادہ نفع بخش) کے الفاظ ہیں۔ محمد بن بشار نے اپنی روایت میں کہا کہ ایوب بن عبدالرحمن نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔ یہ حدیث جید غریب ہے۔

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے دنیا سے بچائے رکھتا ہے۔ جیسا کہ تم میں کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔ اس باب میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہ حدیث بواسطہ محمود بن لبید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔

علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو، عاصم بن عمر بن قتادہ اور محمود بن لبید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی حضرت قتادہ بن نعمان کا واسطہ مذکور نہیں۔ قتادہ بن

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيِّ هُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لِأُمِّهِ وَمَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآهُ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ.

بَابُ ۱۳۵۴ مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَتِ الْأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَتَدَاوَى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً أَوْ قَالَ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِدًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۳۵۵ مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ الْجَرِيرِيُّ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو إِسْحَاقَ.

نعمان ظفری حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے بھائی ہیں۔ محمود بن لبید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے اس وقت ان کا بچپن تھا۔

علاج کی ترغیب

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔دیہاتیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم علاج معالجہ نہ کیا کریں۔ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کے بندو دوا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بیماری کے سوا تمام بیماریوں کے لیے شفا رکھی ہے یا دوا رکھی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کونسی بیماری ہے؟ فرمایا "بڑھاپا" اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابو ہریرہ، ابو خزامہ (ان کے والد سے) اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مریض کو کیا کھلایا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت (میں سے کسی) کو جب بخار ہوتا تو آپ حریرہ تیار کرنے کا حکم فرماتے۔ تیار ہو جاتا تو اسے پینے کا حکم فرماتے اور فرماتے یہ غمگین دلوں کو تقویت پہنچاتا اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل کچیل دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری کا سے اس سلسلہ میں بواسطہ عروہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت کیا ہے۔

حسین جریری نے بواسطہ ابو اسحٰق طالقانی، ابن مبارک یونس، زہری، عروہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابو اسحٰق نے ہم سے یہ حدیث بیان کی۔

باب ١٣٥٦ مَا جَاءَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

بیمار کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو

٢١١١ ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو۔ اللہ تعالے انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ١٣٥٧ مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

کلونجی

٢١١٢ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سیاہ دانے (کلونجی) کو لازماً استعمال کرو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء ہے اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٣٥٨ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

اونٹوں کا پیشاب پینا

٢١١٣ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انہیں وہاں کی آب وہوا موافق نہ آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں بھیجا اور فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

ف ـ جانوروں وغیرہ کا پیشاب ناپاک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے لیے اسی میں شفا ہے۔ اس لیے یہ ایک مخصوص واقعہ ہے۔ (مترجم)

باب ١٣٥٩ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ أَوْ غَيْرِهِ.

زہر یا کسی اور چیز سے خودکشی کرنا

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا بَطْنَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ابو صالح کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے مرفوعاً بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ پر مارتا رہیگا۔ اور جہنم میں ہمیشہ رہیگا اور جو آدمی زہر پی کر خودکشی کریگا اس کا زہر اسکے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ جہنم میں اسے پیتا رہے گا۔

ف۔ اگر وہ حلال سمجھ کر ایسا کرتا ہے تو دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا ورنہ ہمیشہ رہنے سے مدت دراز تک رہنا ہے۔ (مترجم)

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی لوہے کے ساتھ خودکشی کرے گا قیامت کے دن لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اسے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اور جو شخص زہر پی کر خودکشی کریگا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسے پیتا رہے گا۔ اور جو شخص اپنے آپ کو کسی بلند جگہ سے گرا کر ہلاک کرے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں گرایا جاتا رہے گا۔

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَوَّلِ هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ عُذِّبَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ لِأَنَّ الرِّوَايَاتِ إِنَّمَا تَجِيءُ بِأَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ يُعَذَّبُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا يُذْكَرُ أَنَّهُمْ يُخَلَّدُونَ فِيهَا۔

محمد بن علاء نے بواسطہ وکیع، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعمش کی روایت کی مثل روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور پہلی حدیث سے اصح ہے۔ یہ حدیث اسی طرح بواسطہ اعمش، ابو صالح اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے محمد بن عجلان بواسطہ سعید مقبری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے زہر کے ذریعے خودکشی کی اسے جہنم کی آگ میں عذاب دیا جائیگا۔ یہ ہمیشہ ہمیشہ کا ذکر نہیں۔ ابو الزناد نے بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا۔ یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ روایات میں آتا ہے کہ اہل توحید کو آگ میں عذاب دیا جائے گا پھر نکال لیا جائے گا۔ یہ مذکور نہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

عن يونس بن أبي إسحاق عن مجاهد عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدواء الخبيث يعني السم.

باب ۱۳۶ ما جاء في كراهية التداوي بالمسكر

۲۱۱۸ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود عن شعبة عن سماك أنه سمع علقمة بن وائل عن أبيه أنه شهد النبي صلى الله عليه وسلم وسأله سويد بن طارق أو طارق بن سويد عن الخمر فنهاه عنه فقال إنا نتداوى بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنها ليست بدواء ولكنها داء. حدثنا محمود نا النضر وشبابة عن شعبة بمثله قال محمود قال النضر طارق بن سويد وقال شبابة سويد بن طارق هذا حديث حسن صحيح.

باب ۱۳۷ ما جاء في السعوط وغيره

۲۱۱۹ حدثنا محمد بن مدويه نا عبد الرحمن بن حماد نا عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن خير ما تداويتم به السعوط واللدود والحجامة والمشي فلما اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم لده أصحابه فلما فرغوا قال لدوهم قال فلدوا كلهم غير العباس.

۲۱۲۰ حدثنا محمد بن يحيى نا يزيد بن هارون نا عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن خير ما تداويتم به اللدود والسعوط والحجامة والمشي وخير ما اكتحلتم به الإثمد فإنه يجلو البصر وينبت الشعر

ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا یعنی زہر سے منع فرمایا

٭ ٭

نشہ آور چیزوں سے علاج کی ممانعت

علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے آپ سے شراب کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا ہم اس کے ساتھ علاج کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے محمود نے بواسطہ نضر اور شبابہ شعبہ سے اس کی مثل روایت کیا۔ محمود کہتے ہیں نضر نے طارق بن سوید کہا اور شبابہ نے سوید بن طارق کہا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سعوط وغیرہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہترین دوائیں یہ ہیں سعوط لدود سینگی لگوانا اور دست آور دوا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو صحابہ کرام نے دہن مبارک کے ایک طرف سے دوا پلائی لوگ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا ان سب کو اسی طرح دوائی پلاؤ۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سوا تمام کو منہ کی ایک جانب سے دوائی پلائی گئی ”سعوط“ ناک میں کوئی دوائی وغیرہ چڑھانا اور ”لدود“ منہ کی ایک جانب سے دوائی پلانا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہترین دوا لدود، سعوط، سینگی لگوانا اور دست آور دوا ہے۔ اور بہترین سرمہ ”اثمد“ ہے۔ یہ آنکھوں کی روشنی تیز کرتا اور بالوں کو اگاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس

قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ

سے آپ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں سرمہ لگاتے۔ یہ حدیث یعنی عباد بن منصور کی روایت حسن ہے۔

بَابُ ١٣٦٤ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

داغ لگانے کی ممانعت

٢١٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں پھر جب ہم بیماری میں مبتلا ہوئے تو ہم نے داغ لگایا۔ لیکن ہمیں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢١٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمیں داغ لگانے سے منع کیا گیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٣٦٥ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

داغ لگانے کی اجازت

٢١٢٣ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيٍّ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسعد بن زرارہ کو سرخ پھنسی کی بیماری میں داغا۔ اس باب میں حضرت ابی اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ١٣٦٦ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

سینگی لگوانا

٢١٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَا نَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گردن کے اردگرد دو رگوں نیز کاندھوں کے درمیان سینگی لگوایا کرتے تھے آپ سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو سینگی لگوایا کرتے تھے اس باب میں حضرت ابن عباس اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوْهُ أَنْ مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وَعَلٰى أَهْلِهِ وَوَاحِدٌ يَحْجُمُهُ وَيَحْجُمُ أَهْلَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ .

بَابُ ۱۳۶ مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ نَا فَائِدٌ مَوْلٰى لِآلِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج کے متعلق بیان فرمایا کہ وہ فرشتوں کی جس جماعت سے گزرے انہوں نے آپ سے تاکیداً عرض کیا کہ آپ اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم فرمائیں۔ یہ حدیث حسن حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت سے غریب ہے۔

٭ ٭

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تین سینگی کھینچنے والے غلام تھے دو تو اجرت پر سینگی کھینچتے اور ایک حضرت ابن عباس اور ان کے گھر والوں کو سینگی لگایا کرتے تھے حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔ سینگی کھینچنے والا آدمی کتنا اچھا بندہ ہے (فاسد) خون کو دور کرتا ہے پیٹھ کو ہلکی کرتا ہے اور آنکھوں کی روشنی تیز کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے انہوں نے عرض کیا آپ سینگی لگوانا لازم پکڑیں نیز فرمایا۔ سترھویں، انیسویں اور اکیسویں بہترین تاریخیں ہیں نیز فرمایا بہترین دوا جو تم کرتے ہو سعوط (ناک میں دوا ڈالنا)، لدود، سینگی لگوانا اور مسہل دوا ہے۔ حضرت عباس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض وصال میں دہن مبارک کے ایک طرف سے دوائی ڈالی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس نے دوائی پلائی ہے؟ تمام صحابہ خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا میرے چچا حضرت عباس کے علاوہ گھر کے جتنے افراد ہیں سب کو منہ کی ایک جانب سے دوائی پلائی جائے۔ نضر کہتے ہیں "لدود" "وجور" کو کہتے ہیں یعنی منہ کی جانب سے دوائی پلانا۔ اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں۔

مہندی کے ساتھ علاج کرنا

حضرت علی بن عبیداللہ اپنی دادی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا

عَنْ جَدَّتِهِ وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ فَائِدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ فَائِدٍ فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَلِيٍّ أَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ فَائِدٍ مَوْلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ۔

کرتی تھیں، فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جب بھی کوئی زخم وغیرہ ہوتا تو آپ مجھے اس پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے فائد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض نے اسے فائد سے روایت کیا اور علی بن عبیداللہ کے بجائے عبیداللہ بن علی کہا جو اپنی دادی سلمٰی سے روایت کرتے ہیں۔ عبیداللہ بن علی زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن علاء نے زید بن حباب فائد مولیٰ عبیداللہ بن علی، عبیداللہ بن علی اور ان کی دادی کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی

بَابُ ١٢٦٦ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ

تعویذ اور جھاڑ پھونک کی ممانعت

٢١٢٨۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے داغ لگوایا یا دم کروایا وہ توکل سے بری ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عباس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٢٦٧ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

تعویذ اور دم وغیرہ کی اجازت

٢١٢٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے نظر بد اور پہلو کے زخم (پھنسیوں وغیرہ) میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔

٢١٣٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے اور پہلو کی پھنسیوں میں جھاڑ پھونک کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ میرے (امام ترمذی) کے نزدیک بواسطہ معاویہ بن ہشام سفیان کی روایت کے مقابلہ میں یہ روایت

وَالنَّمْلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَطَلْقِ ابْنِ عَلِيٍّ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَاَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

اصح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، عمران بن حصین، جابر، عائشہ، طلق بن علی، عمرو بن حزم اور ابو خزامہ (والد سے راوی ہیں) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

٢١٣١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقیہ (جھاڑ پھونک) تو صرف نظر بد یا بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حصین اور شعبی، بریدہ سے روایت کی۔

ف۔ علماء کرام نے دونوں قسم کی احادیث میں یوں تطبیق دی ہے کہ نا جائز اور شرک پر مبنی کلمات سے تعویذ یا دم جھاڑ کرنا نیز اسے سبب نہ ماننا بلکہ موثر حقیقی سمجھنا منع ہے۔ اگر کلام الٰہی سے تعویذ یا دم کیا جائے اور اسے دیگر اسباب علاج کی طرح ایک سبب سمجھا جائے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحسن ہے۔ (مترجم)

بَابُ ١٣٦٨ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا

٢١٣٢۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن اور نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ والناس) نازل ہوگئیں، ان کے نزول پر آپ نے ان دونوں کو اختیار فرمایا اور دیگر دعاؤں کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ١٣٦٩ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

نظر بد سے جھاڑ پھونک

٢١٣٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِيْ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ

حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو جلد نظر لگ جاتی ہے۔ کیا میں انہیں دم کرا سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرنے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات

هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا عن أيوب عن عمرو بن دينار عن عروة بن عامر عن عبيد بن رفاعة عن أسماء بنت عميس عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا بذلك الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق عن معمر عن أيوب بهذا.

مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ایوب، عمرو بن دینار، عروہ بن عامر اور عبید بن رفاعہ، حضرت اسماء بنت عمیس سے مروی ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسن بن علی خلال نے بواسطہ معمر، ایوب سے دی۔

٢١٣٤ حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق ويعلى عن سفيان عن منصور عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين يقول أعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة ويقول هكذا كان إبراهيم يعوذ إسحاق وإسماعيل.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دم کیا کرتے اور یہ الفاظ فرماتے ہیں۔ تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان، ضرر رساں چیز اور برائی پہنچانے والی آنکھ سے اس کی پناہ میں دیتا ہوں اور فرماتے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو بھی اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

٢١٣٥ حدثنا الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون وعبد الرزاق عن سفيان عن منصور نحوه بمعناه هذا حديث حسن صحيح.

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون و عبدالرزاق اور سفیان منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٢٠ ما جاء أن العين حق والغسل لها

نظر حق ہے

٢١٣٦ حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن كثير نا أبو غسان العنبري نا علي بن المبارك عن يحيى بن أبي كثير قال ثني حية بن حابس التميمي ثني أبي أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا شيء في الهام والعين حق.

حیہ بن حابس تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہام (ایک پرندہ جس سے عرب بدفالی لیتے تھے) کوئی چیز نہیں لیکن نظر حق ہے۔

٢١٣٧ حدثنا أحمد بن الحسن بن خراش البغدادي نا أحمد بن إسحاق الحضرمي نا وهيب عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان شيء سابق القدر لسبقته العين وإذا استغسلتم فاغسلوا وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وهذا حديث حسن صحيح وحديث حية بن حابس حديث غريب.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی اور جب تم سے غسل کے لیے کہا جائے تو غسل کر لیا کرو۔ (یعنی جس کی نظر لگی ہو وہ ہاتھ منہ دھو کر اس کے لیے پانی دے جس کو نظر لگی ہو۔ مترجم) اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ حیہ بن حابس کی روایت غریب ہے۔ شیبان

وروى شيبان عن يحيى بن أبي كثير عن حية بن حابس عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وعلي بن المبارك وحرب بن شداد لا يذكران فيه عن أبي هريرة.

بابٌ ۱۲۰ ما جاء في أخذ الأجر على التعويذ

۲۱۳۸ - حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن جعفر بن إياس عن أبي نضرة عن أبي سعيد قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فنزلنا بقوم فسألناهم القرى فلم يقرونا فلدغ سيدهم فأتونا فقالوا هل فيكم من يرقي من العقرب قلت نعم أنا ولكن لا أرقيه حتى تعطونا غنما قالوا فإنا نعطيكم ثلاثين شاة فقبلنا فقرأت عليه الحمد سبع مرات فبرأ وقبضنا الغنم قال فعرض في أنفسنا منها شيء فقلنا لا تعجلوا حتى تأتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلما قدمنا عليه ذكرت له الذي صنعت قال وما علمت أنها رقية اقبضوا الغنم واضربوا لي معكم بسهم هذا حديث حسن غريب وأبو نضرة اسمه المنذر بن مالك بن قطعة ورخص الشافعي للمعلم أن يأخذ على تعليم القرآن أجرا ويرى له أن يشترط على ذلك واحتج بهذا الحديث وروى شعبة وأبو عوانة وغير واحد عن أبي المتوكل عن أبي سعيد هذا الحديث.

۲۱۳۹ - حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة نا أبو بشر قال سمعت أبا المتوكل يحدث عن أبي سعيد أن ناسا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مروا بحي من العرب فلم يقروهم ولم يضيفوهم فاشتكى سيدهم فأتونا

نے بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر حیہ بن حابس اور حابس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کرتے۔

تعویذ پر اجرت لینا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا ہم ایک قوم کے پاس اترے اور ان سے درخواست کی کہ ہمیں مہمان رکھیں۔ انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہ کی پھر ان کے سردار کو کسی چیز نے کاٹا وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے تم میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے (ابوسعید فرماتے ہیں) میں نے کہا میں ہوں لیکن جب تک تم مجھے چند بکریاں نہیں دو گے دم نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیتے ہیں۔ ہم نے قبول کر لیا پھر میں نے اس پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھی وہ ٹھیک ہو گیا اور ہم نے بکریوں پر قبضہ کر لیا (فرماتے ہیں) ہمارے دلوں میں ان بکریوں کے بارے میں کچھ کھٹکا پیدا ہوا تو ہم نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے جلدی نہ کرو۔ جب ہم بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو تمام قصہ عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ (فاتحہ) دم جھاڑ ہے بکریاں قبضہ میں رکھو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ امام شافعی نے معلم کو تعلیم قرآن پر اجرت کی اجازت دی ہے اور شرط لگانا بھی جائز رکھا ہے انہوں نے اس حدیث کو دلیل بنایا۔ شعبہ، ابوعوانہ اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ابوالمتوکل، ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے انہوں نے نہ تو ان کو مہمان ٹھہرایا اور نہ ہی ضیافت کی۔ اسی اثناء میں ان کا سردار بیمار ہو گیا۔ وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے تمہارے پاس کوئی دوا ہے ہم نے کہا ہاں لیکن چونکہ تم نے ہمیں مہمان نہیں ٹھہرایا اور نہ ہی ہماری ضیافت کی اس لیے جب تک تم

۲۱۴۲ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجوہ (عمدہ کھجور) جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے۔ اور کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن زید اور ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن عمرو کی روایت سے صرف سعید بن عامر کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

۲۱۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح

ہے

۲۱۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بعض صحابہ کرام نے عرض کیا کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور زہر سے شفاء ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي فَبَرَأَتْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں انہیں نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا۔ اسے اپنی ایک لونڈی کی آنکھوں میں بطور سرمہ استعمال کیا تو وہ تندرست ہو گئی۔

۲۱۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّونِيزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَأْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ روزانہ اکیس دانے لے کر ایک کپڑے میں رکھتے اور اسے پانی میں تر کر لیتے۔ پھر ناک کے دائیں نتھنے میں دو قطرے بائیں

فَقَالُوْا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَآءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَمْ
تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضِيْفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا
فَجَعَلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ قَطِيْعًا مِّنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا
يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا اَتَيْنَا النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَمَا
يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِّنْهُ وَقَالَ كُلُوْا
وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهٰذَا
اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ وَهٰكَذَا
رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ
بْنِ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

بَابُ ۲۲ مَا جَاءَ فِي الرُّقٰى وَالْاَدْوِيَةِ

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى
نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَآءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ
تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ
كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ
اَبِيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ
قَدْ رَوٰى غَيْرُ ابْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ
لِاَبِيْ خِزَامَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ہماری اجرت مقرر نہ کرو ہم تمہارا علاج نہیں کرتے چنانچہ انہوں نے اس
پر بکریوں کا ایک ریوڑ اجرت مقرر کی۔ ہم میں سے ایک صحابی نے اس پر
سورۃ فاتحہ پڑھی اور وہ ٹھیک ہو گیا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ
یہ (فاتحہ) دم جھاڑ ہے؟ حضور نے یہ بات منع کے طور پر نہیں فرمائی تھی۔
فرمایا کھاؤ اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔
اور اعمش کی روایت جو انہوں نے جعفر بن ایاس سے روایت کی،
سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی حضرات نے اسے اسی طرح بواسطہ ابوبشر
جعفر ابن ابی وحشیہ اور ابوالمتوکل، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہم
سے روایت کیا جعفر بن ایاس سے جعفر بن ابی وحشیہ مراد ہیں۔

جھاڑ پھونک اور دوا کرنا

حضرت ابوخزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ
فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول
اللہ! اگر ہم جھاڑ پھونک کریں یا دوا کریں اور پرہیز بھی کریں
تو کیا یہ تقدیر الٰہی کو بدل سکتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ یہ بھی تقدیر سے ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

سعید بن عبدالرحمن نے بواسطہ سفیان، زہری، ابن ابی
خزامہ اور ابوخزامہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے
ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن عیینہ سے یہ دونوں حدیثیں
مروی ہیں۔ بعض نے بواسطہ ابوخزامہ، ان کے والد
سے اور بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ، ابوخزامہ
سے روایت کی۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہم ابوخزامہ
سے اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي الْكَمْاَةِ وَالْعَجْوَةِ

کھمبی اور عجوہ (عمدہ کھجور)

خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهُ فَيَسْتَعِطُ بِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِي مَنْخَرِهِ الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِي فِي الْأَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثَ فِي الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً

میں ایک قطرہ، دوسرے دن دائیں نتھنے میں ایک قطرہ بائیں میں دو، تیسرے دن دائیں نتھنے میں دو قطرے اور بائیں نتھنے میں ایک قطرہ ٹپکاتے۔

بَابُ ١٣٤ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ الْكَاهِنِ

کاہن کی اجرت

٢١٤٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٣٥ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيقِ

گلے میں تعویذ لٹکانا

٢١٤٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عِيسٰى وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ أَعُودُهُ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى۔

٢١٤٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں عبداللہ بن عکیم ابو معبد جہنی کی تیمارداری کے لیے ان کے پاس گیا ان پر سرخ لباس تھا فرماتے ہیں میں نے کہا آپ کوئی چیز (تعویذ وغیرہ) کیوں نہیں لٹکاتے؟ کہنے لگے موت اس سے زیادہ قریب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کوئی چیز گلے میں لٹکائے گا وہ اسی کے سپرد کر دیا جائیگا عبداللہ بن عکیم کی روایت کو ہم ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید ابن ابی لیلیٰ سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

ف۔ تعویذ وغیرہ لٹکانے کی ممانعت اس صورت میں ہے کہ انہی کو حقیقتاً نفع بخش اور ضرر رساں سمجھا جائے یہ اعتقاد نہ ہو تو منع نہیں ہے۔ (مترجم)

بَابُ ١٣٦ مَا جَاءَ فِي تَبْرِيدِ الْحُمّٰى بِالْمَاءِ

بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا

٢١٥٠۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى فَوْرٌ مِنَ النَّارِ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَامْرَأَةِ الزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار آگ کا جوش ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر، ابن عمر، ابن عباس، زوجہ زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۲۱۵۱ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی گرمی سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۲۱۵۲ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ.

ہارون بن اسحاق نے بواسطہ عبدہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی حضرت اسماء کی روایت میں کلام ہے دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۲۱۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيُرْوٰى عِرْقٌ يَعَّارٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بخار اور ہر قسم کے درد میں ان الفاظ کے ساتھ پناہ مانگنے کی تعلیم دیتے تھے "اللہ کبیر کے نام سے ہر جوش کرنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی کی شر سے اللہ تعالیٰ عظمت والے کی پناہ چاہتا ہوں" یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ "عرق نعار" کی جگہ "عرق یعار" یاء کے ساتھ بھی کہا گیا ہے۔

بَابُ ۱۳۷ مَا جَاءَ فِي الْغِيلَةِ

ایام رضاعت میں جماع کرنا

۲۱۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِيَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَإِذَا فَارِسُ وَالرُّومُ يَفْعَلُونَ وَلَا يَقْتُلُونَ أَوْلَادَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَالِكٌ وَالْغِيَالُ أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ.

حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ ایام رضاعت میں جماع سے منع کروں لیکن (معلوم ہوا کہ) فارس اور روم والے ایسا کرتے ہیں اور اولاد کو نقصان نہیں پہنچتا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مالک بن انس نے اسے بواسطہ عروہ، عائشہ اور جدامہ بنت وہب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کیا۔ مالک فرماتے ہیں بیوی سے حالت رضاعت میں جماع کرنا "غیال" ہے۔

۲۱۵۵ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ نَا ابْنُ وَهْبٍ نِي

حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ
أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ
هَمَمْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَ
الرُّومَ يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ وَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ وَ
الْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ قَالَ عِيسٰى
بْنُ أَحْمَدَ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى قَالَ ثَنِي مَالِكٌ عَنْ
أَبِي الْأَسْوَدِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بَابُ ١٣٦٨ مَا جَاءَ فِي دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

٢١٥٦. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ
ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ
مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ وَيَلُدُّهُ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِي
يَشْتَكِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ
اسْمُهُ مَيْمُونٌ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

٢١٥٧. حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ الْبَصْرِيُّ
ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ
الْحَذَّاءِ ثَنَا مَيْمُونٌ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ
أَرْقَمَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
مَيْمُونٍ وَقَدْ رَوٰى عَنْ مَيْمُونٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
هٰذَا الْحَدِيثَ وَذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِي السِّلَّ.

بَابُ ١٣٦٩

٢١٥٨. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسٰى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا
مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ حالت رضاعت میں جماع سے منع کر دوں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ مالک فرماتے ہیں غیلہ سے مراد عورت سے حالت رضاعت میں جماع کرنا ہے۔ عیسیٰ بن احمد کہتے ہیں ہم سے اسحٰق بن عیسیٰ نے بواسطہ مالک، ابو الاسود سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

نمونیہ کا علاج

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمونیہ والے کے لیے زیتون اور ورس (زرد رنگ کی بوٹی) کی تعریف فرماتے تھے۔ قتادہ فرماتے ہیں اس کو منہ کی اس جانب سے ڈالا جائے۔ جس طرف درد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عبداللہ کا نام میمون ہے اور یہ بصری شیخ ہیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمونیہ کے درد میں قسط اور زیتون سے علاج کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف میمون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ جو زید بن ارقم سے راوی ہیں۔ متعدد اہل علم نے اسے میمون سے روایت کیا۔ ذات الجنب سے سل (پھیپھڑے کی بیماری) مراد ہے۔

درد کا علاج

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کیے جا رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ۱۳۰ مَا جَاءَ فِي السَّنَا

۲۱۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِينَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا

بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الْعَسَلِ

۲۱۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۳۲

۲۱۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

نے فرمایا درد کی جگہ سات مرتبہ دایاں ہاتھ پھیرو اور کہو اللہ تعالیٰ کی عزت، قدرت اور غلبہ کے ساتھ اس درد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو درد ختم ہو گیا۔ اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو اس بات کا حکم دیتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سنا سے علاج

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم کس دوا کے ذریعہ جلاب لیتی ہو عرض کیا شبرم (اور چنے کے دانے جیسا ایک دانہ) کے ساتھ آپ نے فرمایا وہ تو بہت گرم ہے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں پھر میں نے سنا کے ساتھ جلاب لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔

شہد

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کو بہت دست آ رہے ہیں آپ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ راوی فرماتے ہیں اس نے شہد پلایا پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں نے شہد پلایا لیکن اسے مزید دست آنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ اس نے شہد پلایا پھر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے شہد پلایا لیکن دست بڑھ گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسے شہد پلاؤ چنانچہ اسے شہد پلایا اور وہ تندرست ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بیمار پرسی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ

ثنا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو۔

باب ١٣٨٣

٢١٦٢۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشْقَرُ الرِّبَاطِيُّ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَرْزُوْقٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ ثَنَا سَعِيْدٌ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ اَنَا ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَغْتَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ وَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ هٰذَا ...

باب ١٣٨٤ التَّدَاوِیْ بِالرَّمَادِ

٢١٦٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ بِاَیِّ شَیْءٍ دُوْوِیَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِیَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ كَانَ عَلِیٌّ يَاْتِیْ بِالْمَآءِ فِیْ تُرْسِهٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ وَاُحْرِقَ لَهٗ حَصِيْرٌ فَحُشِیَ بِهٖ جُرْحُهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ١٣٨٥

٢١٦٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ثَنَا عُقْبَةُ

علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو اور سات بار یوں کہے میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے، تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے منہال بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بخار کا علاج

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے اور یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اسکو پانی سے بجھائے وہ ایک جاری نہر میں اس کے بہنے والی جانب کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑا رہے اور کہے اللہ کے نام سے یا اللہ اپنے بندہ کو شفا دے اور اپنے رسول کو سچا کر یہ عمل صبح کے بعد اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے یہ عمل کرے اس میں تین دن تک تین تین غوطے لگائے اگر تین دنوں میں تندرست نہ ہو تو پانچ دن یہ عمل کرے۔ اگر پانچ دنوں میں صحت یاب نہ ہو تو سات دن ایسا کرے اگر سات دنوں میں شفایاب نہ ہو تو نو دن یہ عمل کرے بیشک اللہ تعالیٰ کے حکم سے بخار نو دن سے تجاوز نہ ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

راکھ سے زخم کا علاج کرنا

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کا علاج کس چیز کے ساتھ کیا گیا۔ حضرت سہل نے فرمایا (اسکے متعلق) مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا۔ حضرت علی مرتضیٰ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ سے خون مبارک دھوتی تھیں اور ایک بوریہ جلا کر اپکا زخم بھر گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مریض کے پاس عیادت کے لیے جاؤ تو اُسے زندگی کی طمع دلاؤ یہ تقدیر کو تو نہیں بدلتی لیکن اس کے دل کو خوش کرتی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب فرائض

بَابُ ١٣٧ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کے لیے ہے

٢١٦٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْوَلَ مِنْ هَذَا وَأَتَمَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ تَرَكَ ضَيَاعًا يَعْنِي ضَائِعًا لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ فَإِلَيَّ يَقُولُ أَنَا أَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑے تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے ہے اور جو کوئی عیال چھوڑے تو وہ میرے ذمہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے بواسطہ ابوسلمہ اور ابوہریرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے طویل اور زیادہ مکمل حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ "من ترک ضیاعا" کا مطلب یہ ہے کہ جو ایسی اولاد چھوڑے جن کے پاس کچھ نہ ہو وہ میرے ذمہ ہے۔ یعنی میں اس کی نگرانی کروں گا اور اس پر خرچ کروں گا۔

بَابُ ١٣٨ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

علم فرائض کا حصول

٢١٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ ثَنِي عَوْفٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ هَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَرَوَى أَبُو أُسَامَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض اور قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ کیونکہ میں (ظاہری حیات سے) وصال پانے والا ہوں۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ ابو اسامہ نے اسے عوف سے بواسطہ ایک (نامعلوم) شخص اور سلیمان بن جابر، حضرت عبداللہ بن مسعود

عوف عن رجل عن سليمان بن جابر عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا بذلك الحسين بن حريث نا أبو أسامة بهذا نحوه بمعناه.

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ہم سے حسین بن حریث نے ابواسامہ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

باب ١٣٨ ما جاء في ميراث البنات

٢١٦٧۔ حدثنا عبد بن حميد نا زكريا بن عدي نا عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله قال جاءت امرأة سعد بن الربيع بابنتيها من سعد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله هاتان ابنتا سعد بن الربيع قتل أبوهما معك يوم أحد شهيدا وإن عمهما أخذ مالهما فلم يدع لهما مالا ولا تنكحان إلا ولهما مال قال يقضي الله في ذلك فنزلت آية الميراث فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عمهما فقال أعط ابنتي سعد الثلثين وأعط أمهما الثمن وما بقي فهو لك هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه إلا من حديث عبد الله بن محمد بن عقيل وقد رواه شريك أيضا عن عبد الله بن محمد بن عقيل.

بیٹیوں کی وراثت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ربیع کی بیوی حضرت سعد کی دو لڑکیوں کو لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں ان کے والد احد کے دن آپ کے ہمراہ لڑائی میں شہید ہو گئے اور ان کے چچا نے ان کا مال لے لیا۔ ان دونوں کے لیے کچھ نہ چھوڑا اور جب تک ان کے پاس مال نہ ہوگا ان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا اس پر آیت میراث نازل ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کے چچا کو بلا بھیجا اور فرمایا سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو۔ جو بچ جائے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شریک نے بھی اسے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کیا ہے۔

باب ١٣٩ ما جاء في ميراث بنت الابن مع بنت الصلب

٢١٦٨۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن سفيان الثوري عن أبي قيس الأودي عن هزيل بن شرحبيل قال جاء رجل إلى أبي موسى وسلمان بن ربيعة فسألهما عن ابنة وابنة ابن وأخت لأب وأم فقالا للابنة النصف وللأخت من الأب والأم ما بقي وقالا له انطلق إلى عبد الله فاسأله فإنه سيتابعنا فأتى عبد الله فذكر له ذلك وأخبره بما قالا قال عبد الله قد ضللت إذا وما أنا من

حقیقی بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت

حضرت ہزیل بن شرحبیل سے روایت ہے کہ ایک آدمی ابوموسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور ان دونوں سے ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن (کی وراثت) کے متعلق پوچھا۔ دونوں نے فرمایا بیٹی کے لیے نصف ہے۔ اور جو باقی بچ جائے وہ سگی بہن کے لیے ہے۔ نیز فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ وہ بھی ہماری طرح بتائیں گے چنانچہ اس آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے واقعہ بیان کیا اور ان دونوں حضرات کی بات بھی بتائی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا اگر میں ان کی موافقت

الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنِّيْ أَقْضِيْ فِيْهِمَا كَمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِاِبْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ كُوْفِيٌّ وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ.

کروں تو میں بھٹک جاؤں اور صحیح راستہ نہ پا سکوں گا لیکن اس طرح فیصلہ کروں گا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ اس طرح دو تہائی کی تکمیل ہوگی اور جو بچ جائے بہن کے لیے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمن بن ثروان کوفی ہے۔ شعبہ نے بھی اسے ابوقیس سے روایت کیا۔

بَابُ ١٣٩٠ مَا جَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْإِخْوَةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ

حقیقی بھائیوں کی وراثت

٢١٦٩ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَرِثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهٖ دُوْنَ أَخِيْهِ لِأَبِيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا تم یہ آیت پڑھتے ہو "من بعد وصیۃ توصون بہا او دین" (بعد کچھ تم وصیت کرو یا قرض ہو اس کے بعد الخ) حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کے نفاذ سے پہلے ادائیگی قرض کا فیصلہ فرمایا اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے علاتی بھائی وارث نہیں ہوں گے آدمی اپنے اس بھائی کا وارث ہوتا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہو (سگا بھائی) اور صرف باپ کی طرف سے بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

٢١٧٠ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

بندار نے بواسطہ یزید بن ہارون، زکریا بن ابی زائدہ، ابو اسحٰق، حارث اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

٢١٧١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ سگے بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے سوتیلے نہیں۔ اس حدیث کو ہم ابو اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں جو بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ بعض علماء نے حارث کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

بَابُ ١٣٩١ مِيْرَاثِ الْبَنِيْنَ مَعَ الْبَنَاتِ

بیٹیوں کی بیٹوں کے ساتھ وراثت

٢١٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں اس

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي وَاَنَا مَرِيْضٌ فِي بَنِي سَلِمَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْسِمُ مَالِي بَيْنَ وَلَدِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ۔

وقت بیمار تھا اور بنو سلمہ میں مقیم تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنا مال اولاد میں کیسے تقسیم کروں؟ آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر آیت کریمہ نازل ہوئی "یوصیکم اللہ الخ" اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ وغیرہ نے اسے بواسطہ محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

بَابُ ١٣٩٢ مِيْرَاثِ الْاَخَوَاتِ۔

بہنوں کی میراث

٢١٧٣۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي فَوَجَدَنِي قَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَاَتَانِي وَمَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِي فِي مَالِي اَوْ كَيْفَ اَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي شَيْئًا وَكَانَ لَهُ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الْاٰيَةَ قَالَ جَابِرٌ فِيَّ نَزَلَتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں بیہوشی کی حالت میں تھا۔ آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے دونوں پیدل چل کر آئے تھے۔ آپ نے وضو فرمایا اور بقیہ پانی مجھ پر ڈال دیا تو مجھے افاقہ ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کی تقسیم کیسے کروں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنیں تھیں یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی "یستفتونک قل اللہ یفتیکم الخ" آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں فرما دیجئے اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے الخ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو مبارک کے بقیہ پانی کا پڑنا تھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بے ہوشی سے افاقہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحکم وعطاء الٰہی دافع البلاء ہیں۔ اس اعتقاد کے ساتھ درود تاج کے الفاظ پڑھنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ اسے گمراہی کہنا جہالت و بے دینی ہے۔ (مترجم)۔

بَابُ ١٣٩٣ مَا جَاءَ فِي مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ۔

عصبہ کی میراث

٢١٧٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا وُهَيْبٌ نَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر حصص وراثت متعلقہ افراد کو دو۔ جو بچ جائے وہ سب سے قریبی مرد رشتہ دار کے لیے ہے۔

٢١٧٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس اور

مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

طاؤس وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن ہے بعض نے اسے بواسطہ ابن طاؤس اور طاؤس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ ۱۳۹۴ مَاجَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْجَدِّ

دادا کی میراث

۲۱۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ مِيْرَاثُهُ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ لَكَ طُعْمَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرا پوتا مر گیا ہے۔ اس کے ترکہ میں میرا کتنا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے لیے چھٹا حصہ ہے جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے بلایا اور فرمایا تیرے لیے ایک چھٹا حصہ اور ہے جب وہ لوٹ گیا تو پھر بلایا اور فرمایا۔ دوسرا چھٹا حصہ اصل حق سے زائد ہے۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ اس باب میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابُ ۱۳۹۵ مَاجَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْجَدَّةِ.

دادی کی میراث

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ مَرَّةً قَالَ قَبِيْصَةُ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ رَجُلٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ اَوْ اُمُّ الْاَبِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ اَوْ اِنَّ ابْنَ ابْنَتِيْ مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّ لِيْ فِي الْكِتَابِ حَقًّا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا اَجِدُ لَكِ فِي الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى لَكِ بِشَيْءٍ وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَاءَتِ الَّتِيْ تُخَالِفُهَا اِلٰى عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَنِيْ فِيْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلٰكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا.

حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت دادی یا نانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا پوتا یا نواسہ مر گیا اور مجھے بتایا گیا ہے کہ بحکم قرآن اس کی میراث میں میرا حق موجود ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں قرآن پاک میں تیرا حصہ نہیں پاتا اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمہارے متعلق کچھ فیصلہ فرماتے ہوئے نہیں سنا لیکن میں صحابہ کرام سے پوچھتا ہوں راوی فرماتے ہیں آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (دادی کو) چھٹا حصہ دیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے سوا کسی اور نے بھی سنا عرض کیا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے سنا ہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے چھٹا حصہ دیا پھر دوسری (دادی یا نانی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی سفیان نے فرمایا کہ معمر نے زہری سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے یہ الفاظ زائد بیان کیے مجھے زہری سے یاد نہیں بلکہ معمر سے یاد ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم دونوں ہو گی تو وہ چھٹا حصہ تم دونوں کا ہو گا اور اگر تم میں سے

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ

حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دادی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے اپنے حصہ میراث کا

بن ذؤيب قال جاءت الجدة إلى أبي بكر فسألته ميراثها فقال لها ما لك في كتاب الله شيء وما لك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء فارجعي حتى أسأل الناس فسأل الناس فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطاها السدس فقال هل معك غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبة فأنفذه لها أبو بكر قال ثم جاءت الجدة الأخرى إلى عمر بن الخطاب فسألته ميراثها فقال ما لك في كتاب الله شيء ولكن هو ذلك السدس فإن اجتمعتما فيه فهو بينكما وأيتكما خلت به فهو لها. هذا حديث حسن صحيح وهو أصح من حديث ابن عيينة. وفي الباب عن بريدة.

باب ۱۳۹۰ ما جاء في ميراث الجدة مع ابنها

۲۱۷۹ - حدثنا الحسن بن عرفة ثنا يزيد بن هارون عن محمد بن سالم عن الشعبي عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال في الجدة مع ابنها إنها أول جدة أطعمها رسول الله صلى الله عليه وسلم سدسا مع ابنها وابنها حي. هذا حديث لا نعرفه مرفوعا إلا من هذا الوجه وقد ورث بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الجدة مع ابنها ولم يورثها بعضهم.

باب ۱۳۹۱ ما جاء في ميراث الخال

۲۱۸۰ - حدثنا بندار أنا أبو أحمد الزبيري ثنا سفيان عن عبد الرحمن بن الحارث عن حكيم بن حكيم بن عباد بن حنيف عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف قال كتب معي عمر بن الخطاب إلى أبي عبيدة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله ورسوله

مطالبہ کیا آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب میں تمہارے لیے کچھ حصہ نہیں سنت رسول کے مطابق بھی تمہارا کچھ نہیں جب تک تم واپس چلی جاؤ میں صحابہ کرام سے پوچھوں گا چنانچہ آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے دادی کو چھٹا حصہ دلایا تھا آپ نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ اس پر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور یہی بات فرمائی جو حضرت مغیرہ فرما چکے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم جاری فرمایا پھر ایک دوسری دادی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حصہ میراث طلب کیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے قرآن میں کوئی حصہ مقرر نہیں لیکن یہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دونوں وارث ہو تو یہ دونوں کے لیے مشترکہ ہوگا اور اگر کوئی ایک اکیلی ہوگی تو یہ اسی کا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

دادی کی میراث بیٹے کے ساتھ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دادی کے حق میں فرمایا یہ پہلی دادی ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کی موجودگی میں چھٹا حصہ دیا۔ اور اس کا بیٹا زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام نے بیٹے کی موجودگی میں دادی کو وارث قرار دیا ہے جبکہ بعض نے وارث نہیں ٹھہرایا۔

ماموں کی میراث

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری وساطت سے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا کوئی مولا نہ ہو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مولا ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا

مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ترکہ پائے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

٢١٨١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ أَرْسَلَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَّثَ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ وَإِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَوْرِيثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيرَاثَ فِي بَيْتِ الْمَالِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اس کا ماموں وارث بنے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض نے اسے بلا واسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرسل بیان کیا۔ اس مسئلہ میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے۔ بعض نے ماموں، خالہ اور پھوپھی کو وارث قرار دیا ہے۔ اکثر اہل علم نے ذوالارحام کی وراثت کے ضمن میں اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کو وارث قرار نہیں دیتے بلکہ ترکہ بیت المال کا مال قرار دیتے ہیں

بَابُ ١٣٩٨ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

لاوارث کا ترکہ

٢١٨٢ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ قَالُوا لَا قَالَ فَادْفَعُوهُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ الْقَرْيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام کھجور کی ٹہنی سے گر کر مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اس کا کوئی وارث ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اس کا کوئی وارث نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا مال اس کے گاؤں کے بعض لوگوں کو دے دو۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ١٣٩٩ فِي مِيرَاثِ الْمَوْلَى الْأَسْفَلِ

آزاد کردہ غلام کو میراث دینا

٢١٨٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا هُوَ أَعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا البتہ اسکا ایک آزاد کردہ غلام تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میراث اس غلام کو دے دی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں اہل علم کا یہ عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا عصبہ وارث چھوڑے بغیر

الْعِلْمِ فِي هٰذَا الْبَابِ إِذَا مَاتَ رَجُلٌ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً أَنَّ مِيرَاثَهُ يُجْعَلُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ.

بَابُ ١٣١ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ الْمِيرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

٢١٨٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا الزُّهْرِيُّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ مَالِكٍ وَهَمٌ وَهِمَ فِيهِ مَالِكٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ مَالِكٍ قَالُوا عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ هُوَ مَشْهُورٌ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ وَلَا نَعْرِفُ عُمَرَ بْنَ عُثْمَانَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَجَعَلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمَالَ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

٢١٨٥ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُصَيْنُ

رہ جائے تو اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کیا جائے گا۔

مسلمان اور کافر کے درمیان میراث نہیں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ ہم سے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان و زہری سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر اور کئی دوسرے حضرات نے زہری سے اس کے ہم معنی نقل کیا۔ مالک نے بواسطہ زہری، علی بن حسین، عمر و بن عثمان اور اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ مالک کی روایت میں ان سے غلطی ہوئی۔ بعض نے بواسطہ مالک عمرو بن عثمان سے روایت کیا۔ اکثر اصحاب مالک نے عمر بن عثمان (بغیر واو کے) سے روایت کیا۔ عمرو بن عثمان بن عفان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں اور مشہور ہیں۔ ہم عمر بن عثمان کو نہیں جانتے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ علماء کا مرتد کی وراثت میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم نے اس کے مسلمان ورثاء کا حق قرار دیا۔ اور بعض نے فرمایا مسلمان اس کے مال کے وارث نہیں ہوں گے۔ انہوں نے حدیث پاک کو دلیل بنایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ۔

علیہ وسلم نے فرمایا دو دینوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث جابر سے صرف ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِبْطَالِ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ ۔

قاتل کی میراث باطل ہے

۲۱۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ لَا يُعْرَفُ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ قَدْ تَرَكَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً اَوْ عَمْدًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَاِنَّهٗ يَرِثُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا یہ حدیث صحیح نہیں۔ یہ صرف اسی طریق سے معروف ہے۔ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو بعض اہل علم نے ترک کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی ان میں سے ہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا۔ قتل غلطی سے ہو یا جان بوجھ کر۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ غلطی سے قتل ہو تو قاتل وارث بنے گا۔ امام مالک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

شوہر کی دیت سے بیوی کی میراث

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَاَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیت وارثوں پر ہے اور عورت خاوند کی دیت میں سے کسی چیز کی وارث نہیں ہو سکتی۔ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھا کہ اشیم ضبابی کو اس کے خاوند کی دیت سے وراثت دیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمِيْرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

میراث وارثوں کیلیے اور دیت عصبہ کے ذمہ

۲۱۸۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان کی ایک عورت کے حمل کے متعلق جو گر کر مر گیا تھا

اللہ علیہ وسلم قضی فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیہا بالغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میراثہا لبنیہا وزوجہا وان عقلہا علی عصبتہا وروی یونس ھذا الحدیث عن الزھری عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وروی مالک عن الزھری عن سعید بن المسیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

باب ۲۱ ما جاء فی الرجل یسلم علی یدی الرجل

۲۱۸۹ حدثنا ابو کریب نا ابو اسامۃ وابن نمیر ووکیع عن عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز عن عبد اللہ بن موھب وقال بعضہم عن عبد اللہ بن وھب عن تمیم الداری قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما السنۃ فی الرجل من اھل الشرک یسلم علی یدی رجل من المسلمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو اولی الناس بمحیاہ ومماتہ ھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث عبد اللہ بن وھب ویقال ابن موھب عن تمیم الداری وقد ادخل بعضہم بین عبد اللہ بن موھب وبین تمیم الداری قبیصۃ بن ذؤیب رواہ یحیی بن حمزۃ عن عبد العزیز بن عمر وزاد فیہ قبیصۃ بن ذؤیب وھو عندی لیس بمتصل والعمل علی ھذا عند اھل العلم وقال بعضہم یجعل میراثہ فی بیت المال وھو قول الشافعی واحتج بحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الولاء لمن اعتق ۔

۲۱۹۰ حدثنا قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل عاھر بحرۃ او امۃ فالولد ولد زنا لا یرث ولا

ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا پھر وہ عورت جس کے حق میں فیصلہ ہوا تھا، انتقال کر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی میراث بیٹوں اور خاوند کے لیے ہے اور دیت، عصبات پر ہے۔ یونس نے بواسطہ زہری، سعید بن مسیب و ابو سلمہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ مالک نے اسے بواسطہ زہری، ابو سلمہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نیز بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

جو آدمی کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جو مشرک کسی مسلمان کے ہاتھ پر ایمان لائے اس کے متعلق کیا طریقہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ (جس کے ہاتھ پر ایمان لایا) اس کی زندگی اور موت میں دوسرے لوگوں سے زیادہ حق دار ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبداللہ بن وہب کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن موہب بھی کہا جاتا ہے یہ تمیم داری سے روایت کرتے ہیں۔ بعض نے عبداللہ بن وہب اور تمیم داری کے درمیان قبیصہ بن ذؤیب کو داخل کیا ہے۔ یحییٰ بن حمزہ نے اسے عبدالعزیز بن عمر سے روایت کیا اور قبیصہ بن ذؤیب کا اضافہ کیا۔ میرے نزدیک متصل نہیں ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اس کی میراث بیت المال میں جمع کی جائے۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو دلیل بنایا کہ حق ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ والد اپنے دادا (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کا ارتکاب

يُوَرِّثُ وَلَدُ الزِّنَا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا يَرِثُ مِنْ أَبِيهِ ۔

کرے اس کی اولاد ولد الزنا ہوگی نہ وہ کسی کی وارث ہیں اور نہ انکا کوئی وارث ہے۔ ابن لہیعہ نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ ولد الزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا۔

باب ۱۳۰۵ مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ

ولاء کا کون وارث ہوگا

۲۱۹۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

۲۱۹۲ حَدَّثَنَا هٰرُونُ أَبُو مُوسَى الْمُسْتَمْلِي الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ النَّصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ تَحُوزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَلَى هٰذَا الْوَجْهِ ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ولاء کا وہی وارث ہوگا جو مال کا وارث ہوگا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین قسم کی وراثت کی وارث ہو سکتی ہے۔ اپنے آزاد کردہ غلام کی، اپنے لقیط کی اور اپنی اس اولاد کی جس کے بارے میں اس نے لعان کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ہم اسے صرف اس طریق محمد بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

آخِرُ الْفَرَائِضِ

ابواب فرائض ختم ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَبْوَابُ الْوَصَايَا

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب وصایا

باب ۱۳۰۶ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

تہائی مال کی وصیت

۲۱۹۳ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس بہت سا مال ہے لیکن ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اس کے لیے تمام مال کی وصیت کر دوں

قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ إِنْ تَدَعْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ فِيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِيْ امْرَأَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُوْصِيَ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا دو تہائی؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا نصف کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی؟ فرمایا ہاں ایک تہائی اور یہ بھی زیادہ ہے۔ تمہارا اپنے ورثا کو مالدار چھوڑ جانا اس بات سے بہتر ہے کہ انہیں مفلس چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم جو کچھ خرچ کرو یہاں تک کہ ایک لقمہ اٹھا کر بیوی کے منہ میں ڈالو اس کا بھی تمہیں اجر دیا جائے گا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی مدینہ طیبہ نہ جا سکوں گا) آپ نے فرمایا اگر تم میرے بعد رہ جاؤ گے اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے کوئی کام کرو گے تو تمہارے درجات بلند ہوں گے اور امید ہے کہ تم میرے بعد زندہ رہو گے یہاں تک کہ تم سے کچھ لوگ فائدہ اٹھائیں گے اور کچھ نقصان۔ یا اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مکہ مکرمہ میں انتقال کرنے کا ذکر کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ آدمی کے لیے تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں۔ بعض علماء نے تہائی سے کم کی وصیت کو مستحب قرار دیا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی زیادہ ہے۔

ف - حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فتح عراق تک زندہ رہے۔ اور یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک کہ تم میرے بعد زندہ رہو گے اور تمہارے ذریعے کچھ لوگ فائدہ اٹھائیں گے اور کچھ نقصان، حرف بحرف سچ ہوا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو غیب اور مستقبل کے باتوں پر مطلع فرماتا ہے کون کب مرے گا! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا اس لیے یہ کہنا کہ ان باتوں کا کسی کو علم نہیں ہوتا۔ یہ جہالت اور تعصب ہے۔ البتہ ذاتی علم خاصہ خداوندی ہے۔ وہ کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی کوئی مسلمان اس بات کا اعتقاد رکھتا ہے۔ یہ عقیدہ شرک ہے۔ اہل سنت جماعت کے نزدیک انبیاء اولیاء کا علم عطیہ خداوندی ہے۔

(مترجم)

۲۱۱۹ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کتنے ہی مرد اور عورتیں ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرتے رہتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے تو وصیت میں نقصان پہنچاتے ہیں ان دونوں کے لیے (جہنم کی) آگ واجب ہو جاتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں

فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ اَبُوْهُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهِ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَشْعَثَ بْنِ جَابِرٍ هُوَ جَدُّ نَصْرِ الْجَهْضَمِيِّ ۔

بَابُ ۳۰۷ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

۲۱۹۵ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوْصِيْ فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

بَابُ ۳۰۸ مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوْصِ

۲۱۹۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ قَطَنٍ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ فَكَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ اَمَرَ النَّاسَ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ۔

بَابُ ۳۰۹ مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

۲۱۹۷ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُرَحْبِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (تالیفاً) آیت سنائی من بعد وصیۃ الخ۔ وصیت پوری کرنے کے بعد جو وصیت کی جائے یا ادائیگی قرض کے بعد لیکن وصیت میں کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے الخ۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے نصر بن علی اشعث بن جابر سے راوی ہیں نصر جہضمی کے دادا ہیں۔

وصیت کی ترغیب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان جسکے پاس وصیت کیلیے مال ہو اسے لازم ہے کہ دو راتیں بھی اسی حالت میں نہ گزارے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری اسالم اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں فرمائی

طلحہ بن مصرف کہتے ہیں میں نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا نہیں میں نے کہا پھر وصیت کیسے مقرر ہوئی اور آپ نے لوگوں کو کیسے حکم دیا۔ ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل پیرا ہونے کی وصیت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف مالک بن مغول کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وارث کیلئے وصیت نہیں

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حجۃ الوداع کے خطبے میں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اسکا حق عطا فرما دیا پس وارث کے لیے وصیت نہیں۔ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے۔ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے جو کوئی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا دعویٰ کرے یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے اس پر قیامت

تَعَالَى وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَرِوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِ الْحِجَازِ لَيْسَ بِذَلِكَ فِيمَا تَفَرَّدَ بِهِ لِأَنَّهُ رَوَى عَنْهُمْ مَنَاكِيرَ وَرِوَايَتُهُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ أَصَحُّ هَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ أَصْلَحُ بَدَنًا مِنْ بَقِيَّةَ وَلِبَقِيَّةَ أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ عَنِ الثِّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ خُذُوا عَنْ بَقِيَّةَ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثِّقَاتِ۔

٢١٩٨ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلَى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

٢١٩٩ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

تک اللہ تعالیٰ کی لعنت مسلسل برستی رہے گی عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے خرچ نہ کرے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کھانا بھی نہ دے؟ فرمایا یہ تو ہمارے مالوں میں سے افضل مال ہے نیز فرمایا اور ادھار لی ہوئی چیز قابل واپسی ہے دودھ کے لیے ادھار لیے ہوئے جانور واپس کیے جائیں قرض ادا کرنے کی چیز ہے اور کفیل ضامن ہے اس باب میں حضرت عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث بواسطہ ابو امامہ بھی نبی اکرم سے دوسرے طریق سے مروی ہے۔ اہل عراق اور اہل حجاز سے اسماعیل بن عیاش کی وہ روایات جن میں وہ متفرد ہیں، کچھ قوی نہیں کیونکہ وہ ان سے منکر روایات روایت کرتے ہیں۔ اہل شام سے ان کی روایت اچھی ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اسی طرح فرمایا۔ میں (امام ترمذی) نے احمد بن حسن سے سنا وہ امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں اسماعیل بن عیاش بقیہ سے زیادہ بہتر ہیں کیونکہ بقیہ ثقہ راویوں سے بھی منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے زکریا بن عدی سے سنا وہ ابو اسحٰق فزاری کا قول نقل کرتے ہیں کہ بقیہ سے وہ حدیثیں لے لو جو وہ ثقات سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن اسماعیل بن عیاش ثقات سے روایت کریں یا غیر ثقات سے ان کی کوئی روایت نہ لو۔

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دیا میں اس کی گردن کے نیچے تھا وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان گر رہا تھا میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا پس وارث کے لیے وصیت نہیں بچہ صاحب فراش کا ہے۔ اور زانی کے لیے پتھر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم

أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض دینے کا فیصلہ فرمایا۔ اور تم پڑھتے ہو کہ وصیت قرض سے پہلے ہے۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے کہ وصیت سے پہلے قرض دیا جائے۔

بَابُ ١٤١١ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ أَوْ يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

موت کے وقت صدقہ کرنا یا غلام آزاد کرنا

٢٢٠٠ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصَى إِلَيَّ أَخِي بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَخِي أَوْصَى إِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَأَيْنَ تَرَى لِي وَضْعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوِ الْمَسَاكِيْنِ أَوِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِيْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِي يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو حبیبہ طائی فرماتے ہیں میرے بھائی نے اپنے مال کے ایک حصہ کی میرے حق میں وصیت کی۔ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو پوچھا کہ میرے بھائی نے میرے لیے کچھ مال کی وصیت کی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ مال کہاں خرچ کیا جائے فقراء پر مساکین پر یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والوں پر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ہوتا تو مجاہدین کے برابر کسی کو نہ دیتا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا مرتے وقت غلام آزاد کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٤١٢

حق ولاء کس کے لیے ہے

٢٢٠١ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوْا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوْا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُوْنَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ حضرت بریرہ ان کے پاس اپنے مال کتابت میں امداد طلب کرنے حاضر ہوئیں۔ ابھی تک انہوں نے اپنی کتابت سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اپنے مالکوں کے پاس واپس جاؤ اگر وہ پسند کریں کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دوں اور حق ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی حضرت بریرہ نے یہ بات ان لوگوں کو بتائی تو انہوں نے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں تو ثواب کی نیت کر لیں اور حق ولاء ہمیں حاصل ہو تو ہم ایسا کر لیں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو آپ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ

اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ؁

ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں تو وہ جائز نہیں۔ اگرچہ سو بار شرط کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

٭ ٭

اَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ

ابواب ولاء وھبہ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ١٣ مَا جَاءَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے

٢٢٠٢۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ ؁

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ فرمایا۔ تو ان کے آقاؤں نے ولاء کی شرط لگائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اس کے لیے ہے جو قیمت ادا کرے یا جو نعمت کا والی ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ ١٤ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

ولاء کو بیچنے اور ھبہ کرنے کی ممانعت

٢٢٠٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم

لہ۔ ایک عاقل بالغ کسی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا اس نے اس سے یا کسی دوسرے کے ہاتھ پر موالاۃ کا یعنی یہ کہا کہ میں مر جاؤں تو میرا وارث تو ہے اور مجھ سے کوئی جنایت ہو تو دیت تیرے ذمہ ہوگی اس نے قبول کیا تو یہ موالاۃ صحیح ہے یہ دونوں جانب سے بھی ہو سکتا ہے۔ (بہار شریعت حصہ ١٤ ص ١٧٥) مترجم

عيينة نا عبد الله بن دينار سمع عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الولاء وهبته هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه إلا من حديث عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد رواه شعبة وسفيان الثوري ومالك بن أنس عن عبد الله بن دينار ويروى عن شعبة قال لوددت أن عبد الله بن دينار حين حدث بهذا الحديث أذن لي حتى كنت أقوم إليه فأقبل رأسه وروى يحيى بن سليم هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو وهم وهم فيه يحيى بن سليم والصحيح عن عبيد الله بن عمر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم هكذا رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر وتفرد عبد الله بن دينار بهذا الحديث.

صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے بواسطہ عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس نے اسے عبداللہ بن دینار سے روایت کیا۔ شعبہ سے منقول ہے انہوں نے فرمایا جب حضرت عبداللہ بن دینار یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو میرا دل چاہتا تھا کہ وہ مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر ان کی پیشانی چوم لوں۔ یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ یحییٰ بن سلیم سے اس میں غلطی واقع ہوئی۔ صحیح یہ ہے۔ بواسطہ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن دینار اور عبداللہ بن عمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اسی طرح متعدد لوگوں نے عبیداللہ بن عمر سے نقل کیا۔ عبداللہ بن دینار اس حدیث میں متفرد ہیں۔

باب ۲۱۵ ما جاء في من تولى غير مواليه أو ادعى إلى غير أبيه

۲۲۰۴ حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه قال خطبنا علي فقال من زعم أن عندنا شيئا نقرؤه إلا كتاب الله وهذه الصحيفة صحيفة فيها أسنان الإبل وأشياء من الجراحات فقد كذب وقال فيها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة حرم ما بين عير إلى ثور فمن أحدث فيها حدثا أو آوى محدثا

کسی غیر کو اپنا باپ یا ولی بنانا

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا کوئی اور کتاب ہے اس نے جھوٹ بولا۔ اس صحیفہ میں اونٹوں کے دانتوں کے دیت اور زخموں کے احکامات مذکور ہیں۔ اسی خطبہ میں آپ نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مدینہ طیبہ عیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے پس جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے یا کسی

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ ؛

پر حق کو ٹھکانا رہے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کوئی فرض ونفل قبول نہیں کرے گا اور جو شخص کسی غیر کو باپ یا مالی مانے اس پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس سے کوئی فرض ونفل قبول نہیں کیا جائے گا تمام مسلمانوں کی پناہ ایک جیسی ہے۔ ایک ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ابراہیم تیمی، اور حارث بن سوید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی مروی ہے۔

بابٌ ۱۲۶۱ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِيْ مِنْ وَلَدِهٖ

باپ کا اولاد سے انکار کرنا

۲۲۰۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا اَوْرَقُ قَالَ نَعَمْ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ بنو فزارہ کا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ! میری بیوی نے سیاہ لڑکا جنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اونٹ ہیں۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ عرض کیا سرخ۔ فرمایا ان میں سیاہ بھی ہیں۔ عرض کیا جی ہاں سیاہ رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا ان میں یہ رنگ کہاں سے آگیا۔ اس نے کہا۔ شاید کسی رگ نے اسے کھینچا ہوگا۔ آپ نے فرمایا شاید اسے بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بابٌ ۱۲۶۲ مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ

قیافہ جاننے والے لوگ

۲۲۰۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان کے پاس تشریف

وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فِيهِ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هٰكَذَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي إِقَامَةِ أَمْرِ الْقَافَةِ۔

لائے، چہرۂ انور کے خطوط چمک رہے تھے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ابھی ابھی مجزز (قیافہ شناس) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا اور کہا یہ قدم ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن عیینہ نے اسے بواسطہ زہری اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز، حضرت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے سر ڈھانک رکھے تھے جب کہ پاؤں کھلے تھے تو مجزز نے کہا ان قدموں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے۔ اسی طرح سعید بن عبدالرحمن اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، زہری سے روایت کیا۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق قیافہ لگانے کو درست کہا۔

بَابُ ١٢١٨ مَا جَاءَ فِي حَثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّهَادِي

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا

٢٢٠٧ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ نَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا وَأَبُو مَعْشَرٍ اسْمُهُ نَجِيحٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو کیونکہ یہ دل کی کھوٹ کو دور کرتا ہے۔ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو (ہدیہ دینے میں) حقیر نہ سمجھے۔ اگرچہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

ابو معشر کا نام نجیح مولیٰ بنو ہاشم ہے بعض اہل علم نے ان کے حفظ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

بَابُ ١٢١٩ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

ہبہ واپس لینے کی برائی

٢٢٠٨ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ نَا حُسَيْنٌ الْمُكْتِبُ عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہدیہ دے کر واپس لینے والے

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَالْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْئِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو کھاتے کھاتے جب سیر ہو جاتا ہے تو قے کرتا ہے پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

٭ ٭

۲۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِمَنْ وَهَبَ هِبَةً أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا أَعْطَى وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ الْوَلَاءُ وَالْهِبَةُ.

حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) دونوں مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ کسی کے لیے عطیہ دے کر واپس لینا جائز نہیں۔ البتہ باپ اپنے بیٹے کو دے (تو واپس لے سکتا ہے) اور عطیہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے جیسی ہے جس نے کھایا جب سیر ہوا تو قے کر دی اور پھر اسے چاٹ لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ کسی کے لیے دیا ہوا عطیہ واپس لینا جائز نہیں۔ باپ بیٹے کو دیا ہوا عطیہ واپس لے سکتا ہے۔ امام شافعی نے اسی حدیث کو دلیل بنایا۔

فائدہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اولاد سے عطیہ واپس لینے کا مطلب یہ ہے کہ باپ اس سے بوقت ضرورت اس کی ضروریات پر خرچ کرے جس طرح دیگر اموال اس کے مصارف میں خرچ کرتا ہے کیونکہ باپ بوقت ضرورت اولاد کے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔ لمعات (مترجم)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِعِزَّتِهِ وَجَلَالِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

الحمد للہ: اللہ عزوجل شانہ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے جامع ترمذی شریف مترجم کی پہلی جلد مکمل ہوئی۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَمَحْبُوبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

محمد صدیق ہزاروی